فتاویٰ ختم نبوت

جلد دوم

مرتب

مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری

رئیس دارالافتاء ختم نبوت کراچی

تحقیق وتخریج

مولانا قاضی احسان احمد ● مولانا محمد ذوالفقار طارق ● قاری حفیظ اللہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ • ملتان • فون:514122

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نام کتاب : فتاویٰ ختم نبوت جلد دوم
جمع و ترتیب: حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری
طبع اول : ستمبر ۲۰۰۵ء
صفحات : ۵۱۲
قیمت : ۲۵۰ روپے
ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون نمبر:061-4514122 فیکس:4542277 لائبریری:4583486
شائع : مکتبہ لدھیانوی مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون نمبر:021-2780337 فیکس:021-2780340

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

انتساب!

یہ کتاب ستمبر میں شائع ہو رہی ہے۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ پاکستان میں ان فتاویٰ جات کو قانون کا درجہ دلوانے کے لئے ’’شہدائے ختم نبوت‘‘ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت سے لے کر امت مسلمہ کے ہر اس شہید کے نام اس کتاب کو منسوب کرتے ہیں جنہوں نے اپنی جان تک رحمت دو عالم ﷺ کی وصف خاص وطرہ امتیاز ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قربان کر کے ابدی حیات حاصل کی۔

مرتب!

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ امابعد!

محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم، احسان وتوفیق، عنایت ورحمت سے فتاویٰ ختم نبوت کی دوسری جلد پیش خدمت ہے۔ پہلی جلد میں تقریباً تمیں متداول فتاویٰ جات سے قادیانیت کے خلاف ہزاروں فتاویٰ کو جمع کیا گیا تھا۔ اس جلد ثانی میں ان رسائل کو جمع کر دیا گیا ہے جو مختلف اوقات میں قادیانیت کے خلاف فتاویٰ جات رسائل کی شکل میں شائع ہوتے رہے۔ اللہ رب العزت اپنے فضل وکرم کی بارش نازل فرمائیں ان حضرات کی ارواح طیبہ پر جنہوں نے قادیانیت کے خلاف فتویٰ کے میدان کو سر کیا۔ اس جلد میں چھوٹے بڑے ۲۱ رسائل شامل ہیں۔ ہم نے تاریخ ترتیب فتویٰ یا تاریخ اشاعت کو سامنے رکھ کر ''اسلامی تقویم تاریخ'' کی کتاب کے مطابق (تقریباً) ترتیب قائم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سہو ونسیان سے درگزر فرمائیں۔ جو رسائل اس جلد میں شامل ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

نام کتاب	مصنف	اشاعت تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی
فتاویٰ قادریہ	مولانا محمد قادریؒ	۱۳۰۱ھ	۱۸۸۳ء
رجم الشیاطین براغلوطات البراہین	مولانا غلام دستگیر قصوریؒ	صفر ۱۳۰۲ھ	نومبر ۱۸۸۴ء
فتاویٰ علمائے پنجاب وہندوستان			
بحق مرزا غلام احمد ساکن قادیان	مولانا محمد حسین بٹالویؒ	۱۳۰۷/۸ھ	۱۸۹۰ء
فتویٰ تکفیر منکر عروج جسمی			
ونزول عیسیٰ علیہ السلام	مولانا قاضی عبیداللہؒ	۱۳۱۱ھ	۱۸۹۳ء
درّہ زاھدیہ بر فرقہ احمدیہ	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ	جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ	اگست ۱۹۰۳ء
قہر یزدانی بر دجال قادیانی	حافظ سید پیر ظہور شاہ قادریؒ	رجب ۱۳۳۰ھ	جون ۱۹۱۲ء
القول الصحیح			
فی مکائد المسیح	مولانا محمد سہولؒ دیوبند	صفر ۱۳۳۱ھ	جنوری ۱۹۱۳ء
فتویٰ تکفیر قادیان	کتب خانہ اعزازیہ دیوبند	رجب ۱۳۳۶ھ	اپریل ۱۹۱۸ء
استنکاف المسلمین			
عن مخالطة المرزائیین	انجمن حفظ المسلمین امرتسر	ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ	اگست ۱۹۲۰ء

مرزائی کا جنازہ اور مسلمان	مولانا احمد سعید گوجرانوالہ	جمادی الاوّل ۱۳۸۶ھ	اگست ۱۹۶۶ء
﴿مرزائی کا جنازہ اور اس کے نہ پڑھنے کا حکم﴾	حافظ عبدالحق" سیالکوٹ	شوال ۱۳۵۳ھ	جنوری ۱۹۳۵ء
﴿عرب وعجم کے دیوبندی بریلوی اہلحدیث اور شیعہ علماء کا متفقہ فتویٰ﴾	اہلیان علاقہ مانسہرہ	۱۳۸۲ھ	۱۹۶۲ء
﴿علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں﴾	اراکین مسجد ووکنگ انگلینڈ	۱۳۹۳ھ	۱۹۷۳ء
﴿القادیانیة فی نظر علماء الامة الاسلامیة!﴾	علمائے حرمین وشام	رجب ۱۳۹۳ھ	جولائی ۱۹۷۳ء
﴿قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے﴾	مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی	۸ شعبان ۱۳۹۴ھ	۲۸ راگست ۱۹۷۴ء
﴿استفسارات حول الطائفة القادیانیة!﴾	مجمع فقہ الاسلامی جدہ	ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ	۱۹۸۶ء
﴿مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں﴾	مولانا عبداللہ کلام	رجب ۱۴۰۶ھ	اپریل ۱۹۸۶ء
فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام	مولانا منظور احمد چنیوٹی"	صفر ۱۴۱۵ھ	اگست ۱۹۹۴ء
علمی وتحقیقی فتویٰ	مولانا عبیداللہ عفیف	۱۴۲۰/۲۱ھ	۲۰۰۰ء
فتویٰ شریعت غرّا (۲/۱)	انجمن اہل حدیث وزیر آباد		
اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت	مولانا محمد مراد صاحب مدظلہ		

ان کے علاوہ مزید رسائل ایسے بھی ہیں جو قادیانی کفریات کی شرعی حیثیت متعین کرنے کے نقطہ سے لکھے گئے۔ انہیں ہم انشاءاللہ العزیز! فتاویٰ ختم نبوت کی تیسری جلد میں شائع کریں گے۔ یوں قادیانی فتنہ سے متعلق امت مسلمہ کی فتاویٰ جات کی تمام جدوجہد ان تین جلدوں میں جمع ہو جائے گی۔ حق تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس سعی کو بھی اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین۔ بحرمة النبی الامی الکریم!

فقیر اللہ وسایا

۲۶ راگست ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

فہرست رسائل مشمولہ فتاویٰ ختم نبوت جلد دوم!

خاتم النبیین لانبی بعدی
اقتباس از
فتاویٰ قادریہ
ص ۲۶ تا ۴۷
از
حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ

تعارف

فتاویٰ قادریہ سے اقتباس

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ امابعد!

مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتداء میں جب پر پرزے نکالے اور سواد اعظم اہل سنت کی شاہراہ سے علیحدہ قدم مارا تو وہ اپنی جنم بھومی قادیان سے لدھیانہ آیا اور وہاں آ کر اس نے اپنے کفریہ عقائد کا اپنے مخصوص حلقہ میں پرچار شروع کیا تو اس وقت سب سے پہلے قادیانی کفر کے سامنے اللہ تعالیٰ نے علمائے لدھیانہ کو سدسکندری کے طور پر کھڑا کر دیا۔ تب اوائل ۱۳۰۱ھ (مطابق ۱۸۸۴ء) میں لدھیانہ کے حضرت مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ کے صاحبزادگان حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ حضرت مولانا عبدالعزیز لدھیانویؒ نے فتنہ قادیانیت کے خلاف معرکہ حق قائم کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو غیر متوقع طور پر ان حضرات کی للکار نے ایسا زچ کیا کہ مرزا قادیانی بدحواسی سے بدزبانی تک جا پہنچا۔ اس معرکہ ۱۳۰۱ھ کی تفصیل حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ نے ''فتاویٰ قادریہ'' اشاعت اول ربیع الاول ۱۳۱۹ھ مطابق جون ۱۹۰۱ء میں قلمبند کی ہے۔ جو فتاویٰ قادریہ کے ۲۶ سے ۴۷ تک بیس صفحات پر مشتمل ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی کے روبرو اس کے کفر کی حقیقت الم نشرح کرنے کی پہلی کامیاب کوشش ہے۔ اس لئے اس کتاب میں سب سے پہلے رسالہ کے طور پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

قارئین کرام! خوشی محسوس کریں گے کہ ''جماعتی سطح'' پر سب سے پہلے قادیانی فتنہ کو ناکوں چنے چبوانے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے ''مجلس احرار اسلام ہند'' کو نصیب کی۔ جس کے سربراہ اسی خاندان علمائے لدھیانہ کے چشم و چراغ' ان کی روایات کے امین' ہمارے مخدوم ومطاع حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ تھے۔ جنہوں نے اپنی جماعتی وخاندانی ذمہ داری کو ایسے نبھایا کہ اس پر دنیا عش عش کر اٹھی۔ حق تعالیٰ اس عظیم خاندان کی باقیات کو تا زیست' قادیانی فتنہ کے تعاقب کے لئے پاک وہند میں مزید در مزید اعلائے کلمۃ الحق کی توفیق رفیق فرمائیں۔ یاد رہے کہ احتساب قادیانیت کی جلد دہم میں سب سے پہلا تکفیری فتویٰ کے حوالہ سے ایک رسالہ کے ابتدائی تعارف میں چند گزارشات کی تھیں۔ لیکن ہجری وعیسوی تاریخوں کی تقویم میں سہو ہوا جس پر فاضل بھائی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے متنبہ کیا۔ جس کا اعتراف سہو کے ساتھ شکریہ لازم ہے۔

فقیر اللہ وسایا

۲۶ راگست ۲۰۰۵ء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی اپنا ایمان قائم کر کے اس بارے میں گفتگو شروع کرتا تو فوراً اس کو جواب میں ہم یہ رسالہ پیش کرتے
حسبی اللّٰہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر وھی ھذا۔

بعد الحمد والصلوٰۃ محمد بن مولانا مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی بیچ خدمت اہل اسلام کے عرض کرتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کی تکفیر بباعث کلمات کفریہ کے اوّل ۱۳۰۱ ہجری میں ہمارے ہی خاندان سے شروع ہوئی اس وقت اکثر لوگ ہمارے مخالف رہے بعد میں رفتہ رفتہ کل اہل علم نے قادیانی کے ضال مضل ہونے پر اتفاق کیا حتیٰ کہ علماء حرمین شریفین نے بھی قادیانی پر دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ تحریر کر دیا جیسا کہ رسائل مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب میں تفصیل وار موجود ہے اگرچہ ان فتوؤں سے لوگوں کو بہت ہدایت ہوئی لیکن بعض بعض کور باطنوں کو اس آفتاب ہدایت مآب سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ شعر

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر

یعنی جو کفریات اس کے صاف صاف آیات قطعیات کے مخالف ہیں ان پر ان کے ایمان کی بنیاد ہے جیسا کہ رسالہ ازالۃ الاوہام میں عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے اور جو خدا تعالیٰ جل شانہ نے ان کے معجزے مثل احیاء اموات اور مادر زاد نابینوں کو بینا کرنا اور جانور مٹی سے بنا کر خدا کے حکم سے جاندار بنا دینا وغیرہ وغیرہ جن کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے ان سب کو اس قادیانی نے مشرکانہ خیال لکھ کر منکر قرآن ہو کر اپنا کفر ظاہر کر کے زمرہ مرتدین میں داخل ہوا اکثر مباحثات میں قادیانی اس امر پر زور دیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کے فوت ہونے کا ثبوت آیات قرآنیہ میں موجود ہے اگرچہ اس کا جواب علماء اسلام دندان شکن اپنی اپنی تصانیفوں میں دے چکے ہیں لیکن ہماری طرف سے بھی اس امر کا جواب دینا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے لہٰذا اس عاجز نے اس کا جواب لکھنا شروع کیا اور نام اس کا کشف المطاعن ابصار من ضل وغویٰ رکھا حسبی اللّٰہ و نعم الوکیل و نعم المولیٰ و نعم الکفیل اور ترتیب دیا گیا یہ رسالہ اوپر مقدمہ اور مقصد اور خاتمہ کے مقدمہ میں اصطلاحات علم اصول کی بیان کی جاتی ہیں جو واسطے استنباط احکام کے معلوم ہونا ان کا نہایت ضروری ہے۔ ظاہر اس کلام کو کہتے ہیں جس کا مطلب الفاظ سے صاف صاف ظاہر ہو۔ قال فی المنار الظاھر اسم الکلام ظھر المراد به للسامع بصیغة نص وہ جس کے واسطے کلام چلائی گئی ھو النص ماسیق الکلام لاجلہ کذافی نور الانوار مثال ان دونوں کی یہ آیت ہے۔ ''احل اللّٰہ البیع و حرم الربو'' یعنی حلال کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو اور حرام کیا سود کو یہ آیت بیع کے حلال اور سود کے حرام ہونے پر بطور ظاہر کے دلالت کر رہی ہے بیع اور سود میں جو فرق اس آیت سے شارع کو مقصود ہے اس پر دلالت اس کی بطور نص کے ہے اور حکم ظاہر اور نص کا یہ ہے کہ جو ان دونوں سے ثابت ہو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ قال فی نور الانوار و حکمھا وجوب العلم

بالذی ظهر منهما علی سبیل القطع والیقین یعنی ان دونوں سے جو احکام ثابت ہوں وہ قطعی اور یقینی ہوتے ہیں مفسر وہ ہے جو اپنی مراد پر ایسا واضح ہو کہ کسی تاویل کی اس میں گنجائش نہ ہو قال فی المنار المفسر ما ازداد وضوحا علی النص علی وجه لا یبقی معه احتمال التاویل بیان الشارع و حکمه وجوب العمل به یعنی ظاہر اور نص اگرچہ قطعی ہیں لیکن احتمال تاویل کو مانع نہیں یعنی اگر کوئی دلیل قطعی اس امر پر دلالت کرے کہ یہاں ظاہری معنی حقیقی مراد نہیں بلکہ مجازی مراد ہیں تو اس وقت ظاہری معنی ظاہر اور نص میں مراد نہیں لیے جائیں گے اور مفسر میں ایسے احتمال کو گنجائش نہیں کیونکہ شارع کے بیان کرنے سے اس کی اصلی مراد معلوم ہو گی جیسا کہ آیت وقاتلو المشرکین کافته میں لفظ کافتہ کا واسطے بیان کرنے اس امر کے زیادہ کیا گیا ہے کہ تا احتمال اس امر کا باقی نہ رہے کہ شاید مشرکین سے بعض مشرک مراد ہوں کل مراد نہ ہوں اور حکم مفسر کا یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ ساتھ احتمال منسوخ ہو جانے کے یعنی اس کے منسوخ کرنے کے واسطے شارع حکم لگا سکتا ہے قال فی نور الانوار و حکمه وجوب العمل به علی احتمال النسخ ای فی زمان النبی وفیما بعده فکل القران محکم لا یحتمل النسخ اور محکم اس کا نام ہے جس کا مفہوم قابل نسخ و تبدیل نہ ہو۔ قال فی المنار المحکم ما احکم المراد به عن احتمال النسخ والتبدل اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے اور کسی احتمال کو اس میں گنجائش نہیں قال فی المنارد حکمه وجوب العمل به من غیر احتمال کقوله تعالیٰ ان اللّٰه بکل شیء علیم یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ ہر شے کو جانتا ہے یہ مضمون قابل نسخ و تبدیل نہیں اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ ہر شے کا علم ہے خفی وہ ہے جس کی مراد بغیر غور کرنے کے معلوم نہ ہو۔ قال فی المنار الخفی فما خفی مراده بعارض لاینال الا بالطلب جیسا کہ آیت السارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما کی ظاہر ہے چور کے حق میں اور خفی ہے طرار یعنی کیسہ بر کے حق میں چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم اس آیت سے بلا غور کرنے کے فوراً معلوم ہو جاتا ہے لیکن طرار کے ہاتھ کاٹنے کا حکم اس آیت سے بعد غور کے مفہوم ہوتا ہے کہ طرار کی چوری معمولی چوریوں سے بڑھ کر ہے اس واسطے اس کا ہاتھ ضرور کاٹنا چاہیے اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس میں غور کر کے معلوم کرے کہ اس کے خفی ہونے کا کیا سبب ہے تاکہ اس کی مراد معلوم ہو۔ قال فی المنار و حکمه النظر فیه لیعلم ان الخفاء لمزیته او نقصان لیظهر المراد به اور مشکل اس کا نام ہے جو اپنے جیسوں میں داخل ہو کر مشتبہ ہو جائے حکم اس کا یہ ہے اس کی مراد پر حق ہونے کا اعتقاد کرنا پھر متوجہ ہو کر غور اور تامل کرنا یہاں تک کہ اس کی مراد ظاہر ہو جائے۔ قال فی نور الانوار والمشکل فهو الداخل فی اشکاله و حکمه اعتقاد الحقیة فیما هو المراد ثم الاقبال علی الطلب والتامل فیه الی ان سیتبین المراد جیسا کہ آیت فاتو حرثکم انی شئتم میں لفظ انی کا مشتبہ ہو گیا کیونکہ اس لفظ کے دو معنی ہیں ایک معنی اس کے من این یعنی کسی مکان سے اور دوسرے معنی اس کے کیف یعنی کسی طرح جب غور اور تامل کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس آیت میں کیف کے معنوں میں مستعمل ہے کیونکہ لفظ حرث جو زراعت کے معنوں میں ہے وہ اسی معنی کو متعین کرتا ہے اور مجمل وہ ہے جس میں معانی کے ازدحام سے مراد اس کی ایسے مشتبہ ہو جائے کہ اس کی عبارت میں فکر کرنے سے اشتباہ رفع نہ ہو بلکہ اجمال کرنے والے سے اس کی تفسیر معلوم کرنے کی حاجت پڑے اور حکم اس کا اس کی مراد کو برحق اعتقاد کرنا اور توقف کرنا یہاں تک کہ ظاہر ہو ساتھ بیان کرنے اجمال کنندہ کے قال فی نور الانوار اما المجمل فما ازدحمت فیه المعانی واشتبه المراد به اشتباها لایدرک بنفس العبارة بل بالرجوع الی الاستفسار ثم الطلب ثم التامل و حکمه

اعتقاد الخفية فيما هو المراد و التوقف فيه الى ان يتبين ببيان المجمل كا الصلوة و الزكوة یعنی لفظ صلوٰۃ وزکوٰۃ کا آیت اقیمو الصلوۃ و اتوا الزکوۃ میں مجمل تھا کیونکہ معنی صلوٰۃ کے لغت عرب میں دعا کے ہیں اور معلوم نہ ہوا کہ کونسی دعا یہاں مراد ہے پس استفسار کرنے سے آنحضرت ﷺ نے بیان کر دیا اور اس کو ادا کر کے ہم کو معلوم کرا دیا کہ یہاں قیام رکوع سجود والی دعا مراد ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کے معنی لغت میں پڑھنے کے ہیں اور یہاں یہ مراد نہیں بعد استفسار کرنے کے آنحضرت ﷺ نے بیان فرما دیا کہ اس کے معنی چالیسواں حصہ مال کا بعد ایک سال کے ادا کرنا ہے اور متشابہ وہ ہے جس کی مراد کا معلوم ہونا قبل روز قیامت ممکن نہ ہوا اور حکم اس کا یہ ہے کہ اپنے اعتقاد میں جو اس سے شارع نے مراد رکھا ہے حق جاننا قبل معلوم ہونے اس مراد کے جیسا کہ حروف مقطعات جو سورتوں کے اوائل میں ہیں مثل الم وغیرہ کے قال فی نور الانوار المتشابه فهو اسم لما انقطع رجاء معرفته المراد منه ولا يرجى بدوه اصلا كا المقطعات في اوائل السور مثل الم حم. ظہور کے مراتب میں محکم کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے مفسر کا درجہ نص سے اور نص کا ظاہر سے اعلیٰ ہے پس سب سے محکم کا درجہ اعلیٰ اور ظاہر کا سب سے ادنیٰ ہوا۔ اور خفا میں سب سے زیادہ خفی متشابہ ہے اور مجمل مشکل سے اور مشکل خفی سے زیادہ ہے پس متشابہ کا درجہ خفا میں اعلیٰ ہوا اور خفی کا سب سے ادنیٰ۔ بروقت تعارض جس کا مرتبہ ظہور میں اعلیٰ ہوگا اس پر عمل کیا جائے گا اور جس کا مرتبہ خفا میں کم ہوگا وہ اس پر جس میں خفا زیادہ ہے غالب ہوگا جیسا کہ تفصیل اس کی نور الانوار وغیرہ کتب اصول میں مذکور ہے مقصد اس میں عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور آخر زمانہ میں نازل ہونے کا بیان ہے دلائل شرعیہ قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس ہیں آیات قرآنیہ کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے بعد اس کے حدیث ہے بعد ازاں اجماع ہے اگر تینوں میں سے کوئی موجود نہ ہو تو قیاس مجتہد سے دلیل پکڑی جاتی ہے چونکہ اس مقصد کے اثبات کے واسطے قرآن اور احادیث اور اجماع موجود ہیں قیاسی دلائل سے ثابت کرنا ضرور نہیں لہٰذا ترتیب وار دلائل ثلثہ کو واسطے اثبات اس مقصد کے بیان کرتا ہوں حسبی الله نعم الوكيل نعم المولىٰ و نعم النصير قال الله تعالى و قولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله و ما قتلوه و ما صلبوه و لكن شبه لهم و ان الذين اختلفوا فيه لفي شك منه و مالهم به من علم الا اتباع الظن و ما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه و كان الله عزيزاً حكيماً ترجمہ: اس کا بامحاورہ موضح القرآن سے مع بعض فوائد کے نقل کیا جاتا ہے اور لعنت کی ہم نے اہل کتاب پر اور بسبب کہنے ان کے کہ تحقیق ہم نے مار ڈالا مسیح عیسیٰ بیٹے مریم کے کو پیغمبر اللہ کا تھا اور نہیں مارا اس کو اور نہ سولی دی اس کو لیکن شبہ ڈالا گیا واسطے ان کے اور تحقیق جو لوگ کہ اختلاف کیا انھوں نے بیچ اس کے البتہ بیچ شک کے ہیں اس سے نہیں واسطے ان کے ساتھ اس کے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کا اور نہ مارا اس کو یہ یقین بلکہ اٹھا لیا اس کو اللہ نے طرف اپنی اور ہے اللہ غالب حکمت والا۔ فائدہ! یہود کہتے ہیں کہ ہم نے مارا عیسیٰ کو۔ اللہ نے فرمایا اس کو ہرگز نہیں مارا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی ایک صورت ان کو بتا دی اس کو سولی چڑھایا پھر فرمایا کہ نصاریٰ بھی اول سے یہی کہتے ہیں کہ مسیح کو مارا نہیں وہ زندہ ہے لیکن تحقیق نہیں سمجھتے کئی باتیں کہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ بدن کو مارا ان کی روح اللہ کے پاس چڑھ گئی بعض کہتے ہیں مارا تھا پھر تین روز میں زندہ ہو کر بدن سے چڑھ گئے ہر طرح وہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اس کو نہیں مارا سو یہ خبر اللہ کو ہے اس نے بتایا اس کی صورت کو مارا اور ان کے پکڑتے وقت نصاریٰ سرک گئے تھے اور یہود ابھی نہ پہنچے تھے اس دن کی خبر نہ ان کو نہ ان کو تمام ہوئی عبارت موضح القرآن کی بقدر حاجت چونکہ اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ جو لوگ

عیسیٰ علیہ السلام کو مقتول یا مصلوب گمان کر کے ان کا فوت ہونا قرار دیتے ہیں بالکل غلطی پر ہیں اگرچہ شروع اس آیت کا واسطے مضمون مذکورہ کے بموجب قاعدہ اصول نص قطعی الدلالۃ تھا لیکن تاکیداً بار بار بیان کرنا شارع کا اس مضمون کو اور اخیر میں آپ کا اٹھا لینا جتلا کر کل احتمالات کا سلسلہ یک لخت کاٹ ڈالا پس یہ آیت بموجب قاعدہ اصول قسم مفسر میں داخل ہوئی البتہ لفظ بل رفعہ اللہ میں کسی قدر اجمال تھا سو احادیث میں یہ مضمون تفصیلاً آنحضرت ﷺ نے بیان فرما کر اس کا اجمال دور کر دیا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو آسمان کی طرف اٹھالیا قیامت کے نزدیک آپ آسمان سے نزول فرمائیں گے جیسا کہ صحیح بخاری اور اس کی شرح وغیرہ سے بجنسہ نقل کیا جائے گا۔ خلاصہ مطلب اس کلام کا یہ ہے کہ اس آیت سے زندہ اٹھا لینا آپ کا اسی جسم عنصری کے ساتھ قطعی طور پر ثابت ہے اور اس میں کسی احتمال کو گنجائش نہیں پس یہ آیت واسطے ثبوت مضمون مذکور کے آیت اقیمو الصلوۃ سے جو واسطے فرضیت نماز کے وارد ہے یقینی ہونے میں بدرجہا عالی ہے کیونکہ یہ آیت اصل میں مجمل تھی نماز کا ثبوت اس سے قبل بیان کرنے آنحضرت ﷺ کے نہیں ہو سکتا تھا اور آیت وما قتلوہ آہ واسطے مضمون مذکور کے نص اور مفسر ہے خود بخود یہ آیت واسطے ثبوت زندگی عیسیٰ علیہ السلام کے کافی اور وافی ہے جو شخص نماز کی فرضیت سے انکار کرے اس پر اہل اسلام کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ پس جو شخص زندگی عیسیٰ علیہ السلام کا منکر ہو اس پر فتویٰ کفر کا دینا نہایت ضروری ہوا کیونکہ یہ آیت نماز کی آیت سے یقینی ہونے میں بہت عالی مرتبہ پر ہے۔ کما مر غیر مرۃ پس جو شخص نماز کے منکر کو کافر قرار دے اور عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے منکر کو ایماندار اعتقاد کرے پرلے درجہ کا ضال اور مضل ہے جب خدا تعالیٰ نے زندگی عیسیٰ علیہ السلام کی یقینی طور پر بیان فرمائی اب بعد میں آپ کے انتقال ہونے کا حال بیان فرمایا۔ وان من اہل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ و یوم القیامۃ یکون علیھم شھیداً. اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے پہلی موت اس کی کے اور دن قیامت کے ہوگا اس پر گواہ یعنی اہل کتاب آپ کو زندہ دیکھ کر ایمان لائیں گے اور ان کے کل شبہے رفع ہو جائیں گے بعد اس کے آپ انتقال فرمائیں گے جیسا کہ ابوہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا و اقرأ وان شئتم وان من اہل الکتاب الایہ رواہ الشیخان ”اگرچہ آیت میں اجمالاً بیان تھا لیکن آنحضرت ﷺ کے بیان کرنے سے صاف ظاہر ہو گیا کہ آپ آخری زمانہ میں ضرور نزول فرمائیں گے یعنی جیسا کہ نماز کے واسطے آیۃ اقیمو الصلوۃ اور زکواۃ کے بارے میں واتوا الزکواۃ وارد ہے ان دونوں آیتوں میں حکم نماز اور زکوٰۃ کا اجمالاً مذکور ہے اوقات اور عدد رکعات وغیرہ جو نماز میں ضروری ہیں کسی ایک کا بھی ذکر نہیں اسی طرح جو زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط اور اسباب شرعاً ضروری ہیں اس آیت میں ان میں سے ایک بھی مذکور نہیں فقط آنحضرت ﷺ کے بیان کرنے سے سب حال معلوم ہوا اسی طرح اگرچہ اس آیت میں ایمان لانا اہل کتاب کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بیان ہے نزول وغیرہ امور کا حال حضور ﷺ کے بیان کرنے سے معلوم ہوا پس جیسا کہ آیت اقیمو الصلوۃ و آیتہ و آتو الزکوۃ واسطے فرضیت نماز اور زکوٰۃ کے قطعیات سے ہے ان کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ اسی طرح یہ آیت بھی عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر قطعی طور پر دلالت کر رہی ہے۔ فان قلت لا یستقیم ھذا الاستدلال الا ان یکون الضمیران راجعین الی عیسیٰ علیہ السلام للبیضاوی زیف ھذا الاحتمال ورجح عود ضمیر موتہ الی اہل الکتاب موئد القرأۃ ابی ابن کعب قبل موتھم و تبعہ مصنف المظھری حیث قال قلت نزول عیسی قبل یوم القیامۃ حق وان یھلک فی زمانہ الملل

كلها الا الاسلام حق ثابت بالصحاح من الاحاديث المرفوعته ليكن كونه مستفاد امن هذه الأيته و تاويل الآية بار جاع ضمير الثاني الى عيسىٰ عليه السلام ممنوع وكيف يصح هذا التاويل مع ان كلمته ان من اهل الكتاب شامل لموجودين في زمن النبي ﷺ البته سواء كان هذا لحكم خاصا بهم او لا فان حقيقته الكلام للحال ولا وجه لان يراد به فريق من اهل الكتاب يوجدون حين نزول عيسى عليه السلام فالتاويل الصحيح هوا رجاع الضمير الثاني الى اهل الكتاب ويونده قرأة ابى بن كعب انتهي قلت قولهما باطل لكونه مخالفا لما عليه الجمهور من المحققين كصاحب المدارك والامام الرازى وشراح البخارى وغيرهم قال في المدارك الضميران لعيسى عليه السلام ليؤمنن لعيسىٰ قبل الموت عيسى وهم اهل الكتاب الذين يكونون فى زمان نزول عيسى روى انه ينزل من السماء في آخر الزمان فلا يبقي احد من اهل الكتاب الا ليومنن به حتى تكون الملته واحدة وهي ملته الاسلام و بمثله في التفسير الكبير وغيره من التفاسير و شروح البخارى وغيرها من كتب الحديث و تمسكهما بقرأة ابى بن كعب اوهن من نسج العنكبوت لان قرأة ابى بن كعب ليست بمتواترة ولا متضادة فالعمل عليهما واجب كما صرح الا صوليون في قوله تعالٰى حتي يطهرن بقرأتي التشديد والتخفيف بوجوب الغسل للحائض لجواز الوطى ان قطع دمه في مادون العشرة عملا بقرأة التشديد و عدم وجوبه ان قطع بعد تمام العشرة عملا بقرأة التخفيف دهنها ايضاً كذلك فان ايمانهم قبل موت عيسٰى عليه السلام فى زمن نزوله لا يمكن الا قبل موتهم لان مابعد الموت لم يبق احد مكلفا بل لم يبق اهلا للايمان قبيل الموت وقت معائنته ملائكة العذاب كما بين في موضعه واما قول صاحب المظهرى لاوجه لان براد من لفظ اهل الكتاب فريق يوجدون آه ظاهر الفساد لان الاضافة واللام تكونان للعهد مالم تقم القرينته علي خلافه دهنها ايضاً للعهد للذين يوجدون في زمن نزول عيسى عليه السلام ولم تقم قرينة علي خلافه بل القرائن قائمته على هذا العهد سنذكرها عن قريب انشاء الله تعالٰى الا ترى ان ماذ كر في المدارك من لفظ الحديث فلا يبقي احد من اهل الكتاب آه لا يمكن ان مراد به غير الذين يوجدون في زمانه نزول عليه السلام و كذامن لفظ الخطاب الذى هو موضوع للحاضر اريد به الذين يوجدون فى آخر الزمان قطعا هو قوله عليه الصلاة والسلام ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم الحديث وبالجملة القول بعدم كون نزول عيسى عليه السلام مستفاد امن هذه الآيته بعدادعاء عقلية نزوله فى آخر الزمان مستدلاً بالاحاديث الصحاح كما مرمن صاحب المظهرى ليس على ما ينبغى لان الاحاديث كلها وحى من الله عزوجل لقوله تعالي وما ينطق عن الهوى ان هوالاوحى يوحي فى الواجب علينا ان نعتقد انها مطابقته للقران سيما اذا ظهر لنا وجهه المطابقته تحته مع كونها مونئدة باقوال الصحابته الذين شاهد والوحى وكانوا معصومين في تبليغ الشرائع كما هو فيما نحن فيه فالتمسک بها واجبته و علينا ان نذكر الوجوه التى تدل على ان الضمير الثانى راجع الى عيسى عليه السلام الوجه الاول انه يلزم علي تقدير ارجاع الضمير الثاني الى اهل الكتاب الانتشاء في الضمائر وهو قادح للبلاغته فاختياره في الكلام القديم قرتبه بلا مريته ولذالم يذهب اليه اكثر هم قال بدر الدين العيني في

شرح البخاری روی عن طریق ابی رجاء عن الحسن قال قبل موت عیسٰی علیہ السلام واللّٰہ وانہ لحی ولکن اذا انزل آمنوا بہ اجمعون وذھب الیہ اکثر اھل العلم انتھی و الوجہ الثانی ان السیاق والسباق کلاھما یرجحان ان الضمیر الثانی راجع الی عیسی علیہ السلام لاول الکلام لما الخبر الی ان عیسٰی علیہ السلام حي فمقتضی المقام ان یذکر موتہ و ذلک لا یستقیم الا بارجاع الضمیر الثانی الی عیسی علیہ السلام والوجہ الثالث ان علی ھذا التقدیر تکون ھذہ الآیتہ دلیلا آخر علی منکری حیاتہ فان ایمان اھل الکتاب لما کان منوطا بحیوتہ استحال ان یموت قبلہ والوجہ الرابع انہ اذا ارید من الضمیر الثانی اھل الکتاب لا یکون افادۃ بل اعادۃ لان قولہ تعالی لیؤمنن دال علی انھم وقت الایمان یکونون احیاءً لان الحیوۃ من لوازم الایمان والشئی اذاثبت ثبت بلوازمہ فاثبات حیوتھم ثانیا بھذ الضمیر لایکون الا اعادۃ بخلاف ما اذا ارید منہ عیسی علیہ السلام فانہ حینئذ یکون افادۃ قطعا لا ن مفادہ وھو کون عیسی علیہ السلام حیافي وقت ایمانھم بہ لم یکن معلوما من قبل ومن المعلوم ان حمل الکلام البلیغ سیما الکلام المعجز علي الافادۃ اولی لا سیما الافادۃ التي ازداد بھا اعجاز القرآن لکونہ الاعلی نزولہ من السماء لأن الموت لاتکون الا فی الارض لقولہ تعالٰی وفیھا نعیدکم وذلک یستلزم نزولہ من السماء بعنی کما ان الآیۃ السابقۃ دلت علی کونہ مرفوعا الي السماء کذلک ھذہ الایۃ دلت علی موتہ فی الارض بعد نزولہ وھو من المغیبات الخارجۃ عن طوق البشر الدالۃ علی اعجاز القران بابلغ وجہ والوجہ الخامس انہ یلزم علی تقدیر ارجاع الضمیر الی اھل الکتاب ان کل احد منھم یومن لعیسی علیہ السلام قبل موتھم وھو خلاف الظاھر والتاویل بان المراد انھم یومنون وقت معاینۃ العذاب قبل الموت وان لم یطلع علیہ احد من جلسائہ لا طائل تحتہ لانہ لم تقم بہ حجتہ علیھم بل لھم ان یقولوا لوکان القران من کلام اللہ لم یتخلف لانہ یستلزم الکذب فی کلامہ تعالی اللّٰہ عن ذلک علوا کبیر بخلاف ما اذا رید بہ عیسی علیہ السلام فان الآیۃ حینئذ تصیر حجتہ لنا بعد ماکانت حجتہ علینا قال العلامۃ بدر الدین العینی فی شرحہ للبخاری والحکمۃ فی نزول عیسٰی علیہ السلام الرد علی اھل الکتاب فی زعمھم الباطل انھم قتلوہ و صلبوہ فبین اللّٰہ تعالٰی کذبھم انتھی۔" خلاصہ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ تفسیر بیضاوی اور تفسیر مظہری میں ضمیر قبل موتہ سے اہل کتاب کا فقط مراد لینا صحیح قرار دیا ہے اور اس کی تائید میں قرأۃ ابي بن کعب جو قبل موتہم کے لفظ کے ساتھ مروی ہے پیش کی ہے اور نیز صاحب مظہری نے لفظ اہل کتاب سے آخری زمانہ کے یہود نصاریٰ کا مراد لینا بے وجہ ٹھہرایا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول ان کا بالکل بے اصل ہے اسی واسطے اکثر اہل علم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مراد لینا صحیح قرار دیا ہے اور قرأۃ ابي بن کعب جو قبل موتہم کے لفظ سے مروی ہے قبل موتہ کے مخالف نہیں ہے کتب اصول میں لکھا ہے جہاں دو قرأتیں باہم مخالف نہ ہوں دونوں پر عمل کرنا لازم ہے جیسا کہ لفظ یطھرن میں دو قرأتیں تخفیف اور تشدید کے ساتھ مروی ہیں دونوں پر عمل کر کے علماء نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ تخفیف کی قرأۃ سے وہ عورت مراد لی جائے جس کا حیض بعد دس روز کے بند ہوا ہے اس سے مجامعت کرنی شوہر کو اسی وقت درست ہے عورت کا غسل کرنا شرط نہیں ہے اور تشدید کی قرأۃ سے وہ عورت مراد لی گئی ہے جو قبل گزرنے دس روز کے حیض اس کا بند ہو گیا ہو تو ایسی عورت جب

تک غسل نہ کر لے اس سے مجامعت کرنی شوہر کو درست نہیں۔ اسی طرح یہاں بھی دونوں قراتوں پر عمل ہو سکتا ہے
یعنی قبل موتہ زندگی عیسیٰ علیہ السلام کی اور قبل موتہم سے اہل کتاب کا زندہ ہونا مراد لینا درست ہے۔ یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام
آسمان سے آخر زمانہ میں نزول فرمائیں گے جو اس وقت اہل کتاب بقید حیات ہوں گے آپ کو زندہ دیکھ کر آپ
پر ایمان لائیں گے جیسا کہ احادیث صحاح سے اس امر کا حق ہونا خود صاحب مظہری نے بڑی شد و مد سے بیان کیا
ہے پس اہل کتاب کا مراد لینا ضمیر ثانی سے بوجوہات ذیل بالکل بے محل ہے۔ وجہ اول یہ ہے کہ ضمیر بہ سے
عیسیٰ علیہ السلام کا اور ضمیر قبل موتہ سے اہل کتاب مراد لینے سے ضمیروں میں انتشار لازم آتا ہے اور یہ امر اہل بلاغت
کے نزدیک مذموم و قبیح ہے پس کلام الٰہی میں ایسے احتمال کا جاری کرنا نہایت بے جا ہے وجہ دوم یہ ہے کہ جب
آیت کا سباق اور سیاق آپ کی زندگی و انتقال کے بیان میں ہے پس موت کا ذکر غیر کی طرف راجع کرنا خلاف
عقل و نقل ہے۔ وجہ سوم یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے مراد لینے سے دوسری دلیل واسطے رد منکرین حیوۃ کے قائم ہوتی ہے
یعنی جب تک کل اہل کتاب ان پر ایمان نہیں لائیں گے وہ فوت نہ ہوں گے۔ وجہ چہارم یہ ہے کہ ایمان لانے
والے کا زندہ ہونا امر لازمی ہے کیونکہ مرنے کے بعد تو کوئی شخص مکلف نہیں رہتا پس زندہ ہونا اہل کتاب کا وقت
ایمان کے لفظ ایمان سے جو لیؤمنن میں مذکور ہے ثابت ہو گیا قبل موتہ کی ضمیر سے دوبارہ ثابت کرنا بے فائدہ ہے
البتہ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے میں آپ کا زندہ ہونا واسطے ایمان لانے والوں کے شرط نہیں یعنی جیسا اور انبیاء پر
ایمان لانے میں ان کا زندہ ہونا ضرور نہیں۔ اسی طرح آپ پر ایمان لانا بعد ممات کے بھی ہو سکتا تھا چونکہ یہ واقعہ
وقت نزول عیسیٰ علیہ السلام زمانہ آئندہ میں بقید حیات آپ کے ہونے والا تھا خدا تعالیٰ نے بطور پیشین گوئی کے قرآن
شریف میں بیان فرما دیا اور وہ بلا ارجاع ضمیر ثانی طرف عیسیٰ علیہ السلام نہیں بن سکتا اسی واسطے جمہور کا یہی مذہب ہے
کہ ضمیر ثانی سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں جیسا کہ گزر چکا بیان اس کا پہلے اور اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام جو
بموجب آیۃ پہلی کے آسمان پر زندہ ہیں پس انتقال کرنا آپ کا جو اس آیت دوسری سے ثابت ہوتا ہے بعد نزول
کے ہوگا کیونکہ مر کر دفن ہونا زمین میں بموجب فرمانے پروردگار کے وفیہا نعیدکم بلوون نزول کے ممکن نہیں۔
پس یہ دونوں آیتوں سے پورا واقعہ جو احادیث صحاح میں مذکور ہے۔ ثابت ہوا۔ وجہ پنجم یہ ہے کہ بر تقدیر مراد لینے
اہل کتاب کے یہ اعتراض پڑتا ہے کہ اگر ہر اہل کتاب کا وقت مرنے کے ایمان لانا عیسیٰ علیہ السلام پر پایا جاتا تو یہ امر
نہایت شہرت پکڑتا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ہر اہل کتاب وقت مرنے کے خفیہ طور پر ایمان لاتا ہے کسی کو اس
کے ایمان کی خبر تک نہیں ہوتی لاطائل اور خلاف ظاہر ہے اور بر تقدیر مراد لینے عیسیٰ علیہ السلام کے یہ آیت واسطے رد
منکرین حیوۃ کے دلیل قاطع ہے یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں اہل کتاب کو زندہ معلوم ہوں گے اس وقت
ان کے سب شبہ رفع ہو جائیں گے یقینی طور پر ان کو یہ امر ثابت ہو جائے گا کہ جو قاتل عیسیٰ علیہ السلام کا اہل اسلام بیان
کرتے تھے وہی ٹھیک نکلا ہمارا کہنا سراسر جھوٹ تھا۔ فان قلت ان قولہ تعالیٰ انی متوفیک و رافعک الی
یدل علی ان الرفع کان بعد موتہ معارضا لقولہ تعالی وما قتلوہ آہ وقاعدۃ التساقط فی المعارضۃ
مشہورۃ فانہدم استدلالکم بقولہ تعالی وما قتلوہ آہ قلت اولا ان المعارضۃ لا تتصور فی کلام
الشارع لانہا دلیل الجہل کما صرح بہ صاحب التوضیح لکنہا توجد فی الاحکام بالنسبۃ الینا
لجہلنا بالتاریخ و یحمل ذلک فی الحقیقۃ علی النسخ کما بین فی الاصول واما فی الاخبار کما
فیما نحن فیہ فلا یمکن ان یوجد فی کلام احد فضلا عن کلام الشارع لان النسخ اللازم

للمعارضته لا يتصور في الاخبار او تحقق المحكمي عنه في زمانه لا بد صدق المخبر ولا يمكن ارتفاعه بانسخ ولو حملنا التعارض بمعنى التخالف فنقول لا تعارض لان كون التوفي بمعنى الموت او مساوياله لم يثبت بعدد دوزخرط القتاد بل هو مشترک بين الستيفاء الحق والقبض وهما من لوازمه العامته لان كون الاستيفاء عاما ظاهر و كذا القبض لوجوده في النوم ايضاً في قوله تعالىٰ اللّٰه يتوفي الانفس حين موتها والتي لم تمت في منامها فيمسک التي قضى عليها الموت و يرسل الاخرى الي اجل مسمى و في قوله تعالي وهو الذی يتوفكم باليل و يعلم ماجرحتم بالنهار ثم يبعثكم فيه ليقضى اجل مسمى فان التوفي استعمل في الايته الاولي للقبض الذی يعقبه الموت او المنام و في الثانية للنوم خاصة فثبت كون التوفي عاما من الموت وذلک ما اردناه ولان آيته القتل مفسر في اثبات الحياة كما مرد آيته التوفي وان كان مشتركا ليكن قوله تعالي و رافعک الي و قوله عليه السلام ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم الحديث كما مره يشعرالي ان التوفي بمعنى القبض الذی لا يعقبه الموت كما لا يخفي وكون التوفي مخلا للموت لا يجدى ايضاً لان التوفي بسبب الاشتراک و احتمال كونه بعد نزوله مشكل والمشكل لا يعارض المفسر الذی هو آيته القتل لان المفسر مقدم على المشترک بمراتب كما مرفي المقدمته والتعارض لايكون الاني الاولته المساويته في الدرجة كما بين في موضعه فان قلت احتمال كون التوفي في آخر الزمان بعد الرفع يبطله تقديم ذكره قبل الرفع قلت عطف الرفع على التوفي بالواولا يدل على كونه موخراعنه في الوجود ايضاً لان الواد ليست للترتيب كما في قوله تعالي واوحينا الي ابراهيم و اسمعيل و اسحق و يعقوب والاسباط و عيسى و ايوب و يونس و هارون و سليمان الاية فان سليمان ذكر بعطف الواو بعد عيسى في مرتبته خامسته و من المعلوم ان سليمان مقدم عليه بزمان كثير و لهذا ذهب المفسرون الي ان في بعض الفاظ القران تقديم و تاخير و علىوالفظ التوفي والرفع الذكورين في هذه الايته من كما صرح السيوطي في الاتقان حيث قال و اخرج عن قتادة في قوله انی متوفيک و رافعک الي قال هذا من المقدم والموخراني رافعک الي و متوفيک انتهي وبه يرتفع التدافع ولحصول الموافقته بين الايتين ولو فرض التعارض بينهما فليس السبيل الا الرجوع الي الاحاديث كما بين في الاصول والاحاديث تنادى باعلي نداء ان عيسى بن مريم عليه السلام حي ينزل في آخر الزمان الي الارض و لنذكر نبذاً منها ما يشفي العليل و يردی الغليل روی البخاری عن ابي هريرة قال قال رسول اللّٰه ﷺ والذی نفسي بيده ليوشكن ان ينزل فيكم عيسى بن مريم حكما عدلا يكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزيته و يفيض المال حتى لا يقبله احد حتى تكون السجدة الواحدة خير من الدنيا وما فيها ثم يقول ابوهريرة واقرأ وا ان شئتم و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته و يوم القيامته يكون عليهم شهيدا وعن ابي هريرة قال قال رسول اللّٰه ﷺ كيف انتم اذ انزل ابن مريم فيكم وامامكم منكم رواه البخاری قال الطيبي ای يامكم عيسى حال كونه في دينكم قيل يعكر عليه قوله في حديث مسلم فيقال له صل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمته لهذه الامته قال ابن الجوزی لو تقدم عيسى عليه السلام اماما

اوقع في النفس اشكالا ر لقيل اتراه تقدم نائبا او مجدد شرعاً فصلي مامو مالئلا يتدنس وجه قوله ﷺ لانبي بعدي و ذكر في كيفيته نزوله انه ينزل و عليه ثوبان ممصران رواه احمد عن ابي هريرة مرفوعا والممصر ماليه صفره حفيفه وفي كتاب الفتن لابي نعيم ينزل عندالقطرة البيضاء على باب دمشق اكثر في تحمله عمامته واضعايديه على منكبي ملكين عليه ريطان اذا كب راسه يقطر منه كا بحمان فاتيهه اليهود فيقولون نحن اصحابك فيقول كذبتم وانصاري كذلك انما اصحابي المهاجرون بقيته اصحاب الملحمته فيجد خليفتهم يصلي بهم فيتاخر فيقول له صل فقد رضي الله عنك فاني بعثت وزير اولم ابعث اميرا وعن كعب يحاصر الدجال المومنين ببيت المقدس فيصيبهم جوع شديد حتى ياكلوااوتار قسيهم فبيناهم كذالك اذا سمعوا عوتافي الغلس فاذا عيسىٰ عليه السلام وتقام الصلوة فيرجع امام المسالمين فيقول عيسى عليه السلام تقدم فلك اقيمت الصلوة فيصلي لهم ذلك الرجل تلك الصلوة ثم يكون عيسى الامام بعد و ليس في ايامه امام رلا قاض ولا مفت وقد قبض الله العلم و خلي الناس عنه فينزل وقد علم بامر الله في السماء مايحتاج اليه من علم هذه شريعته للحكم بين الناس والعمل به وروى ابونعيم في كتاب الفتن في مدة اقامته وله عن ابي هريرة يقيم بها اربعين سعمه ثردى احمد و ابو داؤد باسناد صحيح من طريق عبدالرحمن بن ادم عن ابي هريرة مرفوعا مثله وعن كعب مكث اربعين سنته منها عشر حجج يبشر المؤمنين بدرجاتهم في الجنته وعن يزيدبن حبيب يتزوج امراة من الازد ليعلم الناس انه ليس باله وقيل تيزوج ويولدله ويمكث خمساد اربعين سنته ويدفن مع النبي ﷺ في قبره وقيل بدفن في الارض المقدسته ولما كان نزوله من السماء امراً يقيناً عند اهل السنة ادخلوه في العقائد واجمعوا على انه ينزل لامحالته و في العقائد النسفي وشرحه وما اخبر به النبي عليه الصلوة والسلام من اشراط الساعة من خروج الدجال و دابته الارض وياجوج وماجوج و نزول عيسى عليه السلام من السماء وطلوع الشمس من مغربها فهوحق لانها امور ممكنته اخبر بها الصادق قال حذيفته من السيد الغفاري طلع النبي ﷺ ونحن نتذاكر فقال ماتذكرون فلنا تذكر الساعته قال انها لن تقوم حتى تروا قبلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال والدابته و طلوع الشمس من مغربها و نزول عيسى عليه السلام وياجوج وماجوج و ثلثة خسوف خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف بجزيرة العرب و آخر ذلك نار تخرج من اليمن نظر الناس الي محشرهم والاحاديث الصحاح في هذه كثيرة جدا و قدروى في تفاصيلها و كيفتها فليطلب من كتب التفسير والسير والتواريخ انتهى.'' خلاصہ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ آیت انی متوفیک و رافعک الی دلالت کر رہی ہے کہ اٹھانا خدا تعالیٰ کا عیسیٰ ﷺ کو اپنی طرف بعد توفی کی جو بمعنی موت کے ہے پس ثابت ہوا اس آیت سے برخلاف آیت وما قتلوہ مذکورہ بالا کے فوت ہونا عیسیٰ ﷺ کا تو اس کا جواب یہ ہے کہ آیات قرآنی میں اصلی مخالفت نہیں ہے بلکہ ہماری سمجھ میں فرق ہونے سے مخالفت پیدا ہوتی ہے خصوصاً جو آیات کسی امر کی خبر دے رہی ہیں انھیں مخالفت کا ہونا ممکن نہیں کیونکہ اس سے کلام الٰہی میں کذب لازم آتا ہے اہل علم پر لازم ہے کہ ایسے مقام میں سوچ سمجھ کر وہ تاویل کرے جو کسی احکام قطعی کے برخلاف نہ ہو اسی طرح اگر اس مقام میں بنظر غور

خیال کیا جائے تو بالکل مخالفت کا نام تک باقی نہیں رہتا کیونکہ بنا اس مخالفت کی اس امر پر ہے کہ معنی توفی کے ہر مقام میں موت کے ہیں حالانکہ یہ امر غلط ہے بلکہ معنی اس کے قبض اور استیفاء حق کے ہیں جو بغیر موت پائے جاتے ہیں جیسا کہ آیت اللہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسک التی قضی علیها الموت و یرسل الاخری الی اجل مسمی. "اللہ قبض کر لیتا ہے جانوں کو نزدیک موت ان کی کے اور جو نہیں موئے قبض کرتا ہے ان کو بیچ نیند ان کی کے پس بند کر رکھتا ہے جس کو کہ مقرر کی ہے اوپر اس کے موت اور بھیج دیتا ہے اوروں کو ایک وقت مقرر تک! فائدہ اس آیت میں توفی بمعنی قبض کے مستعمل ہے خواہ وہ قبض موت کے واسطے ہو یا نیند کے واسطے اور دوسری آیت میں توفی صرف نیند کے بارے میں مستعمل ہے۔ قال اللہ تعالی وهو الذی یتوفکم باللیل ویعلم ماجرحتم بالنهار ثم یبعثکم فیه لیقضی اجل مسمی "اور وہ جو قبض کرتا ہے تم کو بیچ رات کے اور جانتا ہے جو کماتے ہو بیچ دن کے پھر اٹھاتا ہے تم کو بیچ اس کے تو کہ پورا کیا جائے وقت معین فائدہ! ثابت ہوا ان دونوں آیتوں سے کہ توفی کے معنی موت کے نہیں ہیں بلکہ قبض کے ہیں۔ پس اس بنا پر آیت انی متوفیک آہ کے معنی آیت وما قتلوه کے بالکل موافق ہو گئے یعنی میں تجھ کو اپنے قبضے میں کر کے اپنی طرف اٹھالوں گا اگر بالفرض ان دونوں آیتوں میں تعارض صوری قرار دیا جائے تو اس کے واسطے احادیث کی طرف رجوع کرنا لازم آتا ہے یعنی جس آیت کو حدیث تائید دے اسی پر عمل کرنا لازم آتا ہے۔ سو اس امر پر احادیث پکار پکار کر بیان کر رہی ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آسمان سے نزول فرما کر انتقال فرماویں گے اسی مقام پر چند احادیث بطور اختصار کے بیان کی جاتی ہیں۔ روی البخاری عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم عیسی بن مریم حکما عدلا یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال حتی لایقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة خیر من الدنیا وما فیها ثم یقول ابوهریرة و اقرأوا ان شئتم. وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته. یعنی امام بخاری نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نزدیک ہے کہ نازل ہوں گے تم میں عیسیٰ بیٹے مریم علیہا السلام منصف عدل کرنے والے توڑ دیں گے صلیب نصاریٰ کی اور قتل کریں گے خنزیر کو اور ان کے زمانہ میں کافروں سے جزیہ لے کر ان کو امان دینے کا حکم نہیں رہے گا بلکہ جو شخص ایمان قبول نہیں کرے گا اس کو قتل کیا جائے گا یعنی کوئی کافر ان کے زمانہ میں رعیت بن کر زندہ نہیں رہ سکے گا اور مال اس وقت بہت ہو جائے گا یہاں تک کہ مال کو کوئی قبول نہ کرے گا ایک سجدہ اس وقت میں سب جہان سے بہتر ہوگا پھر پڑھا ابو ہریرہؓ نے اس حدیث کی سند میں یہ آیت وان من اهل الکتاب اه یعنی اگر تم کو اس مضمون میں شک ہے تو اس آیت سے اپنے شک کو رفع کرو کیونکہ اس کا مضمون بھی اسی حدیث کے موافق ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے نماز میں امام تمہارے میں سے ہوگا یعنی عیسیٰ علیہ السلام مقتدی ہو کر نماز ادا کریں گے تا کہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ اپنی نئی شریعت جاری کریں گے اور نزول آپ کا دمشق میں ہوگا قوم یہود آپ کے پاس آکر کہیں گے کہ ہم آپ کے اصحاب ہیں آپ فرمائیں گے کہ تم جھوٹے ہو اور اسی طرح نصاریٰ کو کہا جائے گا فرماویں گے کہ اصحاب میرے وہ ہیں جو مہاجرین ملکہ سے باقی رہے ہیں۔ پس پائیں گے ان کے خلیفہ کو جو ان کو نماز پڑھا رہا ہوگا آپ کو دیکھ کر وہ پیچھے کو ہو جائے گا آپ فرماویں گے تو ہی نماز پڑھا تحقیق خدا تعالی تیرے سے راضی ہے مجھ کو خدا تعالی نے وزیر کر کے بھیجا ہے نہ امیر کر کے اور ٹھہرنا آپ کا بعد

نزول کے زمین پر بقید حیات چالیس برس تک روایت کیا گیا ہے اور نکاح کریں گے تا کہ معلوم ہو لوگوں کو کہ یہ خدا نہیں ہیں اور اولاد بھی ہوگی اور دفن کیے جائیں گے پیغمبر خدا ﷺ کی قبر میں یہ سب عینی شرح بخاری میں مذکور ہے چونکہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے یقیناً ثابت ہے اسی واسطے کتب عقائد میں درج کیا گیا ہے تا کہ ہر شخص اپنے عقیدے میں اس امر کو یقینی خیال کر کے ایمان لائے کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں آسمان سے نزول فرمائیں گے عقائد نسفی جو بڑی معتبر کتاب عقائد کی ہے لکھا ہے کہ جو کچھ آنحضرت ﷺ نے قیامت کی نشانیاں بیان کی ہیں دجال کا آنا اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور طلوع آفتاب مغرب کی طرف سے سب حق ہے کیونکہ مخبر صادق ﷺ نے ان کی خبر دی ہے حذیفہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ آئے اور ہم باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا باتیں کرتے ہو ہم نے عرض کیا ہم قیامت کے آنے کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت ہرگز نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں نہیں ہوئیں گی پھر ذکر کیا دجال اور دابۃ الارض اور طلوع آفتاب کا مغرب سے اور نزول فرمانا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور یاجوج ماجوج کا آنا اور تین خسوف ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب اور تیسرا جزیرے عرب میں اور نشانیوں کے بعد آگ نکلے گی یمن سے ہانکے گی لوگوں کو میدان محشر کی طرف اس بیان میں احادیث صحیحہ کثرت سے ہیں۔ بڑی بڑی کتابوں میں یہ امور تفصیل وار بیان ہیں پس جب بموجب تحقیق بالا حیات اور نزول آپ کا آیات اور احادیث اور اجماع سے ثابت ہوا منکر ان امور کا بیشک کافر ہوگا۔ خاتمہ غرض ہماری اس تحریر سے یہ نہیں کہ قادیانی مسئلہ مذکورہ سے منکر ہونے کے باعث ہی کافر ہے بلکہ غرض ہماری تحقیق حق ہے کہ اگر قادیانی میں اور کوئی وجہ ارتداد کی نہ ہوتی تو بھی اس مسئلہ کے انکار سے اس پر کفر عائد ہوسکتا ہے لیکن اس کا مرتد ہونا اور کئی وجوہ سے ثابت ہے چند وجوہ بطور اختصار بیان کی جاتی ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱) میں اس مرتد نے لکھا ہے کہ ''تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار تھیں۔'' اور ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ ''مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ نجاری کا کام کرتے رہے ہیں۔''

(ازالہ ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

یہ سب کفر ہے خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک میں بیان فرماتا ہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو بلا باپ پیدا کیا یہ مرتد ان کا باپ یوسف نجار بیان کرتا ہے اور جو معجزے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بیان فرمائے ہیں ان کو ازالۃ الاوہام میں مرزا نے لکھا ہے کہ ''وہ شعبدہ بازی کے قسم سے ہیں اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) اس کلام کے کفر ہونے میں کوئی شبہ نہیں خدا تعالیٰ نے وہ معجزات برخلاف عادت واسطے ایمان لانے لوگوں کے عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر کیے ان کو یہ مرتد عمل مسمریزم اور بے سود بتاتا ہے۔ ازالۃ الاوہام میں لکھا ہے کہ علماء نے سورۃ الزلزال کے معنی نہیں سمجھے۔ (ازالہ ص ۱۲۸ خزائن ج ۳ ص ۲۶) توضیح مرام میں اس نے لکھا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام کبھی زمین پر نہیں آئے نہ آتے ہیں۔ (ص ۶۸ مرزا خزائن ص ۸۶) (ملخصاً صفحہ ۶۸-۷۰، ۸۵ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۸۶) لکھتا ہے انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ (ازالۃ الاوہام ۶۲۸، ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹) حضرت محمد ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی۔ (ازالۃ الاوہام ص ۶۸۸ خزائن ج ۳ ص ۴۷۱) حضرت رسول اکرم ﷺ کو ابن مریم اور دجال، یاجوج ماجوج دابۃ الارض کی خبر نہیں دی۔ (ازالۃ الاوہام ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳) براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔ (ازالۃ الاوہام ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶) قرآن شریف میں جو معجزے ہیں وہ مسمریزم ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۷۲۸ تا ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۹۰ تا ۵۰۶) قرآن شریف میں انا انزلناہ قریبا من القادیان موجود

ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷۶،۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰) مکہ مدینہ قادیان تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ (ازالۃ الاوہام ص ۷۶،۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰) حضرت رسول اکرم خاتم النبیین والمرسلین نہیں ہیں۔ (ازالۃ الاوہام ص ۳۲۲ خزائن ص ۳۲۱) قیامت نہیں ہوگی تقدیر کوئی چیز نہیں ہے۔ (صفحہ دوم ٹائٹل پیج ازالہ اوہام) آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔ (ازالۃ الاوہام ص ۵۱۵ خزائن ج ۳ ص ۳۷۶) عذاب قبر نہیں ہے۔ (ازالۃ الاوہام ص ۳۱۵ خزائن ج ۳ ص ۳۱۶) تناسخ صحیح ہے۔ (ست بچن ص ۸۳ خزائن ج ۱۰ ص ۲۰۹) ایسے ایسے اس کے کلمات بے شمار ہیں جن کا کفر ہونا علماء اسلام پر کیا بلکہ عوام پر بھی ظاہر ہے اور جو شخص اعتراض کرے کہ قادیانی اہل قبلہ ہے اسکو کافر کہنا درست نہیں اور نیز جس شخص میں ایک کم سو وجہ کفر کی ہو اور ایک وجہ اسلام کی ہو اس کو بھی کافر قرار دینا شرعاً منع ہے تو اس کا جواب یہ ہے اہل قبلہ کو کافر کہنا اسوقت تک درست نہیں جب تک اس میں کوئی وجہ کفر کی یقینی موجود نہ ہو مثلاً اگر کوئی رافضی نماز روزہ کا پابند ہو کر اصل پیغمبری حضرت علی کا حق گمان کرے تو اس کے کفر میں کس کو کلام ہے اور سو وجہ کفر کے مسئلہ کے یہ معنی ہیں کہ اگر کسی شخص نے ایسا کلمہ کہا کہ جس کے ایک کم سو معنی کفر کی طرف عائد ہوتے ہیں اور بموجب ایک معنی کے وہ لفظ کفر کا نہیں ہے تو ایسی صورت میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق اس پر فتویٰ کفر کا جاری نہ کرے جیسا کہ ایک شخص کو کسی نے نماز کے واسطے تاکیداً کہا اس نے نماز سے انکار کیا تو انکار اس کا نماز کو برا جان کر یا نماز کے فرض ہونے کا منکر ہو کر یا نماز کا پڑھنا اس کے نزدیک حقیر لوگوں کا کام ہے وغیرہ وغیرہ جن کا مرجع کفر کی طرف ہے تو بیشک وہ شخص کافر ہے اگر غرض اس کی اس انکار سے صرف یہی ہے کہ میں نماز کو تیرے کہے سے نہیں ادا کروں گا تو اس صورت میں یہ انکار کفر نہیں ہے ایسی صورتوں میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق فتویٰ کفر کا نہ دے اور جو امر یقیناً کفر کا کسی میں پایا جائے جیسا کہ بتوں کو سجدہ کرنا پیغمبروں کی اہانت کرنی اس کے کافر ہونے میں کسی کو کلام نہیں اگرچہ نماز روزہ کا پابند ہو ملا علی قاریؒ نے ان دونوں امروں کو شرح فقہ اکبر میں وضاحت کے ساتھ لکھا ہے پہلے فتویٰ میں جو مولانا مولوی رشید احمدؒ کے جواب میں لکھا گیا ہے اس میں ملا علی قاریؒ کی عبارت درج ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس فرقہ کو راہ ہدایت پر لائے ورنہ ان کے شر سے عوام اہل اسلام کو بچائے۔ **وما توفیقی الا باللّٰہ اخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و علیٰ الہ و اصحابہ اجمعین۔**

رجم الشیاطین براغلوطات البراہین (عربی)

تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براھینیہ (اردو)

از

حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

تعارف!

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے لئے اشتہار شائع کئے۔ پھر براہین احمدیہ ۱۸۸۰ تا ۱۸۸۴ء میں چار حصے شائع کئے۔ صفر ۱۳۰۲ھ (دسمبر ۱۸۸۴ء) میں قصور کے عالم دین حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری نے براہین احمدیہ سہ حصص اور اشتہار پڑھ کر اردو میں ایک رسالہ ''تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہینیہ'' تحریر کیا اور اس کی نقل مرزا قادیانی کو بھیج کر اس سے توبہ کا تقاضہ کیا۔ مرزا قادیانی نے چپ سادھ لی تو مولانا قصوریؒ نے مولانا احمد بخش امرتسریؒ مولانا غلام محمدؒ امام شاہی مسجد لاہور، حافظ نور احمدؒ امام مسجد انارکلی لاہور، مولانا نور احمدؒ ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم، مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹونکی سے اس رسالہ پر تقریظات تحریر کرائیں۔ جس میں مرزا قادیانی کا مدعی نبوت، مدعی الہام ایسے دعاوی کو مبرہن کیا گیا اور اس کے عقائد کو اسلام اور اہل اسلام کے منافی قرار دیا گیا۔ علمائے کرام کے فتویٰ جات اور شرعی آراء آجانے کے بعد مولانا غلام دستگیر قصوری نے مرزا قادیانی کو پھر دعوت اسلام دی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسے بھی نظر انداز کر دیا۔ تو مولانا نے شوال ۱۳۰۳ھ جولائی ۱۸۸۶ء میں تحقیقات دستگیریہ کا عربی میں ترجمہ کیا اور اس کا نام ''رجم الشیاطین برا غلوطات البراہین'' تجویز کیا۔ علمائے کرام کے فتوے، مرزا قادیانی کی کتاب براہین کے متعلقہ حصے، اشتہار پر مشتمل دستاویزات تیار کر کے حرمین شریفین کے آئمہ و مفتیان سے فتوے طلب کئے۔ ۱۳۰۵ھ (۱۸۸۸ء) میں فتویٰ جات حرمین سے موصول ہوگئے۔ وہ فتاویٰ جات لے کر آپ امرتسر گئے۔ بعض روسا اور اسلامی درد رکھنے والے مؤثر حضرات کے ذریعہ مرزا قادیانی سے رابطہ کیا کہ اب بھی وقت ہے کہ آپ توبہ کر کے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیں۔ بعض روساء نے پھر مرزا قادیانی کو مباحثہ ومناظرہ کے لئے بلایا لیکن وہ انکاری رہا۔ ایک بار موسم گرما کی تعطیلات میں مرزا قادیانی نے لاہور آنے کا وعدہ کیا۔ مولانا غلام دستگیرؒ وعدہ کے مطابق لاہور دس دن قیام پذیر رہے۔ لیکن مرزا قادیانی نہ آیا۔ ابتداء میں جب مولانا محمد حسین بٹالویؒ مرزا قادیانی کے متعلق مثبت رائے رکھتے تھے ان سے مباحثہ کے لئے مولانا قصوریؒ نے طرح ڈالی۔ مولانا محمد حسینؒ نے بند کمرہ میں گفتگو کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن مولانا غلام دستگیرؒ نے کہا کہ علماء کی موجودگی میں مرزا قادیانی کے الہامات پر گفتگو ہوگی۔ مولانا بٹالویؒ اس پر آمادہ نہ ہوئے۔ ایک بار مرزا قادیانی کو امرتسر کے ایک رئیس کے ذریعہ مباحثہ کے لئے طلب کیا تو مرزا قادیانی نے کہا کہ میری باتیں تصوف کی ہیں۔ صوفیاء کرام شریک مجلس ہوں۔ مولانا نے قبول کر لیا کہ صوفیاء کرام کے خاندانی تین علماء کو بلائیں۔ لیکن مرزا قادیانی پھر طرح دے گیا۔ اس کاروائی کے درمیان صفر ۱۳۰۲ھ سے رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ (دسمبر ۱۸۸۴ء تا اپریل ۱۸۹۱ء) تک مرزا قادیانی کی متعدد کتب ورسائل بھی سامنے آگئے۔ مرزا قادیانی کے متعلق نرم گوشہ رکھنے والے اس کے سخت مخالف ہوگئے۔ خود حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی مرزا قادیانی کی موافقت ترک کر کے اس کے سخت مخالف ہوگئے۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی کی تین کتابیں توضیح المرام، فتح اسلام، ازالہ اوہام شائع ہونے پر مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے تلافی مافات کی۔ اس کتاب میں مولانا قصوریؒ نے مولانا بٹالویؒ کی مرزا قادیانی کی تائید پر سخت تنقید بھی کی۔ کتاب مرتب ہونے، فتویٰ آجانے کے بعد مولانا قصوری مرزا قادیانی کو توبہ کے لئے مباحثہ، مناظرہ، مباہلہ کے لئے بلاتے اور دعوت اسلام دیتے رہے۔ مایوس ہونے پر ۱۳۱۴ھ ۱۸۹۶ء میں کتاب شائع کر دی۔

فقیر اللہ وسایا!

۲۶/ اگست ۲۰۰۵ء

الحمد لله وحدهٗ والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعده و علی اله و صحبه . اما بعد فان مرزا غلام احمد القادیانی الفنجابی من العلماء الغیر المقلد یر ایف کتابا با لغة الهندیة فی اظهار حقیقة الاسلام لفرق عبدالاسلامیة وسماه بالبراهین الاحمدیة علی حقیقة کتاب الله القرآن والنبوة المحمدیة وطبع حصه الاربع فی امر تسر وادعی فی الحصة الثالثة منه ان الهام الکل من الاولیاء لکون مقیدلم للقطع و الیقین وعد هوادنا لوحی بالرسالة باتفاق السوادلایا من العلماء کما ان اصل عبارته الهندیة هل علماء السلام وحی کو خواه وحی رسالت هو یا کسی دوسرے مومن پر وحی اعلام نازل هوا الهام کی تعبیر کرتے ص جبکه سواد اعظم علما کاالهام کو وحی کا مترادف قرار دینے میں متفق هے ص ۲۲۱ خلاصه کلام یه هے که الهام یقینی اور قطعی ایک واقعی صداقت هے جس کا وجود افراد امت محمدیه میں ثابت هے۔ (ص ۲۳۳) ثم اعلنت فی الاشتهار المطبوع عشریت الفا انه الف هذا الکتاب بالهام الله تعالٰی وبامره لغرض اصلاح الدین و تجدیده والله طهر صدق الدین الاسلام بصدق الهامات والخوارق و کرامات والاخبار عن المغیبات والاسرار والله نیابت والکشوف الصادقات والادعیة المستجابات التی اشهد علیه الم ...... کتابه البراهین یقیناً و ان اکمالانه شدة مشابهة بکمالات مسیح بن مریم و انموزج الخواص من الدهل والانبیاء وله فضیلة علی اکثر کابرالاولیاء الماضین بابرکة متابعة سید المرسلین صلی الله علیه وسلم واتباع اثاره موجب للنجاة والسعادة والبرکة و مخالفة سبب

حمد وصلوٰۃ وسلام! کے بعد واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو علماء غیر مقلدین سے ہے غیر اسلامی فرقوں پر دین اسلام کی حقیقت کے ظاہر کرنے کی غرض سے اردو زبان میں ایک کتاب تالیف کی اور اس کا نام ''براهین احمدیه علی حقیقت کتاب الله القرآن والنبوة والمحمدیه'' رکھا اور چاروں حصے اس کے شہر امرتسر میں چھپوائے اور اس کے تیسرے حصے میں دعویٰ کیا کہ کامل دینوں کا الہام قطع اور یقین کا مفید ہوتا ہے اور باتفاق سواد اعظم علماء کے وحی رسالت کا مترادف ہے۔ چنانچہ اصلی عبارت اس کی رسالہ عربیہ میں منقول ہے۔ پھر بیس ہزار قطعہ اشتہار کا بدیں مضمون چھپوا کر شائع کیا کہ ''کتاب براہین احمدیہ'' جس کو خدا کی طرف سے مؤلف (مرزا قادیانی) نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کیا ہے اور اس نے . . . اپنے الہامات وخوارق وکرامات واخبار غیبیہ واسرار لدنیہ وکشوف صادق ودعائیں مستجابہ کے راست ہونے سے دین اسلام کی راستی وصدق ظاہر کیا ہے اور ان خوارق وغیرہ پر آریہ وغیرہ شاہد ہیں۔ جس کا ذکر تفصیل وار کتاب براہین احمدیہ میں درج ہے اور مصنف کو علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے بشدت مشابہ ہیں اور اس کو خواص انبیاء و رسل کا نمونہ بنا کر برکت متابعت آنحضرت ﷺ کے بہت سے اکابر اولیاء ومتقدم پر فضیلت دی گئی ہے اور مصنف کے قدم پر چلنا موجب نجات وسعادت وبرکت ہے اور اس کی مخالفت سبب بعد وحرمان کا ہے (یعنی حق تعالیٰ کی رحمت سے) ثبوت اور دلائل اس کے براہین احمدیہ کے چاروں حصص مطبوعہ کے پڑھنے سے جو ۳۷ جزو ہے ظاہر ہوتے ہیں (اور ادنیٰ قیمت اس کی پچیس روپیہ مقرر ہے) پھر اسی اشتہار میں درج ہے کہ اور اگر اس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے۔ جس کا خدا تعالیٰ کے روبرو اس کو جواب دینا پڑے

البعدو والحرمان يعني من رحمة الرحمن و دلائل هذه الدعاوى نظهر بتلاوة كتابه البراهين الذى طبع خمس و ثلثون جزء امنه يعني الحصص الاربعة التي ادنى قيمتها خمس و عشرون ربية ثم قال وان احدمن الناس لا محضر عند نا لحل عقده بصدق طلبه و قلبه بعد هذا الاشتهار فاتممنا الحجة عليه هو عند الله مسئول منه هذه ترجمة عبارات ذلك الاشتهار وكتب في اخره المشته خاكسار مرزا غلام احمد از قاديان ضلع گورداسپور ملک پنجاب مطبوعه رياض هند پريس امرتسر پنجاب انتهى فبسمه هذا الترغيب اشترى كتابه كثير من الناسب و شاع و اشتهر في اكناف الفنجاب الهند شيوعاً كثيراً وهوادعى في ذلك الكتاب انه يلهم عليه ايات القرآن كثيرة ومتواترة من الله تعالٰى والبعارات العربية ايضا كما صرح به في ص ۲۸۵ و صرح بان اكثرايات فضائل الانبياء اترک عليه مخاطبه الله تعالٰى بها و هو المراد منها و غالب المات هما براجع مايوحي اليه غاية نعتد التي تازشخ منها وسوله الى درجة الانبياء والمرسلين بل نعهم و يلزم ترقيه في بعض مانزل اليه من النبين فنعوذ منه برب العلمين كما ستذكرنبذ امن ههنا هدية للناظرين وتردهما ابتغاء لمرضات ملک يوم الدين وارضاء لجناب سيد المرسلين صلوات الله عليه و عليهم اجمعين ابا نموزج القسم الاول من الالهامات التي يزعمها مولف البراهني الهامات كاملة و مثل وحي الرسالة فهل يا احمد بارک الله فيک مازميت اذرميت ولكن الله رمى التذرقوما ما

گا۔ ' المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر پنجاب انتہا ملخص

(مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۲۳،۲۵)

پس اس اشتہار کی ترغیب کے سبب صدہا اہل اسلام نے اس کی کتاب خریدی۔ چنانچہ پنجاب و ہندوستان وغیرہا میں وہ کتاب بہت مشہور ہوئی۔ اس کے تیسرے چوتھے حصہ میں مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ بہت سی آیات قرآنی وعبارات عربیہ اس پر الہام ہوتی ہیں۔ جیسا کہ صفحہ ۲۸۵ خزائن ج ا ص ۵۷۷ میں لکھا ہے۔ اور یہ بھی صاف دعویٰ کیا ہے کہ اکثر آیات فضائل انبیاء اس پر نازل ہوتی ہیں۔ اور ان آیات سے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخاطب کیا ہے۔ اور ان خطابات سے وہی مراد ہے۔ اور اکثر الہامی باتیں بلکہ سب کی سب جو اس پر وحی ہوتی ہے۔ یہ ہے درجہ کی اس کی تعریف ہے۔ جسے نبیوں کے مرتبہ کو اس کا پہنچ جانا نکلتا ہے۔ بلکہ بعض ملہمات سے اس کی انبیاء سے ترقی اور تعلی سمجھ میں آتی ہے۔ والعیاذ باللہ من ذالک!

جیسا کہ دونوں قسم کے ملہمات کا ہم نمونہ ناظرین کے ملاحظہ کے واسطے ذکر کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور جناب رسول خدا ﷺ کے راضی کرنے کی نیت سے ہم ان کا رد لکھتے ہیں۔ پہلے قسم کے الہامات کا نمونہ جس کو براہین احمدیہ کا مولف (مرزا قادیانی) کامل الہام اور وحی رسالت کی مانند جانتا ہے یہ ہے ان آیات اور عربی فقرات کا ترجمہ۔

ا۔ اے احمد! اللہ نے تجھ میں برکت دی۔ ۲۔ تم نے نہ پھینکا جب پھینکے تھے۔ لیکن خدا نے پھینکے تھے۔ ۳۔ ...... تو ڈرا دے ان لوگوں کو جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے۔ ۴۔ اور تاکہ ظاہر ہو گنہگاروں کا راستہ۔ ۵۔ تو کہہ دے میں مامور ہوں اور اول ایمان لاتا ہوں ان الہاموں پر۔ ۶۔ تو کہہ حق آ گیا اور جھوٹ نابود ہوا۔ جھوٹ نابود ہی ہونے والا ہے۔ ۷۔ تو کہہ اگر میں افتراء کرتا ہوں یعنی خدا پر پس مجھ پر گناہ ہے۔ ۸۔ اور تو اپنے رب کی نعمت سے

انذر اباؤهم والتستبين سبيل الحرمين قل انی امرت وانا اول المومنين قل جاء الحق ونحق الباطل ان الباطل كان وهو قاقل ان قتيرته فعلی اجرامی وما انت بنعمة ربک بمجنون قل ان كنتم تحبون اللّٰه فاتبعونی يحببکم اللّٰه ص ۲۳۸ و ۲۳) انا كفيناک المستهزئين و قل اعملوا علی مكانتكم انی عام فسوق تعلمون يريدون ان يطفوا نور اللّٰه بافواههم واللّٰه صلم نوره ولو كن الكافرون اذا جاء قصر اللّٰه والفتح هذا تاويل روياى من قبل قد جعلها ربی حقاص ۲۴۰ قل اللّٰه ثم ذرهم فی خوضهم ملعبون ولن ترضی عنک اليهود ولا النصاری و قل رب ادخلنی مدخل صدق انا فتحنا لک فتحا مبينا و وجدک ضالا فهدی ص ۲۴۱ قلنا يا نار كونی بردا وسلاماً علی ابراهيم يايها المدثر قم فانذر فربک فكبر و امر بالمعروف و انه عن المنكر ص ۲۴۲) ثم قال فی صفحة ۳۸۶) نزک علی هذا الالهامات بی رکت يا احمد وکان طارک اللّٰه فيک حقافيک و فی ص ۳۸۹ اخمنی بمنزلة توحيدی و تفيدے رقال فی ترجمة ان اللّٰه تعالٰی قال له هذا وقال المولوی فيض الحسن الهارنفوری احد مشاهبه علماء الهندات مولف البراهين ادعی ان منكره منكر التوحيد انتهی فی ص ۴۹۱ اخباجاء تة اللّٰه والفتح و تمت كلمة ربک هذا الذی كنتم به تستعجلوک و قال فی ترجمة خدخلنی اللّٰه تعالٰی بانداذ ايجيی المدد دفتر اللّٰه تعالٰی و يتم كلام ربک يخاطب الكفار بهذا الخطاب ای هذا الذی كنتم به تستعجلون بترجمة كلامه فی ص ۴۹۳ ادعی انه الهم اليه دنی فتدلی فكان قاب قوسين او ادنی وفی ص ۴۹۲ صرح بانه خولجب هذه الفقرات يا ادم اسكن انت وزوجک بختيه يا مريم اسكن انت و زوجک الجنة يا احمد اسكن

دیوانہ نہیں۔ ۹۔ تو کہہ دے اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ خدا تم سے محبت کرے گا۔ (براہین احمدیہ ص ۲۳۸، ۲۳۹ خزائن ج ۱ ص ۲۶۲، ۲۶۳) سے یہ نو الہام منقول ہوتے ہیں۔

پھر ص ۲۴۰ خزائن ج ۱ ص ۲۶۵ میں یہ پانچ الہام درج ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:

۱۰۔ ہم تمسخر کرنے والوں سے تیری لئے کافی ہیں۔ ۱۱۔ اور تو کہہ دے تم اپنی جگہ عمل کرو میں بھی عمل کرتا ہوں۔ جلد تم معلوم کرلو گے۔ ۱۲۔ وہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ سے بجھادیں اور خدا اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ ۱۳۔ جب آگئی نصرت اور فتح خدا کی۔ ۱۴۔ یہ میری پہلی خواب کی تاویل ہے جس کو خدا نے سچ کر دیا ہے۔

پھر ص ۲۴۱ خزائن ج ۱ ص ۲۶۶ میں یہ پانچ الہام لکھے ہیں:

۱۵۔ تو خدا کا نام لے۔ پھر ان کو چھوڑ دے ان کو اپنی بک بک میں کھیلا کریں۔ ۱۶۔ اور ہرگز نہ راضی ہوں گے تجھ سے یہود اور نصاریٰ۔ اور تو کہہ خدا وندا مجھے راستی کی جگہ داخل کر۔ ۱۸۔ ہم نے تیری فتح کردی ہے۔ فتح ظاہر فتح۔

۱۹۔ اور تجھے گمراہ پاکر راستہ دکھلایا۔

پھر ص ۲۴۲ خزائن ج ۱ ص ۲۶۷ میں یہ تین الہام ہیں:

۲۰۔ ہم نے کہا اے آگ تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم پر۔ ۲۱۔ اے کپڑے میں لپٹنے والے کھڑا ہو جا اور ڈرا اپنے رب کی تکبیر کہہ۔ ۲۲۔ اور نیکی کا حکم کر اور گناہ سے روک۔

انت و زوجک الجنة نفخت فیک من لدنی روح الصدق وقال فی ترجمتها از المراد من ادم و مریم و احمد نفسه و من الزوج رفقائه و من الجنة وسائل النجاة انتهی ثم قال فی ص ۵۰۳ انه الهم الیه انک علی صراط مستقیم فاصدع بما تو مرو اعرض عن الجاهلین و فی ص ۵۰۳ تاللّٰہ لقد ارسلنا الی ام من قبلک فزین لهم الشیطان وقال فی ترجمة ان المراد من کان لخطاب نفسه والمراد من المرسلین اولیاء والامة انتهی و فی هذه الصفحة ادعی انه اهم الیه سبحان الذی اسرے بعبده لیلاً و فی صفحة ۵۰۲ صرح بانه الهم الیه و اذا سئلک عبادے عنی فانی قریب الایة وما ارسلناک الا رحمة للعلمین وفی ص ۵۱۰ لعلک باخع نفسک الایکو توامومنین ولا تخاطبنی فی الذین ظلمو انهم مغرقون یا ابراهیم اعرض عن هذا انه عبد غیر صالح انما انت مذکر و ما انت علیهم بمسیطر وادعی فی ترجمة هذه الملهمات ان المخاطب هذه الایات نفسه انتهی بی و صل ادعی انه الهم الیه یا احمد فاخرخمت ترجمة علی شفتیک انا اعطیناک الکوثر فصل رب علم و صناعتک ووزرک الذی انقض ظهرک ورفعنا لک ذکرک و صرح بان هذه الایات اندلت علیه مثل السابقات ثم قال فی ص ۵۵۶ انه الهم الیه یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی وجاعل الذین یمتعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامة وادعی بعد رحمة هذه الایة انه هو المراد من لفظ عیسی ایضاً و ایضاً فی ص ۵۵۶ قل عندی شهادة من اللّٰه فهل انتم مومنون وادعی فی ترجمة هذاالالهام ان المراد من الشهادة من اللّٰه می التایدت الالهیة والاطلاع علی المعارف والحقائق

پھر ص ۴۸۷ خزائن ج اص ۵۷۹ پر کہا ہے کہ مجھ پر یہ الہام بھی نازل ہوئے ہیں:

۲۳۔ اے احمد! تجھ کو خداوند کریم نے برکت دی جو تیرا حق تھا۔

پھر ص ۴۸۹ خزائن ج اص ۵۸۱ پر کہا ہے کہ:

۲۴ تو مجھ سے میری توحید اور تفرید کے مرتبہ میں ہے۔

مولانا فیض الحسن مرحوم سہارنپوری نے اپنے عربی اخبار شفاء الصدور میں لکھا ہے کہ مؤلف براہین (مرزا قادیانی) نے اس الہام میں دعویٰ کیا ہے کہ میرا منکر خدا کی توحید کا منکر ہے۔

پھر براہین احمدیہ ص ۴۹۱ خزائن ص ۵۸۴ میں یہ الہام لکھا ہے کہ:

۲۵ ''جب خدا کی مدد آئی اور فتح اور تیرے رب کی بات پوری ہوگئی۔ یہ وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔'' اور ان فقرات آیات کا ترجمہ براہین کے ص ۳۹۱ کی سطر ۱۸، ۱۹ میں یوں لکھا ہے کہ: ''جب مدد اور فتح الٰہی آئے گی اور تیرے رب کی بات پوری ہو جائے گی تو کفار اس خطاب کے لائق ٹھہریں گے کہ یہ وہی بات ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔'' انتہا بلفظہ!

پھر براہین احمدیہ ص ۴۹۳ خزائن ص ۵۸۶ میں اپنے لئے یہ الہام لکھا ہے:

۲۶ ''دنی فتدلّٰی'' ''پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا'' ''فکان قاب قوسین او ادنیٰ'' ''پس ہوا اندر دو کمانوں کا یا اس سے بہت نزدیک۔''

پھر ص ۴۹۶ خزائن ص ۵۹۰ میں اپنے لئے ان الہامات کا دعویٰ کیا ہے کہ:

الالهية والاسرار الغيبية والاعلام على الوقائع الاتية قبل وقوعها واجابة الادعية والالهام في الالسنة المختلفه فان كل هذه شهادة الله في حقه فتجب على المومنين قبوله و تصديق انتهى بترجمة كلام و في صد ٥٦١ و ٥٦٢) قل جاء كم نور من الله فلاتكن وان كنتم مومنين و عني ان طهماته نور من الله ففي انكارها زوال الايمان انتهى وايضا في هذين الصفحين ففهمناها سليمان فاتخذوا من مقام ابراهيم مصلى و عني من سليمان و ابراهيم في هذين الايتين نفسه كما صرح بان الله تعالى امر الناس باتباع اثر قدم ابراهيم يعني مولف البراهين لان الطريقه المحمدية في هذه الايام اشتبه على اكثر الناس و بعضهم يتبعون محض الظاهر مثل اليقوم وبعضهم صنوا الى عبادة المخلوق مثل المشركين فعليهم ان يعلموا الطرايقة الحقه منه) اى من مؤلف البراهين و يتخذوه سبلا هن ترجمة كلام و اخركتابه محض موافظهر من هذه سبع و اربعين الايات القرانية والفقرات العربية التى ادعى صاحب البراهين انها الهمت عليه و اوحيت اليه ان هذا المدعى اثبت لوازم الرسالة و خوا من النبوة لنفسه لا ايقن اولا بخلاف اهل السنة ان الهام الاولياء و وحي الرسالة مترادفان و الالهام يكون قطعيا و انقن ثانيا بان المضامين التى تجب تبليغها انزلت عليه وهو مامور بالانذار والابشار للناس بان من كان يحب الله فيتبعه يحبه الله وان قبول علهمانه فرض عليهم و انكارها منهى عنه فمن من به فمان من الكافر من كما هو مفاد الالهام الاربع والاربعين و الخامس والاربعين اعنى قل عندي شهادة عن الله فهل انتم مومنون و قل جاء كم نور من الله فلا تكفر وان كنتم مومنين وما معنى الرسالة والنبوة الا الاتصاف بهذه الفضيلة العظيمة وما مفاد

---

۲۷ ''اے آدم! تو اپنی زوجہ سمیت بہشت میں رہ۔ اے احمد! تو اپنی زوجہ کے ساتھ بہشت میں مکان پکڑ۔ پھر مراد اس کی یوں لکھتا ہے۔ اے آدم، اے مریم، اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ'' انتہی بلفظہ!

پھر ص ۵۰۳ خزائن ص ۵۹۹ میں اپنے نئے یہ الہام درج کئے ہیں:

۲۸ ''بے شک تو صراط مستقیم پر ہے۔ ۲۹ خدا کے حکم کو ظاہر پہنچا اور جاہلوں سے روگردانی کر۔''

پھر ص ۵۰۴ خزائن ص ۶۰۰ میں آیت کا الہام لکھا ہے اور ترجمہ اس کا خود کیا ہے:

۳۰ ''مجھے اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے امت محمدیہ میں کئی اولیاء کامل بھیجے۔ پر شیطان نے ان کی توابع کی راہ کو بگاڑ دیا۔ الخ'' انتہی بلفظہ!

اب ظاہر ہے کہ کاف خطاب جو آنحضرت ﷺ کی طرف راجع تھا۔ اس براہین والے نے اپنا نفس مراد رکھا ہے اور رسولوں سے اولیاء امت ارادہ کئے ہیں۔ اور اسی صفحہ میں اپنے لئے آیت کا الہام بھی لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ کرتا ہے کہ:

۳۱ ''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سفر کرایا۔ یعنی ضلالت اور گمراہی کے زمانہ میں جو رات سے مشابہ ہے۔ مقامات معرفت اور یقین تک لدنی طور سے پہنچایا۔'' بلفظہ۔

پھر صفحہ نمبر ۵۰۶ خزائن ص ۶۰۳ میں ان دونوں آیتوں کا اپنی طرف الہام ہونا ظاہر کرتا ہے۔ جن کا ترجمہ خود یہ

الشركة بالانبياء في خصائصهم الا اتشرف بهذه المزية الكرعبة على اندراد نفسه من الخطابات التى خاطب لها لله صبحانه في القرآن المبين انبياء من سيد المرسلين سائر النبيين صلوة الله عليهم اجمعين فليس هذا ان الالحادا فى ايات الله بل هة والتحريف المعنوى لكلام الله صرعة افانقت انه يعد نفسه من تابعى الرسول الكريم عليه الصلوة والتسليم و مثبت هذه الفضائل النفسه بيرم تلك المتابعة بالظلية كما صرح به فى الاشتهار المذكور نقله بهما سبق و ايضاً اقرفى عدة مواضع من كتابه انه مودد حديث علماء امتى كانبياء بنى اسرائيل فكيف يظن فى حقدانه يثبت المذلة سار النبوة لنفسه الاكرى انديدعى بفضيلة على الاولياء وما قال فطانه من الانبياء قلت من المعلوم ان صاحب البراهين الف كتابه في مقابلة النصارى واليهود و غيرهما من عبدة الاصنام يعظهر عليهم صداقت الدين الاسلام فماذكر فيه من انه منعوت بنوت الانبياء فى ايات القرآن و موصوف بخصائص الرسل على لسان الفرقان و ينزلت عليه الايات .   ..فائدة فى هذه الحكايات لان من لم يومن القرآن فكيث يصدق هذا البيان و يعده من عظيم الشان فعلم ان غرضه الاصلے من هذ الظهاره على المسلمين بانه افضل الاولياء و نموج الانبياء و ان قاديانه مهلالوحى كبيت العتيق والله تعالىٰ امرالنا من بان يقصدده من كل فج عميق ولم من يحضره بعد من الاشتهار المبين فيسئل يوم القيمة اسماع الحاسبين كما مرنقله وامثال هذه الدعاوى ما صدرت من اكابر الصيحابه سيما الخلفاء الراشدين واهل البيت والتابعين الذين هم افضل الامة باليقين فهل هذا الا

لکھتا ہے کہ:

۳۲. ’’اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں دعا کرنے والے کے۔ دعا قبول کرتا ہوں۔‘‘ ۳۳...... ’’اور میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے تا کہ سب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان پیش کروں۔‘‘ انتہا ءبلفظہ۔

پھر صفحہ ۱۰ اخزائن ص ۶۰۸ میں چند آیات قرآنی اپنے حق میں نازل کر کے ان کا خود ترجمہ یوں لکھتا ہے:

۳۴. ’’کیا تو اسی غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ کیوں نہیں ایمان لاتے۔ ۳۵. اور ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں میرے ساتھ مخاطبت مت کر۔ وہ غرق کئے جائیں گے۔ ۳۶.... اے ابراہیم اس سے کنارا کر۔ یہ صالح آدمی نہیں۔ ۳۷... تو صرف نصیحت دہندہ ہے۔ ۳۸..... اور نہ تو ان پر نگہبان ہے۔ چند آیات جو بطور الہام القاء ہوئی ہیں بعض خاص لوگوں کے حق میں ہیں۔ یعنی مراد غرق کئے گئے اور غیر صالح سے بعض خاص لوگ ہیں۔‘‘

پھر صفحہ ۷ اخزائن ص ۶۱۷ میں بعض آیات قرآنی کا اپنے لئے نازل ہونا قرار دے کر ترجمہ ان کا یوں لکھا ہے:

۳۹......’’اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی۔ ۴۰...... ہم نے تجھ کو معارف کثیرہ عطا فرمائے ہیں۔ ۴۱. اس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے۔ ۴۲...... اور ہم نے تیرا بوجھ اتار دیا۔ جو تیری کمر توڑ رہا تھا اور تیرے ذکر کو اونچا کر دیا ہے۔‘‘ انتہا ءبلفظہ!

پھر صفحہ ۵۵۶ خزائن ص ۶۶۴ میں ایک آیت اپنے لئے وارد کر کے صفحہ ۵۵۷ خزائن ص ۶۶۴ میں اس کا یوں ترجمہ کیا ہے:

اثبات مساواۃ صاحب البراہین بالانبیاء والمرسلین وان لم یقل بلسانہ انہ من المرسلین خوفا من تلومے المسلمین نکوز تراب اھلم فاصدع بحاتش ھروا عرض عن الجاھلین لعلک باخع نفسک ان لایکونوا مؤمنین اقل انی امرت وانا اولالمؤمنین. قل جاء کم نور من اللّٰہ فلا تکفروا ان کنتم مؤمنین و معھذ افذ صرح فی ذلک الاشتھار انفوزج الانبیاء والرسل کما نقل سابقاً من اشتھارہ والظاھران نموذج الشئی یکون عین ذلک الشیء لانہ معرب نمونہ و یقال فی الفارسیہ مشتی نمونہ خروار یعنی ان قلیلاً من البر مثلا نموذج الکرفیت من ھذا الدعوی کون صاحب البراہین من الرسل والانبیاء بالقدارۃ فی اشتھارہ فلیس ھذا الا المثلۃ لا الطلبۃ وایضاً قال ص ۵۰۰ من براھینہ انہ الھم الیہ ھذہ الفقرۃ جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء و فسرھا بان منصب الارشاد والھدایۃ وکون مورد وحی الالھیۃ یکون فی الاصل حصۃ الانبیاء و یحصل لغیرھم بالطریق المستعاب انتھی فتحقق بتصریحہ ان ورود الوحی من اللّٰہ تعالیٰ من خواص الانبیاء فلما اثبت ھذہ الخاصۃ لنفسہ فقد اثبت النبوۃ لھا بوصفہ واما قولہ و ھذہ الحلۃ یستعار لغیرھم فباطل لان منصب ورود وحی الرسالۃ لا یحصل بغیر الرسل والانبیاء والھام لا ولیاء لایکون تراد فابوحی الرسالۃ فانہ یکون محفوظا بحفاظۃ الملائکۃ بحیث یحصل منہ الاطلاع الذی لا یجری فیہ الالتباس والاشتباہ قطعا ولا یکون فیما احتمال الخطاء اصلاً فمن ثم یجب علی المکلفین قبولہ والایمان بہ ومن انکرہ فقد کفر بخلاف الھام الاولیاء فانہ وانکان یحصل منہ العلم حقائق الذات والصفات او الوقائع الکونیۃ ولکن لا یرتفع منہ الالتباس والاشتباہ بجمیع الوجوہ بنفی احتمال الخطاء فیہ ولھذا لا

۴۳ ''...سے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا۔ یعنی وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور تیرے تابعین کو ان پر جو منکر ہیں قیامت تک فوقیت رکھوں گا۔ اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی عاجز مراد ہے'' انتہی مختصراً۔

پھر صفحہ ۵۵۵ میں فقرہ عربیہ کا الہام ہونا ذکر کر کے اس کا ترجمہ صفحہ ۵۵۵ ازالہ ص ۶۶۳ میں یوں کرتا ہے کہ

۴۴ ''میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لاتے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا تائیدات کرنا اور اسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الہیہ سے اطلاع بخشنا یہ سب خدا کی شہادت ہے۔ جس کو قبول کرنا ایمانداروں کا فرض ہے'' انتہی بلفظہ!

پھر صفحہ ۵۱۵ میں آیت قرآنی اپنے لئے نازل کر کے ترجمہ اس کا صفحہ نمبر ۲۲ ازالہ ص ۳۰ میں یوں لکھتا ہے کہ

۴۵ ''یہ خدا کی طرف سے نور اترا ہے۔ سو تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو'' انتہی بلفظہ!

پھر صفحہ ۵۱۵ ازالہ ص ۳۰ میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق کی آیت اپنے لئے نازل کر کے صفحہ ۲۲ ازالہ ص ۲۷ میں تصریح کرتا ہے کہ مراد ان سے میں ہوں۔ چنانچہ اصل عبارت اس کی یہ ہے کہ:

۴۶ ''وہ نشان سلیمان کو سمجھائے گئے یعنی اس عاجز کو ... سو تم ابراہیم کے نقش قدم پر چلو۔ یعنی رسول کریم کا یہ طریقہ حقہ کہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہو گیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں یہ طریقہ خداوند کریم سے اس عاجز بندہ سے دریافت کر لیں اور اس پر چلیں'' انتہی بلفظہ!

بتحقيق التكليف العام عليه كما صرح به في تفسير فتح العزيز وغيره تحت قوله تعالى عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الامن ارتضى من رسول فانه يسلك من بين تديه ومن خلفه رصداً على ماهو اعتقاد اهل فلسنة والجماعة ومنشاء غلط صاحب البراهين وغيره من غير المقلدين في جعل الالهام حجة قطيعة مثل الرسالة قصة الهام خضر مع موسى و واقعة الهام ام موسى على نبينا و عليهم السلام بابقائه في اليم كما هو منصوص القران الكريم وقو ان خضرلم يكن نبينا كما في ص ۵۴۸) من كتابه السقيم جهل عظيم لتصريح علماء العقائد و غيرهم بان خضر كان نبياً عند الجمهور من العلماء الربانين والقران بنطق باختلاف حال و مال وحي موسى والهام ام فان ام موسى مع كونها المهلة من الله تعالى بسلامة ولدها ورده اليها كما قال عن من قائل فاذا خفت عليه فالقيم في اليم ولا تخافي ولا تحزني انارا. دوه اليكوجا علوه من اهل سلين لم تكن طمئنة على ذلي الالهام والا لما كلت حالتها مثل لحالة المنصوصة في كلام الملك العلام كما قال تعالى واصبح فؤاد دام موسى فارغان اكادت لبدسے به لولا ان ربطنا على قلبها لتكون من المؤمنين وان سيدنا موسى كان مطمنا و موقنا بوحيه تعالى لا تخاف دركا ولا تخشى فمن ثم لما تحير اصحاب موسى وقالوا وقت روية قوم فرعون كما اخبرعنهم الله تعالى افنا لمدركون قال في جوابهم ماحكا الله سبحان عنكلا ان معى بطاسيهد بن فاتضح الفرق بينهما باليقين بشهادة القران المبين مالفوك متراد فهما باطل عند المسلمين راما حديث علمائے امتی کانبیاء نبی اسرائیل لا اصل له

یہ خاتمہ اس کی کتاب یعنی چوتھے حصے کا ہے۔ پس ان سینتالیس الہامات سے جو اکثر آیات قرآنی اور بعض فقرات عربیہ ہیں جن کو مؤلف براہین احمدیہ نے اپنے لئے الہام اور وحی قرار دیا ہے۔ بخوبی ظاہر ہے کہ اس شخص نے لوازم رسالت اور خواص نبوت اپنے لئے ثابت کئے ہیں۔ چنانچہ انبیاء سے اپنا مراد ہونا اور اپنی تصدیق کو ایمان اور اپنے انکار کو کفر سے تعبیر کرنا وغیرہ ذالک جو ان الہامات سے صراحتاً ظاہر ہے۔ کیونکہ اول اس نے برخلاف اہل سنت اس پر یقین کیا ہے کہ اولیاء کا الہام اور وحی رسالت دونوں ایک معنے رکھتے ہیں۔ اور الہام بھی قطعی ویقینی ہوتا ہے۔ پھر اس نے بڑے استحکام سے ثابت کیا ہے کہ جو مضامین اس پر نازل ہوتے ہیں ان کی تبلیغ واجب ہے۔ اور وہ ڈرانے' خوشخبری سنانے پر مامور ہے کہ جس نے خدا کا دوست بنا ہو اس کی متابعت کرے۔ خدا اس سے محبت کرے گا۔ اور یہ کہ اس کے ملہمات کا قبول کرنا لوگوں پر فرض ہے اور ان کا انکار منع ہے۔ پس جو اس (مرزا قادیانی) پر ایمان لایا وہ مومن ہے اور جس نے اس کا انکار کیا وہ کافروں سے ہے۔

جیسا کہ ۳۳ اور ۴۵ ویں الہام کے ترجمہ اردو میں اس نے خود تصریح کی ہے اور رسالت ونبوت کے معنی یہی ہیں کہ نبی فضیلت عظمٰی حاصل ہو اور نبیوں کے ساتھ شرکت کا مطلب یہ ہے کہ ایسے بڑے رتبہ پر مشرف ہو۔ علاوہ ازیں جن خطابات سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سرور عالم ﷺ اور دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کیا ہے۔ صاحب براہین اب ان خطابات سے اپنے نفس کو مراد رکھتا ہے تو یہ صراحتاً الحاد فی الآیات نہیں تو اور کیا ہے!؟ اور قرآن شریف کی تحریف معنوی میں کون سا دقیقہ فروگزار چھوڑا ہے۔ اگر کسی کو شبہ گزرے کہ مؤلف براہین کا اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کا تابع جتانا ہے اور اپنے لئے ان فضائل عظیمہ کا حاصل ہونا آپ ﷺ کی مطابعت سے بطور ظلیت مانتا ہے۔ جیسا کہ اس

كما قاله الدمارئي والزركشي والعقلاني كذافي المصنوع في احاديث الموضوع لمولانا القاري عليه رحمة الباري و دعوى صاحب البراهين باتباع سيد المرسلين صلوات الله عليه اخوانه و عترته اجمعين مع انه بمحض اللسان وما صدر من الجهال كما يشرعد جلد كتاب و سيجئ و معرض البيان لا ينافي النبوة والرسالت لانه قال في ص ۹۹) من كتابه ان المسيح كان تابعاً و خادماً لدين نبي كامل و عظيم الشان يعني موسى وكان انجيله فرع التورية انتهى ترجماً نكما زعم صاحب البراهين ان المسيح مع متابعة موسى على نبينا و عليهما السلام كان نبيا فكذلك يعد نفسه موصوفاً بخصائص الرسالة والنبوة مع ادعاء الاتباع و ايضا الانبياء وان كانو ايتفاضلون فيما بينهم لقوله تعالى تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض الاية لكن يتوون في الايمان بهم كما قال تعالى لا نفرق بين احد من رسله الاية فبالجملة اوليا مساوات صاحب البراهين بالنبيين يعلم باليقين لمن تدبرو تعمق في طرمماته المندرجة في البراهين الاترى اندادعى في ص ۵۱۱) بنزولاية قل انما انا بشر مثلكم يوحى الى انما الهكم اله واحد في حقه وقال في ص ۲۴۲) انه الهم اليه واتل عليهم با اوحي اليك من ربك انتهى فهذا صريح مقابلة صاحب البراهين بافضل النبيين صلوات الله وسلام عليه و عليهم اجمعين فالحاصل ان مؤلف البراهين وان كان لا يدعي بلسان انه نبي و رموک خدفا من لموی المؤمنين لكنه ما ترک خاصف من خواص الرسل والنبيين الاوقد اثبتها لنفسه باليقين فمثله مكتل احمد خان يتجرى العلي كذى فانه بذک شماتر

نے اشتہار منقولہ بالا میں تصریح کی ہے اور نیز کئی جگہ براہین میں اقرار کرتا ہے کہ وہ مورد حدیث "علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل" کا ہے تو اس حالت میں کیونکر متصور ہو کہ وہ رسالت اور نبوت کو اپنے لئے ثابت کرتا ہے؟۔ دیکھو وہ اپنی فضیلت اولیاء پر ثابت کر رہا ہے اور یہ اس نے ہرگز نہیں کہا کہ میں انبیاء سے ہوں تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ صریح ثابت ہے کہ مؤلف براہین نے اپنی کتاب نصاریٰ اور یہود اور بت پرستوں کے مقابلہ میں واسطے ظاہر کرنے حقیقت دین اسلام کے تالیف کی ہے۔ تو اس کتاب میں یہ درج کرنا کہ میں نبیوں کی صفتوں سے جو قرآن میں مذکور ہیں موصوف ہوں اور آیات قرآنی جن میں رسولوں کے خاص مسطور ہیں۔ مجھ پر نازل ہوئی ہیں۔ ان کا مورد میں ہوں۔ کیا فائدہ رکھتا ہے؟۔ کیونکہ جن کو قرآن پر ایمان ہی نہیں وہ ان باتوں پر کیونکر تصدیق کریں گے اور مؤلف براہین کی عظمت شان پر ایمان لائیں گے۔

پس معلوم ہوا کہ اصلی غرض براہین والے کی ان الہامات کے بیان اور وحی کے عیان سے مسلمانوں سے باور کرانا ہے کہ میں سب ولیوں سے افضل ہوں اور نبیوں کا نمونہ ہوں اور اس کے قادیان میں مکہ معظمہ کی طرح وحی اترتی ہے اور اب خدا کا حکم ہے کہ سب لوگ قریب وبعید ہر طرف سے قادیان میں آئیں اور ہدایت پائیں اور جو نہ حاضر ہوگا خدا تعالیٰ اس سے حساب لے گا۔ جیسا کہ اشتہار سے نقل اس کی اوپر منقول ہو چکی ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسے دعوے اکابر صحابہ کرامؓ خصوصاً خلفائے راشدینؓ وامامان اہل بیتؓ وتابعینؒ سے جو افضل ہیں ساری امت سے صادر نہیں ہوئے۔

پس صاحب براہین کے یہ دعوے صریح مساوات کا اظہار ہے انبیاء ومرسلین سے۔ اگرچہ وہ اہل اسلام کے بلوے کے خوف سے صاف اقرار نہیں کرتا کہ میں رسول ہوں۔ لیکن یہ تو اس پر نازل ہو رہا ہے۔ "قل انی امرت وانا

الاسلام تبدیلا واحل کبائر الدین تحلیلاً کما یشهد علیہ تفسیرہ الهدیة للقران و اخبارہ التهذیب للانسان والفقیر الداقم لهذا التسطیر ودهفوابته بعون للک النصیر فی رسالہ مستقلة مسماة بالجواهر المضیة فی رد عقائد البجریة فالحمد للّٰه القدیر فالبجری مع ذالک التسخ لاحکام الشرع المتبر والخلاف مع جمیع العلماء النفین یزعم انه منْ خواص الاولیاء والصلحین ممن اجل مویدی الذین فکذلک حال صاحب البراهین عذر العلماء الراسخین کما قال فی حقد المولوی فیض الحسن منهار نقودی فی اختیارہ شفاء الصدور فانہای صاحب البراهین کمثل ای مثل احمد خان البنجری یعنی فی اختلال الدین الاسلام و تضلیل الخواص والعوام واما ادعائد بانہ اعطی علماء بفضیلة علی اکابر الاولیاء فضل ایضا مثل دعوے الموذ جنیبا لانبیاء باطل لان فضیلة الصحابة والتابعین علی سائر الا عتا لمرحومة ثابة بالقران البیان و الاحادیث الصحیحة عند المحدثین کما حقق فی موضعه و باقی حال فضیلة هذا المدعی سنبیة فیما بعد باعلام الحق المبین هذا ومن عائب طهمات صاحب البراهین ماذکر ہ فی ۴۹۷) من اوزلهم الیه انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزا صدق اللّٰه ورسوله وکان امر اللّٰه مفعولا و فسرها بما ترجمتها هذہ قال تعالی انا انزلنا هذہ الخوارق والامود المعجة والالهام المملومن المعارف والحقائق قریبا من القادیان وبالضرورق الحقة انزلنا وبالضرورة الحقه نزک وما اخبرہ اللّٰه ورسوله ظهر صدقه فی وقت وما شاء اللّٰه فهو کائن لا محالة فهذہ الفقرة الاخیرة (ای صدق اللّٰه ورسوله الخ) قشیرالی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اشاد بظؤ نفسی فی الحدیث المذکور فی الصدور) ای فی السفحة

اول المؤمنین ۔ فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاهلین ۔ لعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مؤمنین ۔ قل جاءکم نور من اللّٰه فلا تکفرو ان کنتم مؤمنین ۔ ”جن کا ترجمہ اوپر لکھا گیا ہے۔

پس یہ دعویٰ نبوت نہیں تو اور کیا ہے؟۔ مع ہذا اس نے اشتہار میں صراحتاً لکھا ہے کہ میں انبیاء ورسل کا نمونہ ہوں۔ جس کی نقل اوپر ہو چکی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ نمونہ شے کا عین وہ شے ہوتی ہے جیسا کہ فارسی کی نثر مشہور ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے۔ یعنی گیہوں کے انبار سے۔ مثلاً ایک مٹھی اس کا نمونہ ہے تو اس اقرار اشتہار سے ثابت ہے کہ صاحب براہین (مرزا قادیانی) اپنے آپ کو انبیاء ومرسلین سے جانتا ہے۔ پس صاف یہ مثلیت ہے کہ نہ ظلیت اور نیز اس نے براہین کے صفحہ ۵۰۴ خزائن ص ۶۰۱ میں یہ فقرہ اپنا الہام لکھا ہے: ”جری اللّٰه فی حلل الانبیاء۔ “اور اس کا ترجمہ اور تفسیر یوں کرتا ہے کہ اس فقرہ الہامی کے یہ معنی ہیں کہ: ”منصب ارشاد وہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونے کا دراصل حلہ انبیاء ہیں اور ان کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے اور یہ حلہ انبیاء امت محمدیہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیل ناقصین عطا ہوتا ہے۔“انتہاء بقدر الحاجة!

پس براہین والے کی خود تصریح سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی وحی کا مورد ہونا نبیوں کا خاصہ ہے تو اس کو اپنے سے ثابت کرنا نبوت کا اثبات ہے اور یہ کہنا کہ غیر انبیاء کو بطور مستعار یہ حلہ ملتا ہے باطل ہے۔ کیونکہ منصب ورود وحی رسالت غیر انبیاء کو ہرگز نہیں ملتا اور ولیوں کے الہام اور رسالت سے مترادف نہیں۔ اس لئے کہ وحی رسالت ملائکہ کی حفاظت سے محفوظ ہوتی ہے اور اس کی اطلاع میں ہرگز کسی طرح کا شک وشبہ نہیں ہوتا اور نہ اس میں احتمال خطا کا ہوتا ہے۔ اس واسطے

السابقة والحدى لو كان الايمان معلقا بالثريا لناله) والله تعالى اشار الي في الاية التي ادرجتها في الحصة الثالثة و تلك الاشارة في هذه الاية هو الذى ارسل وهو له بالهدى ودين الحق ليظهره على الدينه كله فهذه الاية اخبار بالغيب في حق المسيح بحسب بحسبانية والسبانية والسبامة الماكة فالغية الكامنة الموعودة اللذين الا سلام تظهر فاذا جاء المسيح عليه السلام مولانا نية فيشر الذين الاسلام في مجيع الافاق والاقطار ولكني اظهرت باني في غربتي وانكساري و توكلي وايثاري واياتي وانواري نموذج المسيح في جوته الاولى و فطرتي و خطرة المسيح متشابهتان تشابها ما كاما نصفان من جوهر واحد اوثمرتان من شجرة والاتحاد دبينا بحد لا تكاد تمتازني النظر الكشفي والمشابهه الظاهريه بينا ثابتة ايصابان المسيح تابع و خادم لدين بي كامل عظيم الشان يعني موسى و انجيله فرغ لتورة وهذا العاجر ايضا من احقر خادمي سيد الرسل وافضل الانبياء فانكان اسمه حامداً فهوا احمد وان كان محمود انهو محمد صلى الله عليه وسلم فلثبوت المشابهة التاة لي بالمسيح اشر كني الله تعالى في الاخبار بالغيب عن المسيح من ابتداء الامر يعني ان المسيح مصداق الاية لحسب الظاهر وبالطور لجسماني وهذا العاجر موردتلك الاية ومحلها على طيق المعقد والروحاني نغلبة الدين الاسلام با قاسة الصحيح القاطعة والبراهين الساطعة مقدرة بوسيلتي سراء كانت في حيوتي او بعد مماتي انتهى ص ۴۹۸ و ۴۹۹ يقول العبد الضعيف ان الانزال والتنزيل في اصطلاح القران مستعمل في الكتب السماية والمزلة من الله

مکلفین پر اس کا قبول واجب ہے۔ جس نے اس کو مانا وہ مومن ہے جس نے اس کا انکار کیا وہ کافر ہے۔ برخلاف الہام اولیاء کے کیونکہ الہام سے اگرچہ بعض حقائق ذات وصفات الٰہی کا علم حاصل ہوتا ہے۔ یا بعض وقائع دنیا کا بھی یقین ہو جاتا ہے۔ مگر بجمیع الوجوہ شک وشبہ سے زائل نہیں ہوتا اور احتمال خطا اس میں باقی رہتا ہے۔ اسی سے لوگوں پر اس کا ماننا لازم نہیں ہوتا۔ جیسا کہ تفسیر فتح العزیز میں آیت۔" عالم الغیب۔" کے نیچے اس پر تصریح ہے اور یہی اعتقاد اہل سنت ہے۔

لہذا نبیوں کے اخبار غیب پر ایمان واجب ہے اور کاہن ونجومی وغیرہ جو غیب کی خبر دیں۔ اس کی تصدیق کفر ہے اور غیر مدعی الہام جو بعد انبیاء اپنے الہامات کی خبر دے۔ اس کی تصدیق بھی ناجائز ہے۔ جیسا کہ ملا علی قاری نے فقہ اکبر کی شرح کی ملحقات میں تصریح کی ہے۔ اکابر اہل سنت کا اتفاق تو اسی پر ہے اور غیر مقلدین اور ان کا امام صاحب براہین جو الہام اولیاء کو حجت قطعی وحی رسالت کی طرح بتاتے ہیں۔ ان کی غلطی کا منشاء حضرت خضر کے الہام کا ذکر اور واقعہ الہام ام موسیٰ علی نبینا وعلیہم السلام ہے۔ جو منصوص قرآنی ہے۔ جیسا کہ براہین کے صفحہ ۵۴۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ میں لکھا ہے۔ اور نیز "خضر جن میں سے کوئی نبی نہ تھا۔" انتہاء۔ یہ اس شخص کا جہل عظیم ہے۔ کیونکہ علمائے عقائد مقدوغیرہ نے تصریح کی ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام جمہور علماء کے نزدیک نبی ہیں اور قرآن مجید صاف ناطق ہے۔ باختلاف حال وہاں وحی موسیٰ اور الہام مادر موسیٰ ہیں۔ کیونکہ بر چند ان کو الہام منجانب اللہ تعالیٰ ہوا تھا کہ اپنے فرزند کو دریا میں ڈال دے۔ وہ سلامتی سے تیرے پاس آ جائے گا۔

تعالی الی رسله کما قال تعالی فی ابتداء سورة البقرة والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک الایة وایضاً فی ابتداء سورة ال عمران نزل علیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیه بان الله تعالی قال فی محققها انزلناه قریبا من القادیان فوصفها بالایات القرانیة التی انزلت فی وصف القران الکریم اعنی بالحق انزلناه و بالحق نزل تصریح بان ملهماته مثل الفرقان العظیم ثم فی ترجمة لفظ الحق الواقع فی الموضعین بالضروری الحقة تنصیص بان الله تعالی وجب علیه انزال هذه الالهامات وهذا مخالف لعقیدة اهلالسنت لتصریحهم بان الله سبحانه لا یجب علیه شیٔ کما فی شرح الفقه الاکبر و شرح العقائد للنسفی و غیرهما و ایضا فی هذا الکلام اشارة الی ان الدین فقد عن اکناف العالم واطراف الدنیا غرباً عجماً فلهذا اختار الله تعالی للمقام القادیان لانزال الملهمات کما صرح به فی اخرلحصة الرابعة من کتابه بان الدین اشبه علی الاکثر والبعض صاروا کالیهود والبعض کالمشرکین فارشدان الناس بهذا الارشاد فاتخذو امن مقام ابراهیم مصلی عامر علی الصدر مرض ۵۶۱ و ۵۶۲ مع تصریح صاحب البراهین بان المراد من ابراهیم نفسه والناس مامورون باتباعه فلا خفاء فی اندعین قریة قادیان مثل ام القری فی نزعه الوحی کما قال تعالی و کذلک اوحینا الیک قرانا عربیا لتنذر ام القری ومن حولها الایة و الحال انه لاحاجة الی نزول شیٔ بعد تنزیل القران المجید للمؤمنین کما هدی المتقین والشرع المجید کاف للامة المرحومة الی یوما الدین فایقول بان الله عزوجل انزل الملهمات والمعارف علی القادیان للضروریة الحقة افتراء علی رب العلمین ومن الاولة الدالة علیه انه صرح فی ترجمة هذا الکلام

چنانچہ قرآن مجید میں فرمان ہے کہ جب تو موسیٰ کے معاملے میں خائف ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا اور خوف و غم نہ کرنا۔ ہم تیری طرف اس کو لوٹا دیں گے اور اس کو رسول بنا دیں گے۔ یہ ترجمہ ہے آیات کا۔ تو اس الہام پر مادر موسیٰ کو خود بھی اطمینان نہیں ہوا تھا۔ ورنہ اس کی ایسی حالت نہ ہوتی۔ جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے "واصبح فواد ام موسی فارغا۔" یعنی اور ہو گیا دل ماں موسیٰ کا خالی صبر سے۔ تحقیق نزدیک تھی کہ البتہ ظاہر کر دے اس کو اگر باندھ نہ رکھتے ہم اوپر دل اس کے تو کہ ہووے ایمان والوں میں سے۔ اور جب خود حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام اس وحی میں مطمئن تھے۔ "لا تخاف درکا و لا تخشی" یعنی فرعونیوں کے پکڑنے سے مت ڈر۔ تو انہوں نے جب آپ کے اصحاب متحیر ہوئے اور قوم فرعون کے لشکر کو دیکھ کر بولے۔ جیسا کہ قرآن میں خبر دی گئی ہے کہ اب تو ہم پکڑے گئے۔ تب حضرت موسیٰ نے جواب کو قرآن نے یوں حکایت کیا کہ ہرگز نہیں پکڑے جاؤ گے۔ میرے ساتھ ہے میرا رب وہ مجھے راستہ دکھا دے گا۔

بے شبہ دعوےٰ قرآن یعنی وحی رسالت و الہام اولیاء میں فرق آسمان و زمین پیدا ہو گیا اور جو ان دونوں کو ایک ہی جانتے ہیں وہ قلیل العقل ہیں۔ یا تحقیق ان کی حدیث "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" بے اصل ہے۔ چنانچہ دمیری و زرکشی اور عسقلانی تینوں نے کہا ہے۔ علامہ قاری نے رسالہ المصنوع فی احادیث موضوع میں اس پر تصریح کی ہے۔ مجموعہ الہامیہ کے ص ۱۱ سطر ۱۹ میں دیکھو۔ مرزا غلام احمد صاحب براہین کہتے ہیں تابع ہوں آنحضرت ﷺ کی شریعت کا۔ سو یہ چند یہ دعویٰ محض زبانی ہے دل میں نہیں۔ جیسا کہ اس کی کتاب اس پر شاہد ہے اور عنقریب اس کا بیان

بارجاع ضمير انزلناه . الى المرجع المؤنث اي الخوارق والامور المعجبة بتاويل الجماعة ولا شك ان ضميرا الواحد المذكوره موجع الى الجمع فالكلام الصحيح على هذا التفسير انا نزلنا ها فاسناد هذا الكلام الغلط والالهام المحيط الى الله سبحان كذب باليقين ثم انزل ايات القران المنزل على النبى صلى الله عليه وسلم مما لا طائل تحته وهو تحصيل الحاصل فانقيل قال الله تعالى لقد انزلنا اليكم كتابا فيه ذكركم افلا تعقلون وايضا ولقد انزلنا اليكم ايت مبينت الاية فثبت ان القران انزل الى المسلمين فلم لا يجوز ان ينزل الحق ارق وغيرها متوسل ايات القران وغيره على صاحب البراهين قلت القران العظيم مانزل الاعلى الرسول الكريم لكن بلا كان مشتملا على الاحكام التى امر بتبليغها النبى صلى الله عليه وسلم الى المؤمنين بل الى كافة الناس وغيرها اجمعين مع ان يقال مجازاً انه انزل اليهم وهو كما قال تعالى وانزلنا اليك الذكر لتبين اليهم و لعلهم يتفكرون على ان اسناد نزول القران للنبى الى المؤمنين وقت نزوله الى سيّد للمرسلين صلى الله عليه وعلى اخوانه و عترته اجمعين مع لقطع بانه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين و كتابه و دين ناسخ الكتب والاديان الى يوم الدين لا يستلزم ان يكون صاحب البراهين منزلا مستقلا فى هذا الحين ويقال له انا انزلناه قريبا من القاديان فما هذا الابهتان وهذيان واما ادعاء صاحب البراهين بان الله تعالى اخبر بوجوده فى القران وكذا النبى صلى الله عليه وسلم فى الحديث صحيح العنوان فباطل قطعا لان المشار اليه من ذلك الحديث للذكور فيما سبق الامام الاعظم والهمام الاقدم رضى الله كما صريح به غير واحد من المحدثين و الفقهاء بالاتفاق و بينت طرفا منه فى رسالتى.

ہوگا۔ تو ہم دعویٰ اتباع فنافی النبوت ورسالت سے نہیں ہے۔ کیونکہ براہین کے صفحہ ۴۹۹ خزائن ص ۵۹۳ میں ہے کہ: ''مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا۔ اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے۔'' انتہا!

پس جیسا کہ بموجب زعم براہین والے کے اتباع اور خادمیت حضرت موسیٰ نے حضرت مسیح کی نبوت میں کچھ خلل اندازی نہیں کی۔ ویسا ہی یہ شخص باوجود اتباع آنحضرت ﷺ کے اپنے آپ کو خصائص نبوت ورسالت سے موصوف کرتا ہے اور تیز انبیاء اگرچہ بحسب مراتب وقرب عنداللہ ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔

چنانچہ تیسرے سپارہ کا ابتدائے آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ وہ رسول ہم نے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت دی ہے مگر مومن ہونے میں سب انبیاء برابر ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مومنین سے حکایت فرمائی ہے کہ ہم نہیں فرق کرتے ہیں۔ یعنی ایمان لانے میں رسولوں کے درمیان۔ الحاصل غور کرنے والا عالم جب ملہمات صاحب براہین میں تدبر اور تعمل فرماتا ہے تو یقینا معلوم کر جاتا ہے کہ براہین والے نے صاف دعویٰ برابری کا انبیاء سے کیا ہے۔ دیکھو براہین صفحہ ص ۲۰۵ خزائن ص ۲۱۱ میں آیت: ''قل انما انا بشر . '' کو اپنے حق میں نازل کر کے صفحہ ۵۱۲ خزائن ص ۶۱۲ میں اس کا ترجمہ یوں لکھتا ہے ''پھر فرمایا ہے کہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔ مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی تمہارا معبود نہیں۔ وہی اکیلا معبود ہے۔ جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنا نہیں چاہئے۔'' انتہا بلفظہ

اور براہین کے ص ۲۲۲ خزائن ص ۲۶۷ میں آیت '' واتل علیهم . '' کو اپنے حق میں نازل کر لیا ہے۔ جس کا

توضیح الدلائل و عمدۃ البیان فی اعلان شالث النعمان رداً علی اهل الطغیان من غیر المقلدین فی هذا الزمان و کذا ایته هو الذی ارسل رسوله الایة لیست فی ق المسیح و صاحب البراهین بل هی فی شان امام الانبیاء و سیّد المرسلین بالیقین باتفاق جمیع المفسرین اشهادة القران المبین الابدی اخرهذه الایة قول اللّٰه سبحانه و کفی بالله شهیداً محمد رسول اللّٰه وقد قال محی السنة فی تفسیره تحت هذه الایة یعنی قوله تعالی محمد رسول اللّٰه تم الکلام ههنا قال ابن عباس شهدله بالرسالة ثم قال مبتدیاً والذین معه انتهی فالقول بان هذه الایة فی حق غیر النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مخالف للقران ومنافی لبیان جمیع مفسیری الفرقان لیت شعری ماجهل هذا القائل فی ادعائه بان هذه الایة اخبار عن الغیب فی حق المسیح فلاهل و فی حقه معنی وما یشعربان هذا الخبر بصیغتا الماضی فکیف براد به الاستقبال فنعوذ باللّٰه من هذه التحریفات فی الایاتا البیات لما اراد بفیسه من لفظ رسوله الواقع فی هذه الایة مصرح بشرکت مع المسیح فی انواره وایاته و غیرذلک من ابتداء الا مرثبت اناه یدعی برسالته وما یبالی من اطلاق کله رسول اللّٰه علی نفسه ولومع غیره فهذا صریح ضیره واما تصریحه بان الغلبة الموعودة) ای فی هذه الایة) تظهر بوسیلة المسیح فعلی القول القوی لجمهور المفسرین باطل لان هذه الغلبة حصلت بظهولنبا حبیب اله العلمین صلی اللہ علیه وعلی عترته اجمعین و اتمام النعمة علیه کما فی القران المبین الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی الایة لما فی التفسیر الکبر و غیره و یقول الفقیر

ترجمہ یہ ہے اور جو اُن پر جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف تیرے رب سے ۔۔۔ نہیں یہ صریح مقابلہ ہے صاحب براہین کا سید المرسلین ﷺ سے۔ الغرض براہین کا مؤلف ہر چند اپنی زبان سے صریح دعویٰ نہیں کرتا کہ میں نبی ہوں۔ تاکہ اہل اسلام خواص و عوام ہوشیار نہ ہو جائیں۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ کوئی خاص الخاص انبیاء سے باقی نہیں چھوڑا۔ جس کو اس نے اپنے لئے ثابت نہ کر لیا ہو۔ بلاشبہ اس کی مثال اس زندہ ... نیچری کی سی ہے جس طرح اس نے اسلام کے فرائض کو اٹھا دیا اور بہت سے گناہوں کو حلال بنا دیا۔ جس پر اس کی تفسیر قرآن اور اخبار تہذیب الاخلاق شاہد ہے اور فقیر راقم الحروف کان الله له نے اس کے ہفوات کے رد میں ایک رسالہ مستقلہ جس کا نام "جواہر مضیئہ رد نیچریہ" ہے شائع کیا ہے۔ فالحمدلله علی ذالک!

پس جو نیچری بوصف تشنیع اپنے آپ کو خواص اولیاء اور دین کے تائید کرنے والوں سے جان رہا ہے۔ ایسا ہی حال ہے صاحب براہین کا علماء راسخین کی نظروں میں۔ چنانچہ مولانا فیض الحسن مرحوم سہارنپوری نے اپنے اخبار شفاء الصدور میں صاف لکھ دیا ہے کہ مرزا قادیانی مثل ... گزشتہ نیچری کے ہے۔ یعنی اختلال دین اسلام و ضلال خواص و عوام میں زیادہ ... براہین والے کا کہ میں اکثر اکابر اولیاء ماتقدم سے افضل ہوں۔ سو یہ بھی مثل دعویٰ نبوت انبیاء کے سراسر باطل ہے۔ کیونکہ صحابہ اور تابعین کی فضیلت ساری امت پر بحکم قرآن شریف اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ جیسا کہ دینی کتابوں میں مرقوم ہے اور باقی حال فضیلت اس مدعی کا آئندہ ظاہر ہو جائے گا۔ اس تحریر کو یاد رکھ کر رکھنے ... جناب ملہمات مرزا قادیانی سے وہ بھی ہیں جو ص ۴۹۸ خزائن ص ۵۹۳ میں انا انزلناہ قریباً من القادیان۔ لکھ کر اس کا ترجمہ خود یوں

الراقم ای غلبة تقابل فتح مكة التي بكت وقار الجبائر من وضعها الى يوم ذلك الفتح و ای ظهور الدين توازی تطهير اول بيت وضع للناس من الارجاس الادناس واما يقول الضعيف بان هذه الغلبة تحصل وقت نزول المسيح من السماء فلا يقوم منه ان هذه الاية بشارة في حق المسيح وغيره وان المراد من قوله تعالى ارسل رسوله غير النبي الامی صلى الله عليه وسلم بل المراد منه ان المسيح على نبينا و عليه السلام لما ينزل من السماء يكون تابعاً للشرع المحمدی و يؤيد هذا الدين فهو ايضا فرع غبة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم و اخوانه و عترته اجمعين قال مولانا القاری فی شرح الفقه الاكبر فجتمع عيسى بالمهدی على نبينا و عليهما السلام وقد اقيمت الصلوة فيشير المهدی لعيسى بالتقدم فيمتنع معللاً بان هذه الصلوة اقيمت لك فانت اولى بان تكون الامام فی هذا المقام و يقتدی به ينظر ابعة لنبينا عليهم السلام كما اشار صلى الله عليه وسلم الى هذا المعنى بقوله لوكان موسى حيالما وسعه الا اتباعی و قد بينت و جد ذلك عند قوله تعالى واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتب و حكمة ثم جاء كم رسول الاية فی شرح الشفاء و غيره انتهى وما افاده مولانا القاری عليه رحمة الباری هو المذكور فی حاصت التفاسير فالحاصل ان تلك الاية الشريفة اخاص فی حق النبی صلى الله عليه وسلم بحكم القران فدعوی صاحب البراهين بديهی البطلان واما قوله ولكني فی الايات والانوار و غير ذلك غوزج المسيح فی حيواته او ولی و فطرتی و فطرة للمسيح متشابهان تشابها نا ما كانتا بصفان من جواهرة او لمرتان من شجرة انتهى فيشعر بدعوی مساواته بالمسيح على ماهی مفاد لفظ نموذج و فقرة كانتا نصفان من جوهرة

کرتا ہے کہ یعنی ہم نے (یعنی خدا فرماتا ہے) ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام کو پر از معارف وحقائق کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔ اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے۔ اور بضرورت حقہ اترا ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔''نیز اس کا دعویٰ کہ'' یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کے لئے حضرت نبی کریم ﷺ اپنی حدیث متذکرہ بالا میں اشارہ فرما چکے ہیں۔ (یعنی ص ۴۹۷ خزائن ص ۵۹۳ میں حدیث:''لوكان الايمان معلقا بالثريا لناله ۔ ''کا اشارہ (مرزا قادیانی کی طرف ہے۔) اور خدا تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے۔ چنانچہ وہ اشارہ حصہ سوم کے الہامات میں درج ہو چکا ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے:''هو الذی ارسل رسوله ۔ ''(یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تا کہ اس سچے دین کو سب دینوں پر غالب کر دے۔) یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے۔ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک درخت کے دو پھل ہیں۔ اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری

الخ فی الاتقان فی علوم القران قال حازم و انما تستعمل ای کان حیث یقوی الشبہ حتی یکاد الرائی یشک فی ان المشبہ بہ ھو المشبہ وغیرہ ولذلک قالت بلقیس ای کما اخبر اللّٰہ سبحانہ بہ کانہ ھو انتھی و صاحب البراھین فی ھذا القول کاذب البتہ اما اولاً فلان دعوی المساواۃ بالانبیاء باطل لما تقرر من عقیدۃ اھل السنۃ بان الولی لا یبلغ درجۃ النبی کما فی شرح الفقہ الاکبر و شرح العقائد للنسفی وغیرھما واما ثانیاً فلان المسیح علی نبینا و علیہ السلامکان من آیاتہ ان یبرء الاکمہ وللابرص دیحی الموتی باذن اللّٰہ و اذا قال من انصاری الی اللّٰہ قال الحواریون نحن انصار اللّٰہ کما ھو منصوص القران الکریم وھذا القائل ماظھر شیٔ من ھذہ الخوارق منہ وما امن بہ احد من النصاری والھنود الذین صنف کتابہ فی مقابلتھم سیتما النصرانی الذی طبع ثلث حصص کتابہ فی مطبعہ مع انہ تددعی اللّٰہ سبحانہ بخلوص قلبہ وکمال تضرعہ و ابتھالہ لایمان جمیع النصاری خصوصاً وطبع ھذا الدعاء منذسنتین ونصف سنت فی اخر اشتھارہ الذی مر النقل منہ فیما قبل والدعاء ھذا اللھم اھد للمستعدین من جمیع لا قوام سیما الحکام من النصاری فانھم برحمھم واحسانھم الینا و امتنانھم علینا بلبلونا بلباًلا ًلتارعو بخلوص القلب و خضوع الباطن لخیر دیناھم و دینھم و نسئل اللّٰہ تعالیٰ خیر ھم فی الدنیا والاخرۃ اللھم اھدھم وایدھم بروح مناوک اجعل لھم حظا کثیرا فی دینک و اجذبھم بجولک وقوتک لیومنو ایکتابک و رسولک و یدخلوا فی دین اللّٰہ افواجا امین ثم امین والحمد للّٰہ رب العلمین المشتھر مرزا غلام احمد

طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے۔ اور یہ عاجز بھی اس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سید الرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے۔ اگر وہ حامد ہے تو وہ احمد ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمد ہے۔ سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتداء سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے۔ یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے۔ یعنی روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے۔ اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے۔ گو اس کی زندگی میں یا بعد وفات ہو۔'' انتہاء بلفظہ! (ص ۴۹۸، ۴۹۹ خزائن ص ۵۹۳، ۵۹۴)

فقیر کسان اللّٰہ لہ کہتا ہے کہ انزال اور تنزیل قرآن کی اصطلاح میں آسمانی کتابوں کے اتارنے میں مستعمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں پر نازل کی گئی ہیں۔ جیسا کہ ابتدائے سورۃ بقرہ میں قرآن اور اس سے پہلے آسمانی کتابوں کے اترنے کو انزال کے لفظ سے ادا فرمایا ہے۔ پھر سورۃ آل عمران میں قرآن مجید کے اتارنے کو تنزیل اور انزال اور انجیل توریت کے بھیجنے کو انزال کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور علیٰ ہذا القیاس بہت سی آیات قرآنیہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔ لیکن جب براہین والے نے اپنے ملہمات کو ''انا انزلناہ'' سے تعبیر کیا اور بعد ازاں آیت '' وبالحق انزلناہ۔'' سے جو صرف قرآن مجید کی صفت تھی اپنی ملہمات کی صفت قرار دیا تو یہ تصریح ہے اس پر کہ وہ اپنی ملہمات کو مثل قرآن جانتا ہے۔ پھر لفظ حق جو دونوں جگہ قرآن کی راستی کے بیان میں تھا اس کو ضرورت حقہ سے ترجمہ کرنا بیجا نہ

القادیانی فهذا الدعاء الذی دعا بکل خضوع قلبه و هلوع باطنه رسول اللّٰه تعالی ان یجذبهم بحوله وقوته لیدخلوا فی دین اللّٰه افواجا فما امن رجل واحد من النصاری علی یده الی الان فضلاً عن ان یؤمنوا جمیعا و یدخلوا فی دین اللّٰه افواجا لظهر عدم المشافة بین وبان صاحب البراهین فی الایات والانوار وغیر ذلک و کذلک لیست المشابهة بنهما فی القطرة لان المسیح و لد بغیراب من نفحة روح رسول کریم کما یشهد به القران والحدیث و اجماع الامة وصاحب البراهین و لد من نطفة غلام مرتضی القادیانی الحکیم کما یعلم الا نام من الخواص والعوام بل صرح هو فی کتابه ان والده هذا اید الحکام وقت بلوی عساکر هم فی سو الف الایام فکیف یشبه من خلق من ماء مهین بمن قال اللّٰه سبحانه فی شانه و جعلناها و انبها اية للمسلمین وقوله والمشابهة الظاهر یته بینا ثابتة ایضا بان المسیح تابع لدین موسی وانجیله فرع لتوریة رهذا العاجز الی صاحب البراهین من احقر خادمی سیّد المسلمین صلی اللّٰه علیه وسلم الخ هذا ایضاً باطل بالیقین اما اوّلاً فلان المسیح ما کان تابعا لدین موسی بل کان من اولی العزم من الرسل ای صاحب بالشریعة مستقلة وانجیله ما کان فرعا التوریة بل الانجیل ینسخ التوریة فی بعض الاحکام کلما سنبین دلیله من کلام الملک العلام قال عز من قائل فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل قال ابن اسیر رضی اللّٰه عنهما اولوالعزم ذو والحزم وقال الضحاک ذو و الجعد والصبر قال ابن عباس وقتادة هم نوح ابراهیم وموسی و عیسی اصحاب شرائع فهم مع محمد صلی اللّٰه علیه و احق انه و اله وسلم خمسة قلت ذکر هم اللّٰه علی التخصیص فی قوله واذا اخذنا من النبیین میثاقهم ومنک

وتعالیٰ پر ان ملہمات کا انزال واجب ٹھہرایا ہے۔ حالانکہ یہ مخالفت صریح ہے عقائد اہل سنت سے۔ کہ شرح فقہ اکبر و شرح عقائد نسفی وغیرہا جمیع کتب عقائد میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ بھی واجب نہیں ہے اور نیز اس کلام سے اشارہ ہے اس پر کہ دین ساری دنیا سے کیا عرب کیا عجم گم ہوگیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مقام قادیان کو انزال ملہمات کے واسطے اختیار فرمایا۔ چنانچہ چوتھے حصے کتاب کے اخیر اس نے تصریح کی ہے کہ طریقہ حقہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہو گیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندہ سے دریافت کرلیں اور اس پر چلیں۔

اور اس سے اوپر لکھتا ہے کہ: "فاتخذوا من مقام ابراهیم مصلی۔" یعنی مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم بنایا ہے اور ساری خلقت کو میری اتباع کے واسطے فرمایا ہے۔ جیسے کہ اوپر ص ۱۱ و ۱۲ ذ خزائن ص ۶۲۹، ۶۲ سے منقول ہو چکا ہے۔ پس بے شک اس نے اپنے قادیان کو مکہ معظمہ کی مثال نزول وحی میں بنایا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کو ارشاد ہوا تھا: "وکذلک اوحینا" یعنی اور اسی طرح وحی بھیجی ہم نے تیری طرف قرآن عربی تا کہ تو ڈرائے مکہ والوں کو جو اس کے گرد و گرد ہیں اور اصل قرآن مجید کے نزول کے بعد کسی چیز کے نزول کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔ کیونکہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے اور شرع محمدی میں قیامت تک امت مرحومہ کے واسطے کفایت ہے۔ پس یہ ادعا کہ حق تعالیٰ نے ضرورت حقہ کے واسطے قادیان پر معارف والہامات نازل کئے ہیں۔ حق سبحانہ پر محض افترا اور بالکل تقول فی دین اللہ ہے اور اس

ومن نوح وابراهيم و موسى و عيسى ابن مريم و فى قوله تعالى شرع لكم من الذين ما وصى به نوحا والذى اوحينا اليک وما وصينا بهابراهيم و موسى و عيسى قاله البغوى فى معالم التنزيل وهكذا فى عامة التفاسير وفى شرح الفقه الاكبر لمولانا القارى عليه و على المفسرين رحمة البارى وقولهم تعالى انا انزلنا التوراة فيها هدى و النوريحكم بها النبيون الذين اسلموا للذين هادوا والربـنيون والاحبار بما استحفظوا من كتب الله وكانوا عليه شهداء فلا تخشوا الناس و اخشون ولا تشتروا بايتى ثمنا قليلاً ومن لم يحكم بما انزل الله فاؤلئک هم الكافرون وقوله تعالى بعد هذه الاية باية واحدة وقفينا على اثارهم بعيسى ابن مريم مصدقا لما بين يديه من التورية واتينه الانجيل فيه هدىً ونور و مصدقا لما بين يديه من التورته و هدى و موعظة للمتقين وليحكم اهل الانجيل بما انزل الله فيه ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئک هم الفسقون فثبت من هاتين الايتين ان الشريعة الموسوية والعيسوية شريعتان مستقلتان ومن قال ان الانجيل فرع التورة يكذب القران و قولهم تعالى حكاية عن عيسى على نبينا و عليه صلوٰة والرحمن ومصدقا لما بين يدى من التورته ولاحل لكم بعض الذى حرم عليكم اى فى شريعة موسى من الشحوم والسمک ولحوم الابل والعمل فى السبت وهو يدل على ان شرعه كان ناسخا الشرع موسى قاله القاضى بيضا فى تفسيره و هكذا فى المدارک والجلالين والبغوى و غيرها فتحقق من القران المبين تكذيب صاحب البراهين فى الحمد لله رب العلمين واما ثانيا فلان قول صاحب البراهين بانه من احقر خادمى سيد

افتراء کی دلیلوں سے یہ بھی کہ مؤلف براہین نے اس کے ترجمہ میں انزلناہ کی ضمیر مذکر کو مرجع مونث کی طرف راجع کیا ہے۔یعنی مرجع اس کا خوارق اور امور معجبہ بتاویل جماعت قرار دیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ واحد مذکر کی ضمیر جمع کی طرف راجع نہیں ہو سکتی۔پس ان معنوں سے صحیح کلام یوں تھا۔انا انزلناها تو ایسی غلط صریح کلام کو خدائے سبحانہٗ کی جانب منسوب کرنا تیرا بہتان نہیں تو اور کیا ہے؟۔پھر قرآنی آیت جو آنحضرت ﷺ پر صدہا سال سے نازل ہو چکی ہیں اب ان کے اتارنے میں کیا فائدہ ہے؟۔بلکہ لاطائل اور تحصیل حاصل ہے۔اس جگہ اگر کسی کو شبہ گزرے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا ہے ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری ہے جس میں تمہارا ذکر ہے۔پس تم کیوں نہیں سمجھتے اور یہ بھی فرمایا اور بے شک ہم نے اتاریں تمہاری طرف آیتیں جس سے ثابت ہوا کہ قرآن مسلمانوں کی طرف اتارا گیا ہے تو کیا مانع ہے۔اگر خوارق وغیرہ بہ توسل آیات قرآنی براہین والے پر نازل ہوں؟۔تو جواب اس کا یہ ہے کہ قرآن عظیم صرف رسول کریم ﷺ پر ہی اترا ہے۔لیکن جبکہ قرآن میں ایسے احکام بھی بہ کثرت ہیں جن کی تبلیغ کے لئے آپ ﷺ مامور تھے۔

خواہ مومنین کو خواہ جمیع بنی آدم کو تو اس نظر سے مجازاً یوں بھی کہنا صحیح ہو گیا کہ قرآن لوگوں کی طرف اتارا گیا ہے۔ اور اصل میں معاملہ یہی ہے جو ارشاد ہوا ہے۔" وانزلنا اليك الذكر ۔ "یعنی اور ہم نے تیری طرف نصیحت اتاری ہے تا کہ تو لوگوں سے بیان کر دے اور وہ فکر کریں۔علاوہ ازیں وقت نزول قرآن کے مومنین کی طرف قرآن کا نزول کی اسناد باوصف اس یقین کے کہ آنحضرت ﷺ کہ اب تیرہ سو برس کے بعد صاحب براہین آیات قرآنی کا منزل علیہ بن جائے اور

الرسل صلى الله عليهم اجمعين صريح البطلان لا نه يدعى مساواته في كمالاته و ينسب خصوصاته المنصوصة به صلى الله عليه وسلم الى غير لاكيف لاو ان هذا المدعي صرف عنه صلى الله عليه وسلم فضيلة الرسالة المشهورة عليها من الله تعالى في اياة هو الذى ارسل رسوله الايه واثبت تلك الفضيلة اولا في حق المسيح لعله لتاليف قلوب حكام هذا الديار واظهار للمحبة معهم لجلب المنافع و دفع المضار وثانياً لنفسه ليظنه الجهال رئيس الاولياء و نموذج الانبياء و غبون غبا فاحشا باشتراء كتابه بالثمن الغالي ليحصل اله الدراهم والدينار زائد العددوانحصار قائعداد عنيحب الدبا كما لا يخفي عند اولى الابصار و سنبين هذا الامر بزيادة الاظهار فثبت من الملفوظات السابقة و الاحقت ان مؤلف البراهين محرف لايات القران المبين فليس ان مشابهة ولا مماثلة باحد من المومنين المخلصين فضلاً من الفضيل على الاولياء الكاملين و كوثر نمودج الانبياء والمرسلين فنعود من هذه الدعاوى الباطلة برب العلمين ولا تجفي ان تحريفه القران ليس منحصرا في التحريف المعنوى بل حرف كثيرا من الايات تحريفا لفظيا ايضاً الاترى في ملهماته المذبون على الصدرانه حرف ايته قل انى امرت ان اكون اوّل من اسلم وايته تبت اليك وانا اوّل المؤمنين وركب منهما ايته ثالثة هذه قل انى امرت و انا اوّل المومنين وبدل ايته انه عمل غير صالح وزاد في اوّل ايته ما انت بنعمة ربك بمجنون حرف انوا و كتب الحاء بدل الهاء في اية وزهق الباطل وغير و اوو واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى بالفاء وترك فقره و مطهرك من الذين كفرو امن بين ابة يا عيسى انى متوفيك ورافعك الاية كما نقلناه من صفحة ۵۵۲ و كذلك في

اس کے حق میں راست آتے انا انزلناه قريباً من القاديان ۔ پس یقیناً یہ بہتان اور تدین کی بات اور یہ ادعا براہین والے کا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر قرآن مجید میں دی ہے اور ایسی ہی آنحضرت ﷺ نے حدیث میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے یہ بھی بالکل باطل ہے۔ کیونکہ اس حدیث صحیح کا مشار الیہ امام اعظمؒ ہے۔ جیسا کہ بہت سے محدثین اور فقہاء نے اس پر تصریح کی ہے جس کا تتمہ فقیر نے رسالہ ''تصریح اعانت فریدکوٹ'' اور رسالہ ''عمدۃ البیان فی اعلان مناقب النعمان'' میں بیان کیا ہے اور ایسا ہی آیت ''هوالذى ارسل رسوله'' نہ حضرت مسیحؑ کے حق میں پیشین گوئی ہے اور نہ براہین والے کی طرف اس میں اشارہ ہے۔ بلکہ بالیقین باتفاق جمیع مفسرین بل بشہادت قرآن مبین سید المرسلین ﷺ وخیر المجمعین کے حق میں نازل ہے۔ دیکھو اس کے اخیر ''وكفى بالله شهيدا'' کے ساتھ ہی محمد رسول اللہ ﷺ قرآن شریف میں مرقوم و مرسوم ہے۔ اور محی السنۃ اپنی تفسیر میں تصریح کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ پر کلام ختم ہوتی ہے۔ یعنی جس رسول کے بھیجنے کی حق سبحانہ نے خبر دی ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ حبر امت اور ترجمان قرآن سے یہ روایت ہے پھر ''والذين معه'' دوسری کلام شروع ہوتی۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر معالم التنزیل کا۔ پس اس آیت کو آنحضرت ﷺ کے سوا کسی دوسرے کے حق میں وارد کرنا قرآن مجید اور تفسیروں کے صریح مخالف ہوتا ہے۔

افسوس اس شخص کی سخت نادانی پر جو اس آیت کو بطور دو معانی حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں اور بطور روحانی اپنے لئے پیشین گوئی بنا رہا ہے اور اتنا بھی نہیں جانتا کہ اس کی ابتداء میں لفظ ماضی ہے جس سے صریح ثابت ہے کہ وہ

ص ۵۱۹ من کتاب سندک تلک الفقرة من هذه الایة وهکذا الحال فی کثیر من الاثبات عما یظهر بالتامل علی حافظ القران المبین ومنهذا جعل القران حصین و ذلک کثیر جداً فی ملهماته ولا یذهب علیک انه من سهوقلم الناسخ ان مولفه صریح فی ص ۵۱۲ من کتابه انه طبع هذا الکتاب بتصحیحه و تنقیحه و مع ذلک ترجم ذلک الایات المحرف حسب تحریف هذا وقد قال انه الهم الیسونا کان الله لیعذبهم وانت فیهم وما کان الله لیعذبهم وهم یستغفرون ص ۵۱۴) وفی القران بعد ماکان الله الثانی کلمة معذبهم فحرفها بلفظة لیعذبهم وقال ص ۵۵۵) انه انزل علیه ایة وکذلک منا علی یوسف لنصرف عنه السوء والفحشاء ثم صرح فی اخرترجمتها ان المراد ههنا من یوسف نفسه فحرف ایة وکذلک مکما لیوسف بقول و کذلک مننا علی یوسف ومن غرائب لمهماته المحرفة والمبدت لایات القران ماانزله فی وصف نفسه و کتابه فی ص ۴۹۷ و ۴۹۸) وهی هذه ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل الله رد علیهم رجل من فارس شکر الله سعید عنی فی ترجمة هذ الالها مرعی نجل من فارس نفسه لا نبدعی کونه من اولاد فارس فسمی نفسه فارسی الاصل و جعل الله سبحان شاکره ثم کتب هذا الالهام کتاب و برکات عمیمة لکتابه البراهین انتهی و کتب بعده هذا الالهام ولوکان الایمان معلقا با لثریا لنا له و صرح فی ترجمة ان المراد من هذا الحدیث نفسه و بعده هذا الا طعام میکاد زینه یعنی وکم تمسه نار و ترجم هذه الایة واوردها فی وصف کتابه و کتب بعدها هذا الهام ام یقولون نحن جمیع منتصر سیهزم الجمع و

رسول ﷺ بھیجا گیا ہے تو اس سے آئندہ میں رسول کا آنا مراد رکھنا قرآن مجید کی تحریف ہے۔ اور پھر اس آیت میں جو لفظ رسول کا ہے تو اس سے اپنے نفس کی مراد رکھی اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ اپنی شرکت ابتدائی ثابت کرنی یہ دعوی رسالت کا نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اس آیت کے غلبہ موعود کو بوسیلہ حضرت مسیح ظہور میں آنے کا دعوی کرنا بموجب قول جمہور مفسرین کے باطل ہے۔ کیونکہ یہ غلبہ سرور عالم ﷺ کے ظہور پرنور سے حاصل ہو گیا اور آپ ﷺ پر نعمت الٰہی تمام ہو چکی۔ جیسی کہ آیت "الیوم اکملت" اس پر شاہد ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر وغیرہ میں اس پر تصریح ہے اور فقیر راقم الحروف کہتا ہے کہ فتح مکہ سے بڑھ کر جو کسی بشر کو نصیب نہیں ہوئی ہے کون سا غلبہ دین اسلام کا ہوگا؟۔ اور بیت اللہ کو بتوں کی پلیدیوں سے پاک کرنے سے کون سا ظہور دین متین مقابل ہو سکے گا؟۔ اور دوسرا قول ضعیف کہ غلبہ وقت نزول حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان سے ہوگا۔ اس پر ہرگز دلیل نہیں بن سکتا کہ یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام وغیرہ کے حق میں پیشگوئی ہے اور "رسوله" سے آنحضرت ﷺ کے سوا کوئی اور مراد ہے۔ حاشا وکلا! بلکہ مراد اس قول ضعیف سے یہ ہے کہ حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو شریعت محمدی کے تابع ہو کر دین اسلام کی تائید کریں گے۔ تو یہ بھی سرور عالم ﷺ کے ہی غلبہ کی فرع ہوئی۔ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فقہ اکبر کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح حضرت مہدی سے جب جا کر ملاقی ہوں گے تو نماز کی تکبیر ہو چکی ہوگی۔ حضرت مہدی ان کو امامت کے لئے اشارہ کریں گے۔ تب حضرت مسیح امامت نہ کریں گے۔ اور کہیں گے کہ یہ تکبیر آپ کے لئے ہوئی ہے۔ آپ کی امامت اولیٰ ہے۔ تب حضرت مسیح مقتدی ہوں گے۔ تو کہاں کی متابعت [illegible] ﷺ "اخوانه وعترته وسلم" سے ظاہر ہو رہی ہے کہ آپ ﷺ

یولون الدبر و ان یروا ایة یعرضوا و یقولوا یحرجتم و استیقنتها انفسهم وقالوا لات حین مناص فبما رحمة من الله لنت علیهم ولو کنت فظا غلیظ القلب لا نفضوا من حولک ولو ان القران سیربه الجبال انتهی و صرح فی ترجمة هذه الایات انها فی بیان ان المخالفین یعجزون عن جواب ذلک الکتاب والقیت علی هذه الایات فی حق القوم الذین خیالهم و حالهم هکذا یعنی انهم مع رؤیة الایات والخوارق ینکرونها باللسان و یتفنون بالجنان ولعل الناس یاتون بعدهم علی صفتهم هذه ترجمة عبادة ملخصة فیقول العبد الضعیف انه حرف ههنا تحریفا لفظیاً کثیراً و بهت بهتانا کبیراً لان الحدیث الصحیح المتفق علیه الفاظه لوکان الایمان معلقابا لثریالنا وله رجال اورجل من فارس فزاد فی اوله الواو وبدل لتناولم بلفظ لناله و حذف فاعله براسه وهذا غیر جائز ثم حرف لفظة زینها الواقعة فی القران بکلمة زینه لرعایة المرجع المذکور هو کتابه و حرف اية فزاد والات حین مناص بقوله وقالو الات حین مناص فی تبدیل الواو بالفاء وناد و ابقالوا و حذف و او ولات فی لثل مواضع من کتابه احدها فی هذا الاطعام و فی ص ۴۹۰ و ۴۹۷ و تب حل ایضاً بحسب هذا التحریف و بدل اية والوان قراناً سیرت به الجبال بقوله ولو ان القران سیربه الجبال بازدیاد اللام علی قرانا و حذف تاء سیرت و معهذ ابدل ترتیب ایات سور القمر اعنی کتب ایتین من اخرهذه السورة و حمالم یقولون نحن جمیع منتصر سیهزم الجمع ویولون الدبر فی ابتداء الالهام و سطرایة ابتداء تلک السورة بعدهما و ترجم علی هذا الترکیب فهذا تبدیل فی ترتیب ایات سورة واحد و قد قرر فی الشرع ان ترتیب ایات السود توفیفی بامر الشارع بدلا لتالا حادیث

نے حدیث ''لوکان موسی حیاً '' میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ یعنی اب اگر موسیٰ زندہ ہوتا تو اس کو بجز میرے متابعت کے کوئی اور چارہ نہ ہوتا۔ پھر ملاعلی قاری لکھتے ہیں کہ اس اجماع کی وجہ سے ہم نے شرح شفاء وغیرہ میں آیت '' واذ اخذ الله میثاق النبیین ۔ '' کے نیچے بیان کی ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔ اور ایسا ہی عام تفاسیر میں درج ہے کہ آنحضرت ﷺ مبعوث الی جمیع الانبیاء ہیں۔ بلکہ مواہب لدنیہ و دیگر کتب سیر میں تصریح ہے کہ آپ ﷺ نبی الانبیاء ہیں۔ الغرض آیت '' هو الذی ارسل رسوله '' سرور عالم ﷺ کے حق میں ہے۔ کوئی دوسرا اس کا مورد نہیں ہے۔ براہین والے کا دعویٰ سراپا باطل اور جھوٹ ہے۔ پھر یہ دعویٰ اس کا کہ میں آیات وانوار وتوکل وایثار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں۔ و در فطرت میں باہم نہایت متشابہ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک درخت کے دو پھل '' کما مر نقله علی الصدر '' سو یہ دعویٰ بھی مساوات کا ہے۔ مسیح علی نبینا وعلیہ السلام سے۔ جیسا کہ خود نے لفظ دو ٹکڑے کا ترجمہ کا مقدمہ تفسیر اتقان میں منقول ہے کہ گویا یعنی ترجمہ کان کا وہاں مستعمل ہوتا ہے جہاں بہت قوی مشابہت ہو یہاں تک کہ دیکھنے والا مشبہ اور مشبہ بہ میں فرق نہ کر سکے اس لئے ابن جنی کے قول سے استعان نے خبر دی کہ گویا یہ تحقیق وہی ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت اتقان کا۔

اب فقیر بتاتا ہے کہ براہین والا اس دعویٰ میں بے شک کاذب ہے۔ اولاً اس لئے کہ حضرت مسیح تو مادر زاد اندھے کوڑھی کو تندرست اور مردہ کو بحکم خدا زندہ کر دیتے تھے اور جب انہوں نے کہا کہ تم نہیں میں کون مددگار ہے؟

الصحيحة واجماع العلماء الاسلامية كما انعقد العلامة السيوطي فصلا مستقلا في بيان هذه المسئلة في تفسيرة الاتقان في علوم القران بالبسط الوسيع و ذكر ها مبسوط المحدث الدهلوی في شرحيه المشكوة المصابيح و نص صاحب تفسير فتح العزيز في ابتداء و سورة البقرة بعد تحقيق هذه المسئل على حرمة مخالفة هذه الترتيب و كونها بدعة شنيعة من شاء الاطلاع على اصل العبارات لتكميل الاعتبار فلينظر في هذه الا سفارتبين ان هذه الا لهيان فالمحرفة لايات القران البين والمبدل ترتيبها المتين والجاعلة القران عضيان ليست من القاء رب العلمين بل هي تسويلات نفسانية و تلبادم شيطانية عندالحق واليقين فاتقيل هذه التحريفات و التبديلات وغيرها انكانت من عند غير اللّٰه فادشک في حرمتها و كونها بدعة شنيعة واما اذا كانت من عند اللّٰه كما بدعيه صاحب البراهين فلا جناح عليه واللّٰه يفعل مايشاء و يحكم مام يد القول قال اللّٰه في سورة الانعام ولا مبدک لكلمت اللّٰه وايضاً فيها و تمت كلمة ربک صدقا وعدلا لا مبدل لكلمة اى لا احديبدل شيئا منها بما هو اصدق واعدل اولا احديف ان يحرفها تحريفا شائعا ذائعاً كما فعل بالتورة اولا نبي وكتاب بعدها ينسخها و يبدل احكامهاق له القاضي بيضا وغيره من المفسير من وقال تعالي و اه لكتب غرين كثير النفع عديم النظر او مليع لا ياتي. ابطاله و تحريف. لاياتي. الباطل من بين يديه ولا من خلفه من جهة من الجهات تنزيل من حكيم حميد يحمده كل مخلوق كذافي انوار التنزيل و غيرهما فعلم من القران انّ اللّٰه تعالٰى لم يشاء تبديل القران بل اتمه بالصدق

تو حواری بول اٹھے کہ ہم خدا کے دین کے مددگار ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مکرر ارشاد ہے اور براہین والے سے اب تک کوئی ایسا خارق نہیں ہوا۔ اور نہ نصرانی وہنود سے کسی نے اس پر ایمان قبول کیا ہے۔ بلکہ وہ نصرانی جس کے مطبع میں اس نے تین حصے اپنی کتاب چھپوائی ہے وہ بھی مسلمان نہ ہوا اور اس کی مدد میں اس نے مصروفیت نہ کی۔ باوصفیکہ براہین والے نے کمال تضرع اور خلوص قلب سے جمیع نصاریٰ کے ایمان کے واسطے دعائیں مانگی ہیں اور وہ دعا اخیر میں اس اشتہار کے مدت اڑھائی برس سے چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ وھو ہذا! بالآخر اس اشتہار کو اس دعا پر ختم کیا جاتا ہے۔'' اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش۔ بالخصوص قوم انگریز جن کی شائستہ اور مذہب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کی دنیا و دین کے لئے دلی جوش سے بہبودی و سلامتی چاہیں۔ پس ہم اللہ تعالیٰ سے ان کی دنیاوی اور اخروی بھلائی کا سوال کرتے ہیں۔ بار خدایا ان کو ہدایت کر اور اپنی روح سے ان کی تائید کر اور ان کو اپنے دین میں وافر حصہ دے اور ان کو اپنی طاقت اور قوت سے اپنی طرف کھینچ تاکہ تیری کتاب اور تیرے رسول علیہ السلام پر ایمان لائیں اور فوج در فوج خدا کے دین میں داخل ہوں۔ آمین ثم آمین والحمدللہ رب العالمین!'' المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۲۵

پس یہ دعا جو بکمال حضور باطن براہین والے نے النصاریٰ قوم کے واسطے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قوت اور طاقت سے ان کو دین اسلام میں کھینچے اور وہ فوج در فوج مسلمان ہوں۔ اس رسالہ کی تالیف تک ان سے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر کوئی بھی ایمان نہیں لایا۔ چہ جائیکہ سب انگریز ایمان لاتے اور فوج در فوج مسلمان ہوتے۔ پس صریح ثابت ہوا کہ براہین

والعدل و يحفظه من التحريف والتبديل ونظمه و رهبه في اعلى درجات من البلاغت والفصاحة وغيرهما فلا يتصور كلام احسن منه بالنظم والترتيب و غيرهما و لا يكن تحريفه و تبديله لا من جهة بني و كتاب من الله تعالى لانه خلاف الوعد والله لا يخلف الميعاد ولا من جهة غيرهما فتحقق ان هذه اللهمات المحرفة والمبدلة لايات القران المبين ليست من الله المعين بل من نفسانية صاحب البراهين ومن شيطانه الذى هو لي قرين فنعوذ بالله من الالحاد في ايات الفرقان المتين قال عزمن قائل ان الذين يلحدون يمعلون عن الاستقامة في اياتنا بالطعن والتحريف والتاويل الباطل والالغاء فيها لا يخفون علينا فنجاز لهم على الحاد هم فمن يلقى في النار خير ام من ياتى يوما القيمة اعملوا ماشئتم تهديد شديد انه بما تعملون بصير و عيد بالمجازاة كذافي انوار التنزيل و مدارک التنزيل و غيرهما وقال تعالى و من اظلم ممن افترى على الله كذبا اوقال اوحى الى ولم يوح اليه شئ الاية وقوله تعالى ومن اظلم ممن افترى على لله كذبا كان اسند اليه مالم ينزله او نفى عنه ما انزله اولئک يعرضون على ربهم في الموقف بان يحبيوا او تعرض اعمالهم و يقول الاشهد من الملائكة و النبين او من يواريهم هولاء الذين كذبو على ربهم الالعنة الله على الظلمين تهويل عظيم مما يحيق بهم بظلمهم بالكذب على الله كذافي انوار التنزيل و غيره ومن اقسام الكذب على الله الغلط في نقل العلم والدعياه الكاذبة والحكم في الدين بمقتضى العقل يعنى خلاق الشرع والادعاء بالكشف او القرب من الله تعالى قاله الشيخ عبدالقادر الدهلوى في ترجمة المسماة بموضح القران قال عبدالاقادرى عليه رحمة البارى في شرح الفقه الاكبر وهولاء الذين

والے کو حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام اور علی ہذا القیاس فطرتی مشابہت کا دعویٰ بھی جھوٹ ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح علی نبینا علیہ السلام تو بن باپ روح کے پھونکنے سے پیدا ہوئے تھے جس پر قرآن مجید شاہد ہے اور براہین والا تخم غلام مرتضیٰ قادیانی کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے خود والدہ کا نام بلوچن حکام وقت کی امداد کا تذکرہ لکھا ہے۔

(براہین حصہ سوم حاشیہ الف ص ۱۳۸)

پس کیوں کر مشابہ ہو وہ شخص جس کی خلقت مانطفین سے ہو اس ذات پاک سے جس کو اللہ تعالیٰ آیت للعالمین فرمائے؟ اور یہ جو براہین والے نے اپنی مشابہت کی دلیل میں حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام سے یوں لکھا ہے کہ وہ تابع دین موسوی تھے اور ان کی انجیل توریت کی شرح تھی اور میں احقر خادمین سید المرسلین سے ہوں۔ سو یہ بھی باتفاق باطل ہے۔ اولاً اس لئے کہ حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ السلام جناب موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے تابع دین نہ تھے۔ بلکہ وہ تو اولوالعزم رسولوں سے تھے جن کی شریعت مستقلہ ہوتی ہے اور آپ کی انجیل توریت کی فرع نہ تھی۔ بلکہ انجیل بعض احکام توریت کی ناسخ ہے۔ پہلے دعویٰ کی دلیل یہ ہے جو اخیر سورہ احقاف میں ارشاد ہے کہ فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل سے صبر کیا۔ حضرت ابن عباسؓ اولوالعزم کے معنی صاحب حزم لکھتے ہیں اور شیخ کے نزدیک صاحب جد و صبر لکھا ہے۔ دونوں اولوالعزم کے شمار میں حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علی نبینا وعلیہم السلام چاروں اصحاب شرائع کا ذکر کر کے پانچویں آنحضرت ﷺ کو شامل ان کے جانتے ہیں۔ پھر صاحب معالم کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاص کر کے اس آیت میں پانچوں

يفعلون هذه الافعال الخارجة عن الكتاب والسنة انواع نوع منهم اهل تلبيس وكذب و خداع الذين يظهر احدهم طاعة الجن له اويدعى الحال من اهل المحال كالمشائخ النصابين و الفقراء الكذابين والطرقية المكارين فهولاء يستحقون العقوبة البليغة التى تردعهم وامثالهم من الكذب والتلبيس وقد يكون فى هؤلاء من يستحق القتل كن يدعى النبوة بمثل هذه الخز عبلات او يطلب تغير شئ من الشريعة و نحوذلک انتهى و ليعلم ههنا ان صاحب البراهين كتب فى ص ٥٢٠ و ٥٢١) قصة الهامه بانى ذهبت يوما الى المولوى محمد حسين البتالوى للبحث به فى مسئلة اختلافية بترغيب بعض الناس فلما سمعت تقريره اعلمة غير قابل الاعتراض و البحث معه لله فاذا جن على الليل الهمنى الله بالمخاطبة بهذه الكلمات الهک رضى عن فعلک هذا) مشيرا الى ترک البحث مع ذلک للمولوى وهو يعطيک بركة كثيرة الى ان السلاطين ياخذون البركه كثيرة الى ان السلاطين ياخذون البركه عن ثيابک ثم رائت فى الكشف هولاء السلاطين راكبى خيلولهم فى ذلک الحين انتهى بترجمة كلامه فهذ المولوى الممدوح بنهاية درجه الكمال و سبب حصول البركة من الله ذى الجلال الصاحب البراهين هو الذى رئيس غير المقلدين و تلميذ المولوى نذير حسين الدهلوى وقد كان هذا المولوى محمد حسين فى ابتدا الامير بحث بالمكابرة مع المقلدين و يعل هم من المشركين و يسمى تقليد ائمة المجتهدين شركا و كفرا كما طبع فى هذا الباب الشتهارات و اخبارات و غيرها فلما ردا قواله بجهد العلماء المقلدين اعانهم

کا ذکر کیا ہے۔ جو سورۃ احزاب کے ابتداء میں ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اور یاد کر جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ مریم کے بیٹے" اور اس آیت سورۃ شوریٰ کی ابتداء میں بھی ان پانچوں کا ذکر ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "راہ ڈال دی تم کو دین میں وہی جو کہہ دی تھی نوح کو اور جو حکم بھیجا ہم نے تیری طرف اور وہ جو کہہ دیا ہم نے ابراہیم کو اور موسیٰ اور عیسیٰ کو" یہ بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے اور ایسا ہی لکھا ہے۔

اب دوسرے دعوے کی دلیل سنو کہ سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "ہم نے اتاری توریت اس میں ہدایت اور روشنی اس پر حکم کرتے پیغمبر جو فرمانبردار تھے۔ یہود کو اور درویش اور عالم اس واسطے کہ نگہبان ٹھہرائے گئے اللہ کی کتاب پر اور اس کی خبرداری پر تھے۔ سو تم نہ ڈرو لوگوں سے اور مجھ سے ڈرو اور مت خریدو میری آیتوں پر مول تھوڑا اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر سو وہی لوگ ہیں منکر" پھر ایک آیت بعد اس کے شرع عیسوی کی بابت ارشاد ہے جس کا ترجمہ یہ ہے "اور پیچھا ڈالا ان ہی کا بھیجا ہم نے انہیں کے قدموں پر عیسیٰ مریم کا بیٹا سچ بتاتا توریت کو جو آگے سے تھی اور اس کو دی ہم نے انجیل جس میں ہدایت اور روشنی اور سچا کرتی اپنی اگلی توریت کو اور راہ بتاتی اور نصیحت ڈرنے والوں کو اور چاہیے کہ حکم کریں انجیل والے اس پر جو اللہ نے اتارا اس میں اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر سو وہی لوگ ہیں بے حکم" اب دونوں قرآنی آیتوں سے صاف ثابت ہے کہ شریعت موسوی و عیسوی دونوں علیحدہ علیحدہ شریعتیں ہیں جو انجیل کو توریت کی فرع بتاتا ہے قرآن مجید اس کو جھٹلاتا ہے۔

پھر سورۃ آل عمران میں حضرت مسیح سے حکایت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے "اور سچ بتاتا ہوں توریت کو جو مجھ سے

الله المعين رجع من تلک الشدة قليلاً و عاد من ذلک الجدال ذليلا و الان يشنهر اهل الحرمين ظالمين باتباع استاذه نذير حسين بسبب حبس استاذه في مكة المحمية سنه ١٣٠١ من المحسنين المجرية يشكوعنهم عند حكام هذه الديار من النصرانيين كما يظهر من هامش رسالة المسماة باشاعة السنة نمبر ٩ جلد ٧ ص ٢٥٦) وغيرها والله خير الناصرين والحافظين والعاقبة للمتقين فهذا محمد حسين يصف الكتاب البراهين اداء لشكر مؤلفه في رسائله المجرية على راس الشهور المسماة باشاعة السنة و بالغ في وصفه كثيراً كبيراً الى ان قال يجب على جميع المؤمنين من الشيعة و اهل السنة والمقلدين واهل الحديث انه يشتروا الكتاب البراهين باد في قيمة (وهي خمس و عشرون ربية) و يفرزن في شكر حصوله هذا البيت الفارسية جمادی چند وادم جان خریدم + بحمد الله عجب ارزان خریدم + ووعى الله سبحانه بان يشرفه و جميع المسلمين بفيوض هذا الكتاب المستطاب كما في ص ٣٤٨ نمبر ١١ جلد ٧ من اشاعة السنة شهر ذى العقدة و ذى الحج سنه ١٣٠٢ وفى هذه الرسائل ايد كلام صاحب البراهين بتاويلات سدة و تسويلات كاسدة حاصلها ان ايات القران اذا انزلت في خطاب نبينا او سائر الانبياء سميت قرانا و اذا خاطب بها الله تعالى غير الانبياء مثل صاحب البراهين لم تسم قرانا و انكانت بعينها ايات القران و غرضه من هذا الهذيان ان يخلص صاحب البراهين من تحريف القران والحاد ايات الفرقان ثم صرح بالتصريح التام بهذا المطلب الفاسد النظام في صفحات ٢٦٣ و ٢٦٣ و ٢٦٥ و ٢٦٦ من رسائله المسطورة فالعبد الضعيف بتائيد العليم اللطيف ينقل اقواله بترجمة عبارة الهندية في العربية مع ابطالها باقوال القران

پہلے کی ہے اور اس واسطے کہ حلال کردوں تم کو بعض چیز جو حرام تھی تم پر۔" یعنی شریعت موسوی میں جو چربی اور مچھلی اور ران کا گوشت اور شنبہ کے دن میں کام کاج کرنا حرام تھا۔ اس کو شرع عیسوی نے حلال کر دیا۔ یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ شرع عیسوی ناسخ شرع موسوی ہے۔ یہ تفسیر بیضاوی کی عبارت کا ترجمہ ہے اور تفسیر مدارک وجلالین ومعالم وغیرہا میں بھی ایسا ہی تحریر ہے۔ پس قرآن مجید سے بخوبی تکذیب براہین والے کی ہوگئی۔ ثانیاً براہین والے کا یہ دعویٰ کہ میں آنحضرت ﷺ کے احقر خادمین سے ہوں سراسر باطل ہے۔ کیونکہ وہ آپ ﷺ کے کمالات میں اپنی مساوات کر رہا ہے اور آپ ﷺ کی خصوصیات کو جو منصوص قرآن ہیں۔ آپ ﷺ کے غیر کی طرف منسوب کرتا ہے۔

دیکھو فضیلت رسالت جو اللہ تعالیٰ نے آیت: "هو الذي ارسل رسوله ۔ " میں آپ ﷺ کے لئے ہی ثابت فرمائی ہے۔ براہین والے نے اولاً اس کو حضرت مسیح کے حق میں متحقق کیا ہے۔ شاید تالیف قلوب حکام وقت اور ان سے اظہار محبت کے واسطے ایسا کیا ہوگا؟۔ ثانیاً اس رسالت کو اپنے لئے ثابت کرلیا کہ روحانی اور باطنی طور سے مورد اس آیت کا خود بن بیٹھا۔ تاکہ عوام اہل اسلام اس کو رئیس اولیاء اور نمونہ انبیاء جان کر اس کی کتاب کو گراں قیمت سے خریدیں اور غبن فاحش میں پڑیں اور اس کو بہت سے دراہم و دینار حاصل ہوں۔ پس سارا مدار دینار پر ہے۔ جیسا کہ دانشمندوں پر مخفی نہیں اور ہم اس امر کو زیادہ تر وضاحت سے ثابت کردیں گے۔ الحاصل اگلی پچھلی تحریروں سے متحقق ہے کہ براہین والا قرآن مجید کی آیات میں تحریف معنوی کر رہا ہے اور اس کو کسی پکے مومن سے بھی مشابہت نہیں چہ جائیکہ ولیوں پر اس کو

والحديث والاجماع حسبنا الله و نعم والوكيل وهو الهادى الى سواء السبيل قوله تسمية الكلام الواحد في الوقت الواحد بسبب اختلاف المخاطب والتكلم قرانا و غير قران لا يستبعد عند اهل العلم ولا يرداه اعتراض عليه اقول اوللتكلم في كلام واحد في زمان واحد لا ن المتكلم الاول اذا تكلم بكلام مجرد تكلم ينقضي ذلك الزمان فكيف يتصور تكلم المتكلم الاخر بذلك الكلام في ذلك الزمان وكذلك محال باعتبار اختلاف المخاطب عند اهل العلم من الاعيان والثاني وان صحنا اختلاف المتكلم والمخاطب في الكلام الواحد في الزمان الواحد فتسمية الكلام الواحد في الوقت للواحد قرانا و غير قران غير ممكن لان اثبات الشئ و نفيه في الوقت الواحد غير جائز عقلاً و الثالث ان القران قران من الازل الى الابد فلا يجوز ان يقال له غير قران شرعافان الله تعالى سمي الايات البينات قرانا كما قال عزمن قائل قرانًا عربياً غير ذى عوج الاية فمن سمى تلك الايات بعينها غير قران فقد خالفه الفرقان قوله والكلم يختلف اسمه دائما باختلاف المخاطب او المتكلم مع كونه بعينه فالكلام الواحد اذا اضيف تكلمه الى الله مثلاً فهو الكلام الرحماني واذا اضيف تكمله الى الشيطان او فرعون فهو الكلام الشيطاني او الفرعوني مثاله هذا الكلام المنقول من ابليس في القران انا خير منه خلقتني من نار وخلقة من طين والكلام الثاني نقل من فرعون وهو انا ربكم الاعلى فان اعتبرنا ان هذين الكلامين فالهما ابليس و فرعون في لسانهما فيقال لهما الكلام الشيطاني والكلام الفرعوني انتهى وقال في هامش هذه الصفحة اذا جعل انا

فضیلت ہوا ور نبیوں کا ختم بن سکتے تو ان کے ایسے دعووں سے پناہ بخدا اور لا یــزال اور یہ بھی مخفی نہ رہے کہ اس شخص نے قرآن مجید میں صرف تحریف معنوی ہی نہیں کی۔ بلکہ بہت سی آیات قرآنی میں تحریف لفظی بھی کر دی ہے۔ (جاری ہے!)

دیکھو اور پہ کے حاشیہ میں آیت ''قل انی امرت ان اکون اول من اسلم۔ '' اور آیت '' الیک وانا اول المؤمنین۔ '' ان دونوں کو توڑ پھوڑ کر یہ آیت تیسری بنائی کہ '' قل انی امرت وانا اول المومنین '' اور آیت '' انہ عمل غیر صالح۔ '' کو '' انہ عبد غیر صالح۔ '' سے بدل دیا ہے۔ اور آیت '' ما انت بنعمت ربک بمجنون۔ '' کے ابتداء میں حرف واؤ بڑھا دیا ہے۔ اور '' زھق الباطل۔ '' بجائے جاء الحق وزھق الباطل ہی کے حقی نازل کرنا ہے اور '' واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔ '' کی واؤ کو فا سے تبدیل کر دیا ہے اور آیت '' یا عیسی انی متوفیک '' کے درمیان سے '' ومطھرک من الذین کفروا '' کو ساقط کر دیا ہے۔ جیسا کہ یہ آیت ص ۵۵۶ خزائن ص ۶۹۵ سے اوپر منقول ہو گئی ہے اور ایسا ہی اس آیت کو ص ۵۱۹ خزائن ص ۱۲۰ میں جو اپنے لئے نازل ہونا لکھا ہے تو وہاں بھی اس کے درمیان سے یہی فقرہ اڑا دیا ہے اور علی ھذا بہت سی آیات قرآنی میں لفظی تحریف بھی کر دی ہے۔ جس کو حافظ قرآن بآسانی سے معلوم کر سکتا ہے۔ پھر باوصف اس تحریف کے آیات قرآنی کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ اور یہ تو اس کے حاشیات میں اس کثرت سے ہے جس کا شمار دشوار ہے۔ یہاں پر یہ خیال نہ کیا جائے کہ تحریف آیات کاتب کی غلطی سے ہو گئی۔ کیونکہ براہین والے نے اپنی تصحیح سے وہ کتاب چھپوائی ہے۔ جیسا کہ ص ۵۱۹ خزائن ص ۵۸۲ میں اس پر تصریح کرتا ہے اور نیز ان آیت کا ترجمہ موافق اس تحریف ہی کے کیا ہے۔ جس کو یاد رکھ کر آگے چلئے کہ ص ۵۱۰ خزائن ص ۹۱۳، ۹۱۴ میں آیت۔

ربکم الاعلی کلام مرفعون فی ای لسان فی له لایسمی قرانا انتهی اقول الکلام لا یختلف باختلاف المتکلم فان الکلام کلام من قاله اولاً لاہری ان من قرء الحمد لله رب العلمین وقل هو الله احد فلا یقال انهما کلام هذا القاری بل یقول کل مؤمن هاتان ایتان من کلام الباری ومن قال انما الاعمال بالنیات فیقال انما هو حدیث الرسول علیه الصلوٰة ومن قال قفا نبک من ذکری حبیب و منزل+ فیقال هذا المصرع من شعرامرء القیس کذا فی شرح الفقه الاکبر لمولانا القاری علیه رحمة الباری ثم اضافة ایات القران العظیم الی غیر الله الکریم وجعلها کلام الشیطان الرجیم و فرعون اولیم لیست من داب المؤمن الحکیم بل یقول المؤمن فی مقابلة هذا المقال سبحانه هذا بهتان عظیم لان مافی الدفتین من الحمد لله رب العلمین الی من الجنة والناس لیس الاکلام رب یسلم وقد کتب فی اللوح المحفوظ قبل خلق الارض والسماء والارواح وانما انزل هذا جبرائیل علی الرسول الرؤف الرحیم علیهما الصلوٰة والتسلیم کما قال تعالٰی بل هو قران مجید فی لوح محفوظ قال فی تفسیر فتح العزیز بل هو قصة القران القدیم التی کتب قبل و قوعها فی لوح محفوظ من الشیاطین والجن والانس واخرج البغوی فی المعالم باسفادة عن ابن عباس رضی الله عنهما قال اللوح لوح من ذرة بیضاء طوله مابین السماء والارض وعرضه مابین المشرق الی المغرب و حافتاه الدر والیا قوت وفتاه یاقوتة حمراء و قلمه نور و کتاب معقود بالعرش و اصله فی حجر ملک انتهی کذافی المدارک و الجلالین وغیرهما لکن اخرج هذا الحدیث فی الاتقان عن الطبرانی عن ابن عباس مرفوعاً بتفاوت یسیر وایضا قال تعالٰی لا تحرک به ای بالقران لسانک لتعجل به

''وماکان الله لیعذبهم وانت فیهم وماکان الله لیعذبهم وهم یستغفرون '' کو جو اپنے حق میں نازل ہونا لکھا ہے تو اس میں دوسرے ''وماکان الله '' کے پیچھے سے جو لفظ معذبهم قرآن مجید میں ہے اس کو لیعذبهم سے بدل دیا ہے۔ پھر ص ددد از ص ۲۲ میں جو آیت ''وکذالک مننا علی یوسف لنصرف عنه السوء والفحشاء '' کو اپنے حق میں نازل شدہ کر کے پھر اس کے ترجمہ کے لکھتا ہے کہ اس جگہ یوسف سے مقصد یہی عاجز مراد ہے۔ انتہا بلفظہ اور اس آیت میں لفظ مکنا کو مننا سے تحریف کر دیا ہے اور اسی محرف لفظ کا ترجمہ کیا ہے کہ ہم نے یوسف پر احسان کیا۔ انتہا بلفظہ!

پھر ص ۲۹۷، ۲۹۸ قرآن ص ۵۰۱ تا ۵۰۲ میں جو اپنی وصف اور اپنی کتاب کی تعریف میں یہ آیت نازل کی ہے کہ ''ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل الله رد علیهم رجل من فارس شکر الله سعیه '' تو خود تحریف قرآن کے اس کے ترجمہ میں اپنے لئے اللہ تعالیٰ کو شاکر یعنی اپنا شکر گزار لکھ دیا ہے۔ اور بعد ازاں یہ الہام لکھا ہے وہی کی کتاب علی کی تلوار کی طرح ہے۔ یعنی مخالف کو نیست و نابود کرنے والی ہے۔ اور یہ ایک پیشگوئی ہے کہ جو کتاب کی تاثیرات عظیم اور برکات عمیم پر دلالت کرتی ہے۔ پھر بعد اس کے فرمایا: ''اگر ایمان ثریا سے لٹکتا ہوتا یعنی زمین سے بالکل اٹھ جاتا تب بھی شخص مقدم الذکر یعنی ''فارسی الاصل'' اس کو پالیتا۔'' انتہا بلفظہ!

پھر آیت ''یکاد زیته '' کو اپنی کتاب کی تعریف میں وارد کر کے ترجمہ یوں لکھتا ہے کہ ''عنقریب ہے کہ

بالقران و كان عليه السلام يا خذ في القراء ة قبل فراغ جبريل كراهة ان ينفلت منك ثم علل النهي عن العجلة بقوله ان علينا جمعه في صدرك و قرانه واثبات قراء ة في لسانك و القران القراء ة و نحوه ولا تعجل بالقران من قبل ان يقضى اليك وحيه فاذا قراناه اى قره عليك جبرائيل فجعل قرائة تعالى فاتبع قرانه اى قراء ة ثم ان علينا بيانه اذا اشكل عليك شئ من معانيه قاله في مدارك التنزيل وهكذافي عامة التفاسير ثم اوّل ايات نزلت عليه صلى الله عليه وسلم من القران بالاجماع قوله تعالى اقرء باسم ربك الذى خلق الى مالم يعلم وقال في تفسير فتح العزيز انه صلى الله عليه وسلم شيج من ..... للغسل وقام على شط الماء اذانااداه جبرئيل من الهواء ان يا محمد فنظر صلى الله عليه وسلم الى العلى ولم يبصرا حدافناداه ثلث حوات وهو صلى الله عليه وسلم ينظر الى اليمى و الشمال فاذا اشخص نوراني مثل الشمس و على راسه تاج عن نور و لبس حلة خضراء على صورة انسان جاء اليه صلى الله عليه وسلم وقال له اقرء و في بعض الروايات ان جبريل جاء بقطعة حريرا خضرون كتب فيها شئ فراة صلى الله عليه وسلم تلك القطعة وقال اقرء فقال صلى الله عليه وسلم انالا اعرف صورة الحروف وما انا بقارى الحديث وقال مولانا القارى في شرح الفقه الاكبر في الملحقات وملها ما ذكره شارح عقيدة الطحاوية عن الشيخ حافظ الدين النسفى في المنار ان القران اسم النظم والمعنى جميعا و كذا قال غيره من اهل الاصول وما ينسب الى ابى حنيفة رضى الله عنه ان من قراء في الصلوة بالنار سية اجزاء فقد رجع عنه وقال لا يجوز مع

اس کا تحمل خود بخود روشن ہو جائے۔" اگر چہ انتہا۔ بلفظہ! پھر یہ آیت سورۂ قمر و سورۂ ص و سورۂ آل عمران و سورۂ رعد اپنے اور اپنی کتاب کے حق میں نازل کر کے ان کا ترجمہ یوں تحریر کیا ہے کہ "کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائے گی اور یہ پیٹھ پھیر لیں گے اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے۔ حالانکہ ان کے دل ان نشانوں پر یقین کر گئے ہیں اور دلوں میں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تو ان پر نرم ہوا اور اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے تنگ ہو جاتے۔ اگرچہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے جن سے پہاڑ جنبش میں آ جاتے۔ یہ آیت ان بعض لوگوں کے حق میں بطور الہام ملتی ہوئیں جن کا نیا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آئیں۔" انتہی بلفظہ! (براہین ص ۴۹۸ ... ص ۴۹۲)

اب فقیر کاتب الحروف کان اللہ لہ کہتا ہے کہ ان تینوں براہین والے نے تحریف لفظی بھی جو بوجہ لحاظ کی ہے اور بہتان عظیم کو اسی میں شامل کر دیا ہے۔ کیونکہ حدیث صحیح متفق علیہ کے الفاظ یہ ہیں: "لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجال او رجل من فارس" پس اسی حدیث کے ابتداء میں براہین والے نے حرف واو زائد کر دیا ہے اور لنالہ کو لنالہ سے بدل دیا ہے اور اس کے فاعل کو بالکل حذف کیا ہے جو کہ نا روا ہے۔ پھر قرآن مجید کے لفظ بینھمـــــا کو کہ زینہ سے تحریف کیا ہے۔ تاکہ کتاب مرجع مذکر کی رعایت رہے اور آیت "فنادوا ولات حین مناص" کو "وقالوا لات حین مناص" بنا کر تحریف کر دی ہیں۔ یعنی نادوا کی جگہ واو مہملی ہے اور نادوا کو قالوا سے بدل

القدن بغير العربية وقال لوقرء بغير العربية فاماً ان يكون مجنونا فيداوى اورزنديقا فيقتل لان اللّٰه تعالٰى تكلم بهذه اللغة والاعجاز حصل بنظمه و معناه انتهى فثبت بالقران والحديث و تصريح علماء عقائد اهل السنة ان هذه الايات البينات المسجدة انزلت على رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بهذه الحروف والكلمات كانت مكتوبة فى اللوح المحفوظ هذا وقد قال الامام الاعظم فى الفقه الاكبر والقارى فى شرحه و باذكره اللّٰه تعالٰى فى القران اى المنزل والفرقان المكمل عن موسى و غيره من الانبياء عليهم السلام اى اخبار منهم احكاية عنهم و عن فرعون و ابليس اى و نحوهما من الا عداء والمغبياء فان ذلک اى باذكر من النوعين كا اعلى مافى نسخته جميعه كلام اللّٰه تعالٰى اى القديم اخبارا عنهم اى وفق ما قد كتب الكلمات الدالة عليه فى اللوح المحفوظ قبل خلق السماء والارض فلاوح بكلام حادث عند سمعه من موسى و عيسى و غيرهما من الانبياء ومن فرعون و ابليس وهافان و قارون و سائراه عداء فاشيا لا ترق بين الاخبار من اللّٰه تعالٰى عن اخبارهم واحوالهم و اسرارهم كسورة ملت القتال و نحو عما و بين ظهاد اللّٰه تعالٰى من صفات شانه و افعاله و خلق حضورته كايته الكرسى سورة الاخلاص اشاهما و بين الايات الافاقيه والانسبه فى كون كلها دنها كلامه و صفة الا الانفسية و مجمل الكلام قوله على مافى استخذو كلام اللّٰه تعالٰى اى بانسب اليه خيرم نوق اى ولاحادث وكلام موسى على نبينا و عليه السلة ولوكان معم ربدو غير اى وانا كلهم غيره من المخلوقين اى سائر الانبياء والمرسلين والملائكة المقربين مخلوق كونهم مخلوقين والقران كلام اللّٰه تعالٰى اى بالحقيقة تكا قال الطحاوى العبد

ہے اور لات کے سرے واؤ حذف کر دی ہیں۔ پھر اس کو تین جگہ اسی تحریف سے لکھا ہے۔ ایک تو یہ مقام دوسرا ص ۴۹۰ کی سطر ۱۸ تزانی ص ۵۸۳ میں تیسرا ص ۲۹۷ کی سطر ۱۲ تزانی ص ۵۹۳ میں اور ان تینوں ہی جگہ میں بموجب اس تحریف کے ترجمہ کیا ہے۔ پھر آیت: ''ولو ان قرآنا سیر به الجبال'' کو ''ولوان القرآن سیرت به الجبال'' بنا کر قرآن پر الف لام بڑھا دیا ہے اور سیرت کی تا کو حذف کر دیا ہے اور مبتدا سورۂ قمر کی آیات میں ترتیب بدل دی ہے۔ کیا معنی کہ وہ آیت اخیر سورۂ حق ''ام یقولون سیھزم الدبر'' تک ابتداء میں لکھدی ہیں اور آیت ابتداء سورۂ قمر یعنی: ''وان یروا آیة'' کو ان کے اخیر میں تحریر کر دی ہے اور اسی ترتیب پر ترجمہ کیا ہے۔ پس یہ ایک سورۃ کی آیات میں تبدیل ترتیب ہے اور شرع میں مقدر ہے کہ ہر سورۃ کی آیات میں ترتیب بامر شارع توفیقی ہے۔ بدلیل احادیث صحیحہ و اجماع امت مرحومہ چنانچہ علامہ سیوطیؒ نے تفسیر اتقان میں اس مسئلہ کے بیان میں ایک مستقل بسط مناسب کر کے ساتھ ذکر کیا ہے اور شیخ محدث دھلویؒ نے بھی فارسی اور عربی دونوں شرح مشکوۃ میں اس امر کو تفصیل وار لکھا ہے اور مولانا شاہ عبدالعزیزؒ نے بھی تفسیر فتح العزیز کے ابتدا سورۂ بقرہ میں اس مسئلہ کی تحقیق کے بعد ترتیب آیت کی مخالفت کو حرام اور بدعت شنیعہ کہا ہے جس نے اصل عبارات دیکھنی ہوں تو ان کتابوں میں دیکھے۔ الغرض یہ امور جن میں آیات قرآنی کی تحریف اور نیز آیات کی ترتیب کی تبدیل اور نیز ان کا پردہ کرنا شائع ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہرگز القاء نہیں ہیں اور بالیقین تلبیس ابلیس اور مکائد نفس خبیث سے ہیں۔ اعاذ نا اللہ وجمیع المسلمین عن ذالک!

لله تعالیٰ لا بالمجاز نک قال غیر رماکان مجازاً یصح نفسد وههنا لا یصح الشرع اذا ورد باطلاقه فیما یجب اعتقاد لا یعلم نفیه هو قد کذانه لا کستلا مهم فانه حادث متلهم اذا النعت تابع بمنعوته وانما یقال المنظوم العبرانی الذی هو التورة والنظوم العربی الذی هو القران کلامه سبحانه کان کلماتهما وایاتهما اذله کلامه و علامات مرامه ولان مبدو نظمهما من الله تعالیٰ الا تری انک اذ قران حدیثا من الاحادیث قلت هو الذی قرء ته و ذکر تدلیس قولی بل قول رسول الله صلی الله علیه وسلم لان مبد نظم ذلک القول من الرسول علیه الصلوة والسلام و منه قوله تعالیٰ افتطمعون ان یومنوا لکم و قد کان فریق عنهم یسمعون کلام الله و قوله عز و جل و ان احد من المشرکین استجارک فاجره حتی یسمع کلام الله ثم ابلغه ما منه انتهی وفی المشکوة عن نعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالیٰ کتب کتابا قبل ان یخلق السموات و الارض بالفی عام انزل منه ایتین ختم بهما سورة البقرة رواه الدارمی والترمذی و عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالیٰ قرء طٰهٰ و یٰسٓ قبل ان یخلق السموات والارض بالف عام الحدیث رواه الدارمی انتهی بقدر الحاجة فلما تبین من القران والحدیث و عقائد اهل السنة ان ایات القران باسمعها انما هی کلام الله تعالیٰ لا کلام غیره من المخلوقین فمافیه من قصص الانبیاء واقوال الاصدقاء واحوال الاعداء و مقال الاشقیاء انما هی کلام الله تعالیٰ قالها الله سبحانه اخباراً منهم قبل خلقهم و وجودهم فی دارالفناء فقول هذا المبتدع اصحاب صارلة یا

اس جگہ پر اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ تحریف اور تبدیل وغیرہ اگر کسی بندے کی طرف سے ہو تو اس کی حرمت وغیرہ میں کیا شک ہے؟ لیکن جب خدائے کریم کی طرف سے ایسا ہو رہا ہے جیسا کہ براہین والے کا دعویٰ ہے تو اس میں اس کا کیا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرے تو اس کا جواب یوں ہے۔ باری تعالیٰ کا فرمان ہے: ''ولا مبدل لکمات الله '' اور ''تمت کلمة ربك '' ارشاد ہے۔ یعنی قرآن مجید کی آیات کو تو راستی اور اعتدال میں کوئی نہیں بدل سکتا۔ یا کوئی قادر نہیں کہ آیات قرآنی الٹا پلٹا کر دے۔ جیسا کہ توریت میں واقع ہوا ہے۔ یعنی ان تحریف نے تو تغیر کردی اور کسی نے اس امت سے تعاقب نہ کیا۔ یا قرآن سے پیچھے نہ کوئی کتاب ہوئی جو اس کو منسوخ کر سکے۔ اور اس کے احکام تبدیل کرے۔ یہ ترجمہ عبارت تفسیر بیضاوی وغیرہ کا ہے اور یہ بھی قرآن کا فرمان ہے کہ بے شک قرآن کتاب عزیز ہے یعنی بہت منفعت والی بےنظیر یا محکم جس کا ابطال اور تحریف غیر ممکن ہے۔ باطل کی طرف سے اس کو شامل نہیں ہو سکتا۔ اس حکیم نے اتاری ہے جس کی ساری مخلوقات حمد کرتی ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر بیضاوی و معالم التنزیل کا۔ پس ایسی آیت قرآنی سے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور خواہش نہیں کہ آیات قرآن کی تبدیل ہو۔ بلکہ اس نے قرآن مجید کو راستی اور عدل سے پورا کر دیا ہے اور تحریف وتبدیل سے محفوظ رکھا ہے اور اس کی نظم اور ترتیب اعلیٰ درجے فصاحت وبلاغت پر مشتمل ہے۔ پس کوئی کلام کلام الٰہی سے نظم اور ترتیب کے رو سے احسن متصور نہیں اور اس کی تبدیل وتحریف بھی غیر ممکن ہے۔ نہ کسی نبی کی طرف سے اور نہ خدا تعالیٰ کی کسی کتاب سے۔ کیونکہ یہ خلاف وعدہ ہے باری تعالیٰ کا اور باری تعالیٰ وعدہ کا خلاف ہرگز نہیں کرتا ہے۔ پس محقق ہوا کہ یہ الہامات قرآن کی تحریف وتبدیل کرنے

اشاعة السنة بان اية انا خير منه خلقتني من نار و خلقته من طين كلام شيطاني و اية انا ربكم الاعلى كلام فرعون يو ليست بقران انكار بمات ايات الفرقان وجعل جميع قصص القران و حكايات الفرقان من كلام المخلوق نعوذ بالله من هذا منطوق قال مولانا القاري في المنح الازهر شرح الفقه الاكبر تحت قول الامام الهمام و كلام الله تعالى غير مخلوق بل قديم بالذات قال الطحاوی فمن سمعه فزعم انه كلام البشر فقد كفر و قد ذمه الله واوعده بسقه حيث قال الله تعالى ساصليه سقر فلما اوعده امه بسقر لمن قال ان هذا الاقوال البشر علمنا و ايقنا انه قول خالق البشر والا يشبه قول البشر انتهى وايضا في ذلک الكتاب فانقيل قال الله تعالى انه اقول رسول كريم وهذا يدک على ان الرسول احدثه اما جبريل او محمد صلى الله عليه وسلم فقيل ذكر الرسول عترف انه مبلغ عن مرسله لانه لم يقل انه قول ملک او نبي فعلم انه بلغه عمن ارسله به لا انه انشاء ه من جهة نفسه و ايضا فالرسول في اندى ابتين جبريل و في اخرى محمد صلى الله عليه وسلم فاضا فته الى كل منهما بتين ان الاضافة التبيغ اذلو احدث احدهما امتنع ان يحدثه الاخر و ايضا فان الله تعالى قد كفر من جعله قول البشر فمن جعله قول محمد صلى الله عليه وسلم بمعنى انا نشاء ه فقد كفر و فرق بين ان يقول انه قول البشر فمن جعله قول محمد صلى الله عليه وسلم بمعنى انه انشاء فقد كفر و فرق بين ان يقول انه قول ابشر او جن او ملک اذا الكلام كلام من قاله مبتدياً لا من قاله مبلغاً انتهى وانعم ما قيل گرچہ قرآن از لب پیغمبر ست + ہر کہ گوید حق نگفت او کافرست + فان لم يطمئن قلب صاحب الاستلخه بهذه النقول لا نها من زبر العلماء المقلدين و لعل قولهم عنده ليس بمقبول

والے حق سبحانہ کی جانب سے نہیں ہیں۔ بلکہ نفسانیت صاحب براہین یا اس کے شیطان قرین کی طرف سے ہیں۔ ایسے الحاد فی القرآن سے پناہ بخدا! الایزال سورۃ فصلت میں ارشاد ہے: ”ان الذين يلحدون “یعنی جولوگ استقامت سے برطرف ہو کر ہماری آیتوں میں طعن اور تحریف اور تاویل وغیرہ سے پیش آئے وہ ہم پر پوشیدہ نہیں۔ یعنی ان کو اس الحاد کا بدلہ دیں گے۔ کیا پس جو شخص آگ میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے یا جو قیامت کے دن امن سے آئے جو چاہو کرلو۔ یہ تہدید شدید ہے۔ بے شک خدا تمہارے عملوں کو دیکھ رہا ہے۔ یعنی ان کی سزا دے گا۔ یہ بیضاوی ومدارک وغیرہا کی عبارت کا ترجمہ ہے۔ اور قرآن مجید کی سورۃ انعام میں ارشاد ہے: ”ومن اظلم ممن افترى “یعنی اور اس سے ظالم کون جو باندھے اللہ پر جھوٹ یہ کہے مجھ کو وحی آئی اور اس کو وحی کچھ نہیں آئی اور سورۃ ھود میں یوں فرمان ہے۔ جس کا ترجمہ اور مراد یہ ہے کہ: ”کون بہت ظالم ہے خدا پر جھوٹا افتراء کرتے والے سے“ یعنی جس نے کسی اور کی بات کو اللہ کی اتاری بتادیا یا اللہ کی اتاری کا انکار کیا وہ لوگ روبرو آئیں گے اپنے رب کے۔ یعنی قیامت کے دن روبرو کھڑے کئے جائیں گے یا ان کے اعمال پیش کئے جائیں گے اور کہیں گے گواہی دینے والے یعنی فرشتوں اور نبیوں اور اعضاء سے بھی۔ جنہوں نے جھوٹ بولا اپنے رب پر سن لو پھٹکار ہے اللہ کی بے انصاف لوگوں پر۔ یہ عظیم وحشت دینا ہے ان کے ظلم پر جو خدا پر جھوٹ باندھا۔ یہ ترجمہ ہے بیضاوی وغیرہ تفاسیر کی عبارتوں کا اور شاہ عبدالقادر دہلویؒ اس کے فائدہ میں لکھتے ہیں کہ: ”خدا پر جھوٹ بولنے کی طرح ہے۔ علم میں غلط نقل کرنی یا خواب بنالینا یا عقل سے حکم کرنا دین کی بات

فالقول نقل هو ايضاً من شرح الفقداه كبر في ص ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ من اشاعة السنة وايضا نقل فيها بصفحه ۳۱۴ من مولانا شاه عبدالعزيز الدهلوى بوصف كثير في حقه و معهذا النقل هذا المطلب بعينه من صغار غير المقلدين ليكون لقطع حجة اوّل دليل و يعلم انه اى صاحب الاشعة عند قومه ايضا ضل عن سواء السبيل قال في هج مقبول من شرائع الرسول الذى صححه و امر بطبعه في بلدة بهوبال المولوى صديق حسن القنوجى ثم البهوبالي احد مشاهير علماء غير المقلدين مانصه القران الكريم كلام تعالىٰ منه بدء واليه يعود و لفظه ومعناه كلاما من اللّٰه تعالىٰ ليس جبرئيل لا نافل وما محمد صلى اللّٰه عليه وسلم الامبلغه وما قرء منه الخلق و يقرؤن كل كلام اللّٰه تعالىٰ كلم اللّٰه سبحانه به و سمع منه جبرئيل صدقاً او انزل على رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقينا من قال انه كلام ملك او بشر فمسكنه سقر انتهى بترجمة عبارة الفارسية وهذه الرسالة تاليف الولد الاكبر ملويو صديق حسن ابهوبالي وما نقل منه هو في ص ۵ المطبوع في مطبع بهوبال فما ذا بعد الحق الاالضلال قوله فان اعتبرنا ان هذا اكلامين بعينيهما في ضمن حكاية ابليس و فرعون و جدنا في كلام اللّٰه فيسميان كلاماً رحمانياً و جزءاً من القران اقول لا حاجة لاعتبار معتبر في جعل اية انا خير منه الاية و ايت انا ربكم الاعلىٰ من الكلام الرحماني و جزء من القران المبين بل هما في الحقيقة والاصل كلام اور سبحانه قالها اللّٰه تعالىٰ و كتبا في اللوح قبل خلق ابليس و فرعون بالاف سنين كما مرسنده من القران المبين و احاديث سيد المرسلين و

میں یعنی شریعت کے مخالف یا دعویٰ کرتا کشف رکھتا ہوں یا اللہ کا مقرب ہوں۔" انتہا بلفظہ!

ملا علی قاری "شرح فقہ اکبر" میں فرماتے ہیں کہ قرآن اور حدیث کے مخالف کام کرنے والے لوگ بہت قسم کے ہیں۔ ایک قسم ان میں سے فریبی اور جھوٹے اور مکار ہیں جن سے کوئی دعویٰ جن کے قید کر لینے کا کرتا ہے یا دلی حالت کا ہوتا۔ جیسے جھوٹے مشائخ اور فقراء۔ پس یہ لوگ سخت عذاب کے مستحق ہیں۔ جیسے ایسے لوگ جھوٹ اور فریب سے بعض آدمیں اور بعضے ان لوگوں سے مستحق قتل ہیں۔ جو فریب دکھا کر دعویٰ نبوت کا کرتا ہے یا شریعت کے بدلانے کے درپے ہوتا ہے اور مانند اس کے یہاں تک ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ براہین والے نے ص ۵۲۰، ۵۲۱ خزائن ص ۶۲۱، ۶۲۲ میں اپنے الہام کا قصہ یوں لکھا ہے کہ: "۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں ایک عجیب الہام اردو میں ہوا تھا جس کی تقریب یہ پیش آئی تھی کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی جو کسی زمانہ میں اس عاجز (مرزا قادیانی) کے ہم مکتب بھی تھے جب نئے نئے مولوی ہو کر بٹالہ میں آئے اور بٹالیوں کو ان کے خیالات گراں گزرے تو تب ایک شخص نے مولوی صاحب ممدوح سے کسی اختلافی مسئلہ میں بحث کرنے کے لئے اس ناچیز کو بہت مجبور کیا۔ چنانچہ اس کے کہنے کہانے سے یہ عاجز شام کے وقت اس کے ہمراہ مولوی صاحب ممدوح کے مکان پر گیا اور مولوی صاحب کو مع ان کے والد کے مسجد میں پایا۔ پھر خلاصہ یہ کہ اس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اس وقت تقریر سن کر معلوم کر لیا کہ ان کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابل اعتراض ہو۔ اس لئے خاص اللہ کے لئے بحث کو ترک کیا گیا۔ رات کو خداوند کریم نے اپنے الہام اور مخاطبت میں اسی ترک بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا۔ یہاں

معتقدات العلماء الربانيين فجعل هذا الكلام العربي المعجز العظيم الشان كلام ابليس و فرعون ثم اعتبار النقل منهما في القران ليس الا الهذيان والبهتان ابعد الله عزوجل من هذه العقيدة والقول بها جميع اهل الايمان و ليعلم ان هذه الاقوال التي مبناها على اختلاف المتكلم قالها صاحب الاشعة في تمهيدنا سيد صاحب البراهين و فدى في جمه دينه بشهادة الشرع المتين والان انقل اقواله التي مدارها على اختلاف المخاطب و هي في الاصل امداد محبه ارادها بادلة الدين المتين بمدد الملك المعين قوله و كذلك يختلف الكلام بسبب اختلاف المخاطب اقول قد مرالكلام فيه وايضاً قد صرح علماء الفنون ان الكلام اما خبر او انشاء وما اعتبروا في مفهوم ميهما هذا الاختلاف فليثبت شعري من اى ماخذ اخذ هذا المبدع ذلك القول بخلاف الاسلاف قوله والكلام للذى قاله الله تعالى في خطاب رسوله و اندج في كتاب معروف يقرء ه المسلمون فتلك يسمى قرانا اقول الخطاب في الكلام انما يكون بصيغة الحاضر قال في تلخيص المفتاح مثال الالتفات من التكلم الي خطاب ومالي لا اعبد الذى الاية ومثال الالتفات من الخطاب الي الغيبة حتى اذا كنتم في الفلك الاية ومثال الالتفات من الغيبة الي الخطاب ملك يوم الدين اياك نعبد انتهي فاذا تمهد هذا فليعلم ان حد القران الذى عرفه صاحب الاشاعة غير جامع لخروج الاف ايات القران بحسب هذا التعريف من الفرقان لا نه صلى الله عليه وسلم ليس مخاطبا بجميع ايات القران والقران كله ليس خطابا لسيد الانس والجان عليه صلوات الرحمن بل ايات الخطاب مثل و علمك ما لم تكن تعلم الاية وقل ان كنتم تحبون الله الاية وانا فتحنا لك فتحا مبينا

تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ پھر بعد اس کے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔'' انتہا بلفظہٖ!

اور یہ مولوی محمد حسینؒ شاگرد مولوی نذیر حسین دہلویؒ کے ہیں جو غیر مقلدوں کے رئیس اور ابتداء میں مقلدین سے سخت مکابرہ سے پیش آ کر ان کو مشرک جانتے تھے اور آئمہ مجتہدین دین کی تقلید کو شرک وکفر مانتے تھے۔ چنانچہ اس بارہ میں رسالے واشتہار چھپواتے رہے۔ پھر جب علماء مقلدین نے ان کے خیالات کی بواقعی تردید کی تو اس شدت مجادلہ سے کسی قدر رلوٹے اور جب ان کے استاذ مولوی نذیر حسین دہلویؒ بسبب ظاہر ہونے ان کی سخت مخالفت شرع کے واقعہ ۱۳۰۱ ہجری کہ معظمہ میں قید ہوئے تو اپنے استاذ کی نصرت کے واسطے یہ مولوی محمد حسین اہل حرمین محترمین کو ظالم مشہور کرنے لگے اور حکام وقت اس دیار کے پاس ان کا شکوہ شکایت کرنی شروع کردی جیسا کہ رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر۹ جلد ۷ کے ص ۲۵۶ وغیرھا سے ظاہر ہے۔ پس ان مولوی محمد حسین صاحب نے بھی گویا صاحب براہین کی تعریف کے شکریہ میں اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں ان کی اوران کی براہین کی کمال تعریف کرنی شروع کرکے اخیر میں یہ لکھ دیا ہے۔ مؤلف براہین احمدیہ نے یہ منادی اکثر زمین پر دی ہے کہ جس شخص کو اسلام کی حقانیت میں شک ہو وہ ہمارے پاس آئے اور اس کی صداقت ہمارے الہامات وخوارق سے بچشم خود دیکھے۔ پھر کیا اس احسان کے بدلے مسلمانوں پر یہ حق نہیں ہے کہ فی کس نہ سہی فی گھر ایک ایک نسخہ کتاب اس کی اونیٰ قیمت دے کر خرید کریں اور اس پر یہ شعر پڑھیں:

يغفرلک اللّٰہ ما تقدم من ذنبکم وما تاخر و انا اعطینک الکوثر و امثالها حصه قلیلة من القران و خوطب غیره صلی اللّٰہ علیه وسلم کنبی اسرائیل و مومنی هذه الامة والکفار والجن وغیرهم فی ایات کثیرة و کثیرة من الایات لیس فیها خطاب لا حدا صلاً فعلی هذا التفسیر خرج هذا المقدار الکثیر من القران عن کونه الفرقان فیا اسفی علی هذا المؤید لصاحب البراهین فانه فی وده و شکر وصفه یخرج الاف ایات القران من کلام رب العلمین فکفی به منقماً العظمة للّٰہ یقول العوام الامثال باتهم علماء الدین وهو یسمی رسالته باشاعة السنة و یزعم نفسه من اکابر المصنفین و یشتهم صاحب البراهین الکاملین المکملین والحال انهما مع جمیع غیر المقلدین یحبون المال جامعین والتحصیل الدنیا من الحرام والحلال من المحتالین کما یبعون حق تصانی فرسائلهم بکثیر من الدراهم الدنانیر و یجمعون بنحو هذا الوجه المال الکثیر وهذا صاحب الاشعة حجم رسائله فی تمام التاریخ و عشرون جزاء و فی ثمنه تکفی ربیة او ربیان وهو یاخذ من الروابین والرؤسا ثلثون ربیه ومن دونهم من الاغنیاء خمس عشر ربیة ومن المتوسطین فی المال سبع ونصف ربیة ومن المقلین ثلث و ثلث ربع ربیة و ذلک صاحب البراهین ضخم کتابه المطبوع ثلث و ثلثون جزاء الذین قیمت فی السوق الثان او ثلث ربیة وهو قدر اقل قیمة خمس و عشرون ربیة واعلی قیمة صامة ربیة ومن اشتری کتابه فبالغ فی وصفه وانکان رافضیا اوکان من عبدة الاصنام و من لم یشتہ فغلی فی توهینه و ذمه غلواً حتی شبهه بقارون وجعله من عبدة الدنیا و انکان

ہماری　　چند　　دام　　جاں　　خریدم

بحمداللہ!　　عجب　　ارزاں　　خریدم

انتہاء حاشیہ میں ادنیٰ قیمت ۲۵ روپے درج ہیں۔ جیسا کہ ص ۳۲۸ نمبر ۱۱ جلد ۷ اشاعۃ السنۃ ذی قعدہ و ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ اور محرم ۱۳۰۲ھ سے یہ عبارت منقول ہوئی ہے اور ان رسائل میں صاحب اشاعت السنہ نے براہین والے کے کلام کی تاویلات فاسدہ سے بہت ہی تائید کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آیات قرآنی جب آنحضرت ﷺ یا دوسرے انبیا علیہم السلام کے خطاب میں نازل ہوئی تھیں تو ان کا نام قرآن تھا اور جب انہیں بعینہ آیات سے اللہ نے غیر انبیا کو مثل صاحب براہین کے مخاطب فرمایا تو اس کا نام قرآن نہیں رکھا جاتا اور غرض اس ہذیان سے صاحب براہین کا تحریف قرآن اور الحاد آیات فرقان سے بچانا ہے۔ پھر رسالہ صاف اس قبیح مضمون کو اشاعت السنہ مذکورہ بالا کے ص ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶ میں لکھتا ہے جس کے قول کو فقیر راقم الحروف نقل کر کے قرآن و حدیث و اجماع کی سند سے تردید کرتا ہے۔ تاکہ قرآن مبین اور دین متین کی تائید سے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم!

''اور ایک ہی کلام کو ایک ہی وقت میں مخاطب یا متکلم کے لحاظ سے قرآن اور غیر قرآن کہنا اہل علم کے نزدیک مستبعد اور محل اعتراض نہیں ہے۔'' انتہاء بلفظہٖ! فقیر کہتا ہے کہ اس پر تین اعتراض وارد ہیں۔ پہلا یہ کہ مخاطب یا متکلم کا اختلاف ایک ہی کلام میں ایک ہی وقت میں غیر متصور ہے۔ اس لئے کہ پہلے متکلم نے جب کچھ کلام کی تو صرف اس کے بولنے سے وہ وقت گزر گیا پھر دوسرے متکلم کا اسی کلام کو اسی وقت بولنا کیونکر متصور ہوا؟۔ اور ایسا ہی حال ہے

من رؤساء اهل الاسلام كما يظهر من مطالعة كتابه لاولي الا فهلم ايضاً و اذا الهم عليه من خبر حصول المال الكثير فرح فرحا شديد او اذا اخبر بانه المال القليل فحزن حزنا كبيراء مافي ص ۲۲ ۵ ۱ ۲۲ ۵ من كتابه فليس ذلك الا المدار علي حب هذا الدار و غاية الجهد في جمع الداراهم والدينارفاعتبروا يا اولي الابصار والله سبحان اعلم بالظواهر الاسرار و ملخص الكلام في هذا المقام ان التعريف الجامع المانع للقران المكرم والفرقان العظم ماذكره عظاء الاسلام سيما الامام الاعظم والهمام المفخم علي ما في الفقه الاكبر و شرحه والقران منزل بالتشديد اى نزل منجمك علي رسول الله صلى الله عليه وسلم اى في ثلثة و عشرين عاما وهو في الصحف راى مى جنسه وفي نسخة في المصاحف مكتوب اى مزبور و مسطور و فيه ايماء الي ان مابين الموضين كلام الله علي ما هو المشهور انتهي و في مقام اخر من ذلك الكتاب والقران في المصاحف مكتوب في القلوب محفوظ وعلي الالس مقرو و علي النبي صلى الله عليه و سلم منزل بالتخفيف والتشديد وهو الاولي لنزوله مدرجا و مكررا والمعني انه نزل عليه عليه السلام بواسطة الحروف المفردات والمركبات في الحالات المختلفانه انتهي فانظرو ايا اولي الالباب الي هذا الرجل العجاب الذى لا يمتازبين التنزيل والخطاب و يقول الايات القران انها كلام فرعون والشيطان اللعين ومعهذا يدعي انه يظهر اغلاط المجتهدين ويريد الدين المتين فليس ذلك الا الرعونة والجهل المركب باليقين قوله وذلك الكلام اى المسمي بالقران ان قاله تعالي في خطاب غير النبي وفي كتاب متقدم من التورة والانجيل و غيرهما ادني الهام ولي فلايسمي قرانا وان كان

باعتبار اختلاف مخاطب کے جیسا کہ اہل علم پر ظاہر ہے۔ دوسرا یہ کہ اختلاف متکلم یا مخاطب کا کلام واحد (وقت واحد) میں اگر مانا جاوے تو ایک ہی کلام کا ایک ہی وقت میں قرآن اور غیر قرآن نام رکھنا غیر ممکن ہے۔ اس لئے کہ اثبات شے اور پھر نفی اس کی ایک ہی وقت میں عقلاً ناجائز ہے۔ تیسرا یہ کہ قرآن مجید ازل سے بدستور قرآن ہے۔ پس اس کو غیر قرآن کہنا شرعاً ناروا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آیات فرقانی کا نام قرآن رکھا ہے۔ جیسا کہ سورۂ زمر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی طرف اشارہ فرما کے قرآن عربی اس کا نام رکھا۔ پس جس نے ان آیات بعضھا کو غیر قرآن کہا بے شک قرآن کا مخالف ہوا۔

قولہ! کبھی ایک کلام جبکہ اس کا متکلم مثلاً خدائے تعالیٰ ٹھہرایا جائے کلام رحمانی کہلاتا ہے۔ کبھی وہی کلام جبکہ اس کا متکلم شیطان یا فرعون ٹھہرایا جائے۔ شیطانی یا فرعونی کلام کہلاتا ہے۔ اس کی تمثیل میں ہم دو کلام قرآن سے پیش کرتے ہیں۔ قرآن میں ایک کلام ابلیس سے منقول ہے: "انا خير منه خلقتني من نار وخلقته من طين" اور ایک یہ کلام فرعون سے: "انا ربكم الاعلى" ان دونوں کو اگر یوں خیال کریں کہ یہ ابلیس و فرعون کی کہی ہوئی ہیں خواہ کسی زبان میں انہوں نے کہی ہوں۔ تو یہ کلام شیطانی و فرعونی کہلاتے ہیں۔" انتہاء بلفظہ! اور اسی صفحہ کے حاشیہ میں درج ہے۔ "انا ربكم الاعلى" جبکہ کلام فرعون ٹھہرایا جائے۔ خواہ وہ کسی زبان میں ہو قرآن نہیں کہلاتا۔" انتہا بلفظہ! فقیر کہتا ہے کہ متکلم کے اختلاف سے کلام مختلف نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ کلام اسی کی کہلاتی ہے جس نے اول بولی ہو۔ دیکھو جو

ذلک ای مالهم من القران بعینه الوزانفي هذا الکلام اغلوطات کثیرة و یکفی باظهارما نحن فیه
وهو هذا قد مرالکلام فی ان الخطاب لا دخل له فی کون ایات القران قرانا انما القران ما انزل علیه
و اوحی الله صلی الله علیه ومن کلامه تعالی والقران کان قرانا قبل التنزیل و یکون قرانا بعد
الانزال الی یوم القیمة وان الهمت اية من القران علی احد من الاولیاء فلا یخرجها عن کونها اية من
القران بل القران فرقان من الازکب الی الابلا معناه هو الکلام النفسی القدیم و نظمه ایضامن الله
الکریم النفسی القدیم ونظمه ایضاً من الله الکریم وقد سماه الله سبحانه بالقران الحکیم فکیف
تصوران یکون القران غیر قران و تقرر فی عقائد اهل السنة انه لا تغیر علی صفاة کما لا تغیر علی
ذاته تبارک و تعالی و ایضاً فی نهج مقبول الذی لغیر المقلدین اصلا الاصول مانصه ولا یجری
التغیر علی ذاته ولا علی صفاته ص ١٠ س ١٦١) انتهی بترجمة ثم العجب ان صاحب البراهین
یسمی مایدعی القائد الیه من القران ایات قرانیت کما نقله من ص ٢٨٥ و ٢٩٨) وهذا صاحب
الاشاعة بل الشناعة یلغوبابها غیر قران و لیست بفرقان ویغوه فی ق الایات البینات اتی اکلمات
شیطانیة و فرعونیة ولیت شعری بان هذا الرجل ان لم یباک عن غضب الرحمن بسوء الادب فی
حق القران فلا یعلم ان هذا توجیه القول بما لا یرضی به صاحبه فنعوذ بالله المعین من هذا الجهل
المبین ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین اما ما قال صاحب الاشاعة فی ص
٣٠٤ ان الهامات صاحب البراهین لیست من الشیطان اللعین مستدلا باية انما یامرکم بالسوء

شخص: ''الحمدلله رب العالمین'' اور'' قل هو الله احد'' پڑھے گا تو یہ کہا جائے گا کہ یہ اس کی کلام ہے۔ بلکہ ہر
مومن بھی کہے گا کہ یہ دونوں آیتیں باری تعالیٰ کی کلام ہے اور جو'' انما الا عمال بالنیات'' کہے گا تو یہی کہا جائے گا
کہ یہ سرورِ عالم ﷺ کی حدیث ہے۔ اور جو'' قفانبك من ذکری حبیب و منزلها'' زبان پر لائے گا تو کہیں گے کہ یہ
مصرع امرء القیس کے شعر کا ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں یہ لکھا ہے۔ پس قرآن مجید کی آیات کو غیر خدا کی
طرف منسوب کرنا اور کلام شیطانی و فرعونی کہنا علم والے مومن کا کام نہیں۔ بلکہ سچا مومن اس کے مقابلہ میں یوں کہے گا کہ
خدا پاک ہے یہ سخت بہتان ہے۔ کیونکہ جو کچھ قرآن شریف میں الحمدللہ سے والناس تک ہے وہ حق تعالیٰ کی ہی کلام ہے
اور زمین وآسمان اور ارواح کے پیدا ہونے سے پہلے سے لوح محفوظ میں لکھی گئی تھی جس کو جبرائیل امین نے
آنحضرت ﷺ پر اتارا ہے۔ جیسا کہ خود قرآن مجید میں سورۃ بروج کی اخیر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ'' بلکہ وہ قرآن مجید
ہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا'' تفسیر فتح العزیز میں لکھتے ہیں۔ بلکہ وہ قصہ قرآن قدیم کا ایسا ہے جو اس کے وقوع سے پہلے
لوح محفوظ میں لکھا گیا ہے جس پر شیطانوں اور جنوں اور آدمیوں کو دسترس نہیں ہے۔ امام بغوی نے تفسیر معالم میں اسناد کے
ساتھ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ لوح محفوظ ایک تختی ہے سفید موتی سی جس کی لمبائی آسمان وزمین کے
درمیان کے برابر ہے اور چوڑائی اس کی مشرق سے مغرب تک کی ہے اور کنارے اس کے موتی اور یاقوت کے ہیں اور
دفتیے اس کے سرخ یاقوت کے ہیں۔ نوری قلم سے اس میں قرآن لکھا ہے۔ اوپر سے عرش مجید سے لگی ہے اور نیچے سے
فرشتہ کی گود میں ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر فتح العزیز کا اور مدارک وجلالین وغیرہما میں بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن امام سیوطیؒ

والفحشاء وایة الشیطان یعدکم الفقر و الفحشاء لان تلک الالہامات غیر مشتملة علی السوء والفحشاء فاقول و بحول اللّٰه العزیز احول قلمی علی الصدران صاحب البراہین قد ارتکب الکذب علی اللّٰه الکریم والتحریف المعنوی واللفظی فی ایات القران العظیم و تزکیة النفس الی حد یترقی به الی درجة الانبیاء علیهم الصلوة والثناء فهذا اسوء سوء وافحش الفحشاء وان لم یبصربه من علی عینیه غشاء و علی قلبه عماء نعم کیف مصر من یخرج من سواد الاعظم شیئه و فی ذلک الکتاب مدحه و زینه فذلک و یدرجه فی الکاملین المکملین بادعاء الهام رب العلمین لاظهار کمال حاله وقال علی غیر المقلدین ومن دونهم من الجاهلین و یوید هذا اقواله الباطلة بغلبة اهانة القران المبین فاللّٰه خیر حافظا و هو ارحم الرحمین بقی ههنا شئ وهو ان صاحب الاشاعة قال فی ص ۲۵۹) انه ان اشتبه علی احد من لفظ النزول فی الهام صاحب البراهین بانا انزلناه قریبا من القادیان دبالحق انزلنه و بالحق نزل بنزول الظرن اور وحی الرسالة فدفعه ان هذا اللفظ لیس مخصوصاً بنزول وحی الرسالة او والقران بل یستعمل بمعنی الکرم واعطاء کما فی قوله تعالی وانزل لکم من الانعام ثمانیة ازواج ای اعطی لکم فکذالک عطلوا الهام المفارق لصاحب القادیان محجوبا لنزول فلا یشتبه بنزول القران و وحی الایات اقول هذاباطل بوجوه احدهما ان صاحب البراهین الذی انزل الیه انا انزلناه لما ترجمه لفظ الانزال والنزول بالمعنی الحقیقی لهماد وقد نقل هذه الترجمة صاحب اشاعة السنة فی هذه الصفی فی السطورالتا من فتاویل علی خلاف مراد المنزل علیه لیس الا توجیه القائل بما لا یرضی قائله و ثانیها ان انزال المعارف والالهام المعطوف

ے تفسیر اتقان میں بسند طبرانی حضرت ابن عباسؓ سے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا ہے۔ تھوڑے سے تفاوت کے ساتھ اور نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یا محمد ﷺ قرآن کے ساتھ اپنی زبان مت ہلا تا کہ جلدی سے اسے یاد کرے۔ اور تھے آنحضرت علیہ السلام کہ شروع کرتے تھے پڑھنا آیات قرآن کا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی فراغت سے پہلے اس ڈر سے کہ کچھ بھول نہ جائے۔ پس آپ ﷺ کو کہا گیا کہ مت ہلا اپنی زبان کو وحی کے پڑھنے میں۔ جب تک جبرائیل پڑھتا رہے۔ تاکہ تو جلدی سے اسے یاد کرلے اور کچھ فروگذاشت نہ ہو جائے۔ پھر اس جلدی سے روکنے کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ بے شک ہمارا ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا۔ تیرے سینہ میں اور اس کا یاد کرانا تیری زبان پر اور مت جلدی کر قرآن سے پڑھنے میں اس کی وحی کے ختم ہونے سے پہلے۔ پس جب ہم پڑھیں قرآن کو یعنی جبرائیل تجھ پر پڑھے تو اس کے پڑھنے کی متابعت کر پھر ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان کرنا جب تجھ پر اس کے معنی میں کچھ مشکل پڑ جائے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر مدارک کا اور اکثر تفاسیر میں ایسا ہی ہے۔ پھر پہلی آیت جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی قرآن مجید سے وہ اقرا تا ابتداء سورة علق کا ہے۔ ما لم یعلم تک تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کہ بعد غسل کے واسطے غار حرا سے نکلے شریف لا کر پانی کے کنارے پر کھڑے ہوئے کہ جبرائیل امین علیہ السلام نے ہوا سے پکارا کہ یا محمد ﷺ جب آنحضرت ﷺ نے اوپر کو دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔ پس تین مرتبہ آپ ﷺ کو پکارا اور آپ ﷺ دائیں بائیں دیکھتے تھے کہ ایک صورت کی طرح نورانی شخص آدمی کی شکل میں دیکھا جس کے سر پر نور کا تاج ہے اور سبز رنگ کی پوشاک پہنی ہوئی

باية و بالحق انزلنا و بالحق نزل التي ليست هي الا في بيان انزال القران و نزوله ينكر هذا التاويل و يبطل بالف لسان و ثالثها ان لفظ الانزال في اية وانزل لكم من الانعام الاية محمول على معناه الحقيقي عند اكثر المفسرين بان الله تعالى انزل الانعام من الجنة آدم بنى النبيين صلوات الله عليهم اجمعين كما في المدارك والكبير والنسا بورے والخازن والحسيني واللباب و غيرها ايقو فروها بان الانعام لا تعيش الا بالنبات والنبات لا تقوم الا بالماء وقد انزل الماء فكانه انزله كذا في المدارك والمعالم والكبير والنيسابوري وابي السعود والبيضاوي و غيرها فعلى هذين القولين لا يجوز تفسير الانزال في الاية الشريفة اى و انزل لكم من الانعام لاية بالعطاء وجهود المفسرين فسر والنزول في الاية الشريفة بالخلق فالاية مثل اية والانعام خلقها لكم و مثل افاخلقنا لهم مما اعملت ايدينا انعاماً زعم بعض المفسرين باده انزال الانعام غير ظاهر المراد فعبره بالعطاء فلا يلزم منه ان يفسر انزال القران و نزوله بالعطاء لانه لا يصار الى المجاز الاعند تعذر الحقيقة فقياسه على انزال الانعام قياس مع الفارق فالحاصل ان صاحب الاشاعة في الحقيقة بصدد شناعة صاحب البراهين فانه يمده في الاضلال و يمده في الضلال المهين و فاعلينا الا البلاغ المبين والله سبحانه هو الموفق والمعين واما ما قال صاحب الاشعة في توجيه الهام يامريم اسكن انت و زوجک الجنت ان صاحب البراهين شبه بمريم لمناسبة روحانيت بينهما وهى ان مريم كما حملت بلا زوج كذالک صاحب البراهين بغير تربية الشيخ الكامل والولي المكمل صار موردا لا

ہے۔ آپ ﷺ کے پاس آ کر کہا کہ پڑھ اور بعض روایتوں میں ہے کہ جبرائیل امین علی نبینا وعلیہ السلام نے سبز دریائی کے قطعہ میں کچھ لکھا ہوا آپ ﷺ کو دیا اور کہا کہ پڑھو آپ ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا مجھے حرفوں کی شناس نہیں اور دان پڑھ ہوں۔ اخیر حدیث تک یہ ترجمہ ہے۔ عبارت تفسیر عزیزی کا۔ اور ملا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر کے ملحقات میں لکھتے ہیں کہ شارح عقیدہ طحاویہ نے شیخ حافظ الدین نسفی کی منار سے ذکر کیا ہے کہ قرآن نام ہے نظم اور معنی دونوں کا اور ایسا ہی دوسرے اصول والوں نے کہا ہے اور امام اعظمؒ کی طرف جو منسوب کرتے ہیں کہ جس نے نماز میں قرآن کا ترجمہ فارسی پڑھا تو روا ہے تو آپ کا اس سے رجوع ثابت ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ باوجود قدرت عربی کے غیر عربی روا نہیں ہے اور یہ بھی آپ نے کہا ہے کہ جو شخص بغیر عربی کے قرأت پڑھتا ہے یا تو وہ دیوانہ ہے معالجہ کیا جائے یا زندیق ہے قتل کیا جائے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے عربی میں کلام کی ہے اور معجزہ ہونا قرآن کا نظم اور معنی دونوں سے حاصل ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔ پس قرآن وحدیث اور کتب عقائد اہل سنت سے محقق ہوا کہ تمام عربی آیات جن کا نام قرآن ہے وہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی ہیں اور انہیں حروف وکلمات سے لوح محفوظ میں لکھی ہوئی تھیں۔ حضرت امام اعظمؒ فقہ اکبر میں اور علامہ قاریؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علی نبینا وعلیہم السلام سے بطور اخبار یا حکایت کے جو ذکر کیا۔ اور فرعون وشیطان وغیرہما سے بھی جو بیان کیا ہے بے شک یہ دونوں قسم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی کلام قدیم ہیں جو ان سے خبر دی گئی ہے۔ یعنی موافق اس کے جو کلمات معانی پر دلالت کرنے والی لوح محفوظ میں لکھے گئے ہیں۔ آسمان وزمین اور ارواح کے پیدا کرنے سے پہلے کی۔ نہ یہ کہ حضرت موسیٰ وعیسیٰ وغیرہما

لهامات غيبية ومهبطا لعلوم لدنية بمحض ربوبية من الغيب وادنى مثال هذا التشبيه شعر نظامی ضمیرم
تہ زن بلکہ آتش فست کہ مریم صفت بکر آبستن ست ہے انتهى فباطل لان اركان التشبيه اربعة المشبه
والمشابهي و جالسبه واتاة التشبيه لفظ اوتقديراً كما فى المطول وغيره فى فقرة يامريم الخ بدون
ذكر المشبه كيف تيصور التشبيه بل خوطب صاحب البراهين ىبا ادم و يا عيسى و يامريم و بغير
عم من اسماء الانبياء فمن المحال ان يكون الشخص الواحد ابا واما و ابنا واما الربوبية الغيبة فلا
يفيض تحريك القران و دعوىٰ المساواة بالانبياء وغيره مما من الامور الخارجة عن الشرع
بالايقان فما ذلك الا الطغيان والعصيان والتعدى عن حدود الرحمن بما حصل الفراغ من بيان
بعض الهامات القسم الاول وما يتعلق بها من جواب تاويلات مويد فلنذكر شيئا من القسم الثانى
وهى التى تفهم منها فضيل صاحب البراهين على الانبياء والمرسلين صلوات الله تعالى و سلام
عليهم اجمعين فنموذ جها هذا كتب صاحب البراهين فى ص ٢٣ كان الله تعالى الهم اليه يحمد
ک الله من عرشاء تحمد افافه تصلے و فى ص ٥٠٢) يحمدک الله و يمشى اليک ترجم هذا
بان الله سبحانه قال له يحمدک الله و يمشى اليک شيئا استموا ربا انتهى يقول الفقير كان له
الحمد لايكون الا بعد الاحسان كما فى التفسير الكبير و النسا بوارے و فتح المذين وغيرها و فى
مجمع البحار ج والحمد راس لشكر من فيه اظهار النعمة ولانه اعم فهو شكر و زيادة انتهى فى
ردالمختار على الدار المختار فى تعريف ...... و عرفا فعل نبى عن تعظيم المنعم بسبب انعامه الى
قوله الى قوله والحمد حيث اطلق ينصرف الى العرفى لما قال السيد فى حواشى المطالع انتهى

انبیا علی نبینا وعلیہم السلام سے اور فرعون وشیطان اور دوسرے کفار سے سن کر اللہ تعالیٰ نے ان سے نقل کی ہے۔

پس اب کچھ فرق نہیں ہے درمیان خبر دینے حق تعالیٰ کے ان کے اخبار و حوال واسرار سے جیسے کہ سورۃ ''تبـــت یـــدا'' وآیت قتال وغیرھا میں ہے اور نہ درمیان ظاہر فرمانے باری تعالیٰ کے اپنی صفات وافعال وخلق مصنوعات میں جیسا کہ آیت الکرسی سورۃ اخلاص وغیرھا میں ہے اور نہ درمیان آیات آفاقیہ اور انفسیہ کے۔ کہ یہ سب کے سب باری تعالیٰ کی کلام ہے اور اس کی صفت پاک' حاصل الکلام' کلام اللہ شریف حادث نہیں غیر مخلوق ہے اور موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کی کلام اگرچہ حق تعالیٰ کے ساتھ ہوا اور ایسا ہی کلام دوسرے انبیاء ومرسلین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین وملائکہ مقربین کی مخلوق ہے جو ان کی پیدائش کے بعد حادث ہوئی اور قرآن حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی کلام ہے نہ مجازاً اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح قدیم ہے۔ مخلوق کی کلام کی طرح نہیں۔ کیونکہ ان کی ذات اور کلام دونوں حادث ہیں۔ اس لئے کہ صفت موصوف کے تابع ہوتی ہے اور یوں ہی کہا جائے گا کہ نظم عبرانی جو توریت ہے اور نظم عربی جو قرآن ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کلام ہے۔ اس لئے کہ ان کے کلمات وآیات کلام الٰہی کی دلیلیں اور علامات ہیں اور اس لئے کہ ان کی نظم کا ابتداء اللہ تعالیٰ سے ہی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب کوئی حدیث حدیثوں سے پڑھو گے تو یہی ہو گے کہ یہ جو میں نے پڑھا ہے اور ذکر کیا ہے میری کلام نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی کلام ہے۔ کیونکہ ابتداء اس کلام کی نظم کا رسول اکرم ﷺ ہی سے ہوا تھا اور اسی قبیل سے ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے آیت: ''افتطمعون ان یومنوا لکم'' اور آیت: ''وان

فمن المحال ان يحمد الله احمد امن مخلوقات و معهذا اليو جدفي القران ولا في الحديث الصحيح التصريح بما حاصله يحمد الله جليه محمد اواحدم من الانبياء صلى الله عليه وسلم بل قال تعالى لجميع عباده قولو الحمد الله رب العلمين فكيف يتصور ن يقول الله سبحان في حق صاحب البراهين يحمدک الله من عرشه الا اى يفضلک على جميع عباده الصالحين و الشهداء والصدقين والانبياء والمرسلين صلوات الله تعالى عليهم اجمعين ليت شعرى ما انعام صاحب البراهين على الله رب العلمين حتى استحق بهحمد محمود الحامدين هل هذا الابهتان عظيم نشاء من غاية الكبر والحمق والغرور وغاية الكذب والزور على ان ركاكة هذا الكلام المنسوب الى الله العلام ليس بمخفى على العلماء العلوم وما جاء في القران مجيد من لفظ الحميد فى و صفه تعالى فقد قرن الغني و العزيز وغيرهما ليدل على انه عزو جل محمود لا حامد وكما في التفاسير والتراجم وان فرض ان الحميد بمعنى الحامد فهو سبحانه حامد لذات و صفاته ر في مجمع البحار فيه الحميد تعالى المحمود على كل حال انتهى وما نطق القران بانه تعالى شاكر و شكور فالمراد منه انه تعالى يجازى القليل من العمل بالكثير من الثواب كما في عامة التفاسير وقال محى السنة في المعالم والشكر من الله تعالى ان يعطى فوق ما يستحق انتهى و في المجمع انه شكور تعالى من يزكو عند العمل القليل فيضاعف جزاء ه فشكره لعباده مغفرته لهم انتهى و في القاموس الشكر من الله تعالى المجازاة والثناء الجميل انتهى والفرق بين الحمد المدح اى الثناء الجميل

احد من المشركين " میں آیت قرآن مجید کو کلام اللہ فرمایا ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔ اور مشکوٰۃ میں سنن دارمی و جامع ترمذی سے بروایت نعمان بن بشیرؓ آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھوائی جس میں سے دو آیتیں خاتمہ سورۃ بقرہ کی نازل فرمائیں اور سنن دارمی سے بروایت ابو ہریرہؓ آیا ہے کہ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش سے ایک ہزار برس پہلے سورۃ طٰہٰ و یٰسین کی تلاوت فرمائی تھی۔ یہ ترجمہ ہے مشکوٰۃ کی حدیثوں کا۔ اب قرآن مجید اور حدیث اور عقائد اہل سنت کی کتابوں سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ قرآن مجید کی ساری آیتیں اللہ تعالیٰ کی ہی کلام ہے۔ کسی مخلوق کی کلام کو اس میں دخل نہیں ہے اور جو کچھ اس میں نبیوں کے قصے اور صدیقوں کی باتیں اور کافروں کی حکایات اور مخلوق کے مقالات ہیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی ہی کلام ہے جو اس پاک ذات نے ان لوگوں کے پیدا ہونے سے پہلے بموجب اپنے علم ازلی کے ان سے خبر دی ہے۔

پس صاحب رسالہ اشاعۃ السنہ کا یہ قول کہ آیت " انا خير منه " کلام شیطانی ہے اور آیت " انا ربكم الاعلى " کلام فرعونی ہے اور قرآن نہیں جانا جیسا کہ اشاعۃ السنہ سے اوپر منقول ہو چکا ہے۔ قرآن مجید کی صد ہا آیات کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ اور جمیع قصص قرآنی اور حکایات فرقانی کو کلام مخلوق بنا دینا کفر نہیں تو اور کیا ہے؟ " اعاذنا الله سبحانه وجنب المسلمين عن ذالك " ملا علی قاری امام اعظمؒ کی فقہ اکبر کے اس قول کے نیچے کہ کلام اللہ شریف غیر مخلوق ہے لکھتے ہیں کہ کلام اللہ و صفات قدیمہ ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ جس نے قرآن مجید کو سن کر خیال کیا کہ بندہ کی

بین وثم من البین ان النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم صرح وارتقی الی اللّٰہ سبحانہ لیلۃ المعراج کما فی القران والحدیث وھھنا یمشی و ینزل باللّٰہ سبحانہ الی صاحب القادیان فسبحان الذی لیس کمثلہ شی ثم فی ص ۵۵۸) ادعی صاحب البراھین بانہ الھم الیہ ھذا الالھام الم نشرح لک صدرک الم نجعل لک سھولۃ فی کل امریت الفکر وبیت الذکر ومن دخل کان امنا و صرح فی ترجمۃ ان اللّٰہ اعطانی بیت الفکر و بیت الذکر والمراد من بیت الفکر علو بیتی الذی اشغلت فیھا بتالیف البراھین و اشتغل والمراد من بیت الذکر المسجد الذی بینت فی جنب تلک العلود وصف اللّٰہ ذلک المسجد بالفقرۃ الاخیرۃ ای ومن دخلہ کا ن امنا انتھی بترجمۃ عبارتہ یقول الفقیر کان اللّٰہ لہ ان ھذہ الایۃ ای ومن دخلہ الایۃ نزلت فی شان بیت اللّٰ ہالمبارک کما قال تعالٰی اوّل بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعلمین فی سلیت بینت مقام ابراھیم ومن دخلہ کان امنا وما مدح اللّٰہ الکریم مسجد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم والا المسجد الاقصی الذی ھو قبلۃ الانبیاء بھذا النعت العظیم المختصر بالبیت الکریم فادعاء صاحب البراھین بان ھذہ الامت انزلھا اللّٰہ سبحان علیہ ففی وصف مسجدہ اقرار بفضلہ علیھما ظھر من ھنا شی وھوان صاحب البراھین اشتھر فی ابتداء کتابہ انہ یملک العقار وغیرھا التی قیمتھا عشر الاف ربۃ وادعی انہ صاحب الالھام والمخاطبۃ الالھیۃ فمع ھذا القرب الاتم والعلول المعظم ماحج الی الیوم بیت اللّٰہ المکرم لان الحج لتحصیل تکفیر الخطیات وامن یوم المجازات وھذا ان الاحران فاصلن لہ فان اللّٰہ تعالٰی قال لھا عمل ماشئت فانی قد غفرت لک ص ۵۶۰) والامن المطلوب قد حصلی لمصلی

کی کلام ہے تو ضرور وہ کافر ہوا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کی مذمت فرمائی ہے اور اس کو عذاب دوزخ سے ڈرایا ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا اور یہ بھی اسی کتاب میں ہے اگر کوئی اعتراض کرے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن رسول کریم کی بات ہے۔ اس نے دلالت کی کہ قرآن رسول کریم کی کلام جبرائیل یا محمد ﷺ کی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ غد رسول بتارہا ہے کہ اس نے قرآن کو اپنے بھیجنے والے سے پہنچایا ہے۔ اس لئے یوں نہیں فرمایا کہ یہ کلام فرشتہ یا نبی کی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ رسول نے اپنے بھیجنے والے یعنی حق تعالیٰ سے پہنچایا نہ یہ کہ اس نے اپنی ذات سے یہ کلام پیدا کی ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد رسول سے ایک آیت میں جبرائیل ہے اور دوسری آیت میں محمد ﷺ ہیں۔ پس دونوں کی طرف سے اس کلام کی نسبت کرنے سے ظاہر ہو گیا کہ یہ نسبت صرف پہنچانے کے واسطے ہے۔ کیونکہ ایک شخص نے جس کلام کو پیدا کیا ہو تو منع ہے کہ دوسرا اس کو پیدا کر سکے۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ بے شک حق تعالیٰ نے قرآن کو آدمی کی کلام بتانے والے کی تکفیر کی ہے۔

پس جس نے قرآن کو آنحضرت ﷺ کی کلام بتایا کہ آپ ﷺ نے از خود یہ کلام بنائی ہے تو وہ کافر ہوا اور اس میں کچھ فرق نہیں کہ قرآن کو آدمی کی یا جن کی یا فرشتہ کی کلام کہے۔ (یعنی ان تینوں صورتوں میں سزا اس کی دوزخ ہے) اس لئے کہ کلام اس کی ہوتی ہے جس نے اول کہی ہو۔ نہ اس کی جس نے پیغام پہنچایا ہو۔ (یہ ترجمہ ہے عبارت فقہ اکبر کا۔ یہ خوش کہا ہے کہنے والے نے کہ:

مسجده وهو مع الخيرا ماصه و بانيه و سبق من ص ۵۶۲) ان الدين المتياس اثبت على جميع الانام والله تعالى امرالناس بان ياخلو الطريقة المحقة من صاحب القاديان انتهى فما الحاجت الى اداء الحج بل يحسب ادعائه قاديانته اليوم مكة المحيمة فعوذ بالله من شر شر البيرية فالانبياء و سيد المرسلين كانو العجون ويطوفون البيت و لم يحج من يمشي اليه و يحمده رب البيت ثم قال في ص ۵۰۲) انه الهم الله سبحانه اليه هذا الكلام انت معي وانا معك خلقت لك ليادونها يا سانت مني بمنزلت لا يعلمها الخلق انتهى يقول الفقير كان الله له قال الله تعالى وما محمده رسول الاية وايضاً محمد رسول الله الاية فعلم منزلت جبيب الرحمن من القران صلى الله عليه واله قدر غره وكمال و لنعم ماقيل بمبلغ العلم فيه انه بشر و انه خير خلق الله كلهم فيعلم هذه المنزلة الخلق و يشهدون انه رسول الخلق و يدعي صاحب البراهين انه يقول الحق في شانه انت مني بمنزلت لا يعلمها الخلق فثبت من ظاهر هذا الكلام فضيلة عليه و على سائر النبين صلوات الله و سلامه عليهم اجمعين وهو كاذب فيه باليقين ثم كتب صاحب البراهين في ضميمة اخبار رياض الهند المجرية في بلدة امر تسر الغرة مارج المشهراه بخيزى ۱۸۸۶ء المطبوعة في بلدة هوشيار بوردان الله تعالى قال في حصه انت مني وانا منك ص ۱۴۸ ص ۳ من كالم الثاني وقال تعالى في حق والى للبشر ومصظهر الاول والاخر مظهر الحق والعلا كان قله نزل من السماء ص ۱۴۷ من كالم الثاني يقول الفقير كان الله له الالهام الاول هو فقرة الحديث الصحيح المتفق عليه قال صلى

اگرچہ قرآن از لب پیغمبر است

ہر کہ گوید حق نہ گفتہ او کافر است

ان معتبر سندوں سے اگر صاحب اشاعۃ السنۃ کی تسلی نہ ہو کہ یہ علماء مقلدین کے حوالی ہیں۔شاید ان کو پسند نہ ہوں تو اولاً اس کا جواب یہ ہے کہ شرح فقہ اکبر سے اسی اشاعۃ السنۃ کے ص ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴ میں بھی سند لی ہے اور نیز ص ۳۱۴ اشاعۃ السنۃ میں بھی حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی کمال تعریف کر کے ان سے سند لی ہے۔اور ثانیاً یہ جواب ہے کہ علماء غیر مقلدین بھی اسی اعتقاد پر ہیں جو اوپر مذکور ہوا ہے۔جیسا کہ سنداً ان کی بھی بعض کتابوں سے منقول ہوتا ہے۔تاکہ ظاہر ہو کہ اشاعۃ السنۃ والا نے اپنی قوم سے بھی سخت مخالفت کی ہے۔"نہج مقبول من شرائع الرسول" جو تالیف ہے بڑے بیٹا مولوی صدیق حسن بھوپالی کی اور خود مولوی مسطور نے اس کی تصحیح کر کے بھوپال میں چھپوائی ہے اور یہ باپ بیٹا مشاہیر علماء غیر مقلدین سے ہیں۔اس میں لکھا ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کلام ہے۔اسی سے ابتداء ہوئی اور اسی کی طرف رجوع ہوگا اور قرآن کے لفظ اور معنی دونوں اللہ تعالیٰ سے ہیں جبرائیل امین صرف ناقل ہیں آنحضرت ﷺ فقط پہنچانے والے ہیں اور جتنے لوگوں نے قرآن مجید پڑھا اور پڑھیں گے وہ تمام اللہ تعالیٰ کی کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ کلام فرمائی اور بے شک حضرت جبرائیل نے ان سے سنی اور بالیقین آنحضرت ﷺ پر اتاری جو کوئی کہے کہ وہ کلام فرشتہ کی یا آدمی کی ہے تو اس کا مکان دوزخ ہے۔یہ ترجمہ ہے عبارت فارسی نہج مقبول کا اور یہ عبارت اس کے ص ۵ میں ہے۔قولہ یعنی اشاعۃ السنۃ میں لکھا ہے اور اگر بعینہ ان دونوں کی نسبت یہ خیال کریں کہ بہ ضمن حکایت ابلیس و فرعون یہ کلام خدا میں پائی گئی ہیں تو

الله عليه وسلم لعلي انت مني وانا منك اى انت متصل بى في النسب و للصص والسابقة والمحتدو غيرها كذافي القسط لاني والكرماني شرحي البحار يعني في الاخوة والقرب وكمال اتصال والاتحاد كذا في المرقات واشعة اللمعات شرحي المشكوٰة وقال الكرماني ومن هذه تسمي اتصالية انتهى فعلم منه ان صدورهذا الكلام بين القريبين من النسب والمهد وغيرهما صحيح لاشك فيه واما الله المنعوته بنعت لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد والموصوف بصفة. لا يتصل بشئ ولا يتحدو لا يشبه مع شئ كما صرح به علماء العقائد فكيف يقول الله سبحانه لا حد من عباده انت مني وانا منك ماشاه فتحقق ان هذا بهتان بهة صاحب البراهين لغرض اثبات فضيلة من الانبياء والمرسلين صلوات الله عليهم اجمعين واما الالهام الثاني فهو ايضاً كذب محض و بهتان عظيم لان المشابهة المعيرة بلفظة كان اشد مشابهة من غيرها كما مومن الاتقان فلما آشبه والاصاحب البراهين اشد مشابهة به سبحانه و تعالى عما يقول الظلمون ملواً كبيرا فوالده في اعلى العلى معنى يعادل الالبلا اشتباه فسبحان من تازه عما يصفه الملحدون و نعوذ بالله من غضبه و عقابه و شي عباده ومن همزاه الشياطين وانا يحضرون ولكن هذا اخر ابتالة المهاة برجم الشياطين برحا غلوطات البراهين والحمد لله رب العلمين وصلى الله تعالى على خير خلقه و حبيب محمد و عترته كلما ذكره الذاكرون وكلما فضل من ذكره الغافلون و بعد ختم هذه الرسلة بعرض المشتاق الى وفوور كرم الخلاق القصودے كان الله له لساد انا وموالينا حضرات علماء الحرمين الشريفين زادهم الله الكريم حرمة وكرامة في الدارين و عزة و شرافة في السلوين

یہ کلام رحمانی اور جزو قرآن کہلاتے ہیں۔ انتہاء بلفظہٖ فقیر کہتا ہے کہ آیت: ''انا خیر منہ'' اور آیت ''انا ربکم الاعلی'' کو اللہ تعالیٰ کی کلام اور جزو قرآن بنانے میں کسی کے خیال کرنے کی کیا حاجت؟۔ یہ دونوں آیتیں فی الحقیقت اور دراصل حق تعالیٰ کی کلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمایا ہے اور شیطان فرعون کے پیدا ہونے سے ہزار ہا برس پہلے حق تعالیٰ نے ان کو لوح محفوظ میں لکھوایا جیسا کہ قرآن و حدیث وعقائد اہل سنت سے اوپر مبرہن ہو چکا ہے۔

پس اس کلام عربی معجز نظام کو شیطان و فرعون کی کلام بنانا اور قرآن میں ان سے نقل کا اعتبار و خیال کرنا محض ہذیان اور بہتان ہے۔ خدائے سبحانہ وتعالیٰ جمیع اہل ایمان کو اس اعتقاد و خیال سے بچائے اور عاقبت بخیر فرمائے۔ واضح رہے کہ یہ اقوال صاحب اشاعۃ السنہ کے جن کا مبنائے اختلاف متکلم پر ہے صاحب براہین احمدیہ کی تائید کی تمہید میں تھے جس میں صاحب اشاعۃ السنہ نے اس کی محبت میں اپنا ایمان قربان کر دیا جیسا کہ شرعاً محقق ہو چکا ہے۔ اب فقیر کاتب الحروف اس کے وہ اقوال جو اصل تائید صاحب براہین میں ہیں جن کا مدار اختلاف مخاطب پر ہے نقل کر کے ادلہ شرعیہ سے ان کی تردید لکھتا ہے۔ واللہ هو المعین!

قولہ! ''ایسے ہی اختلاف مخاطب کے سبب اختلاف کلام کو سمجھنا چاہئے۔'' انتہاء بلفظہٖ فقیر کہتا ہے کہ ایک نقص اس پر وہ لکھا گیا ہے دوم علمائے معانی وغیرہم نے تصریح کی ہے کہ کلام یا خبر ہے یا انشاء اور ان دونوں کے معنی میں کسی نے اختلاف مخاطب کا کچھ بھی اعتبار نہیں کیا نہ معلوم کہ اس نئے مولوی نے یہ اقسام کلام کہاں سے نکالی ہیں۔

باني عشرت في الصفر المظفر ص ١٣٠٢ من هجرة سيد المرسلين صلوات الله و سلامه عليه و على سائرالانبياء اجمعين على اشتهار صاحب البراهين الذي هو نقل في ابتداء هذا التحرير و اشتهر بطبعه عشرين الفاً في اقطار الارض غايت التشهير فلما رأت فيمان مشتهره ادعى بتاليف كتابه بامره والهامه تعالى ووصف بنفسه فيه باوصاف يتعدي بها حدود الله عزوجل كرهت ذالك وما طب نفسي عما هنالك ثم رائت كتابه لكشف حقيقة الحال بالكمال فوجدت الها ماته مخالفة للشرع الشريف بتحريف كلام الله الالطيف و غير ذلك مما صرحة في هذه الاوراق بعون الملك الخلاق فكتبت الي مؤلف البراهين بنية اداء حق اخوة الاسلام ان يرجع من هذه الدعاوى الكاذبة المرام و يبيع كتابه ببسان ردالاديان الباطلة النظام فما جاءني بذلك وماتاب عما هنالك فذكرت بعد ذلك في بعض مجالس تذكير المسلمين ان الهامات كيا يه حرفت و بدلت كلام رب العلمين و شلاك من لفه نفسه في فضائل النبيين جعل القران عضين فطلب مني مويده صاحب الاشاعة الخلوة للكلام في امرا لالهام فلعلي بان صاحب البراهين و مؤلف الاشاعة و اصف احدهما للاخر في الكتاب و اظهر الثاني حقيقة الاول في رسالته عند الاصحاب و بهذه المواصفة والممارحة امن بحقية صاحب البراهين اكثر العلماء و جميع العوام من غير المقلدين و بعض العلماء و كثير العوام من المقلدين وصارقاديانه مرجعا لحق اص و العوام مثل بيت الحرام مارضيت بالكاملة في الخلق بل طلبت البحث معه لاظهار الحق بمحضه من العلماء والاذكيا فما

قوله! ''جو کلام خدائے تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے خطاب میں فرمایا ہے اور وہ ایک کتاب معروف میں درج ہو کر مسلمانوں میں پڑھا جاتا ہے۔ وہ قرآن کہلاتا ہے۔'' انتہیٰ بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ خطاب کلام میں بصیغہ حاضر ہوتا ہے۔ تلخیص المفتاح مطول کے متن میں لکھا ہے کہ تکلم سے خطاب کی طرف آیت ''ومالی لا اعبدالذی '' میں اور خطاب سے غیبت کی طرف آیت ''حتی اذا کنتم '' سے ''الفلك '' میں اور غیبت سے خطاب کی طرف آیت ''ملك یوم الدین ۔ ایاك نعبد '' میں التفات ہے۔ یہ ترجمہ ہے اس عبارت عربی کا جس سے ثابت ہوا کہ خطاب مخاطب کر کے بات کرنے کا نام ہے۔

پس معلوم رہے کہ یہ تعریف قرآن مجید کی جو صاحب اشاعۃ السنہ نے بیان کی ہے اس سے ہزارہا آیات قرآن کی قرآن ہونے سے خارج ہوگئیں۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ قرآن مجید کی تمام آیات سے مخاطب نہیں ہیں۔ یعنی سارے قرآن مجید میں آپ ﷺ کو خطاب نہیں کیا گیا۔ بلکہ وہ آیتیں جن میں آپ ﷺ کو خطاب ہوا ہے مثل اور علم دیا آپ ﷺ کو اس کا جو آپ ﷺ کو معلوم نہ تھا اور کہہ دے یا محمد ﷺ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اور بے شک ہم نے تجھے فتح ظاہر کردی تا کہ خدا آپ ﷺ کی اگلی پچھلی تقصیریں معاف کرے اور سب تیرے ... بہت تھوڑی ہیں۔ آیات وخطاب کا اور ایسی آیات خطاب تھوڑا سا حصہ ہیں قرآن مجید کا اور نیز غیر آنحضرت ﷺ کے قرآن شریف کی بہت سی آیات میں مخاطب ہیں جیسا کہ بنی اسرائیل اور اس امت مرحومہ کے مومن اور کفار اور جن وغیرہم اور نیز صدہا آیات قرآنی ایسی ہیں جن میں کسی کو خطاب نہیں کیا گیا۔ ... اس

قبل صاحب الاشاعة هذا للدعا بل ما اجابني في هذا الدعا فبعد ذلك في شهر الجمادی الاخری اعلنت بطبع الاشتهار ان اکثر الهامات صاحب البراهين مخالفه لاصول الدين الاسلام فاني اطلب عنه ومن مؤيده صاحب الاشاعة المناظرة في مجلس العلماء الاعلام حتی يظهر الحق ولا يختل عقائد الخواص والعوام فما اجابا بذلک ايضاً ثم کتبت في شهر رمضان المبارک رسالة هندية لرد هفواتهما نصرة الدين و عرضتها علی علماء الفنجاب والهند فوافقوني في اعبار مخالفة صاحبي البراهين والاشاعة الشرع المتين فبعد ذلک قال لي بعض رؤساء بلدة امرت اسربان المصلحة في المناظرة الاظهار الحق اولا و باشتهار ماظهر من الحق ثانياً فقبلة و قلت لذاتي سعيت لهذا الامر منذ ثمانية عشر شهراً لکن لا يقبله صاحب البراهين فقال لي اني اسعي للمناظرة وکتب الی صاحب البراهين ثم کتب الی ذلک الياس ان صاحب البراهين يقول في کتابي تصوف فانا طرحته من العلماء الصوفية و سماللئة رجال فقبلتهم طلبت منه ان يجمع معهم العلماء الثلثة الا خرين و يعين اليوم للمناظرة عند القوم فما اجاباني الی الان وما لنطبعت تلک الرسالة الهندية الی هذا الزمان رجاء ان تترين متصحيح حضرات علماء الحرمين المتحده ليظهر لهاية اعتمادها عند المسلمين و يتسند اختلال الدين المتين و يرجع الی الحق بعض العلماء من المقلدين المصدق لصاحب البراهين فترجمتها في العربية في شهر شوال ١٣٠٣ وما فعلت ماذکرت الاحماية للقران المبين ورعاية لحقوق حضرات الانبياء والمرسلين صلوة الله و سلامه عليهم اجمعين وصيانة لعقائد المسلمين و ارسلها الی جنابکم المحيي لمراسم الدين والمعاذ والملجاء للمؤمنين

تفسیر کی رو سے صد ہا آیات قرآن مجید ہونے سے خارج ہو گئیں۔ مرزا قادیانی کے اس مؤید پر سخت افسوس ہے جس نے تقاضائے محبت اور ان کی مُغلی دوستی میں ہزارہا آیت قرآنی کو کلام اللہ شریف سے نکال دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کا منتقم کافی ہے۔ سبحان اللہ! عوام اہل اسلام ایسے لوگوں کو علماء دین سے جانتے ہیں اور وہ اپنے رسالہ کا نام اشاعۃ السنہ مشہور کر کے آپ کو اکابر مصنفین سے اور صاحب براہین احمدیہ کو کاملین مکملین سے مانتے ہیں اور فی الاصل یہ دونوں صاحب سارے غیر مقلدین کی طرح دنیا کی سخت محبت میں گرفتار ہیں اور مال حرام وحلال کے جمع کرنے کی کوشش میں سرشار ہیں۔ چنانچہ اپنے رسالوں کے حق تصنیف بیچ کر بہت سے روپے جمع کر لیتے ہیں اور خود رسالہ اشاعۃ السنہ جو سال تمام میں چوبیس جزو ہوتا ہے ایک یا دو روپیہ اس کی قیمت میں عمدہ منفعت ہے اور صاحب اشاعۃ السنہ نوابوں سے تیس روپیہ سالانہ اور دوسرے غنیوں سے پندرہ روپیہ اور متوسط گزاروں سے سات روپیہ اور کم وسعت والوں سے تین روپے بارہ آنہ سالانہ لیتے ہیں اور براہین احمدیہ جو تینتیس جز کی کتاب ہے۔ بازاری قیمت دو یا تین روپے رکھتی ہے۔ مرزا قادیانی نے ادنیٰ قیمت اس کی پچیس روپیہ اور اعلیٰ قیمت ایک سو روپیہ تک مقرر کی ہے جو اس کی کتاب خرید ے خواہ وہ رافضی ہو یا بت پرست ہی ہو ان کی بہت مبالغہ اور غلو سے تعریف کرتا ہے اور جو اس کی کتاب کوئی نہ خریدے۔ اگرچہ نواب مسلمان ہی ہو۔ اس کی پرلے درجہ کی توہین کر کے قارون سے اس کو تشبیہ دیتا اور دنیا پرستوں سے بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ اس کی کتاب کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے حصہ کے ابتدائی اوراق ملاحظہ کرنے سے یہ

مع الکتاب البراھین ورسالۃ الاشاعۃ المشتملۃ علی وصفہ تاویل اقوالہ ومع اشتہاری صاحب البراھین لطلب التوجہ من حضرتکم الی ملاحظہ ھذہ الرسالۃ وتوافق النقل بالاصل وان کان ماکتبہ حقاموا فقا بالکتاب والسنۃ واجماع الامۃ قربتوھا بتصحیحم الشریف ومکان فیھا من الخطاء والسھو فاصلحوھا باصلاحکم اللطیف وبینوا بالبیان الشافی والشرح الکافی طلباً للاجر العافی حکم صاحبی البراھین والاشاعۃ معتقد بھما وحکم کتابیھما شریعۃ و طریقۃ حتی یطمئن المسلمون و یرجعون الی الحق کلھم اجمعون فجزاکم اللّٰہ الشکور خیر الجزا فی الدنیا والعقبی وسلمکم وابقاکم لتایید دینہ سید الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والثنا وزادکم اللّٰہ تعالٰی بسطۃ فی العلم والجسم لاحقاق الحق وابطال الباطل عند الکرام وعلیکم مدار الاسلام الی یوم القیام والسلام خیر الختام مع الاکرام و رزقنا اللّٰہ المجیب الدعوات لماء کم ولیاؤکم الموصلۃ الی السعادات العظیم والبرکات الکبری بالامن والامان والسلامۃ والاسلام والحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی مظھر جمالہ و نور و کمالہ و الہ و صحبہ قد رجودہ و نوالہ عدد جمیع معلومات العلیم العلام تمّت الرّسالۃ وشرعت التقاریظ. تقریظ حضرت سید العلما سید الاتقیا مولانا مولوی محمد رحمۃ اللّٰہ الھندی المھاجر الذی اعزہ حضرت سلطان الروم بتجویز شیخ الاسلام فی الروم بخطاب پایہ حرمین شریفین و کتب لہ فی منشور بالقاب عالیۃ. بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. اما بعد فانی سمعت ھذہ الرسالۃ من اولھا الی اخرھا فوجدتھا صحیحۃ العبارۃ والمضمون والعقول التی

حال معلوم ہوجاتا ہے اور نیز جب بہت سے روپیہ آنے کا اس کو الہام ہوتا ہے تو کمال ہی خوشحال ہوتا ہے اور جب معلوم ہو کہ وہ تھوڑا سا روپیہ ہے تو تحت غم کا پامال ہوتا ہے۔ جیسا کہ براہین کے ص۵۲۲ سے ۵۲۴ خزائن ص۶۲۵،۶۲۶ تک کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہے۔

پس یہ سارا مدار دنیا کی تحت محبت اور روپیہ پیسہ جمع کرنے پر ہے جس کو دانشمند بخوبی جانتے ہیں اور پورا علم حق تعالیٰ کو ہے۔ الحاصل قرآن مجید کی جامع مانع تعریف وہ ہے جو علماء اسلام کی کتابوں میں درج ہے۔ چنانچہ حضرت امام اعظمؒ کی فقہ اکبر اور ملا علی قاری کی شرح میں لکھا ہے قرآن مجید حضرت ﷺ پر تیئیس برس کی مدت میں آیت آیت اتارا گیا ہے اور مصحفوں میں لکھا ہوا ہے۔ یعنی جو دفتین میں مکتوب ہے وہ سب کلام اللہ ہے پر دوسری جگہ فقہ اکبر اور اس کی شرح میں لکھتا ہے کہ قرآن مجید مصحفوں میں لکھا ہوا اور دلوں میں یاد اور زبانوں پر پڑھا گیا اور آنحضرت ﷺ پر باتدریج اتارا گیا ہے۔ بواسطہ حروف، مفردات و مرکبات مختلف حالتوں میں یہ ترجمہ ہے عبارت عربی کا۔ اب دانشمند لوگ اس نہایت عجیب و غریب آدمی کو دیکھیں جو تنزیل اور خطاب میں امتیاز نہیں رکھتا اور قرآن مجید کی آیات کو فرعون و شیطان کی کلام بنادیتا ہے اور اس مایۂ علمی پر اس کو یہ ادعا ہے کہ مجتہدین دین غلطی پر تھے اور میں دین متین کی تائید کر رہا ہوں۔

پس یقیناً یہ رعونت اور جہل مرکب کا شعبہ ہے پھر اشاعۃ السنہ میں لکھتے ہیں۔

قولہ! ''وہی کلام (یعنی جس کا نام قرآن ہے) اگر کسی غیر نبی کے خطاب میں اور پہلے توریت انجیل

نقلها حضرت مؤلف هذه الرسالة جزاه الله خيرا مطابقة للاصل وقد سمعت قبل هذا ايضاً من الثقات المعتبرين حال صاحب البراهين الاحمدية فهو عندي خارج من دائرة للاسلام لايجوز لاحد اطاعت وجزى الله مؤلف هذه الرسالة عسى ان ينجو عطالعتها كثير من الناس من ان يتبعوا صاحب البراهين الاحمدية عصمنا الله و جميع المسلمين من اغواء الشياطين ومكرهم و خديعتهم وانا الفقير اتراهي لقة الله ابن خليل الرحمن غفر الله لهما ولجميع المسلمين اجمعين.

تقریظ حضرت مفتی مکۃ المکرمۃ الاحناف

الحمد لمن هو به حقيق و منه استمداد الفون والتوفيق الحمد الله الذى تنزهت ذاته العالية عن الغفلة و اللسيان وتقدست اسماء ه و صفاة عن ان يعتريها زوال او نقصان و جعل العلماء في كل عصر و زمان قائمين بحفظ الشريعة و قواهم علي اظهار الحق واسماد الباطل بلا مداهنة شنيعة واجرالهم بذلك اجراً و افراً وخيرات بديفه حيث بينوا اما هو صواب وما هو خطاء كسراب بقيعة والصلوة والسلام علي سيدنا محمدنه الذى جمع فيه مولاه الفضل جميعه و علي اله و اصحابه و النفس من السميعة المطيعة امابعد فقد الهمت علي هذه الرسالة الشريفة والنقول اللطيفة فراقيها هي التي تقربها العبستان وان غلام احمد القاديان قدهوى به الشيطان في اربعة الهلاك والخسران فجزى الله جامع هذه الرسالة خير الجزاء و اجزل ثوبه واحسن يوم القيامة حابنا ومابه امين و صلي الله تعالي علي سيدنا محمد و علي اله و صحبه امر برقمه خادم الشريعة راجي اللطف الخفي محمد صالح ابن المرحوم صديق كمال الحنفي مفتي مكة المكرمة الا كان الله لهما حامداً

وغیرہ میں یا کسی ولی کے الہام میں خدا نے فرمایا ہے تو وہ قرآن نہیں کہلاتا۔ گو حقیقت میں وہ بعینہ وہی کلام ہے جو قرآن میں پایا جاتا ہے۔'' انتہاء بلفظہ! فقیر کہتا ہے کہ اس عبارت میں ہر چند بہت سی غلطیاں ہیں مگر جن کا بیان یہاں پر ضروری ہے وہ یہ ہیں اوپر لکھا گیا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کو قرآن بنانے میں خطاب کو کوئی دخل نہیں۔ قرآن وہ ہے جو سرور عالم ﷺ پر اتارا گیا اور آپ ﷺ کی طرف کلام الٰہی سے وحی ہوا۔ اور قرآن اس اترنے سے پہلے بھی قرآن تھا اور اس سے پیچھے بھی قیامت تک قرآن ہی کہلاتا ہے اور کسی ولی پر کوئی آیت قرآن کی الہام ہو جائے تو وہ قرآن سے خارج نہیں ہوتی ہے بلکہ قرآن مجید ازل سے ابد تک قرآن ہی ہے۔ یعنی اس کے کلام نفسی قدیم ہے اور اس کی نظم بھی حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور بے شک خدائے پاک نے جس کا نام قرآن حکیم رکھا ہے۔ پس غیر ممکن ہے کہ قرآن غیر قرآن بن جائے اور عقائد اہل سنت میں مقرر ہو چکا ہے کہ حق سبحانہ کی صفات پر بھی تغیر نہیں آتا ہے۔ جیسا کہ اس کی ذات پر بدلتا نہیں ہے اور خود غیر مقلدین کی نہج مقبول میں ہے وبرذات وصفات الٰہی تغیر نمی رود ص ۱۰ اس ۱۹ میں دیکھو۔ پر تعجب یہ ہے کہ خود صاحب براہین جس جس آیت قرآن کی اپنی طرف الہام ہونے کا مدعی ہے۔ ان کا آیات قرآنی ہی نام رکھتا ہے۔ جیسا کہ اوپر براہین کے ص ۴۸۵، ۴۹۸، خزائن ص ۵۷۷، ۵۹۲ سے منقول ہو چکا ہے اور یہ صاحب اشاعۃ السنۃ اس کی تائید میں قرآن کو غیر قرآن اور بعض آیات قرآن کلمات فرعونی و شیطانی بنا رہا ہے۔ خدا جانے یہ شخص اگر قرآن کی بے ادبی میں غضب الٰہی سے پروا نہیں رکھتا تو اتنا بھی نہیں جانتا کہ خلاف مرضی قائل کے اس کے

مصلیاً مسلماً تقریظ حضرت شیخ العلماء مفتی الشافعیة بمکة المحمیة الحمد للّٰہ الذی یسر بهذا الذین من یقوم بحقه من خفض کل زندیق ضال مضل وردی ورقمة تصر کل عالم هاد مهتدد اعانة و رفعه و بعد فقد تظردی فیما نسب لغلام احمد القادیانی الفنجابی نان صح مانسب الیه عنه کان من الضالین المضلین ومن الزنادقة الملحدین ومثله فیماذکر محمد حسین المویدله برسالة المسلماة باشاعة السنة فکل منهما یجب علی ولی الامر وفقه اللّٰہ لما یحبه و یرضه ان یعزرهما التعزیر البلیغ الذی یحصل یردعهما و ردع امثالهما واما ما الفاء الامام الفاضل والهمام الکامل الشیخ محمد ابو عبدالرحمن غلام دستگیر الهاشمی الحنفی القصوری فی بیان ضلال المذکورین و ابطال اقوالهما وسماه برجم الشیاطین بردا غلوطات البراهین فتالیفه المذکور هو الحق الذی لاشک فیه فجزلهم اللّٰہ عن الاسلام والمسلمین الجزاء الجمیل و احله فی القلوب المحل الجلیل واللّٰہ سبحانه و تعالیٰ اعلم قاله بفمه و رقمه بقلمه المرتجی من ربه کما لاالنیل محمد سعید بن محمد بابعیل مفتی الشافعیة بحکمة غفر اللّٰہ له ولوالدیه والجمیع المسلمین تقریظ حضرت مفتی الماکیة بمکة المحمیة الحمدللّٰہ رب العلمین رب زدنی علما اللهم هدایة للصواب من یهدی اللّٰہ فلا مضل له ومن یضلل فلا هادی له اما صاحب هذا المقال فقد انغمس فی الجر الخواطر الشیطانیة والهواجس النفسانیة فما اکذبه واشقاه حیث ادعی ما ادعاه من الدجل المنصوص علیه یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم الحدیث واما

قول کی توجیہ کر رہا ہے۔ الٰہی ایسی نادانی سے پناہ دے۔ ہم رے اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر۔ پھر اشاعۃ السنہ کے ص ۳۰۴ میں جو لکھا ہے کہ:

قولہ! ’’شیطان بجز برائی گمراہی کے اور کچھ القانہیں کرتا ہے اور ان الہامات میں سراسر ہدایت تسلیم کی گئی ہے۔ گمراہی کی کوئی بات ان میں مانی نہیں گئی پھر یہ القاء شیطانی کیوں کر ہو سکتا ہے‘‘۔ ... الخ! انتہا بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ اوپر محقق ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی نے براہین کے الہامات میں حق تعالیٰ پر افتراء کیا ہے اور قرآن مجید کی آیات میں لفظی معنوی تحریف کی ہے اور اپنی خودستائی یہاں تک بیان کی ہے کہ انبیاء سے برابری کر دی ہے تو یہ سب برائیوں سے بڑھ کر برائی اور سخت بے حیائی ہے جس کو دیدہ حق بین اور دل حقیقت گزیں عطاء نہ ہو تو وہ ان باتوں کو کب دیکھتا ہے اور کیوں پرواکرے ان باتوں کی جو خود سواد اعظم سے نکل جائے اور صاحب براہین احمدیہ اس کی کمال مدح کرے۔ یہاں تک کہ بادعاء الہام رب العالمین اس کو کاملین مکملین میں داخل کر دے اور غیر مقلدین وغیرھم کو اس کے کمال حال و مآل پر آگاہی بخشے تو یہ صاحب اشاعۃ السنہ اس کے اقوال باطلہ کو نہایت اہانت قرآن کریم سے کیوں نہ تائید کرے۔ خدا ہی اپنے دین کا حافظ جو رہا یہ کہ اشاعۃ السنہ کے ص ۲۵۹ میں تحریر ہے عربی فقرہ انا انزلناہ قریبا من القادیان!

قولہ! ’’وبالحق انزلناہ وبالحق نزل‘‘ اس میں کسی کو لفظ نزول سے نزول قرآن یا وحی رسالت کا شبہ گزرے تو اس کو یوں دفع کر سکتا ہے کہ یہ لفظ (نزول) وحی رسالت یا قرآن سے مخصوص نہیں

المؤیدله بالرسالة المسماة باشاعة السنة فهو اشقی منه نقوله تعالی ولاتعاونوا علی الاثم والعدون الایة فکل منهما یجب علی ولی الامر تعزیرهما التعزیر البلیغ واماما الفه الفاضل العلامة الشیخ محمد ابو عبدالرحمن غلام دستگیر الهاشمی الحنفی القصوری فی بیان ضلال المذکورین وابطال قوالهما فقداجاد فیه بماذکره من الحث البلیغ علی اتباع الدین الحق القوام واللّٰه اعلم اللهم لاتجعلنا ممن اتباع هواه و سلک طریق الشیطان فاغواه وحسن له سؤ المقال فارواه امین بجاه الایمان کتبه ماجی الم فومن واهب العطیة محمد ابن المرحوم الشیخ حسین مفتی المالکیة ببلد اللّٰه الحمیة مصلیا و مسلما تقریظ حضرة مفتی لحنابلة بمکة المعظمة الحمد للّٰه الذی انزل علی عبده الکتاب الصادق فی قیله القائل فیه وان هذا مراطی مستقیما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله والصلوة والسلام علی سیدنا محمد نبیه و حبیبه و خلیله و علی اله و اصحابه وانصاره وتابعی سبیل امابعد فقد اطلعت علی هذه الرسالة الشریفة المشتمله عد النقول الصحیحة الصریحة المنیفة فرانیتها محکمة مونلدة شمافیة کافیة مفیدة تقربها اعین الموحدین اهل السنة والجماعة و تعمی بها امین المعتزلة والخوارج و اللملحدین والبتدعة المارقین من الدین کما یمرق السهم من الرمیتکلا خبر بذلک خیر البریة وهی التی اظهرت زیغ احمد القادیانی وانه مسیلمة الکذاب الثانی واظهرت بلین ابلسه الشیطانی فجزی اللّٰه مؤلفها عن المسلمین خیراً کثیراً واجراً جزیاداً جمیلاً کبیراً و صلی اللّٰه علی سیدنا محمد خاتم النبیین والمرسلین و علی اله و صحبه اجمعین امر برقمه الحقیر خلف بن ابراهیم خادم افتاء الحنابلة بمکت المشرفة حملاً

ہے بلکہ یہ لفظ بخشش وعطا کے معنوں میں بھی آیا ہے۔ چنانچہ آیت زمر میں فرمایا ہے خدا نے تمہارے لئے آٹھ جوڑی مواشی اتاری۔ یعنی عطا فرمائی ہیں۔ پس ایسا ہی عطاء الہام معارف صاحب قادیان کے نزول سے تعبیر فرمایا ہے۔'' انتہا ءبلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ یہ تاویل کئی وجہ سے باطل ہے۔ پہلی وجہ یہ کہ خود صاحب براہین نے اس الہام کے بیان میں لفظ نزول کا اتارنے سے تینوں جگہ میں ترجمہ کیا ہے اور صاحب اشاعۃ السنہ نے اسی ص ۲۵۹ کی آٹھویں سطر میں اس کو نقل کیا ہے تو اب برخلاف مراد قائل اس کے قول کی تاویل کرنی سراسر بے جا ہے۔ دوسری وجہ قادیان کے قریب انزال معارف والہام کو جب آیت:'' وبالحق انزلناه وبالحق نزل '' سے جو صرف قرآن مجید کے اتارنے اور اترنے کے بیان میں ہے۔ ملا کر لکھا ہے تو یہ طرز کلام اور مقتضائے مقام اس تاویل کو بزار زبان باطل کر رہا ہے۔ تیسری وجہ آیت:'' وانزل لکم من الانعام '' میں لفظ انزال بھی اکثر مفسرین کے نزدیک اپنے حقیقی معنوں یعنی اتارنے میں مستعمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے ساتھ بہشتوں سے یہ مواشی اتارے تھے۔ جیسا کہ تفسیر مدارک وتفسیر کبیر ونیشاپوری وخازن وحسینی ولباب وغیرھا میں درج ہیں اور نیز انہیں تفاسیر میں ہے کہ مواشی کی زندگی نباتات سے ہے اور نباتات کا قوام پانی سے ہے اور پانی آسمان سے اتارا جاتا ہے۔ پس گویا مواشی بھی آسمان سے اتارے گئے۔ علاوہ مذکورہ بالا تفاسیر کے تفسیر ابوسعود وبیضاوی میں بھی ایسا لکھا ہے۔ پس ان دونوں

حاملاً مصلیاً مسلماً تقریظ حضرت مفتی الحنفیة فی المدینة النبویة علی صاحبہ الصلوة السرمدینة بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم اسال اللّٰہ سبحانہ المولی الکریم ذالجلال التدفیق والاعانة فی الفعل والقول الحمد للّٰہ الواحد الفرد الصمد المنزہ عن الشریک والولد الذی بعث الرسل الکرام بالصحیح الواضحا والایات البینات وایدھم بالارھاصات الخارقت بالمعجزات المازک علی خاتم انبیائہ و سیدا صفیائہ کتابا معجز امبینا القائل فیہ جلشانہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام کتابا ھادیا الی اللّٰہ المستقیم ونالمقابلک امر رشید لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید واصلوة الدائمة والسلام التام علی النبی الداعی الی سبیل النجاح والاستقامة النبی عن کل کذاب و میر الی یوم القیمة القائل فیما رواہ مسلم عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ عنہ یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتولکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباء کم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم واللّٰہ فیما رواہ مسلم عن ابی ھریرة رضی اللّٰہ عنہ من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئاً ومن دعا الی ضلالة کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبہ لا ینقص ذلک من اثامھم شیئا والقائل فیما رواہ احمد والنسائی والدارمی عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ خط النار رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خطا ثم قال ھذا سبیل اللّٰہ ثم خط خطوطلمین یمنہ وعن شمالہ و قال ھذہ سبل علی کل سبیل منھا شیطان یدعو الیہ وقراء ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ

وجہوں میں انزال کے معنی عطا کے نہ ہوئے اور جمہور مفسرین نے آیات شریف کے معنی یوں کیے ہیں کہ خدا نے تمہارے لئے مواشی پیدا کئے تو آیت مثل آیت سورۃ النحل اور سورۃ یٰسین کے ہوئی جن میں مواشی کے پیدا کرنے کا ذکر ہے تو ان معنوں کی رو سے بھی انزال کو عطا پر حمل کرنا ناروا ٹھہرا اور یہ جو کسی مفسر نے اس آیت میں مواشی کے اتارنے کو غیر ظاہر المراد خیال کر کے عطا کے معنی بھی لیں تو اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ قرآن مجید کے اتارنے اور اترنے کو عطا کے ساتھ تفسیر کیا جائے۔ کیونکہ وقت متعذر ہونے حقیقت کے مجاز کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ پس "وبالحق انزلناہ" کو انزال انعام پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

الغرض صاحب اشاعۃ السنہ صاحب براہین کی تائید نہیں کر رہا بلکہ اس کی ضلال واضلال کو بڑھا کر درپے اس کی توہین کے ہے۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس او رود

قولہ ! جو صاحب اشاعت السنہ نے "یا مریم اسکن انت وزوجك الجنة۔" کی تاویل ص ۲۸۰ میں لکھا ہے صاحب براہین کو روحانی مناسب کے سبب مریم سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جیسے حضرت مریم علیہا السلام بلا شوہر حاملہ ہوئی ہیں ایسے ہی مؤلف براہین بلا ترتیب وصحبت کسی پیر وفقیر ولی مرشد کے ربوبیت غیبی سے تربیت پا کر مورد الہامات غیبیہ وعلوم لدنیہ ہوئی ہیں۔ اس شیخ کی ایک اونیٰ مثال نظامی کا یہ شعر ہے:

ضمیرم نہ زن بلکہ آتش زنست
کہ مریم صفت بکر وآبستن ست

انتہی بلفظہ بقدر الحاجة!

الاية والقائل فيما رواه اجب فاحة عن انس رضي الله عنه اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذشذفي النار والدلائل فيما رواه احمد عن معاذبن جبل رضي اللّٰه تعالىٰ عنه ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم يا خذالشاة القاصيفه والناصيه واياكم والشكاده وعليه كم والعامة والقائل فيما رواه ذلك في الموطاعن مالك بزانس تركت فيكم امرين ان تضلل التمسكتم بهما كتاب اللّٰه و سنة رسوله والقائل فيما رواه مسلم عن محمود بن لبيد رضي اللّٰه عنه ايلعب بكذاب اللّٰه واناابين اظهركم والقائل فيما رواه ابو يعلى عن ابى هريرة رضي اللّٰه عنه ان احبكم الي واقربكم مني الذين يلحقني على العهد الذى فارقني عليه و القائل فيما رواه البيهقي في الشحب عن جابر لتهوكون كما تهوكت اليهود والنصارى لقد جئتكم بها بيضاء نقية لو كان موسى حياما وسعه الا اتباعي والقائل فيما اتفق عليه الشيخان ورواه ابو داؤد والترمذى عن عائشة من احدث في امرنا هذاما ليس منهورد والقائل فيما رواه احمد و مسلم والاربعة عن ابى سعيد من راى منكم منكراً فليغيره بيده فانلم يستطع فبلسانه فانلم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان و على اله واصحابه نجوم الحق و عزة والحزابه هلاة الخلق اما بعد فقد سرحت طرف الطرف في جنات طروس هذا التاليف الشائق و ارتعت شدينة الفكر الفاتر في اريش روض سطور هذا المصنف الفائق فوجدته متكفلاً للرد بالادلة القاطعة المزهقة لباطل هذا المارق من الدين الشقي الغب الليم كافيا تزييف اقواله الباعثه لا ضلال كل ذى فهم سقيم فلقد اجاد حتى بلغ غاية الرمى والمرام من الاجاده والفاد اتا به اللّٰه الاجر الجزيل واناله الحسنى وزياده و صلى اللّٰه على سيدنا محمد النبي الامي واله ز صحبه و

فقیر کہتا ہے کہ یہ تاویل باطل ہے کہ ارکان تشبیہ چار ہیں۔ مشبہ مشبہ بہ وجہ شبہ حرف تشبیہ لفظی ہو یا تقریری جیسا کہ مطول وغیرہ میں ہے۔ اب ظاہر ہے کہ فقرہ ''یا مریم اسکن ....الخ '' میں مشبہ کا تو ذکر ہے نہیں تشبیہ کیونکر پائی گئی؟ بلکہ صاحب براہین کا ادعا ہے کہ اس کو یا آدم یا عیسٰی یا مریم وغیرھم اسماء انبیاء سے خطاب ہو رہے ہیں۔ پس صریح محال ہے کہ ایک ہی شخص باپ بیٹا بھائی سب کچھ بن جائے اور یہ ممکن ہی نہیں کہ جس کو فیضان الٰہی ہو وہ قرآن میں تحریف کرے اور انبیاء سے برابری کا دعویٰ کرے اور وغیرہ امور تحت مخالف شرع عمل میں لائے۔ پس یقیناً صاحب براہین حدود شرعیہ سے نکل کر طغیان اور عصیان کے پرلے درجے تک پہنچ ہے۔ یہاں تک پہلی قسم کے الہامات مع جواب تاویلات صاحب اشاعۃ السنہ کے ذکر سے فراغت حاصل ہوئی ہے۔

اب دوسری قسم کے الہامات کا یعنی جن میں صاحب براہین نے انبیاء پر اپنی فضیلت جتائی ہے بطور نمونہ ذکر کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ براہین کے ص ۲۳۹ خزائن ص ۲۶۶ میں عربی الہام حمد کا دعویٰ کرکے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ: '' خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔'' انتہا بلفظہ!

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ ''حمد '' احسان کے بعد ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ تفسیر کبیر و نیشاپوری و فتح العزیز وغیرہا میں درج ہے اور مجمع البحار میں حدیث لکھی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حمد شکر کا سر ہے۔ اس لئے کہ اس

سلم نمقه الفقير الى عفو ربه القدير عثمان بن عبدالسلام داغستاني مفتي المدينة المنورة الحنفي عفي عنه ذيقعده ۱۳۰۲ تقريظ حضرت مفتي الشافعية في المدينة المنورة ووكيله المدرسه بالحرم الشريف النبوي بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي ارسل رسوله محمداً بالهدى ودين الحق وانزل عليه الكتاب معجزة باهرة واية مستمرة على تعاقب العصود دالة على كمال الصدق وجعله خاتم النبين و سيد المرسلين و رحمة العلمين و عم بعثة الى الثقلين الى يوم الدين و نسخ شرعه بهيع الشرائع الراضية و شرعه لا ينسخ و حكمه لا يفسخ و سد بانتقاله صلى الله عليه وسلم الى الرفيق الاعلى باب الرسالة والنبوة الى اخر الزمان فليس لاحد بعده الا اتباع شريعته الغراذات النور و البرهان صلى الله عليه وسلم وعلى اله واصحابه ائمة الهدى و مصابيح الدجي والتابعين لهم باحسان ماكر الحدامدن اما بعد فاننا قدنا منا هذه الرسالة فوجدنا ها واضحت الدلالة براهينها قاطعة الرقاب شبه الملحدين وانوارها صاطعة ماحية لظلمات وساوس الشياطين قد انت بالقول الفصل الذي ليس بالهزل واوضحت طريق الحق و منهاج الصدق والشتملت على النصوص الموافقة لما هو معلوم من الدين بالضرون وفضحت تلبيسات احمد القادياني وزون والاريب ان احمد المذكور ليس احمد الاعند اخذنه الشياطين بل هو اجدك تان يسمى ادم عند اهي الايمان واليقين وان ماتي به من الاباطيل فهو ضلال مبين والوحي الذي اعزاء وح بالشياطين لا وحي الانبياء والمرسلين وعند التاصل في زخرفه و ضلاله تجده مصداق قوله

میں نعمت کا اظہار ہے اور عام تر ہے۔ پس حمد میں شکر اور زیادتی ہے۔ انتہا اور ردالمختار میں ہے کہ عرف میں حمد وہ فعل ہے جو منعم کے انعام دینے کی تعظیم سے خبر دار کرے۔ الی قولہ اور حمد جہاں مطلق ہو تو عرفی ہی مراد ہوتی ہے۔ سید شریف نے حواشی مطالع میں یہ لکھا ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت ردالمختار کا۔ پس معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کی حمد کرے۔ اس لئے کہ منعم حقیقی تو حق تعالیٰ ہی ہے اور باوصف اس کے قرآن اور صحیح احادیث میں کہیں بھی صراحۃ نہیں آیا کہ حق تعالیٰ اپنے حبیب محمد ﷺ یا کسی اور نبی کی انبیا ﷺ سے حمد کر رہا ہو۔ بلکہ حق تعالیٰ نے سب خواص و عوام کو ارشاد کیا ہے کہ تم سب کہو: ''الحمدلله رب العالمين'' پس کیونکر متصور ہو کہ باری تعالیٰ مرزا قادیانی کی عرش سے حمد کر رہا ہے؟۔ یعنی اس کو سب اپنے مقبول بندوں پر جن میں انبیاء بھی داخل ہیں فضیلت دے رہا ہے۔ خدا جانے صاحب براہین نے رب العالمین پر کونسا انعام کیا ہے جس کے بدلے وہ سب سے محمود کی حمد کا مستحق ٹھہر گیا ہے؟۔ یہ بہتان عظیم نہایت تکبر اور حمق و رعونت اور جھوٹ و فریب سے پیدا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں اس فقرہ الہامیہ عربیہ کی رکاکت لفظی علماء اسلام سے مخفی نہیں ہے اور قرآن مجید میں جو لفظ حمید کا باری تعالیٰ کی صفت میں واقع ہوا ہے تو وہ لفظ غنی و عزیز و غیرہ ہا سے نزدیک کیا گیا ہے تاکہ دلالت کرے کہ حق تعالیٰ حمد کیا گیا ہے نہ حمد کرنے والا۔ جیسا کہ مشہور تفاسیر اور ترجموں میں درج ہے۔ اور اگر فرض کریں کہ حمید بمعنی حامد ہے تو وہ بتانا اپنی ذات و صفات کا حمد کرنے والا ہے۔ مجمع البحار میں نہایہ سے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو حمید ہے تو وہ ہر حال محمود ہے۔ انتہی۔ اور قرآن میں جو حق تعالیٰ کا شاکر و شکور ہونا مذکور ہے تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ باری تعالیٰ تھوڑے عمل پر بہت ثواب عنایت فرماتا

تعالی کذلک وجعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غروراً ولو شاء ربک مافعلوه فذرهم وما یفترون ولتصغی الیه افئدة الذین لایؤمنون بالاخرة ولیرضوه ولیقترفوا ماهم مقترفون الی قوله لا مبدل لکلمات الله وهو السمیع العلیم وفی الحقیقة شانه کشان مسیلمة الکذاب ذی الضلال والارتیاب هل هو اضو کید امن ابلیس فی التدلیس والتلبیس لان امر ابلیس قد ظهروا نذر الله بنی آدم کیده و حذره وهذا قد لبس الباطل بصورة الحق وموه الکذب والافتراء علی الله فی مثال الصدق فاراح الله منه البلاد والعباد بتدمیره و محو ماتیه فی الارض من الفسادفوجب علی کل مؤمن التمسک بمادل علیه مضمون هذه الرسالة والتجنب من مزخرفات براهین احمد القادیانی وافتراه من السفاحة والضلالة وصلی الله علی سیدنا محمد خاتم النبیین المنزل علیه الکتاب المبین المحفوظ من القاعات الشیاطین و علی اله و صحبه وسلم اجمعین والله اعلم بالصواب امر برقمه السید اسمعیل البرزنجی مفتی الشافعیة بالمدینة المنورة وکیل مفتی الشافعیة المدرس بالحرم الشریف النبوی السید احمد البرزنجی تقریظ حضرت مدرس المسجد النبوی علی صاحب السلام السرمدیے بسم الله الرحمن الرحیم والحمد لله الذی خلق جمیع عبیده لاجل معرفة وتوحیده و لیفرقوا بین وجود هم و وجوده و یعلموا مزیة انعامه وجوده احمده ان اقام لنا الدین واوضح طریقه للمهتدین واشکره ان ارسل الینا رسولا ختم به النبوة والرسالة و ختم به ابواب الشبه والضلال اید بالمعجزات الباهرات والایات البینات و نسخ بشریعة جمیع الشرائع والاحکام و جعلها باقیة الی یوم البعث وایضاً وانزل علیه

ہے جیسا کہ اکثر تفاسیر میں لکھا ہے اور محی السنہ معالم میں لکھتے ہیں کہ واللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ استحقاق سے زائد عطا کرتا ہے۔ انتہاء! اور مجمع البحار میں ہے کہ حق تعالیٰ شکور وہ ہے جو تھوڑے عمل کو بڑھا کر مضاعف بدلہ دیتا ہے۔

پس اس کا شکر بندوں کا بخشنا ہے۔ انتہاء! اور قاموس میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے شکر بدلہ دینا اور ثناء نیک کرنا ہے۔ انتہاء! اور حمد و مدح یعنی ثناء جمیل میں فرق ظاہر ہے۔ پھر بہت ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ شب معراج میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود حاضر ہوئے تھے۔ جیسا کہ قرآن و حدیث میں آیا ہے اور یہاں حق تعالیٰ مرزا قادیانی کے پاس خود چل کر آرہا ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس کی صفت لیس کمثله شئی وارد ہے۔ پھر براہین کے ص ۵۵۸ خزائن ص ۶۶۶ پر الہام عربی درج ہے جس میں مرزا قادیانی کے بیت الفکر اور بیت الذکر کے حق میں ''ومن دخله کان آمنا'' واقع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ انہوں نے خود کیا ہے۔ ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا۔ ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا۔ بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور ''ومن دخله کان آمنا'' اس مسجد کی صفت بیان فرمائی ہے۔'' انتہاء بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ آیت ''ومن دخله کان آمنا'' قرآن شریف میں بیت اللہ شریف کے ہی حق میں

الذكر الحكيم والصراط المستقيم والنور المبين والحبل المتين وتكفل جل و علا بحفظه على مصر السنين من تغير المضلين والحاد الملحدين صلى الله عليه وعلى اله واصحابه الذين من اقتدى بهم فبهداه اقتدى ومن حاد عن طريقهم فقد جاروا عتدى و بعد فلما اجلت طرف الطرف في فيافي هذه الرسالة الغر المشتملة على الحث البالغ على اقتفاء الدين الحق والنداب اليه والولوع به والاغراء وكان ذلك في حال استعجال مع غال من كثرة الاشتغال و هجوم البلبال على البال الفيت انوار التحقيق عليها رائحة ودلايلا بنية محكمة واضحة حافلة لما هو معلوم بالضرورة من الدين كافلة بردشبه الملحدين المضلين فافتحه عوارهذا الدعى الزنديق المدعو باحمد القاديانی حفيد ابی مرة الذی ناف علی جده ابليس فی الضلال والاغواء بالف مرة فاثاب الله مؤلفها الثواب الجزيل حيث حمى حمى هذا الدين المتين بابطال ما لبسه المبير الكذاب من البراهين و ادخل به الشک على قلوب جهلة العوام والمغفلين فيجب على كل مؤمن يؤمن بالله و يصدق بكتبه و رسهل ان يعتقد و يجزم بان ماردبه صاحب هذه الرسالة هو الحق الموافق القواعد الايمان وان ماقاله صاحب البراهين الاحمدية والاشاعة زور و بهتان فما ذا بعد الحق الا الضلال ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه و هو فی الاخرة من الخاسرين ان ربک هو يعلم من يضل عن سبيله وهو اعلم بالمهتدين قد جائكم بصائر من ربكم فمن ابصر فلنفسه و من عمى فعليها بصرنا الله والمسلمين بطريق الاستقامة والهداية و جنبنا اجمعين طرق الضلالة والغواية انه على مايشا قدر و

وارد ہے۔ مسجد نبوی ﷺ کے اور نہ مسجد اقصیٰ (جس کی تعریف سورۃ بنی اسرائیل کے ابتداء میں ہے اور وہ قبلہ انبیاء ہے) کے حق میں وارد ہے۔ پس یہ ادعا صاحب براہین کا کہ اس کی خانگی مسجد کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ''و من دخله کان آمنا '' نازل کیا ہے۔ یہاں اپنی مسجد کو ان دونوں مسجدوں پر فضیلت دی ہے۔ ان مناقب سے ایک اور امر ظاہر ہوگیا اور وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ابتداء براہین احمدیہ کے اشتہار میں درج کیا ہے کہ ان کی جائیداد دس ہزار روپیہ کی ہے۔ پھر ادعا کیا ہے کہ ہم کو ایک الہام ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مخاطبت یعنی ہمکلامی کا منصب حاصل ہے۔ پس باوجود اس کے اب تک وہ حج کو نہیں گئے۔ اس لئے کہ حج گناہ کے بخشوانے اور قیامت کے امن کے واسطے ہے اور یہ دونوں مرزا قادیانی کو حاصل ہیں۔ کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جو جی چاہے سو کر بے شک ہم نے تجھے بخش چھوڑا ہے جیسا کہ براہین کے ص ۵۶۰' خزائن ص ۶۶۸ میں درج ہے اور امن تو ان کی مسجد کے نمازیوں کو حاصل ہے۔ مرزا قادیانی تو خود اس کے امام اور بانی ہیں اور نیز اوپر براہین کے ص اخیر ۵۶۲' خزائن ص ۶۷۰ سے منقول ہو چکا ہے کہ: ''دین اسلام سب پر مشتبہ ہوگیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سب کو حکم کیا ہے کہ طریقہ حقہ مرزا قادیانی سے حاصل کریں۔'' انتہا ملخصاً!

پس اب بحسب اقرار ان کے قادیان خود مکہ معظمہ ہوگئی اور ان کو حج کرنے کی کیا حاجت رہی؟۔ اس شرارت سے پناہ بخدا۔ جمیع انبیاء اور سید المرسلین ﷺ بیت اللہ کا حج اور طواف کرتے گئے۔ البتہ جس کے پاس رب البیت خود تشریف لائے اور اس کی حمد کرے تو وہ حج کو کیوں جائے؟۔ پھر براہین ص ۵۶۰' خزائن ص ۶۶۸

بالاجابة جديد و صلى الله على سيدنا و مولانا محمد القائل من يهده الله فلامضل له ومن يضلل فلاهادي وعلى اله و صحبة التابعين له و علينا معهم رحمة اللعالمين قاله بفمه ورقمه بقلمه العبد الاحقر محمد على برطاهر العتر الحسيني الحنفي المدني خادم العلم والحديث بالمسجد الشريف النبوى وذلک فى اليوم الحادى والعشرين من ذى القعدة الحرام سنة اربع بعد الثلثمائة والالف

تقريظ احد

الشاهير علماء بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى انزل الفرقان على سيد الانس والجان و احمديه الباطل والشرک والطغيان والصلوة والسلام على رسوله محمد واله و صحبه والتابعين لهم باحسان مدالدهور والازمان و بعد قد طالعت بعض هفوات غلام احمد مقيم القاديان فى كتابه البراهين الاحمدية و فى الاعلان فوجدته من تلبيسات الشيطان و لبس من الهامات الرحمن بل ماذلک الابهتان و هذيان فمن ابتعه عد من اهل الخسران وهذه الرسالة حضرت ايضاً فى لطائف ردها فاطمئن بها الخيان فعسى ان يتجوبط لعتها كثير من الاخوان من اهل السنة والجماعة و غيرهم بفضل الكريم المنان فجزى الله المؤلف الفتنى الحنفى عفى الله عنه و عن والديه واحسن اليهما و اليه.

میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فقرات عربی مرزا قادیانی کو الہام کی ہیں جن کا ترجمہ وہ خود یوں کرتے ہیں کہ ''تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرے لئے میں نے رات دن پیدا کیا۔ تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔'' انتہاء بلفظہ!

فقیر کہتا ہے کہ قرآن میں فرمان ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کا رتبہ قرآن مجید سے لوگوں کو معلوم ہوگیا۔ اور سب مسلمان شاہد ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ساری خدائی سے افضل۔ اور صاحب براہین کا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرزا قادیانی کی منزلت کی لوگوں کو خبر نہیں۔ پس اس کلام سے مرزا قادیانی کی جمیع انبیاء پر فضیلت کا ثبوت کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟۔ اور یقیناً ان دعووں میں صاحب براہین کاذب ہے۔ پھر مرزا قادیانی ضمیمہ اخبار ریاض ہند مجریہ امرتسر یکم مارچ ۱۸۸۶ء مطبوعہ ہوشیارپور میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے کہ: ''انت منی وانا منک'' ص۱۴۸ سطر۲ کالم۲ 'تذکرہ ص۱۳۲ اور ان کے بیٹے کے حق میں جس کی بشارت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اول آخر کے ظاہر کرنے والا حق اور بلندی کو ظاہر کرنے والا کان اللہ نزل من السماء ص۱۴۷ سطر۱۳ کالم۲ 'تذکرہ ص۱۳۹' انتہیٰ!

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ پہلا اہم صحیح حدیث کا ایک فقرہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے اپنے عم زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں فرمایا تھا: ''انت منی وانا منک'' یعنی تو نسب اور پیوند سسرالی اور ابتداء

ایمان ومحبت وغیرھا میں مجھ سے متصل ہے۔ جیسا کہ قسطلانی اور کرمانی دونوں شرح بخاری میں درج ہے۔ یعنی فیما بین میری اور تیری برادری اور قرابت اور اتحاد اور کمال اتصال ہے۔ جیسا کہ مرقات اور لمعات دونوں شرح مشکوۃ میں لکھا ہے اور کرمانی شرح بخاری میں ہے کہ اس من کو اتصالیہ کہتے ہیں۔ انتہاء امترجما

پس بہ یقین ثابت ہوا کہ ایسی کلام دو قریبیوں میں جن کو نسبتاً و خوۃ وغیرہا اتصال ہو واقع ہوئی۔ لیکن خدا نے تبارک وتعالیٰ جس کا نہ کوئی ولد ہے نہ کوئی والد اور نہ اس کا کوئی کفو اور جس کی یہ صفت ہے کہ کسی سے متصل نہیں ہوتا اور نہ کسی سے متحد ہوتا ہے نہ کسی سے مشابہ ہے۔ جیسا کہ عقائد کی کتابوں میں اس پر تصریح ہے۔ ہرگز متصور نہیں کہ وہ پاک ذات کسی کو فرمائے: "انت منی وانا منک" یعنی تو مجھ سے متصل ہے اور میں تجھ سے متصل ہوں۔ پس بالیقین یہ صاحب براہین نے انبیاء اور مرسلین پر اپنی فضیلت ثابت کرنے کو حق تعالی پر یہ بہتان باندھا ہے اور دوسرا الہام جس میں اس کے زکی بیٹے کو "کان اللہ نزل من السماء" کہا ہے وہ بھی صرف افتراء اور بہتان ہی ہے۔ اس لئے کہ جو مشبہ بہ لفظ کان سے بیان کی جاتی ہے وہ نہایت سخت مشابہہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ تفسیر اتقان سے اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پس جب مرزا قادیانی کا بیٹا حق تعالیٰ سے بہت ہی مشابہ ٹھہرا اور وہ پاک خالصوں کی باتوں سے برتر ہے تو خود مرزا قادیانی بہت ہی اونچا چڑھ گئے۔ معاذ اللہ! حق تعالیٰ کے برابر ہو گئے اور دراصل حق سبحانہ ملحدوں کی باتوں سے پاک اور منزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب اور برے بندوں کی شرارت اور شیطانوں کی ایذا اور حاضری سے پناہ بخدا۔ یہاں پر ختم ہوا یہ رسالہ جس کا نام "رجم الشیاطین براغلوطات البراہین" ہے اور جمیع حمد میں خاص خدائے پروردگار جہانوں کے واسطے ہیں اور درود ہو اللہ تعالیٰ کا ساری مخلوقات کے برگزیدہ اور اس کے حبیب محمد ﷺ اور اس کی آل واہل بیت واصحاب پر جب تک اس کو یاد کرنے والے یاد کریں اور جب تک غافل اس کی یاد سے غفلت کریں اور بعد ختم۔ اس رسالہ کے اللہ تعالیٰ کے وافر کرم کا مشتاق محمد ابو عبدالرحمن فقیر غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہو۔

مرزا قادیانی کے تعاقب میں مسائل

حضرات علماء حق ملت شریفین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ فقیر نے عشرہ ۱۳۰۲ ہجری میں صاحب براہین کا وہ اشتہار دیکھا جس کا ذکر ابتداء اس رسالہ میں درج ہوا ہے اور اس کو مشتہر (مرزا قادیانی) نے بیس ہزار قطعہ چھپوا کر دور دراز ملکوں میں شائع کیا ہے۔ جب فقیر نے اس میں دیکھا کہ مرزا قادیانی نے کتاب براہین احمدیہ کا بنانا اللہ تعالیٰ کے حکم اور الہام سے دعویٰ کیا ہے اور اپنی تعریفوں میں حدود الٰہی سے تجاوز کر گیا ہے۔ ان باتوں سے دل بہت ناخوش ہوا۔ پھر اس کی کتاب براہین احمدیہ دیکھی تو تیسرے چوتھے حصہ کے حاشیہ در حاشیہ میں جو اس نے اپنے الہامات درج کئے ہیں وہ اکثر مخالف شرع پائے اور آیات قرآن کی تحریف لفظی ومعنوی وغیرہ قباحتیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان میں دیکھیں تو حق برادری اسلام کے ادا کرنے کے واسطے مرزا قادیانی کو لکھا کہ ان مخالف شرع باتوں سے باز آؤ اور غیر دین والوں کے مقابلہ میں کتاب لکھو چھپواؤ فروخت کرو کچھ مضائقہ نہیں تو اس کو نہ مانا اور تائب نہ

ہوئے بعد ازاں فقیر نے بعض مجالس وعظ میں ذکر کیا کہ مرزا قادیانی کے الہامات میں قرآن مجید کی تحریف ہوگئی ہے اور انہوں نے انبیاء کی برابری کے مدعی ہو کر قرآن شریف کو پارہ پارہ بھی کر دیا۔ اس پر ان کے مؤید مؤلف رسالہ اشاعۃ السنہ نے خلوت میں درباب الہامات مرزا کے فقیر سے مناظرہ کرنا چاہا۔ جب کہ فقیر کو معلوم تھا کہ صاحب براہین اور مؤلف اشاعۃ السنہ باہم ایک دوسرے کے کمال ثناء خواں ہیں اور اپنی تالیفات میں ایک دوسرے کی حقانیت کو کماحقہ ظاہر کیا ہے۔ اس پر اکثر علماء اور سب عوام مقلدین سے اور بعض علماء اور عوام غیر مقلدین کے صاحب براہین کی حقیقت کو مان گئے ہیں۔ اور قادیان مثل بیت اللہ کے مرجع انام ہوگئی ہے تو فقیر نے خلوت میں مناظرہ کو پسند نہ کیا بلکہ علماء دین کے روبرو گفتگو واسطے کہا تو اس کے قبول سے ہرگز صاحب اشاعۃ السنہ نے کیا۔ اس کا جواب تک نہ دیا تو بعد ازاں فقیر نے جمادی الاولی سنہ رواں میں بذریعہ اشتہار اعلان کیا کہ صاحب براہین کے اکثر الہامات اصول دین اسلام کے مخالف ہیں۔ اس پر فقیر مرزا قادیانی اور ان کے مؤید اشاعۃ السنہ سے علماء اسلام کے روبرو یہ کلام کرنے کا خواستگار رہے تا کہ حق ظاہر ہو جائے اور خواص عوام اہل اسلام کے عقائد میں خلل نہ آئے تو اس کا جواب بھی ان کی طرف سے کچھ نہ ملا۔ پھر فقیر نے اسی سال کے رمضان المبارک میں صاحب براہین کے الہامات اور صاحب اشاعۃ السنہ کی تاویلات کے رد میں اردو میں رسالہ لکھ کر کئی علماء ہندوستان و پنجاب کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے بھی اس بارہ میں کہ صاحب براہین و اشاعۃ السنہ دونوں مخالفت شرع کر رہے ہیں۔ فقیر سے موافقت فرمائی۔ امرتسر کے علماء کی تصدیق کے بعد وہاں کے ایک رئیس نے فقیر سے کہا کہ مصلحت یہ ہے کہ آپ اول مرزا قادیانی سے اظہار حق کے لئے مناظرہ کرو۔ پھر جو حق ظاہر ہو اس کو اشتہار دو۔ اس کو فقیر نے قبول کیا اور ان سے کہا کہ ڈیڑھ سال اس انتظار میں بسر کیا ہے کہ مرزا قادیانی مناظرہ کو قبول نہیں کرتے۔ اس رئیس نے جواب دیا کہ ہم اس میں ساعی ہو کر مرزا قادیانی کو لکھتے ہیں۔ پھر چند ماہ کے بعد ان کا خط فقیر کے نام آیا کہ صاحب براہین لکھتے ہیں کہ میری کتاب میں تصوف ہے۔ تین علماء صوفیہ کے نام لکھے کہ ان کے روبرو مناظرہ کرنا چاہتا ہوں۔ فقیر نے اس کے جواب میں اس امر کو مان لیا اور لکھا کہ تین خاندانی علماء ہوں جو دو اور ہوں ان کے ساتھ شامل کر کے تاریخ مناظرہ متعین کرو اور فقیر کو اطلاع دو کہ تاریخ مقررہ پہ حاضر ہو جاؤں۔

علمائے حرمین شریفین سے فتویٰ

پس اب تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور نہ وہ رسالہ شائع ہوا۔ اب اس امید پر فقیر نے شوال ۱۳۰۳ھ میں اس رسالہ کو عربی میں ترجمہ کیا کہ حضرات علماء حرمین محترمین کی تصحیح سے بھی مزین ہو جائے تا کہ اہل اسلام کے نزدیک نہایت معتمد ٹھہرے اور بعض علماء مقلدین جو صاحب براہین کے مصدق ہیں وہ بھی حق کی طرف رجوع کریں اور فقیر نے یہ جو کچھ کیا ہے صرف قرآن مجید کی حمایت اور حقوق انبیاء و مرسلین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی رعایت اور عقائد مسلمین کی صیانت کے لئے کیا ہے۔ اب اس رسالہ عربیہ مع چاروں حصہ مجلد براہین احمدیہ اور رسالہ اشاعۃ السنہ کی جس میں مرزا قادیانی کی تعریف اور ان کے اقوال کی تاویلیں ہیں اور دونوں اشتہار

صاحب براہین کے جن میں بیٹے کی پیشین گوئی اور اپنی تعریف درج کی ہے آپ صاحبوں کی خدمت مبارک میں بھیج کر ملتجی ہوں کہ آپ اس عربی رسالہ کو ملاحظہ فرمائیں اور اس کے حوالوں کی اصل کے ساتھ مطابقت کر کر تکفیر کی تحریر کو قرآن وحدیث واجماع امت سے موافق پائیں تو اس کی تصحیح فرمائیں اور اگر اس میں کوئی خطاء وغیرہ ہو تو اس کی اصلاح کریں اور بیان شافی وشرح کافی سے اجر وافی حاصل فرمانے کی نیت سے صاحب براہین اور اس کے مؤید اور ان کے معتقدین کا حکم اور ان کی کتابوں کے پڑھنے کا حکم ظاہر کریں کہ شریعت وطریقت میں ان کا کیا حال ہے؟۔ تاکہ اہل اسلام کو اطمینان ہو اور سب کا حق کی طرف میلان ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا اور عاقبت میں جزائے خیر عطا فرمائے اور دین متین کی تائید کے لئے آپ کو سلامت باعزوکرامت رکھے اور آپ کے علم اور جسم میں بسطت بخشے۔ احقاق حق اور ابطال باطل میں قیامت تک اہل علم حرمین محترمین پر ہی مدار ہے۔ خدائے مجیب الدعوات ہمیں آپ کی زیارت امن وامان وسلامت واسلام سے نصیب کرے کہ یہ سعادت عظمیٰ اور برکات کبریٰ کی طرف پہنچانے والی بات ہے۔ سب حمد پروردگار عالمین کے واسطے خاص ہے۔ اور درود وسلام اس کے مظہر جمالی اور نور کمالی پر اور اس کی آل واصحاب پر ہو مقدار اس کی بخشش کے اور بے شمار معلومات عالم الغیب والشہادت کے یہ رسالہ تمام ہوا۔ اور تقریظیں شروع۔

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمد رحمت اللہ صاحبؒ کی تقریظ

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمدؒ جن کو حضرت سلطان روم نے بصوابدید شیخ الاسلام روم خطاب پایا حرمین شریفین عطا کیا اور فرمان شاہی میں اقضی قضات المسلمین واولی ولات الموحدین وارث علوم سید المرسلین وغیرھا القاب سے ملقب فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم! حمد اور صلوٰۃ کے بعد بے شک میں نے اس رسالہ کو دل سے آخر تک سنا۔ اس کی عبارت اور مضمون دونوں صحیح پائے۔ حضرت مؤلف اس رسالہ نے خدا اس کو اچھا بدلہ دے جو نقلیں درج کی ہیں وہ سب اصل کے مطابق ہیں۔ میں نے اس سے پہلے بھی معتبروں کی زبانی مرزا قادیانی کا حال سنا ہے۔ سو وہ میرے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی فرمانبرداری کسی کو جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے بنانے والوں کو نیک بدلہ دے۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت لوگ صاحب براہین احمدیہ کی پیروی سے بچ جائیں گے۔ ہم کو اور سب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ شیطانوں کے اغوا اور مکر وفریب سے محفوظ رکھے۔ میں فقیر! خدا کی رحمت کا امیدوار رحمت اللہ بن خلیل الرحمن ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مومنوں کو بخشے۔ آمین!

دستخط ومہر محمد رحمت اللہ!

حنفیوں کے مفتی مکہ معظمہ کی تقریظ

سب حمد اس کے لئے جو اس کے لائق ہے اور اسی سے میں توفیق کی استمداد کرتا ہوں۔ سب تعریف اس خدا

کی ہے جس کی بلند ذات غفلت اور نسیان سے پاک ہے اور اس کے نام اور صفتیں زوال اور نقصان کے لائق ہونے سے
پاک ہیں اور اس نے ہر زمانہ میں ایسے علماء پیدا کئے ہیں جو شرع شریف کی محافظت پر قائم ہیں اور ان کو حق کے ظاہر
کرنے اور باطل کے نابود کرنے پر طاقت دی ہے کہ کچھ سستی نہیں کرتے اور اس پر ان کو بہت ثواب اور بہت نیکیاں دی
ہیں اس لئے کہ انہوں نے صواب اور خطاء فحش کو بیان کر دیا اور درود و سلام ہمارے سردار پر ہوں جن کا نام نامی
محمد ﷺ ہے جن میں حق تعالیٰ نے سب فضیلتیں جمع کی ہیں اور ان کی آل و اصحاب پر جن کے نفس خدائے تعالیٰ کے
فرمانبردار ہیں۔ بعد اس کے بے شک میں مطلع ہوا اس بزرگ رسالے اور لطیف حوالوں پر۔ پس میں نے دیکھا ان کو ایسی
عمدہ جن کے دیکھنے سے آنکھیں سرد ہوتی ہیں اور بے شک شیطان نے غلام احمد قادیانی کو ہلاکت اور نقصان کی وادیوں
میں گرا دیا ہے۔ پس حق تعالیٰ اس رسالے کے مؤلف کو جزائے خیر عطا کرے اور اس کو زیادہ اجر دے اور قیامت کے
دن ہم کو اور اس کو اچھا مکان عطا کرے۔ آمین! اور حق تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ و اس کی آل و اصحاب سب پر درود
بھیجے۔ اس تحریر کے لکھنے کا حکم شریعت کے خادم الطاف الٰہی کے امیدوار محمد صالح بن مرحوم صدیق کمال حنفی نے جو ان
دنوں میں مکہ مکرمہ کا مفتی ہے بلند قول ان دونوں کی مدد میں ہو۔ دستخط محمد صالح کمال!

حضرت شیخ العلماء کی جو شافعیوں کے مکہ معظمہ میں مفتی ہیں تقریظ

سب تعریفیں اس خدا کو ہیں جس نے اس دین اسلام کے خلل و زلل بدمذہبوں گمراہوں سے دور کرنے کے
لئے بہت پیدا کئے ہیں۔ جو بدمذہبوں گمراہ کنندوں کی سرکوبی کرتے رہے ہیں۔ اور جس نے ہر عالم راسخ سیدھی راہ کے
چلنے والے کی مدد کی ہے۔ بعد اس کے بے شک میں نے دیکھا ان باتوں کو جو غلام احمد قادیانی پنجابی کی طرف منسوب
ہیں۔ پس اگر اس نے یہ کی ہیں تو وہ گمراہوں گمراہ کنندوں و سخت بدمذہبوں سے ہے اور ایسا ہی محمد حسین ہے جس نے
رسالہ اشاعۃ السنہ میں اس کی تائید کی ہے۔ پس حاکم اسلام پر اللہ تعالیٰ اس کو نیک توفیق دے۔ واجب ہے کہ ان دونوں کو
ایسی سخت تعزیر دی جاوے جس سے یہ اور ان کے ہم مشرب ایسی باتوں سے باز آویں اور جو رسالہ اس فاضل بزرگ کامل
شیخ محمد ابو عبدالرحمٰن غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اور ان کے رد میں لکھا اور اس کا نام رجم
الشیاطین براغلوطات براہین رکھا ہے۔ وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام و مسلمانوں کی طرف
سے اس کو نیک بدلہ دے اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کا اعتبار بڑھائے اور خدا بہت دانا ہے۔ یہ تحریر اپنی زبان سے
کہی اور اپنے قلم سے لکھی۔ اللہ تعالیٰ سے کمال کامیابی کے امیدوار محمد سعید بن محمد باصبیل نے جو مکہ معظمہ میں شافعیوں کا
مفتی ہے۔ خدا اس کو اور اس کے والدین و شیخ مومنین کو بخشے۔ دستخط محمد سعید باصبیل!

مالکیوں کے مفتی مکہ معظمہ کی تقریظ

سب تعریفیں پروردگار عالم کو خاص ہیں۔ خداوندا مجھے علم دے اور سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کر جس کو
خدا رہنمائی کرے کوئی اسے گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کی راہنمائی کوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن بعد حمد

کرنے والا بے شک شیطانی خطر اور وساوس نفسانی کے دریاؤں میں ڈوب گیا ہے۔ اس کے جھوٹ اور بدبختی سے تعجب ہے۔ اس لئے کہ مدعی ہوا ہے اس بغاوت کا جو حدیث میں آیا ہے کہ آخر زمانہ میں سخت جھوٹے دجال ہوں گے۔ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہ سنی ہوں گی اور رسالہ اشاعۃ السنہ سے جس نے اس کی تائید کی ہے وہ سخت بدبخت ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ گناہ اور حدوں سے درگزر کرنے میں تائید نہ کرو۔ پس حاکم اسلام پر واجب ہے کہ ان دونوں کو سخت تعزیر کرے اور وہ رسالہ جو فاضل علامہ شیخ محمد ابو عبدالرحمن غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اور ان کی باتوں کی تردید میں لکھا ہے۔ بے شک اس میں بہت درست لکھا ہے۔ اس لئے کہ سچے دین کی اتباع کی جائے۔ بہت عمدہ ترغیب ذکر کی ہے۔ خدا بہت دانا ہے۔ بار خدایا ہم کو ہوائے نفس کے پیچھے چلنے والوں اور شیطان کی راہ میں گمراہ ہونے والوں اور بری باتوں کو اچھا جان کر ہلاک ہونے والوں سے نہ کر۔ آمین بجاہ سید المرسلین! یہ تحریر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے امیدوار محمد بن شیخ حسین مرحوم نے لکھے ہیں جو مکہ معظمہ میں مالکیوں کا مفتی ہے۔ دستخط محمد بن حسین مفتی مالکیہ!"

مکہ معظمہ کے حنبلیوں کے مفتی صاحب کی تقریظ

سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے خاص بندے پر قرآن مجید اتارا' جو اپنی بات میں سچا ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور یہ میرا راہ سیدھا ہے۔ اس کی پیروی کرو اور بہت راستوں کی پیروی نہ کرو جو تمہیں اس کے راہ سے جدا کر دیں گے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو خدا کا نبی اور دوست و خلیل ہے اور اس کی آل واصحاب و مددگاروں پر۔ پھر بعد ازاں بے شک میں نے اس بزرگ رسالہ کا مطالعہ کیا جو صحیح صاف محکم روایات پر مشتمل ہے۔ پس میں نے اس رسالہ کو بروئے دلائل محکم مضبوط شافی کافی فائدہ رساں دیکھا جس کے پڑھنے سے موحدین اہل سنت وجماعت کی آنکھیں خنک ہوتی ہیں اور معتزلہ و خارجیوں و بدمذہبوں و بدعتیوں کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں۔ وہ بدمذہب جو دین سے یوں نکلتے ہیں جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ اور یہ مبارک رسالہ جس نے غلام احمد قادیانی کی کجی کو ظاہر کیا اور بے شک یہ قادیانی مسیلمہ کذاب ثانی ہے اور نیز اس کے مؤید کے دعوے ظاہر کئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے لکھنے والے کو اہل اسلام کی طرف سے بہت نیک بدلہ دے۔ اور بہت سا اجر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ نبیوں اور رسولوں کے ختم کرنے والے پر رحمت پہنچا اور اس کی آل واصحاب سب پر۔ اس تحریر کے لکھنے کا عاجز خلف بن ابراہیم نے جو مکہ شریف میں حنبلیوں کے فتویٰ دینے کا بالفعل خادم ہے۔ تمام کیا۔

مدینہ منورہ میں جو حضرت حنفیوں کے مفتی ہیں ان کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! حمد و درود و سلام ادا کرتے ہوئے میں خدائے پاک مولیٰ کریم قادر سے اپنے ہر کام اور ہر بات میں توفیق و مدد کا سائل ہوں۔ سب تعریف خدائے یگانہ بے نیاز شریک اور اولاد سے پاک کے لئے خاص ہے جس نے بزرگ رسولوں کو روشن دلیلوں اور ظاہر نشانیوں سے بھیجا ہے اور ان کی قبل از نبوت خوارق اور معجزات

سے تائید کی ہے۔ اپنے خاتم الانبیاء اور سید الاصفیا پر جس نے قرآن معجز بیان اتارا ہے اور اس جل وعلی نے اس میں فرمایا ہے کہ آج میں نے پورا کیا تمہارے لئے دین اور تم پر اپنی نعمت تمام کی اور اسلام تمہارے لئے دین پسند کیا۔ وہ کتاب جو سیدھی راہ کی طرف راہنما ہے اور ہر اچھا کام فرماتی ہے۔ جھوٹ اس کے آگے پیچھے سے نہیں آتا۔ دانا ستودہ کی اتاری ہوئی ہے اور دائمی درود اور اسلام نبی پر ہو جو خلاصی اور سیدھی راہ کی طرف بلانے والا ہے اور قیامت تک ہر جھوٹے اور ہلاک کرنے والے کا حال بتلانے والا ہے جس کی حدیث صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے ہے کہ آخر زمانہ میں دجال سخت جھوٹے ہوں گے۔ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہ سنی ہوں گی۔ پس ان سے ڈرو تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ میں نہ ڈالیں اور نیز صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے ہے کہ جو کوئی ہدایت کی طرف بلائے گا تو اس کے جمیع پیروؤں کا ثواب اس کو دیا جائے گا اور ان کے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو کوئی گمراہی کی طرف بلائے گا تو اس کو بھی سب پیروؤں کا گناہ اس پر ہوگا اور ان کے بھی گناہ سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ اور نیز امام احمد ونسائی وداری نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک خط کھینچ کر فرمایا کہ یہ خدا کا راہ ہے۔ پھر اس کے دائیں بائیں اور خط کھینچے اور فرمایا کہ ان راستوں سے ہر راہ پر شیطان ہے جو اس کی طرف بلاتا ہے اور یہ آیت پڑھی: ''ھــــذا صــراط الــمستقیم فاتبعوہ ''اور بے شک یہ میرا سیدھا راہ ہے۔ اس کی پیروی کرنا۔ آخر آیت تک اور ابن ماجہ نے حضرت انسؓ سے حدیث لکھی کہ بڑی جماعت کی پیروی کرنا بے شک جو اس سے نکلا دوزخ میں پڑا اور نیز امام احمد نے معاذ بن جبلؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے۔ بکریوں کے بھیڑیے کی طرح الگ ہونے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے۔ پراگندہ نہ ہونا اس سے بچنا اور جماعت سے ملنا اور نیز یہ حدیث امام مالک کے مؤطا میں مالک بن انسؓ سے روایت ہے کہ میں تم لوگوں میں دو کام چھوڑتا ہوں۔ جب تک ان کو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوگے۔ قرآن مجید اور حدیث اور نیز صحیح مسلم میں محمود ابن لبیدؓ سے حدیث آئی ہے کہ قرآن سے کھیل کئے جاتے ہیں اور میں موجود ہوں اور نیز ابویعلیٰ نے ابوذرؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ میرا بہت پیارا اور نزدیک تر وہ ہے جو مجھ سے ملے۔ اس عہد پر میں نے اسے چھوڑا ہے اور نیز بیہقی کی شعب الایمان میں جابرؓ سے حدیث ہے کہ تم اسلام میں حیران ہوتے ہو۔ جیسے یہود ونصاریٰ متحیر ہیں تمہارے لئے شرع روشن پاکیزہ لایا ہوں۔ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میری ہی پیروی کرتے اور نیز حدیث متفق علیہ اور سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی کی حضرت عائشہؓ سے ہے کہ جس نے ہماری شریعت کے برخلاف کوئی کام نکالا وہ مردود ہے اور نیز امام احمد ومسلم اور چاروں نے ابوسعیدؓ سے حدیث لکھی ہے کہ جو کوئی تم سے برا کام دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ اگر یہ طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے۔ اگر یہ طاقت نہ ہو تو اس کو اپنے دل سے اور یہ بہت ضعیف ایمان ہے۔ اور درود آپ ﷺ کی آل واصحاب پر ہو جو سیدھے راہ کے ستارے ہیں اور آپ ﷺ کے عزیز واقارب وجماعت پر جو خلقت کے رہنما ہیں۔ بعد ازاں بے شک میں نے اس پیارے رسالہ کے کاغذات کے باغوں میں ان کے اصیل گھوڑوں کو چرایا اور اس عمدہ تالیف کی سطروں کے گلزاروں کی پاکیزہ زمین میں اپنی سمت فکر کے اونٹ کو دوڑایا۔ پس میں نے اس کو یقینی دلوں سے تردید کا ذمہ دار پایا جس نے اس دین سے نکلنے والی بدبخت ناکس فرنبی (مرزا قادیانی)

کے جھوٹ کو نابود کر دیا۔ اس کی باتوں کے جوہر ناقص عقل کے گمراہ کرنے کا سبب ہیں۔ کھوٹ ظاہر کرنے میں یہ رسالہ کافی ہے۔ پس بے شک اس کے مؤلف نے اچھا لکھا۔

یہاں تک کہ نہایت نشانہ اور مقصود عمدگی کو پہنچا اور فائدہ پہنچایا۔ خدا اس کو بہت ثواب اور بہشت اور اپنا دیدار عطا کرے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے سردار پیغمبر محمد ﷺ اور اس کی آل واصحاب پر درود وسلام پہنچے۔ اس تحریر کو پروردگار کی بخشش کے محتاج عثمان بن عبدالسلام داغستانی جو مدینہ منورہ میں حنفی مفتی ہیں لکھا۔ خدا اس کو بخشے۔ مورخہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ / دستخط عثمان بن عبدالسلام داغستانی!

مدینہ منورہ کے مفتی شافعیہ اور ان کے وکیل مدرس حرم شریف نبوی کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو ہدایت اور دین کے ساتھ بھیجا اور ان پر ایسا قرآن اتارا جو حسن کا معجزہ ہے اور ہمیشہ کے لئے نشان کمال راستی کی دلیل ہے اور آپ ﷺ کو نبیوں کا ختم کرنے والا اور رسولوں کا سردار اور جہانوں کی رحمت بنایا اور آپ ﷺ کی نبوت کو قیامت تک جن اور آدمیوں کے لئے عام کیا اور ان کی شرع نے تو سب دینوں کو منسوخ کیا اور ان کی شرع اور غیر منسوخ نہیں ہوتی اور آپ ﷺ کے درگاہ الٰہی میں پہنچنے سے قیامت تک پیغمبری کا دروازہ بند ہو گیا۔ پس آپ ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ کی روشن اور مضبوط شرع کی ہی پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر جو ہدایت کے امام اور تاریکی کے چراغ ہیں اور ان کے پیروؤں پر درود بھیجے جب تک دنیا قائم ہے۔ بعد ازاں ہم دونوں نے اس رسالہ میں خوب تامل کیا تو اس کو مقصود پر روشن دلیل پایا۔ اس کی دلیلیں بد مذہبوں کے شبہوں کی گردنیں کاٹ دیتی ہیں اور اس کے نور شیطانوں کے دھوکوں کے اندھیروں کو نابود کر دیتے ہیں۔ اس نے بہت عمدہ فیصلہ کیا اور حق کا راستہ ظاہر کر دیا۔ اور یہ رسالہ صریح دین کی یقینی دلیلوں پر شامل ہے اور غلام احمد قادیانی کے فریبوں اور جھوٹ کو اس نے رسوا کر دیا ہے۔ اور بے شک یہ قادیانی اپنے شیطان بھائیوں کے نزدیک احمد یعنی قابل تعریف ہے اور اہل ایمان و یقین کے نزدیک یہ آدم یعنی لائق بہت مذمت کے ہے اور بے شک اس کی بیہودہ باتیں ظاہر گمراہی ہے۔ اور جس الہام کا یہ مدعی ہے وہ شیطانوں کی وحی ہے۔ نبیوں اور رسولوں کی وحی نہیں ہے اور جب تو اس کی بناوٹ اور گمراہی میں تامل کرے گا تو اس آیت کا مصداق پائے گا جس کا ترجمہ یہ ہے اور اسی طرح کئے ہیں ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان آدمی اور جن سکھاتے ہیں ایک دوسرے کو ملمع باتیں فریب کی اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے۔ سو چھوڑ دے وہ جانے اوران کا جھوٹ اور تا جھکیں اس کی طرف دل ان کے جو ایمان نہیں لاتے آخرت سے۔ اور وہ اسے پسند کریں اور تا کہ مرتکب ہو جائیں ان امور کے جن کے وہ مرتکب ہونے تھے۔ یہاں تک کہ کوئی بدلنے والا نہیں اس کے کلام کو اور وہی ہے سننے والا جاننے والا اور در اصل یہ قادیانی مسیلمہ کذاب کی طرح گمراہی ور شک میں ہے بلکہ یہ قادیانی شیطان سے اس کا مکر وفریب بہت مضر ہے۔ اس لئے کہ شیطان کا معاملہ ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو اس کے فریب سے ڈرایا ہے اور یہ قادیانی اس نے جھوٹ کو سچ بنا دکھایا ہے اور اللہ تعالیٰ پر افترا باندھ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی

ہلاکت سے شہروں اور بندوں کو فساد سے راحت دے۔ پس ہر مومن پر واجب ہے کہ اس رسالہ کے مضمون سے تمسک کرے اور قادیانی کی براہین احمدیہ کے بناوٹوں سے بچیں اور اس کے افتراء سے جو گمشدگی اور گمراہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد خاتم النبیین ﷺ پر درود بھیجے جس پر قرآن مبین شیطانوں کی وسواسوں سے محفوظ اتارا گیا ہے اور اس کی آل و اصحاب پر اور سلام سب پر۔ اس تحریر کے لکھنے کا سید جعفر بن سید اسماعیل برزنجی مدینہ منورہ میں شافعیوں کے مفتی نے حکم کیا ہے اور وکیل مفتی شافعیوں کے جو حرم شریف نبوی میں مدرس ہے۔ سید احمد برزنجی اس نے بھی تحریر کی ہے۔ دستخط سید جعفر ولیہ زنجی! سید احمد البرزنجی!

مدینہ منورہ کے حضرت مدرس مسجد نبوی کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے سارے اپنے بندوں کو اپنی پہچان اور توحید کے لئے پیدا کیا ہے اور تا کہ وہی سب اپنے وجود اور خدا کے وجود میں فرق کریں اور اس کے انعام و بخشش کو چاہیں۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں اس پر کہ ہمارے لئے اس نے دین کے نشان قائم کئے اور ہدایت پانے والوں کے لئے اس کا راہ روشن کیا اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں اس پر کہ ہماری طرف ایسا نبی بھیجا جس پر پیغمبری ختم کی اور شبہات و گمراہی کے دروازے اس کے ساتھ بند کئے روشن معجزوں سے اس کی مدد کی اور اس کے دین سے سب دین اور حکم منسوخ کئے اور اس کی شریع کو قیامت تک باقی رکھا اور اس پر ایسا قرآن اتارا جو عمدہ نصیحت اور سید ھا راہ ظاہر کرنے والا نور اور محکم عہد ہے اور خود حق تعالیٰ ہمیشہ کے لئے اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے کہ جھوٹے اس کو بدل نہ سکیں گے اور دین سے پھرنے والے اس میں کمی نہ کرسکیں گے۔ یعنی دیندار لوگ ان کی تردید کر کے ظاہر کر دیں گے۔ سو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر رحمت کرے اور آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر بھی جس نے ان کی پیروی کی خود آپ ﷺ کی پیروی کی اور جو ان کی راہ سے پھرے بے شک اس نے ظلم کیا اور حد سے گزرا۔ بعد از اں جب میں نے اپنی آنکھوں سے اصیل گھوڑوں کو ایسے روشن رسالے کے میدانوں میں جولان دیا جو سچے دین کی پیروی پر عمدہ برانگیخت پر شامل ہے اور اس کی طرف بلار ہا اور حرص دلا رہا اور اس پر ترغیب دے رہا ہے اور یہ دیکھنا اس کا جلدی کی حالت میں تھا باوصف از حد کثرت اشتغال اور دل پر ہجوم غموں کے حال میں تو اس رسالہ پر میں نے تحقیق کی نور ظاہر پائی اور اس کی دلیلیں روشن مضبوط ظاہر پائیں۔ یہ رسالہ دین کی سچی باتوں کو جمع کرنے والا ہے۔ بے دینوں گمراہ کرنے والوں کی شبہوں کی تردید کا ذمہ دار ہے۔ اس بدمذہب جھوٹے دعویٰ کرنے والے کے عیب کو رسوا کرنے والا ہے جس کا نام غلام احمد قادیانی ہے شیطان کا پوتا جو گمراہی اور بدراہ کرنے میں اپنے دادے شیطان سے ہزار درجہ بڑھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے بنانے والے کو عمدہ ثواب دے۔ اس لئے کہ دین اسلام کی حدوں کی محافظت کی ہے۔ سخت جھوٹے گمراہ کنندے کی فریبوں کی براہین سے باطل کر کے جس سے اس نے عوام جاہلوں اور غافلوں کے دلوں میں شک داخل کر دیئے تھے۔ پس ہر مسلمان پر جو خدا پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی کتابوں و رسولوں کو سچا جانتا ہے واجب ہے کہ یہ اعتقاد اور یقین کرے کہ صاحب اس رسالہ نے جو رد لکھا ہے وہی سچ اور موافق قواعد ایمان کے ہے اور بے شک جو

براہین احمدیہ والے اور اشاعۃ السنۃ والے نے کہا ہے وہ نرا جھوٹ اور بہتان ہے۔ پس سچ کے پیچھے گمراہی ہی ہوتی ہے اور جو مسلمان کے سوا دین اختیار کرے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ شخص قیامت میں نقصان والوں سے ہوگا۔ تیرا رب راستہ بھولنے والوں کو جانتا ہے اور ہدایت پانے والوں کو بھی جانتا ہے۔ بے شک تمہارے رب کی طرف سے نصیحتیں آئی ہیں جس نے دیکھا اپنا فائدہ کیا اور جو اندھا ان سے ہوا اپنا نقصان کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو سیدھے اور ہدایت کے راستہ پر قائم رکھے اور ہم سب کو گمراہی کے راستوں سے بچائے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے اور دعا قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر رحمت کرے جس نے فرمایا ہے کہ جس کو خدا راہ دکھائے کوئی اس کو بد راہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے کوئی اس کا راہنما نہیں اور اس کی آل و اصحاب اور تابعین اور ہم سب پر رحمت کرے۔ آمین! یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور قلم سے لکھی ہے۔ عاجز بندے محمد علی بن طاہر وتری حسینی حنفی مدنی نے جو مسجد شریف مدینہ منورہ میں علم دین وحدیث کا مدرس ہے۔ مورخہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۰۴ ہجری میں! دستخط: محمد علی السید بن طاہر السید الوتری!

پٹنہ کے مشہور علماء سے ایک عالم کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم! سب تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے قرآن مجید آدمیوں اور جنوں کے سردار پر اتارا اور اس سے جھوٹ اور شرک اور سرکشی کو نابود کیا اور درود و سلام اس کے پیغمبر محمد ﷺ پر اور اس کی آل و اصحاب اور نیکی سے ان کے پیروؤں پر ہمیشہ ہو۔ بعد ازاں میں نے غلام احمد قادیانی کی براہین احمدیہ و اشتہارات سے اس کی بعض لغزشوں کا مطالعہ کیا۔ پس ان کو شیطانی بناوٹوں سے پایا۔ وہ رحمانی الہام نہیں ہیں بلکہ نرا بہتان اور بیہودہ گوئی ہے۔ پس جس نے اس کی پیروی کی وہ نقصان والوں سے ہے اور اس رسالہ کی عمدہ تردیدات کو بھی میں نے دیکھا ہے۔ پس ان سے دل کو آرام آیا۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت برادران اہل سنت وغیرھم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نجات پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے مؤلف کو اونچی بہشت بدلہ دے۔ اس تحریر کو عاجز محمد بن عبدالقادر باشندے پٹنہ کے باشندے حنفی نے لکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخشے اور ان سب سے احسان کرے۔ فقط۔ دستخط! محمد ابن عبدالقادر باشندہ!

تمام ہوئی تقریظات حضرات علماء حرمین محترمین کی

واضح رہے کہ فقیر کاتب الحروف نے اول جو اردو میں رسالہ بنام تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہین لکھ کر مشاہیر علماء پنجاب وغیرہ کو ملاحظہ کرایا تھا جس پر ان حضرات نے تقاریظ لکھیں تھیں۔ ہر چند پھر اس کے اکثر مضامین کو لباس عربی پہنا کر حرمین شریفین بھیجا گیا تھا جو وہاں کے مفتیان عظام و مدرسان کرام وغیرھم کی تصدیق و تعریف سے مزین ہوا جو اوپر تحریر ہو چکی ہیں اور یہ امر موجب اس کے زیادہ اعتبار و اسناد کا ہوا۔ مگر تاہم ان تقاریظ علماء پنجاب وغیرہ کا بھی یہاں پر درج کر دینا مناسب نظر آیا اور وہ یہ ہیں۔ چونکہ اختتام اس رسالہ کا شہر امرتسر میں ہوا تھا۔ اس لئے اول

ان کے مشاہیر علماء نے اس کو ملاحظہ کر کے تقریظات لکھی تھیں جو پہلے درج ہوتی ہیں۔

مولوی غلام رسول امام مسجد میاں محمد جانؒ رئیس امرتسر کی تقریظ

باسمہ العلی الاعلی والصلوۃ علی نبیہ المصطفی وآلہ المجتبی مخفی نہ رہے کہ اس احقر نے نسخہ متبرکہ کی تحقیقات دستگیریہ جو ہفوات صاحب براہین احمدیہ کے رد میں تالیف حضرت بلند ہمت شریف النسب عالی حسب جناب مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب کا ہے حرف بحرف ابتداء سے آخر تک مطالعہ کیا نسخہ شریف مذکورہ کو مطابق مذہب اہل سنت وجماعت کے پایا اور جناب مولوی صاحب موصوف نے جو الہامات اس کتاب میں براہین احمدیہ سے نقل کیے ہیں وہ بعینہ میں نے براہین احمدیہ میں درج پائے ہیں۔ مجھے ظن غالب ہے کہ مصنف براہین احمدیہ مرض مالیخولیا میں گرفتار ہیں۔ اسی سبب سے صورت متخیلہ موہومہ کو امور منزلہ من اللہ قرار دینے میں لاچار ہیں۔ ورنہ باوجود سلامت عقل وحواس اور باوجود ادعاء اسلام ایسے الہامات واہیہ کے مدعی نہ ہوتے۔ اللھم اکرمنا بکرامۃ العلم ونور قلوبنا بنور العلم ھذا وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔ رقمہ! احقر العباد اللہ الغنی غلام رسول الحنفی بقلم خود!

مولوی احمد بخش صاحب مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقریظ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ بعدہ! این کس رسالہ ھذا را از اول تا آخر بلفظ دیدہ موارد واعتراضات را از براھین ھم مشاھدہ نمود فی الحقیۃ بعض مزخرفاتش را بطور نمونہ جواب دادہ آمد تابفحوائے قیاس کن زگلستان من بہار مرا اباطیل باقید برآن قیاس نمودہ شود خداوند کریم مولانا مصنف را (کہ ھمیشہ کمر ھمت بحمایت دین بستہ دارند دراستیصال خلاف مخالفین بمساعی جمیلہ خود۔ مشکور اسلامیان اند وچرا نباشد کہ کمالات حسبی ونسبی ضمیمہ خوبیہا کسبی ووھبی از حق سبحانہ دارند) جزائے خیر دھدکہ درچنیں وقت کہ باغربت اسلام ھمقرانست این چنیں احسان برزمرہ اھل سنت گذاشتہ اند۔ فقط حررہ۔ ابوعبیداللہ احمد بخش عفاہ اللہ عنہ والقاہ بالبھش بقلم خود!

مولوی نورالدین مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقریظ

جو کچھ مولوی صاحبان مولوی غلام رسول اور مولوی احمد بخش صاحب نے رسالہ ہذا کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے وہ عین صواب ہے اور اس سے میرا اتفاق رائے ہے۔ فی الواقع رسالہ ہذا جمیع متبعین سنت کے لئے وساوس شیطانی وہوا جس نفسانی کے خطرات سے محفوظ رکھنے کی سپر قوی ہے اور سبحانہ تعالیٰ جناب مولوی صاحب مؤلف رسالہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حررہ عبداللہ المسکین نورالدین عفی عنہ بقلم خود!

مولوی غلام محمد امام مسجد شاہی لاہور کی تقریظ مع امام جامع مسجد انارکلی

ظاہراً اقوال الہامیہ مؤلف براہین احمدیہ مع تاویلات فاسدہ صاحب اشاعۃ السنہ مخالف عقائد اہل السنۃ والجماعۃ وغیر مستند سمت اہل اسلام را لازم کہ از اتباع ایں چنیں اشخاص و مطالعہ این چنیں الہامات واہیات برکنار باشند و این تحقیقات و تردید الہامات مستند اند بکتب مقبولہ اہل السنۃ الحق احق ان یتبع۔ فقیر غلام محمد بگی والا عفی عنہ بکرمہ و منہ بقلم خود اصاب من اجاب فقیر نور احمد امام مسجد انارکلی بقلم خود!

مولوی نور احمد صاحب ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم کی تقریظ

الہامات صاحب براہین احمدیہ و تاویلات صاحب اشاعۃ السنہ بالکل مخالف شرع اند و مضمون وجوہات رسالہ شریفہ ہذا صحیح بلکہ اصح وہدایت کنندہ گمراہان براہ حق جزاہ اللہ سبحانہ مولف خیر الجزاء۔ فقیر نور احمد ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم بقلم خود!

مولانا مفتی حافظ محمد عبداللہ ٹونکی مدرس اعلیٰ مدرسہ یونیورسٹی لاہور کی تقریظ

الحمد لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ محمد وآلہ و صحبہ اما بعد! کتیف نے اس رسالہ کو اکثر مقاموں سے دیکھا۔ جس میں حضرت مؤلف نے صاحب براہین اور ان کے اعوان کو معقول الزام دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف کو اس حسن کوشش کی جزائے خیر دے۔ حضرت مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ نے مؤلف براہین احمدیہ پر مدعی نبوت ہونے کا بھی الزام لگایا ہے۔ میری رائے میں یہ الزام بھی صحیح اور درست ہے۔ اس لئے کہ قطعی اور یقینی طریق سے من جانب اللہ ایسے مضامین کا منزل علیہ ہونا جن کی تبلیغ ضروری ہو عرف شرع میں خواص رسالت یا نبوت سے ہے اور مؤلف براہین کو اس منصب کے حصول کا دعویٰ ہے۔ پس اس کے مدعی ہونے میں کیا اشتباہ ہے؟۔ پہلے مقدمے کا ثبوت یہ ہے کہ رسالت کے مفہوم لغوی اور ان آیات واحادیث میں غور کرنے سے جن میں انبیاء علیہم السلام کے اوصاف اور حالات بیان ہوئے ہیں بخوبی معلوم ہوتا ہے اور دوسرا مقدمہ یوں ثابت ہے کہ مؤلف براہین کو من جانب اللہ قطعی اور یقینی طریق سے اپنے منزل علیہ ہونے کا تو صریح دعویٰ ہی ہے۔ رہی یہ بات کہ وہ مضامین علی العموم واجب التبلیغ بھی ہیں۔ اس پر یہ الہامی فقرے (مصنوعی) شاہد ہیں:" واتل علیہم ما اوحی الیک من ربک ۰ ۰ ۰ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم الٰہ واحد ۰ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۰ قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مومنون " اس پچھلے فقرے (مصنوعی) کی شرح میں مؤلف براہین نے لکھا ہے کہ:" میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لاتے یعنی خدائے تعالیٰ کی تائیدات کرنا اور اسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ

خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الٰہیہ سے اطلاع بخشنا یہ سب خدا کی شہادت ہے۔ جس کو قبول کرنا ایمانداروں کا فرض ہے۔'' انتہیٰ۔ اس بیان میں مؤلف براہین نے اور لوگوں پر بھی اپنے الہامات کے حجت ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس لئے کہ اگر ان کا الہام اوروں پر حجت نہ ہو تو ان کو قبول کرنا ایمانداروں پر فرض کیوں ہو۔ کیا غیر حجت کا بھی قبول کرنا ایمانداروں کا فرض ہوتا ہے؟۔ اس بیان سے مدعی نبوت ہونے کے الزام کی پہلی دلیل تمام ہوئی۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ مؤلف براہین نے اپنے بنائے ہوئے الہامی فقرے جری الله فی حلل الانبیاء کی تشریح میں لکھا ہے کہ ''اس فقرہ الہامی کے یہ معنی ہیں کہ منصب ارشاد وہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونے کا دراصل حلۂ انبیاء ہے اور ان کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے۔'' انتہیٰ۔ اس لئے کہ جب منصب ارشاد وہدایت اور مورد وحی الٰہی ہونا حلۂ انبیاء ہوا تو جو شخص اپنے سے اس منصب شریف کے حصول کا مدعی ہوا اس کے مدعی نبوت ہونے میں کیا کلام ہے۔ رہا یہ فقرہ کہ غیر نبی کو بطور مستعار ملتا ہے۔ اس کا مطلب ماحصل ذہن نشین نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ غیر نبی کو کسی دوسرے نبی کی اتباع کے ذریعے سے یہ منصب حاصل ہوتا ہے اور نبی کو بلاتوسط اتباع دوسرے کے یا یہ کہ نبی بعد حصول منصب مذکور دوسرے نبی کا تابع نہیں رہتا اور غیر نبی بعد حصول منصب مذکور بھی کسی نبی کا تابع رہتا ہے تو یہ تفریق غلط ہے۔ اس لئے کہ نبی کے نبی ہونے میں نبوت سے پہلے یا نبوت سے بعد دوسرے نبی کا تابع نہ ہونا لغت یا شرع سے مفہوم نہیں ہوتا بلکہ بہت سے انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام موسوی شریعت کے تابع تھے اور خود جناب رسول مقبول علیہ السلام کو جا بجا اتباع ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہوتا ہے بلکہ مؤلف براہین تو عیسیٰ علیہ السلام کو بھی موسوی شریعت کا خادم اور تابع قرار دیتے ہیں اور جو یہ غرض ہے کہ نبی سے یہ منصب مسلوب نہیں ہو سکتا اور غیر نبی سے مسلوب ہو سکتا ہے۔ پس یہ تفریق بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ نبوت کی حقیقت میں یہ شرط بھی لغتاً یا شرعاً مفہوم نہیں ہوتی بلکہ بعض آیاتوں سے مفہوم ہوتا ہے کہ خود انبیاء علیہم السلام سے بھی اس منصب شریف کا مسلوب ہو سکنا مقدور جناب ایزدی ہے۔ گو اس امر کا وقوع نہیں ہوتا۔'' الله اعلم حیث یجعل رسالته '' اور جو یہ غرض ہے کہ غیر نبی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں شریعت پر عرض کرنے کا محتاج ہے اور نبی کو اس عرض کی حاجت نہیں تو اس سے کیا لازم آیا کہ غیر نبی کے وحی یا الہام قطعی اور یقینی نہ ہوں۔ اور اس لئے کہ شریعت کا اس لئے اتباع ضروری ہے کہ وہ من جانب اللہ ہے جس کا من جانب اللہ ہونا بھی بالواسطہ معلوم ہوتا ہے اور جب اس غیر نبی کو بھی اپنی وحی کے من جانب اللہ ہونے کا بلاتوسط ظاہری قطعی اور یقینی طریق سے انکشاف تام ہو گیا تو اب اس کو اپنی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں عرض شریعت کی حاجت کیا ہے؟۔ ثانیاً اس لئے کہ احکام شرعیہ کا جزو اعظم احادیث صحیحہ ظنی الثبوت اور آیات قرآنیہ ظنی الدلالۃ سے ثابت ہوا ہے۔ پس چاہئے کہ بالخصوص ان احکام پر عرض کرنے کے لئے ملہم غیر نبی کو اصلاً ضرورت نہ ہو کیا یقینی الثبوت الدلالۃ کا عملاً یا اعتقاداً تسلیم کرنا کسی ظنی الثبوت یا ظنی الدلالۃ کی شہادت پر موقوف ہو سکتا ہے بلکہ اور صورت عرض پر بتقدیر تخالف اس حدیث صحیح اور اس آیت کے مدلول ظاہری کو ملہم غیر نبی کے حق میں ترک کرنا ضروری ہو۔ اس لئے کہ یقینی الثبوت والدلالۃ کے مقابل میں ظنی الثبوت یا

ظنی الدلالۃ کو کوئی عاقل تسلیم نہیں کرسکتا۔ اس مقام میں یہ کہنا کہ یہ الہام قطعی شریعت کے مخالف ہوتا ہی نہیں غلط ہے۔ اس لئے کہ الہام قطعی کا واقع نہ ہوتا تو بے شک مسلم ہے۔ لیکن مذکورہ بالا احادیث سے جن کے موضوع اور خلاف واقع ہونے کا بھی احتمال ہے الہام قطعی کا مخالف نہ ہوسکنا غیر مسلم ومن یدعی فعلیہ البیان اور جو مذکورۃ الصدر فقرہ سے یہ غرض ہے ہی کہ نبی کو اپنے الہام کے فہم مطلب میں اشتباہ اور التباس نہیں ہوتا۔ برخلاف غیر نبی کے کہ اس کو اپنی وحی کے فہم مضمون میں اشتباہ اور التباس رہتا ہے تو یہ توجیہ بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ جب اس وحی کے معانی خود منزل علیہ پر مشتبہ ہوئے تو اس الہام کے الہام ہدایت یا الہام ضلالت ہونے میں اس کی بھی امتیاز ہوا اور اس کے من جانب اللہ ہونے کا کیونکر یقین کیا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مذکورہ بالا فقرہ نبی اور غیر نبی میں واقعی اور حقیقی امتیاز نہیں پیدا کرتا۔ صرف عوام کی لغزش کھا جانے کے لئے بڑھا دیا گیا ہے اور اس لئے صریح لفظ نبی یا رسول کے اطلاق سے ہی مؤلف نے کس قدر احتیاط کی ہے۔ ورنہ خواص نبوت یا رسالت کے اپنے لئے ثابت کرنے میں میری رائے میں کوئی فروگذاشت نہیں کی ہے۔ ھذا مایخطر بالبال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال رقمہ العبد الضعیف المفتی محمد عبداللہ عفی اللہ عنہ المدرس الاول بالمدرسۃ العالیۃ فی لاھور!

گزارش مؤلف

باسمہ سبحانہ! اس فتویٰ حرمین محترمین زادہم اللہ تعالیٰ حرمتہ سے جمیع اہل اسلام خاص و عام پر بخوبی روشن ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی کی براہین احمدیہ والی بلند پروازیوں نے ہی ان کو بشہادت مفتیان عرب و عجم دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ وہ ہرگز الہام ربانی کے مورد نہیں۔ یقیناً القائے شیطان کے مصدر ہیں۔ ہر چند فقیر مؤلف کان اللہ لہ نے ابتدائے ۱۳۰۲ھ سے اولاً بذریعہ خط وکتابت ثانیاً بوسیلہ اشتہارات بہت کوشش کی کہ مرزا قادیانی مناظرہ سے تحقیق حق کر کے اسلام میں رخنہ اندازی سے باز آ جائیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کی تائید پر غرہ نہ ہو جائیں۔ مگر بقضائے الٰہی مؤثر نہ ہوا۔ تب فقیر نے رسالہ مرقومہ بالا ۱۳۰۳ھ میں حرمین شریفین میں بھیج کر فتویٰ لیا۔ ۱۳۰۵ ہجری میں جب یہ فتویٰ آیا تب راقم نے امرتسر جا کر مرزا قادیانی کے دوستوں کو دکھلایا اور ان کی معرفت مرزا قادیانی کو بلوایا کہ وہ بچشم خود اس کو ملاحظہ کر کے تائب ہو جائیں تو اس کو شائع نہ کیا جائے گا۔ اس پر مرزا قادیانی نہ آئے۔ فقیر نے بنظر خیر خواہی اسلام اس کے شائع کرنے میں تاخیر کی شاید مرزا قادیانی رو براہ ہو جائیں۔ پھر مرزا قادیانی نے جب ضروری اشتہار ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء مجموعہ اشتہارات ج اص ۲۰۲ میں اپنے مثیل مسیح ہونے کے دعویٰ میں کئی علماء دین سے مباحثہ کے واسطے ان کے نام درج کئے اور اخیر میں فقیر کا نام بھی تحریر کیا تو اس کے جواب میں فقیر نے رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ میں دو ورقہ اشتہار شائع کر کے مختصر حال اس فتویٰ کا اور اپنی مستعدی مناظرہ کے لئے ظاہر کی اور ادعائے مثیل مسیح کو بھی باطل کیا۔ ان کی طرف سے اس کا جواب نہ آیا بعد ازاں رمضان شریف ۱۳۱۰ ہجری میں حافظ محمد یوسف ضلعدار نے مرزا قادیانی یا ان کے نائب سے مناظرہ کے واسطے تحریک کی فقیر نے تحریر کر دی کہ میں حاضر ہوں۔ تاریخ مقررہ پر نہ مرزا قادیانی آیا نہ کوئی نائب ان کا مختارنامہ لے کر آیا۔ برعکس مولوی محمد احسن امروہی

نے فقیر کے فرار کا اشتہار بنام اتمام الحجۃ شائع کر دیا۔ اس کے جواب میں ایک مدرس مدرسہ قصور نے اولاً اس کی تکذیب میں اشتہار شائع کیا۔ ثانیاً فقیر نے ۱۳۱۱ ہجری میں دوسرا اشتہار چھپوا دیا۔ جس کا حاصل یہ تھا کہ مرزا قادیانی کی کھلی رخنہ اندازی اسلام کے علاوہ جس پر حرمین مکرمین زادہما اللہ تعظیماً سے ان کے بارہ میں فتویٰ آ چکا ہے جو انہوں نے دعویٰ مختر عہ مسیحیت میں رسالہ فتح اسلام و توضیح المرام ازالہ اوہام شائع کئے ہیں ان میں نبوت و رسالت کا کھلا کھلا دعویٰ کر دیا ہے۔ جس سے مولوی محمد حسین بٹالوی جیسے ان کے مؤید اور ثنا خواں بھی ان کے سخت مخالف ہو کر واشگاف اور صاف صاف ان کی تکفیر کر رہے ہیں اور مرزا قادیانی اور محمد احسن امروہی جیسے ان کے مریدوں کو ذرہ بھی غیرت نہیں کہ مجمع علماء میں اپنی بریت ظاہر دکھائیں۔ صرف دھوکہ بازیوں سے کام چلا رہے ہیں۔ ان کی طرف سے جب اس کا جواب بھی کچھ نہ ملا تو فقیر نے اخیر صفر ۱۳۱۱ ہجری میں اور اشتہار جاری کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اب مرزا قادیانی کے راہ راست پر آنے سے مایوس ہو کر وہ فتویٰ حرمین شریفین شائع کیا جاتا ہے جس سے مرزا قادیانی کی ضلالت و بطالت ظاہر ہو جائے گی اور نیز ان کے پچھلے رسالوں کے نمبر صفحہ کے حوالوں سے درج کیا گیا۔ چنانچہ ص ۱۸ توضیح المرام، خزائن ج ۳ ص ۶۰ اور صفحہ ۱۹۳، ۱۹۷، ۵۱۷، ۶۷۸، ۶۹۷، رسالہ ازالہ اوہام، خزائن ج ۳ ص ۱۹۳، ۱۹۲، ۴۹۳، ۵۱۵ سے صاف صاف ان کا دعویٰ نبوت و رسالت متحقق ہے۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی اکثر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعض پیش گوئیوں کو غلط لکھا ہے ۸، صفحہ ازالہ، خزائن ج ۳ ص ۱۰۶ میں دیکھو اور حضرت مسیح و سلیمان کے معجزوں کو شعبدہ بازی اور بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے درج کئے ہیں۔ اسی ازالہ کے ص ۳۰۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴ میں دیکھو اور چار سو نبی کو جھوٹا لکھ دیا اور ان کی وحی میں دخل شیطان ثابت کیا ہے۔ اسی ازالہ اوہام کے ص ۶۲۷ سے ۶۲۹، خزائن ج ۳ ص ۴۳۹ تک دیکھو اور حضرت مسیح کی وفات کے ادعا میں قرآن مجید کی آیتوں میں تحریف کر کے کمال دھوکہ دہی کی ہے۔ جدول مندرجہ صفحہ ۳۳۰ سے ۳۳۲ میں اسی ازالہ، خزائن ج ۳ ص ۲۶۹، ۲۶۸ کو دیکھو۔ اس اشتہار پر بھی نہ خود مدعی مسیحیت کو نہ ان کے کسی مرید کو غیرت دامن گیر ہوئی کہ محفل علماء میں اپنی بریت کرتے یا اس کا جواب شافی دیتے۔ سچ ہے: الحیاء من الایمان! پھر ربیع آخر ۱۳۱۱ ہجری میں جو مرزا قادیانی اپنے جدید سسرال کے ہاں چھاؤنی فیروز پور میں آئے تو کئی مسلمانوں نے ان سے دعویٰ مسیحیت کا ثبوت طلب کیا۔ اس پر مرزا قادیانی مختصر تقریر کے بعد جواب دیا کہ کسی عالم کو ہمارے پاس لے آؤ ہم ان کی تسلی کر دیں گے۔ پھر جلدی سے قادیان کو سدھارے۔ دوسری مرتبہ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۱ھ کو جب وہاں آئے تو فقیر کو وہاں کے بعض اہل اسلام نے تحقیق حق کے لئے بلایا۔ فقیر نے وہاں جا کر ان کی مذکورہ بالا تصانیف سے ان کا دعویٰ نبوت توہین انبیاء وغیرہ صاحب کو دکھلایا۔ چنانچہ ان کے سمجھ میں آیا۔ اس پر انہوں نے مرزا قادیانی سے فقیر کے ساتھ تقریر کرنے کی درخواست کی جس پر جواب ملا ہم کو الہام ہوا ہے کہ مولویوں سے مباحثہ نہ کریں تب لوگوں نے کہا کہ آپ کے کہنے سے ہم نے بلوایا تھا۔ آخر بعد تکرار بسیار مرزا قادیانی نے بذات خود مناظرہ سے اور اپنے شاگرد و مرید حکیم نورالدین و محمد احسن امروہی سے بھی درمیان میں بیٹھ کر مباحثہ کرنے سے انکار کیا۔ اس پر چھاؤنی فیروز پور کے پچیس معتبر اہل اسلام کی شہادت سے مطبع صدائے فیروز میں

اشتہار شائع ہوا کہ واقعی مرزا قادیانی مدعی نبوت ہیں اور انبیاء کرام کے توہین کنندہ اور جواب دینے سے صریح گریز ہے۔ اس پر جب ان کے تحت مخلص حافظ محمد یوسف مذکور کو یہ شکست فاش ناگوار معلوم ہوئی تو پھر وہاں جا کر دوسری مرتبہ مرزا قادیانی کو مناظرہ میں شامل ہونے کے لئے آمادہ کیا اور امرتسر سے بنام مولوی محمد احسن امروہی اشتہار جاری کیا کہ منتظرین مرزا قادیانی دسمبر کی تعطیلوں میں لاہور میں آ کر مناظرہ کریں۔ میں مشتہر یہ حکیم نورالدین قادیانی مناظرہ کریں گے۔ اس پر فقیر نے مرزا قادیانی سے اقرار تحریری شمول جلسہ مناظرہ بذریعہ خط رجسٹری لے کر دو روز قبل از تاریخ مقررہ وارد لاہور ہو کر دس دن برابر لاہور میں رہا۔ مرزا قادیانی آئے نہ دونوں مناظر حاضر پائے۔ حکیم فضل الدین و برہان الدین مناظرہ کو آئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ مرزا قادیانی کا مختار نامہ لے آئیں۔ فقیر حاضر ہے۔ مگر آج تک ان کی طرف سے صدائے برنخاست!

اب اللہ تعالیٰ سے سرخرو ہونے کو یہ رسالہ شائع کیا گیا ہے۔ عنقریب اس کا دوسرا حصہ فتح اسلام و توضیح مرام و ازالہ اوہام کی بعض سخت قباحتوں کی تردید جن کا ذکر اوپر گزرا ہے شائع ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ المرقوم ۱۸ صفر ۱۳۱۲ھ

نوٹ: مولانا غلام دستگیر قصوری نے صفر ۱۳۰۲ھ میں یہ رسالہ تصنیف کیا اور مرزا قادیانی کو اس کی نقل بھجوائی۔ شوال ۱۳۰۳ھ میں اس کا عربی ترجمہ کر کے حرمین شریفین سے تقریظات منگوائیں۔ اردو رسالہ کا نام ''**تحقیقات دستگیریہ فی ردھفوات براھینیہ**'' اور عربی رسالہ کا نام ''**رجم الشیاطین براغلوطات البراھین**'' تجویز کیا۔ ۱۳۰۵ھ میں عرب کے علماء سے تصدیقی فتاویٰ حاصل ہونے۔ مصنف نے اردو عربی رسالہ اور عرب و عجم کے علماء کے تصدیقی فتویٰ جات مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو دیکھنے دئے۔ اور امرتسر جا کر خود مرزا قادیانی کو اس کے دوستوں کے ذریعہ طلب کیا کہ وہ خود آ کر ان فتویٰ جات کو دیکھ کر توبہ کر لے۔ مرزا قادیانی نے اس زمانہ میں مباہلہ کے لئے علماء کو چیلنج دیا تو مولانا نے دو دفعہ پمفلٹ شائع کر کے مرزا قادیانی کو پھر رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ میں دعوت دی کہ وہ اسلام قبول کر لے۔ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ میں مرزا قادیانی کے اسلام لانے سے مایوس ہو کر ان فتویٰ جات کو شائع کرنے کا اعلان کیا۔

بالآخر ۱۸ صفر ۱۳۱۲ھ کو یہ عربی اردو فتویٰ شائع فرمایا۔ مصنف کی کمال دیانت واضح ہو کہ ۹ سال تک متواتر مرزا غلام احمد قادیانی کو قبول اسلام کرنے کے لئے آمادہ کرتے رہے۔ اس دوران میں مولانا محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی تائید سے دستکش ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف فتویٰ شائع کر دیا تھا تو حضرت مولانا نے اپنے رسالہ کے حاشیہ پر یہ نوٹ لگا کر دنیا و آخرت کی سرخروئی حاصل فرمائی:

نوٹ: چونکہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی تائید چھوڑ دی ہے بلکہ اس کی تکذیب پر کمر باندھا ہے تو اب رسالہ رجم الشیاطین میں جو بٹالوی صاحب کی تردید تھی اس سے وہ بری الذمہ ہو گئے ہیں۔ خدا کے کلام آیات قرآنی کو کلام غیر خدا بتانے کی بھی خود انہوں نے تردید کر دی ہے۔ فالحمدللہ وھو الہادی (منہ عفی عنہ! ایڈیشن اول ص ۰۷)

فتویٰ علماے پنجاب و ہندوستان

بحق

مرزا غلام احمد ساکن قادیان

از

حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے سوال نامہ مرتب کر کے متحدہ ہندوستان کے علماء کرام سے فتویٰ حاصل کیا۔ اور پھر اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ ج ۱۳ شمارہ ۳، ۵، ۶، ۷، ۱۱، ۱۲ میں شائع کیا۔ سن اشاعت ۸۔ ۱۳۰۷ مطابق ۱۸۹۰ء ہے۔ بعد میں ادارہ سلفیہ لاہور نے "پاک و ہند کے علماء اسلام کا اولین متفقہ فیصلہ" کے نام سے محرم ۱۴۰۷ مطابق ستمبر ۱۹۸۶ء میں کتابی شکل میں شائع کیا۔ جو پیش خدمت ہے۔ (مرتب)

فتوے علماء پنجاب و ہندوستان
بحق
مرزا غلام احمد ساکن قادیان

سوال...... علمائے دین وحماۃ شرع رسول امین، میرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواریوں اور ہم مشربوں کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟ جن کے عقائد و مقالات یہ ہیں جو ان کی تصنیفات و تحریرات سے نقل کیے جاتے ہیں اور مزید تحقیق و تصدیق کی غرض سے ان کی اصل تصنیفات و تحریرات بھی شامل[1] سوال ہیں۔

۱... ملائکہ ستاروں[2] کی ارواح ہیں۔ وہ ستاروں کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں۔ لہٰذا وہ ان ستاروں سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔

---

[1] جہاں سائل خود پہنچا وہاں اصل تصنیفات قادیانی اور ان کے حواریوں کی ساتھ لے گیا۔ اور ان مضامین کو اصل تصنیفات میں دکھا دیا۔ بعض جگہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بھیجا تو وہاں بھی اصل تصنیفات قادیانی کو بھیجا گیا۔ جن علماء کے پاس اصل تصانیف نہیں پہنچیں وہ اس شرط سے مطالبہ کریں کہ بعد ملاحظہ ان کو واپس کریں گے تو ان کے پاس اصل تصنیفات ارسال ہوں گی۔

[2] یہ عقائد از نمبر اول تا نہایت اتمّم آپ کے رسالہ توضیح مرام میں موجود ہیں جو بہ ترتیب رسالہ نہ بہ ترتیب عقائد مندرجہ سوال نقل کیے جاتے ہیں۔ مرزا نے لکھا ہے کہ "اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی میں یہ عاجز اور مسیح ابن مریم مشابہت رکھتے ہیں وہ کیا شے ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونوں کے روحانی قویٰ میں ایک خاص طور پر رکھی گئی ہے۔ جس کے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی دلسوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے جو داعی الی اللہ اور اس کے مستعد شاگردوں میں ایک نہایت مضبوط تعلق اور جوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الی اللہ کے نفس پاک میں موجود ہے ان تمام سرسبز شاخوں میں پھیلاتی ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو اوّل بندہ کے دل میں بارادۂ الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۴...... جبرائیل جس کا سورج سے تعلق ہے وہ بذات خود اور حقیقتہً زمین پر نہیں اترتا اس کا نزول جو شرع میں وارد ہے اس سے اس کی تاثیر کا نزول مراد ہے اور جو صورت جبرائیل وغیرہ فرشتوں کی انبیاء دیکھتے تھے۔ وہ جبرائیل وغیرہ کی عکسی تصویر تھی جو انبیاء کے خیال میں متمثل ہو جاتی تھی جیسے آئینہ میں دیکھنے والے کی صورت متمثل ہو جاتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) دونوں محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہیں ایک مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔ سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدائش اس وقت سے سمجھی جاتی ہے جب کہ خدا تعالیٰ اپنے ارادۂ خاص سے اس میں اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مرتبے کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے بھری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادۂ الٰہی اب محبت سے بھر گئی ہے۔ ایک نیا تولد بخشتی ہے۔ اسی وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالیٰ کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر ابنیت کا علاقہ ہوتا ہے اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجہ محبت کے لیے ضروری ہے جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے۔" (توضیح المرام ص ۲۱۔۲۲ خزائن ج ۳ ص ۶۱۔۶۲)

مرزا نے لکھا ہے "اور یہ کیفیت جو ایک آتش فروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے۔ کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہیں اور اس کا نام ذوالافق الاعلیٰ بھی ہے کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے۔" (توضیح المرام ص ۲۵ خزائن ج ۳ ص ۶۲)

اور مرزا نے لکھا ہے "مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔" (توضیح مرام ص ۲۷ خزائن ج ۳ ص ۶۴)

مرزا نے لکھا ہے "اس جگہ اس بات کا بیان کرنا بھی بے موقع نہ ہوگا کہ جو کچھ ہم نے روح القدس اور روح الامین وغیرہ کی تعبیر کی ہے۔ یہ درحقیقت ان عقائد سے جو اہل اسلام ملائک کی نسبت رکھتے ہیں منافی نہیں ہے کیونکہ محققین اہل اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح پیروں سے چل کر زمین پر اترتے ہیں اور یہ خیال بہ بداہت عقل باطل بھی ہے..... مثلاً فرشتہ ملک الموت جو ایک سیکنڈ میں ہزارہا لوگوں کی جانیں نکالتا ہے۔ جو مختلف بلاد و امصار میں ایک دوسرے سے ہزاروں کوسوں کے فاصلے پر رہتے ہیں اگر ہر ایک کے لیے اس بات کا محتاج ہو کہ اول پیروں سے چل کر اس کے ملک اور شہر اور گھر میں جائے اور پھر اتنی مشقت کے بعد جان نکالنے کا اس کو موقع ملے تو ایک سیکنڈ کیا اتنی بڑی کارگزاری کے لیے تو کئی مہینوں کی مہلت بھی کافی نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص انسانوں کی طرح حرکت کر کے ایک طرفۃ العین میں یا اس سے کم عرصہ میں تمام جہان گھوم کر چلا آئے ہرگز نہیں۔" (توضیح مرام ص ۲۹ خزائن ج ۳ ص ۶۶۔۶۷) مرزا نے لکھا ہے "پس اصل بات یہ ہے کہ جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی اور روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح روحانیات سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے ان کو نامزد کریں یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دیں درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام میں مستقر اور قرار گیر ہے..... جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتوں پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیاروں کا اثر ہے۔ ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور تمام روحانی قوتوں پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادوں کے موافق اپنا اپنا اثر ڈال رہے ہیں۔" (توضیح مرام ص ۳۲ تا ۳۳ خزائن ج ۳ ص ۶۷۔۶۸)

مرزا نے لکھا ہے۔ "اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستاروں سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے تو پھر ان کے تمام قویٰ میں فرق پڑ جائے گا۔ انھیں نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے تمام ستارے اپنے اپنے کام میں معروف ہیں اور جیسے خدا تعالیٰ تمام عالم کے لیے بطور جان کے ہے ایسا ہی (مگر اس جگہ تشبیہ کامل مراد نہیں) وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لیے جان کا حکم رکھتے ہیں اور ان کے جدا ہو جانے سے ان کی حالت وجود یہ میں بکلی فساد راہ پا جانا لازمی و ضروری امر ہے اور آج تک کسی نے اس امر میں اختلاف نہیں کیا کہ جس قدر آسمانوں میں سیارات اور کواکب پائے جاتے ہیں وہ کائنات الارض کی تکمیل و تربیت کے لیے ہمیشہ کام میں مشغول ہیں..... تمام نباتات و جمادات اور حیوانات پر آسمانی کواکب کا دن رات اثر پڑ رہا ہے۔" (توضیح مرام ص ۳۸ خزائن ج ۳ ص ۷۰۔۷۱)

مرزا نے لکھا ہے۔ "قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کواکب اپنے اپنے قالبوں کے (باقی حاشیہ آئندہ)

۳ ملک الموت بھی بذات خود زمین پر اتر کر قبض ارواح نہیں کرتا بلکہ اس کی تاثیر سے قبض ارواح ہوتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) متعلق ایک ایک روح رکھتے ہیں جن کو نفوس کواکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں اور جیسے کواکب اور سیاروں میں باعتبار ان کے قالبوں کے طرح طرح کے خواص پائے جاتے ہیں۔ جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہیں۔ ایسا ہی ان کے نفوس نورانیہ میں بھی انواع اقسام کے خواص ہیں جو باذن حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا اثر ڈالتے ہیں اور یہی نفوس نورانیہ کامل بندوں پر بشکل جسمانی متشکل ہو کر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور بشری صورت سے متمثل ہو کر دکھائی دیتے ہیں۔"
(توضیح مرام ص ۶۰ خزائن ج ۳ ص ۷۱، ۷۲)

مرزا نے لکھا ہے۔ "جس قدر ارواح و اجسام اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتے ہیں ان سب پر تاثیرات سماویہ کام کر رہی ہیں اور کبھی ایک ہی فرشتہ مختلف طور کی استعدادوں پر مختلف صور کے اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کو کئی قسم کی خدمات سپرد ہیں انہی خدمات کے موافق جو اس کے نیر سے لیے جاتے ہیں سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہیے) لیکن اس کے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادوں اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی، بڑی بڑی شکلوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔" (توضیح مرام ص ۶۷، ۶۸ خزائن ج ۳ ص ۸۶)

مرزا نے لکھا ہے۔ "اس وقت میں کہ جب انسان بوجہ اقتران مستعین روح القدس کی نالی کے قریب اپنے تئیں رکھ دیتا ہے۔ معا اس نالی میں سے فیض وحی اس کے اندر گر جاتا ہے یا یوں کہو کہ اس وقت جبرائیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دل میں ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر رکھ دیتا ہے تب جیسے اس فرشتے کا جو آسمان پر مستقر ہے جبریل نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بھی جبریل ہی ہوجاتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے۔ سو یہ نہیں کہ فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے بلکہ اس کا عکس انسان کے آئینہ قلب میں نمودار ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب تم نہایت مصفی آئینہ اپنے منہ کے سامنے رکھ دو گے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس بلاتوقف اس میں پڑے گا یہ نہیں کہ تمہارا منہ اور تمہارا سر گردن سے ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ میں رکھ دیا جائے گا۔ بلکہ اس جگہ رہے گا جہاں رہنا چاہیے۔ صرف اس کا عکس پڑے گا بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینہ قلب کی ہوگی اسی مقدار کے موافق اثر پڑے گا مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آرسی کے شیشہ میں دیکھنا چاہو کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انگشتری میں لگا ہوتا ہے۔ تو اگرچہ اس میں بھی تمام چہرہ نظر آئے گا مگر ہر ایک عضو اپنی اصلی مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئے گا لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ میں دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کے پورے انعکاس کے لیے کافی ہے تو تمہارے تمام نقوش اور اعضا چہرے کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آجائیں گے۔" (توضیح مرام ص ۷۰ خزائن ج ۳ ص ۸۸، ۸۷)

مرزا نے لکھا ہے۔ "جب جبرائیل نور خدا تعالیٰ کی کشش اور تحریک اور نفخ نورانیہ سے جنبش میں آجاتا ہے تو معا اس کی ایک عکسی تصویر جس کو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہیے۔ محب صادق کے دل میں منقش ہو جاتی ہے اور اس کی محبت صادقہ کا ایک عرض لازم ٹھہر جاتی ہے۔ تب یہ قوت خدا تعالیٰ کی آواز سننے کے لیے کان کا فائدہ بخشتی ہے اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لیے آنکھوں کے قائم مقام ہو جاتی ہے اور اس کے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لیے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پہیے کو زور کے ساتھ الہامی خط پر چلاتی ہے۔" (توضیح مرام ص ۷۹ خزائن ج ۳ ص ۹۲)

اور مرزا نے لکھا ہے "اس جگہ میں ان لوگوں کا وہم بھی دور کرنا چاہتا ہوں جو ان شکوک اور شبہات میں مبتلا ہیں جو اولیاء اور انبیاء کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگوں کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے کیونکہ اگر نبیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھل جاتے ہیں بلکہ بعض فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں اور بعض پرلے درجے کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ بلکہ جب کہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجے کے آدمی تصور کرتے ہیں۔ ایسے ایسے بدچلن آدمی بھی شریک ہیں جو بدچلنیوں اور بدمعاشیوں میں پھنسے ہوئے اور شہرہ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی سو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ درحقیقت یہ سوال جس قدر اپنی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے اور جبریل نور کا چھیالیسواں حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور پرلے درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے۔ جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے۔ (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۴ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔

۵ روح القدس، روح الامین، شدید القویٰ، ذوالافق الاعلیٰ، جن کا ذکر شرع میں وارد ہے وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے جو خدا کی محبت اور اس کے محبوب انسان کی محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔

۶ ان دونوں محبتوں اور ان کے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے۔

۷ آپ (مرزا) کو اور حضرت مسیح بن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے ہیں۔

۸ آپ ایک معنی سے نبی ہیں[۱] کیونکہ آپ محدث ہیں، جن سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ ختم نبوت کا جو قرآن میں ذکر ہے تو اس سے ایسی نبوت مراد ہے جو حامل وحی شریعت اور جمیع اقسام وحی کی جامع ہو نہ مطلق نبوت۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کبھی سچی خواب دیکھی تھی اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت بھی ایسی رات میں کبھی کہ جب وہ بادہ بسر و آشنا برلب ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا کیونکہ جبرئیلی نور جو آفتاب کی طرح جو اس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ تمام معمورۂ عالم پر حسب استعداد ان کے اثر ڈال رہا ہے اور کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا نہیں کہ بالکل تاریک ہو کم سے کم ایک ذرہ کی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنیٰ سی ادنیٰ سرشت میں بھی ہے اس صورت میں نہایت ضروری تھا کہ تمام بنی آدم پر یہاں تک کہ ان کے مجانین پر بھی کسی قدر جبرئیل کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بھی۔"

(توضیح مرام ص ۸۴ خزائن ج ۳ ص ۹۴، ۹۵)

ان عبارات سے جیسے عقائد مرزائی کی بنمبر (۶) تثلیث (۷) تصدیق ہوئی ویسی ہی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مرزا کے نزدیک نبوت اور وحی کی وہی حقیقت ہے جو نیچریوں اور برہمو سماج والوں نے بیان کی ہے کہ نبوت ایک نیچرل امر ہے جس سے کوئی فرد خالی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ناچنے والی کسبی (رنڈی) بھی اس سے محروم نہیں اور وحی لانے والا فرشتہ باہر سے نہیں آتا بلکہ صاحب وحی کے دل و دماغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہے اور جبرئیل یا روح القدس اسی کی ایک صفت کا نام ہے۔ و علی ھذا القیاس

۱ مرزا نے لکھا ہے۔ "اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں۔ ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لیے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے۔ اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے۔ اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اس بات کو بحضور دل یاد رکھنا چاہیے کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لیے سلسلہ جاری رہے گا۔ نبوت تامہ نہیں بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقتداء سے ملتی ہے جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے یعنی ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ فاعلم ارشدک اللہ تعالیٰ ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ وقد قال رسول اللہ ﷺ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ای لم یبق من انواع النبوۃ الا نوع واحد وھی المبشرات من اقسام الرؤیا الصادقۃ والمکاشفات الصحیحۃ والوحی الذی ینزل علی خواص الاولیاء والنور الذی یتجلی علی قلوب قوم موجع فانظر ایھا الناقد البصیر الفھیم ایفھم من (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۹… آنے والے مسیح ابن مریم جن کی بشارت حدیثوں میں وارد ہے اور اہل اسلام کو ان کا انتظار تھا وہ آپ ہی ہیں۔ لہٰذا عیسیٰ بن مریم اسرائیلی نبی۔ کیونکہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور بعد اس کے وہ فوت ہو کر بہشت میں داخل ہو گیا ہے لہٰذا اب وہ دنیا میں نہیں آ سکتا۔

۱۰… آنے والے مسیح کے جو صفات احادیث میں وارد ہیں کہ وہ ابن مریم ہوگا۔ اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) هذا سدباب النبوة علی وجهه کلی بل الحدیث یدل علی ان النبوة التامة الحاملة لوحی الشریعة قد انقطعت ولکن النبوة التی لیس فیها الا المبشرات فهی باقیة الی یوم القیامة۔ واما النبوة (۱) التی تامة کاملة جامعة لجمیع کمالات الوحی فقد امنا بانقطاعها من یوم نزل فیه ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین " (توضیح مرام ص ۱۸ تا ۲۰ خزائن ج ۳ ص ۵۹ تا ۶۱) اب اور اس سے بڑھ کر سنیے۔ مرزا اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔ "ہاں یہ بھی سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کر کے ہی بیان کیا گیا ہے۔ مگر اس کو امتی کر کے بھی تو بیان کیا گیا ہے اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامہ کے صفت سے متصف نہیں ہوگا۔ ہاں نبوت ناقصہ اس میں پائی جائے گی جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کہلاتی ہے اور نبوت تامہ کی شانوں میں سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے۔ سو یہ بات کہ اس کو امتی بھی کہا اور نبی بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں شانیں امتیت اور نبوت اس میں پائی جائیں گی جیسا کہ محدث میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔" (ازالہ اوہام ص ۵۳۲ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶) اس عبارت میں تو مرزا نے اپنے آپ کو کھلا نبی کہہ دیا ہے۔

اب اس سے بڑھ کر سنیے رسالہ ازالہ آپ نے چھپوایا تو اس کے سرورق پر صاف لکھوا دیا ہے "از تصانیف مرسل یزدانی مرزا غلام احمد قادیانی" (ازالہ اوہام ٹائٹل خزائن ج ۳ ص ۱۰۱) اس میں تو آپ نے رسالت کا بھی دعویٰ کیا ہے اور یہ بتا دیا کہ آپ خدا کے رسول بھی ہیں۔ اسی صورت میں آپ کا "شعر من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب" (ازالہ اوہام ص ۱۸۵ خزائن ج ۳ ص ۱۸۵) منقول ہے دعویٰ رسالت سے انکار کرنا صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے درحقیقت آپ کو رسالت کا بھی دعویٰ ہے شاید چند مدت کے بعد کسی کتاب آسمانی کا بھی دعویٰ ہو۔ اس سے بھی اور بڑھ کر سنیے ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳ میں اپنے رسول مبشر بزبان حضرت عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور صاف لکھ دیا ہے کہ قرآن کی آیت و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد میں آپ ہی کی بشارت مراد ہے نہ محمد رسول اللہ ﷺ کی۔" اصل عبارات ازالہ آگے منقول ہوں گی۔

[۱] مرزا نے لکھا ہے۔ "مجددات مبارک وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق ہی میں سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پا لیا۔ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں تازہ کر دیا جائے۔" (فتح اسلام ص ۹، ۱۰ خزائن ج ۳ ص ۱۰۹)

اور مرزا نے لکھا ہے "مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔" (فتح اسلام ص ۱۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۰)

اور اس کے صفحہ ۱۵ میں لکھا ہے۔ "بلکہ ایک دفعہ اس کو اپنے زعم میں صلیب پر چڑھا کر قتل کر دیا۔ مگر چونکہ ہڈی نہیں توڑی گئی تھی اس لیے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچ گیا اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔" (فتح اسلام ص ۱۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۰) اور مرزا نے رسالہ ازالہ صفحہ ۳۸۱ خزائن ج ۳ ص ۲۲ میں مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا اسی تفصیل و تشریح سے بیان کیا ہے جو سید احمد خاں کی جلد چہارم کے صفحہ ۱۳۱ میں موجود ہے۔

(۱) ان دونوں مقام میں آپ کی عربی دانی ثابت ہوتی ہے۔ پہلی جگہ "هذا" معرفہ کی صفت جملہ نکرہ (سدباب النبوة) لائے ہیں اور اگر یہ جملہ صلہ ہے تو اس کا موصول (الذی) ندارد ہے۔ دوسری جگہ صلہ موصول کا صدر ندارد ہے۔ حق عبارت یہ تھا "واما النبوة التی هی تامة" جس شخص کا حیثیت میں یہ مبلغ علم ہوگا وہ قرآن و حدیث سے کیا استخراج دقائق و معارف کرے گا۔ اگر کہو کہ الہام و علم لدنی اس کا مددگار ہوگا تو کہا جائے گا کہ وہ الہام و علم لدنی صحت الفاظ میں کیوں اس کا مددگار نہ ہوا اور ایسی فاش غلطیوں سے اس کو کیوں نہ بچا سکا۔

پاس نزول کرے گا اور وہ دو زرد کپڑے پہنے ہوئے ہوگا۔ اور وہ دجال یک چشم کو ہلاک کرے گا۔ اور وہ صلیب کو توڑے گا۔ اور وہ خنازیر کو قتل کرے گا اور اس کے وقت میں مال کثرت سے ہوگا وہ لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا تو کوئی قبول نہ کرے گا۔ کافر اس کی خوشبو سے مر جائے گا اور اس کے وقت میں یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بعض صفات صحیح نہیں اور جن احادیث میں ان کا ذکر ہے وہ موضوع [1] ہیں اور بہ فرض صحت کل یہ صفات سب کی سب بحسب تاویل وتفصیل ذیل آپ میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اس کے ابن مریم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ ابن مریم کی خاصیت [2] پر اور اس کا مثیل ہوگا اور اس کے نزول سے روحانی نزول مراد ہے اور دمشق کے شرقی

---

1 ''موضوعیت احادیث'' بعض صفات مسیح کا دعویٰ آپ کی تصنیفات کتب میں بہت جگہ پایا جاتا ہے۔ مرزا لکھتے ہیں ''خیال مذکور (یعنی حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا) جو کچھ عرصہ سے مسلمانوں میں پھیل گیا ہے۔ صحیح طور پر ہماری کتابوں میں اس کا نام ونشان نہیں بلکہ احادیث نبویہ کی غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے۔ جس کے ساتھ کئی بے جا حاشیے لگا دیے ہیں اور بے اصل موضوعات سے ان کو رونق دی گئی ہے۔'' (توضیح مرام ص ۱۰ خزائن ج ۳ ص ۵۵) اور ازالہ اوہام میں لکھا ہے۔'' اور اس مقام میں زیادہ تر تعجب کی یہ جگہ ہے کہ امام مسلم صاحب تو یہ لکھتے ہیں کہ دجال معہود کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوگا مگر یہ دجال تو انہیں کی حدیث کی رو سے مشرف باسلام ہو گیا۔'' پھر مسلم صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دجال معہود بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہوتی ہے مشرق مغرب میں پھیل جائے گا۔ مگر یہ دجال جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابوسعید سے کچھ زیادہ تیز نہ چل سکا جیسا کہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے ایسا ہی کسی نے اس کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا نہیں دیکھا ...اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا ہوگا تو پھر اوائل دنوں میں ابن صیاد کی نسبت خود آنحضرت ﷺ کیوں شک اور تردد میں رہے اور کیوں یہ فرمایا (۱) کہ شاید یہی دجال معہود ہو اور یا شاید کوئی اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اس وقت تک ک ف ر اس کی پیشانی پر نہیں ہوگا۔ میں سخت متعجب اور حیران ہوں کہ اگر یہی دجال معہود آخری زمانہ میں پیدا ہونا تھا یعنی اس زمانہ میں کہ جب مسیح ابن مریم ہی آسمان سے اتریں تو پھر قبل از وقت یہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیوں ہوئے اور زیادہ تر تعجب یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا کام بھی نہیں دکھایا کہ جو دجال معہود کی نشانیوں میں سے سمجھا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتھ ہونا اور خزانوں کا پیچھے پیچھے چلنا اور مردوں کا زندہ کرنا اور اپنے حکم سے مینہ برسانا اور کھیتوں کو اگانا اور ستر باع کے گدھے پر سوار ہونا۔ اب بڑی مشکلات در پیش آتی ہیں کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی ان حدیثوں کو صحیح سمجھیں جو دجال کو آخری زمانہ میں اتارتی ہیں تو یہ حدیثیں ان کی موضوع ٹھہرتی ہیں اور اگر ان حدیثوں کو صحیح قرار دیں تو پھر ان کا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اگر یہ متعارض اور متناقض حدیثیں صحیحین میں نہ ہوتیں صرف دوسری کتبوں میں ہوتیں تو شاید ہم ان دونوں کتابوں کی زیادہ تر پاس خاطر کر کے ان دوسری حدیثوں کو موضوع قرار دیتے۔ مگر اب مشکل تو یہ آ پڑی ہے کہ انہیں دونوں کتابوں میں یہ دونوں قسموں کی حدیثیں موجود ہیں۔ اب ہم جب ان دونوں قسم کی حدیثوں پر نظر ڈال کر گرداب حیرت میں پڑ جاتے ہیں کہ کس کو صحیح سمجھیں اور کس کو غیر صحیح۔ تب عقل خداداد ہم کو یہ طریق فیصلہ کا بتاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھ اعتراض نہیں انہیں کو صحیح سمجھنا چاہیے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۲۲ تا ۲۲۷ خزائن ج ۳ ص ۲۱۲ تا ۲۱۴)

2 مرزا نے لکھا ہے ''اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پا کر اس زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اترا اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لیے نزول ہوتا ہے۔'' (فتح اسلام ص ۱۱ خزائن ج ۳ ص ۸) مرزا کا ایک حواری اپنے رسالے قول فصیح کے صفحہ ۶ میں کہتا ہے۔ ''وہ اسی زمین پر چلتا پھرتا ہے مگر ظاہر محدود نگاہوں کے نزدیک حقیقت میں وہ معمورۂ عالم سے باہر آسمانوں پر مقیم ہے۔ وہ زمین کی آنکھ میں چارپائی پر بستر بچھائے سوتا ہے مگر اس کی پاک روح ہر ایک افادہ وسال کا (۲) دورہ آسمانوں کا کرتی ہے۔''

---

(۱) آنحضرت ﷺ نے یہ کہیں نہیں فرمایا یہ قادیانی کا محض افتراء ہے۔

(۲) جیسا کہ عام اہل اسلام کا آنحضرت ﷺ کی نسبت معراج کی رات اس دورہ کرنے کا اعتقاد ہے۔

منارہ سے قادیان کی مسجد کا منارہ[1] مراد ہے جو دمشق کی جانب مشرق میں واقع ہوا ہے اور زرد کپڑوں سے مراد یہ ہے کہ اس کی حالت صحت[2] اچھی نہ ہوگی (جو آپ میں موجود ہے کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں)

اور دجال سے دنیا پرست ایک چشم جو دین کی آنکھیں نہیں رکھتے[3] مراد ہیں اور ان کے قتل سے ان کا حجت و دلیل سے مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ یا دجال سے باقبال قومیں (یعنی انگریز وغیرہ) مراد ہیں اور اس کے گدھے سے ریل گاڑی مراد ہے۔ سو ان لوگوں کو آپ دلائل سے مغلوب کر رہے ہیں۔

اور صلیب توڑنے سے اعتقاد صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد ہے۔[4] جو آپ کر رہے ہیں نہ ہاتھ یا ہتھوڑہ سے صلیب کو توڑنا اور خنازیر سے خنزیر صفت[5] انسان مراد ہیں اور ان کے قتل سے ان کا مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہیں۔ نہ ظاہری خنزیروں کا جنگلوں میں شکار کرتے پھرنا جو کسی نبی کی شان نہیں ہے۔

۱۔ مرزا نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے۔ ''ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی تاریخ جس کے ساتھ میرا مکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ یہ وہی مسجد ہے جس کی نسبت میں اپنے رسالہ میں لکھ چکا ہوں کہ میرا مکان اس قصبہ کی شرقی طرف آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے۔ اس مسجد کے قریب اور اس شرقی منارہ کے نیچے جیسا کہ ہمارے سید و مولیٰ ﷺ کی پیشگوئی کا مفہوم ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۸۵ خزائن ج ۳ ص ۱۹۰)

اور ازالہ میں ہے:

از	کلمۂ	منارہ	شرقی	عجب	مدار
چوں	خود	ز	مشرق	است	تجلی	نیرم
ایک	منم	کہ	حسب	بشارات	آمدم
عیسیٰ[(۱)]	کجاست	تابنہد	پا	بمنبرم

(ازالہ اوہام ص ۱۵۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

۲۔ ازالہ اوہام میں لکھا ہے۔ ''اور پھر فرمایا کہ جس وقت وہ اترے گا اس وقت اس کی زرد پوشاک ہوگی یعنی زرد رنگ کے دو کپڑے اس نے پہنے ہوئے ہوں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس کی صحت کی حالت اچھی نہیں ہوگی۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۱۹ خزائن ج ۳ ص ۲۰۹)

۳۔ فتح الاسلام میں لکھا ہے ''اور ہر یک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔'' (فتح اسلام ص ۱۰ خزائن ج ۳ ص ۱۰) اور مرزا لکھتے ہیں۔ ''مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزار ہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۴۶ خزائن ج ۳ ص ۱۷۴)

۴ و ۵۔ فتح الاسلام لکھا ہے۔ ''اور اسی خطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔'' (فتح اسلام ص ۱۷ خزائن ج ۳ ص ۱۱) اور توضیح مرام میں کہتا ہے کہ ''صلیب کے توڑنے سے مراد کوئی ظاہری جنگ نہیں بلکہ روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اس کا بطلان ثابت کر کے دکھا دینا مراد ہے ... اور خنزیروں سے مراد وہ لوگ ہیں جن میں خنزیروں کی عادتیں ہیں وہ زور حجت اور دلیل سے مغلوب کیے جائیں گے اور دلائل بینہ کی تلوار انہیں قتل کرے گی نہ یہ کہ ایک پاک نبی جنگلوں میں خنزیروں کا شکار کرتا پھرے گا۔''

(توضیح مرام ص ۱۳ خزائن ج ۳ ص ۵۷)

---

(۱) اس کلمہ سے جو حضرت عیسیٰ کی توہین مفہوم ہوتی ہے وہ علماء اہل الرائے کی توجہ کے لائق ہے کیونکہ منبر سے مراد مرتبہ ہے نہ لکڑی یا پتھر کا میز۔ اس لیے کہ یہ میز آپ نہیں رکھتے اور نہ کبھی اس پر بیٹھنا ان کو آج تک نصیب ہوا ہے۔ لہٰذا اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ کہاں یعنی کیا رتبہ رکھتا ہے؟ کہ وہ میرے منبر یعنی رتبہ کو پہنچ سکے۔

اور مال کے بہت ہو جانے اور کسی کے اس مال کو قبول نہ کرنے سے[1] یہ مراد ہے جو آپ سے ہو رہا ہے کہ آپ مخالفین اسلام کو مقابلہ اسلام پر اشتہار کے ذریعہ سے روپیہ دینے کا وعدہ کر رہے ہیں اور کوئی شخص وہ روپیہ نہیں لیتا اور نہ اس کا مقابلہ کرتا ہے یہ ہی مقابلہ سے عاجز آ[2] تا کفار کی موت ہے جو آنے والے مسیح کے خوشبو کے لیے لازمی صفت ٹھہرائی گئی ہے اور وہ آپ (مرزا) میں موجود ہے اور یاجوج ماجوج سے انگریز[3] اور روس مراد ہیں جو آپ کے وقت میں موجود ہیں۔ اور آنے والے مسیح کی بعض صفات ایسی بیان ہوئی ہیں کہ وہ حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی نبی میں پائی نہیں جاتیں۔ وہ صرف آپ ہی میں متحقق ہیں جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آنے والے مسیح آپ ہیں نہ عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی نبی۔

مثلاً (۱) اس کا گندم رنگ ہونا اور اس کے بالوں کا سیدھا ہونا جو آپ ہی میں پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت مسیح بن مریم تو سرخ رنگ کے تھے اور ان کے گھونگر والے بال تھے۔ (۲) آنے والے مسیح کو احادیث میں ایک مرد[4] مسلمان، مسلمانوں کا امام آنحضرت ﷺ کی امت بتایا گیا ہے جو آپ ہی میں پایا جاتا ہے۔

---

[1] و[2] یہ دونوں مرادیں ایک خاص دوست حواری محمد حسن امروہی ملازم ریاست بھوپال نے آپ کی "روح القدس" سے "فیض" پا کر اور قدر قادیانی سے مستفیض ہو کر بیان کی ہیں۔ چنانچہ اس کے رسالہ اعلام الناس حصہ اول ص ۵۵ میں ہے۔ "چھٹی صفت اس کی یہ ہے کہ لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا اور کوئی قبول نہ کرے گا۔ پھر اس حدیث کو لیدعون الی المال فلا یقبلہ احد تم سمجھے اس کے کیا معنی ہیں ایک معنی یہ بھی ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اس مسیح وقت نے اول تو دس ہزار روپیہ کا اشتہار مندرجہ براہین احمدیہ تمام دنیا کے اطراف میں مشتہر کیا ہے اور ثانیاً پانچ سو روپیہ کا اشتہار مندرجہ کحل الجواہر شائع کیا ہے اور ثالثاً ہر ایک پادری کلاں کو دو سو روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔" اور اس کتاب کے ص ۵۹ میں کہا ہے۔ "تو اس نشان اس کا یہ ہے کہ کوئی مخالف اس کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتا۔ ہر چند کہ اشتہار دیے جاتے ہیں کہ اگر تم کو شک ہو مقابلے کے لیے آؤ لیکن کوئی مخالف مقابلے پر نہیں آتا اس کے مقابلے سے ہر مخالف پر موت ہی آ جاتی ہے۔ صدق رسوله الكريم فلا يحل لكافر يجد من ريح نفسه الا مات و نفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه رواه مسلم "

[3] یہ مراد پہلے تو آپ نے مسیح موعود بننے سے پیشتر ایک حواری حکیم نور الدین جمونی بھیروی کے ذریعہ سے اس کے رسائل "فصل الخطاب" و "تصدیق براہین احمدیہ" میں مشتہر کرائے اور اس سے گویا آپ نے مسیح موعود بننے کی پیڑی جمائی تھی۔ پھر جب دیکھا کہ یہ مراد ان کے حواریوں میں تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو وحشت نہیں ہوئی تو خود اس مراد کا اظہار کر دیا اور اپنی کتاب ازالہ میں لکھ رہا ہے۔ "ان دونوں قوموں سے مراد انگریز و روس ہیں۔" (ازالہ اوہام ص ۵۰۸ خزائن ج ۳ ص ۳۷۳)

[4] و د توضیح مرام میں مرزا نے لکھا ہے۔ "ختم المرسلین نے مسیح اول اور مسیح ثانی میں مابہ الامتیاز قائم کرنے کے لیے صرف یہی نہیں فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم و صلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی کے حلیہ میں بھی فرق بین ہوگا۔ چنانچہ مسیح اول کا حلیہ جو آنحضرت ﷺ کو معراج کی رات میں نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ گھونگر والے بال اور سینہ کشادہ ہے دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۴۸۹ لیکن اسی کتاب میں مسیح ثانی کا حلیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ "وہ گندم گون ہے اور اس کے بال گھونگر والے نہیں ہیں اور کانوں تک لٹکتے ہیں۔ اب ہم سوچتے ہیں کہ کیا یہ دونوں ممیز علامتیں جو مسیح اول اور ثانی میں آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی کافی طور پر یقین نہیں دلاتیں کہ مسیح اول اور ہے اور مسیح ثانی اور۔ ان دونوں کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی رو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہیں۔"
(توضیح مرام ص ۱۶، خزائن ج ۳ ص ۵۲،۵۱)

اور اپنے کتاب ازالہ میں لکھا ہے۔

(بقیہ حاشیہ آئندہ)

(۳) ... آنے والے مسیح کا نسب حدیث میں فارسی الاصل[1] بیان ہوا ہے جو صرف آپ میں پایا جاتا ہے نہ مسیح ابن مریم میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

"موعودم و بحلیۂ ماثور آمدم
حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم
رنگم چو گندم است و بمو فرق بین است
زانساں کہ آمدست در اخبار سرورم
ایں مقدمم نہ جائے شکوک است والتباس
سید جدا کند ز مسیحائے احمرم"

(ازالہ اوہام ص ۱۵۶ خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

مرزا نے توضیح مرام میں لکھا ہے۔ "اس بارہ میں نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام محمد اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ **کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم** یعنی اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اترے گا وہ کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی میں سے پیدا ہوگا پس اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے صاف فرما دیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مچ مسیح ابن مریم ہی اتر آئے گا بلکہ یہ نام استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے درحقیقت وہ تم میں سے تمہاری ہی قوم میں سے تمہارا ایک امام ہوگا جو ابن مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائے گا۔" (ازالہ اوہام ص ۱۱ خزائن ج ۳ ص ۵۶)

اور مرزا نے ازالہ میں کہا ہے کہ "آنحضرت ﷺ لفظ ابن مریم کی تصریح میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا جو تم میں سے ہی ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔ گویا آنحضرت ﷺ نے اس وہم کو رفع کرنے کے لیے جو ابن مریم کے لفظ سے دلوں میں گزر سکتا تھا مابعد کے لفظوں میں بطور تشریح فرمایا کہ اس کو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بلکہ **هو امامکم منکم**" (ازالہ اوہام ص ۴۴ خزائن ج ۳ ص ۱۴۳) اور اسی ازالہ میں اس حدیث کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے۔ "تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا اور تم میں سے ہی (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا۔" (ازالہ اوہام ص ۲۰۱ خزائن ج ۳ ص ۱۹۸) ان احادیث میں جو تصرف آپ نے کیا ہے اور ان کے معانی کے بیان میں جس افتراء سے کام لیا ہے اس کا بیان جواب کے ضمن میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

[1] مرزا نے لکھا ہے "تب فارس کی اصل میں سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان ثریا میں معلق ہوتا تو وہ اسے اس جگہ سے بھی پالیتا۔" (فتح اسلام ص ۱۴ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۰)

آپ کا اپنے تئیں اپنے اس حدیث کا مصداق ٹھہرانا اور فارسی الاصل قرار دینا اور اس کے ساتھ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنا۔ صاف بتاتا ہے کہ آنے والے مسیح کا آپ کے نزدیک فارسی الاصل ہونا آنحضرت ﷺ کی زبان سے بیان ہوا ہے ایسا ہی آپ کے بھوپالی حواری نے آپ کے کلام سے سمجھا۔ "چنانچہ اپنے رسالہ اعلام الناس ج اول ص ۵۴ میں کہا ہے "نسب اس کا صحیح مسلم وغیرہ میں یہ لکھا ہے **لو کان العلم معلقا بالثریا لناله رجل من ابناء فارس**۔ ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم وصلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا یہ سب صفات اس مسیح الزمان میں موجود ہیں۔"

مرزا نے لکھا ہے "جب ہم ان دوسری حدیثوں کو دیکھتے ہیں جو دجال معہود کے ظاہر ہونے کا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ بتلاتی ہیں تو وہ سراسر ایسے مضامین سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں کہ جو نہ عندالعقل درست وصحیح ٹھہر سکتی ہیں اور نہ عندالشرع اسلامی توحید سے موافق ہیں۔ چنانچہ ہم نے قسم ثانی کے ظہور دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکھ کر معہ اس کے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے رکھ دی ہے۔ ناظرین خود پڑھ کر سوچ سکتے ہیں کہ کہاں تک یہ اوصاف جو دجال معہود کی نسبت لکھے ہیں۔ عقل اور شرع کے مخالف پڑے ہوئے ہیں۔ یہ بات بہت صاف اور روشن ہے کہ اگر ہم اس دمشقی حدیث کو اس کے ظاہری معنوں پر حمل کر کے اس کو صحیح اور فرمودۂ خدا اور رسول مان لیں تو ہمیں اس بات پر ایمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کو ایک (بقیہ حاشیہ آئندہ)

۱۱۔ ۔ دجال موعود کے حق میں جو احادیث میں آیا ہے کہ وہ مردہ کو زندہ کرے گا اور اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ مشرکانہ اعتقاد ہے اور توحید قرآنی کے مخالف۔

۱۲۔ ۔ حضرت مسیحؑ کی نسبت مسلمانوں کا یہ اعتقاد کہ وہ[۱] زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں اور اب تک وہاں زندہ موجود ہیں اور وہ اپنی دنیاوی زندگی میں مردوں کو زندہ کرتے اور مادرزاد اندھوں کو اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مٹی سے جانور کی شکل بناتے تو وہ پرند بن جاتا احمقانہ اور مشرکانہ[۲] اعتقاد ہے اور درحقیقت حضرت مسیحؑ کی صرف روح

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) قسم کی قوت خدائی دی جائے گی اور زمین و آسمان اس کا کہا مانیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرح فقط اس کے ارادہ سے سب کچھ ہو جائے گا۔ بارش کو کہے گا ''ہو'' تو ہو جائے گی۔ بادلوں کو حکم دے گا کہ فلاں ملک کی طرف چلے جاؤ تو فی الفور چلے جائیں گے۔ زمین کے بخارات اس کے حکم سے آسمان کی طرف اٹھیں گے اور زمین کو کیسی ہی کلر و شور ہو فقط اس کے اشارہ سے عمدہ اور اول درجہ کی زراعت پیدا کرنے کی غرض جیسا کہ خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ. اسی طرح وہ بھی کن فیکون سے سب کچھ کر دکھائے گا، مارنا، زندہ کرنا اس کے اختیار میں ہوگا۔ بہشت اور دوزخ اس کے ساتھ ہوں گے۔ غرض زمین و آسمان دونوں اس کی مٹھی میں آ جائیں گے وہ ایک عرصہ تک جو چالیس برس یا چالیس دن ہیں بخوبی خدائی کا کام چلائے گا اور الوہیت کے تمام اختیار و اقتدار اس سے ظاہر ہوں گے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مضمون جو کہ حدیث کے ظاہر لفظوں سے نکلتا ہے اس موحدانہ تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف ہمیں دیتا ہے۔ کیا صدہا آیات قرآن ہمیشہ کے لیے یہ فیصلہ ناطق نہیں سناتیں کہ کسی زمانہ میں بھی خدائی کے اختیارات انسان ھالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے تو قرآنی توحید پر ایک سیاہ دھبہ نہیں لگاتا۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۲۸، ۲۲۹ خزائن ج ۳ ص ۲۱۳، ۲۱۵) اور ازالہ اوہام میں اس خیال کے شریک ہونے پر ایک نظیر نقل کر کے لکھتے ہیں۔ ''سوچنا چاہیے کہ یہ کتنا بڑا شرک ہے کچھ انتہا بھی ہے۔ افسوس کہ ان لوگوں کے دلوں پر کیسے پردے پڑ گئے کہ انھوں نے استعارات کو حقیقت پر حمل کر کے ایک طوفان شرک کا برپا کر دیا ہے اور باوجود قرائن قویہ کے ان استعارات کو قبول کرنا نہ چاہا جن کی حمایت میں قرآن کریم شمشیر برہنہ توحید کی لے کر کھڑا ہے۔''

(ازالہ ص ۲۳۱ خزائن ج ۳ ص ۲۱۶)

[۱] اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء میں آپ نے حضرت مسیحؑ کی زندگی کے اعتقاد کو شرک کا ستون قرار دیا اور یہ لکھا ہے کہ ہمارے گذشتہ علماء نے اس طرف نہیں خیال کیا اور یہ اعتقاد مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں نے برخلاف کتاب اللہ کے ٹھہرا لیا ہے اس میں فرماتے ہیں۔

''لیکن افسوس کہ ہمارے گزشتہ علماء نے عیسائیوں کے مقابل پر کبھی اس طرف توجہ نہ کی حالانکہ اس ایک ہی بحث میں تمام بحثوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے عیسائی مذہب کا ستون جس کی پناہ میں انگلستان اور جرمن اور فرانس اور امریکہ اور روس وغیرہ کے عیسائی۔ ربنا المسیح پکار رہے ہیں۔ صرف ایک یہی بات ہے اور وہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے برخلاف کتاب الٰہی یہ خیال کر لیا ہے کہ مسیحؑ آسمان پر مدت دراز سے بقید حیات چلا آتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیال باطل کے دور ہو جانے سے صفحہ دنیا یکلخت مخلوق پرستی سے پاک ہو جائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ ایک ہی مذہب توحید میں داخل ہو کر بھائیوں کی طرح زندگی بسر کریں لیکن میں نے حال کے مسلمان مولویوں کو خوب آزما لیا ہے وہ اس ستون کے ٹوٹ جانے سے سخت ناراض ہیں اور درپردہ مخلوق پرستی کے مؤید ہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۲۳)

[۲] اور ازالہ میں مرزا نے لکھا ہے۔ ''انجیل کو پڑھ کر دیکھ لو کہ یہی اعتراض ہمیشہ مسیحؑ پر رہا کہ اس نے کوئی معجزہ تو دکھایا ہی نہیں یہ کیسا مسیح ہے کیونکہ ایسا م ہوا کوئی زندہ نہ ہوا کہ وہ بولتا اور اس جہان کا سب حال سناتا اور اپنے وارثوں کو نصیحت کرتا کہ میں تو دوزخ سے آیا ہوں تم جلد ایمان لے آؤ۔ اگر مسیحؑ صاف طور پر یہودیوں کے باپ دادے زندہ کر کے دکھا دیتا اور ان سے گواہی دلواتا تو بھلا کس کو انکار کی مجال تھی غرض پیغمبروں نے نشان تو دکھائے مگر پھر بھی بے ایمانوں سے گلے رہے۔ ایسا ہی یہ عاجز بھی خالی نہیں آیا بلکہ مردوں کے زندہ ہونے کے لیے بہت سا آب حیات خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی دیا ہے۔ بے شک جو شخص اس میں سے پیئے گا زندہ ہو جائے گا۔ بلاشبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مردے زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۲۱، ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۳۲۲، ۳۲۳) ازالہ میں ہے۔ (بقیہ حاشیہ آئندہ)

آسمان پر اٹھائی گئی ہے جیسا کہ اور انبیاء کی۔ اور ان کے مُردوں کو زندہ کرنے اور اندھے کوڑھی کو اچھا کرنے سے گمراہوں کو ہدایت کرنا مراد ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ''بعض لوگ موحدین کے فرقہ میں سے بحوالہ آیت قرآنی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابن مریم انواع و اقسام کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے چنانچہ اسی بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پھر اس کو زندہ کر کے دکھلایئے۔ ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیت جس میں ایسا لکھا ہے متشابہات میں سے ہیں اور ان کے یہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسیٰ کو صفات خالقیت میں شریک کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خدا تعالیٰ اپنی صفات خاصہ الوہیت بھی دوسروں کو دے سکتا ہے تو اس سے اس کی خدائی باطل ہوتی ہے۔'' (ازالہ ص ۲۹۹ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۱) مرزا نے لکھا ہے۔ ''اب جاننا چاہیے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے۔ وہ حضرت مسیح کے وقت میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لیے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔'' (ازالہ ص ۳۰۳،۳۰۲ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵،۲۵۴) مرزا نے لکھا ہے۔ ''ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہو ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتے ہیں۔'' (ازالہ ص ۳۰۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶،۲۵۵) اور مرزا نے لکھا ہے۔ ''مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جائے اور عمل الترب سے اپنی روح کی گرمی اس کو پہنچائی جائے وہ درحقیقت زندہ نہیں ہوتا بلکہ بدستور بے جان اور جماد ہوتا ہے صرف عامل کی روح کی گرمی بارود کی طرح اس کو جنبش میں لاتی ہے۔''

(ازالہ ص ۳۰۶ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶)

ازالہ میں مرزا نے لکھا ہے ''بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جس پر ہمارے نبی ﷺ نے قدم مارا ہے اور حضرت مسیح نے بھی اس عمل جسمانی کو یہودیوں کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کی فطرت میں مرکوز تھی باذن و حکم الٰہی اختیار کیا تھا ورنہ دراصل مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغلے میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لیے اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتے ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مردے جو زندہ ہوتے تھے یعنی وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے سے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلاتوقف چند منٹ (بقیہ حاشیہ آئندہ)

(۱۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یا آنحضرت ﷺ کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان[1] پر جانا قانون قدرت (یعنی نیچر) کے برخلاف ہے اور خدا تعالیٰ کا ایسے خوارق دنیا میں دکھانا اپنی حکمت اور ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔

(۱۴) ....لیلۃ القدر[2] سے جس کا ذکر قرآن میں ہے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینہ کے بعد آتا ہے۔

(۱۵)..... آیات ذکر سجدہ آدم میں باوا آدم کی طرف سجدہ کرنا[3] مراد نہیں بلکہ ملائکہ کا خدمت انسان کامل بجالانا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں مر جاتے تھے کیونکہ بذریعہ عمل الترب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان میں پیدا ہو جاتی تھی۔"
(ازالہ ص ۳۰۹ تا ۳۱۱ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷ تا ۲۵۹)

اور ازالہ میں ہے۔ "غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ اعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی رہتی تھی۔" (ازالہ ص ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

[1] توضیح میں لکھتے ہیں "کفار مکہ نے ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ سے مانگا تھا کہ آسمان پر ہمارے روبرو چڑھیں اور وہ روبرو ہی اتریں اور انہیں جواب ملا تھا۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي یعنی خدا تعالیٰ کی حکیمانہ شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کھلے کھلے خوارق اس دارالابتلا میں دکھائے اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے۔ اب میں کہتا ہوں کہ جو امر آنحضرت ﷺ کے لیے جو افضل الانبیاء تھے جائز نہیں اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا وہ حضرت مسیح کے لیے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔"
(توضیح مرام ص ۹،۱۰ خزائن ج ۳ ص ۵۵)

اور لکھتے ہیں۔ "قانون قدرت بھی اسی کو چاہتا ہے اور اسی کو مانتا ہے۔" (توضیح مرام ص ۹ خزائن ص ۵۴)

اور ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔ "ماسوائے اس کے اور کئی طریق سے ان پرانے خیالات پر سخت سخت اعتراض عقل کے وارد ہوتے ہیں جن سے مخلصی حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی... ازانجملہ ایک یہ اعتراض کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر رہی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔ اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔" (ازالہ اوہام ص ۴۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) اور اسی کتاب میں ہے۔ "پھر مسیح کے بارے میں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں ہنسیں گے کہ جب کہ تمیں چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کی طرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے۔"

(ازالہ ص ۱۳۶، ۱۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۷۴، ۱۷۵)

[2] مرزا فتح الاسلام میں لکھتے ہیں۔ "تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لیے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا ہے مگر درحقیقت یہ رات نہیں ہے۔ یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے۔"
(فتح الاسلام ص ۵۴ خزائن ج ۳ ص ۳۲)

[3] توضیح مرام میں لکھا ہے۔ "کہ جاننا چاہیے کہ یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں ہے کہ جب حضرت آدم پیدا کیے گئے بلکہ یہ سجدہ ملائک کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچے اور اعتدال انسانی اس کو حاصل ہو جائے اور خدائے تعالیٰ کی روح اس میں سکونت اختیار کرے تو تم اس کامل کے آگے سجدہ میں گرا کرو یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اس پر اترو اور اس پر صلوٰۃ بھیجو سو یہ قدیم قانون کی طرف اشارہ ہے جو خدائے تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھتا ہے۔"
(توضیح مرام ص ۹ خزائن ج ۳ ص ۷۶)

(۱۶)۔ ۔ صحیحین (صحیح بخاری و مسلم) کی احادیث سب کی سب صحیح نہیں بلکہ بعض ان میں غیر صحیح و موضوع بھی ہیں۔

(۱۷)۔۔۔۔ آپ اپنے کشف والہام کے ذریعہ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث کو موضوع ٹھہرا[1] سکتے ہیں۔

(۱۸)۔ ۔ حدیث صحیح کی (بخاری و مسلم کی کیوں نہ ہو) یہ شان و وقعت نہیں کہ وہ قرآن کریم کی مفسر و مبین[2] ہو سکے اور قصص و اخبار و واقعات ماضیہ کے بیان میں بیان قرآن پر زیادتی[3] کر سکے۔

(۱۹)۔ ۔ نصوص قرآن و حدیث کو ان کے ظاہری معانی سے پھیرنا اور اس سے استعارات مراد ٹھہرانا جائز ہے۔[4] بلکہ مغز شریعت ہے جو مجدد وقت کا کام ہے اور وہ ظاہری علوم سے نہیں ہو سکتا۔

(۲۰)۔ ۔ جو شخص آپ کو (قادیانی صاحب کو) بایں کمالات مسیحائیت و مجددیت نہ مانے گا وہ ہلاک ہوگا اور آگ میں ڈالا جائے گا اور جس نے آپ کو مانا وہ ناجی ہوا۔[5]

---

[1] مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری ۲ میں آپ فرماتے ہیں۔ "اب جب کہ یہ حال ہے کہ کوئی حدیث بخاری یا مسلم کی بذریعہ کشف کے موضوع ٹھہر سکتی ہے تو پھر کیوں کر ہم ایسی حدیثوں کو ہم پایہ قرآن کریم جان لیں گے۔ ہاں ظنی طور پر بخاری و مسلم کی حدیثیں بڑے اہتمام سے لکھی گئی ہیں اور غالباً اکثر ان میں صحیح ہوں گی۔ لیکن کیونکر ہم حلف اٹھا سکتے ہیں کہ بلاشبہ وہ ساری حدیثیں صحیح ہیں۔" (الحق مباحثہ لدھیانہ ص ۱۳ خزائن ج ۴ ص ۱۵)

[2] مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری ۷ میں آپ فرماتے ہیں وہ (یعنی قرآن) اپنے مقاصد کی آپ تفسیر فرماتا ہے اور اس کی بعض آیات بعض کی تفسیر واقع ہیں یہ نہیں کہ وہ اپنی تفسیر میں حدیثوں کا محتاج ہے۔" (ایضاً اشاعۃ السنہ ص نمبر ۵ جلد ۱۳ (ر۔ح)

[3] یہ بات آپ کی آخری تحریر مباحثہ لودھیانہ میں جا بجا پائی جاتی ہے جس کی تفصیل نقل مباحثہ میں ہے۔

[4] یہ عقیدہ آپ کے مذہب جدید کا اصل اصول ہے آپ اسی اصول سے ہر ایک آیت ہر ایک حدیث میں تاویل و تحریف کرتے ہیں۔ فتح اسلام میں آپ لکھتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہے اور طبع اور خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے۔" (فتح اسلام ص ۱۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۱)

اور توضیح مرام میں حدیث قتل خنازیر اور قطع صلیب اور رد جزیہ کی تاویل اور تحریف کر کے آپ لکھتے ہیں۔ "یہ سب استعارے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فہم دیا گیا۔ وہ نہ صرف آسانی سے بلکہ ایک قسم کی ذوق سے ان کو سمجھ جائیں گے ایسے عمدہ اور بلیغ مجازی کلمات کو حقیقت پر اتارنا گویا ایک خوبصورت معشوق کا ایک دہقانی شکل میں خاکہ کھینچنا ہے۔ بلاغت کا تمام مدار استعارات لطیفہ پر ہوتا ہے اسی وجہ سے خدائے تعالیٰ کے کلام نے بھی جو ابلغ الکلام ہے۔ جس قدر استعاروں کو استعمال کیا ہے اور کسی کے کلام میں یہ طرز لطیف نہیں ہے۔" (توضیح مرام ص ۱۴ خزائن ج ۳ ص ۵۸) اور فتح الاسلام میں آپ لکھتے ہیں۔ "صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا یہ ایسے امور نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید دین کہا جائے ۔ ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں۔ ان کو مجددیت سے کچھ علاقہ نہیں۔" (فتح اسلام ص ۸ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۷،۶) اور اسی کتاب میں لکھا ہے۔ "پس کمال افسوس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رسمی باتوں اور رسمی علوم کی اشاعت کے لیے جوش رکھتے اور اس کے عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔" (فتح اسلام ص ۱۷ خزائن ج ۳ ص ۳۲)

[5] فتح اسلام میں لکھتے ہیں۔ "اس نے (یعنی خدا نے) اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفان ضلالت برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لیے موت درپیش ہے۔" (فتح اسلام ص ۳۴ خزائن ج ۳ ص ۲۵،۲۴)

اور اسی کتاب میں فرماتے ہیں۔ "اس زمانہ میں حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔" (فتح اسلام ص ۵۶ خزائن ج ۳ ص ۳۴)

اسی کتاب میں لکھتے ہیں۔ "بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔" (فتح اسلام ص ۶۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰)

یہ قادیانی اور آپ کے حواریوں اور ہم مشربوں کے عقائد و مقالات کی چند تمثیلات ہیں بطور مشتے نمونہ خروار واند کے از بسیار؟ کیونکہ مزید تفصیل کی اس مقام میں گنجائش نہیں۔

اب ان کے طریق عملی کو جس میں وہ عقائد و مقالات مذکورہ بالا کی تائید کرتے ہیں اور اس سے وہ بزعم خود اصول و مسائل اسلام کی بیخ کنی کر رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے۔

عقائد و مقالات مذکورہ کی تائید و ترویج کی غرض سے وہ احادیث صحیحہ کو بلاتردد رد کرتے و غیر صحیح و موضوع قرار دیتے ہیں اور کئی احادیث و آثار و اقوال از خود وضع کر کے آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب اور علمائے اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور آیات و احادیث نبویہ ﷺ کی (جس کو مجبوراً صحیح مانتے ہیں) ایسی تاویل اور تحریف کرتے ہیں کہ اس میں نیچریوں اور باطنیوں کو بھی انھوں نے مات کیا ہے۔

ان کے اس عمل کی تمثیلات و شواہد ان کی عبارات منقولہ سابق میں موجود ہیں اور علاوہ براں چند تمثیلات و شواہد ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) آپ نے احادیث متضمنہ ذکر دجال موعود کو غیر صحیح و موضوع بنانے کی غرض سے آنحضرت ﷺ پر یہ افتراء کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمیں اس کے (یعنی ابن صیاد کے) حال میں ابھی تک اشتباہ ہے (یہ فقرہ بقلم خفی آپ کے رسالہ (ازالہ کے صفحہ ۲۲۵ خزائن ج ۳ ص ۲۱۲، ۲۱۳) میں بعینہ موجود ہے اور مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۴ (مباحثہ لدھیانہ ص ۲۶ خزائن ج ۴ ص ۲۸) میں آپ نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آپ بھی فرمایا ہے کہ میں اپنی امت پر ابن صیاد کے دجال معہود ہونے کی نسبت ڈرتا ہوں (یہ بھی آپ ہی کے الفاظ ہیں) حالانکہ کسی حدیث صحیح یا ضعیف میں یہ قول آنحضرت ﷺ سے منقول نہیں اور جب آپ سے مباحثہ لودھیانہ میں آنحضرت ﷺ سے اس قول کے مروی ہونے کا ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے جابرؓ بن عبداللہ کا یہ قول کہ آنحضرت ﷺ ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے رہے جو شرح السنہ میں مروی ہے اور وہ آنحضرت ﷺ کا قول نہیں ہے، پیش کیا اور آخر مباحثہ تک آنحضرت ﷺ سے اس قول کا ثبوت نہ دیا۔

(۲) اس حدیث کو موضوع ٹھہرانے کی غرض سے آپ نے ایک حدیث کو وضع کیا اور اس میں صحابہ پر افترا کیا اور طرفہ یہ ہے کہ اس حدیث کو صحیح مسلم میں موجود بتایا۔ چنانچہ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۴ (مباحثۃ الحق لدھیانہ ص ۲۶ خزائن ج ۴ ص ۲۹) میں آپ نے لکھا ہے کہ ایک اور حدیث مسلم میں ہے جس میں لکھا ہے کہ صحابہ کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ دجال معہود ابن صیاد ہی ہے۔

حالانکہ صحیح مسلم میں اس حدیث کا نام و نشان نہیں جس میں اجماع صحابہ کا ذکر ہو یا اشارہ ہو۔ مباحثہ لودھیانہ میں آپ سے اس حدیث اور اجماع کی سند پوچھی گئی تو آپ نے حضرت ابو سعید خدریؓ کے اس قول کی کہ ابن صیاد نے ان کے پاس شکایت کی کہ لوگ اس کو دجال معہود سمجھتے ہیں۔ نشان دہی کی۔ جس میں نہ اس اجماع کا صریح ذکر پایا جاتا ہے نہ اس کی طرف وہاں کوئی اشارہ ہے صرف غیر معین لوگوں کا ابن صیاد کو دجال کہنا مفہوم ہوتا ہے جس کے مقابلہ میں بہت سے صحابہؓ کا جن میں خود ابو سعید خدریؓ داخل ہیں ابن صیاد کو دجال موعود نہ سمجھنا بلکہ اور شخص کو دجال موعود سمجھنا اسی کتاب صحیح مسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔

(۳) صحیح مسلم کی اس حدیث کو (جس میں حضرت مسیح کا دمشق کے قریب اترنا بیان ہوا ہے) موضوع قرار دینے کی غرض سے آپ نے ایک افترا بعض علماء امت پر کیا اور (ازالہ کے صفحہ ۲۱۸ خزائن ج ۳ ص ۲۰۹) میں لکھا ہے

کہ ''بعض علماء کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ وہ مسلمانوں کے لشکر گاہ میں اترے گا جہاں حضرت مہدی ہوں گے۔'' حالانکہ علماء اسلام سے ایسا کوئی معلوم نہیں ہوا جس نے یہ بات کہی ہو کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اترے گا اور نہ دمشق میں بلکہ علمائے اسلام نے ان سبھی مقامات کو ایک مقام قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت مسیح بیت المقدس میں اتریں گے۔

ابن ماجہ کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ **قال الحافظ ابن کثیر وقد ورد فی بعض الاحادیث ان عیسی علیہ السلام ینزل بیت المقدس وفی روایۃ بالاردن وفی روایۃ بمعسکر المسلمین فاللّٰہ اعلم قلت حدیث النزول بیت المقدس عند المصنف وھو عندی ارجح ولاینا فی سائر الروایات لان بیت المقدس ھو شرقی دمشق وھو معسکر المسلمین اذ ذاک والاردن اسم الکورۃ کذافی الصحاح و بیت المقدس داخل لہ فاتفقت الروایات فان لم یکن فی بیت المقدس الان منارۃ بیضاء فلا بد ان تحدث قبل نزولہ۔** (حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۹۷ باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم)

بیت المقدس دمشق سے مشرق میں ہے وہیں مسلمانوں کا لشکر ہوگا اور وہ اردن ہی کے علاقہ میں ہوگا۔ اسی جگہ خدا تعالیٰ منارہ سفید بنا دے گا۔'' (ملخص)

لودھیانہ کے مباحثہ میں آپ سے اس قول ''بعض علماء'' کا ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے ایسا جواب دیا جس سے آپ کے اس افتراء کا اور یقین ہوا۔

(۴) اس حدیث صحیح مسلم اور دیگر احادیث نزول حضرت مسیح علیہ السلام میں تحریف و تاویل کرنے کی غرض سے ایک افتراء مرزا نے آنحضرت ﷺ پر یہ کیا اور کہا ہے کہ ''آنحضرت ﷺ نے اس حدیث کی نسبت جس میں دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور اس میں (اس کو ابن قطن کے مشابہ کہا) صاف اور صریح طور پر فرما دیا ہے کہ یہ میرا ایک مکاشفہ یا ایک خواب ہے۔'' (ازالہ ص ۲۶۰ خزائن ج ۳ ص ۲۰۲) اور کہا ہے کہ ''آنحضرت ﷺ صاف اور صریح طور پر فرماتے ہیں کہ میرا یہ ایک کشف یا خواب ہے۔'' (ازالہ ص ۲۰۷ خزائن ج ۳ ص ۲۰۲)

اور کہا ہے ''آنحضرت ﷺ خود اس بات کا اقرار فرماتے ہیں کہ ''یہ سب بیانات میرے مکاشفات میں سے ہیں۔'' (ازالہ ص ۲۳۲ خزائن ج ۳ ص ۲۱۶) حالانکہ کسی حدیث میں آنحضرت ﷺ سے یہ اقوال مروی نہیں۔ حدیث میں آنحضرت ﷺ کا دجال کو طواف کرتے دیکھنا اور ابن قطن سے تشبیہ دینا مروی ہے اس کو تسلیم کر لیا جائے کہ وہ ایک خواب یا کشف کا واقعہ ہے تو کوئی شخص (جس کو دین سے تعلق ہو اور کذب سے احتراز) اس کو آنحضرت ﷺ کا قول اور صاف وصریح اقرار نہیں ٹھہرا سکتا۔

اس افتراء سے آپ کی غرض (جس کو مرزا نے ازالہ کے صفحہ ۲۳۲ میں ظاہر کیا ہے) یہ ہے کہ اسی پر حدیث دمشق وغیرہ کو قیاس کریں اور ان کو بھی ایک خواب یا مکاشفہ قرار دے کر تعبیر اور تاویل کا محتاج بنا دیں اور ان کے ظاہری معنی سے ان کو پھیر سکیں۔ یہ کمال جرأت ومحض افتراء ہے۔

(۵) ان احادیث نزول حضرت مسیح علیہ السلام میں تحریف اور تاویل کی غرض سے آپ نے اس حدیث کے ترجمہ میں جس میں یہ بیان ہے کہ عنقریب ابن مریم حاکم عادل ہو کر نزول کریں گے آنحضرت ﷺ پر ایک سوال و جواب کا افتراء کیا۔ اور ازالہ میں آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے۔ ''تمہارا اس دن کیا حال ہوگا جس دن ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی امام ہوگا اور تم ہی میں سے (اے امتی لوگو) پیدا

ہوگا۔" (ازالہ ص ۲۰۱ خزائن ج ۳ ص ۱۹۸) اور (ازالہ کے صفحہ ۲۹۱ خزائن ج ۳ ص ۲۴۹) میں لفظ "بل هو" اپنے مجوزہ جواب میں از خود ملا کر وضع لفظ حدیث کا بھی ارتکاب کیا اور لکھ دیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو "بل هو" امامکم منکم حالانکہ اس حدیث کے کسی طریق میں آنحضرت ﷺ سے یہ سوال و جواب منقول نہیں ہے۔ اور نہ لفظ "بل هو" اس حدیث میں آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ اس سوال و جواب کے افتراء سے آپ کا مقصود یہ ہے کہ جو ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو اس وقت مسلمانوں کا امام موجود ہوگا۔ (جس سے عام اہل اسلام کے اعتقاد میں حضرت امام مہدی مراد ہیں) اور وہ آپ کے خیال اور دعووں کی جڑ کاٹ رہا ہے کیونکہ اس وقت امام مہدی موجود نہیں تو آپ مسیح موعود کیونکر بن سکتے ہیں؟ اس کا جواب ادا ہو۔ یہ سوچ کر آپ نے چاہا کہ چلو امام مہدی بھی ہم خود ہی بن جائیں اور حدیث کے یہ معنی گھڑ لیں کہ جو مسیح آئے گا وہی امام مہدی ہوگا۔ اور یہ سوال و جواب بنایا اور جواب میں لفظ "بل هو" بڑھایا اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء کیا مگر یہ نہ سوچا کہ دوسری حدیث صحیح مسلم میں صاف آیا ہے۔ **عن جابر بن عبداللہ یقول سمعت النبی ﷺ یقول لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیمة قال فینزل عیسی ابن مریم ﷺ فیقول امیرهم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ هذه الامة.** (صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

کتاب الایمان، باب نزول عیسی حاکماً بشریعة نبینا۔

"عیسیٰ بن مریم ﷺ اتر آئیں گے تو ان کا (یعنی مسلمانوں کا) امیر (یعنی امام) ان کو کہے گا کہ آپ آئیں نماز پڑھائیں وہ (اس امام کو) یہ جواب دیں گے نہیں۔ امیر (یعنی امام) تم ہی میں سے ہونا چاہیے۔ یہ کہنا اس امت محمدیہ کے اعزاز و اکرام کے لیے ہوگا جو خدا کی طرف سے اس کو حاصل ہے۔"

اس قسم کی تاویلات و تحریفات اور رد نصوص و وضع احادیث و اقوال آپ کے طریق عملی میں اور بھی بکثرت پائی جاتی ہیں اور آپ کی تصنیفات کے صدہا صفحات میں موجود ہیں ان چند امثلہ وعقائد و مقالات و طریق عملی میرزا قادیانی کو پیش کر کے علمائے اسلام سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا وہ ان عقائد و مقالات و طریق عملی میں اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت کا پابند و پیرو ہے۔ یا اس سے خارج۔ بشق اول علمائے ربانی نصوص کتاب وسنت واقوال سلف امت اہل قرون ثلثہ اس کی تائید میں نقل کریں۔ قرون ثلثہ کے مابعد کے علماء یا صوفیوں کے اقوال بلا دلیل کتاب اللہ و سنت معرض نقل میں نہ لائیں و بشق ثانی وہ علمائے ربانی یہ فرمائیں کہ ان عقائد و مقالات اور طریق عملی خصوصاً اس کے دعویٰ نبوت و اشاعت اکاذیب و وضع احادیث کاذبہ ورد احادیث صحیحہ و تحریف معانی نصوص کی نظر سے اس کو منجملہ ان تیس دجالوں کے جن کے خارج ہونے کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے ایک دجال اور اس کے ان عقائد و خیالات و طریق عملی میں اس کے پیرو ان وہم مشربوں کو ذریات دجال کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور ایسے عقائد و مقالات و طریق عملی کے ساتھ کوئی شخص شرعاً وعقلاً ولی اور ملہم ومحدث ومجدد ہوسکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا!

الجواب...... ان عقائد و مقالات اور اس طریق عملی میں مرزا قادیانی پابندی اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت سے خارج ہے کیونکہ یہ عقائد و مقالات و طریق عملی اسلامی وسنی نہیں بلکہ ازاں جملہ بعض عقائد و مقالات یونانی فلاسفہ کے ہیں۔ بعض ہندوؤں پیروان وید کے بعض نیچریوں کے بعض نصاریٰ کے بعض اہل بدعت وضلالت کے

اور اس کا طریق عمل ملحدین باطنیہ[1] وغیرہ اہل ضلال کا طریق ہے۔ اور اس کے دعوائے نبوت اور اشاعت اکاذیب اور اس ملحدانہ طریق کی نظر سے یقیناً اس کو ان تیس دجالوں میں سے جن کی خبر حدیث میں وارد ہے ایک دجال کہہ سکتے ہیں اور اس کے پیروان وہم مشربوں کو ذریاتِ دجال۔ یہ لوگ دجال نہ ہوں تو پھر احادیث نبویہ ﷺ کا جن میں تیس دجالوں کذابوں کی خبر دی گئی ہے کوئی مصداق نہیں ہوسکتا اور اس اعتقاد وعمل کے ساتھ کوئی شخص شرعاً وعقلاً ولی وملہم ومحدث نہیں ہوسکتا۔ اس عمل واعتقاد کا شخص خدا کا ملہم ومخاطب ہوتو انبیاء وملہمین سابقین کا الہام بے اعتبار ہوجاتا ہے اس اجمال کی تفصیل بطور تمثیل ذیل میں معروض ہے۔

قادیانی کا کواکب وسیارات وافلاک کے لیے نفوس وارواح تجویز کرنا یونانیوں کے فلاسفہ اشراقیین و ہندوان پیروان وید کا مذہب ہے (چنانچہ قادیانی اس امر کا توضیح المرام ص ۳۳ خزائن ج ۳ ص ۶۸ میں خود معترف ہوا ہے) اسلام نے یہ اعتقاد مسلمانوں کو نہیں سکھایا۔ اور قرآن وحدیث میں جو اسلام کے اصل اصول ہیں اس کا کہیں ذکر پایا نہیں گیا اور جو بعض متاخرین صوفیہ نے بہ تقلید فلاسفہ یا اپنے مشاہدہ ومکاشفہ سے ان ارواح کو تسلیم کیا ہے وہ مذہب اسلام نہیں ہوسکتا کیونکہ کتاب وسنت میں اس اعتقاد کا ثبوت پایا نہیں جاتا اور ان صوفیوں نے خود بھی اس اعتقاد کو اعتقاد یا مذہب اسلام قرار نہیں دیا۔ صرف اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ لہٰذا ان صوفیوں کا مکاشفہ سے وجود ان ارواحوں کو تسلیم کرنا اس اعتقاد کو داخل اسلام نہیں بنا سکتا اور اگر کوئی ناواقف اس مذہب واعتقاد کو جزو اسلام قرار دے تو وہ بحکم حدیث من احدث فی امرنا ھذا مالیس فیہ فھو ردٌ (یعنی جو شخص ہمارے دین میں وہ عمل یا اعتقاد از خود پیدا کرے جو بحکم قرآن وحدیث اس میں سے نہ ہو تو وہ لائق رد ہے قابل قبول نہیں ہے) قادیانی کے اس خیال کا ابطال ان نصوص واقوال سے بھی ہوگا جو اس کے اقوال آئندہ کے ابطال کے لیے پیش کیے جائیں گے۔

اور قادیانی کا نفوس فلکیہ وارواح کواکب کو ملائکہ کہنا بھی ان فلاسفہ کا احداث ہے۔ جو فلسفہ کے ساتھ اسلام کے قائل ہیں انھوں نے فلسفہ کو اسلام سے ملایا ہے اور تن زیب میں گاڑھے کا پیوند لگانا چاہا ہے۔ کتاب اللہ وسنت میں کہیں اس مذہب کا ثبوت پایا نہیں جاتا۔

امام رازی نے تفسیر کبیر میں ملائکہ کے متعلق لوگوں کے مذاہب بیان کیے ہیں تو ان میں فلاسفہ کا یہ مذہب بیان کیا ہے کہ وہ ارواح کواکب ہیں چنانچہ فرمایا ہے۔ ثانیھما قول الفلاسفۃ وھی انھا جواھر قائمۃ

---

[1] باطنیہ ایک ملحد فرقہ کا نام ہے جس کی تاویلات کی چند تمثیلات بیان کی جاتی ہیں جن سے ناظرین کو یقین ہو کہ مرزا غلام احمد اور اس کے اتباع کی تاویلات اسی قسم کی تاویلات ہیں۔ اور سب کا طریق ایک ہے۔ ملاحدہ سبعیہ کا یہ مذہب ہے کہ وضو سے امام وقت کی دوستی مراد ہے اور زکوٰۃ سے تزکیہ نفس اور کعبہ ذات نبی ﷺ۔ اور صفا مروہ سے جناب امامین حسن حسین علیہما السلام اور احتلام سے افشائے اسرار امام وقت۔ اور غسل سے امام وقت کے جناب میں دوبارہ عہد وبیعت کرنا اور جنت سے جسم کو آسائش وآرام دینا اور دوزخ سے تکلیفات اٹھانا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ملاحدہ باطنیہ کی یہ رائے ہے کہ روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، خلفائے ثلاثہ کے من گھڑت احکام ہیں اور روزہ رمضان خاص بدعت عمری ہے۔ ملاحدہ منصوریہ کہتے ہیں کہ جنت سے امام وقت اور دوزخ سے اس کے دشمن مراد ہیں۔ جیسے ابوبکرؓ وعمرؓ وغیرہ وغیرہ جناب شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں کہ ”معطیع باللہ عباسی کے عہد میں ان فرقوں کو بایں عقل وشعور نہایت غلبہ اور کمال تسلط حاصل تھا جس کے بعد انھوں نے ایک عالم کو گمراہ کیا۔ دانشمندوں کو ایک قسم کی عبرت حاصل ہونے کا مقام ہے۔“

بانفسها وليست بمتحوزة البتة وانها بالماهية مخالفة لانواع النفوس الناطقة البشرية وانها اكمل قوة منها واكثر علماء منها و انها للنفوس البشرية جارية مجرى الشمس بالنسبة الى الضواء ثم ان هذه الجواهر على قسمين منها ماهي بالنسبة الى اجرام الافلاك والكواكب كنفوسنا الناطقة بالنسبة الى ابداننا ومنها ماهي لاعلى شئ من تدبير الافلاك بل هي مستغرقة في معرفة الله ومحبة مشتغلة بطاعته وهذا القسم من الملائكة هم المقربون و نسبتهم الى الملائكة الذين يدبرون السموٰت كنسبة اولئک المدبرين الى نفوسنا الناطقة فهذان القسمان قد اتفقت الفلاسفة على اثباتهما ومنهم من اثبت نوعا اخر من الملائكة وهي الملائكة الارضيةالمدبرة لاحوال هذا العالم السفلى ثم ان المدبرات لهذا العالم ان كانت خيرة فهم الملائكة وان كانت شريرة فهو الشياطين۔
(تفسیر کبیر ج ا ص ۱۲۰، ۱۲۱ زیر آیت و اذ قال ربک للملائکۃ)

''دوسرا فلاسفہ کا قول ہے کہ ملائکہ جواہر یعنی بذات خود قائم ہیں مگر وہ کسی چیز (مکان) میں جاگزیں نہیں ہوتے اور ان کی حقیقت انسانی نفوس کی حقیقت سے مخالف ہے وہ ان سے قوی تر اور علم میں بڑھ کر ہیں۔ ان کو انسانی نفوس سے وہ نسبت ہے جو روشنی کو سورج سے نسبت ہے۔ پھر یہ جواہر دو قسم کے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جن کو افلاک و کواکب سے وہ نسبت ہے جو ہمارے نفوس ناطقہ کو ہمارے بدنوں سے ہے اور بعض ایسے ہیں جن کو اجسام فلکیہ کی تدبیر سے کوئی تعلق نہیں ہے (یعنی وہ ان کے مدبر نہیں) بلکہ وہ اللہ کی معرفت اور محبت میں مستغرق اور اس کے حکم کی بجا آوری میں مشغول ہیں۔ اس قسم کے ملائکہ مقربین کہلاتے ہیں۔ ان کے ملائکہ مدبرین افلاک کو ہمارے نفوس ناطقہ سے نسبت ہے ان دونوں قسموں کے ماننے پر فلاسفہ کا اتفاق ہے بعض فلاسفہ ایک اور قسم ملائکہ کو بھی مانتے ہیں وہ زمین کے ملائکہ ہیں جن کو عالم سفلی کی تدبیر سے تعلق ہے۔ پھر یہ (عالم سفلی کے مدبر) اگر اچھے ہیں تو وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اگر برے ہیں تو شیاطین ہیں۔''

اور قادیانی کا جملہ حوادث و کائنات عالم کو ستاروں کی تاثیر سمجھنا بھی فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں اور مجوسیوں اور ثنویہ اور بت پرستوں کا مذہب ہے۔ ہندوان قائلین وید کا قائل تاثیر ہونا تو قادیانی نے خود (توضیح مرام ص ۳۳ خزائن ج ۳ ص ۶۷) میں بیان کیا ہے۔ بت پرست اور مجوس و ثنویہ کا قائل ہونا امام رازی کی تفسیر سے نقل کیا جاتا ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔ وثانيها قول طوائف من عبدة الاوثان وهو ان الملائكة هي الحقيقة في هذه الكواكب الموصوفة بالاسعاد والانحاس فانها بزعمهم احياء ناطقة وان المسعدات منها ملائكة الرحمة والمنحسات ملائكة العذاب و ثالثها قول معظم المجوس والثنوية وهو ان هذا العالم مركب من اصلين ازليين وهما النور والظلمة وهما في الحقيقة جوهران شفافان مختاران قادران متضادا النفس والصورة مختلفا الفعل والتدبير فجواهر النور فاضل خير نقى طيب الريح كريم النفس يسرُّ ولا يضر وينفع ولا يمنع ويحيى ولا يبلى وجوهر الظلمة على ضد ذلک ثم ان جوهر النور لم يزل يولد الاولياء وهم الملائكة لاعلى سبيل التناكح بل على سبيل تولد الحكمة من الحكيم والضوء من المضيئ وجوهر الظلمة لم يزل يولد الاعداء وهم الشياطين على سبيل تولد السفه من السفيه لاعلى سبيل التناكح۔ (تفسیر کبیر ج ا ص ۱۲۰ زیر و اذ قال ربک للملائکۃ)

''دوسرا قول کئی بت پرست جماعتوں کا ہے وہ یہ کہ ملائکہ درحقیقت یہ ستارے ہیں جو سعد اور نحس

کہلاتے ہیں۔ ان کے اعتقاد میں یہ ستارے زندہ ہیں اور گویا ہیں اور ان میں جو سعد (نیک) ہیں وہ رحمت کے ملائکہ کہلاتے ہیں اور جو نحس ہیں وہ عذاب کے فرشتے۔ تیسرا قول اکثر مجوس اور ثنویہ کا ہے (جو عالم کے دو خالق مانتے ہیں) وہ کہتے ہیں عالم درحقیقت دو اصول (مادہ) سے مرکب ہے جو ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ ان میں ایک نور ہے دوسرا اندھیرا اور وہ حقیقت میں جوہر شفاف ہیں خودمختار قادر جنس وصورت میں باہم مختلف فعل وتدبیر میں جداگانہ۔ سو نور کا جوہر بہتر اور ستھرا اور سخی ہے خوش کرتا ہے ضرر نہیں پہنچاتا۔ نفع دیتا ہے فائدہ کو نہیں روکتا۔ زندہ کرتا ہے مارتا اور بوسیدہ نہیں کرتا۔ اندھیرے کا جوہر اس کے مخالف ہے پھر نور کے جوہر سے ہمیشہ دوست پیدا ہوتے ہیں جیسے حکیم سے حکمت پیدا ہوتی ہے اور روشن چیز سے روشنی اور وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اندھیرے کے جوہر سے دشمن پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے احمق سے حماقت پیدا ہوتی ہے اور وہ شیاطین کہلاتے ہیں۔"

قادیانی نے بڑی جرأت کی ہے کہ ان باتوں کو قرآن سے ثابت بتایا ہے۔ اس جرأت میں قادیانی نے خدا پر افتراء کیا ہے۔ کسی آیۂ قرآن میں یہ ارشاد نہیں ہوا کہ کواکب وسیارات کے لیے ارواح ہیں اور کائنات الارض کے وجود میں مؤثر ہیں اور وہی ملائکہ ہیں جو انبیاء وغیرہ ملہمین کی روحانی تربیت کر رہے ہیں اور نہ آنحضرت ﷺ نے کہیں یہ ارشاد فرمایا ہے اور اعتقاد تاثیر کواکب کو تو قرآن شریف سے اشارۃً اور آنحضرت ﷺ نے صراحتاً ناشکری وکفر قرار دیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے **تجعلون رزقکم انکم تکذبون** (الواقعہ۸۲) (کیا تمہاری یہی شکرگزاری ہے کہ تم خدا کو جھٹلاتے ہو) جو بارش ہوتی ہے تو یہ کہتے ہو کہ فلاں ستارہ کی تاثیر سے ہوئی ہے۔

صحیحین میں آنحضرت ﷺ سے ابوہریرہؓ نے روایت کیا ہے۔ **عن زیدبن خالد الجھنی انه صلی لنا رسول اللّٰہ ﷺ صلوة الصبح بالحدیبیة علی اثر سماء کانت من اللیلة فلما انصرف النبی ﷺ اقبل علی الناس فقال ھل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللّٰہ ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی و کافر فاما من قال مطرنا بفضل اللّٰہ ورحمته فذلک مؤمن بی و کافر بالکواکب واما من قال ممطرنا بنوء کذا و کذا فذلک کافر بی و مؤمن بالکوکب.** (بخاری ج۱ ص۱۴۱ کتاب الاستسقاء باب قول اللّٰہ و تجعلون رزقکم انکم تکذبون) (مسلم ج۱ ص۵۹ باب بیان الکفر من قال ممطرنا بنوء للفظ له)

"مقام حدیبیہ میں آنحضرت ﷺ نے بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی تو اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔ اصحاب بولے کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے، سو جو یہ کہے کہ ہم پر خدا کے فضل ورحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں سے منکر اور جو یہ کہے کہ فلاں ستارہ کے فلاں مقام پر پہنچنے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ ستاروں پر ایمان لاتا ہے اور مجھ سے کافر ہے۔"

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ **عن ابن عباس قال مطر الناس علی عھد رسول اللّٰہ ﷺ فقال النبی ﷺ اصبح من الناس شاکر و منھم کافر قالوا ھذہ رحمة اللّٰہ وقال بعضھم لقد صدق نوء کذا و کذا قال فنزلت ھذہ الایة فلا اقسم بمواقع النجوم حتی بلغ وتجعلون رزقکم انکم تکذبون.** (مسلم ص۵۹ ج۱ باب ایضاً)

"آنحضرت ﷺ کے وقت میں بارش ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں

سے کوئی شاکر ہے کوئی کافر۔ شاکر کہتے ہیں یہ بارش خدا کی رحمت ہے بعض کافر کہتے ہیں کہ فلاں ستارہ کا غروب سچا نکلا جو بارش ہوئی اس پر آیت اتری۔"

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ اما معنی الحدیث فاختلف العلماء فی کفر من قال مطرنا بنوء کذا علی قولین احدهما هو کفر باللّٰه تعالٰی سالب لاصل الایمان مخرج من ملة الاسلام قالوا وهذا فی من قال ذلک معتقداً ان الکواکب فاعل منشیٔ للمطر کما کان بعض اهل الجاهلیة یزعم ومن اعتقد هذا فلاشک فی کفره و هذا القول الذی ذهب الیه جماهیر العلماء والشافعی منهم وهو ظاهر الحدیث قالوا وعلی هذا لوقال مطرنا بنوء کذا معتقدا انه من اللّٰه وبرحمته وان النوء میقات له و علامة اعتبار بالعادة فکانه قال مطرنا فی وقت کذا فهذا لا یکفروا ختلفوا فی کراهته والاظهر کراهته لکنها کراهة تنزیهة و سبب الکراهة انها کلمة مترددة بین الکفر و غیره فیساء الظن بصاحبها ولا نها شعار الجاهلیة ومن سلک مسلکهم والقول الثانی فی اصل تاویل الحدیث ان المراد کفر نعمة اللّٰه تعالٰی لا قتصاده علی اضافة الغیث الی الکواکب وهذا فیمن لا یعتقد تدبیر الکواکب۔ (شرح مسلم ص ۵۹ باب ایضاً)

"جو یہ کہے کہ فلاں ستارہ کے سبب بارش ہوئی اس کے کفر کی تفسیر میں علماء کے دو قول ہیں اول یہ کہ یہ خدا کے ساتھ کفر ہے ایمان کو دور کرنے والا اسلام کے دائرہ سے نکالنے والا یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو اعتقاد رکھے کہ ستارہ بارش کا فاعل اور مدبر ہے۔ اس کی تاثیر سے بارش ہوتی ہے جیسا کہ جاہلیت میں خیال کیا جاتا تھا۔ دوسرا قول یہ کہ اس سے کفران نعمت یعنی (ناشکری) مراد ہے یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو ستارہ کو مدبر و مؤثر نہ سمجھے یعنی صرف علامت ظہور تاثیر خداوندی خیال کرے۔ (ملخص)

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ وکانوا فی الجاهلیة یظنون ان نزل الغیث بواسطة النوء اما بصنعه علی زعمهم واما بعلامته فابطل الشرع قولهم وجعله کفراً فان اعتقد قائل ذلک ان النوصنعًا فی ذلک فکفره کفر تشریک وان اعتقد ان ذلک من قبیل التجربة فلیس بشرک لن یجوز اطلاق الکفر علیه واراده کفر النعمة لانه لم یقع فی شیٔ من طرق الحدیث بین الکفر والشکر واسطة فیحمل الکفر فیه علی المعنیین لتناول الامرین۔

(فتح الباری ص ۴۳۳ ج ۲ باب قول اللّٰه تعالٰی و تجعلون رزقکم انکم تکذبون الخ)

"ایام جاہلیت میں یہ اعتقاد تھا کہ بارش ستاروں کے فعل سے یا ان کی (مقررہ) علامت سے ہوتی ہے۔ سو شارع نے ان دونوں خیالوں کو باطل کیا اور کفر ٹھہرایا سو اگر یہ اعتقاد ہو کہ فعل ستارہ کا اس میں دخل ہے تو یہ مشرکانہ کفر ہے اور اگر صرف یہ اعتقاد ہو کہ تجربہ کی رو سے ہے تو یہ شرک نہیں مگر اس کو کفر بمعنی ناشکری [1] کہہ سکتے ہیں۔"

ان احادیث سے بہ شہادت اقوال علماء صاف ثابت ہے کہ ستاروں کو بارش میں مؤثر و سبب وجود سمجھنے کو آنحضرت ﷺ نے کفر قرار دیا ہے۔ اس کو کفر ملت سمجھیں خواہ کفر نعمت اب اور حوادث و کائنات میں تاثیر نجوم کے اعتقاد کا کفر ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

---

[1] اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنے تجربہ کو لازم و واجب الاثر سمجھا۔

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔ عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد مازاد ابو داؤد واحمد و ابن ماجه.

(مشکوۃ ۳۹۳ باب الکہانۃ)

''آپ ﷺ نے فرمایا جس نے علم نجوم سے کچھ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا جس قدر اس میں زیادتی کرے گا سحر میں زیادتی کرے گا''

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا۔ عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من اقتبس باباً من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبة من السحر المنجم کاهن والکاهن ساحر والساحر کافر رواہ رزین.

(مشکوۃ ص۳۹۳ باب الکہانۃ)

''جس نے علم نجوم کا کوئی باب (حصہ) حاصل کیا یعنی اس کی تاثیرات وفوائد کا علم سیکھا بجز ان فوائد کے جو خدا تعالیٰ نے بیان کیے ہیں (چنانچہ قتادہؒ کی روایت میں ان کی تفسیر عنقریب آتی ہے) اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اور نجومی (اس علم کو حاصل کرنے والا اور اس کا معتقد) کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے۔''

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدثؒ دہلوی نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرمایا ہے۔ واما الانواء والنجوم فلا یبعد ان یکون لهما حقیقة مافان الشرع انما اتی بالنهی عن الاشتغال به لانفی الحقیقة البتة وانما توارث السلف الصالح ترک الاشتغال به وذم المشتغلین وعدم القبول بتلک التاثیرات لا القول بالعدم اصلا۔ ولکن الناس جمیعا تو غلوا فی هذا العلم تو غلاشدیدا حتی صار مظنة لکفر اللہ وعدم الایمان به فعنی ان لایقول صاحب توغل هذا العلم مطرنا بفضل اللہ ورحمته من صمیم قلبه بل یقول مطرنا بنوء کذا وکذا فیکون صادا عن تحققه بالایمان الذی هو الاصل فی النجاة واما النجوم فانه لایضرجهله اذاللہ مدبر للعالم علی حسب حکمة علمه احداً رلم یعلم فلذلک وجب فی الملة ان یخمل ذکره وینهی من تعلم و یجهر بان من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد مازاد و مثل ذلک مثل التورٰة والانجیل شدد النبی ﷺ علی من اراد ان ینظر فیهما الکونهما محرفة ومظنة لعدم الانقیاد للقران العظیم ولذلک نهو عنه هذا ما ادی الیه رائیا و تفحصا فان ثبت من السنة مایدل علی خلاف ذلک فالامر علی ما فی السنة.

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۱۹۵ مبحث فی اللباس والزینة ونحوها)

''حقیقت نجوم کو ممکن تسلیم کرنے اور اس کی تاثیرات کو غیر معتمد ماننے کے ساتھ علم نجوم سے شغل ترک کرنا اور اس شغل والے کو برا سمجھنا اور نجوم کی تاثیرات کا قائل و معتقد نہ ہونا سلف صالحین سے متوارث چلا آتا ہے اور اس علم میں توغل مظنہ کفر ہے اور پیغمبر صاحب ملت کا یہ فرض تھا کہ اس کے ذکر کو مٹا دے اور اس کے سیکھنے سے لوگوں کو روک دے اور پکار کر یہ کہہ دے کہ جو شخص اس علم سے کچھ حاصل کرتا ہے وہ سحر کا ایک شعبہ حاصل کرتا ہے''

شاہ صاحب کا کلام اس باب میں ایک نص قطعی ہے کہ شریعت اور اسلام میں نجوم کی تاثیرات کے اعتقاد سے منع کیا گیا ہے۔ جو نفس الامر میں خدا تعالیٰ نے ان میں تاثیرات رکھے ہوں اور وہ واقعی [illegible] ن وغیرہ مستعبد ہوں۔

اور صحیح بخاری میں حکم نجوم کے بیان میں ایک باب منعقد کر کے اس میں قتادہ سے نقل کیا۔ باب فی النجوم وقال قتادة ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح خلق هذه النجوم لثلث جعلها زینة للسماء و رجوما للشیاطین وعلامات یهتدی بها فمن تاول فیها بغیر ذلک اخطا واضاع نصیبه و تکلف مالا

علم له به (بخاری ج ۱ ص ۴۵۴) وفی روایة زرین عن قتادة۔ تکلف مالا یعنیه وما لاعلم له به وما عجز عن علمه الانبیاء والملائکة وعن الربیع مثله وزادو اللّٰه ماجعل اللّٰه فی نجم حیوٰة احد ولا رزقه ولا موته وانما یفترون علی اللّٰه الکذب ویتعللون بالنجوم. (مشکوٰۃ ص ۳۲۰ باب الکہانۃ فصل ۳)
وصله عبد بن حمید من طریق شیبان عنه به وزاد فی اخره وان ناساً جهلة بامر اللّٰه قد احدثوا فی هذه النجوم کهانة من غرس بنجم کذا کان کذا ومن سافر بنجم کذا کان کذا والعمری مامن النجوم نجم الاویولد به الطویل والقصیر والاحمر والابیض والحسن والدمیم وما علم هذه النجوم وهذه الدابة وهذا الطائر شیئ من هذا الغیب انتهی. وبهذه الزیادة تظهر مناسبة ایراد المصنف ما اورده من تفسیر الاشیاء التی ذکرها من القران وان کان ذکر بعضها وقع استطرادا واللّٰه اعلم قال الداؤدی قول قتادة فی النجوم حسن الا قوله اخطأ واضاع نفسه فانه قصر فی ذلک بل قائل ذلک کافر انتهی ولم یتعین الکفر فی حق من قال ذلک وانما یکفر من نسب الاختراع الیها واما من جعلها علامة علی حدوث امر فی الارض فلا. (فتح الباری ص ۳۱۱ ج ۶ باب فی النجوم وقال قتادۃ الخ)

''یہ ستارے تین (فوائد) کے لیے پیدا کیے گئے ہیں (۱)... خدا تعالیٰ نے ان کو آسمانوں کے لیے زینت بنایا ہے۔ (۲)... ان سے شیاطین کو جو آسمانوں پر احکام سننے کو چڑھتے ہیں۔ مارا جاتا ہے۔ (۳) ... وہ علامات ہیں (جن کے سمت سے جنگلوں اور دریاؤں میں راستہ پہنچانا جاتا ہے) پھر جو شخص ان ستاروں سے اور اغراض وفوائد کا ہونا بیان کرے تو وہ خطا کار ہے اور اپنا حصہ (فہم قرآن سے) ضائع کرتا ہے اور اس علم کے لیے تکلف کرتا ہے جس کا علم اس کے لیے ممکن نہیں۔ رزین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ شخص اس امر کے جاننے کے لیے تکلف کرتا ہے جس کے جاننے سے انبیاء و ملائکہ بھی عاجز ہیں۔ ایسا ہی ربیع بن زیاد سے رزین نے نقل کیا ہے۔ اس نے اس پر یہ بھی بڑھایا ہے کہ بخدا خدا تعالیٰ نے کسی ستارہ کو نہ کسی کی زندگانی کا سبب بنایا ہے نہ موت کا نہ رزق کا نجومی جھوٹ بولتے ہیں کہ وہ ستاروں کو علل (اسباب مؤثرہ بناتے ہیں۔ فتح الباری میں لکھا ہے کہ اس قول قتادہ کی سند عبد بن حمید نے بیان کی ہے اور اس کے آخر میں یہ بڑھا دیا ہے کہ خدا کے حکم یا شان سے جاہل لوگوں نے ستاروں میں یہ باتیں از خود نکالی ہیں کہ فلاں ستارہ کے وقت درخت لگا دے تو یہ ہوگا۔ فلاں ستارے کے وقت سفر کرے تو ایسا ہوگا اور ہر ایک ستارہ کی تاثیر سے کوئی دراز قامت پیدا ہوتا ہے کوئی پست قامت، کوئی سرخ کوئی سفید، کوئی خوبصورت کوئی بدصورت اور ستاروں اور چوپایوں اور جانوروں کے یہ علوم علم غیب سے نہیں ہے۔ داؤدی نے کہا ہے قتادہ کا یہ قول اچھا ہے۔ مگر اس اعتقاد وقول جاہلیت کو صرف خطا کہنا اس کی کوتاہی ہے ایسے اعتقاد والا شخص کافر ہے (صاحب فتح الباری کہتے ہیں) صرف اسی کہنے پر کفر کا حکم نہیں ہو سکتا کافر اسی کو کہا جاتا ہے جو ستاروں کو مخترع (یعنی موجد و موثر کہے) اور جو یہ سمجھے کہ یہ ستارے زمین میں خدا تعالیٰ کی قدرت و تاثیرات کے ظاہر ہونے کی علامات ہیں تو وہ کافر نہیں ہے۔''

اور یہ بات ظاہر ہے کہ پرانے فلسفی اور قادیانی ان کواکب کو صرف علامات نہیں سمجھتے بلکہ ان کو مؤثر جانتے ہیں اور ان کی تاثیرات کے قائل ہیں لہٰذا ان کا اعتقاد وہی اعتقاد ہے جس کو عبارات مذکورہ میں حقیقی کفر کہا گیا ہے۔

اور اگر کوئی کہے کہ مرزا قادیانی تو مدعی اسلام ہے وہ خدا تعالیٰ کو عالم کا خالق و موجد جانتا ہے ستاروں کا

خالق وموجد بھی خدا تعالیٰ ہی کو سمجھتا ہے۔ لہذا اس کا ستاروں کی تاثیر کا قائل ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ یہ تاثیر ستاروں کو خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے پھر ان کی تاثیر کا اعتقاد کفر کیونکر ہوا؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ پرانے فلسفی اور نجومی بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ستاروں کا خالق خدائے تعالیٰ ہے اور اسی نے ستاروں میں یہ تاثیرات پیدا کر دی ہیں ایسا کوئی فلسفی یا نجومی (بجز دہریہ کے) نہیں جو ستاروں کو خدا کی مخلوق نہ سمجھتا ہو یا ان کی تاثیر کو خدا کی مخلوق نہ جانتا ہو بایں ہمہ وہ اس تاثیر کے اعتقاد کے سبب کافر سمجھے گئے ہیں تو قادیانی کو کیونکر نہ سمجھا جائے۔

اس اعتقاد تاثیر کو باوجود اس اعتراف کے کہ وہ تاثیر خدا کی طرف سے ہے اور اس کی مخلوق ہے کفر ٹھہرانے کی عقلی وجہ اور اس کا سر یہ ہے کہ جو لوگ اس تاثیر کے قائل ہیں وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ تاثیر ستاروں کے لیے ایسی لازمی ہے کہ اس تاثیر کا ستاروں سے جدا ہونا محال ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس تاثیر کو پیدا تو کر دیا مگر وہ اب اس تاثیر کے معدوم کرنے پر قادر نہیں رہا اور اپنے مقررہ قانون کو وہ معزول بادشاہ کی مانند بدل نہیں سکتا اس امر کا فلاسفہ نہ صرف تاثیراتِ نجوم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں بلکہ جملہ اسباب ومسببات عالم کی نسبت وہ یہی اعتقاد رکھتے ہیں اور اسباب ومسببات میں تلازم کو وہ واجب اور عدم تلازم کو محال جانتے ہیں اور اس کو قانونِ قدرت (یا انگریزی والے لاز آف نیچر) کہتے ہیں اور اس کی تبدیل اور تغیر سے خدا تعالیٰ کو عاجز وغیر قادر جانتے ہیں اور اس کے کفر ہونے میں اہل اسلام کو کیا شک ہے۔

اہل اسلام خدا تعالیٰ کو فاعل، بااختیار ومتصرف ومدبر عالم جانتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو آثار اسبابِ عالم سے ظاہر ہوتے ہیں وہ خدا ہی کی تاثیر سے ہیں اور اسی کی قدرت واختیار میں ہیں وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اگر وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا عکس ظاہر کرتا ہے۔ وہ پانی سے آگ کا کام لیتا ہے اور آگ سے پانی کا کام۔ الغرض اہل اسلام کے نزدیک موثر خدا تعالیٰ ہے اسباب عالم اس کی تاثیر کے ظہور کے محل ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ تاثیراتِ نجوم جس کے قرآن سے ثابت ہونے کا قادیانی مدعی ہے۔ قرآن سے ثابت نہیں بلکہ قرآن اور حدیث اور علمائے اسلام نے اس کو کفر قرار دیا ہے۔ کفر حقیقی ملت سے خارج کرنے والا ہو خواہ کفرانِ نعمت اور اعتقادِ تاثیر صرف فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں کا مذہب ہے اور قادیانی اس اعتقاد میں انھیں کا پیرو اور مقلد ہے نہ پیرو اسلام۔ اور قادیانی کا حضرت جبریل وملک الموت کے زمین پر آنے کو محال جاننا بھی اسی فلسفیوں اور نیچریوں کے اصول پر مبنی ہے جس کا کفر ہونا ابھی بیان ہوا ہے اور جبریل وغیرہ ملائکہ کے صور محسوسہ کو جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دیکھتے ان کی خیالی صورت وعکسی تصویر قرار دینا بھی بعینہ نیچریوں کی تجویز ہے جو سر سید احمد خاں صاحب کی تفسیر میں بیان ہوئی علمائے اسلام کے نزدیک احادیث نزول ورویت جبریل میں یہ تاویل کرنا معانی نصوص میں تحریف کرنا ہے جو ملحدین باطنیہ کا شیوہ ہے۔

شرح عقائد نسفی ص ۱۹۶ بحث النصوص (مکتبہ خیر کثیر کراچی) میں لکھا ہے۔ **والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواھرھا مالم یصرف عنھا دلیل قطعی والعدول عنھا ای عن الظواھر الی معان یدعیھا اھل الباطن وھم الملاحدۃ وسمو الباطنیۃ لادعائھم ان النصوص لیست علی ظواھرھا بل لھا معان باطنیۃ لایعرفھا الا المعلم وقصدھم بذالک نفی الشریعۃ بالکلیۃ الحاد ای میل وعدول عن الاسلام و اتصال والتصاف بالکفر لکونہ تکذیباً للنبی علیہ السلام فیما علم مجیئہ بہ**

بالضرورة واما ماذهب اليه بعض المحققين من ان النصوص مصروفة على ظواهرها ومع ذلک فيها اشارات خفيفة الى دقائق تنكشف على ارباب السلوک يمكن التطبيق بينها و بين الظواهر المرادة فهو من كمال الايمان و محض العرفان.

''قرآن و حدیث کے نصوص (یعنی صاف عبارتوں) سے ان کے ظاہری معانی مراد لیے جائیں گے جب تک کوئی قطعی دلیل ان معانی سے نہ پھیرے۔ اور ظاہری معانی سے ایسے معانی کی طرف عدول کرنا جس کے اہل باطن مدعی ہیں اسلام سے عدول کرنا اور ملحد بننا ہے۔ باطنیہ ملحد لوگ ہیں ان کو باطنیہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ عبارات واضح قرآن کی نسبت یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ باطنی معنی مراد ہیں جن کو ان کا معلم سکھلاتا ہے۔ ان کا مقصود اس اصول سے یہ ہے کہ احکام شریعت باطل و بے کار ہو جائیں۔ اس امر کو کفر و الحاد اس لیے کہا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے احکام و ارشادات کے جو بطور ہدایت آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں تکذیب پائی جاتی ہے۔ ہاں جو بعض اہل تحقیق قائل ہیں کہ نصوص قرآن اور حدیث کے ظاہری معانی تو مراد ہیں ہی اور باوجود اس کے ان نصوص میں بعض مخفی اشارات بھی پائے جاتے ہیں اور وہ اہل سلوک پر کھلتے ہیں اور وہ معانی ظاہری معانی سے مطابق ہو سکتے ہیں سو وہ کمال ایمان اور عرفان کی بات ہے۔''

ایسا ہی شرح فقہ اکبر وغیرہ کتب عقائد میں ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اور ان کے حواریوں کی تاویلات اس قسم سے نہیں ہیں کہ وہ معانی ظاہریہ کو بھی تسلیم کرتے ہوں اور مع ہذا اس کے اسرار و معانی لطیفہ بیان کرتے ہوں وہ تو معانی ظاہری کی نفی کرتے ہیں اور صاف کہہ چکے کہ نزول جبریل سے حقیقۃً نزول مراد نہیں ہے اور جبریل کا اپنے ہیڈ کوارٹر آفتاب سے جدا ہونا نظام شمسی میں فساد پیدا کرتا ہے اور ملک الموت کا بذات خود زمین پر آنا ناممکن ہے۔ و علی هذا القياس انھیں اصول مسلمہ اہل اسلام کی شہادت سے قادیانی اور ان کے گروہ کی وہ تاویلات جو درباب نزول حضرت مسیح علیہ السلام و معجزات مسیح و خروج دجال و یاجوج و ماجوج و لیلۃ القدر و وجود آدم وغیرہ میں وہ کرتے ہیں نصوص کی تحریف و الحاد ہے اور ان سب امور کو اہل اسلام انھیں معانی سے تسلیم کرتے ہیں جو ان کے ظاہری معانی ہیں۔

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ قال القاضى رحمه الله تعالى نزول عيسى عليه السلام وقتله الدجال حق و صحيح عند اهل السنة للاحاديث الصحيحة فى ذلک وليس فى العقل ولا فى الشرع مايبطله فوجب اثباته و انكر ذلک بعض المعتزلة والجهمية ومن وافقهم وزعموا ان هذه الاحاديث مردودة بقوله تعالى و خاتم النبيين و بقوله ﷺ لانبى بعدى و باجماع المسلمين انه لانبى بعد نبينا ﷺ وان شريعة مؤبدة الى يوم القيمة لاتنسخ وهذا الاستدلال فاسد لانه ليس المراد بنزول عيسى عليه السلام انه ينزل نبيا بشرع ينسخ شرعنا ولا فى هذه الاحاديث ولا فى غيرها شئ من هذا بل صحت هذه الاحاديث هنا وما سبق فى كتاب الايمان و غيرها انه ينزل حكما مقسطا يحكم بشرعنا و يحيى من امور شرعنا ماهجرة الناس انتهى.

(شرح نووی ص ۴۰۳ ج ۲ باب ذکر الدجال)

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا اہل سنت کے نزدیک حق اور صحیح ہے کیونکہ احادیث صحیحہ اس باب میں موجود ہیں اور عقل و شرع میں ایسی کوئی دلیل وارد نہیں ہے جو اس نزول کو باطل کرے۔ لہٰذا اس

کا ثابت رکھنا (یعنی تسلیم کرنا) واجب ہے۔ معتزلہ اور بعض جہمیہ اور ان کے ہم مشرب اس کے منکر ہیں ان کا یہ خیال ہے کہ وہ احادیث جن میں نزول مسیح کا ذکر ہے اس آیت کے مخالف ہیں جس میں آنحضرت ﷺ کو نبیوں کا خاتم کہا گیا ہے اور اس قول نبوی کے مخالف ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور مسلمانوں کے اس اجماع کے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور آپ ﷺ کی شریعت قیامت تک منسوخ نہ ہوگی مگر ان کا ان دلائل سے استدلال ایک فاسد استدلال ہے۔ کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نبی ہو کر آئیں گے جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کریں گے۔ یہ بات نہ ان احادیث نزول میں ہے نہ اور کسی حدیث میں بلکہ کتاب الایمان میں گزر چکا ہے کہ وہ حاکم عادل ہو کر آئیں گے۔ ہماری ہی شریعت پر عمل کریں گے اور اس شریعت کے ان امور کو زندہ کریں گے جن کو لوگوں نے چھوڑ رکھا ہوگا۔''

اور اس کے جلد اول میں لکھا ہے۔ **فالصواب ماقدمناه وهو انه لايقبلها و لا يقبل من الكفار الا الاسلام ومن بذل فهم الجزية لم يكف عنه بهابل لا يقبل الا الاسلام فعلى هذاقد يقال هذا خلاف ماهو حكم الشرع اليوم فان الكتابى اذا بذل الجزية وجب قبولها ولم يجزقتله ولا اكراهه على الاسلام وجوابه ان هذا الحكم ليس مستمرا الى يوم القيمة بل هو مقيد بما قبل نزول عيسى عليه السلام و اخبر النبى ﷺ فى هذه الاحاديث الصحيحة بنسخه وليس عيسى عليه السلام هو الناسخ بل نبينا ﷺ هو المبين للنسخ فان عيسى عليه السلام يحكم بشرعنا فدل على ان الا متناع من قبول الجزية فى ذلك الوقت هو شرع نبينا محمد ﷺ** . (شرح مسلم نووی ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم)

''ٹھیک بات وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجز اسلام کچھ (جزیہ وغیرہ) قبول نہ کریں گے اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ ہماری آج کے دن کی شریعت کے مخالف ہے کیونکہ اس وقت کتابی سے جزیہ قبول کرنا واجب ہے اور اس کو قتل کرنا یا اسلام پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم قیامت تک نہیں رہے گا بلکہ وہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے زمانہ تک رہے گا۔ اس حکم کا بوقت نزول مسیح منسوخ ہو جانا آنحضرت ﷺ نے ان احادیث سے ظاہر کر دیا ہے تو اس حکم کے ناسخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ ٹھہرے بلکہ آنحضرت ﷺ ناسخ ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت اس حکم کے نسخ کے مبین ہوں گے وہ آنحضرت ﷺ کے اس حکم سے جزیہ موقوف کریں گے اس سے ثابت ہوا کہ اس وقت جزیہ نہ قبول کرنا آنحضرت ﷺ کے حکم سے ہوگا۔ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حکم سے۔''

اور اس کے جلد دوم میں فرمایا ہے۔ **قال القاضى هذه الاحاديث التى ذكرها مسلم وغيره فى قصة الدجال حجة لمذهب اهل الحق فى صحة وجوده وانه شخص بعينه ابتلى الله به عباده و اقدره على اشياء من مقدورات الله تعالىٰ من احياء الموتىٰ الذى يقتله ومن ظهوره زهرة الدنيا والخصب معه و جنته و ناره ونهريه واتباع كنوز الارض له وامره السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فتنبت فيقع كل ذلك بقدرة الله تعالىٰ و مشيته لم يعجزه الله تعالىٰ بعد ذلك فلا يقدر على قتل ذلك الرجل ولا غيره و يبطل امره و يقتله عيسىٰ عليه السلام و يثبت الله الذين امنوا هذا مذهب اهل السنة وجميع المحدثين والفقهاء والنظار خلافاً لمن انكره وابطل امره من الخوارج والجهمية وبعض المعتزلة وخلافا للجبائى المعتزلى و موافقيه من الجهمية وغيرهم فى**

انه صحيح الوجود لكن الذى يدعي مخارف و خيالات لاحقائق لها وزعموا انه لو كان حقا لم يوق بمعجزات الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم و هذا غلط من جميعهم لانه لم يدع النبوة فيكون مامعه كالتصديق له وانما يدعي الالهية وهم في نفس دعواه مكذب لها بصورة حاله و وجود دلائل الحدوث فيه و نقص صورته و عجزه عن ازالة لعور الذى في عينه وعن ازالة الشاهد بكفره المكتوب بين عينيه ولهذه الدلائل وغيرها لايغتر به الادعاع من الناس لسد الحاجة والفاقة رغبة في سد الرمق وتقية وخوفا من اذاه لان فتنة عظيمة جد اتدهش العقول و تحير الالباب مع سرعة مروره في الامر ولا يمكث بحيث يتامل الضعفاء حاله و دلائل الحدوت فيه والنقص فيصدقه من يصدقه في هذه الحالة ولهذا حذرت الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم اجمعين من فتنة و نبهوا على نقصه و دلائل ابطاله واما اهل التوفيق فلا يغترون به و يخدعون بما معه لما ذكرناه من الدلائل المكذبة له مع ماسبق لهم منالعلم بحاله ولهذا يقول له الذى يقتله ثم يحييه ما ازددت فيك الابصيرة۔

(نووی شرح مسلم ص ۳۹۹ جلد ۲ باب ذکر الدجال)

”قاضی عیاض نے کہا ہے ان احادیث میں جن کو مسلم نے قصہ دجال میں ذکر کیا ہے اہل حق کے مذہب کی دلیل پائی جاتی ہے کہ دجال کا ہونا صحیح ہے اور وہ ایک ایسا شخص ہے جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ مسلمانوں کا امتحان کرے گا اور اس کو ایسی چیزوں پر قدرت دے گا جو خدا کی قدرت میں داخل ہیں جیسے مردہ کو (جس کو وہ مارے گا) زندہ کرنا اور دنیا کی زینت اور فراخی اور بہشت اور آگ اور نہروں کا اس کے ساتھ ہونا اور زمین کے خزانوں کا اس کے تابع ہونا اور اس کے کہنے سے آسمان سے مینہ برسنا اور زمین کا اگانا یہ سب کچھ خدا کی قدرت اور ارادہ سے ہوگا۔ پھر خدا تعالیٰ اس کو عاجز کر دے گا تو وہ کسی کے مارنے پر قادر نہ ہوگا اور اس کا حال بگڑ جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اور خدا تعالیٰ ایمان لانے والوں کو اس امتحان میں ثابت قدم رکھے گا۔ یہی اہل سنت اور تمام محدثین و فقہاء اور اہل اجتہاد کا مذہب ہے۔ خوارج، بعض معتزلہ اور جبائی اور اس کے ہم خیال جہمیہ اس کے مخالف ہیں وہ اس کے ہونے کو تو مانتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ جو وہ کرے گا یا دکھائے گا وہ صرف خیالات ہوں گے ان کی حقیقت کوئی نہ ہوگی وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ امور واقعی ہوں تو پھر معجزات انبیاء کا اعتبار نہیں رہتا مگر یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ وہ یہ کرشمات دکھانے کے وقت نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تاکہ ان امور سے اس کے اس دعویٰ کی تصدیق ہو اور وہ معجزات انبیاء کے مشابہ ہو کر نبوت میں شبہ و شک ڈال سکیں بلکہ وہ ان خوارق کے وقت الوہیت کا دعویٰ جھوٹا کرے گا جو خود بخود باطل ہوگا اور دجال کا ظاہری اور اس کے مخلوق ہونے کے دلائل اور اس کی صورت کا عیب اور اس کا اس عیب کو دور کرنے سے اور اپنی پیشانی سے علامت کفر (لفظ کافر) کو مٹانے سے عاجز رہنا اس کو جھٹلائے گا۔

اس میں ان دلائل عجز و حدوث کے موجود ہونے کی وجہ سے اس کے خوارق سے کوئی دھوکا نہ کھائے گا بجز عامی لوگوں کے جو بھوک کے سبب یا اس کے ڈر کے مارے اس کو مان لیں گے کیونکہ اس کا فتنہ مدہوش و حیران کر دے گا اور اس کا زمین پر جلدی سے پھر جانا ان کو اس کے حال کو سوچنے کا موقع نہ دے گا۔ اسی وجہ سے انبیاء نے اس کے فتنہ سے لوگوں کو ڈرایا ہے اور اس کے نقص و عجز پر آگاہ کر دیا اور جن لوگوں کو خدا تعالیٰ توفیق دے گا وہ اس سے دھوکہ نہ کھائیں گے اور جو خوارق اس سے صادر ہوں گے وہ ان سے اس کے فریب میں نہ آئیں گے

کیونکہ وہ اس کے کذب اور عجز کے دلائل جانتے ہوں گے اور وہ اس کے حال سے واقف ہوں گے۔ اسی وجہ سے جس شخص کو وہ قتل کر کے جلا دے گا وہ اس کو صاف کہے گا کہ تیرے اس فعل سے میرا یقین بڑھ گیا ہے۔"

اور ایسا ہی تمام کتب حدیث کے متون و شروح میں حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کا نزول اور دجال و یاجوج و ماجوج کا خروج ظاہری معنی سے تسلیم و بیان کیا گیا ہے اور ان امور کو ایسا یقینی سمجھا گیا ہے کہ ان کو اہل سنت کے اعتقادات میں داخل کیا گیا ہے۔

حضرت امام الائمہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے فقہ اکبر میں اور ملا علی قاری نے اس کی شرح میں فرمایا ہے۔

وخروج الدجال ویاجوج وماجوج کما قال تعالٰی حتّٰی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون. وطلوع الشمس من مغربھا کما قال تعالٰی یوم یاتی بعض ایات ربک لاینفع نفسا ایمانھا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا...... ونزول عیسٰی من السماء قال اللّٰہ تعالٰی انہ لعلم للساعۃ وقال و ان من اھل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ای قبل موت عیسٰی علیہ السلام بعد نزولہ عند قیام الساعۃ فیصیر الملل واحدۃ وھی ملۃ الاسلام الحنیفیۃ وفی نسخۃ قدم طلوع الشمس علی البقیۃ و علی کل تقدیرہ قالوا او المطلق الجمیعۃ والاقترتیب القضیہ ان المھدیؔ بظھر اولا فی الحرمین الشریفین ثم یاتی بیت المقدس فیاتی الدجال و یحصرہ فی ذالک الحال فینزل عیسٰی علیہ السلام من المنارۃ الشرقیۃ فی دمشق الشام و یجئ الی قتال الدجال فیقتلہ بضربۃ فی الحال فانہ یذوب کالملح فی الماء عند نزول عیسٰی علیہ السلام من السماء فیجتمع علیہ السلام بالمھدی وقد اقیمت الصلٰوۃ فیشیر المھدی لعیسی علیہ السلام بالتقدم فیمتنع معللابان ھذہ الصلٰوۃ اقیمت لک فانت اولٰی بان تکون الامام فی ھذا المقام و یقتدی بہ لیظھر متابعۃ لنبینا ﷺ کما اشار الی ھذا المعنی ﷺ بقولہ لوکان موسٰی حیًا لما وسعہ الا اتباعی و قد بینت وجہ ذلک عند قولہ تعالٰی واذاخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب و حکمۃ ثم جاء کم رسول الایۃ. فی شرح الشفاء وغیرہ وقدورد انہ یبقی فی الارض اربعین سنۃ ثم یموت و یصلی علیہ المسلمون و یدفنون علی ماروا ہ الطیالسی فی مسندہ-وروی غیرہ انہ یدفن بین النبی ﷺ والصدیق وروی انہ یدفن بعد الشیخین فھنیئا للشیخین حیث اکتنفا بالنبیین وفی روایۃ انہ یمکث سبع سنین قیل وھی الاصح والمراد باربعین فی الروایۃ الاولٰی مدۃ مکثہ و بعدہ فانہ رفع ولہ ثلث وثلثون سنۃ. حق کاین ای ثابت و امر قدیم. (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۶، ۱۳۷)

"دجال اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا جس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے کہ وہ ہر بلندی سے دوڑیں گے اور آفتاب کا جانب مغرب سے طلوع کرنا جس کا اس آیت میں ذکر ہے کہ جس وقت خدا کی بعض نشانیاں آئیں گی اس دن کسی کو جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا اس کا ایمان نفع نہ دے گا اور حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نازل ہونا چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی ایک نشانی یا اس کے علم و شناخت کی دلیل ہیں اور ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے یعنی قیامت کے قریب ایمان نہ لائے گا اور اس وقت سبھی دین اور ملت ایک دین (اسلام) ہو جائے گا۔ یہ سب امور حق اور ثابت ہیں۔ فقہ اکبر کے بعض نسخوں میں آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا ذکر باقی امور سے پہلے ہوا ہے۔ اس

صورت میں واؤ حرف عطف مطلق جمعیت کے لیے ہوا اور ترتیب امور مذکورہ کی اس طرح پر ہوگی کہ اوّل امام مہدی حرمین میں ظاہر ہوں گے۔ پھر وہ بیت المقدس میں آئیں گے۔ اس وقت دجال آئے گا اور اس کا محاصرہ کر لے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی منارہ کے پاس آسمان سے اتریں گے اور دجال کے قتل کی طرف متوجہ ہو کر ایک ہی وار سے اس کو مار ڈالیں گے۔ وہ ان کے اترنے کے وقت نمک کی طرح پگھلنے لگے گا (مگر اس کی جان انھیں کے ہاتھ سے نکلے گی) پھر حضرت عیسیٰ اور مہدی ایک جگہ جمع ہوں گے اور نماز کے لیے تکبیر ہوگی تو حضرت مہدی حضرت عیسیٰ کی طرف نماز پڑھانے کے لیے اشارہ کریں گے وہ اس سے انکار کریں گے یہ کہہ کر کہ آپ ہی کی امامت کے لیے یہ تکبیر ہوئی ہے۔ لہٰذا آپ ہی اس کے مستحق ہیں اور آپ ان کے مقتدی بن جائیں گے تاکہ معلوم ہو کہ وہ آنحضرت ﷺ کے تابعین میں سے ہیں۔ چنانچہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا کہ اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی سے چارہ نہ ہوتا۔ اس کی وجہ اس قول خداوندی کی شرح میں بیان ہوئی ہے جس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عہد لیا تھا کہ تمھارے پاس میرا رسول (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) آئے تو تم پر اس کا ماننا اور مدد کرنا ضروری ہوگا۔ شفا کی شرح وغیرہ میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح زمین میں چالیس برس رہیں گے اور پھر فوت ہوں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔ یہ ابوداؤد طیالسی کی مسند میں روایت ہے اوروں کی روایت میں ہے کہ آپ آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک اور حضرت صدیق اکبرؓ کی قبر کے بیچ میں دفن کیے جائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ شیخین (صدیق اکبرؓ اور فاروقؓ) کی قبر کے بعد دفن کیے جائیں گے۔ اس صورت میں شیخین کے لیے مژدہ ہے کہ شیخین دو نبیوں (آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح علیہ السلام) کے بیچ میں مدفون ہوں گے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ زمین میں سات سال رہیں گے اور یہی صحیح ترین اقوال سے ہے اور چالیس سال ٹھہرنے کی روایت سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ بعد نزول سات برس رہیں گے کیونکہ ازاں جملہ تینتیس برس انھوں نے آسمان پر جانے سے پہلے دنیا میں بسر کیے اور جب وہ اٹھائے گئے تھے تو ان کی تینتیس سال کی عمر تھی۔"

اور شرح عقائد نسفی میں ہے۔ وما اخبر به النبی علیه السلام من اشراط الساعة ای من علاماتها من خروج الدجال و دابة الارض ویاجوج وماجوج ونزول عیسی من السماء وطلوع الشمس من مغربها فهو حق لانها امور ممكنة اخبرها الصادق قال حذيفة بن اسيد الغفاریؓ طلع النبی ﷺ علینا و نحن نتذاکر فقال ماتذکرون قلنا، نذکر الساعة قال انها ان تقوم حتی تروا قبلها عشر ایات فذکر الدخان والدجال والدابة و طلوع الشمس من مغربها و نزول عیسی بن مریم و خروج یاجوج و ماجوج و ثلثة خسوف الخ. (شرح عقائد ص ۱۲۳ مکتبہ خیر کثیر کراچی)

"آنحضرت ﷺ نے جو علامات قیامت (یعنی اس سے پہلے آنے والی چیزوں) کی خبر دی ہے یعنی دجال اور یاجوج و ماجوج کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا (وغیرہ وغیرہ) وہ حق (واقع ہونے والے) ہیں کیونکہ یہ ایسے امور ہیں جو ممکن الوقوع ہیں اور مخبر صادق (آنحضرت ﷺ) نے ان کے وقوع کی خبر دی ہے۔ حذیفہ بن اسید غفاریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک دن تشریف لائے تو ہم کچھ مذاکرہ کر رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو ہم نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک تم دس نشان اس سے پہلے نہ دیکھ لو گے۔

پھر آپ ﷺ نے دخان، دجال، دابۃ الارض، طلوع آفتاب از جانب مغرب، نزول حضرت مسیح، خروج یاجوج و ماجوج اور زمین کا خسوف اور یمن سے نکلنے والی آگ کا ذکر فرمایا۔"

یہ حدیث حذیفہ بن اسیدؓ کی جس کا شرح عقائد میں حوالہ دیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۳) میں مروی ہے اور صحاح میں ایسی بہت سی احادیث موجود ہیں جن میں قادیانی اور اس کے حواریوں کی تاویلات مذکورہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان سے ایک باب منعقد کر کے اس میں ایک حدیث نقل کی ہے جس کا یہ مضمون ہے۔ **قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکمًا عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ واقرؤا ان شئتم وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا۔** (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ واللفظ لہ، مسلم ج ۱ ص ۸۷)

"عنقریب حضرت ابن مریم حاکم عادل اتریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف کریں گے۔ وغیرہ وغیرہ اس حدیث کے آخر میں راوی حدیث ابو ہریرہؓ کا یہ قول منقول ہے کہ چاہو تو (اس حدیث کی تصدیق کے لیے) یہ آیت پڑھ لو جس میں ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے ایسا کوئی نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔"

اور اس میں بالاتفاق اہل اسلام و گروہ مسیحائی میرزائی (بہ) کے ضمیر سے حضرت عیسیٰ مراد ہیں اگرچہ (موتہ) کے ضمیر سے مراد میں اختلاف ہے۔ اس سے بلانزاع و بے اختلاف ثابت ہے کہ اس حدیث میں راوی ابو ہریرہؓ اور اس کے مخرجین امام بخاریؒ و مسلمؒ کے نزدیک حضرت عیسیٰ ابن مریم ہی کا نزول مراد ہے نہ کسی اور نام کے عیسیٰ یا مثالی مسیح کا۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ **قولہ ثم یقول ابوھریرۃ اقرؤا ان شئتم وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ ففیہ دلالۃ ظاھرۃ علی ان مذھب ابی ھریرۃ فی الایۃ ان الضمیر فی موتہ یعود علی عیسی ﷺ۔** (شرح مسلم نووی ص ۸۷ ج ۱)

"ابو ہریرہؓ کے اس قول سے کہ چاہو تو یہ قول خداوندی پڑھ لو۔ **وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ** صاف سمجھا جاتا ہے کہ ابو ہریرہؓ کا اس آیت میں یہی مذہب تھا کہ اس میں لفظ موتہ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔"

اور صحیح مسلم کی مشہور حدیث دمشقی میں جس آنے والے مسیح کا ذکر ہے اس کے نام کے ساتھ جابجا نبی اللہ کا لفظ وارد ہے ایک جگہ پر **فیحصر نبی اللہ** ایک جگہ **ثم یھبط نبی اللہ** دو جگہ ہے **فیرغب نبی اللہ** چنانچہ ارشاد ہے۔ **یحصر نبی اللہ عیسی علیہ السلام و اصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدھم خیرا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ ثم یھبط نبی اللہ عیسی علیہ السلام یدعوا اصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبرا لاملاہ زھمھم و نتنھم فیرغب نبی اللہ عیسی علیہ السلام و اصحابہ۔** (صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۱، ۴۰۲ باب ذکر الدجال)

"خدا کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے (یاجوج ماجوج) کے محاصرہ میں آ جائیں گے اس وقت گائے کی سری (کھانے کے لیے) سو دینار سے ان کو بہتر معلوم ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ اور آپ کے ساتھ والے خدا کی جناب میں رغبت (دعا) کریں گے تو خدا تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں پھوڑا پیدا کر دے گا پھر وہ سب کے سب ایسے مر جائیں گے جیسے ایک جان مرتی ہے۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ پہاڑ سے اتر آئیں گے اور اپنے ساتھ والوں کو بلائیں گے تو زمین پر بالشت بھر ایسی جگہ نہ پائیں گے جو ان کی نعشوں اور بدبوؤں سے بھری نہ ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے خدا سے دعا مانگیں گے۔"

یہ الفاظ بھی صاف شاہد و ناطق ہیں کہ جس مسیح کے نزول کا اس حدیث میں ذکر ہے وہ اللہ کا نبی ہوگا نہ کوئی اور نام کا عیسیٰ یا مثالی مسیح۔

اور سنن ابوداؤد میں آنے والے مسیح کا ذکر ہوا ہے تو اس میں بھی آنے والے مسیح کو پہلے نبی کہا ہے پھر اس کے نزول کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ عن ابی هريرة عن النبی ﷺ انه قال ليس بينی و بينه نبی يعنی عيسی عليه السلام و انه نازل. (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۵ باب خروج الدجال)

"آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھ میں اور اس میں (یعنی عیسیٰ علیہ السلام میں) کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ اترنے والے ہیں۔"

اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح۔

اس قسم کی روایات[1] کتب حدیث میں اور بہت ہیں جن میں گروہ قادیانی کی سابق تاویلات کا دخل نہیں ہے۔ ہاں ان احادیث کو آپ برملا موضوع قرار دیں یا اس میں یہ نئی تاویل کریں کہ آنے والے مسیح کو جو نبی کہا گیا ہے تو اس سے قادیانی نبی مراد ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث بھی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس نبی سے محدث مراد ہوتا تو آنحضرت ﷺ اس کی نفی نہ کرتے اور نہ فرماتے کہ میرے اور اس کے مابین کوئی نبی نہیں کیونکہ محدث تو آنحضرت ﷺ اور آنے والے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہیں۔

لیلۃ القدر اور آدم کے ظاہری معانی پر محمول ہونے میں جو اقوال علمائے اسلام ہیں ان کی نقل کی اس مقام میں ضرورت نہیں ہے وہ تمام لوگوں میں معروف و مشہور ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث نزول حضرت مسیح علیہ السلام و خروج دجال و یاجوج و ماجوج میں قادیانی اور اس کے اتباع کی تاویل محدانہ تحریف ہے اور تمام اہل اسلام میں جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہیں ان کے وہی معنی مراد ہونا مسلم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہیں۔ قادیانی نے جو اس تاویل و تحریف کو تجدید دین و مغز شریعت قرار دیا ہے۔ یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید دین یہ نہیں ہے کہ عقائد و مسائل اسلام کے ایسے معانی کیے جائیں جو نہ صحابہؓ کے خیال میں آئے ہوں نہ تابعینؒ کے اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجھ میں آتے ہوں اور نہ قرون ثلثہ[2] میں تسلیم کیے گئے ہوں۔ ایسے معانی کا بیان تو احداث کہلاتا ہے بلکہ تجدید کے معنی یہ ہیں کہ جو اصول و مسائل (عقائد و اعمال) ادلہ شرعیہ سے ثابت ہوں اور قرون ثلثہ میں تسلیم کیے گئے ہوں مگر لوگوں کی غفلت یا نافہمی سے متروک و مہجور ہو گئے ہوں ان کو از سر نو زندہ کر کے رواج دیا جائے اس پر دلیل یہ ہے کہ تجدید دین کا

---

[1] ابن ماجہ ص ۲۹۹ باب فتنہ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم میں ایک حدیث ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ قیامت سے پہلے تجھے دنیا میں بھیجوں گا۔ پھر میں اتروں گا اور دجال کو قتل کروں گا۔

[2] یعنی زمانہ صحابہ کرامؓ، عہد تابعینؒ اور عہد تبع تابعینؒ (ع۔ح)

حکم وارد ہے اور احداث سے ممانعت آ چکی ہے ان دونوں کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ تجدید دین اسی صورت سے مطلوب شارع ہے جس میں احداث نہ پایا جائے۔ اور قادیانی کا یہ کہنا کہ تجدید دین ظاہری علوم سے نہیں ہوسکتی یہ اس کے الحاد پر ایک اور دلیل ہے۔تجدید احیاء وترویج اصول ومسائل اسلام کا نام ہے۔تو ظاہری علوم اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہیں ہے الحادات اور باطنیہ خیالات کی اشاعت تجدید ہوتی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اس کے اتباع نے جو آنے والے مسیح کی بعض ایسی صفات بیان کی ہیں جو ان کے زعم میں حضرت مسیح علیہ السلام میں نہیں پائی جاتیں صرف قادیانی میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بیان میں انھوں نے کذب و تدلیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دکھایا ہے۔آنے والے مسیح کی نسبت یہ کہیں بیان نہ ہوا تھا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا اور نہ یہ ثابت ہے کہ مغل لوگ (جن میں قادیانی صاحب ہیں) فارسی الاصل ہیں۔ ایسا ہی کسی حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ آنے والا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا اور نبی نہ ہوگا یہ بات صرف قادیانی اور اس کے حواریوں کی من گھڑت ہے۔جس کو انھوں نے آنحضرت ﷺ پر ایک سوال و جواب وضع کرکے اس سے نکالا ہے۔جس کا بیان صورت مسئولہ میں کافی ہو چکا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے تو متعدد حدیثوں میں آنے والے مسیح کو نبی قرار دیا ہے جیسے منقول ہوا۔ آنے والے مسیح کے بالوں کا سیدھا ہونا اور رنگ کا گندم گوں ہونا جو انھوں نے بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح بن مریم میں پایا جاتا ہے۔آنحضرت ﷺ نے مسیح بن مریم کا بھی حلیہ بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ **واراني الليل عند الكعبة في المنام فاذا رجل ادم كا حسن مالرى من ادم الرجال تضرب لمته بين منكبيه رجل الشعر يقطر راسه ماء واضعا يديه على منكبي رجلين وهو يطوف بالبيت فقلت من هذا فقالوا هذا المسيح بن مريم.**

(صحیح بخاری ج۱ص ۴۸۹ باب واذکر فی الکتاب مریم)

''میں نے (خواب میں) ایک خوبصورت شخص گندم رنگ سیدھے بال والے کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ مسیح بن مریم ہے۔''

ہاں مجاہد کی حدیث میں حضرت ابن عمرؓ سے یہ بھی بخاری (ایضاً) میں ہے۔مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سرخ رنگ وجعد دیکھا۔ اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اس کے حواریوں نے یہ افتراء کیا ہے کہ عیسیٰ یا مسیح بن مریم دو ہیں ایک حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل جن کو سرخ اور جعد کہا گیا ہے دوسرا آنے والا عیسیٰ یا مسیح بن مریم جس کو گندم رنگ اور سیدھے بالوں والا کہا گیا ہے اور وہ آپ (قادیانی) ہیں۔مگر یہ نہ سوچا کہ یہ لفظی اختلاف یوں رفع ہوسکتا ہے اور علمائے اسلام نے رفع کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ گندم رنگ و سیدھے بال والے تھے۔ ایک روایت میں جو ان کو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ ان کا گندمی رنگ مائل بہ سرخی تھا اور جعودت آپ کے جسم میں تھی نہ بالوں میں۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرمایا ہے کہ سالم کی روایت میں ہے۔ **ووقع في رواية سالم الأتية في نعت عيسىٰ انه ادم سبط الشعر وفي الحديث الذى قبل في انه عيسىٰ انه جعدو الجعد منه البسط فيمكن ان يجمع بينهما بانه سبط الشعر و وصفه بالجعودة في جسمه**

لافی شعرہ والمراد بذلک اجتماعہ و اکتنازہ وھذا الاختلاف نظیر الاختلاف فی کونہ ادم اواحمر والاحمر عندالعرب الشدید البیاض مع الحمرۃ والأدم الاسمر ویمکن الجمع بین الوصفین بانہ احمر لونہ بسبب کالتعب وھو فی الاصل السمر وقد وافق ابوھریرۃ علی ان عیسیٰ احمر
(فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۰ باب واذکر فی الکتاب مریم)

"آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح کو سیدھے بال والا کہا ہے اور اس سے پہلی حدیث میں آیا ہے کہ وہ جعد تھے جو اس کی ضد ہے مگر ان دونوں رواتیوں میں یوں موافقت ہوسکتی ہے کہ آپ کے بال تو سیدھے تھے مگر جعد ہونے کا جو ذکر ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ آپ کا بدن جعد یعنی کسا ہوا اور مضبوط تھا یہ اختلاف ایسا ہے جیسا کہ آپ کی رنگت کی نسبت اختلاف ہوا ہے وہ گندم رنگ تھے یا سرخ رنگ جس سے یہ مراد ہوسکتی ہے وہ تھے تو گندم رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہو گیا تھا۔"

عبدالرحمٰن بن آدم کی روایت میں ہے۔ وفی روایۃ عبدالرحمن بن ادم عن ابی ھریرۃ فی نعت عیسی انہ مربوع الی الحمرۃ والبیاض۔ (فتح الباری ص ۳۵۰ ج ۶ باب واذکر فی الکتاب مریم)

"ان کے رنگ میں سرخی وسپیدی دونوں موجود تھیں۔"

کرمانی نے شرح بخاری میں کہا ہے۔ ویجوزان یأول ویجمع بینھما بانہ لیس احمر صرافا بل ھو مائل الی الادمۃ۔ (حاشیہ بخاری ج ۱ ص ۴۸۹ حاشیہ نمبر ۱۳)

"حضرت عیسیٰ کو سرخ وگندم رنگ کہنا یوں جمع ہوسکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے بلکہ سرخ رنگ مائل بگندم گونی تھے۔"

اس اختلاف کی نظیر حضرت موسیٰ کی نعت میں دو متضاد صفتوں جسیم اور خفیف کا ورود ہے جس کو باہم یوں متوافق کیا گیا ہے۔ لامانع ان یکون مع کونہ خفیف اللحم جسیما بالنسبۃ لطولہ ولو کان غیر طویل لاجتمع لحمہ وکان جسیمًا۔ (فتح الباری ص ۳۵۰ جلد ۶ باب ایضا)

"وہ بلحاظ طول قامت جسیم تھے وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو بھاری معلوم ہوتے۔"

اس اختلاف سے کوئی یہ نہیں نکالتا کہ حضرت موسیٰ دو تھے ایک جسیم دوسرے خفیف۔

اس کی دوسری نظیر خود آنحضرت ﷺ کی نعت وحلیہ میں یہ اختلاف لفظی ہے کہ ایک حدیث میں آپ ﷺ کو ابیض (گورے رنگ والا) کہا گیا ہے۔ چنانچہ بخاری میں آنحضرت ﷺ کی نعت میں ابوطالب کا شعر منقول ہے جس میں آپ ﷺ کو ابیض کہا گیا ہے۔

وابیض یستسقی الغما بوجھہ
ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

(بخاری ص ۱۳۷ ج ۱ باب سوال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا)

اور شمائل ترمذی میں ہے۔ کان رسول اللہ ﷺ ابیض کانما صیغ من فضۃ۔ (شمائل ص ۳)

کان رسول اللہ ﷺ ربعۃ اسمر اللون۔ (شمائل ترمذی ص ۱)

کان رسول اللہ ﷺ مربوعا۔ (شمائل ترمذی ص ۳)

لم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان جعدا رجلا۔ (شمائل ترمذی ص ۱)

کہ آپ ایسے گورے تھے کہ گویا چاندی سے بنائے گئے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ

گندم رنگ تھے۔ چنانچہ شمائل ترمذی میں موجود ہے۔ اس اختلاف کو یوں ہی متوافق کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ سفید رنگ تھے مگر مائل بسرخی جس سے گندم گونی پیدا ہو گئی تھی۔ چنانچہ اور روایت میں صریح آ چکا ہے۔ ایسا ہی آپ ﷺ کے بالوں کو سیدھا بھی کہا گیا ہے۔ چنانچہ شمائل میں ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے جس کو یوں ہی باہم متوافق کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھونگھر والے بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ ان میں کسی قدر شکن پڑتی تھی۔ مگر اس اختلاف رنگ اور موئے نبوی سے بھی کسی نے یہ نہیں نکالا کہ جناب رسول اللہ ﷺ دو تھے۔ ایک گورے رنگ کے دوسرے گندمی رنگ یا ایک سیدھے بال والے دوسرے کسی قدر شکن دار بال والے۔ پس اس قسم کے لفظی اختلاف سے حضرت مسیح کیونکر دو مسیح ہو سکتے ہیں؟

قادیانی نے بڑا غضب ڈھایا ہے کہ حضرت مسیح کے حلیہ کے لفظی اختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح (ایک سرخ رنگ گھونگھر والے بال کا دوسرا گندم گون سیدھے بال والا) بنا دیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ صرف گندم گون ہونے سے کوئی شخص مسیح نہیں ہو جاتا جہاں تک کہ بقیہ صفات مسیح اس میں نہ ہوں۔ گندم گون ہزاروں مسلمان بلکہ مذاہب غیر کے اشخاص موجود ہیں پھر کیا وہ صرف رنگت سے مسیح ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اتباع قادیانی سے کوئی شخص منصف و طالب حق ہو تو صرف اس ایک مغالطہ کی نظر سے اس کو دجال سمجھے اور اس کے اتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور قادیانی کی تجویز ''پاک تثلیث'' نصف عیسائیت ہے۔ عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ قادیانی صاحب خدا کی محبت (باپ) اور بندۂ محبوب کی محبت (ماں) اور ان دونوں سے متولد روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ لوگوں کو عیسائی بنانے میں صرف ایک آنچ کی کسر رہ گئی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھ توحید کو بھی ملا دیں اور ان تینوں کو ایک خدا کہہ دیں جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں۔ یہ بات آپ اس وقت نہیں کہتے تو آئندہ سال کہیں گے اور لوگوں کو پورا عیسائی بنائیں گے۔ آپ کا یہ ارادہ نہ ہوتا تو حرف تثلیث آپ کی تحریر میں نہ آتا اور نہ اس کو پاک کہا جاتا۔

قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہے۔ نحن ابناء اللّٰہ و احباء ہ (المائدہ ۱۸) بائبل سے ثابت ہے کہ عیسائیوں نے بھی استعارہ کے طور پر خدا کے پیارے و مطیع بندوں کو ابن اللہ کہا ہے اور قرآن میں ان کے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ نیز اسی کی طرف مشعر ہے مگر یہی استعارہ ان لوگوں کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقۃً خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن و اسلام آیا اور اس محاورہ کو اٹھایا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے (استعارہ کے طور پر کیوں نہ ہو) خدا تعالیٰ کی پاکی کا اظہار فرمایا۔ اب قادیانی صاحب پھر اس محاورہ کو مسلمانوں میں قائم کرنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی فکر میں ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اور قادیانی کا محدث ہونے کا دعویٰ کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کہلانا اور ختم نبوت کو نبوت کلی و تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کہنا ان نصوص قرآن و حدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت وخاتم النبیین اپنے اطلاق و عموم کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر مطلق نبوت کو ختم کرتی اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایسا کوئی شخص نہ ہوگا جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور آنحضرت ﷺ نے اپنے اس کلام کے اطلاق و عموم کے ساتھ بھی مطلق نبوت کو ختم کیا ہے اور خصوصیت کے

ساتھ محدثین سابقین اور محدث امت محمدیہ حضرت عمر فاروقؓ کا نبی نہ ہونا ظاہر فرما دیا ہے۔

ایک حدیث میں آپ نے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری میں آیا ہے۔ عن النبی ﷺ قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی و سیکون خلفاء۔ (بخاری ج ا ص ۴۹۱ باب ما ذکر عن بنی اسرائیل)

''بنی اسرائیل کی سرداری انبیاء کرتے جب کوئی نبی ان میں فوت ہو جاتا تو اس کا جانشین بھی دوسرا نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا صرف خلفاء ہوں گے۔''

ابوداؤد کی حدیث میں آپ ﷺ سے منقول ہے کہ میری امت میں تیس شخص ایسے جھوٹے ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں نبیوں کا خاتم ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ہاں میری امت میں ایک جماعت حق پر قائم رہے گی جن کو ان کا مخالف ضرر نہ پہنچائے گا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۱۲۷ کتاب ذکر الفتن و دلائلھا)

ان ارشادات نبویہ کے جملہ لانبی بعدی میں لفظ نبی نکرہ ہے جو نفی لا کے نیچے داخل ہے اور وہ مفید عموم و استغراق ہے اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایسا کوئی نہ ہوگا جس پر لفظ نبی بولا جا سکے۔ اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہ ہونا آپ ﷺ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں آیا ہے۔ قال النبی ﷺ لقد کان فیما کان قبلکم من الامم ناس محدثون فان یک فی امتی احدفانہ عمرؓ۔ قال النبی ﷺ قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منھم احد فعمر قال ابن عباس من نبی ولا محدث۔

(بخاری ج ا ص ۵۲۱ باب مناقب عمر بن الخطاب)

''تم سے پہلے امتوں میں محدث ہوتے تھے۔ اس امت میں محدث ہے تو وہ عمر فاروقؓ ہے۔ یہ بھی آپ سے ان کتابوں میں منقول ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہ ہوتے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہم کلام (مخاطب) ہوتے۔ میری امت میں ایسا کوئی ہے تو عمرؓ ہے۔''

ابن عباسؓ کی روایت میں آیت وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ میں لفظ نبی کے بعد یہ لفظ ولا محدث بھی پڑھا گیا ہے اور صحیح مسلم میں لفظ محدث کی تفسیر ملہم سے ہوئی ہے۔

یہ اقوال نبوی صاف و صریح ناطق ہیں کہ پہلی امتوں کے محدث باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ یا ملائکہ کے ہم کلام و مخاطب ہوتے تھے نبی نہ کہلاتے تھے۔ اب خاص محدث امت محمدیہ حضرت فاروقؓ کا نبی نہ ہونا آپ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ترمذی کی روایت میں آیا ہے۔ لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹ باب مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب) میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت فاروقؓ ہوتے۔ جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ نبی نہیں تھے اور اس لفظ کا اطلاق ان پر نہیں ہو سکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا میں ان کا محدث ہونا بیان ہو چکا ہے اور جبکہ آیۂ قرآن کی عموم و اطلاق سے اور ارشادات نبویہ کی عموم و خصوص دونوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جس پر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے اور محدثین سابقین اور اس امت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کہلا سکے اور قرآن و حدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ تو پھر قادیانی کا یہ دعویٰ کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے۔ وبناء علیہ وہ خود ایک قسم کا

نبی ہے ان نصوص صریحہ کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ قادیانی کا ختم نبوت کو نبوت تشریعی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپ کو محدث قرار دے کر اپنے لیے جزئی نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف مشعر ہے کہ وہ اپنے آپ کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند (جو نئی شریعت نہ لاتے بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتے اور نبی کہلاتے) نبی سمجھتا ہے۔ یہی امر اس کے قصیدۂ الہامیہ کے اشعار ذیل سے جو ازالہ میں منقول ہیں سمجھ میں آتا ہے۔

حکم است ز آسماں بزمین مے رسانمش
گر بشنوم نگویمش آں را کجا برم

(ازالہ ص۱۶۲ خزائن ج ۳ ص۱۸۱)

من می زیم بوحی خدائے کہ با من ست
پیغام اوست چوں نفس روح پرورم

(ازالہ ص۱۶۶ خزائن ج ۳ ص۱۸۲)

من نیستم رسول ونہ آوردہ ام کتاب
ہاں ملہم ہستم و ز خداوند منذرم

(ازالہ ص۱۷۸ خزائن ج ۳ ص۱۸۵)

یہ ابیات صاف پکار رہے ہیں کہ آپ نبی ہیں، صاحب وحی ہیں، منذر ہیں، پیغمبر[1] ہیں سب کچھ ہیں صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہیں لائے بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح پہلی کتاب کے تابع ہیں اور اس میں عموم وخصوص نصوص قرآنیہ ونبویہ مذکورہ بالا سے صاف انکار ہے اور یہ دعویٰ نبوت وتکذیب نصوص قادیانی کے دجال وکذاب ہونے پر بڑی روشن وقوی دلیل ہے۔

ایسے ہی کاذب مدعی نبوت کو آنحضرت ﷺ نے دجال فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث مذکور ابی داؤد میں صاف تصریح ہے اور صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے منقول ہے **لاتقوم الساعة حتي يبعث دجالون كذابون قريباً من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله.** (بخاری ج۱ ص۵۰۹ باب علامات النبوۃ فی الاسلام، مسلم ج ۲ ص ۳۹۷ کتاب الفتن واشراط الساعۃ)

---

[1] ہر چند ان ابیات میں آپ نے رسول ہونے کی نفی کی ہے۔ مگر سرورق ازالہ اوہام پر اپنے حق میں لفظ مرسل یزدانی لکھوا کر چھپوا دیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپ کو رسالت کا بھی دعویٰ ہے اور ان ابیات کی نفی صرف دھوکا دہی ہے۔ اس پر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپ نے ازالہ میں اپنا رسول مبشر بزبان حضرت مسیح ہونا آپ نے بزعم خود قرآن سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے ''اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا ہے اور فرمان جعلناک المسيح ابن مريم نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا ہے وكان الله على كل شيء قديرا اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے۔ وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے۔ ومبشرا برسول يأتي من بعدي اسمه احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد (خود بدولت) جو اپنے اندر حقیقت عیسوی رکھتا ہے بھیجا گیا ہے۔'' (ازالہ ص۶۷۳ خزائن ج ۳ ص۴۶۳) اور جس فرمان کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ ازالہ میں آپ نے بیان کیا اور فرمایا ہے۔ ''میں عاجز کا نام مسیح بن مریم رکھ دیا اور اپنے الہام میں فرما دیا۔ جعلناک المسيح ابن مريم.'' (ازالہ ص۶۵۷ خزائن ج ۳ ص۴۰۹) یہ عبارت صاف ناطق ہے کہ آپ اپنے آپ کو بشہادت قرآن رسول سمجھتے ہیں۔ پھر اس بیت میں اپنی رسالت سے انکار مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور الزام دعویٰ رسالت سے بچنے کے سوا کیا معنی رکھتا ہے؟

''آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تقریباً تیس دجال کذاب پیدا نہ ہوں گے جو دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔''

صحیح مسلم میں یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ قال رسول اللہ ﷺ یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا اباء کم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ (مسلم ص ۱۰ ج ا باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء الاحتیاط فی تحملھا)

''آخر زمانہ میں ایسے دجال کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں سنائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپوں نے۔ ان سے بچتے رہنا وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور کسی بلا میں نہ ڈال دیں۔''

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں فرمایا ہے۔ قال ثعلب کل کذاب فھو دجال و قیل الدجال المموہ یقال دجال فلان اذاموہ و دجل الحق بباطلہ اذا غطاہ۔ (شرح مسلم ص ۱۰ جلد ا باب ایضاً)

''ثعلب نے کہا جو جھوٹا ہو وہ دجال ہے۔ بعض نے کہا دجال وہ ہے جو باطل پر حق کا ملمع چڑھائے یا حق کو باطل سے ڈھانک دے۔''

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ قد ظھر مصداق ذلک فی آخر زمن النبی ﷺ فخرج مسیلمۃ بالیمامۃ والاسود العنسی بالیمن ثم خرج فی خلافۃ ابی بکر طلیحۃ بن خویلد فی بنی اسد بن خزیمۃ وسجاح التمیمیۃ فی بنی تمیم ... وقتل الاسود قبل ان یموت النبی ﷺ وقتل المسیلمۃ فی خلافۃ ابی بکر. وتاب طلیحۃ ومات علی الاسلام علی الصحیح فی خلافۃ عمر و نقل ان السجاح ایضاً تابت واخبار ھؤلاء مشھورۃ عندالاخبار یین ثم کان اول من خرج منھم المختار بن ابی عبید الثقفی غلب علی الکوفۃ فی اول خلافۃ بن زبیر. فاظھر محبت اھل البیت ودعا الناس الی طلب قتلۃ الحسین فتبعھم فقتل کثیراً ممن باشر ذلک اواعان علیہ فاحبہ الناس ثم انہ زین لہ الشیطان ان ادعی النبوۃ و زعم ان جبرائیل یاتیہ. فروی ابوداؤد الطیالسی باسناد صحیح عن رفاعۃ بن شداد قال کنت ابطن شی بالمختار فدخلت علیہ یوما فقال دخلت وقد قام جبرئیل قبل من ھذا الکرسی. وروی یعقوب بن سفیان باسناد حسن عن الشعبی ان الاخنف بن قیس اراہ کتاب المختار الیہ یذکرّ انہ نبی وروی ابوداؤد. فی السنن من طریق ابراھیم النخعی قال قلت لعبیدۃ بن عمرو اتری المختار منھم قال اما انہ من الرؤس وقتل المختار سنۃ بضع وستین و منھم الحراث الکذاب خرج فی خلافۃ عبدالملک بن مروان فقتل و خرج فی خلافۃ بنی العباس جماعۃ.
(فتح الباری ج ۶ ص ۴۵۴،۴۵۵ باب علامۃ النبوۃ فی الاسلام)

''اس حدیث کا صدق آنحضرت ﷺ ہی کے آخر زمانہ میں ظاہر ہو چکا ہے۔ یمامہ میں مسیلمہ کذاب ایسا نکلا۔ یمن میں اسود عنسی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں طلیحہ اور سجاح نکلے۔ اسود تو آنحضرت ﷺ کی رحلت سے پہلے مارا گیا اور مسیلمہ خلافت ابوبکرؓ میں اور طلیحہ تائب ہوا اور اسلام کی حالت میں مرا اور سجاح بھی تائب ہوئی۔ ان کے حالات اہل تاریخ جانتے ہیں۔ ان سب کے بعد پہلے مختار بن عبید نکلا۔ اس نے ابن زبیر کی شروع خلافت میں کوفہ پر غلبہ پایا۔ سو پہلے تو اس نے محبت اہل بیت کا اظہار کیا اور اس کی طرف لوگوں کو بلایا پھر یہ دعویٰ کیا کہ میرے پاس جبرائیل آتے ہیں۔ چنانچہ ابوداؤد طیالسی نے رفاعہ سے نقل کیا ہے کہ میں ایک دن مختار کے

پاس گیا تو وہ بولا کہ ابھی اس کرسی سے جبرائیل اٹھ کر گئے ہیں۔ یعقوب بن سفیان نے شعبی سے نقل کیا ہے کہ احنف ابن قیس نے ان کو مختار کا ایک خط دکھایا جس میں اس نے اپنی نبوت کا ذکر کیا تھا۔ ابوداؤد نے سنن میں عبیدہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مختار ان مدعیان نبوت کا سردار تھا۔ یہ مختار ۶۰ھ میں مارا گیا اور من جملہ ان کے حارث کذاب ہے جو خلافت عبدالملک بن مروان میں نکلا اور مارا گیا۔"

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال سنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدوں میں بیٹھ کر دعویٰ کیا کرتا ہے کہ جبرئیل میرے سامنے کھڑے[1] ہیں جو کچھ مجھ سے کہتے ہیں میں وہی لوگوں کو سناتا ہوں۔

اس الزام کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے حواری یہ دو عذر پیش کریں۔ اول! یہ کہ ہر چند ... ن نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے جس ... علوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے دعوے سے محدثیت کا دعویٰ مراد ہے نہ حقیقتہً اور معنیً نبی ہونے کا دعویٰ ... میں اس پر زیادہ سے زیادہ الزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنے حق میں لفظ نبی کا اطلاق کیا ا... ن میں الفاظ نصوص مذکورہ کا خلاف کیا نہ یہ الزام کہ وہ حقیقتہً نبوت کا مدعی ہے۔

عذر دوم! یہ کہ ان احادیث میں ان لوگوں کو دجال و کذاب کہا گیا ہے جو نبوت ... م النبیین کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کریں اور مستقل نبی کہلاویں جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود وغیرہ سے وقوع ... آیا ہے اور قادیانی تو نبوت مستقلہ کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کے ساتھ دعویٰ نبو... رتے ہیں۔ لہٰذا وہ ان احادیث کے مصداق نہیں ہو سکتے اور نہ دجال کذاب کہلانے کے مستحق ہیں۔ ان دونو... عذر سے پہلے عذر کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے ا... ں کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اس کا دوسرا نام محدثیت ہے اور اسی محدثیت کے معنی سے نبوت کا وہ ... ہے مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنی ایسے بیان کیے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ... کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا۔

اس کی عبارت توضیح مرام میں منقول ہے صاف تصریح ہے کہ ... محدث جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ ا... پر کھولے جاتے ہیں اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے ... با آواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز ... ن کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔ الی قال ان النبی محدث والمحدث نبی ... تبار حصول نوع من انواع النبوۃ۔" (توضیح مرام ص ۱۸، ۱۹، خزائن ج ۳ ص ۶۰، ۶۱) جس سے صاف اور قطعی ط... پر ثابت ہے کہ مرزا کے نزدیک محدث کے وہی معنی اور اس کی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنی اور حقیقت ہے او... محدث اور نبی آپ کے نزدیک صدق وتحقق میں مساوی ہیں۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص اور اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ نے صرف لفظی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور اس میں صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہیں فرمایا بلکہ آپ ... نبوت کو اپنی ذات شریف میں متحقق سمجھتے ہیں اور حقیقتہً اور معنیً نبی ہونے کے مدعی ہیں اور عبارت منقولہ سابقہ میں آ... کا مرسل رسول کہلوانا بھی اس کا مؤید ہے۔

---

[1] جبرائیل کے سامنے کھڑے ہونے سے آپ کی مراد یہ ہے ... برائیل کی عکسی تصویر کھڑی ہے نہ ذات جبرائیل کیونکہ آنحضرت ﷺ پر نزول جبرائیل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہیں یا شاید ا... ں جبرائیل کا بذات خود آنا جائز رکھتے ہوں مگر یہ آپ کے اس اصول کے برخلاف ہے کہ جبرائیل اپنے ہیڈکوارٹر سے جدا نہیں۔

دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جس کے مدعی کو آنحضرت ﷺ نے دجال کہا ہے نبوت مستقلہ سے مخصوص نہیں یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ میں وارد ہے اور نہ اور کہیں اس کا وجود ہے۔ اور اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا مدعی بھی ویسا ہی دجال و کذاب ہے جیسا کہ مدعی نبوت مستقلہ اور ابوداؤد کی حدیث مذکورہ اپنے سیاق و صراحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہوں گے جیسے بنی اسرائیل میں ہوتے تھے جو نئی شریعت لاتے بلکہ پچھلی شریعت کی پیروی کرتے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ایسے ہی نبیوں کو ذکر فرما کر اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے۔

اس حدیث کا سیاق اور احادیث سابقہ کا اطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اور نبی کہلائے گو دعوائے استقلال نبوت نہ کرے، بلکہ پیروی خاتم النبیین ﷺ کا مدعی ہو وہ دجال و کذاب ہے اور احادیث مذکورہ کا مصداق۔ قادیانی صاحب ان احادیث کے اطلاق و سیاق میں بلا دلیل تخصیص کریں گے اور نبی غیر مستقل کہلا کر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپ کو مستثنیٰ قرار دیں گے تو یہ ان کے دجال ہونے پر ایک اور دلیل قائم ہوگی۔

علاوہ بریں قادیانی کا یہ دعویٰ اتباع آنحضرت ﷺ اور عدم استقلال دعویٰ رسالت بھی چند روز تک ہی معلوم ہوتا ہے۔ جب آپ کا یہ دعویٰ نبوت تبعی غیر استقلالی آپ کے مریدوں میں بلا خلاف مان گیا تو دعویٰ نبوت مستقلہ بھی آپ سے بعید نہیں ہے۔ جیسا کہ مختار سے وقوع میں آیا تھا۔ چنانچہ فتح الباری کی عبارت میں گزرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع میں آئے گا۔ چنانچہ طبرانی کی روایت میں ہے۔ **واما الذی یدعیہ فانہ یخرج اوّلاً فیدعی الایمان والصلاح ثم یدعی النبوۃ ثم یدعی الالٰہیۃ کما اخرج الطبرانی من طریق سلیمان ابن شہاب قال نزل علی عبداللہ ابن المعتمر و کان صحابیاً فحدثنی عن النبی ﷺ انہ قال الدجال لیس فیہ خفاء یجیی من قبل المشرق فیدعوا الی الدین فیتبع ویظہر فلا یزال حتی یقدم الکوفۃ فیظہر الدین والعمل بہ فیتبع ویحث علی ذلک ثم یدعی انہ نبی فیفزع من ذلک کل ذی لب و یفارقہ فیمکث بعد ذلک فیقول انا اللہ فتغشی عینہ و تقطع اذنہ ویکتب بین عینیہ کافر۔**

(فتح الباری ج ۱۳ ص ۷۹ باب ذکر الدجال)

''دجال پہلے لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلائے گا جب لوگ اس کے اس دعوے کے سبب پیرو ہو جائیں گے اور کوفہ وغیرہ میں اس کا تسلط اور تغلب ہو جائے گا تو وہ پھر دعوائے نبوت کرے گا جس سے عقلمند لوگ گھبرائیں گے اور اس سے جدا ہوں گے پھر وہ دعوائے خدائی کرے گا اس وقت اس کی آنکھ پر جھلی پیدا ہوگی یعنی وہ کانا ہوگا اور اس کی پیشانی پر لفظ کافر لکھا جائے گا۔''

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ اب تو اس کو دعوائے نبوت تبعی ہے۔ پھر دعوائے نبوت مستقلہ ہوگا۔ پھر دعوائے الوہیت، یہ گمان آپ کے حق میں بلا برہان نہیں ہے۔ آپ کے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہیں۔

زمانہ تالیف براہین احمدیہ میں آپ نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبہ دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں وارد ہے۔ حضرت مسیح اس کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہیں اور ہم (خود بدولت) روحانی اور معقولی طور پر اس کے مصداق ہیں اور فرمایا کہ ''جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا اس پیشین گوئی میں وعدہ کیا گیا ہے وہ غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب آپ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تب

آپ کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار عالم میں پھیل جائے گا۔'' (دیکھو براہین احمدیہ ص ۴۹۸ خزائن ج۱ ص ۵۹۳)

یہ بات آپ کی مسلمانوں میں مانی گئی تو آپ اب یہ فرمارہے ہیں کہ مسیح گئے گزرے اور مر گئے۔ اب وہ دنیا میں نہیں آ سکتے اور جو پیشینگوئیاں مسیح کے حق میں وارد ہیں وہ سربسر آپ کے حق میں ہیں اور آپ ہی ان کے مصداق ہیں۔ پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوائے نبوت مستقلہ بلکہ الوہیت کاملہ آپ سے ظہور پائے تو کون سے تعجب کا محل ہے۔

اس دعوائے نبوت مستقلہ کرنے کا زمانہ آئندہ میں آپ کی نسبت کوئی گمان نہ کرے تو وہی نبوت تبعی اور جزئی (جس کے اب آپ برملا مدعی ہیں) آپ کے دجال ہونے کے لیے کافی دلیل ہے۔ نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہیں کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد دعوائے نبوت کرے (محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو) وہ دجال و کذاب ہے۔

اس میں بھی کسی کو اشتباہ رہے تو اس کی نہمائش کے لیے صحیح مسلم کی دوسری حدیث اس کے دجال ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو ایسی باتیں (یعنی دین کے متعلق) سنائے جو ان کے بزرگوں سے نہ پہنچی ہوں تو وہ دجال ہے اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اصول دین اور مسائل اعتقادیہ میں ایسی باتیں کہتا اور قرآن و حدیث کے ایسے معنی بیان کرتا ہے جو آنحضرت ﷺ کے اصحاب کبار کے خواب میں بھی نہ آئے تھے اور نبوت ختم شدہ کو نبوت کلی اور تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی و غیر تشریعی کو اپنے لیے تجویز کرنا اسی قسم سے ہے پھر اس کے دجال و کذاب ہونے میں کیا شک ہے۔

قادیانی نے جو اپنے عقیدہ کفریہ بدعیہ پر حدیث مبشرات سے استدلال کیا ہے وہ اس کے عقیدہ کا مثبت نہیں ہوسکتا بلکہ اس کی بے علمی و ناسمجھی پر ایک روشن دلیل ہے۔ اس حدیث میں مبشرات یعنی مؤمنوں کے سچے خوابوں کو نبوت کا ایک جزو[1] قرار دیا ہے نہ ایک نوع نبوت یا جزئی نبوت اور یہ ظاہر ہے اور ادنیٰ اہل علم کو معلوم ہے کہ جزء اور ہے جزئی اور، کسی چیز کی جزء پر اس کے کل کا حقیقۃً اطلاق نہیں ہوسکتا اور جزئی پر کلی کا اطلاق حقیقۃً ہوتا ہے۔ جزئی میں کلی کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ ایسا ہی نوع میں جنس مع فصل پوری پائی جاتی ہے بلکہ خارج اور نفس الامر میں جزئی ہی موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے اور کلیات اس کے اجزاء ہوتے ہیں اور یہ امور جزء میں پائے نہیں جاتے نہ ان میں کل کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے لہٰذا کوئی عقلمند جزء کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہیں کہہ سکتا۔ مثلاً حقیقت انسان کی جزء حیوان کو کوئی شخص انسان نہیں کہہ سکتا اور نہ اس کو جزئی انسان یا ایک نوع انسان قرار دے سکتا ہے (۲)...... کوئی شخص صرف شکر یا سرکہ کو سکنجبین نہیں کہہ سکتا اور نہ ان اجزاء کو سکنجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے۔ قادیانی نے اپنی بے علمی اور ناسمجھی سے اس بات کو نہیں سمجھا اور جزء نبوت کو نوع نبوت اور نبوت جزئی قرار دیا ہے اور انکار نصوص ختم نبوت کا ارتکاب کیا۔ ریاست بھوپال کا ملازم محمد احسن امروہی جو قادیانی کو علوم و حقائق کا دریائے ناپیدا کنار سمجھتا اور اپنے رسالہ اعلام میں اس کے حق میں لکھ چکا ہے۔ ولا ینتھی بحرہ الذی لاساحل لہ وہ اس بات کو غور سے سمجھے اور اب بھی اس کو بے علم سمجھ کر اس کے

---

[1] چنانچہ بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۵ الرؤیا الصالحۃ کی حدیث مرفوع میں آیا ہے کہ مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ نبیوں کے خواب وحی ہیں یعنی وحی نبوت کا ایک نوع۔ آنحضرت ﷺ کا یہ فرق کرنا اور مؤمنوں کے خواب کو جزء نبوت اور نبیوں کے خواب کو وحی (یعنی نوع وحی نبوت) قرار دینا صاف مشعر ہے کہ مؤمنوں کے خواب نبوت نہیں ہیں بلکہ وہ جزء نبوت ہیں۔ قادیانیو! سمجھو! سمجھ نہ ہو تو کسی اہل علم سے دریافت کرو۔

اتباع سے ہاتھ اٹھائے ورنہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ سخت پچھتائے گا اور آخر اس کی اتباع سے دست بردار ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اور قادیانی کا حضرت عیسیٰ مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا تجویز کرنا نص قرآن وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ سے انکار ہے اور اس میں آپ نے نیچریوں کی تقلید کی ہے جو عیسائیوں کے مقلد ہیں۔ تفسیر نیچری[1] نکالو اور اس امر کی تصدیق کرلو۔

ایسا ہی قادیانی کا حضرت مسیح کے معجزات سے بتاویل انکار کرنا قرآن کا انکار کرنا ہے اور ان کی تاویلات میں نیچریوں کا اتباع ہے۔ اس بات میں قادیانی کا قانون قدرت سے استشہاد کرنا بھی اسی اعتقاد نیچریت کو ظاہر کرتا ہے۔ انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا قانون نہیں ہو سکتا اور اس کی قدرت انسان کے تجربہ و مشاہدہ میں محدود نہیں ہو سکتی۔ اس بات کا قادیانی خود پہلے مقرر ہو چکا ہے اور اپنی کتاب میں اپنے تجربہ کو قانون قدرت خداوندی قرار دینے کو کفر و بے ادبی و بے ایمانی کہہ چکا ہے۔''

(سرمہ چشم آریہ ص ۷ا خزائن ج ۲ ص ۶۵)

اور قادیانی کا بعض احادیث صحیحین کو موضوع کہنا بدعت و ضلالت ہے اور ان تمام اہل اسلام کے مخالف جو احادیث صحیحین کو مانتے ہیں۔ حجۃ اللہ بالغہ میں ہے۔ **اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع مافیھما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع و انھما متواتر ان الی مصنفیھما وانہ کل من یھون امرھما فھو مبتدع یتبع غیر سبیل المؤمنین.** (حجۃ اللہ البالغہ ج ا ص ۱۳۴ باب طبقات کتب الحدیث)

''صحیحین کی مرفوع و متصل حدیثوں کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مؤلفوں تک بتواتر پہنچ جانے پر محدثوں کا اتفاق ہو چکا ہے اور اس امر پر ان کا اتفاق ہے کہ جو شخص ان کی شان کی توہین کرے وہ بدعتی ہے۔ مومنوں کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔''

اور قادیانی کا کشف کے ذریعہ سے حدیث صحیح بخاری کو موضوع قرار دینا اور بھی گمراہی ہے۔ غیر نبی کا کشف و الہام حجت شرعی نہیں ہے چنانچہ (شرح عقائد نسفی میں ص ۲۲) ہے۔ **والالھام المفسر بالقاء معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفۃ بصحۃ الشی عند اھل الحق.**

''الہام جس کی تفسیر یہ ہے کسی کے دل میں بطور فیض کچھ القاء ہو۔ اہل حق (یعنی اہل سنت) کے نزدیک حقیقت اشیاء کے علم و معرفت کا وسیلہ نہیں ہے۔''

ایسا ہی تلویح وغیرہ کتب اصول میں ہے تو پھر وہ ایک حجت شرعی (یعنی حدیث صحیح) کا معطل کیونکر ہو سکتا ہے۔ وہ خود اپنی صحت و قبولیت میں توافق قرآن و حدیث کا محتاج ہے۔

اور قادیانی کا حدیث کو مفسر قرآن نہ ماننا ضلالت اور اہل بدعت کی علامت ہے۔ اہل سنت میں مسلم ہے کہ حدیث قرآن کی تفسیر ہے اور اس کے اجمال کی مبین۔

(سنن دارمی ج ا ص ۱۳۳ میں باب السنۃ[2] قاضیۃ علی کتاب اللہ) منعقد کیا ہے اور اس میں ایک حدیث مرفوع نقل کی ہے۔ پھر بعینہ یہ قول امام یحییٰ ابن کثیر سے نقل کیا ہے اور (دارمی ج ا ص ۳۹ باب التورع عن الجواب فیما لیس

---

[1] سرسید احمد خان کی تفسیر جو خود کو نیچر کا مسیح کہتے تھے جس کی وجہ ان کو نیچری کہا جاتا تھا۔

[2] یعنی حدیث قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

فی کتاب والاسنہ) میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے۔ عن عمر ابن الخطابؓ قال انہ سیاتی ناس یجادلونکم بشبهات القران فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتب اللّٰه.

''لوگ قرآن کی متشابہ آیات یعنی جن کی کئی وجوہ سے تفسیر ہو سکتی ہو تمھارے سامنے پیش کریں گے۔ تم ان کو احادیث نبویہ سے پکڑنا کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہل حدیث ہیں۔''

اور امام شعرانی نے منح میں کہا ہے۔ اجتمعت الامة علی ان السنة قاضیة علی کتاب اللّٰه.

''امت محمدیہ کا اس پر اتفاق ہے۔ سنت کتاب اللہ کی وجوہات مختلف کا فیصلہ کرنے والی ہے۔''

اور قادیانی کا اپنے اتباع کو مدار نجات ٹھہرانا اور اس سے انکار کو موجب ہلاکت کہنا بھی سخت گمراہی ہے اور اس میں بھی اس کا اپنے حق میں در پردہ نبوت کا دعویٰ ہے کیونکہ یہ دعویٰ صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے جو سوء خاتمہ سے مامون ہیں۔ دوسروں کو ولی کیوں نہ ہوں اپنی نجات وحسن خاتمہ کا یقین نہیں ہے تو وہ دوسروں کو نجات کا یقین کیونکر دلا سکتے ہیں؟

صحیح بخاری میں اکابر صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا ڈر رکھتے تھے چنانچہ ابن ابی ملیکہؒ سے روایت ہے۔ قال ابن ابی ملیکة ادرکت ثلثین من اصحاب النبیﷺ کلهم یخاف النفاق علی نفسه.

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲ باب خوف المؤمن ان یحبط عملہ)

''انھوں نے کہا میں نے تیس اصحاب نبوی کو پایا یعنی دیکھا وہ سب کے سب اپنے حق میں نفاق کا ڈر رکھتے تھے۔''

اور مشکوٰۃ میں حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ آپ مقبرہ میں جاتے تو اتنا روتے کہ آپ کی ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ اسی نظر سے علمائے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہیے۔ شرح عقائد میں ہے۔ ''والامن من اللّٰه تعالیٰ کفر لانه لا یامن مکر اللّٰه الا القوم الخاسرون.'' (شرح عقائد ص ۱۴۹ مکتبہ خیر کثیر)

''خدا کے مواخذہ سے بے خوف ہو جانا کفر ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔ خدا تعالیٰ سے وہی لوگ بے ڈر ہوتے ہیں جو خسارہ میں ہیں۔''

اور اس میں ہے۔ لا یبلغ الولی درجة الانبیاء لان الانبیاء معصومون مامونون من سوء الخاتمة.

(شرح عقائد ص ۱۶۴)

''ولی انبیاء کے درجے کو نہیں پہنچتے کیونکہ انبیاء خاتمہ برا ہونے سے بالامن ہوتے ہیں۔''

اور شرح فقہ اکبر میں ہے۔ ورسول اللّٰهﷺ مات علی الایمان و لیس هذا النسخة فی اصل شارح تصدر لهذا المیدان لکونه ظاهرا فی معرض البیان ولا یحتاج ذکره لعلوه فی هذا الشان ولعل مرام الامام علی تقدیر صحة ورود هذا الکلام انهﷺ من حیث کونه نبیاً من الانبیاء وهم کلهم معصومون عن الکفر فی الابتداء والانتهاء نعتقد انه مات علی الایمان و اما غیره من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاعیان ولا نجزم بموتهم علی الایمان و ان ظهر منهم خوارق العادات وکمال الحالات وجمال انواع الطاعات فان مبنی امره علی الایمان وهو مستور علی افراد الانسان ولهذا کانت العشرة المبشرة وامثالهم خائفین من انقلاب احوالهم وسوء اعمالهم فی امالهم.

(شرح فقہ اکبر ص ۱۳۱ مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۴۸ھ)

"آنحضرت ﷺ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ اس مسئلہ کا بیان اہم مقام میں اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ چونکہ نبی ہیں اور نبی سب کے سب ابتداء عمر سے انتہاء تک کفر سے محفوظ ہوتے ہیں۔ لہذا ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ ان کے سوا اور ولیوں کے ایمان پر خاتمہ ہونے کا ہم یقین نہیں کر سکتے اگرچہ ان سے کرامات وکمال حالات اور انواع طاعات ظاہر ہوں کیونکہ یہ یقین تب ہو جبکہ ان کا ایمان یقیناً ثابت ہو۔ اور یہ ایمان لوگوں پر مخفی رہتا ہے۔ اسی وجہ سے عشرہ مبشرہ اور ان کے امثال اصحاب سوء خاتمہ سے ڈرتے رہے۔"

اور جب اکابر اولیاء کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا تو مرزا قادیانی کو (جو عقائد اور اقوال مذکورہ کی نظر سے دائرہ اسلام اور تسنن سے خارج ہے اور اس اعتقاد واقوال کے ساتھ اس کا ولی ہونا ممکن نہیں ہے) یہ دعویٰ کب زیبا ہے۔

اور قادیانی کا یہ کہنا کہ اعتقاد حیات مسیح علیہ السلام شرک کا ستون ہے۔ ان تمام صحابہؓ و تابعین وتبع تابعین ائمہ مجتہدینؒ اور آنحضرت ﷺ کے وقت سے اس وقت تک کے عام مسلمین کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہیں اور قیامت سے پہلے ان کے نزول کے معتقد ہیں مشرک بناتا ہے اور یہ امر جیسا کفر ہے محتاج بیان نہیں ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے سوال سائل کے جواب میں کہا اور قادیانی کے حق میں فتویٰ دیا وہ صحیح ہے۔ کتاب وسنت واقوال علماء امت اس کی صحت پر شاہد ہیں۔ اب مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے دجال، کذاب سے احتراز اختیار کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو اہل اسلام میں باہم ہونے چاہئیں نہ اس کی صحبت اختیار کریں اور نہ اس کو ابتداء سلام کریں اور نہ اس کو دعوت مسنون میں بلائیں اور نہ اس کی دعوت قبول کریں اور نہ اس کے پیچھے اقتداء کریں اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اگر انہیں اعتقادات واقوال پر یہ رحلت کرے۔ واللہ الموفق للعمل والقبول۔ الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین

جواب صحیح ہے۔ حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

تصدیق علماء دہلی وآگرہ وعرب وحیدرآباد وبنگال وغیرہ بلاد

لاریب فی ان القادیانی الغبی الغوی ابتدع بدعۃ ضلالۃ وابرز فی تحریراتہ سفاھۃ و جھالۃ وزاد فی قلبہ و عقیدتہ مرضا و علالۃ قد حرف عن مواضعہ الکلم والنصوص وانکر ماھو من ضروریات الدین فھو و امثالہ من سرقۃ الدین واللصوص انی لا اشک ان ھذا من الدجالین الکذابین والشیاطین الملاعین تاب اللہ علیہ او ابتلاہ بالعذاب المھین. امین یارب العالمین.

محمد عبدالجبار عمر پوری مدرس آگرہ سکول

"اس میں شک نہیں کہ قادیانی کج رو۔ بلید نے۔ بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی تحریرات میں حماقت ظاہر کی ہے اپنے حال اور اعتقاد میں بیماری بڑھائی ہے۔ کلمات شارع اور نصوص کی تحریف کی ہے اور ان باتوں کا جو دین سے بداہتاً ثابت ہیں انکار کیا ہے۔ وہ اور اس جیسے لوگ دین کے چور ہیں اور وہ دجالین، کذابین اور ملعون شیاطین سے ہیں۔ خدا اس کو توبہ کی توفیق دے یا ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا کرے۔"

لاشک فی ان من اعتقد مابین فی جواب المجیبین الذین صرحوا مطالب ذلک المعتقد فھو ملحد لان ذالک المعتقد منکر اکثر ظواھر الشرع وحکم مثل المنکر ممالا یخفی.

کتبہ احمد حسن دہلوی ٹھکلکر حیدرآباد دکن

''اس میں شک نہیں کہ جو شخص ان باتوں پر اعتقاد رکھے جو فتوے میں مذکور ہیں۔ وہ ملحد ہے کیونکہ ایسا اعتقاد رکھنے والا اکثر اعتقادات ظاہر شریعت کا منکر ہے اور اس کا حکم مخفی نہیں ہے۔''

طریقة هذا الدجال طریقة ضالة یشهد علی ردها النصوص وقه اصاب من اجاب، عفی الله عنه۔ اسحاق بن عبدالرحمٰن عربی

''اس دجال کا طریق گمراہی کا طریق ہے اس کا نصوص کو رد کرنا اس پر گواہ ہے۔ اس کے حق میں جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے۔''

الجواب صحیح (جواب صحیح ہے) محمد بن حسن بن احمد عربی

کل الجواب صحیح لاریب فیه من انکر فهو ملحد زندیق۔ ابوعبدالسنان محمد عبدالرحمٰن

''جواب سب کا سب صحیح ہے اس میں کوئی شک نہیں جو اس کے مضامین کا منکر ہے وہ ملحد اور چھپا مرتد ہے۔''

الحق لا یتجاوز عما فی هذه الاوراق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

سید محمد ابوالحسن ۱۳۰۵ھ۔ سید محمد عبدالسلام

''حق اس بیان سے متجاوز نہیں جو ان اوراق میں ہے پھر حق چھوڑ کر بجز باطل کیا ہوگا۔''

هذا حکم صحیح لاریب فیه۔ سید احمد شاہ پوری

من اعتقد ما فی السوال لاریب فیه انه مضل وضال وکذاب مفسد دجال لیس فی ردته و زندقة وکفره مقال قاتله الله المتعال۔

حرره الراجی رحمة الله ابو عبدالله محمد فقیر الله الکهوی الشاه پوری

''جس کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مندرج ہے اس کی نسبت کوئی شک نہیں کہ وہ خود گمراہ ہے اوروں کو گمراہ کرنے والا۔ کذاب ہے دین میں فساد ڈالنے والا۔ اس کے چھپے مرتد ہونے اور کفر میں کوئی گفتگو نہیں۔ خدا اس کو ہلاک کرے۔''

اقول بتوفیق الله الوهاب انه لاریب فی صحة هذا الجواب وانه لاشک فی کفر مرزا الکذاب۔ محمد یوسف

''میں خدا وہاب کی توفیق سے کہتا ہوں کہ اس جواب کی صحت میں کوئی شک نہیں اور نہ اس کذاب قادیانی کے کفر میں شک ہے۔''

جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہوں اس کے کفر میں کچھ شبہ نہیں۔ قادر علی عفی عنہ

حضرت استاذ نا و شیخنا و شیخ الاسلام مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ برکاتہ نے جو کچھ زیب رقم فرمایا ہے مجھے اس سے دلی اتفاق ہے۔ محمد حسین بٹالوی

جواب صحیح اور درست ہے	جواب صحیح اور درست ہے	جواب صحیح اور درست ہے
عبدالکریم	محمد کرامت اللہ	محمد یحییٰ ابوالحسنات
جواب صحیح اور درست ہے	جواب صحیح اور درست ہے	جواب صحیح اور درست ہے
محمد الطاف حسین عفی عنہ	محمد زکریا عفی عنہ	ابوالفضل محمد عبدالرحمٰن

جواب صحیح اور درست ہے　　جواب صحیح اور درست ہے　　جواب صحیح اور درست ہے
ابوالفضل محمد نصیر الدین　　ابومحمد عبدالعزیز　　محمد بنیامین خاں

جواب صحیح اور درست ہے　　جواب صحیح اور درست ہے
خادم العلماء محمد عیسیٰ　　ابومحمد ثابت علی

افاد المجیب واجاد۔ مجیب نے اس جواب سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور جواب کھرا دیا۔
ابواسمٰعیل یوسف خانپوری

اصاب المجیب۔ ''جواب دینے والے نے درست کہا ہے۔''　　محمد سراج الدین

الجواب صحیح والمجیب نجیح. ''جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔''　　محمد

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیر کی نظر سے گزر چکی تھی۔ فی الحال یہ سوال و جواب سنا گیا۔ بیشک مرزا قادیانی اہل اسلام سے خارج ہے اور سخت ملحد اور ایک دجال دجالون مخبر عنہا سے ہے اور پیرو اس کے گمراہ ہیں۔
فقط فقیر مسعود دہلوی
سجادہ نشین نقشبندیہ خلیفہ امام علی شاہ مرحوم، رہڑ چھڑ، پنجاب

الجواب صحیح. ''یہ جواب صحیح ہے۔''　　حبیب احمد

من اعتقد ما فی السوال لاشک انہ الدجال. جس کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں ہے۔ وہ بلاشک دجال ہے۔　　فتح محمد فتحپوری مدرس دھلی

ومن کان اعتقادہ مخالفاً لاھل السنۃ والجماعۃ فھو بلا ریب خارج عنہ سیما من کان اعتقادہ مما ھو فی ھذا السوال مرقوم فھو قطعاً زندیق و مرتد.　　محمد امان اللہ

''جس شخص کا اعتقاد اہل سنت و جماعت سے خارج ہو وہ بلاریب ان کی جماعت سے خارج ہے اور خاص کر جس شخص کا یہ اعتقاد ہو جو سوال میں مرقوم ہے وہ قطعاً چھپا کافر و مرتد ہے۔''

ان کان کذا فکذا.　　حررہ عبدالقادر

اگر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال میں ہے تو اس کا یہی حکم ہے جو جواب میں ہے کہ وہ دجال و کذاب ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح. ''جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔''　　محمد عثمان

حقیقت میں ایسا شخص منجملہ ان دجالوں کے ایک دجال مگر بڑا بھاری دجال بلکہ اس کا عم و خال ہے۔ اس زمانہ کی کیا خصوصیت ہے۔ اسی ملک پنجاب میں کہ جہاں کا ہیولیٰ بڑا قابل ہے۔ لوگوں کی سادہ لوحی اس بات کی مقتضی رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت پہنائی جائے۔ مذہب بیکوک بھی محمد حسین نے فرخ سیر کے عہد میں جاری کیا تھا اور نبوت و ولایت میں ایک مرتبہ مانا اور ایک کتاب بھی گھڑی جس کے سینکڑوں پڑھے لکھے سادہ لوح بھی معتقد ہو گئے تھے۔ ہنود میں بھی آریہ مذہب پنجاب والوں نے جلد قبول کیا۔

سب باتوں سے قطع نظر کیجئے کہ ان احادیث کی تاویل اور آیات کی تاویل جو وہ کرتے ہیں محض جاہلانہ جکڑ بندی ہے جیسا کہ دہری اور عام جہلاء کیا کرتے ہیں مگر جب یہ تاویلات صحیح مان لی جائیں کہ مسیح ابن مریم سے یہ مراد اور قتل خنزیر سے یہ اخ تو پھر میاں قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیح موعود مانا جائے جس کو نہ علم ہے نہ فضل نہ

خاندان نبوت سے ہے۔ اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اس کے مستحق ہیں مگر معاذ اللہ ان کو اس روٹی کمانے کے دھندے سے کیا کام، خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کر کے مریدوں کے ہاں کا حلوہ پوری اڑائیں۔ اگر یہی آزادی اور الحاد کا دریا پنجاب میں موج زن رہے گا تو کوئی شبہ نہیں کہ امروز فردا میں کوئی نبوت[1] کا مدعی بھی کھڑا ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے گا اور قطعاً سینکڑوں پنجابی سادہ لوح ان کے بھی مرید ہو جائیں گے۔ معاذ اللہ اس جہل و خرافات کا کیا ٹھکانا ہے۔ اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے۔

ابو محمد عبدالحق (مؤلف تفسیر حقانی)

علمائے کانپور و علی گڑھ وغیرہ

جس شخص کے یہ اعتقاد اور مقالات ہیں جو سوال میں مذکور ہوئے۔ وہ بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور ملحد و زندیق ہے۔ نعوذ باللّٰہ من شرورہ.

محمد لطف اللہ — محمد عثمان

لما ثبت ان القادیانی ینکر وجود الملائکۃ علی وجہ جاء بہ النبی ﷺ و ینکر نزول جبرائیل علیہ السلام و یقول ان الملائکۃ عبارۃ من ارواح السیارات والنفوس الفلکیۃ و یقول ان لیلۃ القدر عبارۃ عن الزمان الظلماتی الذی ینقطع فیہ البرکات السماویۃ و یقول نزول عیسی ابن مریم و رفعہ الی السماء بجسدہ العنصری من المستحیلات و من الاباطیل و یقول ان المراد بختم النبوۃ ھو ختم تشریع جدید لاختم مطلق النبوۃ و یقول ان سلسلۃ مطلق النبوۃ جاریۃ غیر منقطعۃ بعد نبینا ﷺ الی یوم القیامۃ و یقول ان المسیح الموعود فی الشریعۃ المحمدیۃ لیس ھو عیسی ابن مریم الذی فات بل الموعود مثیلہ وھو انا الذی انزلنی اللّٰہ فی القادیان وانا الذی نطقت بہ السنۃ والقران و یقول المراد بالدجال الذی نطقت بہ السنۃ منکری عقیدتی و یقول ان ظواھر النصوص مصروفۃ عن ظواھرھا و ان اللّٰہ تعالٰی لم یزل یبین مرادہ بالاستعارات و الکنایات و مثل ذلک من الاباطیل الخرافات اعاذنا اللّٰہ من کل ذلک فلا شبھۃ عندی فی کفرہ فھو کافر منعت معاند للشریعۃ المحمدیۃ یرید ابطالھا سوّد اللّٰہ وجھہ۔

محمد اسماعیل

"چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود ملائکہ کا جو آنحضرت ﷺ نے بیان کیا ہے منکر ہے اور نزول جبرئیل کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح اور نفوس فلکیہ ہیں اور وہ قائل ہے کہ لیلۃ القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد ہے جس میں برکات آسمانی منقطع ہو جاتے ہیں اور وہ قائل ہے کہ حضرت عیسیٰ کا اپنے جسم سے آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی شریعت والی نبوت کا ختم ہونا مراد ہے نہ مطلق نبوت کا ختم ہونا اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوت کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کے بعد قیامت تک جاری ہے اور وہ قائل ہے کہ جس مسیح کے آنے کا شریعت محمدی میں وعدہ دیا گیا ہے۔ اس سے عیسیٰ ابن مریم مراد نہیں جو فوت ہو چکا ہے بلکہ اس کا مثیل قادیانی مراد ہے جس کو خدا نے قادیان میں اتارا ہے اور قائل ہے کہ دجال سے اس کے منکر مراد ہیں اور قائل ہے کہ قرآن و حدیث ظاہر معانی سے پھیرا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی مراد کو ہمیشہ استعاروں میں بیان کیا کرتا ہے ایسے ہی اور خرافات باطلہ اس سے ثابت ہو چکے ہیں۔ لہذا میرے نزدیک اس

---

[1] مولوی عبدالحق صاحب نے اس عبارت کو لکھنے کے وقت تک قادیانی کے وہ رسائل توضیح مرام و ازالہ اوہام نہ دیکھے تھے جن میں قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ (مرتب)

کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ کافر ہے بدکردار، شریعت محمدیہ کا مخالف اس کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ خدا اس کا منہ کالا کرے۔"

ما اتی به المجیب فهو حق حقیق بالقبول ولا ریب فی ان القادیانی جاحد لاصول الشریعة الغراء المحمدیة ومن جاحدها فلا ریب فی کفره اللهم ارنا الحق حقًا وارزقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلا ووفقنا لاجتنابه وانا العبد الکئیب المستغفر للذنوب. محمد ایوب الکولوی صانه الله عن الذنب الجلی والخفی۔ محمد ایوب ساکن کول

"جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے وہ حق ہے اور قبول کے لائق ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ قادیانی شریعت محمدیہ ﷺ کے اصول کا منکر ہے اور جو ان کا منکر ہو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اے خدا تو ہمیں حق کو حق کر کے دکھا اور اس کی پیروی نصیب کر اور باطل کو باطل کر کے دکھا اور اس سے اجتناب کی توفیق دے۔

علمائے بنارس و اعظم گڑھ وغیرہ

ہم نے رسالہ فتح اسلام اور توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے ہیں دیکھے اور ان میں وہ مقالات اور عقائد جو فتوے میں نقل کیے ہیں پائے۔ ہمارے نزدیک ان عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا قائل احاطۂ اسلام سے خارج ہے اور دجال کذاب ہے۔ حکیم محمد حسین بنارسی

مجھ کو بھی مولوی حافظ حکیم محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔ محمد عبدالرحمٰن عفی عنہ (امام مسجد جامع اہلحدیث بنارس)

الجواب صحیح۔ محمد عبدالمجید

الجواب صحیح۔ حیات محمد عفی عنہ

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ واللہ اعلم فقیر محمد عبدالقادر

جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجھ کو اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عبدالغفور ولی اللہ

بے شک ان عقائد کا معتقد دجال و کاذب ہے۔ شہید الدین احمد بنارسی

علمائے آرہ و غازی پور و مہدانواں وغیرہ

مجھے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ہے بے شک مرزا کے خیال کا آدمی احاطہ اسلام سے خارج ہے۔ واللہ اعلم۔ ابوالخیر محمد ضمیر الحق الاروی

الجواب صحیح۔ "جواب درست ہے۔" جواب باصواب ہے۔ العاقبین محمد اسمٰعیل

ہم نے جہاں تک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے ان اقوال کے رو سے قادیانی احاطہ اسلام سے خارج ہے۔ وصیت علی

میں اس کے ساتھ پورا متفق ہوں۔ ابو محمد ابراہیم (بانی مدرسہ احمدیہ)

گر مسلمانی ہمیں ست کہ مرزا دارد
وائے گر در پس امروز بود فردائے

اس جواب سے مجھے اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عبدالغفار

میں نے ان اوراق کو اوّل سے آخر تک پڑھا اور مرزا کے عقائد و مقالات کو اس کی اصل تصانیف میں

بھی دیکھا۔ میری رائے میں وہ ضرور ان عقائد ومقالات کی نظر سے دجال وکذاب ہے اور پابندیٔ اسلام واہل سنت سے خارج ہے۔ کتبہ محمد عبداللہ غازی پوری

میں بھی اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں۔ ابوعبدالودود ادریس

علمائے رحیم آباد ضلع دربھنگہ ترہت

الحمد للّٰہ القاہر فوق العباد والحافظ لدینہ عن شرور الکذابین اہل الفساد وہو الذی فطر الانام علی فطرۃ الاسلام و جبلہم علی الملۃ الحنفیۃ السمحۃ البیضاء وہو ذوالجلال والاکرام ثم ضلوا و تہودوا و تنصروا والحدو فی ایاتہ فبعث فیہم رسولا منہم و معجزاتہ فاسس قواعد الشرع والارکان واوضح لہم سبل السلام باوضح البیان فرزقوا بہ السلوک علی مناہج الہدایۃ و فاز واباتباعہ معارج السعادۃ ثم ارتد من ارتد عن دینہ و افتری علی اللّٰہ کذبا و کذب علی رسولہ فکانوا لجہنم حطبا فاتی اللّٰہ بقوم اذلۃ علی المؤمنین واعزۃ علی الکفرین فنصرو الحق وحاربوہم و جادلوہم فکب المفترون علی مناخرہم خاسرین منہم الذین حرفوا الکلم عن مواضعہ من بعد ماتحقق فوفق اللّٰہ من عباد الناصرین المنصورین علی الحق لتشویش مسالکہم و خرم نطاقہم فاستاصلوا بنیانہم وما اسوء محوا عن صفحات الدہر اباطیلہم وما تنفسوا الم تر الی الذی یدعی انہ المسیح الموعود نزولہ وماتفوہ من المفتریات التی یابی اللّٰہ عنہا ورسولہ کیف اجتری علی ذلک وتبوء مقعدہ من النار والنصوص فی الباب واضحۃ لیس فیہا من الاسرار فان الاحادیث الواردۃ فی نزول المسیح بعضہا لبعض مفسرۃ فقتل الانسان ما اکفرہ اولا یری ان فی بعض الاخبار قد ورد لفظ المسیح وفی بعضہا عیسی ابن مریم وفی بعضہا ابن مریم فقط وفی بعضہا عیسٰی نبی اللّٰہ وفی بعضہا جملۃ وامامکم منکم وقعت حالا فلوکان اطلق المسیح علی سبیل الاستعارۃ فلا معنی لہذہ القیود والتصریحات یا للعجب، من اجتراء شرار الخلق الذی یضل الناس فی حلیۃ اہل الصلاح والدلق فللّٰہ درمن شمرعن ساق جدہ فی ابطال مزخرفاتہ و شید میزدہ لا زالۃ ترہاتہ فانہ اتی بشیء عجیب لایدرکہ الا المدرب اللبیب وجاہدہ مجاہدۃ اللسان و شوش مسلکہ بالقلم والبیان وقعدلہ کل مرصد حتی احجرہ و انہزم عدو اللّٰہ وہرب عن کل مشہد جزاہ اللّٰہ عناو عن سائر المسلمین خیر الجزاء وافاض علیہ البرکات بکرۃ و عشیا۔

و انا العبد المفتقر عبدالعزیز

"سب تعریفوں کا خدا تعالیٰ مستحق ہے جو تمام بندوں پر غالب ہے اور اپنے دین کا اہل فساد کی شرارتوں سے محافظ۔ وہ جس نے لوگوں کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا اور دین سیدھا، آسان، روشن (اسلام) ان کی جبلت میں رکھا۔ پھر وہ اپنی فطرت کو چھوڑ کر یہودی نصرانی اور ملحد بن گئے تو خدا تعالیٰ نے ان ہی میں سے ایک رسول معجزوں کے ساتھ ان میں بھیجا۔ اس رسول نے شرع کے قواعد اور ارکان بنا دیے اور سلامتی کے راستے خوب واضح کر دیے جس کی برکت سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے اور آپ کی پیروی سے وہ سعادت کو پہنچے۔ پھر بعض لوگ دین سے پھر گئے اور خدا پر جھوٹ باندھنے لگے اور رسولِ خدا پر افترا کر کے دوزخ کا ایدھن بنے تو خدا نے ایسے لوگوں کو پیدا

کیا جو مومنوں کے آگے جھک جانے والے اور کافروں پر غالب آنے والے تھے۔ وہ حق کے مددگار ہوئے اور ان مرتدوں مفتریوں سے لڑے اور جھگڑے۔ وہ منتری اوندھے کر کے ناک کے بل گرائے گئے اور خسارہ میں پڑے۔ ان میں سے ایسے لوگ بھی ہوئے جو خدا کے کلام کی اس کے ٹھکانے (معانی) سے تحریف کرتے ہیں۔ بعد اس کے کہ وہ کلام ان معانی میں ثابت و تحقق ہو چکا تھا، سو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں سے ایسے لوگوں کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے حق پر مدد دیے گئے ہیں۔ ان محرفین کی باتوں کو پراگندہ کرنے اور ان کی کمر بند توڑنے کی توفیق دی۔ پس ان حقانیوں نے ان کی بیخ و بنیاد اکھاڑ دی اور صفحہ روزگار سے ان کی باطل باتیں مٹا دیں۔ ان محرفین میں سے تم نے اس شخص کو جو مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے نہیں دیکھا اور اس کی جھوٹی باتوں کو جن سے خدا اور اس کے رسول اپنے کلام میں انکاری ہیں نہیں سنا، اس نے اس افتراء پر کیونکر جرأت کی اور اپنے لیے آگ میں جگہ بنائی۔ مسیح موعود کے باب میں جو نصوص اور احادیث وارد ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے حق میں روشن بیان ہیں۔ جن میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

احادیث جو اس باب میں وارد ہیں وہ ایک دوسری کی تفسیر کر رہی ہیں۔ انسان (مدعی مسیحیت) ہلاک ہو گیا ناشکر ہے (جو ان احادیث میں تحریف کرتا ہے) وہ یہ نہیں دیکھتا کہ بعض احادیث میں لفظ مسیح وارد ہے بعض میں عیسیٰ بن مریم، بعض میں ابن مریم، بعض میں عیسیٰ نبی اللہ، بعض میں یہ جملہ وارد ہیں کہ حضرت مسیح ایسے حال میں آئیں گے کہ اس وقت تمہارا امام موجود ہوگا۔ سو اگر مسیح موعود سے یہی قادیانی بطور استعارہ مراد ہو تو پھر ان قیدوں اور بیانات احادیث کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ اس بدترین خلائق کی دلیری سے تعجب ہے کہ یہ فقرا اور اہل صلاح کا لباس پہن کر مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے۔ جو شخص اس کی ملمع سازیوں کے لیے پنڈلی کھول کر اور کمر کس کر کوشش کر رہا ہے اس کی یہ نیکی خدا ہی کے لیے ہے وہ ان کے جواب میں ایک عجیب بات لایا ہے کہ اس کی خوبی کو بجز ماہر دانشمند کوئی جان نہیں سکتا۔ وہ اس سے زبانی جہاد کر رہا ہے اور قلم و بیان سے اس کی باتوں کو پراگندہ کرتا ہے اور ہر ایک گھات میں اس کے مقابلہ کے لیے جما ہوا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو مسلمانوں سے الگ کیا اور خدا کا دشمن ہر ایک میدان سے بھاگ گیا۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کو ہم سب مسلمانوں کی طرف سے جزا خیر دے اور صبح و شام اس پر اپنی برکات نازل کرے۔"

هكذا قول فيه واعتقادي وبه ثقتي و عليه اعتمادي.

"یہی قادیانی کے حق میں میرا قول و اعتقاد ہے اور اسی پر میرا وثوق و اعتماد ہے۔" عبدالرحیم رحیم آبادی

علمائے بھوپال و عرب وغیرہ

اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت میں یہ عقائد و مقالات داخل نہیں ہیں۔ مرزا قادیانی ان عقائد و مقالات کی نظر سے مانند وجود یہ وغیرہ اہل بدعت کے دجالین کذابین میں داخل ہے اور مرزا کے ان عقائد و مقالات میں پیروان وہم مشربوں کو ذریات دجال کہہ سکتے ہیں اور ایسے عقائد و مقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعاً اور عقلاً ولی اور ملہم و محدث و مجدد نہیں ہو سکتا۔ دلیل اس کی حدیث ابوہریرہؓ ہے۔ **قال رسول اللهﷺ يكون في اخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا اباء كم فاياكم لايضلونكم ولا يفتنونكم.**

(رواہ مسلم)

"آنحضرتﷺ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں دجال و کذاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں کہیں

گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمھارے بزرگوں نے۔ ان سے بچے رہنا وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور بہکا نہ دیں۔"
(مولانا) محمد بشیر سہوانی[1]

مجھ کو مولوی محمد بشیر صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے بے شک یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسا مولوی صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے۔ واللہ اعلم۔ مولانا سلامت اللہ جیراجپوری

طريقة الكذاب الدجال مرزا قادياني طريقة اهل الضلال لاشک فی ذلک ومن شک فی ضلاله فهو مثله وقد حررت فی رسالة ردما افتراه جازاه الله بما هو اهله علامه شیخ حسین بن محسن الانصاری عربی یمانی

"کذاب دجال مرزا قادیانی کا طریق گمراہوں کا طریق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور جو اس کے گمراہ ہونے میں شک کرے وہ ویسا ہی گمراہ ہے۔ میں نے اس کے مفتریات (جھوٹی باتوں) کے رد میں ایک رسالہ لکھا ہے خدا اس کو اس کے مفتریات کی سزا دے۔"

علمائے لودھیانہ وغیرہ

هذا الجواب مقرون بالصدق والصواب. (مشتاق احمد) "یہ جواب راستی اور درستی سے ملا ہوا ہے۔"
الجواب حق والحق يعلوا ولا يعلى. "یہ جواب حق ہے اور حق غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔"
حررهٔ نور محمد

الجواب صحيح. "جواب صحیح ہے۔" عبدالقادر
الجواب صحيح. "جواب صحیح ہے۔" قربان علی لکھنوی
قدصح الجواب. تحقیق جواب صحیح ہے۔ محمد حسن رئیس و سرگروه اهلحدیث لودهیانه
المجيب مصيب. "مجیب راستی کو پہنچنے والا ہے۔" نور الدین خان

علمائے امرتسر، سوجانپور وغیرہ

ماقاله القادياني خلاف ماقاله اهل الاسلام. "جو کچھ قادیانی نے کہا ہے وہ اہل اسلام کے مخالف ہے۔"
غلام مصطفیٰ

اس میں کچھ شک نہیں کہ معتقدات مرزا قادیانی کے برخلاف معتقدات اہل اسلام کے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ مسلمانوں کو ان کی تسلیم سے محفوظ رکھے۔ عبداللہ الغنی۔ غلام رسول الغنی

معتقدات مرزا قادیانی خلاف طریقه اهل اسلام هیں.

انا الراجى رحمة الله غلام الله قصورى

عقائد مرزا باطلة واقاويله عاطلة. "مرزا (قادیانی) کے عقائد باطل ہیں اور ان کے اقوال بے کار ہیں۔"
احقر العباد غلام رسول امام مسجد میاں محمد جان مرحوم

ماقاله المرزا فهي مخالف لمذهب اهل السنة والجماعة "مرزا (قادیانی) نے جو کہا ہے وہ اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے۔ غلام محی الدین

---

[1] حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے اور حضرت سید نواب صدیق حسن خان صاحب کے ہاں قیام رکھتے تھے۔ آپ کی تصنیف "الحق الصریح فی حیات المسیح" ہے جو مناظرہ تحریری مرزا قادیانی سے ہوا تھا۔

بے شک جس شخص کے ایسے اعتقاد ہوں وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔

محمد ادریس ابو محمد محمد اسمٰعیل جنجھانوی

ماقال مرزا فی اقواله فهو باطل عند اهل الاسلام۔ "ان اقوال میں جو مرزا نے کہا ہے اہل اسلام کے نزدیک باطل ہے۔
فقیر حشمت علی

اس کی (یعنی مرزا قادیانی کی) عبارات جو مجھ کو دکھائی گئی ہیں ان کا ظاہری مفہوم خلاف عقائد اہل سنت جماعت معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص صرف ان ظاہری عبارات کا لحاظ کر کے عقیدہ رکھے گا تو وہ خطا کار مخالف اہل سنت جماعت کا ہے۔
ابوعبید احمد اللہ

مواہیر خاندان حضرت مولوی عبداللہ صاحبؒ غزنوی

رب سدد لسانی واسلل سخیمة قلبی واجر قلمی بما تحبُّ و ترضی۔

لاریب فیه ان مدعی الا مور المذکورة فی السوال مخالف رسول رب العالمین یتبع غیر سبیل المومنین ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدیٰ و یتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولیٰ و نصله جهنم و ساء ت مصیرا۔ متبع فی الاسلام طریقة الجاهلیة ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخسرین۔ من الذین قال فیهم رسول الله ﷺ یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباء کم فایاکم و ایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواه مسلم۔ قال علی القاری فی شرح الفقه الاکبر ودعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع و افراخه مخانیث الهنود والنصاریٰ اکثرهم فمن اضلهم الله علی علم فمن یهدیهم بعد الله اسال الله الهدی لی ولهم ولسائر المسلمین اللّٰهم اهدنا لما اختلف فیه من الحق باذنک انک تهدی من تشاء الی صراط مستقیم۔
عبدالجبار ابن شیخ عبداللہ الغزنوی

"اے پروردگار میری زبان کو سیدھا رکھ اور میرے دل کا کینہ کھینچ لے اور میری قلم کو اس بات سے جاری کر جو تو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔"

"اس میں شک نہیں کہ ان امور کا مدعی جو سوال میں مذکور ہیں رسول خدا کا مخالف ہے، اس راہ کا پیرو جو مومنوں کی راہ نہیں اور (خدا تعالیٰ فرماتا ہے) جو شخص رسول خدا کی مخالفت کرے۔ بعد اس کے کہ اس کو ہدایت معلوم ہو چکی ہو اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ پر چلے ہم اس کو ادھر ہی پھیر دیتے ہیں، جدھر وہ پھرتا ہے اور اس کو آگ میں داخل کریں گے اور وہ بری پھرنے کی جگہ ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین شخصوں سے خدا بہت ناخوش ہے۔ ایک وہ جو اسلام میں رہ کر کافروں کا طریق اختیار کرتا ہے اور (خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے) جو شخص بجز اسلام کوئی اور دین اختیار کرتا ہے اس سے وہ دین قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں ہوگا (یعنی) ان لوگوں میں سے جن کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اخیر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہوں گے وہ تمہیں ایسی باتیں سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے بزرگوں نے۔ ان سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور بہکا نہ دیں۔ یہ مسلم کی روایت ہے۔ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاتفاق کفر ہے۔ اس (قادیانی) کے چوزے (اتباع) ہنود اور نصاریٰ کے مخنث ہیں۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ خدا نے ان کو باوجود عالم ہونے کے گمراہ کر رکھا ہے۔ خدا کے سوا ان

کو کون ہدایت کرے۔ میں خدا سے ان کے لیے اور اپنے لیے اور باقی مسلمانوں کے لیے ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اے خدا تو ہم کو اپنی مرضی سے حق کی راہ دکھا جس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔''

قولی فی صاحب قادیانی ماقاله شیخ الاسلام ابن تیمیة حیث قال کما ان خیرالناس الانبیاء فشر الناس من تشبه بهم من الکذابین وادعی انه منهم ولیس منهم فخیر الناس بعدهم العلماء والشهداء والصدیقون والمخلصون وشر الناس من تشبه بهم یوهم انه منهم ولیس منهم وفی لفظ الحدیث فهو لاء اذل خلق اللّٰه تسعربهم النار یوم القیمة عیاذا باللّٰه۔ احمد بن عبداللہ الغزنوی

''قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا قول ہے جیسے تمام لوگوں سے بہتر انبیاء علیہم السلام ہیں ویسے ہی تمام لوگوں سے بدتر وہ جھوٹے لوگ ہیں جو نبی نہ ہوں اور نبیوں سے مشابہ بن کر نبی ہونے کا دعویٰ کریں۔ نبیوں کے بعد بہتر وہ لوگ ہیں جو علماء اور شہید اور صدیق اور باخلاص ہوں پس جو ان سے مشابہ بن بیٹھیں اور یہ جتائیں کہ ہم ان ہی میں سے ہیں اور واقعہ میں ایسے نہ ہوں وہ بدترین خلائق ہیں۔ یہ ابن تیمیہ کا قول ہے اور حدیث میں آیا ہے وہ لوگ تمام خلائق سے ذلیل تر ہیں ان کو آگ میں جھونکا جائے گا خدا اس سے بچائے۔''

الحمد للّٰه اما بعد فیقول الراجی الملتجی الی رحمت ربه القوی ابو محمد عبدالصمد الغزنوی ان غلام احمد القادیانی الغوی الغبی صاحب العقیدة الفاسدة والرأی الکاسد ضال مضل زندیق بل هو اضل من شیطانه الذی لعب به وان مات علی ذلک فلا یصلی علیه ولا یدفن فی مقابر المسلمین لان لایتاذی به اهل القبور۔ عبدالصمد

''سب تعریف خدا کے لیے ہے اس کے بعد امیدوار اور ملتجی رحمت رب قوی عبدالصمد غزنوی کہتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کج رو و بلید جس کا عقیدہ فاسد ہے اور رائے کھوٹی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا چھپا مرتد ہے بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ ہے جو اس سے کھیل رہا ہے۔ یہ شخص اسی اعتقاد پر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ یہ مسلمانوں کی قبروں میں دفن کیا جائے تاکہ وہ اہل قبور اس سے ایذا نہ پائیں۔''

لاریب ان المرزا القادیانی دجال کذاب زندیق باطنی قرمطی وانه من الذین قال فیهم رسول اللّٰه ﷺ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بهم تلک الاهواء کما یتجادی الکلب بصاحبه لایبقی منه عرق ولا مفصل الادخله وانه من الذین قال فیهم رسول اللّٰه ﷺ ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروهم۔ ابوادریس عبدالغفور بن محمد بن عبداللہ الغزنوی

''اس میں شک نہیں کہ قادیانی ایک دجال ہے بڑا جھوٹا چھپا مرتد۔ باطنی قرمطی۔ اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ میری امت میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جن میں نفسانی خواہشیں (بدعات) ایسا اثر کر جائیں گی جیسا دیوانہ کتا اس شخص میں اثر کرتا ہے جس کو وہ کاٹتا ہے کہ اس کی کوئی رگ یا جوڑ اس اثر سے نہیں بچتا اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے کذاب پیدا ہوں گے ان سے بچو۔''

الحمد للّٰه رب العلمین الرحمن الرحیم۔ ملک یوم الدین۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

اهدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم غیرالمغضوب علیھم ولاالضالین۔ امین۔
اللھم صل علی محمد و الہ و بارک و سلم۔ یہ مسئول عنہ شخص اپنی ابتدائی حالت میں اچھا معلوم ہوتا تھا۔
دین کی نصرت میں ساعی اللہ تعالیٰ اس کا مددگار تھا۔ دن بدن فیوضع [1] لہ القبول فی الارض کا مصداق بنتا جاتا
تھا لیکن اس سے اس نعمت کی قدر دانی نہ ہوئی۔ نفس پروری و زمانہ سازی شروع کی۔ زمانہ کے رنگ کو دیکھ کر اس
کے موافق کتاب وسنت میں تحریف والحاد و یہودیت اختیار کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل کیا۔ فیوضع لہ
البغضاء فی الارض [2] کا مصداق بن گیا۔ قال اللہ تعالیٰ فی امثالہ واتل علیھم نبأ الذی اتیناہ ایاتنا
فانسلخ منھا فاتبعہ الشیطان فکان من الغوین۔ ولو شئنا لرفعناہ بھا ولکنہ اخلد الی الارض واتبع
ھواہ الایۃ اللھم انی اعوذبک من الحور بعد الکور۔ یا مصرف القلوب صرف قلوبنا و قلوبھم علی
طاعتک۔ امین وصل اللہ علی النبی والہ واصحابہ وسلم۔ عبدالواحد بن عبداللہ لغزنوی

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نسالہ الھدی وصلی اللہ علی محمد والہ، المسئول عنہ
عندی مطفی لنور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون۔ محرف للکتاب و السنۃ و تحریفہ اشد من
تحریف الیھود والنصاریٰ و مخالف لجمیع المسلمین و خالع لربقۃ الاسلام من عنقہ وان مات
علی ذلک فیقدم قومہ یوم القیمۃ فاوردھم النار و بئس الورد المورود واتبعوا فی ھذہ لعنۃ و یوم
القیمۃ یردون الی اشد العذاب رب اعوذبک من درک الشقاء وسوء القضاء النجا النجا۔

عبدالرحیم بن عبداللہ الغزنوی

''اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہم اس کا شکر کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے
ہدایت کا سوال کرتے ہیں۔ جس شخص کے حال سے اس فتوے میں سوال وجواب ہے وہ میرے خیال میں خدا کے
نور (اسلام) کو بجھانا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ کافر اس سے ناخوش ہوں۔ وہ
کتاب اللہ وسنت میں تحریف کرنے والا ہے۔ اس کی تحریف یہود ونصاریٰ کی تحریف سے سخت تر ہے اور وہ سبھی
مسلمانوں کا مخالف ہے اور وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکالنے والا ہے۔ یہ اسی اعتقاد پر مرا تو قیامت کے دن
اپنی پیرو قوم کے آگے آگے ہوگا اور ان کو آگ میں وارد کرے گا۔ وہ آگ بری جائے ورود ہے۔ ان سب
(اتباع ومتبوع) پر دنیا میں لعنت پڑتی ہے اور قیامت کے دن یہ سخت عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔ اے
خدا میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدبختی کے پکڑنے اور بری قضا سے۔ لوگو! اپنا آپ بچاؤ۔ نجات کو لازم پکڑو۔''

لا شک ان مرزا کافر و مرتد زندیق ضال مضل ملحد دجال وسواس خناس فمن شک
فی مقالتی ھذا فلیباھلنی۔

اکفر مرزا فھل من مباھل
یباھلنی فی انہ لیس کافر

عبدالحق الغزنوی

---

[1] زمین میں اس کے لیے قبولیت کا حکم ہوتا ہے۔
[2] زمین میں اس کے لیے دشمنی کا حکم ہوتا ہے۔
[3] ان پر اس شخص (بلعم بن باعوراء) کی خبر پڑھ دو جس کو ہم نے اپنی آیتیں (ان کا علم) عطا کیں۔ پھر وہ ان سے (یعنی ان کے عمل و اعتقاد سے) نکل گیا۔ پس وہ بھٹکنے والوں سے ہوگیا۔ ہم چاہتے تو ان آیات کے ساتھ اس کو بلند کرتے۔ مگر وہ زمین پر پڑا رہا اور اپنے ہوائے نفس کا پیرو ہوا۔

"اس میں شک نہیں کہ مرزا (قادیانی) کافر ہے۔ چھپا مرتد ہے۔ گمراہ ہے گمراہ کنندہ، ملحد ہے، دجال ہے، وسوسہ ڈالنے والا، ڈال کر پیچھے ہٹ جانے والا، جس کو میری اس گفتگو میں شک ہو وہ اس پر مجھ سے مباہلہ کر لے۔ میں مرزا کو کافر جانتا ہوں کوئی مجھ سے اس امر میں مباہلہ کرنا چاہے تو کر لے۔"

مواہیر علمائے لاہور

عقائد و اقوال مندرجہ سوال در کتاب معتبر اہل اسلام قدیم و تشدید، اہل اسلام را باید کہ ازیں عقائد و اقوال احتراز واجب دانند و اتباع شریعت حقہ نمایند، ومعتقد ایں عقائد را از اہل اہوائے و ضلال باید دانست۔
غلام محمد بگوی بقلم خود

ادعاء النبوة بعد نبینا ﷺ کفر صریح مخالف للقران.

العبد فقیر نور احمد امام مسجد انار کلی لاھور. غلام احمد مدرس مدرسہ نکودر وارد حال لاھور

"آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا (جیسا کہ قادیانی نے کیا ہے) کفر صریح ہے اور قرآن کے مخالف۔"

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوة علی سید الانبیاء والمرسلین و آلہ اجمعین اما بعد فلما رایت الناس مختلفین فی امر مؤلف توضیح المرام والبراھین حتی وجدت بعضھم معتقد ابکمالہ و مصدقا المقالہ و قلیل ماھو واکثرھم حاکما بفسادہ وجازما بالحادہ وجھت رکاب النظر ومطیة الفکر الی ساحة کلامہ لاظفر علی المآرب واظھر علی المطالب فاذا ھو منکر الخوارق وجاھد کما لات اکرم الخلائق و محرف النصوص عن معانیھا و مخرج الکلمات الحقة من مواضعھا و منکر صفات الملئکة بلا نفسھا لان مایطلق علیہ الاسم شیٔ لیس لہ حظ من مصداقیة حقائقھا فصرت من ارتدادہ علی الیقین و وصل الحادہ عندی الی حق الیقین فمن یاتیہ مصدقا فھو من الضالین ومن فرعن قربہ فھو من الآمنین اعاذنا اللّٰہ من شرہ و شر احزابہ الی یوم الدین.

واحد غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ

"بعد حمد و صلوٰۃ۔ جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مؤلف توضیح مرام و براہین احمدیہ کی نسبت مختلف خیال رکھتے ہیں۔ بعضے اس کے معتقد کمال اور مصدق مقال ہیں۔ مگر وہ بہت ہی کم ہیں اور اکثر اس کو مفسد سمجھتے ہیں اور اس کے ملحد ہونے کا یقین رکھتے ہیں۔ تو میں نے اپنے مرکب نظر اور سواری فکر کو اس کے میدان کلام میں دوڑایا تا کہ اس کے مطالب و خیالات پر مجھے اطلاع ہو۔ سو میں نے اس کو معجزات و کرامات اور کمالات انبیاء علیہم السلام کا منکر پایا اور معنی قرآن و حدیث کا محرف اور کلمات شریعہ کو اپنے ٹھکانے سے نکالنے والا، صفات بلکہ حقیقت ملائکہ کا منکر، پس مجھے یقین ہو گیا کہ وہ مرتد ہے اور یقیناً ملحد، جو اس کا مصدق و مؤید ہو وہ بھی گمراہ ہے اور جو اس کے قریب سے بھاگے وہی امن میں ہے۔ خدا ہم سب مسلمانوں کو اس کے اور اس کے اتباع کے شر سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ سید المرسلین و خاتم النبیین و آلہ وصحبہ اجمعین و بعد فقد رأیت الاقوال المذکورة فی ھذا الافتاء لغلام احمد القادیانی ووجدتھا یقینا فی کتبہ المطبوعة الشایعة ایضاً فاقول انھا مصادمة للشریعة المحمدیة الغراء ومنافیة للملة الحنفیة البیضاء

لہ یہ مولوی صاحب مسجد بادشاہی لاہور کے امام ہیں، مفتیان شہر لاہور کے مقتدا ہیں۔

مما افیض علینا من جماعة الصحابة والتابعین و وصل الینا عن ائمة المسلمین من الفقهاء والمحدثین فلاشک فی ان من یصدق الاقوال المذکورة ویسلمها کائنا من کان و این ماکان فهو خارج عن حوزة الاسلام والایمان ومارق عن اتباع الحدیث والقران هذا واللّٰه عزیز ذوانتقام فی یوم الفصل والخصام۔ العبد محمد عبداللہ ٹونکی مدرسہ عالیہ پنجاب یونیورسٹی

''میں نے قادیانی کے ان اقوال کو جو اس فتوے میں ہیں دیکھا اور اصل تصانیف قادیانی میں بھی ان کو ملاحظہ کیا۔ وہ اقوال شریعت محمدیہ ﷺ اور تمام مسلمانوں کے مخالف ہیں جو ان اقوال کا مصدق ہے جو کوئی ہو اور جہاں کہیں ہو وہ احاطۂ اسلام سے خارج ہے اور اتباع قرآن و حدیث سے باہر۔

لاریب فی ان مانقوله المرزا خلاف ماقاله رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وان ماجاء به السحران اللّٰه سیبطله ان اللّٰه لا یصلح عمل المفسدین و یحق اللّٰه الحق بکلماته ولوکره المجرمون۔ فقیرالی اللہ محمد عفا اللہ عنہ

''اس میں شک نہیں کہ جو قادیانی نے بات بنائی ہے وہ فرمودۂ آنحضرت ﷺ کے مخالف ہے جو کچھ وہ لایا ہے سحر[1] کی قسم سے ہے۔ خدا اس کو باطل کرے گا اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کرے گا۔ اگرچہ مجرم ناخوش ہوں۔''

رسالہ فتح الاسلام و توضیح المرام و ازالہ اوہام مولفہ مرزا غلام احمد قادیانی میں جو یہ اعتقاد و مسائل درج ہیں کہ مسیح موعود میں ہوں۔ ملائک بذاتِ خود اپنے وجود سے زمین پر نہیں آتے۔ انبیاء پر نہیں اترتے۔ صرف ان کی تاثیر نازل ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کو معراج جسم مبارک کے ساتھ نہیں ہوا۔ عیسیٰ مردہ کو باذن اللہ زندہ نہیں کرتے تھے۔ جانور کو زندہ نہیں کرتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ حقیقی نہیں بنا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے چار جانور کو (جن کا قرآن شریف میں بیان ہے) زندہ نہیں کیا بلکہ یہ از قبیل عمل مسمریزم تھے۔ علیٰ ہذا القیاس اور ایسے ایسے اعتقاد و مسائل نصوص کتاب اللہ و احادیث صحیحہ رسول اللہ ﷺ کے اور سبیل سلف صالحین مومنین کے مخالف ہیں۔ لہٰذا یہ عقائد و مسائل باطل ہیں اور ایسے عقائد والا اس آیت شریف کا مصداق ہے۔ ومن[2] یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدی و یتبع غیر سبیل المومنین نوله ماتولّی ونصله جهنم و ساء ت مصیرا۔ جن لوگوں کو ان عقائد کی طرف میلان ہو گیا ہے۔ ان کو لازم ہے ان عقائد کو پیش کر کے اور علماء فضلاء سے نہ صرف دوچار سے بلکہ صدہا سے اخروی نجات کی غرض سے اور طالب راہ حق بن کر ان سے شبہات کا حل کرائیں۔ یا ان کتب کے جواب غور سے دیکھیں اور پرانی اور قدیمی تحقیقات کو بلا دلائل یقینیہ و اتفاقیہ نہ چھوڑیں۔ فقط وما علینا الا البلاغ۔ الراقم خاکسار رحیم بخش مصنف سلسلہ تعلیم الاسلام

علماء و سجادہ نشینان بٹالہ ضلع گورداسپور

لاریب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی مخالف قواعد اسلام وغیرہ مطابق کلام برکت التیام جناب خیر الانام ہیں۔ اس کے ہزلیات باطلہ و لغویات لاطائلہ پر نظر کرنا تو ایک بڑا بھاری ثبوت اس کے ضال و مضل ہونے کا ہے۔ صرف عیسیٰ موعود کے قادیان میں (جو وسط ملک پنجاب میں ایک گاؤں ہے) ظہور پکڑنے کا دعویٰ

---

[1] سحر اس لیے کہا ہے کہ اس کا حواریوں پر جادو کا سا اثر ہوا ہے۔ وہ صمٌ بکمٌ عمیٌ ہو کر اس کو بے سمجھے سوچے مان گئے ہیں۔

[2] اس آیت کا ترجمہ یہ ہے جو شخص ہدایت ظاہر ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور اس راہ پر چلے جو مومنوں کی راہ نہ ہو۔ اس کو ہم ادھر ہی پھیریں گے۔ جدھر وہ پھرتا ہے اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے وہ بہت بری پھرنے کی جگہ ہے۔

کرنا ہر ایک مسلم جو تھوڑی سی نسبت بھی علوم دینیہ سے رکھتا ہو بے خفا ہے کہ کس قدر مضامین احادیث صحیحہ اور روایات قویہ کے برخلاف ہے۔ حضرات علماء اولی الاجتہاد مجیبین مصیبین نے شکر اللہ سعیہم جس قدر اس کی نار شرارت کے اطفا میں آب جہد مشکور وسعی وفور اراضی قلوب المومنین پر ڈالا ہے۔ بغایت درجہ شایان ثناء و قابل مرحبا ہے۔ اگر ان حضرات کی ہمت علیا ایسی ہی گرم رہی اور منفصل مذکور کی کتب پر فتور کا حرف بحرف رد ہو گیا تو بہت عمدہ اعانت دینی و مدد اسلامی کی صورت آئینہ وقت میں جلوہ گر ہو گی۔ موفق حقیقی کی طرف سے یہ خیر توفیق ہمارے علمائے حق کو وقتاً فوقتاً بہر ایام وساعات بر جمیع اوقات و اٰنات ہوتی رہے اور اس آیت شریفہ کا مصداق ظہور پذیر ہو جائے۔ جاء الحق و زھق الباطل.

مجھے اپنے بعضے بھائیوں پر سخت افسوس ہے کہ جو مرزا مذکور کی کتب کو اچھی طرح سے مطالعہ کرتے ہیں۔ بالخصوص توضیح المرام، فتح الاسلام، ازالہ اوہام کہ جس میں صاف طور پر عقائد مخالف شریعت غراء وملت بیضاء مندرج ہیں۔ پھر مرزا قادیانی کو مسلمان اہل ایمان سمجھ کر اس کی دوستی ومحبت کا دم بھرتے ہیں، حالانکہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص بے ریب و شک زمرۂ اہل اسلام سے خارج و بفرقہ کفار مندرج ہوتا ہے۔ ہادیٔ مطلق ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو ایسے اشخاص کی صحبت سے اور ان کی کتب کے مطالعہ سے مامون ومصئون فرمائے۔ آمین یا ہادی المضلین بحرمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔ حررہ فقیر سید ظہور الحسین عفی عنہ

سجادہ نشین خاندان عالیہ قادریہ فاضلیہ واقعہ بٹالہ شریف

جواب المجیب صحیح لانہ من اعتقد بتلک العقائد فقد ضل ضلالاً بعیدا. "جواب صحیح ہے جو شخص ان عقائد کا معتقد ہو وہ دور جا بھول گیا۔" حررہ مسکین الماکین امام الدین بٹالوی

ما کتب فی ھذا الکتب صحیح بلاریب و تموبۃ. "جو اس فتوے میں لکھا ہوا ہے وہ بلاشک وطمع سازی صحیح ہے۔" حررہ سید محمد صادق ولد مولوی گل علی شاہ مبرور مغفور

المسطور حق لاریب فیہ...... "اس میں جو لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔" العبد محمد ابراہیم امام مسجد جامع بٹالہ

ماحررہ فی ھذا الورق صحیح...... "جو اس ورق میں لکھا گیا ہے صحیح ہے۔" (یہ مولوی صاحب مولوی محمد صادق (قادیانی) کے بھائی ہیں) العبد ابوالحسن محمد حسین عفی عنہ

ذلک الکتاب لاریب فیہ المجیب مصیب. "اس فتوے میں کوئی شک نہیں ہے مجیب نے ٹھیک جواب دیا ہے۔" حررہ محمد فخر الدین گجراتی وارد بٹالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً. اما بعد فی الواقع یہ عقائد متحدثہ مخترعہ موضوعہ مرزا قادیانی کے مخالف عقائد حقہ جمہور اہل اسلام ہیں۔ پس ہر مسلمان متدین پر لازم ہے کہ ان کا ابطال جہاں تک ہو سکے کرے ہاتھ سے یا زبان سے اور دل سے فقط برا جاننا تو ضعف ایمان پر دال ہے۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے۔ عن[1] طارق بن شھاب قال اول من بدء بالخطبۃ یوم العید قبل الصلوٰۃ مروان فقام الیہ رجل فقال الصلوٰۃ قبل الخطبۃ فقال قدترک ماھنالک فقال ابوسعید اما ھذا فقد قضی ماعلیہ سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من رای منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان.

(رواہ مسلم ج ۱ ص ۵۱ باب بیان کون النھی المنکر من الایمان و ان الایمان یزید و ینقص)

واضح رہے کہ قطع نظر ان جمیع عقائد باطلہ کے جن کی تردید اصل فتوے میں مندرج ہے۔ صرف بعض

مجملاً ذکر کر کے ابطال کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دمشق کے منارۂ شرقی پر فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لائیں گے اور دجال کو (کہ ان سے پیشتر خروج کر چکا ہوگا) قتل فرمائیں گے اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام بھی اس وقت ظاہر ہو چکے ہوں گے۔ یہ بیان احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ۔

(بخاری ج۱ص ۴۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم، مسلم ج ۱ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم)

اس حدیث میں گویا ابوہریرہؓ نے تفسیر آیت کی فرما دی کہ جس سے ان کا دنیا میں پھر آنا اور فوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ وعنہ قال قال رسول اللہ ﷺ واللہ لینزلن ابن مریم حکمًا عادلاً فیکسرن الصلیب و یقتلن الخنزیر و لیضعن الجزیۃ و لیترکن القلاتص فلا یسعی علیھا و لتذھبن الشحناء والتباغض و التحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد۔ (رواہ مسلم ج ۱ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم) فی روایۃ لھما کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم انتھی (ایضاً) ان ہر دو حدیثوں میں صاف طور پر آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ ابن مریم علیہ السلام جب اتریں گے تو صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر قتل کریں گے اور یہ سب امور اپنے حقیقی معنی پر محمول ہیں جیسا کہ علمائے اہل اسلام نے اس کی تصریح فرما دی ہے۔

(امام نووی شرح مسلم ج ۱ص ۸۷) میں فرماتے ہیں۔ معناہ یکسرہ[۲] حقیقۃ ویبطل ماتزعمہ النصاریٰ من تعظیمہ وفیہ دلیل علی تغییر المنکرات والات الباطل وقتل الخنزیر من ھذا القبیل وفیہ دلیل المختار فی مذھبنا و مذھب الجمھور انا اذا وجدنا الخنزیر فی دارالکفر او غیرھا و تمکنا من قتلہ قتلناہ اور مرزا قادیانی نے اپنے تئیں مثیل مسیح قرار دیا ہے اور ابن مریم علیہ السلام کے حقیقی نزول سے انکار کیا ہے اور کہیں انکار احادیث اور کہیں تاویلات باطلہ کو اختیار کیا ہے۔ چنانچہ صلیب کے توڑنے سے یہ مقصود رکھا ہے کہ وہ اظہار حرمت صلیب کریں گے جس کو میں کر رہا ہوں۔

مگر راقم حیران ہے کہ ''حرمت'' صرف مرزائی ہے یا کہ قدیم زمانہ اہل اسلام سے مشہور و معروف ہے اول تو بدیہی البطلان ہے۔ پس ثانی متعین ہے اور ان کی تاویل باطل ہے۔ فہو المطلوب اور قتل خنزیر سے بھی یہ معنی لیا ہے کہ اس کی حرمت کا اظہار ہے اور ظاہری معنی پر یہ اعتراض واہی کیا ہے کہ کیا وہ شکار کھیلتے پھریں گے حالانکہ محاورہ اہل زبان میں شائع ہے کہ بادشاہ نے فلاں کو قتل کیا۔ اور اس سے مقصود صرف یہی نہیں ہوتا کہ بادشاہ اپنے ہاتھ سے قتل کا مرتکب ہوا ہے بلکہ جلاد کا قتل کرنا بھی منسوب الی السلطان سمجھا جاتا ہے اور یہاں پر مباشرت بنفسہ میں بھی کوئی محذور نہیں ہے۔ علیٰ ہذا کفار سے جزیہ قبول نہ فرمائیں گے۔ بلکہ صرف اسلام ہی مقبول ہوگا

---

۱ اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ مروان نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑھا تو ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا۔ جس پر ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کی اس حدیث پر عمل کیا کہ جو بری بات دیکھے وہ اس کو ہٹا دے۔ ہاتھ سے نہ طاقت ہو تو زبان سے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا جانے اور یہ ادنیٰ درجہ ایمان ہے۔

۲ اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ قتل خنزیر سے حقیقۃً خنزیر کو قتل کرنا مراد ہے۔

اور یہ امور ان سے بطور تنسیخ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام واقع نہ ہوں گے کیونکہ نبی مستقل نہ ہوں گے بلکہ تابع شریعت محمدیہ ﷺ ہوں گے۔ اور آنحضرت ﷺ ناسخ اور مبین احکام مذکورہ ہیں کیونکہ آپ نے بطور پیشینگوئی کے پہلے ہی سے فرمادیا۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ احکام موجودہ ان کے آنے تک ہیں۔ پھر تبدیل ہو جائیں گے۔ چنانچہ امام نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول مسیح بن مریم میں فرماتے ہیں۔ فعلی هذا قد یقال هذا خلاف ماهو حکم الشرع الیوم فان الکتابی اذا بذل الجزیة وجبت قبولها ولم یجز قتله ولا اکراه علی الاسلام وجوابه ان هذا الحکم لیس بمستمر الی یوم القیمة بل هو مقید بما قبل نزول عیسٰی علیه السلام وقد اخبرنا النبی ﷺ فی هذه الاحادیث الصحیحة بنسخه ولیس عیسٰی ﷺ هو الناسخ بل نبینا صلی الله علیه وسلم هو المبین للنسخ فان عیسٰی علیه السلام یحکم بشرعنا فدل علی ان الامتناع من قبول الجزیة فی ذلک الوقت هو شرع نبینا محمد ﷺ انتهی۔ اور مال کی کثرت ہونا بھی بڑی علامت فرمائی ہے کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا لیکن حواری مرزا قادیانی اس کی تصدیق یوں فرماتے ہیں کہ وہ بھی بہت مال لوگوں کو دیتے ہیں۔ یعنی بذریعہ اشتہارات وعدۂ انعام کا دیتے ہیں اور کوئی قبول نہیں کرتا سُبحان اللّٰہ کیا تاویل واہی ہے اور کیسا خیال محال ہے کیونکہ کثرتِ مال و عدم قبول کی تشریح صاف طور پر آپ نے فرمادی ہے کہ کثرت کا یہ حال ہوگا کہ اونٹنی جوان بیکار پڑی پھرے گی کوئی متوجہ اس کی طرف نہ ہوگا۔ اور نیز دنیا سے نفرت اور عبادت میں لذت ہوگی کہ اس وقت ایک سجدہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہوگا۔ بھلا آج کل یہ معاملہ ہے بلکہ خلاف اس کے سب کی توجہ تام دنیا ہی کی طرف ہے۔ حتیٰ کہ عموماً ایک پیسہ سجدہ سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ الا ماشاء اللّٰہ بلکہ خود مرزا قادیانی نے یہ دنیائے دوں کے کمانے کا ذریعہ نکالا ہوا ہے۔ عیاں راچہ بیاں۔

اور یہ علامت بھی بہت بڑی فرمائی کہ اس وقت لوگوں میں باہمی بغض، عداوت، حسد سب جاتا رہے گا۔ بخلاف آج کل کے کہ زمین آسمان کا فرق ہے۔ عموماً یہ امور ایسے شائع ہیں کہ اس کا انکار بدیہی البطلان ہے۔

ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا

چونکہ مرزا قادیانی سے ان امورِ صریحہ کی کوئی تاویل نہ بن سکی ادھر رخ بھی نہ کیا اور حدیث دمشق میں دربارۂ نزول ابن مریم ؑ چار جگہ نبی اللہ کا لفظ آیا ہے اور نبی کا اطلاق مخالف آیت خاتم النبیین نہیں اس لیے کہ یہ اطلاق باعتبار ماکان کے ہے اور محاورہ میں شائع ہے۔ کما لایخفی علی اللبیب پس اعتراض مخالف غلط صریح ہے اور فرشتوں کے پروں پر اترنا دمشق کے منارۂ شرقی پر صحیح مسلم میں موجود ہے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ وہ دنیا میں آکر نکاح کریں گے۔ اولاد ہوگی اور وہ فوت ہوں گے۔ اور آنحضرت ﷺ کے روضہ منورہ میں مدفون ہوں گے جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے۔ عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ ینزل عیسٰی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد له ویمکث خمسا و اربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر۔ (رواه ابن الجوزی فی کتاب الوفاء کذافی المشکوٰة ص ۴۸۰ باب نزول عیسی علیه السلام) اور ظاہر ہے کہ علامہ ابن جوزی محدث کو رد احادیث۔ موضوعہ کے بارہ میں کس قدر مبالغہ تھا۔ پھر یہ حدیث جس کو وہ خود روایت کرتے ہیں صحیح ہے اور مرزا قادیانی کا ان سب نصوص صریحہ سے انکار یا تاویل لاطائل کرنا صریح البطلان ہے۔ اور لفظ امامکم منکم کے یہ معنی لینا کہ آنے والا جو ہوگا تو وہ تمہیں میں سے ہوگا۔ حقیقۃً ابن مریم ؑ نہیں ہوں گے خیال محض ہے اس لیے کہ امامکم منکم کی

تفسیر دوسری جگہ آ گئی ہے کہ وہ مہدی علیہ السلام ہوں گے جو ان کے بھی امام بنیں گے۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیمة قال فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرهم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ هذه الامة.

(رواہ مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام)

بعض روایات میں جو آیا ہے کہ وہ امام بنیں گے تو اس سے یہ مراد ہے کہ وہ کتاب اللہ کی اجراء و تعمیل میں امام ہوں گے۔ الفاظ حدیث یہ ہیں فامکم بکتاب اللہ۔ (دیکھو مسلم صفحہ ۸۔ جلد ۱)

الغرض مرزا قادیانی کو اپنے تئیں مثیل مسیح سمجھنا اور لوگوں کو اس کی دعوت کرنا بالکل خلاف عقائد اہل اسلام ہے۔

علیٰ ہذا دجال کے بارہ میں احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ چنانچہ (مسلم ج ۲ ص ۴۰۰ باب ذکر الدجال) میں ہے۔ وان الدجال ممسوح العین علیها ظفرة غلیظة مکتوب بین عینیه کافریقرؤ کل مؤمن کاتب و غیر کاتب.

''اس کی آنکھ مٹائی گئی ہوگی۔ اس پر ایک گاڑھا ناخنہ ہوگا۔ دونوں آنکھوں کے مابین لفظ کافر لکھا ہوگا جس کو خواندہ و ناخواندہ پڑھ لے گا۔''

اب یہ صریح علامت ہے کہ ان حروف کو اَن پڑھ بھی پڑھ لے گا اور یہ بھی آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس کو باب لد پر قتل فرمائیں گے اور یہ بھی اس کی علامت ہے کہ چالیس روز تک رہے گا۔ پہلا دن سال کے برابر۔ دوسرا مہینہ کے برابر۔ تیسرا جمعہ کے برابر ہوگا اور باقی دن اور دنوں کے برابر ہوں گے۔

چنانچہ یہ بھی اس میں ہے۔ قلنا یارسول اللہ ﷺ وما لبثه فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة و یوم کشهر و یوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا یارسول اللہ ﷺ فذالک الیوم الذی کسنة اتکفینا فیه صلوة یوم قال لا اقدروا له قدره. (مسلم ج ۲ ص ۴۰۱ باب ذکر الدجال)

''ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ کتنا عرصہ زمین میں ٹھہرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن۔ جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا۔ ایک مہینہ کا۔ ایک ہفتہ کا اور باقی اور دنوں جیسے۔ ہم نے عرض کیا کہ اس سال بھر والے دن میں کیا ایک ہی وقت نماز کافی ہوگی۔ فرمایا نہیں۔ وقت نماز کا اندازہ کرنا ہوگا۔''

اور پھر یاجوج و ماجوج کا نکلنا اور ان کے عجیب حالات اور ان سب کا مرض وباء عام سے مرنا اور عیسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور سے اترنا وغیرہ وغیرہ سب صحیح مسلم میں موجود ہے۔

اب مرزا قادیانی کا دجال سے مراد با اقبال قومیں لینا کس قدر مخالفت و تحریف احادیث صحیحہ ہے۔ کیا با اقبال قومیں اس وقت موجود نہ تھیں؟

غرضیکہ باب تاویل میں مرزا قادیانی نیچریوں سے بڑھ گئے ہیں اور جس طرح احادیث موضوعہ کو صحیح بیان کرنا کذب علی الرسول ﷺ ہے۔ اسی طرح احادیث صحیحہ کا انکار یا تاویل باطل کذب علی الرسول ﷺ ہیں۔ اور حدیث صحیح میں ہے۔ من کذب علی متعمداً فلیتبوء مقعده من النار. (مسلم ج ۱ ص ۷ باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ)

الغرض یہ عقائد مرزا قادیانی کے باطل مخالف عقائد اہل اسلام ہیں اور خلاف اجماع امت ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ماتولی و نصله جهنم و ساءت مصیرا اور امت محمدیہ ہرگز گمراہی پر مجتمع نہیں ہو سکتی بلکہ جو ان سے خارج ہو۔ مستحق نار ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ترمذی میں ہے۔

عن[1] ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد ﷺ علی الضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار۔ (ترمذی ج ۲ ص ۳۹ باب فی لزوم الجماعۃ) و عن[2] ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار۔ (رواہ ابن ماجۃ من حدیث انس کذافی المشکوٰۃ ص ۳۰ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ) عن[3] ابی ذر قال قال رسول اللہ ﷺ من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ۔ (رواہ احمد و ابو داؤد کذا فی المشکوٰۃ) اور یہ بھی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ قیامت سے پہلے تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے اور سب کے سب رسالت کا دعویٰ کریں گے۔ سو یہ دعویٰ بھی مرزا قادیانی کی کلام میں پایا جاتا ہے۔ قال الامام النووی فی[4] شرح المسلم وقد وجد من ھؤلاء خلق کثیرون فی الاعصار واھلکھم اللہ تعالیٰ و اقلع آثارھم وکذلک یفعل بمن بقی منھم۔ اور مزید یہ کہ باوجود ان عقائد باطلہ کی اشاعت کے یہ دعویٰ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں مسلمانوں کے سے عقیدے رکھتا ہوں حالانکہ ؎

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

جب ان کی تالیفات پکار پکار کر اس دعوے کی تکذیب کر رہے ہیں پھر کیونکر مرد عاقل دام میں آئے۔
اب میں خداوند کریم سے اس دعا پر کلام کو ختم کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی کو انہیں عقائد حقہ پر جن پر اجماع امت ہے پھر عود کرنے کی توفیق عنایت کرے اور نیز ان کے متبعین کو امور حقہ پر لائے ورنہ سوء عاقبت کا اندیشہ ہے۔ وما علینا الا البلاغ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خیر خلقہ محمد خاتم النبیین و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

کتبہ خادم العلماء کمترین راجی رحمۃ ربہ القوی۔

احمد علی عفا اللہ عنہ بٹالوی مدرس مدرسہ اسلامیہ بٹالہ

علمائے شہر پٹیالہ ریاست

ہم نے مرزا قادیانی کے رسائل توضیح و فتح، ازالہ، نہایت غور سے دیکھے۔ قادیانی کے عقائد مخترعہ بے شک و بلاشبہ قرآن وحدیث کی تعلیم اور صحابہ کرام وسلف صالح کے عقائد سے مخالف ہیں۔ ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور حدیث کا پورا پورا مصداق ہے۔

مولوی محمد اسحاق واعظ و مفتی شہر پٹیالہ و پروفیسر عربی مہندر کالج پٹیالہ
مولوی حافظ غلام مرتضیٰ پروفیسر فارسی مہندر کالج پٹیالہ
کرامت اللہ مولوی فاضل — مولوی غلام محمد عفی عنہ

ھذا الجواب صحیح و حق صریح والحق احق ان یتبع۔ حشمت[5] اللہ سنوری۔

---

[1] بڑی جماعت کے پیچھے چلو جو اس سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔
[2] جو ایک بالشت جماعت سے الگ ہوا اس نے اسلام کا پٹا گردن سے نکال دیا۔
[3] ایسے لوگ پچھلے زمانوں میں بہت پائے گئے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ہلاک کیا۔ ویسا خدا تعالیٰ آئندہ آنے والوں سے کرے گا۔
[4] امت محمدی کا گمراہی پر اتفاق واجماع نہ ہوگا اور جو جماعت سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔
[5] مولوی حشمت اللہ صاحب سنوری وہ ہیں جن کی ازالہ میں خاص مریدوں کی فہرست میں تعریف فرمائی ہے۔ ان کو اپنا ہم جنس بھی لکھا ہے اور ساتھ خیر بھی دی ہے۔ دیکھو صفحہ ۸۰۱ ازالہ۔

"جواب درست ہے۔ خداوند کریم قادیانی اور اس کے مقلدین کو راہ راست کی ہدایت فرمائے۔"

مجھ کو جملہ علمائے اسلام سے اتفاق ہے۔ مولوی طالب علی لاہوری مقیم پٹیالہ

جو شخص ملائک کو نفوس فلکیہ اور سلسلہ نبوت کو خواہ تامہ ہو خواہ ناقصہ قیامت تک جاری سمجھے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (مولوی) حافظ عظیم بخش ملک بنگہ ضلع ہوشیار پور مقیم پٹیالہ (یہ صاحب بھی مرزا کے حواری تھے)

مجھے مولوی محمد اسحاق صاحب کی تحریر سے اتفاق ہوا۔ العبد فقیر عبدالعزیز محدث رئیس موضع کوم ضلع لدھیانہ

چونکہ مرزا غلام احمد کے عقائد مندرجہ فتویٰ سراسر خلاف عقائد اہل اسلام اہل سنت و جماعت ہیں لہٰذا مجھ کو بھی سب علمائے دین کے ساتھ اتفاق ہے۔ (مولوی حافظ) سید محمد عنایت علی

الجواب صحیح "یہ جواب صحیح ہے۔"

خادم امام الدین حسین پروفیسر عربی و فارسی اورینٹل و ہیڈ مولوی مہندر کالج پٹیالہ

مرزا کی تحریریں جملہ اہل اسلام خصوصاً عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں۔ ایسا شخص ہرگز ملہم اور مجدد نہیں ہو سکتا۔ احقر خاکسار محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

علمائے لکھو کے ضلع فیروز پور جو پنجاب میں فقہ و حدیث کے ممتاز اور نامور علماء ہیں اور صاحب برکات و الہامات مشہور ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ فاطر السموات والارض جاعل الملائکۃ رسلاً اولی اجنحۃ مثنی و ثلث ورباع یزید فی الخلق مایشاء ان اللہ علی کل شیء قدیر والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین محمد المبعوث فی الامیین بجوامع الکلم والکلام المبین و علی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم الی یوم الدین. اما بعد۔ جو عقائد کفریہ مرزا قادیانی کے سوال میں مرقوم ہیں۔ ہر ایک کفر مذکور اس کے کافر مرتد ہونے کے لیے کافی و وافی ہے۔ معاذ اللہ اس کا مذہب ہے کہ میرے الہام قطعی مثل کتاب اللہ کے ہیں۔ جیسا کہ یہ اس نے بعض اشتہاروں میں صاف صریح لکھا ہے۔ لہٰذا وہ احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلے میں مرتدانہ کلام کرتا ہے۔ اور کھلم کھلا کافر ہوا جاتا ہے۔

اب یہاں یہ مسئلہ حقہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہر حدیث صحیح مرفوع جس کو علمائے حدیث نے بالتحقیق صحیح ثابت کیا ہے واجب القبول والعمل بالاجماع ہے۔ اس کا منکر مکذب اپنی رائے سے موضوع و باطل کہنے والا کافر و مرتد ہے۔ اس میں بہانہ قول امام کا یا کشف والہام کا یا عقلی ناقص خام کا کچھ کام نہیں آتا۔ خبر حدیث متواتر ہے تو منکر کافر قطعی ہے ورنہ ظنی کافر ہے۔ پس میری تحقیق میں یہ ملحد قادیانی اشد المرتدین ہے کفر و منافق زندیق ہے۔ اس لیے اس نے ازالہ کے صفحہ ۲۹۷ میں سب اہل اسلام کو جو صحابہ سے لے کر اب تک ہیں ملحد صریح اور مختلف بے ایمان بنا دیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں پر ایمان لانے کی وجہ سے اور اس کی پوچ تاویلیں قابل التفات نہیں اور نہ لائق اعتبار ہیں بلکہ فی الحقیقت وہ تاویلیں نہیں صاف تمسخر منافقانہ اور استہزاء کافرانہ ہے۔ مثلاً دعوائے الہامی اس کا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول موعود کا مصداق ہوں استعارے کے طور پر سراسر باطل مردود ہے۔ کیونکہ استعارہ مجاز کا قسم ہے اور مجاز میں قرینہ مانعہ ارادہ معنی موضوع لہ سے ہونا ضرور ہے۔ اور یہاں کوئی قرینہ مانعہ ارادہ معنی حقیقی سے نہیں ہے جو وجود مبارک عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ والمجاز مفرد و مرکب اما المفرد فھی الکلمۃ

المستعملة فی غیر ما وضعت له فی اصطلاح به التخاطب علی وجه یصح مع قرینة عدم ارادته ای ارادة الموضوع له (مختصر معانی مع متنه تلخیص المفتاح) والاستعارة تفارق الکذب بوجهین بالبناء علی التاویل ونصب القرینة علی خلاف الظاهر فی الاستعارة لما عرفت انه لابد للمجاز من قرینة مانعة عن ارادة الموضوع له (مختصر معانی مع متنه) اورطحد صاحب نے کوئی قرینہ مانعہ معنی حقیقی سے الفاظ نبویہ ﷺ میں قرار نہیں دیا اور اپنے الہام ضد اسلام پر ایمان لا کر خلاف تفسیر صحیح کا و کفر حدیث متواتر کا اختیار کیا۔ معاذ اللہ۔ فی تفسیر ابن کثیر و قوله سبحانه و تعالی و انه لعلم للساعة تقدم تفسیر ابن اسحاق ان المراد من ذلک مابعث به عیسی علیه الصلوٰة والسلام من احیاء الموتی و ابراء الاکمه والابرص و غیر ذلک من الاسقام وفی هذا نظر و ابعد منه ماحکاه قتادة عن الحسن البصری و سعید بن جبیرؒ وان الضمیر فی وانه عائد علی القران بل الصحیح انه عائد علی عیسی علیه الصلوٰة والسلام فان السیاق فی ذکره ثم المراد بذالک نزوله قبل یوم القیمة کما قال تبارک و تعالی وان من اهل الکتب الا لیؤمنن به قبل موته ای قبل موت عیسی علیه الصلوٰة والسلام ثم یوم القیمة یکون علیهم شهیدا ط ویؤید هذا المعنی القرأة الاخری وانه لعلم للساعة ط ای امارة و دلیل علی وقوع الساعة قال مجاهد وانه لعلم للساعة ط ای آیة للساعة خروج عیسی بن مریم علیه الصلوٰة والسلام قبل یوم القیمة وهکذاروی عن ابی هریرة وابن عباس و ابی العالیة و ابی مالک و عکرمة والحسن وقتادة والضحاک وغیرهم وقد تواترت الاحادیث عن رسول الله ﷺ انه اخبر بنزول عیسی علیه السلام قبل یوم القیمة اماما عادلا وحکمًا مقسطاً انتهی۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۷ ص ۲۱۷ زیر آیت وانه لعلم للساعة)

''اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ اس قول خداوندی کی "وانه لعلم للساعة" تفسیر ابن اسحاق سے مذکور ہو چکی ہے کہ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مراد ہیں جیسے مردہ کو زندہ کرنا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا، مگر یہ محل اعتراض ہے۔ اس سے بعید تر وہ تفسیر ہے جو قتادہ سے منقول ہے کہ اس سے قرآن مراد ہے۔ اس کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ اس سے قیامت کے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول مراد ہے۔ چنانچہ دوسری آیت میں ارشاد ہے کہ جو اہل کتاب ہیں وہ حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے۔ اور وہ حضرت قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔ اس معنی کی مؤید دوسری قرأت اِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ ہے۔ یعنی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ کا نکلنا قیامت کی علامت ہے۔ چنانچہ ابوہریرہؓ وابن عباسؓ اور ابو عالیہؒ ابو مالکؒ، عکرمہؒ، حسنؒ، قتادہؒ، ضحاکؒ وغیرہ سے مروی ہے اور آنحضرت ﷺ سے متواتر حدیثیں اس باب میں آ چکی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے امام عادل ہو کر آئیں گے۔''

جب تک یہ دعویٰ الہام کا اس نے نہیں کیا تھا۔ اس کا اعتقاد بھی اس مسئلہ میں موافق اہل اسلام کے تھا جیسا کہ (براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸،۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳) میں مرقوم ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث کی حقیقت پر ایمان لانے سے الہام ہی اس کو مانع ہوا۔ جیسا کہ اس نے خود آپ تصریح کی ہے۔ صفحہ اوّل توضیح مرام میں۔ ''میرے اس رائے کے شائع ہونے کے بعد جس پر میں بینات الہام سے قائم کیا گیا ہوں'' تو الہام ہی قرینہ مجاز کا اس کے زعم میں ثابت ہوتا ہے اور کوئی قرینہ عقلی نقلی اہل اسلام کے طور پر نہیں ہے۔ پس لازم آئے گا کہ

قرینہ مجاز کا تیرہ سو برس بعد آنحضرت ﷺ کے قائم ہوا اور آپ کی کلام ناتمام کو تمام کیا۔ اور مفید مطلب واقعی کے بنانا ورنہ پہلی وہ کلام مفید خلاف مطلب کے تھی۔ فصاحت بلاغت کجا بلکہ ضلالت در ضلالت تھی۔ یہ تمسخر من نقانہ اور استہزاء نہیں تو کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ذلک جزاء ھم جھنم بما کفروا و اتخذوا ایتی و رسلی ھزوا (کہف ۱۰۶) اور یہ امر آنحضرت ﷺ کی کمال فصاحت و بلاغت کو داغ لگانے کے لیے کمال شیطنت ہے اور آپ کی فصاحت بلاغت جس طرح موافق و مخالف کے نزدیک مشہور ہے اسی طرح حدیث صحیح میں بھی ثابت و مذکور ہے۔ بعثت[1] بجوامع الکلم (مسلم ج ا ص ۱۹۹ کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ) فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم۔ (رواہ مسلم ایضا) سید المرسلین صلوٰت اللہ و سلامہ علیہ و علی الہ و اصحابہ اجمعین۔ و فی الحدیث متفق علیہ ایضاً۔ ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یسرد[2] الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثاً لوعدہ عادلا حصاہ کما فی (المشکوٰۃ ص ۵۱۹ باب اخلاقہ ﷺ فی صحیح البخاری ج ا ص ۵۰۳ باب صفۃ النبی ﷺ) کان النبی ﷺ اذا تکلم بکلمۃ اعادھا ثلثاً حتٰی تفھم عنہ کما فی (کتاب العلم من المشکوٰۃ ص ۳۳ وفی صحیح مسلم فی خطبۃ النبی ﷺ) امابعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس یہ صاف ظاہر ہے کہ ان احادیث صحیحہ مذکورہ سے آنحضرت ﷺ تقریر تعلیم و افہام تفہیم میں سب انبیاء علیہم السلام پر فوقیت رکھتے تھے تو پھر آپ ﷺ کی کلام کے مقابلے میں محدثین ملہمین کی عبارات الہامات کی کیا حقیقت رہی۔ چہ جائیکہ الہامات اس محدث فی الدین مرتد بالیقین کے۔ معاذ اللہ۔

اور اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے۔ واتینہ الحکمۃ و فصل الخطاب (ص ۲۰) قال ابن عباسؓ بیان الکلام کما فی المعالم یعنی عطا کی ہم نے داؤد کو دانائی اور کھلی بات کرنی جس کو ہر ایک بلا تکلف سمجھے۔ پس حضرت ہمارے محمد ﷺ بالاولیٰ اس کمال میں اعلیٰ و اولیٰ ہیں۔ لقولہ علیہ السلام فضلت علی الانبیاء الخ وقولہ علیہ السلام خیر الھدی ھدی محمد ﷺ۔ مختصر معانی میں ہے۔ وفصل الخطاب۔ ای الخطاب المفصول البین الذی یتبینہ کل من یخاطب بہ ولا یلتبس علیہ وھذا فی المطول کفر اعظم کادیانی علماء مفسرین و محدثین جو ظاہر علم تفسیر و حدیث کا ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہتے ہیں۔ یہ بے مغز خدمتیں ہیں اور یہ تمام خدا تعالیٰ کے نزدیک استخوان فروشی ہے اس سے بڑھ کر نہیں (دیکھو فتح اسلام صفحہ ۸) قال اللہ تعالیٰ ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض و نلعب قل اباللہ وایتہ و رسولہ کنتم تستھزءون لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم (توبہ ۶۵) جو کوئی دین کی باتوں میں ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہ ہو وہ کافر ہوا۔ نہیں تو البتہ منافق ہوا۔ دین کی بات میں ظاہر و باطن با ادب رہنا ضروری ہے۔ (تفسیر موضح القرآن ص ۲۵۵)

اللہ اکبر دین کی بے ادبی سے آدمی کافر و منافق ہو جاتا ہے اگرچہ اعتقاداً نہ ہو۔ معاذ اللہ اگر اعتقاداً ہو جیسا کہ اس ملحد نے عمداً دین کی اہانت کی ہے تو پھر کفر و نفاق اس کے میں کیا شک ہے۔ انواع بارک اللہ رحمہ اللہ میں لکھا ہے

---

[1] اس عبارت کا خلاصہ ترجمہ آنحضرت کی فصاحت و بلاغت اور کلمات جامعہ کہنے کا بیان ہے۔

[2] السرد جودۃ سیاق الحدیث۔ ۱۲ ق

دیئی [1] علم یا عالماں کرے اہانت کو
یا کرے اہانت شرع دی اوہ بھی کافر ہو

اور عیسیٰ علیہ السلام کو اس ملحد نے بتقلید نصاریٰ صلیب پر چڑھا دیا ہے اور کفر و انکار نص قرآنی کا کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَا صَلَبُوْہُ اور عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے۔ یہ بھی کفر صریح ہے۔ قرآن و حدیث کا صاف انکار ہے اور فرشتوں کے عروج و نزول کا انکار۔ بہت نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ صریحہ کا صاف انکار و کفر صریح ہے اور یہ مستلزم ہے۔ اس کفر اعظم کو، کہ قرآن شریف اللہ کی کلام نہیں بلکہ ان ھذا الا قول البشر ہے۔ کیونکہ فی الخارج نہ کوئی جبریل آیا نہ آنحضرت ﷺ کو اس نے کچھ پڑھایا نہ خدا نے جبریل کو فی الواقع اپنی کلام پیغام دے کر زمین پر بھیجا نہ اتارا۔

پس قرآن بشر کی کلام ہوئی پیغمبر ﷺ کے خیال میں خدا تعالیٰ نے پیدا کی فی الخارج خود نہیں فرمائی۔ نہ جبریل کو پڑھائی اور سلف صالح کا یہ مشہور مسئلہ تھا کہ من قال ان القران مخلوق فھو کافر۔

اور خروج یاجوج ماجوج کا انکار بھی کفر صریح ہے اور خروج اور دجال سے مسیح (یعنی قادیانی) کذاب کا انکار اور دعوائے رسول مرسل نبی اللہ ہونے کا اور احمد مبشر بالقرآن ہونے کا بھی کفر صریح ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ ماننا۔ اس ملحد کی نصرانیت ہے اور اپنی ذات کو ابن اللہ کا لقب دینا یہودیت [2] اور یہ جو موحدین ان کفریات صریحہ کو برحق مانتے ہیں وہ بھی کافر مرتد ہیں اور جو خود برحق نہیں جانتے مگر مرزا سے محبت دل و جان سے کرتے ہیں اور اس پر بزرگ کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ ہرگز اس کے کفریات صریحہ مذکورہ پر غیرت ایمانی کو راہ دل میں نہیں دیتے ان میں بھی رائی کے دانے برابر ایمان نہیں۔

عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ ﷺ مامن نبی بعثہ اللہ فی امتہ قبل الاکان لہ فی امتہ حواریون و اصحاب یاخذون بسنتہ و یقتدون بامرہ ثم انھا تخلف من بعدھم خلوف یقولون مالا یفعلون و یفعلون مالا یؤمرون فمن جاھدھم بیدہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بلسانہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل۔

(رواہ مسلم ج ا ص ۵۲ باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان وان الایمان یزید)

"حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو نبی گزرا ہے اس کے حواری اور اصحاب گزر چکے ہیں جو اس کی سنت وطریق کو لیتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو وہ بات کہتے خود نہ کرتے وہ کام کرتے جس کے مامور نہ ہوتے جو ان سے ہاتھ کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مومن ہے جو زبان کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مومن ہے جو دل سے ان کا مخالف ہو وہ مومن ہے۔ اس کے بعد (یعنی اگر دل میں بھی ان کی مخالفت نہ ہو) تو دانہ رائی کے برابر ایمان نہیں ہے۔"

اور جو اس ملحد کو اپنے مکانوں میں جگہ دیتے ہیں اور اس کی مدد میں سرگرم رہتے ہیں وہ اس حدیث شریف کا مصداق ہیں۔ **لَعَنَ اللّٰہُ من اوی محدثا۔**

(رواہ مسلم ج ۲ ص ۱۶۰ باب تحریم الذبح لغیر اللہ و لعن فاعلہ)

---

[1] یہ پنجابی زبان کا شعر ہے اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ جو شخص علم یا علمائے دین یا شرع کی اہانت کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

[2] ان کا یہ قول نحن ابناء اللہ و احباءہ یعنی ہم خدا کے بیٹے اور دوست ہیں۔

یعنی خدا کی لعنت ہے اس پر جو بدعتی ملحد محدث فی الدین کو جگہ دیتا ہے۔ رد تیچری[1] میں لکھا ہے۔

ہک کفر عقیدہ جو حق جانے ہے مرتد یقینوں
اس وچ شک نہ شبہ کوئی ہے صاف ایمانوں دینوں
جویں انکار فرشتیاں یا انکار جناں شیطاناں
یا تھوڑے بیاج حلال پچھانے یا منکر اساناں
یا معجزہ یا ندا منکر ہووے کن تاویلاں خاماں
یا کہے قرآن کلام محمد کافر پاجہ کلاماں
یا آکھے حضرت عیسیٰ تائیں ہے یوسف دا جایا
وچہ قرآن جو قصہ مریم جوٹھا سفنہ آیا
یا آکھے عیسیٰ سولی چڑھیا منے قول نصاریٰ
ہک آیت دا منکر کافر جیوں کر سب دا مارا

اور تاویلیں ملحدانہ اس ملحد کی استہزاء و تمسخر ہے۔ خدا رسول ﷺ کو۔ ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کو سمجھانا نہیں آتا اور میرے الہام بینات ہیں۔ اگر اس کے الہاموں کی ایسی تاویلیں کی جائیں تو مرزا اور مرزائی ضرور تمسخر سمجھیں گے۔

مثلاً الہام انا جعلناک المسیح ابن مریم۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۱۵۵ خزائن ج ۵ ص ایضا)

میں معنی[2] مسیح کذاب ہیں۔ اور یہی معنی بالتحقیق مراد ہیں اور ابن مریم لطیف استعارہ ہے کہ اس ملحد کی والدہ مومنہ تھی اور یہ ملحد مسلمانوں کی نسل سے قطع ہو گیا۔ اور الطف استعارہ یہ ہے کہ مسیح سے مراد وزن فصیل کا ہے جو تیر ہے۔ کما[3] یہ الہام المجذوب الجموتی حدثنی به عبدالغفور قال حدثنی به عبدالواحد قال عبدالغفور حدثه به المجذوب بنفسه اور میں نے فکر کیا ساتویں تاریخ ماہ رجب حال میں بعد نماز فرض عشاء کے، کہ مرزائیوں کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کیا ہے الہام ہوا۔ اولئک هم الكفرون حقا۔[4] هكذا

---

1 رد تیچری مولانا محمد بن بارک اللہ کی تصنیف ایک پنجابی نظم کا رسالہ ہے۔ اس کے اشعار منقول بالا کا، تھوڑی سود کو حلال جاننا، یا معجزات کا انکار کرنا، یا قرآن کو آنحضرت ﷺ کا کلام قرار دینا۔ یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا یا حضرت مریم کے قصہ رویت جبرئیل و بشارت فرزند کو ایک خواب قرار دینا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ کہنا کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے تھے وغیرہ۔

۲ قاموس میں مسیح کے معنی کذاب بھی لکھے ہیں۔ منہ۔

۳ یعنی جیسا کہ جموں کے مجذوب کا الہام شہادت دیتا ہے۔ جو مجھ سے عبدالغفور بن محمد بن عبداللہ غزنوی نے بیان کیا۔ اس کو عبدالواحد داماد حکیم نور الدین نے بتایا۔ انھوں نے خود اس مجذوب سے سنا۔ یہ مجذوب وہ شخص ہے جس کا ذکر قادیانی نے آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۱۹ سطر ۱۳ میں کیا ہے۔ اس مجذوب کو حکیم نور الدین جموں سے قادیان میں جلسہ قرات فیصلہ آسمانی پر لے گیا۔ وہاں یہ مجذوب صاحب نے خواب دیکھا یا ان کو کشف ہوا کہ قادیانی کی ڈیوڑھی میں ایک سفید گھوڑی ہے پھر وہ گدھی بن گئی۔ جس پر کسی نے کہا کہ نور الدین گدھی کی خدمت کر رہا ہے۔ مجذوب صاحب بعارضہ برص یا جذام بیمار ہیں۔ قادیان میں ان کو حکیم نور الدین اس امید پر لے گیا تھا کہ وہاں ان کو شفا ہو گی۔ وہ وہاں سے واپس آئے تو ان کی بیماری اور بڑھ گئی۔ آگے وہ چلتے پھرتے تھے۔ اب اپنی سے معذور ہو گئے ہیں۔ یہ بات خاکسار نے مولوی غلام حسن صاحب امام اہل حدیث سیالکوٹ سے سنی ہے۔ (اڈیٹر)

۴ یہ لوگ پکے کافر ہیں۔

انطبق الهامه بالقرآن والحديث [1] وهكذا تطبيقه بالهامي [2] اللّهم رب جبرائيل و ميكائيل و اسرافيل فاطر السموت والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادک فيما كانوا فيه يختلفون اهدني لما اختلف فيه من الحق باذنک انت تهدي من تشاء الي صراط مستقيم. ان ملحدوں کے حق میں مجھ کو یہ بہت الہام ہوا ہے۔ ان يقولون الا كذبا. نہیں کہتے مگر جھوٹ۔

حرره العبد الضعيف عبدالرحمن المدعوا بمحي الدين من مقام لکھو کے في جواب سوال عافاه اللّٰه و اياي في الدارين   المولوي محمد حسين

الجواب صحيح. الملتجي الي اللّٰه محمد بن مخدومي بارک اللّٰه مرحوم ساکن لکھو کے ضلع فيروز فور پنجاب مصنف تفسير محمدي و انوار محمدي وغيره "یہ جواب صحیح ہے۔"

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

نحمده و نصلي علي رسوله الكريم

مرزا قادیانی کو یہ عاجز پہلے اچھا سمجھتا تھا۔ جب وہ تائید اسلام میں مصروف تھا۔ جب سے اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نبوت کا مدعی ہوا ہے۔ تب سے میں اس کو ملحد و دجال و کذاب سمجھتا ہوں۔

حررہ خادم القوم محمد حسن بن مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ مرحوم ساکن لکھو کے ضلع فیروز پور پنجاب

دستخط و مواہیر علمائے تحریر پشاور

يجب علي كافة المسلمين طراً و علي قاطبة المؤمنين جمعًا ان يحكموا عليه بالكفر والالحاد و يجتنبوا عنه بالغيظ والعناد اذلا شک في كفره و كفر اتباعه و لشياعه لانه دجال كذاب مرتاب في الامر اليقيني وساع في الارض بالفسادهم مؤل للنصوص القرانية علي ماهو متمناد والمحكماة الفرقانية علي ماهو مبتغاه لافشاء الزور والارتداد يذهب تارة الي المذهب السوفسطائية و اخرى الي هوا جسات الشيطانية قد انكر القواطع القطعية و الشريعة الحقة الحقيقة كل ذلک باغواء الشيطان كتب عليه انه من تولاه فانه يضله و يهديه الي عذاب السعير اعوذ باللّٰه من شره ومن شر احباره و انصاره ونتوكل عليه انه هو السميع البصيره.

العبد خادم الفقهاء والمحدثين سيد اكبر شاه حنفي قادري پشاوري

"تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ قادیانی پر کفر و الحاد کا حکم لگاویں اور اس سے کنارہ کش ہوں۔ اس کے اور اس کے پیرو ان کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ یہ دجال و کذاب ہے یقینی امر میں شک لانے والا۔ زمین میں فساد پھیلانے والا۔ آیات قرآن کو اپنی خواہش کے موافق۔ اصل معنی سے پھیرنے والا۔ یہ کبھی سوفسطائی مذہب اختیار کرتا ہے کبھی شیطانی خطرات پر چلتا ہے۔ احکام و اخبار قطعیہ کا منکر ہے۔ شیطان کے بہکانے میں آیا ہوا ہے جس پر یہ حکم ہو چکا ہے کہ جو شخص اس کو دوست بنائے گا اس کو وہ گمراہ کردے گا اور جہنم کی راہ چلائے گا۔ اس کے اور اس کے حواریوں کے شر سے خدا کی پناہ ہے۔"

---

[1] اس کے الہام کی قرآن و حدیث سے یوں ہی موافقت ہو سکتی ہے۔ جو یہاں ہوئی ہے کہ حق سے مرزا کا کاذب ہونا اور قادیانی کا ذلت کی صورت میں دکھائی دینا۔

[2] اسی طور اس کا الہام ہمارے اس الہام سے کہ وہ پکے کافر ہیں مطابق ہو سکتا ہے۔

نحن نتبع مانقح الفحول من العلماء والسالکین بطریق الشریعة والانصاف و نحکم بکفره و اضلاله.
حرره قاضی احمد پشاوری

ہم قادیانی کے باب میں اس حکم کے پیرو ہیں جو علماء نے تحقیق کر کے اس پر لگایا ہے ہم اس کو کافر و گمراہ کنندہ جانتے ہیں۔''

افرایت من اتخذ الٰهه هواه واضله اللّٰه علی علم و ختم علی سمعه و قلبه و جعل علی بصره غشاوة فمن یهدیه من بعد اللّٰه افلا تذکرون اه اولئک الذین اشتروا الضلالة بالهدیٰ والعذاب بالمغفرة فما اصبرهم علی النار ذلک بان اللّٰه نزل الکتاب بالحق و ان الذین اختلفوا فی الکتب لفی شقاق بعید.
العبد فقیر نور محمد مدرس مسجد قاسم علی خان پشاوری

''یہ شخص ان آیات کا مصداق ہے جن میں ارشاد ہے۔ تو نے اس کو بھی دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کو علم کے ساتھ گمراہ رکھا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے۔ اور آنکھ پر پردہ ہے اب اس کو خدا کے سوا کون ہدایت کرے۔ کیا تم پند پذیر نہیں ہوتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خریدا اور بخشش کے بدلے عذاب کو۔ یہ کیسے آگ پر صابر ہیں؟ یہ اس لیے ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب حق کے ساتھ اتاری اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف ڈالا۔ وہ اس کے خلاف میں دور جا پڑے۔''

الحمد للّٰه اولا اخرا والصلوٰة علی نبیه محمد ظاهراً و باطناً و علی اله و اصحابه طرا و جمعا اما بعد فیا ایها الا خوان المؤمنون اذاحکم ببقاء الایمان ان نزول عیسیٰ بن مریم علیه السلام من السماء بعد ظهور المهدی الموعود حق وما قتل عیسیٰ من ایدی الکفار وما صلب بل رفعه اللّٰه الی السماء و نزوله علامة للساعة و یقتل الدجال الاعور من یده وهذه الامور کلها ثابتة بالایت الناطقة والاحادیث القاطعة فکیف من ادعی بانی انا المسیح عیسیٰ حاشا و کلا لیس هو کما یدعی بل هو من احد الدجالین الکذابین وادعاره باطل محض مشتمل علی انکاره من النصوص القطعیة والبراهین الیقینیة ولقدزین الشیطان له عداوة الانبیاء فمن کان عدوا للّٰه و ملئکة ورسله و جبریل و میکائیل فان اللّٰه عدو للکافرین و صار مصداق هذه الأیة فمن اظلم ممن کذب علی اللّٰه وکذب بالصدق اذجاء ه لیس فی جهنم مثوی للکافرین. فمن کان هکذا فهو ضال مضل یضل الناس عن سواء الطریق فاجتنبوا منه ومن احباره و انصاره لعلکم تفلحون من شره.

حرره الفقیر الحقیر حافظ عبدالحکیم قادری پشاوری

''بھائی مومنو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے ظہور مہدی علیہ السلام کے بعد اترنا حق ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے اور نہ مارے گئے بلکہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ ان کا قیامت سے پہلے اترنا قیامت کی علامت ہے۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ یہ سب امور بحکم آیات ناطقہ اور احادیث قاطعہ ہونے والے ہیں۔ پھر جو شخص اب دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسیح ہوں وہ مسیح نہیں ہے بلکہ دجال ہے اور اس کا دعویٰ بحکم آیات و احادیث باطل ہے۔ شیطان نے اس کو نبیوں کی دشمنی اچھی کر دکھائی ہے اور جو نبیوں کا دشمن ہو۔ خدا اس کا دشمن ہے۔ وہ اس آیت کا مصداق ہے جس میں یہ بیان ہے کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر افترا کرے اور حق کو (جب اس کے پاس آ چکا ہو) جھٹلائے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے۔''

ماجاب العلماء الكرام فهو احق بالصواب والجواب. الراقم فقير سيد محمد واعظ مسجد گنج خلف الصدق رئیس العلماء حافظ محمد عظیم مرحوم "جو جواب علماء نے دیا ہے وہ درست ہے۔"

الحمد لله رب العالمين و الصلوٰة والسلام على رسوله محمد خاتم النبيين و على اله و صحبه اجمعين امابعد فلا يخفى على كافة المسلمين المؤمنين بجميع ما جاء به الرسول الامين من الشرع المبين ان نزول عيسٰى بن مريم الصديقة المعدود في اشراط الساعة حق ثابت بالكتاب والسنة الصحيحة الصريحة قال عز من قائل وانه لعلم للساعة. اخرج الحاكم عن ابن عباس هو خروج عيسى كذافی الاكليل في معاني التنزيل وقرئ ابن عباس لعلم بفتحتين بمعنى العلامة واخرج البخاری و مسلم و ابوداؤد والترمذی عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكمًا مقسطاً فيكسر الصليب ويقتل الخنزير و يضع الجزية و يفيض المال حتى لا يقبله احد ثم يقول ابوهريرةؓ اقرؤا ان شئتم وان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته والمعنى مامن احدمن اهل الكتاب ادرک ذلک الوقت الا امن بعيسى عند نزوله من السماء و صحح هذا القول الطبری كذافی تفسير الخازن وقال عطاء عن ابن عباسؓ اذا نزل عيسى الى الاض لا يبقى يهودی ولا نصرانی الا امن به وشهد انه روح الله وكلمة وعبده و نبيه كذافی التفسير الوسيط للامام الواحدی واخرج الامام احمد في مسنده عن عائشةؓ قالت قال رسول الله ﷺ يخرج الدجال فينزل عيسى ابن مريم فيقتله ثم يمكث عيسى فی الارض اربعين سنة امامًا عادلاً مقسطاً و في حديث مسلم عن النواس بن سمعانؓ ذكر رسول الله ﷺ الدجال ذات غداة الى ان قال ثم يأتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بايديهم شيء من اموالهم ويمر بالخربة فيقول لها اخرجي كنوزک فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعوا رجلا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهلل وجهه و يضحک بينما هو كذلک اذ بعث الله المسيح بن مريم عليه السلام فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق واضعًا كفيه على اجنحة ملكين فيطلبه حتى يدركه بباب لُدٍّ فيقتله الحديث والحاصل ان نزول عيسى ابن مريم الموعود فی زمن الاستقبال انما يكون بعد خروج الدجال والاحاديث فيه كثيرة يطول ذكرها بالاستيفاء وهو الأن حی فی السماء و هذا قول اهل الحق المعول عليه لقوله تعالى وما قتلوه يقينًا بل رفعه الله اليه د ای الى السماء قاله الحسن البصری كمافی تفسير الامام الواحدی و ينزل عند قرب الساعة كهلاً.

رسالته ثلاثين شهراً ثم رفعه الله اليه كذافی تفسير الخازن قالوا وما وصل الى سن الكهولة ففيه اشارة الى نزوله من السماء كذافی تفسير جامع البيان فاخبر الله تعالى يرفعه اليه حيا بعدما وعده وقال ياعيسى انی متوفيک ورافعک الي والمراد هنا توفى النوم و عليه الاكثرون كما فی جامع البيان ومثله قوله تعالى وهو الذی يتوفكم بالليل و يعلم ماجرحتم بالنهار والاية فالتوفى اعم من الاماتة ويدل عليه قوله الله تعالى يتوفى الانفس حين موتها والتي لم تمت فی منامها

فيمسك التي قضى عليها الموت و يرسل الاخرىٰ الي اجل مسمى ان في ذلك لايت لقوم يتفكرون ٭ فمن تفكر في قوله تعالى حكاية عن قول عيسى عليه السلام يوم القيمة فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم الأية علم انه لم يرد به الاماتة بشهادة الايات السابقة والاحاديث الصريحة المذكورة وبالجملة ان اللّٰه تعالى لم يذكر في هذه الأيت الا توفي عيسى ابن مريم ولم يذكر في القران انه اماته قبل التوفي والرفع او بعده في السماء بل النصوص ناطقة بانه حي ينزل عند اقتراب الساعة فمن انكر نزول عيسى ابن مريم الصديقة مدعيًا انه مات في الحقيقة ثم جعل هذا انكار تمهيداً لاثبات دعوى المسيحية الجديدة وادعاء المماثلة العيسوية في وصف النبوة واختار مسلك الملاحدة والباطنية وصرف النصوص الواردة في نزول عيسى بن مريم نبى بنى اسرائيل بضرب من التمحل الباطل وفاسد التاويل الى معان توافق بغية هواه وهذيان يطاق هفوة مدعاه و حرف الكلم عن مواضعه و وضع الكلام الحق في غير موقعه فادعى النبوة الشرعية وانكر الاحكام المحكمة القطعية فهو كافر ملحد كذاب لايخفى الحاده وكفره وكذبه على اولي العلم في هذا الباب فان سيدنا محمداً ﷺ خاتم النبيين بنص القران المبين وقال القاضى عياض فى كتاب الشفاء في حقوق المصطفى من ادعى نبوة احد بعد نبينا عليه الصلوٰة والسلام او ادعى النبوة لنفسه اوجوز اكتسابها والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة الى ان قال فهو لاء كلهم كفار مكذبون للنبى ﷺ لانه اخبر انه ﷺ خاتم النبيين ولا نبى بعده و اخبر عن اللّٰه تعالى انه خاتم النبين و اجمعت الامة على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه هو المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا شك في كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعًا اجماعًا و سمعا وكذلك وقع الاجماع على تكفير كل من دافع نص الكتاب او خص حديثًا مجمعا على نقله مقطوعا به مجمعا على حمله على ظاهره انتهى كلامه ملخصاً وقال الامام الصابوني في الكفاية التي صنفها في عقائد اهل السنة والجماعة مالفظه العدول عن ظواهر النصوص من غير ضرورة الحاد محض انتهى قال اللّٰه تعالى ان الذين يلحدون في ايتنا لا يخفون علينا افمن يلقى في النار خيرام من ياتي امنا يوم القيمة اعملوا ماشئتم انه بما تعملون بصير . واللّٰه سبحانه و تعالى وعد بحفظ كتابه المبين من تحريف الملاحدة المضلين فقال انا نحن نزلنا الذكر و انا له لحافظون فاقام العلماء الصالحين على ابطال تاويل الملحدين فدونو علم الكتاب والسنة الذى هو اساس الاحكام الشريعة الاصلية والفرعية في الكتب المبسوط المضبوطة المشهورة التي تداولها اهل السنة والجماعة في الاعصار الماضية الى الآن وعنه عليه السلام لايزال يحمل هذاالعلم من كل خلف عذوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين والملحد الذى ذكرنا سابقا ليس نظير عيسى ابن مريم الصديقة بل مثيل الاسود العنسى ومسيلمة اليمانى في دعوى النبوة داخل في سلسلة الكذابين الذين اخبر عن خروجهم النبي الصادق الامين فقال ﷺ لاتقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبًا من ثلثين كلهم يزعم انه رسول اللّٰه اخرجه مسلم وغيره فثبت بهذا التفصيل وواضح الدليل ان الملحد المسطور

علي الوصف المذكور دجال كذاب استحوذ عليه الشيطان فحمله علي ذلك الهذيان و الطغيان وهو المفسد الساعي في افساد عقائد المؤمنين وايقاع التشويش في صدور عوام المسلمين وعندي ان ترك المباحثة مع الملحد المسطور اولي ولا ماتة قوله الزائغ احري بل الواجب لتنفير العوام تشهير فساد عقائده بين الانام والله در من قال بالجهر ولن يصلح العطار ما افسده الدهر حفظ الله المؤمنين من شره و ضره ومن كره بعد قره ثم العجب العجاب من بعض اولي الالباب وجمع من اهل العلم في الباب كيف اغتروا باقوال الملحد البطال و تنزلوا الي مدارك الجهال فامنوا باباطيل ذلك الضال زاعمين انه صادق وموحد ذوحلم. لابل هو مارق و ملحد في سلم. اتخذ الهه هواه واضله الله علي علم و اعجب من هذا انهم يزعمون انفسهم كحواري المسيح عيسي ابن مريم الصديقة كلا بل هم انصار المسيح الدجال العور في الحقيقة فاوردوا كثيراً من العوام كالانعام في ورطة الضلالة و افسدوا عليهم عقائد هم القديمة الحقة فما ربحوا في البضاعة و التجارة الا الهلكة والخسارة اية خسارة خسارة الدنيا و الاخرة فان لم ينتهوا عن تلك الاقاويل التي يلقي عليهم العزازيل فعسي الله ان يسلط عليهم النقاد فيفحمهم اي يسكتهم او ... لفظ يقبحهم و يرميهم بالكساد ويشيع اخبار فضحهم في جميع البلاد فتتفق علي تضليلهم و تسفيههم السنة جميع اهل الرشاد ولا يبقي لكيدهم تاثير ولا لمكرهم مجالس وعند الله مكرهم و ان كان مكرهم لتزول منه الجبال و عما قليل ليصبحن نادمين و لتعلمن نباه بعد حين.

حرره الفقير محمد ايوب الحنفي البشاوري خادم الفقه والحديث والتفسير

"حمد وصلوٰت کے بعد۔ مومنوں کو معلوم ہو کہ علامات قیامت میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول شمار کیا گیا ہے وہ حق ہے۔ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ علم قیامت ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا مراد ہے۔ ایسا ہی تفسیر اکلیل میں ہے۔ ایک قرأت میں علم کی جگہ علم بفتح لام ہے جس کے معنی علامت ہے۔ بخاری وغیرہ نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل ہو کر آئیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کریں گے۔ مال کی ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ چاہو تو (اس کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھو۔ وان من اهل الكتب الایه. جس سے یہ مراد ہے کہ جو اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ وقت پائے گا۔ وہ ان پر ایمان لے آئے گا۔ اسی قول کو تفسیر آیت میں طبری نے صحیح کہا ہے۔ چنانچہ تفسیر خازن میں ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے تب کوئی یہودی و نصرانی ایسا نہ ہوگا جو یہ شہادت نہ دے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ایسا ہی تفسیر وسیط میں ہے۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دجال نکلے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ پھر وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے۔ امام عادل اور حاکم منصف ہو کر۔ اور صحیح مسلم میں نواس بن سمعانؓ سے حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا ذکر کیا تو فرمایا کہ وہ ایک قوم کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی بات کو رد کریں گے تو تہی دست ہو جائیں گے پھر وہ کھنڈروں پر گزرے گا۔ ان کو کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو تو وہ اپنے خزانے نکال دیں گے جیسے شہد کی مکھیاں نکلتی ہیں۔ پھر وہ ایک آدمی کو بلا کر دو ٹکڑے کر دے گا پھر اس کو بلائے گا تو وہ چمکتے چہرہ اور ہنستے منہ

سے آنے گا۔ ایسی حالت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے اور دجال کو دروازہ لد کے پاس پا کر قتل کریں گے۔ الحاصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دجال کے بعد نزول فرمانا زمانہ آئندہ میں ہوگا اور اس وقت تو وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور یہی اہل حق کا قول ہے جس پر اعتماد ہے۔ اس پر یہ قول خداوندی کہ یہودیوں نے یقیناً اس کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا ہے دلیل ہے۔ اپنی طرف اٹھانے سے آسمان پر اٹھانا مراد ہے۔ چنانچہ حسن بصری نے کہا ہے ایسا ہی واحدی کی تفسیر میں ہے اور اس پر یہ قول خداوندی کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام گہوارہ میں اور سن کہولت میں (کہلیں) کلام کریں گے۔" بھی دلیل ہے ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ جب وہ رسول ہوئے تو تیس برس کے تھے۔ پھر بعد رسالت وہ تیس مہینے ٹھہرے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کو اٹھا لیا۔ ایسا ہی تفسیر خازن میں ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہولت کو نہ پہنچے تھے کہ اٹھائے گئے۔ لہٰذا اس آیت میں یہ ارشاد ہے کہ وہ آسمان سے اتریں گے (تاکہ سن کہولت میں ان کا کلام کرنا پایا جائے) ایسا ہی تفسیر جامع البیان میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو زندہ اٹھانے کی اپنے اس وعدہ کے بعد خبر دی ہے جو ان کو دیا گیا تھا کہ اے عیسیٰ میں تجھے قبض کرنے والا اور اٹھانے والا ہوں۔ اس آیت میں لفظ توفی سے نیند مراد ہے چنانچہ اکثر علماء کا قول ہے۔ ایسا ہی جامع البیان میں ہے۔ اس کی نظیر وہ قول خداوندی ہے جس میں ارشاد ہے کہ خدا تم کو رات کے وقت توفی کرتا ہے۔ توفی موت کے سوا اور صورتوں سے بھی ہو سکتی ہے۔ اس پر وہ آیت شاہد ہے جس میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جانوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جو نہیں مرتے ان کو نیند میں۔

جو شخص اس قول خداوندی میں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھانے کا وعدہ دیا گیا ہے تامل کرے گا۔ وہ جان لے گا کہ اس سے موت دینا مراد نہیں چنانچہ آیات و حدیث اس پر شاہد ہیں۔ بالجملہ ان آیات میں حضرت عیسیٰ کے توفی بمعنی قبض کا ذکر ہے۔ نہ یہ کہ خدا نے ان کو مار دیا ہے اور نصوص صحیحہ ناطق ہیں کہ وہ زندہ ہیں۔ پھر جو شخص ان کو مردہ سمجھتا ہے اور ان کے نزول کا منکر ہے اور اس سے وہ اپنے مسیح ہونے کی پٹری جماتا ہے اور تاویل و تحریف آیت و احادیث متعلقہ نزول مسیح میں مسلک ملاحدہ باطنیہ کا اختیار کرتا ہے اور اپنی نبوت کا مدعی ہو بیٹھتا ہے۔ وہ کافر و ملحد و کذاب ہے۔ اس کے الحاد و کفر و کذب میں کوئی شک نہیں۔ قاضی عیاض نے شفا میں کہا ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی ہو اور اپنی کمائی اور صفائی قلب کے ذریعہ سے حصول نبوت کو جائز رکھے یا نزول وحی کا مدعی ہو۔ گو مدعی نبوت نہ ہو وہ کافر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا سمجھنے والا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور اس پر امت کا اتفاق ہے کہ ان آیات و احادیث کے ظاہری معنی مراد ہیں۔ نہ کوئی تاویلی معنی۔ ایسے لوگوں کے کفر پر اجماع ہے۔ ایسا ہی ان لوگوں کے کفر پر جو نص کتاب اللہ کو دفع کریں۔ یا کسی ایسی حدیث میں جو اتفاقی صحیح اور ظاہری معنی پر یقیناً محمول ہو۔ کوئی تخصیص نکالیں۔

امام صابونی نے کفایہ میں کہا ہے کہ "ظاہر معنی آیات و احادیث سے بلا ضرورت عدول کرنا الحاد ہے۔" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم پر وہ لوگ مخفی نہیں جو ہماری آیات میں الحاد کرتے ہیں۔ کیا جو شخص آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا جو باامن قیامت کے دن حاضر ہو۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب کی محافظت کا خود وعدہ کر لیا ہے۔ لہٰذا اس نے ایسے علماء کو پیدا کر دیا ہے جو ان ملحدوں کی تحریف سے دین کو بچاتے چلے آئے ہیں۔

یہ ملحد قادیانی حضرت مسیح کا مثیل و نظیر نہیں بلکہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کا نظیر ہے اور ان کذابین کے سلسلہ میں داخل جن کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ ملحد مذکور دجال ہے۔ شیطان اس پر مسلط ہے جو اس سے یہ بکواس کرا رہا ہے۔ وہ مفسد ہے مسلمانوں میں فساد پھیلا رہا ہے۔ میرے نزدیک ایسے ملحد سے مباحثہ ترک کر کے عام مسلمانوں کو اس کے عقائد باطلہ کے فساد سے مطلع کر کے متنفر کرنا چاہیے۔ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض اہل علم اس ملحد بطال کے اقوال سے دھوکا کھا بیٹھے ہیں اور خود جاہل بن گئے اور اس گمراہ کے باطل خیالات کو حق اور اس کو اہل علم سمجھنے لگ گئے ہیں اور خود اس کے حواری بن بیٹھے ہیں۔ وہ مسیح دجال کے مددگار ہیں۔ وہ اس سے باز نہ آئیں گے تو خدا ان پر بھی ایسے لوگوں کو مسلط کرے گا جو ان کے کھوٹ و فساد کو ظاہر و مشتہر کریں گے۔ پھر وہ سخت نادم ہوں گے۔"

ماقال اعلمنا و مدققنا فهو عين الصواب لاشک فی نزول عیسٰی وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها یدل علیه سیاق النظم و سیاقه ومن معتقدی ان نزول عیسٰی حق ثابت بالادلة القاطعة من الایات والاحادیث واجماع الامة فمن انکر فانکاره من الادلة المذکورة فهو معرض عن طریق الرشاد و مروج سبیل الالحاد. کتبه فقیر مسعود خلف مفتی برکت الله مرحوم

"جو ہم سے بڑھ کر عالم اور مدقق نے کہا ہے وہ عین صواب ہے۔ اس میں شک نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ آیۃ لعلم للساعة کا بیان اور سیاق اس پر دلیل ہے۔ میرا یہی اعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی دلائل آیات و احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے پس جو اس کا منکر ہے۔ وہ رشد کے طریق سے منہ پھیرتا ہے اور الحاد کے طریق کو رواج دے رہا ہے۔"

اللّٰهم انی اعوذبک من فتنة المسیح الدجال. بہت افسوس بحال مرزا قادیانی آتا ہے۔ اغلب یقین ہے کہ ابلیس لعین نے ان کو بہکایا ہے۔ یہ عقائد و کلمات ان کے جو انھوں نے توضیح مرام و ازالہ اوہام میں تحریر کیے ہیں کفر ہیں اور قائل اس کا کافر ہے۔ جو جناب مولانا ابوالفضل روی مولوی سید نذیر حسین صاحب و مولانا جناب ابوسعید صاحب نے فتویٰ دیا ہے وہ حق ہے واللہ الموفق بالصواب۔ العبد قاضی عبدالقادر پشاوری

جو فتویٰ کہ علمائے ہندوستان و پنجاب نے ورحق غلام احمد قادیانی دیا ہے وہ صحیح ہے اور معتقد اعتقاد توضیح المرام کافر ہے۔

جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
العبد ملا محمد بشیر سوات	ملا محمد منیر	ملا اللہ داد تصیر بگرام
جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
ملا معز الدین تنگی سپہ ہشت نگر	ملا وجیہ الدین	ملا اسمٰعیل اوڈی گرام سوات
جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
ملا بشیر محمد	قاضی عبدالخالق ماجور	ملا فصیح الدین یوسف زئی

قائل و معتقد وفات مسیح و نہ آمدن وے بایں دنیا بقرب قیامت و مقتول گردیدن وے وغیرہ امور کہ در فتویٰ تمامہ علمائے ہندوستان و پنجاب درج اند، اگر غلام احمد قادیانی ایں کلمات گفتہ باشد یا اعتقاد وے بریں باشد وے بموجب شرع شریف کافر مطلق است و اعوان وے اگر ایں اعتقاد داشتہ باشند کافر اند۔

معتقد ما في هذا السوال في العقائد والبيان قد استهوته الشياطين في الارض حيران له اصحاب يدعونه الى الهدى ائتنا. فماياتي اليهم موفقا. ومنشأ اعتقاده الفاسد انه ماميّز بين الهام الرحمن ووسوسة الشيطان وبين خواطر الروح و هوى النفس والطغيان، وترك ماوجب عليه من تطبيق الخيالات والخطرات بالقران والسنة واجماع الامة المرحومة. فالواجب عليه ان يتوب. فانه وقع في اكبر الكبائر من الذنوب.

العبد رحمت الله عفا الله

''عقائد مذکورہ سوال کے معتقد کو شیاطین نے زمین میں بہکا رکھا ہے۔ وہ حیران ہے لوگ اس کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں مگر وہ نہیں آتا۔ اس کے فساد و اعتقاد کا منشا یہ ہے کہ وہ الہام رحمانی اور وسوسہ شیطانی میں تمیز نہیں کرتا اور اپنے خطرات و خیالات کو قرآن و حدیث و اجماع پر عرض کرنا چھوڑ بیٹھا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ توبہ کرے وہ بڑے گناہ میں جا پڑا ہے۔''

علمائے راولپنڈی و ہزارہ......

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين لاريب ان العقائد المذكورة في السوال كفر و نفاق و زندقة والحاد واحداث و ضلال فان لم يكن صاحبها كافراً و ملحدا وزنديقاً و منافقًا فليس في الارض كفرو الحاد زندقة فلعنة الله على من اسس الضلال وغيّر الدين وحرّف النصوص واسأ الظن بالله وبانبيائه وشرعه و قال اوحي الّي ولم يوح اليه شئ و على اعوانه وانصاره السفهاء الاذلين ولا شك في كونه من الدجاجلة عصمنا الله تعالىٰ من كيده و اضلاله امين.

كتبه عبدالاحد ابن القاضي محمد حسن خانپوري عفا الله عنهما

''اس میں شک نہیں کہ عقائد مذکورہ سوال کفر والحاد اور چھپا ارتداد و نفاق ہے۔ اس پر خدا کی لعنت ہو جس نے گمراہی کی بنیاد ڈالی ہے اور خدا و رسول ﷺ اور شرع پر بدگمانی کی اور یہ کہا ہے کہ میری طرف وحی ہوتی ہے اور واقعہ میں نہیں ہوتی ایسے ہی اس کے انصار مددگاروں پر جو بے عقل و ذلیل ہیں۔ بے شک وہ دجال ہیں۔ خداوند کریم ان کے مکر و گمراہی سے بچائے۔''

الحمد لله رب العالمين والصلوة على رسوله محمد و اله و صحبه اجمعين. امابعد فيقول احقر عبادي الباري محمد الخانفوري ان ماقال شيخنا السيد نذير حسين و بركتنا المولوي عبدالجبار الغزنوي سلمهما الله تعالى في الدارين وغيرهما من العلماء الكرام في حق الكاديانى فهو حق و صواب لا شك انه من الدجاجلة اعاذنا الله من هذه العقيدة الفاسدة امين

حرره محمد بن محمد حسن خانفوري عفى عنه

''جو کچھ ہمارے شیخ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب اور ہماری برکت مولوی عبدالجبار صاحب وغیرہ علمائے کرام نے قادیانی کے حق میں کہا ہے وہ حق ہے اور بے شک قادیانی دجالوں میں سے ہے۔''

الحمد لله والصلوة والسلام على رسوله الذى بعث بالحق ليظهره على الدين كله امابعد فيقول احقر العباد محمد بن سالم المكرامي ان ماقال العلماء في تكفير مرزا الكاديانى فهو حق و صواب ولا شك ان من مات بهذه العقائد الفاسدة ولم يتب فهو في نارجهنم خالدًا فيها. اللهم

اعذنا من هذه العقيدة الباطلة، الحق يعلوا ولا يعلی علیه۔ فقیر محمد بن سالم المکرانی عفی عنه

''جو کچھ علماء نے تکفیر قادیانی کے باب میں کہا ہے وہ حق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص ایسے عقائد فاسدہ پر بلا توبہ مرے وہ جہنم میں رہے گا۔''

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم. امابعد فما قال العلماء فی تکفیر میرزا کادیانی فهو صحیح و کفره ثابت و عقائده مخالف الکتاب والسنة. وقوله انا مثیل المسیح و عیسی ابن مریم مات قدعواه باطل وهو دجال کذاب خارج عن الاسلام لقوله ﷺ سیکون فی امتی کذابون کلهم یزعم انه نبی الله و انا خاتم النبیین لانبی بعدی. العبد تاج دین گجراتی پنجابی

''علماء نے جو کچھ تکفیر قادیانی کے باب میں کہا ہے وہ صحیح ہے اور اس کا کفر ثابت اور اس کے عقائد کتاب و سنت کے مخالف ہیں۔ اس کا یہ کہنا کہ میں مسیح عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کا مثیل ہوں، ایک باطل دعویٰ ہے اور وہ دجال و کذاب ہے۔ اسلام سے خارج۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ میری امت میں کذاب پیدا ہوں گے جو دعوائے نبوت کریں گے اور میں نبیوں کا خاتم ہوں۔''

ماقال العلماء المحققون فی الکادیانی حق وصواب. ''جو علمائے محققین نے قادیانی کے حق میں کہا ہے وہ حق ہے۔ نیاز اگین قاضی محسن الدین عفی عنه

میں نے یہ فتویٰ اول سے آخر تک بنظر غور دیکھا اور اس سے پہلے اس شخص کے رسائل فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالہ اوہام وغیرہ بھی دیکھے اور اس کے بعض مریدوں۔ نیم ملا خطرۂ ایمان سے مباحثہ کا بھی اتفاق پڑا اور خود مرزا سے بھی الہام کے بارہ میں بالمشافہ ایک سوال کیا تھا جس کے جواب میں وہ مبہوت رہ گیا تھا۔ غرض میں ان کے مذہب اتباع ہوا، سے پورا واقف ہوں۔ حضرت مجیب نے ان کے حق میں جو کچھ فرمایا ہے وہ سب صحیح اور بجا ہے۔ بلکہ یہ گمراہ فرقہ اس سے بھی زیادہ کے مستحق ہیں۔ ارحم الراحمین ان کو توبہ نصیب کرے اور اپنی مخلوق کو ان کے شر سے بچائے اور ان کا رد کرنے والوں کی مدد کرے۔ ہدایت اللہ امام مسجد موصد ین صدر پنڈی

ان هذه العقائد الاخیرة التی ذکرت فی رسائل الکادیانی باطلة زائغة مضلة فانها مخالفة للکتاب والسنة واجماع الامة و معارضة للاخبار و الآثار الصحیحة واقوال المرضیة و مباینة لاهل السنة والجماعة و موافقة لاهل البداعة والهوی واهل الکتب من الیهود و النصاریٰ واهل الالحاد والزنادقة والهنود والفلاسفة یاللعجب ان قائلها ینکر خوارق الملائکة والانبیآء والاولیاء یدعی هومن فسه صدورها و یختار علمه و فهمه علی علمهم و فهمهم وهذا ضلال صریح و عوال قبیح. اللّٰهم تب علیه ان تاب عنها و اهلکه ان بقی علیها و طغی و اعذنا منها ماجعلنا من المهتدین واحفظنا عن مکر الماکرین. امین ثم امین برحمتک یاارحم الراحمین.

حافظ عبدالهادی اعاذه الله من الاعادی شاه پوری ثم لندی

''قادیانی کے یہ آخری عقائد جو اس کے رسائل میں مذکور ہیں باطل ہیں۔ کتاب سنت و اجماع امت کے مخالف ہیں۔ احادیث و آثار صحیحہ کے معارض، اقوال پسندیدہ اہلسنت سے مبائن، اہل بدعت، یہود، نصاریٰ ملحدوں جیسے مرتدوں، ہندوؤں، فلسفیوں کے موافق ہیں۔ تعجب ہے کہ قادیانی ملائکہ اور انبیاء و اولیاء کی خوارق کا منکر ہے اور خود ان امور کا مدعی اور اپنے علم و فہم کو ان کے علم و فہم سے بہتر سمجھتا ہے۔ یہ صریح گمراہی اور جہل ہے۔

خداوند اس کو تو بہ نصیب کرے یا ہلاک کرے۔"

علمائے جہلم و قرب و جوار آں

بندہ کو بسبب استماع اخبارات و حالات حسنہ مرزا قادیانی کے جو عن العموم واصل ہوتی تھی حسن ظن بلیغ تھا اور اس کو زمرۂ صالحین میں شمار کرتا تھا اور اب تک اس کی تصنیفات دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا چونکہ یہ فتویٰ دیکھا اور مرزا کے معتقدات سے اطلاع ہوئی تو حسن ظن مرتفع ہوا۔

مرزا اگر فی الواقع عقائد محررہ فتویٰ کا معتقد ہے تو بلاشک وہ ارتداد و الحاد میں داخل اور مستحق وعید ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ کا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم العبد احمد الدین دریالوی علاقہ جاب تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم حال وارد جہلم

سبحانک لاعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ ان کان عقائدہ ھکذا فجمیع ما حررہ العلماء فی حقہ صحیح ابو عبدالبصیر میر حمزہ ھزاروی

"مرزا قادیانی کا یہی اعتقاد ہے تو جو کچھ علماء نے اس کے حق میں لکھا ہے صحیح ہے۔"

الحمد للہ العزیز الرحیم والصلوۃ علی نبیہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ المتبعین للدین القویم۔ امابعد۔ بندہ زمانہ ملاقات سے مدت تک مرزا کی کمال دیانتداری اور اونچے درجے کی پرہیزگاری اور داعی الی اللہ ہونے کا بہ نہایت جاں نثاری صمیم قلب سے معتقد تھا اور اس کو زمرۂ غمخواران خلق اللہ سے سمجھتا تھا اور ابتداء میں ایسی باتیں سن کر کہتا تھا کہ سبحان ھذا بھتان عظیم لیکن چونکہ مدت سے مشہور ہو رہا ہے کہ وہ بذریعہ تحریرات مطبوعہ مشتہرہ کے ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے جو مولوی ابوسعید محمد حسین معتمم اشاعۃ السنہ بٹالوی صاحب کے سوال میں بحوالہ تحریرات مذکورہ درج ہیں۔ اور وہ تحریرات آج تک مجھ کو باوجود سعی و جستجو کے میسر نہیں ہوئیں تاکہ میں ان کے مطالعہ سے حسب استعداد اپنی کے، دجالیت و کذابیت و اسلام کے دائرہ سے خارج ہونے یا حقانیت و ربانیت و صداقت و اشاعت اسلام مرزا کی ایسی یقینی اور قطعی سند حاصل کرتا اور پھر دستخط کرتا کہ اس کو عالم الغیب الشہادۃ کی حضور میں پیش کر سکتا اور فرمان ایزد سبحان کا بھی بے تحقیق لکھنے اور کہنے اور کرنے سے شدت سے منع کرتا ہے کہ ولا تقف مالیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا اور ایضا الیوم نختم علی الخ اور نبی الرحمت نے فرمایا ہے کہ الشاھد یری مالا یری بہ الغائب اور غائب پر حکم لگانے سے روکا ہے اور سوال میں بھی بحوالہ تحریرات مرزا کی مسطور ہے کہ وہ ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے۔ لہٰذا نہ مطلقاً بلکہ مقیداً لکھا جاتا ہے کہ اگر مرزا ایسے اعتقادات کا معتقد و مدعی ہے جو سوال میں درج ہے تو بے شک وہ انھیں فتووں کا مستوجب و مستحق ہے جو علمائے ربانیین نے اس کے حق میں لگائے ہیں اور معاذ باللہ کہ کسی کے حق میں تقلیداً اور سمعاً کوئی فتویٰ دوں اور لکھوں۔ اعوذ باللہ من شرور نفسی ومن سیئات اعمالی اللھم انت نفسی تقوھا وزکھا فانک خیر من زکھا امین یا ارحم الراحمین۔

العبد[1] برھان الدین جہلمی

---

[1] مولوی برہان الدین صاحب کی نسبت گجرات و پشاور کے مرزائی صاحبوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ انھوں نے اپنی شہادت سے جو اس فتویٰ پر لکھی ہے رجوع کر لیا ہے۔ جو بات مولوی برہان الدین صاحب کو پہنچی تو انھوں نے بذریعہ خاص مراسلت ہم کو اس سے اطلاع دی اور یہ بھی لکھا کہ میں اب تک اس اپنی شہادت پر قائم ہوں۔ مرزائی جیسانی اس پر بولیں گے تو ہم مولوی صاحب کا خط چھاپ دیں گے۔

اگر عقائد مرزا کے اسی طرح پر ہیں جو اس میں تحریر ہیں تو جواب یہی ہے جو فتوے میں تحریر ہے۔

فیض احمد جهلمی

هذا الجواب صحیح وما قال مرزا باطل عند اهل السنة والجماعت.

احقر العباد فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جهلم

"یہ جواب صحیح ہے اور جو مرزا نے کہا ہے وہ اہل سنت کے نزدیک باطل ہے۔

یہ عقیدہ مخالف عقیدہ اہل سنت و جماعت کے ہے۔ عبدالودود سلطان محمود عفی عنه جهلمی

علمائے گجرات وحوالی آں

جو عقائد مع دلائل مرزا قادیانی کے اس فتوے میں درج ہیں وہ تمام اہل حق کے خلاف ہیں۔ اہل حق تو یہ کہتے ہیں۔ النصوص تُحْمَلُ علی ظواهرها والعدول الی معان یدعیها اهل الباطل الحاد. قال الله تعالی ان الذین یلحدون فی ایتنا لایخفون علینا. عبدالرحمن ساکن موضع دینه ضلع گجرات

من کان اعتقاده مخالفا للسنة والجماعة فهو مبتدع متبع غیر سبیل المؤمنین اعاذنا الله و اخواننا المسلمین من اباطیله الکاذبة و معتقداته الباطلة. العبد فضل الدین گجراتی

"جس شخص کا اعتقاد اہل سنت جماعت کے مخالف ہے وہ بدعتی ہے مومنوں کی راہ کے سوا۔ اور راہ چلنے والا۔ خدا اس کے جھوٹے عقائد سے مسلمانوں کو بچائے۔"

عقائد میرزا غلام احمد الکادیانی من الاعتزال. والفلسفة والذین سموا باهل السنة والجماعة من وقت بدع النزاع بین فرق المسلمین بمراحل منه کل حزب بمالدیه فرحون عهدی مافی الفاظی من غیر تبذیر والاتقتیر ابوالفیض محمد حسن حنفی از بهیں تحصیل چکوال ضلع جهلم

"قادیانی کے عقائد معتزلہ اور فلسفہ کے عقائد ہیں۔ جو لوگ اہل سنت کہلاتے ہیں وہ ان عقائد سے کوسوں دور ہیں۔ میری یہی رائے ہے جس میں نہ کمی ہے نہ زیادتی۔"

علمائے سیالکوٹ

الحمد لله وکفی و سلام علی عباده الذی اصطفی و علی اله اهل التقی امابعد اس عاجز کو سیدنا مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی تحریر سے اس سوال کے جواب میں کلی اتفاق ہے۔ والله اعلم و علمه اتم.

ابوعبدالله عبید الله معروف بمولوی غلام حسن

علمائے وزیرآباد

الحمد لاهله والصلوٰة علی أهلها. امابعد فقد طالعت مرة بعد اخری. کتب الکادیانی و رسائله فوجدتها مملوة بالکفر والالحاد والکذب علی الله ورسوله و الطعن علی اهل الحق فانه یسلم امراً مرة وینکره اخری. طریقته طریقة اهل الالحاد والفساد. ومذهبه مذهب اهل الزیغ والعناد. هو دجال من الدجاجلة الذین اخبرعنهم المخبر الصادق و متبع غیر سبیل المؤمنین و متمسک بدلائل الملحدین و خداع للمسلمین. من طالع کتبه و وازنها بالکتاب والسنة فلا یخفی علیه ما قلنا اعاذنا الله و جمیع المسلمین من عقیدته الباطلة وطریقته الکاسدة وارشدنا الی طریق الصواب الذی اختاره العباده لعباده الذین هم اولو الفضل واولو الالباب. حافظ عبدالمنان

''بعد حمد وصلوٰۃ۔ میں نے قادیانی کی کتابوں کا بارہا مطالعہ کیا تو ان کو کفر والحاد سے اور خدا و رسول پر افتراء سے پُر پایا۔ وہ کہیں کسی امر کو تسلیم کرتا ہے کبھی اس سے انکاری ہوتا ہے۔ اس کا طریق اہل الحاد و فساد کا طریق ہے اور اس کا مذہب کجی اور عناد والوں کا مذہب ہے۔ وہ ان دجالوں میں سے (جن کے آنے کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے) ایک دجال ہے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ چلنے والا اور ملحدین کے دلائل سے تمسک کرنے والا۔ مسلمانوں کو دھوکا دینے والا جو شخص اس کی کتابوں کو دیکھ کر قرآن و حدیث سے ان کا مقابلہ کر لے گا اس پر ہمارا یہ بیان مخفی نہ رہے گا۔ خدا مسلمانوں کو اس کے عقیدۂ باطلہ سے بچائے اور طریق صواب پر چلنے کی ہدایت کرے۔''

احمدک یامن له الحمد واصلی علی من علیه الصلوٰة اما بعد فقد نظرت فی رسائل القادیانی نظر الانصاف و سمعت مقالاته فوجدتها داعیةً الی الاعتساف وهو رجل قبیح، قبح اللّٰه وجهه ووجه اتباعه مادام علی هذا المنهاج. او تاب اللّٰه علیه و علی اتباعه ان رجع عن هذا الاعوجاج. العبد المسکین فقیر جلال الدین.

''بعد حمد وصلوٰۃ۔ میں نے قادیانی کے رسائل کو غور سے دیکھا اور اس کے مقالات کو سنا تو ان کو بے انصافی اور زیادتی کی طرف داعی پایا۔ خدا اس کا اور اس کے اتباع کا جب تک وہ اس طریق پر رہیں منہ برا کرے یا ان کو توبہ کی توفیق دے۔''

فقد طالعت هذا السوال والجواب. بالتامل والصواب فوجدته حقا قویًا وجوابا صحیحا و فصل الخطاب ولا ریب ان القادیانی ضال مضل مفتر علی اللّٰه ورسوله و متبع فی الاسلام طریقة الجاهلیة و مطلب بذالک العروض الدنیویة و مسود وجهه بفعله القبیح صب علیه ربه سوط العذاب او یهدیه الی سبیل اولی الابصار واولی الالباب. حررہ محمد عبدالقادر سخانوی

''میں نے ان سوال و جواب کو تامل سے دیکھا تو اس جواب کو حق وقوی اور چکوتا حکم پایا۔ اس میں شک نہیں کہ قادیانی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا۔ خدا و رسول پر افتراء کرنے والا۔ اسلام میں رہ کر کافروں کا طریق چاہنے والا اور اس ذریعہ سے دنیا کمانے والا۔ اس کا منہ کالا ہو اور اس پر عذاب نازل ہو یا ہدایت نصیب ہو۔''

الحمد للّٰه رب العالمین وبه ثقتی والصلوٰة والسلام علی امام وبه اقتدائی. امابعد فقد نظرت فی السوال والجواب و تدبرت فیه فوجدته مطابقا للحق وموافقًا للغرض الصحیح الذی ارشدنا الیه اللّٰه ورسوله فصاحب هذا الهفوات التی مندرجة فی السوال زندیق شریر مخالف لملة الاسلام. حفظنا اللّٰه جمیع المسلمین عن مزخرفاته. العبد محمد محی الدین نظام آبادی

''میں نے سوال و جواب کو دیکھا۔ جواب کو حق پایا ان باتوں کا جو سوال میں مذکور ہیں۔ قائل چھپا مرتد ہے۔ اسلام کا مخالف ہے۔''

قولی فی القادیانی کقول شیخی حافظ عبدالمنان فی حقه.

المسکین محمد شاہ دین سوهدروی

''قادیانی کے حق میں وہی میرا قول ہے جو میرے شیخ حافظ محمد عبدالمنان صاحب کا قول ہے۔''

بحکم نصوص شارع مضامین تالیفات مرزا کی ضلالت سے میرا کن ہے۔ خصوصاً اس کا ادعاء نبوت، جس

صورت میں مراد مرزا لفظ محدث سے نبی ہے۔ چنانچہ رو برو کا ذکر ہے تو انکار لفظ نبی سے کیا فائدہ اور استدلال منع اطلاق محدث بحدیث **لقد کان لکم فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی فانہ عمر متفق علیہ** سے بہ قاعدہ مقررہ اصول عدم شرط مستلزم عدم مشروط نفی محدثیت بھی بنظر اہل انصاف صحیح ہے۔ پھر جو اعتراض نزول عیسیٰ بن مریم نبی اللہ بنی اسرائیل پر (**ویحصر نبی اللہ عیسی علیہ السلام و اصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدھم خیراً من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب اللہ نبی اللہ عیسی و اصحابہ فیرسل اللہ الحدیث عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ انہ قال لیس بینی و بینہ (عیسی علیہ السلام) نبی وانہ نازل**) (ابوداؤد ص ٢٣٨) وارد ہے وہی اعتراض بعینہ نبوت مرزائی و امتیت پر وارد ہے۔ کس طور وہ ایک جہت سے نبی ہو سکتا ہے اور ایک جہت سے امتی۔ پس جو جواب دفع اس اعتراض میں مرزائی رکھتے ہیں وہ جواب معتقد نزول (عیسیٰ بن مریم) نبی اللہ بنی اسرائیل کی طرف سے سمجھ لیں۔ **عائذ باللہ۔**

عبداللہ پسروری، عبدالعظیم پسروری، عبدالکریم پسروری

ماقولکم در کفر مرزا غلام احمد قادیانی۔ الجواب جس کو شریعت محمدی کافر فرمائے میرے نزدیک بھی کافر ہے۔ جو ایک رکن اسلام سے انکار کرے اس کے کفر میں کیا شک۔ **حافظ محمد گوہر[1] نوکھسوی**

علمائے کپورتھلہ وغیرہ

حامداً و مصلیاً گزارش ہے کہ احقر العباد کو قادیانی صاحب کی نسبت ان کے ابتدائی امر میں بہت اچھے حسن ظن تھا۔ پھر چند وجوہ ذیل سے زائل ہوا۔

١۔ فتح، توضیح، ازالہ کے مطالعہ کے ان میں بہت سے مضمون کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ اور طریق سلف صالح کے خلاف دیکھنے میں آئے اور کہیں نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے استشہاد بھی کیا تو بطور **تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ** فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے بالکل خلاف۔

٢۔ قادیانی صاحب کے کشف حال کی بابت شیخنا و مرشدنا شیخ الاسلام مفتی شریعت ہادی طریقت حضرت مولانا شاہ رشید احمد صاحب گنگوہی **ابد اللہ فیوضھم** کی جناب میں درخواست کی کہ باطنی طور پر ملاحظہ فرما کر ارشاد فرما دیں۔ حضرت مرشدنا نے اپنا مکاشفہ تحریر فرمایا کہ اس کا حال مختار ثقفی کا سا بتلایا گیا ہے۔

٣۔ عاجز نے دو دفعہ استخارہ کیا۔ پہلی دفعہ قادیانی صاحب کی مسجد کو ایسی صورت پر دیکھا کہ اس کا منہ شمال کی طرف اور پشت جنوب کی طرف ہے جس میں نماز پڑھنے سے جنوب کی سمت سجدہ ہوتا ہے۔ دوسری دفعہ قادیانی صاحب بذات خود ایسی صورت میں دکھائی دیے کہ سرو قامت گندم گون وجیہ اور سفید پوش ہیں لیکن موئے بروت حد مسنونہ سے بہت بڑھے ہوئے گویا سکھ کی مونچھیں ہیں۔

میرے ایک دوست میاں گلاب خان افغان ساکن کپورتھلہ حال وارد سلطان پور نے بھی استخارہ کیا تو خواب میں ایک ناپاک اور موذی جانور دکھائی دیا جس کا نام لینا میں تہذیب کے خلاف سمجھتا ہوں۔

٤۔ علمائے ظاہر کے علاوہ اہل کشف و شہود بھی ان کے مخترعات خیالات کے سخت مخالف ہیں اور فرماتے ہیں۔ **من لا شیخ لہ فشیخہ شیطان** کے موافق بے شیخ طریقت پر چلنے سے شیطان کے قابو میں آ گئے ہیں اور اس کے

١۔ یہ وہ شخص ہے جس نے سیالکوٹ میں بمقام حسام الدین روبرو مولوی محمد احسن امروہی بیعت مرزا کی تھی۔ اب اپنی بیعت سے انکاری ہو کر مستعفی ہے۔

وسادس کو الہامات سمجھتے ہیں۔ عیاذاً باللہ۔ چونکہ ان کی ہ تمیں ایسی ہیں کہ ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے کبھی نہیں سنیں اس لیے بموجب حدیث قال رسول اللہ ﷺ یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لا تسمعوا انتم ولا أبائکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (رواہ مسلم ج اص ۹ النہی عن الروایۃ عن الضعفاء والاحتیاط فی تحملها) کے مصداق ہیں۔ سرورق ازالہ پر "مرسل یزدانی" اور سرورق (ایضاً ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۰۹) پر تعریضاً یاحسرۃ علی العباد ماياتیهم من رسول الا کانوا به یستهزؤن) اور (ازالہ صفحہ ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) میں آیہ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد سے اپنا مبشر بہ ہونا اور رسالہ (حق مباحثہ لودھیانہ کے صفحہ ۸ نوٹ) ایڈیٹر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھنا اور فتح اسلام کی یہ عبارت کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ اسے نہیں مانتا جس نے مجھے بھیجا۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن سے قادیانی صاحب کا مدعی نبوت اور رسالت ہونا صاف ظاہر ہے۔ اس لیے وہ حدیث ان رسول اللہ ﷺ قال لاتقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول اللہ ﷺ (ترمذی ج ۲ ص ۵۰۹ باب علامات النبوۃ فی الاسلام، مسلم ج ۲ ص ۳۹۷ باب فی قولہ ﷺ ان بین یدی الساعة کذابین قریبا من ثلاثین) متفق علیہ کے موافق ان تیس میں سے ایک ہے۔

(صفحہ ۱۸۔۱۹ خزائن ج ۳ ص ۶۰ توضیح) میں محدث ہونے کے پیرایہ میں اپنا نبی ہونا صاف بتلا دیا ہے۔ ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا ہے۔ ان النبی محدث والمحدث نبی اس لیے حدیث قال النبی ﷺ انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لانبی بعدی (ترمذی ج ۲ ص ۴۵) کے حصہ دار ہیں۔ مجھے ان کی حالت پر سخت افسوس ہے اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق بخشے اور اپنی صراط مستقیم پر لائے۔ ورنہ اہل اسلام کو شر فتنہ سے بچائے۔ اللهم اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین۔ آمین۔ احقر العباد بندہ محمد اشرف علی سلطانپوری

مرزا قادیانی کی بعض تصانیف خاکسار کی نظر سے گزری ہیں۔ واقعی بعض عقائد مرزا مذکور کے خلاف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے ہیں۔ بلا ریب ایسے عقائد والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ گزشتہ سال میں بیت اللہ شریف کو گیا تھا۔ وہاں پر میں نے بعض عقائد مرزا مذکور کے بیان کیے۔ علمائے مکہ و مدینہ نے یہی فرمایا کہ ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حدیث عن عمر ابن الخطابؓ قال انه سیاتی ناس یجادلونکم بشبهات القرآن فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔ امام الدین کپورتھلی

من اعتقد موافقا للکادیانی فهو مردود لان اعتقاده المستنبط من تصانیفه خلاف القرآن والحدیث و اجماع الصحابة والتابعین والمجتهدین وعلماء اهل الحق من امة سید المرسلین و خاتم النبیین۔ بل الظاهر من تصانیفه انکار المعجزات المصرحة فی کتاب اللہ المجید واللہ یهدی من یشاء الی سبیل الرشاد۔ عبدالقادر بیگ والی ریاست کپورتھلہ

"جو شخص قادیانی کے موافق اعتقاد رکھتا ہے وہ مردود ہے کیونکہ قادیانی کا اعتقاد جو اس کی تصانیف سے ثابت ہے۔ قرآن و احادیث و اجماع صحابہ و تابعین و مجتہدین وغیرہ علمائے اہل حق کے مخالف ہے۔ اس کی تصنیف میں معجزات مذکورہ قرآن کا صاف انکار پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ جسے چاہے ہدایت کرے۔"

۱۔ حضرت عمرؓ سے حدیث ہے کہ لوگ تمہارے پاس قرآن کے متشابہ ورذی الوجوہ باتیں پیش کریں گے ان کو احادیث سے پکڑو۔ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔

الجیب مصیب "مجیب نے ٹھیک کہا ہے۔" غلام محمد مدرس مدرسہ قاری کالی اندھیر پورقعلہ

علمائے دیوبند، سہارن پور وغیرہ

حامدًا و مصلیًا۔ عقائد مندرجہ سوال مخالف کتاب اللہ و معارض سنت رسول اللہ و متناقض اجماع امت ہیں اور تاویلات مذکورہ از قبیل تحریفات و تکذیبات ہیں۔ اگر اس قسم کی بیہودہ اور لغو تاویلوں کا باب کھولا جائے تو اسلام کا کوئی مسئلہ اعتقادی یا عملی ثابت نہ ہو اور تمام دین درہم برہم ہو جائے اور محدثیت اور ملہمیت محض تزئین نفس اور تسویل شیطان ہے۔ مخترع ان عقائد کا ضال و مضل بلکہ دجاجلہ کا راس رئیس ہے اور اس کے متبع۔ حق تعالیٰ اپنے دین کی ایسے بے دینوں سے حفظ و حمایت فرمادے اوران کو رجوع کی توفیق دے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

حررہ خلیل احمد مدرس دوم مدرسہ عربی دیوبند

حامدًا اللّٰہ العلی الاعلی و مصلیًا و مسلمًا علی رسولہ سیدنا محمد سید الوری والہٖ و اصحابہ نجوم الھدی من اقتدی بھم اھتدی ومن اخطأ طریقھم غوی وردی و بعد فان ما اعتقدہ الکادیانی و اتباعہ الحاد بلا مراء وابطال للشریعۃ المستقیمۃ البیضاء لیس لہ فیہ شاھد من الکتاب وسنۃ النبی المستکاب و اللّٰہ تعالٰی اعلم و علمہ احکم۔ کتب عزیز الرحمٰن دیوبندی

"بعد حمد و صلوٰۃ۔ قادیانی اور اس کے پیرو جو اعتقاد رکھتے ہیں۔ وہ بلاشک الحاد ہے اور شریعت کا ابطال ہے۔ اس اعتقاد پر کتاب و سنت کی شہادت پائی نہیں جاتی۔"

الامور المنسوبۃ الی المرزا ھدانا اللّٰہ وایاہ لاشک انھا منابذۃ بنصوص اللّٰہ ومردود باجماع المسلمین و جملۃ ھذہ الاقوال معتزلۃ من الطریق عن الطریق المستقیم ای اعتزال لایجترء علیھا الجاھل غوی ولا یعتقد علیھا الاضال شقی واللّٰہ سبحانہ ولی الارشاد واعلم بحال العباد۔

العبد محمود دیوبندی معروف مولوی محمد حسن صاحب

جن مسائل کو قادیانی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان کو بلاشک نصوص قرآن و حدیث رد کر رہی ہیں اور وہ باجماع مسلمین مردود ہیں۔ راہ راست سے ایسے برکنار ہیں کہ کوئی شخص بجز جاہل اور گمراہ کے ان پر جرأت نہیں کر سکتا اور ان کا معتقد نہیں ہو سکتا۔"

یہ جواب صحیح ہے مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ ان تاویلات فاسدہ اور ہفوات باطلہ کے منجملہ دجالون، کذابون خارج از طریقہ اہل سنت و داخل زمرۂ اہل اہوا ہے اور اس کے اتباع بھی مثل اس کی ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ العبد رشید احمد گنگوہی

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ و بعد فاقول وانی علی بینۃ من ربی ان من کانت اعتقاداتہ کما ذکرت فی السوال فھو من اھل الاھواء والضلال۔ ولیس ھو من ابن مریم علیھما السلام فی شیٔ ولکنہ مثیل للمسیح الدجال وھل یجتری دجل فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان علی ان یضع الاحادیث عن مرتبۃ التفسیر و یرفع تاویلہ الباطلۃ الی ان ینکر بسببہ الاحادیث ویاول القران۔ ابن ھو من قولہ تبارک و تعالٰی و یکلم الناس فی المھد و کھلا فقد تکلم عیسی ابن مریم علیھما السلام فی المھد و متی تکلم کھلا۔ فکیف یرتاب فی کلامہ و نزولہ من امن بما انزل اللّٰہ علی رسولہ۔ فیا للعجب۔ کیف جوز مثل ھذہ الکنایات والاستعارات الباطلۃ فی

الاحادیث والایات. فهلا جعل اباطیله الملهمة من الاستعارات. ونجامن مثل هذه المفتریات وامن بما انزل الله من البینات. هدانا الله الصراط السوی ووقانا شر من کل غبی وغوی.

حررهٗ عبدالرحمن عفی عنه

''حمد وصلوٰۃ کے بعد۔ جس شخص کے اعتقاد ایسے ہوں جو سوال میں ہیں وہ اضل ہوا و گمراہ ہے ابن مریم سے اس کا کوئی تعلق نہیں وہ تو مسیح دجال کا مثیل و نظیر ہے۔ جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے اس سے کبھی جرأت نہیں ہو سکتی کہ حدیث کو تفسیر قرآن ہونے کے مرتبہ سے نیچے گرائے اور اپنی اقاویل باطلہ کو اس قدر اونچا کرے کہ ان اقوال کے سبب احادیث کا انکار کرے اور قرآن کی تاویل کرے۔ وہ اس قول خداوندی کے ملاحظہ سے کہاں چلا گیا۔ جس میں ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سن کہولت میں کلام کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زمین میں رہ کر کہولت میں کب کلام کیا ہے۔ پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے میں کیوں شک کرتا ہے۔ وہ آئیں تب ہی تو سن کہولت میں کلام کریں گے۔ تعجب ہے کہ وہ ان آیات و احادیث میں استعارات باطلہ تجویز کرتا ہے۔ اپنے باطل الہامات میں ایسے استعارہ تجویز کیوں نہیں کرتا۔ تاکہ اس کو ان مفتریات سے نجات ہو اور آیاتِ بیناتِ خدا پر ایمان حاصل ہو۔''

ما افاده المصیب اللبیب اعنی مولانا المولوی عبدالرحمن فهو حق لاریب فیه.

العبد محمود حسن عفی عنه

''جو مولوی عبدالرحمان صاحب نے فرمایا ہے حق ہے۔''

ما افاده مولانا مولوی محمد عبدالرحمن فهو حق لایرتاب فیه.

حررہ محمد حسن عفی عنه

''مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے جو فرمایا ہے وہ حق ہے اس میں شک نہیں۔''

بے شک یہ عقائد کفر کے ہیں اور معتقد ان کا کافر ہے۔ احقر بشیر احمد

قد اصاب من اجاب. ''مصیب ہوا جس نے جواب دیا۔'' حررهٗ محمد جان علی عفی عنه

مرزا قادیانی کے عقائد شریعت نبوی سے بالکل برخلاف ہیں اور اکثر عقائد انھوں نے اپنے تراش و خراش سے ایجاد کیے ہیں جو نہ کسی دین منزل کے موافق اور نہ کسی ضابطہ عقلی کے تحت میں داخل ہیں اور بعض عقائد ان کے یونانی جاہلوں کے قواعد اور اصول پر مبنی ہیں۔ جو عوام الناس کو اس سے احتراز کرنا۔ واجب اور ضروریات دین سے ہے۔ چنانچہ عالمگیر میں مسطور ہے۔ ومن[1] العلوم المذمومة علوم الفلاسفة فانه لایجوز قرأته لمن لم یکن متبحرا فی العلم وسائر الحجج علیهم وحل شبهاتهم والخروج عن اشکالاتهم ونیز مرزا قادیانی اس آیت کریمہ کے مصداق میں داخل ہے۔ مثلهم[2] کمثل الذی استو قد نارا فلما اضاءت ماحوله ذهب الله بنورهم وترکهم فی ظلمتٍ لایبصرون. (بقرہ ۱۷)شگفتہ محمد گل بے نظیر

---

[1] برے علوم سے فلاسفہ کے علوم ہیں۔ جو شخص علوم دین سے اور ان دلائل سے جو فلاسفہ کے مقابلہ میں قائم کی گئی ہے خوب واقف نہ ہو اور ان کے شبہ دور نہ کر سکے اس کو فلسفہ پڑھنا حلال نہیں۔

[2] ان کی ایسی مثال ہے جیسے کسی نے آگ جلائی۔ پھر جب اس نے اس کے ارد گرد روشنی کی تو خدا ان کا نور لے گیا اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ وہ نہیں دیکھتے۔

ھذا ھو الحق والحق حقیق بالاتباع۔ "یہی حق ہے اور حق اتباع کے لائق ہے۔"

العبد مسکین محمد اسمعیل بیگ

مرزا قادیانی تفسیر بالرائے کرنے والا من جملہ ان دجالوں کذابین کے ہے کہ جن کی نسبت رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے۔ محمد حسن مرادآبادی

مرزا غلام احمد کے بہت سے اقوال عقائد اسلام کے خلاف ہیں۔ مثلاً وہ آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے منکر ہیں۔ حالانکہ یہ مضمون احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ان میں مجاز اور استعارے کی کوئی ضرورت نہیں اور بلا ضرورت مجاز میں ضلالت کا دروازہ کھولنا ہے۔ علاوہ اس کے بعض روایتیں ایسی بھی ہیں جو استعارے کو رد کرتی ہیں۔ علاوہ اس کے انھوں نے ازالہ اوہام میں ایسی تقریر کی ہے جس سے متبادر یہی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے منکر ہیں۔ چنانچہ ازالہ اوہام کے حصہ اول میں صفحہ ۱۰۷ کی عبارت اس کی شاہد ہے۔ قرآن میں جو مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا تھا کہ میں مٹی کے جانور بناتا ہوں اور ان میں پھونکتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتے ہیں۔ اس کی تاویل مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ مدت تک نجاری کا کام کیا تھا اور وہ ایسی کلیں سیکھ گئے تھے جن کے ذریعہ سے جانور اڑاتے تھے جیسے آج کل کے صناع انگریز بنا لیتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو مردہ کو زندہ کرتے تھے۔ وہ مسمریزم کا عمل تھا جو آج کل انگریزوں میں بھی ہے۔ ان اقوال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا بھی انکار ہوا اور یوسف نجار کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ بھی بنا دیا۔ اس قسم کے اقوال ان کتابوں میں بہت سے ہیں جو درحقیقت بدعت ہیں۔ بعض کفر کے مرتبہ تک بھی پہنچے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ راقم محمد احتشام الدین مرادآبادی

علمائے ضلع پٹنہ عظیم آباد

الحمد للہ وکفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی و بعد یقول العبد الفقیر ابو الطیب محمد المدعو بشمس الحق العظیم آبادی عفا اللہ عنہ سیاتہ و تجاوز عنہ انی تشرفت بمطالعۃ ھذہ الرسالۃ التی حررھا شیخ الاسلام والمسلمین المحدث المفسر الفقیہ مسند الوقت شیخنا العلامۃ السید محمد نذیر حسین الدھلوی ادام اللہ تعالی برکاتہ علینا و جعلہ اللہ ممن یوتی اجرۃ مرتین فی رد ھفوات الکادیانی الکاذب المفتری الضال المضل فوجدتھا مطابقۃ للحق وما ذا بعد الحق الا الضلال ولاریب ان الکادیانی مسلک مسلک الالحاد وحرف الکلم والنصوص الظاھرۃ عن مواضعہ و تفوہ بما تقشعر منہ الجلود وبما لم یجترٔ بہ الاعیر اھل الاسلام اعاذنا اللہ تعالی والمسلمین من شرورہ و نفثہ و نفخہ و رضی اللہ تعالی عن شیخنا العلامۃ حیث ذب عن الاسلام وانتصر لہ ثم جزی اللہ الفاضلین الاکملین مولانا ابا سعید محمد حسین اللاھوری. ومولانا محمد بشیر السھوانی کیف قابلا للمناظرۃ بذلک المفتری الکذاب واظھر الحق واسکتا الکادیانی الغبی الغوی فلم یستطع ان یقوم لرد الجواب بل فرمثل فرار حمر الوحش فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم واللہ اعلم.

العبد ابو طیب محمد شمس الحق

"بعد حمد وصلوٰۃ۔ ابو طیب شمس الحق کہتا ہے کہ مجھے اس رسالہ (فتویٰ) کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔

جس کو ہمارے شیخ و شیخ الاسلام والمسلمین مولانا سید نذیر حسین صاحب دام فیوضہ نے تحریر کیا ہے۔ اس کو میں نے حق کے مطابق پایا۔ پھر حق کے سوا بجز گمراہی کیا متصور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کادیانی نے مذہب الحاد اختیار کیا ہے اور نصوص کتاب و سنت کو اپنی جگہ سے پھیرا ہے اور وہ [illegible] بدلا ہے جس پر کوئی مسلمان بھی جرات نہیں کر سکتا۔ خدا اس کے شر اور وساوس اور جادو سے مسلمانوں کو بچائے اور خداوند تعالیٰ ہمارے شیخ سے راضی ہو جنھوں نے اسلام سے محدثین کی مدافعت کی اور اس کی مدد کی۔ پھر خدا تعالیٰ مولوی ابوسعید اور مولوی محمد بشیر صاحب کو جزائے خیر دے کہ انھوں نے اس مفتری کذاب سے مقابلہ کیا اور حق کو ظاہر اور اس کو لاجواب کر دیا اس کو جواب کی طاقت نہ رہی اور ان کے مقابلہ سے ننگی گدھوں کی طرح بھاگ ہی گیا۔

الحمد لله فقد خاب و خسر من افترى على الله كذبا و بهت وانقلب صاغرا و ذلك بان الله مولى الذين آمنوا وان الكافرين لا مولى لهم. حرره نور احمد العظیم آبادی

”جس نے خدا پر افترا کیا وہ ٹوٹے میں پڑا اور ذلیل ہو کر پھرا یہ اس لیے کہ خدا مومنوں کا مولیٰ و مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں۔“

ما اجاب به السيد العلامة المحدث الدهلوي هو احق بالقبول.

حرره محمد اشرف علی عظیم آبادی

”جو جواب علامہ سید محدث دہلوی نے دیا ہے۔ وہ لائق قبول ہے۔“

الجواب صحیح۔ ”جواب صحیح ہے۔“ محمد عبداللطیف

الجواب صحیح والرای نجیح۔ جواب حق ہے اور رائے موجب رستگاری۔

العبد علی نعمت ساکن پھلواری ضلع پٹنہ

علمائے کانپور و لکھنؤ

ایسے عقائد کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج اور مقالات اس کے مخالف سنت و کتاب ہیں۔ اعاذنا الله و سائر المسلمين من شر مكائده. کتبہ محمد احمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ اسلامیہ

هو العليم. الحمد لله الذي هو رب البرية والصلوة والسلام على رسوله ذي الاخلاق السنية واهله و صحبه اولي الفضل الشامخ والرتب العلية و تابعيهم و تبعهم من الائمة المجتهدين المشيدين لبنيان القواعد الشرعية اما بعد فيايها الناس وفقكم الله لما يحب و يرضى اعلموا ان ما تفوه به الكاديانى الغوى من الجهالة والسفاهة مخالف لما هو ثابت عند اهل السنة والجماعة من الآيات الالهية والاحاديث النبوية وهو اضل من شيطانه الذي لعب به بلا امتراء مادام منحرفا عن الطريقة الحنيفية السمحة البيضاء كيف لا وهو ينكر وجود الملائكة على وجه اخبر به عن خير البرية و يقول ان المراد بختم النبوة هو ختم تشريع جديد لا ختم مطلق النبوة فلله در المجيب المصيب حيث صرف همته العليا و بذل جهده بالنهج الاوفى جزاه الله تعالى خير جزاء وان ليس للانسان الا ما سعى.

حرره العبد الضعيف المشتاق الى رحمة ربه القوى

محمد صديق ديوبندى عفى عنه هو الملهم للصدق والصواب

”حمد و صلوٰۃ کے بعد بیان ہو کہ قادیانی نے جو بکواس کی ہے وہ ان عقائد اہل سنت کے جو آیات و احادیث سے ثابت ہیں مخالف ہے۔ وہ اپنے اس شیطان سے بھی جو اس سے کھیل رہا ہے زیادہ گمراہ ہے۔

کیوں نہ ہو جس حالت میں کہ وہ اس وجود ملائکہ سے۔ جس کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے منکر ہے۔ ختم مطلق نبوت کا قائل نہیں۔ صرف تشریعی نبوت کو ختم بتاتا ہے۔ جس مجیب و مصیب نے اس کے جواب میں ہمت عالی مصروف کی ہے۔ اس کا اجر خدا ہی پر ہے۔"

الا کاذیب التی نقلت فی السوال لاشک انھا خیالات باطلة وظنون فاسدة کظنون اھل الجنون و قائلھا الکادیانی فمبن بان یقال له انه لمجنون. مقالاته الکاذبة دالة علی انھا من قبیل ھذیانات المبرسمین والمرسمین. وھو الفقدان البصیرة لا یقدر علی التمییز بین الغث والسمین. اقاویله الا باطیل تدل علی ان حین صدورھا وقد سلبت عنه حواسه صین من غضب الواحد القھار من ھو فی الاسلام عوامه و خواصه. ھفواته مما لا یخفی مخالفتھا لما اتی به الرسول الامین. من حضرة فاطر السموات والارضین علیه و علی اله الصلوٰة والتسلیمات من رب العالمین. فلا مریة انه خارج عن دائرة ملة الاسلام وانه فی ضلال مبین ولله درُّ من اجاب و افاد فانه قد اصاب واجاد. والله سبحانه اعلم و علمه اتم واحکم. حررہ العبد الخامل محمد عادل عامله الله تعالیٰ بفضله الشامل

"جو عقائد قادیانی کے سوال میں منقول ہیں۔ وہ بلاشک باطل خیالات ہیں۔ جیسے اہل جنون کے ظنون اس کے قائل۔ قادیانی کو مجنون کہنا مناسب ہے۔ اس کی جھوٹی باتیں بتا رہی ہیں کہ وہ از قسم ہذیان برسام[1] اور سرسام والوں سے ہیں اور وہ بے بصیرت ہونے کے سبب دبلے اور موٹے یعنی قوی و ضعیف میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اس کے اقوال بتا رہے ہیں کہ وہ یہ باتیں کہتے وقت حواس باختہ ہو گیا تھا۔ خدا اپنے غضب سے خواص و عوام اہل اسلام کو (جو اس کے دام میں آ گئے ہیں) بچا لے۔ اس کی بکواس اس دین کے برخلاف ہے جو رسول امین خدا کی طرف سے لائے ہیں۔ وہ بلاشک دائرہ اسلام سے خارج اور کھلی گمراہی میں ہے۔ جس نے اس کی نسبت یہ جواب لکھا ہے اس نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور راہ صواب بتایا۔ اس کی نیکی خدا ہی کے لیے ہے۔"

ھو العلیم لا شک ان ھفوات الکادیانی و لغویاته مخالفة لعقائد جمھور الاسلام وتوھماته کانیاب الاغوال و اضغاث الاحلام ھداه الله الکریم الی صراط المستقیم و حفظ المسلمین عن کیده ومکائد الشیاطین. حرره محمد عبدالغفار لکھنوی

"اس میں شک نہیں کہ قادیانی کی بکواس اور لغویات عقائد جمہور اسلام کے مخالف ہیں اور اس کے توہمات ایسے ہیں جیسے غول بیابانی کے دانت ہیں اور پریشان خواب خدا اس کو راہ مستقیم کی ہدایت کرے اور مسلمانوں کو اس کے اور دیگر شیاطین کے مکروں سے بچائے۔

لاریب فی ان المعتقد بھذه الاعتقادات المنقول بتلک المقالات ھادم لاساس الکتاب و مراغم للسنة التی ھی فصل الخطاب و مصادم لاجماع المسلمین الذی ھو حجة شرعیة بلا ارتیاب کما فصله المجیب جزاه الله خیرا ولم یلحق به ضیرا و نسئل الله تعالیٰ العفو والعافیة فی الدنیا والاخرة امین ثم امین. کتبه محمد اشرف علی

"اس میں شک نہیں کہ ان عقائد کا معتقد اور ان باتوں کا قائل کتاب اللہ کی بنیاد کو بزعم خود ڈھانے والا ہے اور سنت کو خاک میں ملانے والا۔ اجماع مسلمانوں کا مقابلہ کرنے والا۔ چنانچہ مجیب نے بہ تفصیل بیان کیا۔ خدا اس کو جزائے خیر دے اور ضرر سے بچائے۔"

---

[1] سرسام مشہور مرض ہے ایسا ہی برسام دماغی مرض ہے جس سے مریض بکواس کرتا ہے۔

خاتم النبیین لا نبی بعدی
فتاویٰ تکفیر منکر عروج جسمی
ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام
از
حضرت مولانا قاضی عبید اللہؒ
مدرسہ محمدی مدراس

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

تعارف

یہ فتویٰ پہلی دفعہ ۱۳۱۱ھ میں طبع ہوا۔ اب ۱۴۲۶ھ ہے۔ ایک سو پندرہ سال بعد اسے تحقیق وتخریج کے ساتھ دوبارہ شائع کرنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کرے کم ہے۔ الحمد للہ اولاً وآخراً۔ (مرتب)

فتویٰ تکفیر منکر عروج جسمی ونزول عیسیٰ علیہ السلام

مولانا مولوی قاضی عبید اللہ صاحب دامت برکاتہم

وبندہ عاصی سید محمد محی الدین غفر اللہ ذنوبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص یہ اعتقاد کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو کر زمین میں ان کا دفن ہو چکا اور اس جسم سے ان کا آسمان پر جانا لغو خیال ہے (ازالہ اوہام ص ۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) اور کہتا ہے کہ "اب تک زندہ رہنا ان کا تسلیم کریں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت کے گزرنے پر پیر فرتوت ہو گئے ہوں گے اور ہرگز لائق نہیں ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کر سکیں۔" (ازالہ اوہام ص ۵۰ خزائن ج ۳ ص ۱۲۷)

آسمان سے ان کے نزول کرنے کا انکار کرتا ہے اور احادیث صحیحہ میں مسیح علیہ السلام کے لیے جو نزول وارد ہوا ہے اس کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ "وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔" (ازالہ ص ۳۹ ج ۳ ص ۱۲۲) اور کہتا ہے کہ "جنھوں نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا ہے۔ وہ لوگ ہر ایک خطرے کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں اور کئی طرح کے ثواب، اور اجر اور قوت ایمانی کے وہ مستحق ٹھہر گئے ہیں۔" (ازالہ اوہام ص ۱۷۹ خزائن ج ۳ ص ۱۸۶) اور نبوت و وحی کا دعویٰ کرتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ "مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدا تعالیٰ سے وحی پانے والا لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔ سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۷۰۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۸) اور لکھا ہے "مطلق نبوت ختم نہیں ہوئی نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور وحی اور نبوت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔" (رسالہ توضیح مرام ص ۱۸۔۱۹ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

اور لکھا ہے "یہ عاجز محدث ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔"
(توضیح مرام ص ۱۹ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

اور کہتا ہے کہ "میں نبی بھی ہوں امتی بھی۔" (ازالہ اوہام ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۶)

اور آیت و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں اپنے طرف ہی اشارہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) اور آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ درحقیقت اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۶۷۵ خزائن ج ۳ ص ۴۶۴) اور کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا بعد کہتا ہے کہ اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔
(ازالہ اوہام ص ۴۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

اور کہتا ہے کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بیجا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح و راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھنا خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۵۹ خزائن ج ۳ ص ۱۳۲)

اور لکھا ہے کہ ''خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دیا اور پھر مثیل نوح قرار دیا اور پھر مثیل یوسف علیہ السلام قرار دیا اور پھر مثیل حضرت داؤد بیان فرمایا اور پھر مثیل موسیٰ کر کے بھی اس عاجز کو پکارا پھر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو مثیل ابراہیم بھی کہا اور پھر آخر مثیل محمد بھی ٹھہرانے کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ بار بار یا احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے ظلی طور پر وہی سید الانبیاء و امام الاصفیا حضرت مقدس محمد مصطفیٰ ﷺ قرار لیا گیا، لیکن دوسری جگہ کہتا ہے کہ ''حضرت مسیح اور آپ (یعنی شخص مذکور) کے ناطہ سے کہ کشفی طور پر مردی ہوئی ہے۔ ''اس نے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہے ان دونوں محبتوں کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوئی جس کا نام روح القدس ہے اور اس کو بطور استعارہ کے ان دونوں محبتوں کا بیٹا کہنا چاہیے اور یہ پاک تثلیث ہے۔''

(توضیح مرام ص ۲۲ خزائن ج ۳ ص ۶۲)

اور کہتا ہے کہ ''مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔'' (یعنی ابن اللہ کہہ سکتے ہیں) (توضیح مرام ص ۲۷ خزائن ج ۳ ص ۶۳)

اور قرآن شریف کے آیتوں کی تفسیر صحابہ وتابعین وجمہور مفسرین کے برخلاف اپنی رائے سے کرتا ہے اور صحابہ اور تابعین سے اس کی جو تفسیر وارد ہوئی ہے اس کو کہتا ہے یہ سراسر غلط تفسیر ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۲۹ خزائن ج ۳ ص ۱۶۷) اور کہتا ہے کہ جبرئیل امین جو انبیاء کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہیں اترتا اور اپنے ہیڈ کوارٹر (یعنی صدر مقام) نہایت روشن نیر سے جدا نہیں ہوتا ہے بلکہ صرف اس کی تاثیر نازل ہوتی ہے اور اس کی عکس سے تصویر ان کے دل میں (یعنی انبیاء کے دل میں) منقوش ہو جاتی ہے۔ (ملخص توضیح مرام ص ۶۸-۷۰-۸۵ خزائن ج ۳ ص ۸۶،۹۵)

اور کہتا ہے 'لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور وہ نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے۔'' (فتح اسلام ص ۵۴ ملخص خزائن ج ۳ ص ۳۲) اور کہتا ہے کہ ''آخری زمانہ میں دجال کا آنا سراسر غلط ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۲۷ خزائن ج ۳ ص ۲۲۰) اور انبیاء کے معجزوں کا انکار کرتا ہے ان کو مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۵ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶) عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جو قرآن شریف میں واقع ہیں یعنی مٹی سے پرندہ بنا کر اس میں دم پھونکنا اور اندھے اور کوڑی کو چنگا کرنا مردہ انسان کو زندہ کرنا ان سب کا انکار کرتا ہے اور وہ سب مسمریزم کے طریق پر ہونے کا قائل ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۵ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶) لکھا ہے ''اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اتنی طاقت رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔'' (ازالہ ص ۳۰۹ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸) اور پھر لکھتا ہے کہ یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳ حاشیہ) اور عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا قائل ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) اور عیسیٰ علیہ السلام کا خنزیر کو قتل کرنا جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے اس کے حقیقی معنی خنزیر کا شکار کھیلتے پھریں گے زعم کر کے اس پر تمسخر واستہزا کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۴۳ خزائن ج ۳ ص ۱۲۳) اور ازواج مطہرات میں کونسی بی بی کا پہلے انتقال ہوا جو آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی اس کے بارہ میں کہتا ہے کہ اس پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہیں تھی۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۷ خزائن ص ۴۹۶) اور کہتا ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں اور کہتا ہے کہ امور اخبار یہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو

جاتی ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶) اور کہتا ہے جب کہ پیشگوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود انبیاء سے امکان غلطی ہے تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۳۱ خزائن ج ۳ ص ۱۷۲) اور شیطانی دخل انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جانے کا دعویٰ کر کے اس کی سند میں موجودہ توریت سے جھوٹا یہ قصہ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارہ میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور اس کی توجیہ اپنے طرف سے یہ بیان کرتا ہے کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا۔ نوری فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹)

اور کہتا ہے کہ یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ ''انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل وکان وعد اللّٰہ مفعولا'' اس کے بعد لکھا ہے کہ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ دوسرے علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ اس کے بعد لکھتا ہے کہ کشفی طور سے مروی ہوئی میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انھوں نے کہا یہ دیکھو لکھا ہوا۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

الغرض اس کے ایسے اقوال بہت ہیں۔ بخوف تطویل نہیں لکھے گئے پس ایسے شخص کا اور اس کے تابعداروں کا اور اس کے اقوال کی تصدیق کرنے والوں کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔ السائل: حاجی سید محمد محی الدین

الجواب...... حامداً للّٰہ وحدہ و مصلیا و مسلما علی رسولہ سیدنا محمد الذی لانبی بعدہ. ایسا اعتقادی شخص بشرط ثبوت عقل و عدم جنون، بیشک کافر و مرتد و زندیق ہے اور جس نے اس کی تابعداری یا تصدیق کی وہ بھی مرتد ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانا اور وہاں زندہ رہنا پھر اخیر زمانہ میں اتر آنا اور امام مہدی کے ساتھ نماز پڑھنا اور دجال نکل کے جو الوہیت کا دعویٰ کرے گا اس کو قتل کرنا، ان امور سے ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہیں اور اس میں شک کرنا کفر و ارتداد ہے اور یہی عقیدہ اہل سنت ہے. پس کسی ایک اہل سنت کو خلاف نہیں پھر عیسیٰ علیہ السلام مر گئے اور ان کا جسم شریف زمین پر رہ گیا اور فقط ان کی روح آسمان پر گئی زعم کرنا نصاریٰ کا عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں جو بل رفعہ اللّٰہ الیہ اور فرمایا و رافعک الی سو وہ نص قطعی ہے عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے آسمان پر جانے میں اور جو فرمایا وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ اور فرمایا وانہ لعلم للساعۃ اس میں دلیل ظاہر ہے ان کے نزول پر۔ اور اس مضمون کے بہت سی احادیث صحیحہ بھی آئی ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہیں۔ ہم بخوف تطویل چند احادیث لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس کے نصیب میں ہدایت ہے اس کو کافی ہیں۔

امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل البخاری نے اپنی صحیح کے باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام میں ابی ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابوہریرۃ واقرؤا ان شئتم وان من اہل الکتاب الا

لیؤمنن به قبل موته و یوم القیامة یکون علیهم شهیدا. (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم) یعنی قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے البتہ عنقریب مریم کا بیٹا حاکم عادل ہو کے تم میں اترے گا سو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ اٹھا دے گا اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ کرنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہوگا بعد ابوہریرہؓ نے کہا اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته و یوم القیمة یکون علیهم شهیدا" اس حدیث کو مسلم نے بھی اپنی صحیح میں روایت کی ہے اور امام بغوی نے بھی شرح السنة میں اس حدیث کو روایت کر کے کہا هذا حدیث متفق علی صحته. حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں قبل موته کے ضمیر کا مرجع عیسیٰ ہے یعنی اہل کتاب کا کوئی شخص نہیں مگر ایمان عیسیٰ پر لائے گا عیسیٰ کے مرنے کے پہلے یعنی عیسیٰ علیہ السلام آخیر زمانے میں جب آسمان پر سے اتریں گے تو اہل کتاب سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر عیسیٰ پر ایمان لائے گا اور وان من اهل الکتاب کا لفظ اگرچہ عموم پر دلالت کرتا ہے لیکن اس عموم سے وہی اہل کتاب مراد ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھیں گے اور ان کے زمانے کو پائیں گے۔ اس آیت میں دوسری توجیہ بھی آئی ہے لیکن مفسروں کی ایک جماعت نے اسی کو جو ابوہریرہؓ سے مروی ہوئی ہے اختیار کیا ہے اور امام ابوجعفر طبری نے اسی قول کو ترجیح دی اور یہی قول قتادہ اور حسن بصری اور عطا وغیرہ کا بھی ہے۔ ابن عباسؓ سے بھی ایک روایت ہے جو اسی کو تائید کرتی ہے چنانچہ عنقریب مذکور ہوگی۔

بخاری اور مسلم ابی ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیف انتم اذا انزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم. (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم)

یعنی تم کیسے ہو گے جبکہ مریم کا بیٹا تم میں اترے گا اور تمہارا امام تمہارے میں کا ہی ہوگا۔ اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات میں روایت کیا ہے اور امام بغوی نے بھی شرح السنة میں روایت کی ہے اور کہا هذا حدیث متفق علی صحته علماء کہتے ہیں کہ اس حدیث میں جو آیا ہے وامامکم منکم یعنی تمہارا امام تمہارے میں کا ہی ہوگا سو اس سے مراد امام مہدی ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترے بعد صبح کی نماز کو ان کے پیچھے اقتدا کریں گے چنانچہ اس مضمون کی احادیث بھی آئی ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام نبی ہو کے امام مہدی کی اقتدا کرنا بعید نہیں کیونکہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے بھی عبدالرحمن بن عوفؓ کے اور ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے اقتدا فرمائی ہے۔

اور مسلم نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرهم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الامة (مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ) یعنی قیامت تک میری امت سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑائی کرتی غالب رہے گی پھر عیسیٰ بن مریم اتریں گے سو مومنوں کا امیر کہے گا آپ آیئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھیے۔ عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے ایسا نہیں تمہارے میں کا بعض تمہارے بعض پر امیر ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے یہ کرامت ہے۔

اور مسلم نے نواس بن سمعانؓ سے روایت کی ہے قال ذکر رسول اللہ ﷺ الدجال ذات غداة فخفض فیه و رفع حتی ظنناه فی طائفة النخل فلما رحنا الیه عرف ذلک فینا فقال ماشانکم قلنا یارسول الله ذکرت الدجال غداة فخفضت فیه و رفعت حتی ظنناه فی طائفة النخل فقال غیر الدجال اخوفنی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجه دونکم و ان یخرج ولست فیکم فامرؤ

حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم انه شاب قطط عينه طافية كاني اشبهه بعبد العزى بن قطن فمن ادركه منكم فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف انه خارج خلة بين الشام و العراق فعاث يمينا و عاث شمالا ياعباد الله فاثبتوا قلنا يارسول الله وما لبثه في الارض قال اربعون يوما، يوم كسنة و يوم كشهر و يوم كجمعة و سائر ايامه كايامكم قلنا يارسول الله فذلك اليوم الذي كسنة اتكفينا فيه صلوة يوم قال لا اقدروا له قدره قلنا يارسول الله وما اسراعه في الارض قال كالغيث استدبرته الريح فياتي على القوم فيدعوهم فيؤمنون به و يستجيبون له فيامر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم اطول ماكانت ذرى واسبغه ضروعا و امده خواصر ثم ياتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بايديهم شئ من اموالهم و يمر بالخربة فيقول لها اخرجي كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلاً ممتلئا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل و يتهلل وجهه و يضحك فبينما هو كذلك اذ بعث الله المسيح ابن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق مهروزتين واضعا كفيه على اجنحة ملكين اذا طأطأ راسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه الامات و نفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله ثم ياتي عيسى عليه السلام قوم قد عصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم و يحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك اذا وحي الله الى عيسى عليه الصلوة والسلام اني قد اخرجت عبادا الي لا يدان لا حد بقتالهم فحرز عبادى الى الطور و يبعث الله ياجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر اوايلهم على بحيرة طبرية فيشربون مافيها و يمر آخرهم فيقولون لقد كان بهذه مرة ماءٌ و يحصر نبي الله عيسى عليه الصلوة والسلام و اصحابه حتى يكون راس الثور لاحدهم خيرا من مأية دينارٍ لا حدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى عليه الصلوة والسلام و اصحابه فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدةٍ ثم يهبط نبي الله عيسى و اصحابه الى الارض فلا يجدون في الارض موضع شبر الاملأة زهمهم و نتنهم فيرغب نبي الله عيسى و اصحابه الى الله فيرسل الله عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطراً لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفه ثم يقال للارض انبتي ثمرتك ردّى بركتك فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة و يستظلون بقحفها و يبارك في الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس و اللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحاطيبة فتاخذهم تحت آباطهم فتقبض روح كل مومن و كل مسلم و يبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة.

(مسلم ج ۲ ص ۴۰ باب ذکر الدجال)

یعنی ایک دن صبح کو نبی ﷺ نے دجال کا حال ذکر کیا پھر اس میں اتارا اور چڑھایا یہاں تک ہم گمان کیے کہ وہ خرمے کے درختوں کے کسی بن میں ہے پھر ہم جب دوپہر کے بعد نبی ﷺ کے پاس گئے تو ہمارے میں اس کو پایا یعنی اس کا احوال سننے سے ہم پر جو خوف و دہشت ہوئی تھی اس کو سمجھ کے فرمایا تمہارا کیا حال ہے۔ ہم

کہے یارسول اللہ ﷺ آپ نے صبح کو دجال کا ذکر فرمایا سو اس میں اتارا اور چڑھایا یہاں تک کہ وہ خرمے کے درختوں کے کسی بن میں ہے گرکے ہم کو گمان ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمھارے پر دجال کے غیر کا خوف مجھ کو زیادہ ہے اگر دجال نکلے اور میں تمھارے میں ہوں تو اس کا حجیج میں ہوں۔ تم نہیں، یعنی دلیل کہنے والا اور اس کو جھٹلانے والا میں ہوں تم اس کو جھٹلانے کی احتیاج نہیں اگر وہ نکلے اور میں تمھارے میں نہ رہوں تو ہر شخص اپنے نفس کا آپ حجیج ہے تم پر اور ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے یعنی تمہارا نگہبان اللہ ہے، مقرر دجال جوان ہے اس کے بال بہت اکڑے ہوئے ہیں اس کی آنکھ طافیہ ہے یعنی نکل آئی ہے اس کو میں عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں یعنی دجال عبدالعزیٰ سے مشابہ ہے تمھارے سے جو کوئی اس کو پائے گا تو سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے وہ شام وعراق کے درمیان میں کی راہ سے نکلے گا سو داہنے طرف اور بائیں طرف فساد کرے گا اے اللہ کے بندے تم ثابت رہو ہم کہے یارسول اللہ وہ دجال زمین پر کتنے دن رہے گا حضرت نے فرمایا چالیس دن اس کا ایک دن ایک برس کے مانند ہے اور ایک دن ایک مہینے کے مانند اور ایک دن ایک جمعہ کے مانند یعنی ایک ہفتے کے ہے اور باقی کے دن تمھارے دنوں کے مانند ہیں، ہم کہے یارسول اللہ وہ دن جو ایک برس کے اتنا ہوگا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا ہم کو کفایت کرے گا یا نہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفایت نہ کرے گا اندازہ کرو نماز کے واسطے ایک دن کا اندازہ۔ ہم کہے یارسول اللہ اس کی جلدی زمین پر کیسی ہے حضرت نے فرمایا غیث کے مانند ہے یعنی مینہ کے مانند یا ابر کے مانند ہے کہ جس کے پیچھے ہوا ہے سو ایک قوم پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف دعوت کرے گا پھر وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی دعوت قبول کریں گے تو آسمان کو حکم کرے گا سو مینہ برسے گا اور زمین کو حکم کرے گا سو اگے گی پھر ان قوم کے جانور جو صبح کو چرنے گئے تھے سو شام کو آئیں گے سو ان کے کوہان بہت بلند رہیں گے یعنی ان کے مواشی نہایت فربہ رہیں گے اور ان کے کاس بہت بھرے ہوئے رہیں گے ان کے پٹھے بہت ہی دراز رہیں گے پھر دجال دوسری قوم کے پاس آکے ان کو دعوت کرے گا وہ اس کی دعوت کو رد کریں گے تو ان کے پاس سے چلا جائے گا صبح کو دیکھے تو یہ لوگ قحط زدہ ہوں گے ان کے ہاتھ میں ان کا کچھ مال باقی نہ رہے گا دجال ویرانے پر گزرے گا اور اس کو کہے گا تیرے خزانے کو نکال تو اس ویرانے کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیوں کی ٹکڑی ہے۔ بعد دجال ایک شخص کو جو بھری جوانی میں ہے بلائے گا اور اس کو تلوار سے مار کے دو ٹکڑے کر کے تیر کے نشانے کے مقدار فاصلے سے ڈالے گا پھر اس جوان کو پکارے گا تو زندہ ہو کے آئے گا اس کا منہ چمکتا ہوا اور وہ ہنستا ہوا دجال اس ہی میں تھا کہ یکایک اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا سو سفید منارے پاس جو دمشق کے شرقی جانب میں ہے اتریں گے دو مہرودے[1] پہنے ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے نیچے دو فرشتوں کے بازوؤں پر دھرے ہوئے اپنے سر کو جھکائے تو سر سے پسینا ٹپکے گا اور جب سر کو اٹھائے تو عرق کے قطرے موتی کے دانوں کے مانند سر پر سے اتریں گے پس ممکن نہیں کسی کافر کو کہ ان کی سانس کی بھاپ لگے مگر یہ کہ مر جائے گا ان کی نگاہ جہاں تک جاتی ہے ان کا دم اتنی دور جائے گا پھر عیسیٰ علیہ السلام دجال کو طلب کریں گے یہاں تک لد[2] کے دروازہ پاس اس کو پا کے اس کو قتل کریں گے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک قوم آئے گی کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے نگاہ رکھا تھا۔ سو ان کے منہ پونچھیں گے اور ان کو ان کے مرتبوں سے جو بہشت میں ہیں خبر دیں گے، ایسے میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ کی طرف وحی بھیجے گا کہ مقربین اپنے کئی بندوں کو نکال لاؤ کہ کسی کو ان سے جنگ

---

[1] مہرودہ دال مہملہ اور ذال معجمہ ہے۔ کپڑے کو کہتے ہیں۔ کہ جس کو ورس کے رنگ میں بعد زعفران کے رنگ میں رنگتے ہیں۔

[2] لد لام کی ضم اور دال کی تشدید سے وہ شام میں ایک جگہ کا نام ہے۔"

کرنے کی طاقت نہیں میرے بندوں کو یعنی مومنوں کو حفاظت کرنے کے لیے کوہ طور پر جا پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا پھر وہ ہر بلند و سخت زمین سے شتاب آئیں گے اور ان میں پیش رواں طبریہ کے بحیرے پر یعنی تالاب پر گزریں گے سو اس کا پانی سب پی لیں گے ان میں سے پیچھے آنے والے اس پر جب گزریں گے کہیں گے اس بحیرے میں کسی وقت پانی تھا۔ نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی اصحاب محصور رہیں گے یہاں تک کہ آج تم میں سے کسی ایک کے پاس سو دینار ہونے سے ان میں سے کسی ایک کے پاس بیل کا سر ہونا بہتر ہوگا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب اللہ کے پاس یاجوج ماجوج ہلاک ہونے کے لیے دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں نغف یعنی کیڑوں کو بھیجے گا سو سب یکبارگی مر جائیں گے بعد نبی اللہ عیسیٰ اور ان کے اصحاب زمین پر اتریں گے سو زمین پر بالشت بھر کی جگہ نہ رہے گی مگر ان کی چربی اور بدبوئی سے بھر جائے گی۔ پھر نبی اللہ عیسیٰ اور ان کے اصحاب اللہ کے پاس التجا کریں گے تب اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندوں کو بھیجے گا سو ان کے لاشوں کو اٹھا کے اللہ تعالیٰ جہاں چاہا وہاں ڈالیں گے پھر اللہ تعالیٰ مینہ برسائے گا کہ جس مینہ کو مٹی کے گھر اور بال کے گھر مانع نہ ہوں گے اور ساری زمین کو ایسا دھوئے گا کہ آئینے کے مانند مصفا ہوگی پھر زمین کو کہا جائے گا اپنے پھلوں کو اُگا اور اپنی برکت کو پھر لے آ۔ تب ایک انار ایک عصابہ یعنی ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکوں سے سایہ بنائیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ اونٹ کے ایک لقحے[1] کا دودھ ایک جماعت کو کفایت کرے گا اور گائے کے ایک لقحے کا دودھ ایک قبیلے کے لوگوں کو کافی ہوگا اور بکری کے ایک لقحے کا دودھ لوگوں کی ایک فخذ[2] کو کفایت کرے گا لوگ اسی حال میں رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جب ان کے بغلوں کے نیچے لگے گی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور بدلوگ باقی رہیں گے گدھے جیسے خلط[3] ہوتے ہیں ویسی اختلاط کریں گے انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔ اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اور مسلم نے اپنی صحیح میں حذیفہ بن اسید الغفاریؓ سے روایت کی ہے **قال اطلع النبی ﷺ علینا و نحن نتذاکر فقال ماتذکرون قالوا نذکر الساعة قال انها لن تقوم حتی تروا قبلها عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها و نزول عیسی بن مریم ویاجوج وماجوج** (مسلم ج ۲ ص ۳۹۳ کتاب الفتن) یعنی نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کچھ تذکرے کر رہے تھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم کیا تذکرہ کرتے ہو صحابہؓ نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس کے آگے دس نشانیاں دیکھ لو پھر بیان فرمایا دخان اور دجال اور دابہ اور طلوع آفتاب کا اس کے مغرب سے اور نزول عیسیٰ بن مریم کا اور یاجوج اور ماجوج۔

ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ابی امامۃ الباہلیؓ سے روایت کی ہے۔ **قال خطبنا رسول اللہ ﷺ فکان اکثر خطبة حدیثا حدثناہ عن الدجال وحذرناہ فکان من قوله ان قال انه لم تکن فتنة فی الارض منذ ذرء اللہ ذریة آدم اعظم من فتنة الدجال وان اللہ لم یبعث نبیا الاحذر امة الدجال و انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم وھو خارج فیکم لا محالة وان یخرج وانا بین ظھرانیکم فانا حجیج لکل**

---

[1] لقحہ اس جانور کو کہتے ہیں کہ جن کے تھوڑے دن ہوئے ہوں۔

[2] فخذ یعنی قرابتی لوگوں کی جماعت۔

[3] یعنی لوگ علانیہ جماع کریں گے جیسے گدھے کرتے ہیں ان کو کسی بات کا لحاظ نہ رہے گا۔

مسلم و ان یخرج من بعدی فکل حجیج نفسه و اللّٰہ خلیفة علی کل مسلم و انه یخرج من خلة بین الشام والعراق فیعبث یمینا و یعبث شمالا یاعباد اللّٰہ فثبتوا فانی ساصفه لکم صفة لم یصفها ایاه نبی قبلی انه یبدا فیقول انا نبی ولا نبی بعدی ثم یثنی فیقول انا ربکم ولا ترون ربکم حتی تموتوا وانه اعورو ان ربکم لیس باعور وانه مکتوب بین عینیه کافر یقرؤه کل مؤمن کاتب او غیر کاتب و ان من فتنة ان معه جنة ونارًا فناره جنة و جنته نار فمن ابتلی بناره فلیستغث باللّٰہ ولیقرأ فواتح الکهف فتکون علیه بردا وسلاما کما کانت النار علی ابراهیم وان من فتنة ان یقول لاعرابی ارایت ان بعثت لک اباک امک اتشهد انی ربک فیقول نعم فیتمثل له شیطانان فی صورة ابیه وامه فیقولان یابنی اتبعه فانه ربک وان من فتنة ان یسلط علی نفس وحدة فیقتلها بشرها بالمنشار حتی یلقی شقتین ثم یقول انظروا الی عبدی هذا فانی ابعثه الآن ثم یزعم ان له ربا غیری فیبعثه اللّٰہ فیقول له الخبیث من ربک فیقول ربی اللّٰہ وانت عدو اللّٰہ انت الدجال واللّٰہ ما کنت اشد بصیرة بک منی الیوم..... وان من فتنة ان یامر السماء ان تمطر فتمطر و یامر الارض ان تنبت فتنبت وان من فتنة ان یمر بالحی فیکذبونه فلا تبقی لهم سائمة الاهلکت وان من فتنة ان یمر بالحی فیصدقونه فیامر السماء ان تمطر فتمطر و بالارض ان تنبت فتنبت حتی تروح مواشیهم من یومهم ذاک اسمن ماکانت واعظمه وامده خواصر وادره ضروعا وان لایبقی شی من الارض الا وطئه وظهر علیه الامکة والمدینة لا یاتیهما من نقب من نقابهما الالقیة الملائکة بالسیوف صلتة حتی ینزل عندالظریب الاحمر عند منقطع السبخة و ترجف المدینة باهلها ثلاث رجفات فلا یبقی منافق ولا منافقة الاخرج الیه فتنفی الخبث منها کما ینفی الکیر خبث الحدید و یدعی ذلک الیوم یوم الخلاص فقالت ام شریک بنت ابی العکر یارسول اللّٰہ فاین العرب یومئذ قال هم یومئذ قلیل وجلهم ببیت المقدس امامهم رجل صالح فبینما امامهم قد تقدم یصلی بهم الصبح اذ نزل علیهم عیسی بن مریم علیه السلام للصبح فرجع ذلک الامام ینکص یمشی القهقرا لیتقدم عیسی علیه السلام یصلی بالناس فیضع عیسی یده بین کتفیه ثم یقول له تقدم فصل فانها لک اقیمت فیصلی بهم امامهم فاذا انصرفوا قال عیسی علیه السلام افتحوا الباب فیفتح ووراءه الدجال معه سبعون الف یهودی کلهم ذوسیف محلّی وساج فاذا نظر الیه الدجال ذاب کما یذوب الملح فی الماء و ینطلق هاربا فیقول عیسی علیه السلام ان لی فیک ضربة لن تسبقنی بها فیدرکه عند باب اللد الشرقی فیقتله فیهزم اللّٰہ الیهود ولا یبقی شئ مما خلق اللّٰہ عزوجل یتواری به یهودی الا انطق اللّٰہ ذلک الشئ لا حجر ولا شجر ولا حایط ولا دابة الا الغرقدة فانها من شجرهم لا تنطق الا قال یا عبداللّٰہ المسلم هذا یهودی فتعال اقتله الحدیث (ابن ماجہ ص ۲۹۷، ۲۹۸ باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم) یعنی ایک بار رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا سو اس میں اکثر باتیں دجال کے متعلق فرمایا اور ہم کو اس سے ڈرایا از جملہ یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آدم کی اولاد کو جب سے پیدا کیا ہے تب سے دجال کے فتنہ سے کوئی فتنہ بڑا زمین پر نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس نبی نے دجال سے ڈرایا۔ میں نبیوں کا آخر ہوں اور تم اخیر امت ہو۔ دجال تاگزیر تمہارے میں ہی نکلے گا پھر اگر وہ نکلے اور میں تمہارے میں موجود ہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف حجیج ہوں یعنی وکیل گو ہوں اگر میرے بعد نکلا تو ہر آدمی اپنی وکیل آپ ہی کہے گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہوگا اور

وہ دجال ایک خلہ سے یعنی راہ کے جو شام و عراق کے درمیان ہے نکلے گا پھر داہنے اور بائیں طرف فساد کرتا پھرے گا اے اللہ کے بندو تم ثابت قدم رہو دجال کی صفت میں تم کو ایسی بیان کرتا ہوں کہ کوئی نبی میرے آگے اس کو بیان نہیں کیا۔ ابتداء میں تو دجال کہے گا میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، بعد کہے گا میں تمہارا رب ہوں حال تو یہ ہے تم اپنے پروردگار کو تم مرنے تک نہیں دیکھیں گے اور وہ دجال کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں اور اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے جو مومن ہے اس کو پڑھے گا خواہ لکھنا پڑھنا جانے یا نجانے۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ رہیں گے اس کی دوزخ بہشت ہے اور بہشت دوزخ ہے اس کی دوزخ کی بابت میں کا پڑا تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے اور سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے تو وہ دوزخ اس پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو جائے گی جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوئی تھی۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ اعرابی کو بولے گا تیرے ماں باپ کو اگر میں زندہ کروں تو آیا میں تیرا رب ہوں کر کے اقرار کرے گا وہ بولے گا بہتر پھر وہ شیطان اس کی ماں اور باپ کی صورتوں سے آئیں گے اور کہیں گے بیٹا تو اس کا تابعدار ہو جا کیونکہ وہ تیرا رب ہے۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص پر مسلط ہو کے اس کو آرے سے کاٹ کے دو پھانک کرے گا بعد لوگ کو کہے گا دیکھو میرے اس بندے کو اب میں جلاتا ہوں وہ زندہ ہونے بولے گا میرا رب تو نہیں دوسرا کوئی ہے پھر اس کو زندہ کر کے وہ خبیث کہے گا تیرا رب کون ہے، وہ شخص بولے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے۔ تیرے حال سے واللہ مجھ کو آگے سے زیادہ اب یقین حاصل ہوا۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ آسمان کو حکم کیا تو مینہ برسائے گا زمین کو حکم کیا تو اگائے گی اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ کسی قبیلے پر گزرے گا اور وہ لوگ اس کی تکذیب کریں گے تو ان کے جانور جتنے ہیں اتنے سب مر جائیں گے اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ کسی قبیلے پر گزرا اور وہ لوگ اس پر ایمان لائے تو مینہ کو حکم کرے گا کہ ان پر برسے تو مینہ برسے گا زمین کو حکم کرے گا کہ اگائے تو اگائے گی پھر اسی دن ان کے جانور نہایت فربہ اور پرشکم اور کاس دودھ سے بھرے ہوئے ہو جائیں گے اور تھوڑی سی زمین خالی نہ رہے گی جو اس کے پامال نہ ہو، مگر مکے اور مدینے میں نہ آنے گا ان کے راہوں پر فرشتے تلوار لیے ہوئے کھڑے ہوں گے اس کو دفع کریں گے پھر سرخ پہاڑ پاس جہاں جوڑ کی زمین منقطع ہوتی ہے آ کے اترے گا مدینے کو تین بار زلزلہ ہوگا پھر کوئی منافق مرد یا عورت مدینے میں باقی نہ رہے گا مگر نکل کے دجال کے پاس چلا جائے گا۔ سو مدینہ نجاست کو نکال دے گا جیسا کہ یعنی دھونکنی یا جھاتا لوہے کے گو کو نکالتا ہے اس دن تمام یوم الخلاص ہے ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس دن عرب کہاں رہیں گے نبی ﷺ نے فرمایا وہ تھوڑے رہیں گے اور اکثر ان کے بیت المقدس میں رہیں گے ان کا امام ایک صالح مرد ہوگا سو ایک دن امام صبح کی نماز کے واسطے آگے بڑھا کہ اس میں عیسیٰ بن مریم اتریں گے وہ امام پچھلے پاؤں ہٹتا ہوا آئے گا تا عیسیٰ امامت کرے عیسیٰ اس کے دونوں شانوں میں اپنا ہاتھ رکھ کے کہیں گے اقامت تمہارے واسطے کہی گئی تم ہی امام ہو کے نماز پڑھو۔ پھر وہی صالح مرد امام ہو کے نماز پڑھے گا نماز سے جب فراغت پائے تو عیسیٰ کہیں گے دروازہ کھولو پھر دروازہ کھولے تو اس کے روبرو دجال رہے گا اور اس کے ساتھ ستر ہزار یہود رہیں گے ان کے پاس تلواریں آراستہ سونے کا کام کیے ہوئے رہیں گے اور ان پر سبز طیلسان رہیں گے دجال عیسیٰ کو دیکھتے ہی گھل جائے گا جیسا نمک پانی میں گھلتا ہے پھر وہاں سے بھاگے گا عیسیٰ کہیں گے میرے پاس تیرے واسطے ایک مار ہے تو اس سے نہ بچے گا پھر اس کا پیچھا کرے لد کے پاس جو شرقی جہت میں ہے قتل کریں گے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ یہودیوں کو شکست دے گا اللہ تعالیٰ جس چیز کو

پیدا کیا ہے اس کے پاس یہود جا کے پوشیدہ ہونا چاہیں گے پتھر ہو یا درخت، جانور ہو یا دیوار اللہ تعالیٰ اس مخلوق کو زبان دے گا وہ پکار اٹھے گا اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے تو آ کے اس کو قتل کر مگر غرقد[1] نہ بولے گا کیا واسطے وہ یہود کا جھاڑ ہے الحدیث ابن ماجہ نے اس حدیث کی آخر میں لکھا ہے **سمعت ابا الحسن الطنافسي يقول سمعت عبدالرحمن المحاربي يقول ينبغي ان يدفع هذا الحديث الى المؤدب حتى يعلمه الصبيان في الكتاب** (ابن ماجہ ص ۲۹۹) یعنی میں نے ابوالحسن طنافسی کو سنا وہ کہا میں نے عبدالرحمٰن المحاربی کو سنا کہتا تھا سزاوار ہے کہ اس حدیث کو مودب کو دیتا تا کہ مکتب خانہ میں بچوں کو سکھلائے اور ابوداؤد نے اپنی سنن کے باب ذکر خروج الدجال میں ابی ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **ليس بيني وبينه يعني عيسى عليه السلام نبي وانه نازل فاذا رايتموه فاعرفوه رجل مربوع الى الحمرة والبياض بين ممصرتين كان راسه يقطروان لم يصبه بلل فيقاتل الناس على الاسلام فيدق الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية و يهلک الله في زمانه الملل كلها الا الاسلام و يهلک المسيح الدجال فيمكث في الارض اربعين سنة ثم يتوفى فيصلي عليه المسلمون.** (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵ باب ذکر الدجال) یعنی میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں اور مقرر وہ اتریں گے تم انہیں کو دیکھو تو پہچانو کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ و سفید ان پر مصر دو کپڑے رہیں گے یعنی تھوڑی زردی ملی ہوئی گویا ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے اگرچہ پانی کی تراوت نہ پہنچے اور لڑائی کریں گے لوگوں سے اسلام لانے پر، پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو اٹھائیں گے اور ان کے زمانے میں سوائے اسلام کے دوسرے سب ملتوں کو اللہ تعالیٰ نابود کرے گا اور مسیح دجال کو ہلاک کرے گا پھر عیسیٰ چالیس برس زمین پر ٹھہرے رہیں گے بعد مریں گے پھر مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔ امام احمد نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **الانبياء اخوة العلات امهاتهم شتى و دينهم واحد واني اولى الناس بعيسى بن مريم لانه لم يكن نبي بيني و بينه وانه نازل. فاذا رايتموه فاعرفوه رجل مربوع الى الحمرة والبياض عليه ثوبان ممصران كان راسه يقطر وان لم يصبه بلل فيدق الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية و يدعو الناس الى الاسلام ويهلک الله في زمانه الملل كلها الا الاسلام و يهلک الله في زمانه المسيح الدجال ثم تقع الامانة على الارض حتى ترتع الاسود مع الابل والنمار مع البقر والذئاب مع الغنم و يلعب الصبيان بالحيات لا تضرهم فيمكث اربعين ثم يتوفى و يصلي عليه المسلمون.** (مسند احمد ج ۲ ص ۴۰۶)

یعنی انبیاء سوتیلے بھائی ہیں ان کے مائیں علیحدہ ہیں اور دین ان کا ایک ہی ہے اور لوگوں سے میں عیسیٰ بن مریم کے ساتھ اولیٰ ہوں یعنی احق اور نزدیک تر ہوں کیا واسطے میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور مقرر وہ اتریں گے تم ان کو دیکھو تو پہچانو کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ و سفید ان پر ممصر دو کپڑے رہیں گے گویا ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے اگرچہ پانی کی تراوت نہ پہنچے پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو مار ہی ڈالیں گے اور جزیہ کو اٹھا دیں گے اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلوائیں گے ان کے زمانے میں سوائے اسلام کے دوسرے سب ملتوں کو اللہ تعالیٰ نابود کرے گا اور اللہ تعالیٰ مسیح الدجال کو ان کے زمانے میں ہلاک کرے گا پھر زمین پر امن ہو جائے گا باگ اونٹ کے ساتھ اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیا بکری کے ساتھ مل کے چریں گے اور آدمی کے بچے سانپوں کے ساتھ مل کے کھیلیں گے تو سانپ ان کو ایذا نہ دیں گے سو عیسیٰ چالیس برس ٹھہرے رہیں گے بعد

---

[1] غرقد نام ہے ایک درخت کا۔ اتار کے درخت سے تا بڑا ہوتا ہے اس کو کانٹے رہتے ہیں۔

مریں گے مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کی اس کا لفظ یہ ہے۔ ان روح اللّٰہ عیسی نازل فیکم فاذا رایتموہ فاعرفوہ الحدیث. امام احمد اور ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور اور بیہقی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لقیت لیلۃ اسری بی ابراھیم و موسی و عیسی علیھم السلام فتذاکروا امر الساعۃ فردوا امرھم الی ابراھیم فقال لا علم لی بھا فردوا امرھم الی موسی فقال لا علم لی بھا فردوا امرھم الی عیسی فقال اما وجبتھا فلا یعلم بھا احد الا اللّٰہ وفیما عھدالیّ ربی عزوجل ان الدجال خارج و معی قضیبان فاذا رانی ذاب کما یذوب الرصاص فیھلکہ اللّٰہ اذا رانی حتی ان الحجر والشجر یقول یا مسلم ان تحتی کافرا فتعال فاقتلہ فیھلکھم اللّٰہ. (مسند احمد ج ۱ ص ۳۷۵)

یعنی ملاقات کیا میں نے شب معراج میں ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے پھر قیام قیامت کا مذاکرہ کیا کہ کب ہوگی سب اس سوال کو ابراہیم پر پیش کیے تو ابراہیم کہے مجھ کو اس کا علم نہیں پھر موسیٰ پر پیش کیے تو موسیٰ کہے مجھ کو اس کا علم نہیں پھر عیسیٰ پر پیش کیے تو کہے کہ قیامت کا عین وقت وقوع سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا لیکن میرا رب عزوجل نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ دجال نکلنے والا ہے۔ اور میرے ہاتھ میں دو چھڑی رہیں گے پس جب دجال مجھ کو دیکھے گا تو پگھلے گا جیسا سیسہ پگھلتا ہے پھر اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاک کرے گا جب مجھ کو دیکھے گا یہاں تک کہ پتھر اور جھاڑ کہیں گے اے مسلمان مقرر میرے نیچے کافر ہے تو آ کے اس کو قتل کر پھر اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کرے گا اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں بھی روایت کی ہے اس میں ہے فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتلہ (سنن ابن ماجہ ص ۲۹۹) یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے دجال نکلنے کو ذکر کر کے فرمایا کہ میں اتر کے اس کو قتل کروں گا اور اس حدیث کو حاکم نے بھی اپنی مستدرک میں روایت کی ہے اس میں ہے فذکر من خروج الدجال فاھبط فاقتلہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے نکلنے کو ذکر کر کے فرمایا کہ میں اتر کے اس کو قتل کروں گا حاکم نے کہا اس کی اسناد صحیح ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دجال کو قتل کرنے وہی عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے جن پر انجیل نازل ہوئی اور اب آسمان پر موجود ہیں۔

اور سعید بن منصور اور نسائی اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

لما اراد اللّٰہ ان یرفع عیسی الی السمآء خرج الی اصحابہ و فی البیت اثنا عشر رجلا من الحواریین یعنی فخرج علیھم من عین فی البیت و راسہ یقطر ماء فقال ان منکم من یکفر بی اثنی عشر مرۃ بعد ان امن بی ثم قال ایکم یلقی علیہ شبھی فیقتل مکانی فیکون معی فی درجتی فقام شاب من احدثھم سنا فقال لہ اجلس ثم اعاد علیھم ثم قام الشاب فقال اجلس ثم اعاد علیھم فقام الشاب فقال انا فقال انت ذاک فالقی علیہ شبہ عیسی و رفع عیسی من روزنۃ فی البیت الی السماء.

(ابن کثیر ج ۱ ص ۵۷۴ زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ سنن کبریٰ للنسائی ج ۹ ص ۴۸۹ کتاب التفسیر باب ۳۹۰)

یعنی اللہ تعالیٰ جب عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لے جانے کا ارادہ کیا تو عیسیٰ اپنے اصحاب کے پاس آیا اور اس گھر میں عیسیٰ کے بارہ حواری تھے اس گھر میں ایک چشمہ تھا عیسیٰ اس میں سے نکل آئے ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپکتے تھے سو عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو فرمایا تمہارے میں ایک شخص میرے پر ایمان لایا سو بارہ دفعہ میرے سے کفر کرے گا بعد فرمایا تمہارے میں کون شخص چاہتا ہے کہ میرا شبیہ ہوئے اور میرے درعوض مارا جائے اور میرے ساتھ میرے درجہ میں رہے ان میں سے ایک کم عمر جوان تھا کھڑا ہوا اور بولا میں ہوتا ہوں

عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو کہا بیٹھ اور اس کو دوبارہ فرمایا وہی جوان اٹھ کے کہا میں حاضر ہوں عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو فرمایا بیٹھ اور پھر اس کلام کا اعادہ کیا پھر وہی جوان کھڑے ہو کے کہا میں ہوں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ تو ہی ہے پھر وہ شخص عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بن گیا عیسیٰ علیہ السلام گھر کے ایک جھروکے میں سے نکل کے آسمان پر چڑھ گئے۔'' اور نسائی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ان رهطا من اليهود سبوه وامه فدعا عليهم فمسخهم الله قردة و خنازير فاجتمعت اليهود على قتله فاخبره الله تعالى بانه يرفعه الى السماء و يطهره من صحبة اليهود فقال لا صحابه ايكم يرضى ان يلقى الله شبهي فيقتل و يصلب و يدخل الجنة فقال رجل منهم انا فالقى الله عليه شبه فقتل و صلب۔ (تفسیر المنتقی الجزء الاول ص ۲۰۳)

یعنی ایک جماعت یہود نے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کو گالیاں دی تب عیسیٰ علیہ السلام نے ان پر بددعا کی سو اللہ تعالیٰ اس جماعت کو مسخ کر کے بندر اور خنازیر بنا دیا پھر یہود عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر جمع ہوئے سو اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو خبر دیا کہ ان کو آسمان پر لے جاتا ہوں اور یہود کی صحبت سے پاک کرتا ہوں پھر عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کو کہا تمہارے میں کون شخص راضی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو میرا شبیہ کرے سو قتل کیا جائے اور سولی دیا جائے اور جنت میں داخل ہو جائے پھر ان میں سے ایک شخص نے کہا میں راضی ہوں سو اللہ تعالیٰ اس کو عیسیٰ کا شبیہ کیا پھر وہ قتل کیے گیا اور سولی دیا گیا۔

ابن ابی حاتم نے حسن سے روایت کی قال رسول الله ﷺ لليهود ان عيسى لم يمت و انه راجع اليكم قبل يوم القيمة (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۶۶) یعنی رسول اللہ ﷺ نے یہود کو فرمایا مقرر عیسیٰ نہیں مرے اور وہ روز قیامت کے آگے تمہاری طرف لوٹنے والے ہیں۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ربیع سے روایت کی قال ان النصارى اتو النبي ﷺ فخاصموه في عيسى بن مريم وقالوا له من ابوه وقالوا على الله الكذب والبهتان فقال لهم النبي ﷺ الستم تعلمون انه لا يكون ولدالا وهو يشبه اباه قالوا بلى قال الستم تعلمون ان ربنا حي لايموت وان عيسى يأتي عليه الفنا۔ (ابن جریر ج ۳ ص ۱۶۳)

یعنی نبی ﷺ کے نزدیک نصاریٰ کی ایک جماعت آئی سو عیسیٰ بن مریم میں جھگڑنے لگی اور کہا ان کا باپ کون ہے اور اللہ تعالیٰ پر کذب و بہتان کہنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی لڑکا نہیں پیدا ہوتا مگر وہ اپنے باپ کے مشابہ نہیں ہوتا سو تم جانتے ہو یا نہیں کہا ہاں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا رب زندہ ہے نہ مرے گا اور عیسیٰ پر فنا آئے گی تو تم جانتے ہو یا نہیں۔ دیکھو اس حدیث میں عیسیٰ پر موت آنے کی کر کے فرمایا اور عیسیٰ فنا ہو گئے کر کے نہیں فرمایا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے كنا في المسجد نتذاكر فضل الانبياء عليهم السلام فذكرنا نوحا عليه السلام بطول عبادته و ابراهيم عليه السلام بخلة وموسى عليه السلام بتكليم الله تعالى اياه و عيسى عليه السلام برفعه الى السماء وقلنا رسول الله ﷺ افضل منهم بعث الى الناس كافة و غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر وهو خاتم الانبياء عليهم السلام فدخل علينا فقال فيم انتم فذكرنا له۔

یعنی دیکھو کہ ہم صحابہ مسجد میں انبیاء علیہم السلام کے فضل کو بیان کر رہے تھے سو نوح علیہ السلام کا ذکر کیا، ان کی طول عبادت سے اور ابراہیم علیہ السلام کا ان کی خلت سے اور موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے بات کرنے میں اور عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کو آسمان پر لے جانے میں اور ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سب انبیاء سے افضل ہیں کہ

آپ ﷺ کافۃ للناس یعنی سب انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور آپ کے اگلے پچھلے گناہ مغفرت کیے گئے اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے نزدیک تشریف لائے سو فرمایا تم کیا ذکر کرتے تھے پس ہم نے عرض کیا۔

بزاز اور طبرانی نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **ینزل عیسی بن مریم مصدقا لمحمد** ﷺ **و علی ملة فیقتل الدجال ثم انما هو قیام الساعة** (طبرانی کبیر ج ۷ ص ۲۲۱ حدیث نمبر ۶۹۱۹)

یعنی اتریں گے عیسیٰ بن مریم، محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے اور انھیں کی ملت پر، پھر قتل کریں گے دجال کو اس کے بعد کچھ نہیں ہے یہ کہ قیامت قائم ہوگی۔ اور طبرانی معجم کبیر و اوسط میں اور بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **یلبث الدجال فیکم ماشاء اللّٰه ثم ینزل عیسی بن مریم مصدقا بمحمد** ﷺ **و علی ملة مات اماما مهدیا و حکما عدلا فیقتل الدجال۔**

(طبرانی اوسط ج ۳ ص ۲۷۷ حدیث ۴۵۸۰)

یعنی تمہارے میں دجال جب تک خدا چاہے ٹھہرا رہے گا اس کے بعد عیسیٰ بن مریم اتریں گے، محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے اور انھیں کی ملت پر امام ہدایت پایا ہوا اور حاکم عادل۔ پھر دجال کو قتل کریں گے۔ حافظ السیوطی نے کہا کہ اس کی سند جید ہے اور ابن عساکر نے ابی ہریرۃؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **الا ان ابن مریم لیس بینی و بینه نبی ولا رسول الا انه خلیفتی فی امتی من بعدی۔** (ابن عساکر ج ۴۰ ص ۱۴۴)

یعنی سچی بات ہے کہ ابن مریم کے اور میرے درمیان نہ کوئی نبی اور نہ کوئی رسول ہے سنو میرے بعد میری امت پر مقرر وہ میرا خلیفہ ہے اور ابن عساکر نے ابی ہریرۃؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لیهبطن اللّٰه عیسی بن مریم حکما عدلا و اماما مقسطا فلیسلکن فج الروحاء حاجا او معتمر او لیقفن علی قبری لیسلمن علی و الاردن علیه** (ایضا) یعنی البتہ اتارے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو حاکم عادل اور امام منصف کر کے پھر حج یا عمرہ کرتے ہوئے روحاء[1] کی راہ میں چلیں گے اور البتہ میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ کو سلام کریں گے اور البتہ میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ اور ابوداؤد طیالسی نے ابی ہریرۃؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **یمکث عیسی علیه الصلوة والسلام فی الارض بعد ما ینزل اربعین سنة ثم یموت و یصلی علیه المسلمون و یدفنونه۔** (ابوداؤد ج ۴ ص ۲۴۳، ۲۴۴ حدیث نمبر ۴۳۲۴) یعنی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اترنے کے بعد زمین پر چالیس سال رہیں گے اس کے بعد مریں گے اور مسلمانان ان پر نماز پڑھیں گے اور دفن کریں گے۔ حکیم ابوعبداللہ الترمذی نے نوادر الاصول میں عبدالرحمٰن بن سمرۃؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **والذی بعثنی بالحق لیجدن ابن مریم فی امتی خلفا من حواریه** یعنی قسم ہے اس کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ابن مریم میری امت میں اپنے حواری کا بدل پاوے گا یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر جانے کے قبل حواریان تھے سو ان کے عوض میری امت کے چند لوگ جو حواری کے مثل ہوں گے عیسیٰ علیہ السلام کے نزدیک رہیں گے اور روایت کی ہے ابویعلیٰ نے ابی ہریرۃؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لیدرکن رجال من امتی عیسی بن مریم علیه الصلوة والسلام و لیشهدن قتال الدجال** یعنی البتہ پائیں گے میری امت سے چند لوگ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور البتہ حاضر ہو جائیں گے دجال کے قتال میں۔

---

[1] روحا نام ہے ایک جگہ کا مدینے سے چھتیس میل پر اسی راہ سے انبیاء حج کو جاتے تھے۔

المستدرک حاکم نے انسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من ادرک منکم عیسی بن مریم فلیقرئه منی السلام۔ (درمنثور ص ۲۴۵ ج ۲۔ مستدرک ج ۵ ص ۵۵ ۷ حدیث نمبر ۸۶۲۹)

یعنی جو شخص تمھارے سے عیسیٰ بن مریم کو پائے گا تو چاہیے اس کو میرا سلام کہے۔ حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔ یاد رکھیے کہ نبی ﷺ اپنی امت کو عیسیٰ علیہ السلام کو سلام پہنچانے کے باب میں وصیت فرمائی ہے پھر جو شخص عیسیٰ علیہ السلام کو پائے گا تو اس کو ضرور ہے کہ سلام پہنچائے اور یہ خیال رکھنا کہ کوئی زندیق آپ عیسیٰ بن مریم ہو کر کے دعویٰ کیا تو اس کو سلام نہیں پہنچانا بلکہ وہ عیسیٰ علیہ السلام جو آسمان سے تشریف لائیں گے ان کو پہنچانا ہے۔

ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے عائشہؓ سے روایت کی کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں روتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس لیے روتی ہو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دجال کا ذکر کیا اس لیے میں روئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ان یخرج الدجال و انا حی کفیتموه و ان یخرج بعدی فان ربکم لیس باعور انه یخرج فی یهودیة اصبهان حتی یاتی المدینة فینزل ناحیتها ولها یومئذ سبعة ابواب علی کل نقب منها ملکان فیخرج الیه شرارا هلها حتی یاتی الشام مدینة بفلسطین بباب لد فینزل عیسی فیقتله و یمکث عیسی فی الارض اربعین سنة اماما عدلا و حکما مقسطا۔

(مسند احمد ج ۶ ص ۷۵)

یعنی اگر دجال نکلے اور میں زندہ رہوں تو تم کو میں کافی ہوں اگر میرے بعد نکلا تو تم پہچانو کہ مقرر تمہارا پروردگار کانا نہیں۔ بیشک دجال اصبہان کے یہودیہ[ا] سے نکلے گا یہاں تک کہ مدینے کو آ کے اس کے ایک جانب میں اترے گا اس وقت مدینہ کو سات دروازے رہیں گے اس کے ہر راستے پر دو فرشتے رہیں گے مدینہ میں بدلوگ جو ہیں سب نکل کے دجال کے پاس جائیں گے بعد دجال فلسطین کے علاقہ میں شام کا شہر جو ہے وہاں جا کے لد کے دروازہ کے پاس اترے گا پھر عیسیٰ بن مریم اتر کے اس کو قتل کریں گے اور عیسیٰ زمین پر چالیس برس تک امام عادل اور حکم مقسط ہو رہیں گے۔

ابن عساکر نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت کی اس میں مذکور ہے۔ فبینما هم کذلک اذ سمعوا صوتا من السماء ان ابشروا فقداتاکم الغوث فیقولون نزل عیسی بن مریم فیستبشرون و یستبشربهم و یقولون صل یاروح الله فیقوله ان الله اکرم هذه الامة فلا ینبغی لاحد ان یؤمهم الا منهم فیصل امیر المومنین بالناس و یصلے عیسی خلفه۔

(ابن عساکر ج ۲۰ ص ۱۵۰)

یعنی لوگ اسی حالت میں یعنی سختی و مشقت میں رہیں گے دفعۃً آسمان سے آواز سنیں گے کہ اے لوگو خوش ہو جاؤ تمہارا فریاد رس آیا سو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے عیسیٰ بن مریم اترے ہیں پھر لوگ خوش ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام بھی لوگوں سے خوش ہوں گے اور لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو کہیں گے یا روح اللہ نماز پڑھایئے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے مقرر اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بزرگی دی ہے سو ان کے سوا دوسرے کسی کو ان کی امامت کرنا سزاوار نہیں پھر مومنوں کا امیر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے گا اور عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ الحدیث۔

ا یہودیہ نام ہے ایک قریہ کا اصبہان کے علاقہ میں۔

ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی قال ینزل المسیح بن مریم فاذا راہ الدجال ذاب کما تذوب الشحمة فیقتل الدجال و تفرق عنه الیهود فیقتلون حتی ان الحجر یقول یا عبداللّٰہ للمسلم هذا یهودی تعال فاقتله. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۶۵۳، ۶۵۴ حدیث نمبر ۴۰ کتاب الفتن باب ما ذکر فی فتنۃ الدجال)

یعنی مسیح بن مریم اتریں گے پھران کو دجال دیکھے گا تو پگھلے گا جیسا چربی پگھلتی ہے پس عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اور یہود متفرق ہو جائیں گے سو وہ قتل کریں گے یہاں تک کہ مسلمان کو پتھر کہے گا اے اللہ کے بندہ یہ یہودی ہے سو تو آ کے اس کو قتل کر۔

اور نعیم نے عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک طویل حدیث روایت کی اس میں مذکور ہے حتی ینزل علیهم عیسی بن مریم فیقاتلون معه الدجال یعنی یہاں تک کہ مومنوں پر عیسیٰ بن مریم اتریں گے سو مومنین ان کے ہمراہ دجال سے قتال کریں گے۔

ترمذی نے اپنی سنن میں مجمع بن جاریہ الانصاریؓ سے روایت کی میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا فرماتے تھے یقتل ابن مریم الدجال بباب لد. (ترمذی ج ۲ ص ۳۹ ابواب الفتن باب ما جاء فی قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال)

یعنی ابن مریم لد کے دروازہ کے پاس دجال کو قتل کریں گے۔ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور کہا اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابو برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابو ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابو امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

ابن جریر نے حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اول الایات الدجال و نزول عیسی (ابن جریر ج ۱۷ ص ۸۷) یعنی قیامت کے اول نشانیوں سے ہے دجال اور نازل ہونا عیسیٰ کا۔

ابن ابی شیبہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لاتقوم الساعة حتی ینزل عیسی بن مریم حکما مقسطا واماما عادلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال حتی لا یقبله احد. (ج ۸ ص ۶۵۴ نمبر ۴۱ کتاب الفتن باب ما ذکر فی فتنۃ الدجال)

یعنی قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم اتریں گے حکم مقسط اور امام عادل ہو کے پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اٹھائیں گے اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔

طبرانی اور حاکم اور ابن مردویہ نے واثلہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لاتقوم الساعة حتی یکون عشر آیات خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف فی جزیرة العرب والدجال و نزول عیسی و یاجوج وماجوج (مستدرک حاکم ج ۵ ص ۶۱۱ حدیث نمبر ۸۴۲۶ باب لاتقوم الساعۃ) یعنی قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں ہوں۔ خسف مشرق میں اور خسف مغرب میں اور خسف جزیرہ عرب میں اور دجال اور اترنا عیسیٰ کا اور یاجوج و ماجوج۔

طبرانی نے اوس بن اوسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ینزل عیسی بن مریم عند المنارة البیضاء شرقی دمشق. (طبرانی کبیر ج ۱ ص ۲۱۷ حدیث نمبر ۵۹۰)

یعنی اتریں گے عیسیٰ بن مریم سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جہت میں ہے۔

طبرانی نے نافع بن کیسان سے وہ اپنے والد کیسانؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ینزل عیسی بن مریم عند المنارة البیضاء فی دمشق شرقی۔ (طبرانی کبیر ج ۱۹ ص ۱۹۶ حدیث ۴۴۰) یعنی اتریں گے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرقی جہت میں۔

ابوداؤد و طیالسی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لم یسلط علی قتل الدجال الا عیسی بن مریم. (ابوداؤد طیالسی ج ۳ ص ۴۴۱ حدیث نمبر ۲۶۴۲)

یعنی دجال پر کوئی مسلط نہ ہوگا مگر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔

اور ابوحفص الیانشی نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ینزل عیسی علیه الصلوة والسلام فیتزوج ویولد له. (مشکوۃ ص ۴۸۰ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

یعنی عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے پھر نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔

اور طبرانی نے عبداللہ بن سلامؓ سے روایت کی ہے۔ قال یدفن عیسی بن مریم مع رسول اللہ ﷺ و ابی بکر و عمر فیکون قبر اً رابعا (جامع المسانید والسنن ج ۸ ص ۶۹-۷۰ حدیث نمبر ۵۲۶۹) یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابی بکرؓ اور عمرؓ کے پاس عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مدفون ہوں گے عیسیٰ کی قبر چوتھی قبر ہوگی۔ اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ میں اور یحیٰی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے اس کا لفظ یہ ہے۔ یدفن عیسی بن مریم مع النبی ﷺ و صاحبیه و یکون قبره الرابع. (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۰۹ باب ذکر المسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام) اور ترمذی نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ قال مکتوب فی التوراة صفة محمد ﷺ و عیسی بن مریم یدفن معه. (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۲ ابواب المناقب) یعنی توریت میں محمد ﷺ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ بن مریم حضرت کے پاس مدفون ہوں گے۔ ترمذی نے کہا ابومودود کہتے ہے کہ وہاں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ابن النجار نے کہا اہل سیر کہتے ہیں کہ وہاں ایک قبر کی جگہ ہے سو سعید بن المسیب سے منقول ہے کہ اسی میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مدفون ہوں گے۔ امام احمد اپنی مسند میں اور حاکم مستدرک میں عثمان بن ابی العاصؓ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ و ینزل عیسی بن مریم علیه السلام عند صلوة الفجر فیقول له امیرهم یاروح الله تقدم صل فیقول هذه الامة امراء بعضهم علی بعض فیقدم امیرهم فیصلی فاذا قضی صلوته اخذ عیسی حربته فیذهب نحو الدجال فاذا راه الدجال ذاب کما یذوب الرصاص فیضع حربته بین ثندوته فیقتله و ینهزم اصحابه فلیس یومئذ شیء یواری منهم احدا حتی ان الشجرة لتقول یامؤمن هذا کافر فاقتله (مستدرک حاکم ج ۵ ص ۶۷۵ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) یعنی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام صبح کی نماز کے وقت اتریں گے لوگوں کا امیر عیسیٰ کو کہے گا یا روح اللہ آپ پڑھائیے نماز۔ عیسیٰ کہیں گے یہ امت بعض ان کے بعض پر امیر ہیں پھر وہ امیر مقدم ہو کے نماز پڑھائے گا نماز سے فراغت ہوتے ہی عیسیٰ اپنا حربہ لے کے دجال کی طرف جائیں گے۔ دجال ان کو دیکھ کے پگھلے جیسا سیسا پگھلتا ہے عیسیٰ اپنا حربہ دجال کے ثندوے پر یعنی پستان کے گوشت پر رکھ کے دجال کو قتل کریں گے اس کے ساتھ والے بھاگیں گے ان کو پناہ کے واسطے کچھ چیز نہ ملے گی یہاں تک کہ جھاڑ بولے گا اے مومن یہ کافر ہے یعنی یہاں کافر چھپا ہے تو اس کو قتل کر۔

ابونعیم نے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ینزل عیسی بن مریم

علیہ السلام فیقول امیرھم المھدی تعال صل بنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء بکرامة اللّٰہ ھذہ الامة۔ (الحاوی للسیوطی ج ۲ ص ۶۴، مسند احمد ج ۳ ص ۳۸۴)

یعنی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے لوگوں کا امیر مہدی کہے گا آؤ ہمارے ساتھ نماز پڑھو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے ایسا نہیں (یعنی میں امام ہو کے نماز نہیں ادا کروں گا) تمہارے بعض بعض پر امیر ہیں اللہ تعالیٰ سے اس امت کو بزرگی ہے۔

اسحٰق بن بشر اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ فعند ذلک ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء (ابن عساکر ج ۲۰ ص ۱۳۸، ۱۳۹) یعنی پھر اس وقت یعنی جبکہ دجال مسلط ہوگا اور مومنان بیت المقدس میں جمع ہوں گے تو میرے بھائی عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے الحدیث اس حدیث میں تصریح ہو چکی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔

ابوعمر الدانی نے اپنی سنن میں حذیفہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یلتفت المھدی وقد نزل عیسی ابن مریم کانما یقطر من شعرہ الماء فیقول المھدی تقدم صل بالناس فیقول عیسی انما اقیمت الصلوة لک فیصلی خلف رجل من ولدی۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۸۱) یعنی مہدی پلٹ کے دیکھے تو عیسیٰ بن مریم اترے ہیں گویا کہ ان کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے پھر مہدی کہیں گے آپ مقدم ہو اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو تو عیسیٰ کہیں گے تمہارے ہی لیے نماز کی اقامت ہوئی پھر میری اولاد سے ایک شخص کے پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے۔

حاکم نے حریث بن مخشی سے روایت کی۔ ان علیا قتل صبیحة احدی و عشرین من رمضان سمعت الحسن بن علی وھو یقول قتل لیلة انزل القرآن و لیلة اسری بعیسی و لیلة قبض موسی (درمنثور ج ۲ ص ۳۶) یعنی علیؓ اکیسویں رمضان کی صبح کو شہید ہوئے سو میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو سنا فرماتے تھے کہ قتل کیے گئے اس شب میں جو قرآن نازل ہوا اور اس شب میں جو عیسیٰ علیہ السلام اسرا کیے گئے یعنی اللہ تعالیٰ ان کو لے گیا اور اس شب میں جو موسیٰ علیہ السلام وفات پائے۔

ابونعیم نے کعب الاحبار سے روایت کی قال یحاصر الدجال المؤمنین ببیت المقدس فیصیبھم جوع شدید حتی یاکلوا اوتار قسیھم من الجوع فبینما ھم علی ذلک اذ سمعوا صوتا فی الغلس فیقولون ان ھذا لصوت رجل شبعان فینظرون فاذا بعیسی بن مریم و یقام الصلوة فیرجع امام المسلمین المھدی فیقول عیسی علیہ السلام تقدم فلک اقیمت الصلوة فیصلی بھم تلک الصلوة ثم یکون عیسی اماما بعدہ یعنی دجال محاصرہ کرے گا مومنوں کو بیت المقدس میں پھر لوگوں کو سخت فاقہ کشی ہوگی یہاں تک بھوک سے اپنے کمان کی وتر یعنی چلا چوپی کا ہوتا ہے اس کو کھائیں گے اسی حالت میں رہیں گے دفعۃً آخر شب کی اندھیری میں آوازسنیں گے لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے یہ پیٹ بھرے آدمی کی آواز ہے پھر دیکھے تو یکایک عیسیٰ بن مریم ہیں اور نماز کی اقامت کی جائے گی پھر مہدی مسلمانوں کا امام پیچھے ہٹے گا تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے تم مقدم ہو تمہارے ہی لیے نماز کی اقامت ہوئی پھر مہدی لوگوں کے ساتھ نماز پڑھیں گے پھر اس کے بعد کے نمازوں میں عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں ابن سیرین سے روایت کی ہے۔ قال المھدی من ھذہ الامة وھو

الذی یوم عیسی بن مریم علیه الصلوۃ والسلام (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۶۷۹ حدیث ۱۹۵ کتاب الفتن) یعنی مہدی اسی امت سے ہے اور وہی امامت کریں گے عیسی بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔

ابن جریر نے بسند صحیح کعب سے روایت کی ہے۔ قال لما رای عیسی قلة من اتبعه و کثرة من کذبه شکی ذلک الی الله فاوحی الله الیه انی متوفیک و رافعک الی و انی سابعثک علی الاعور الدجال فتقتله. (ابن جریر ج ۳ ص ۲۹۰ جز ثالث، الدر المنثور ج ۲ ص ۳۲)

یعنی جبکہ عیسی علیہ السلام اپنے تابعون کی کمی اور جھٹلانے والے لوگوں کی کثرت دیکھی تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے وحی کیا کہ میں تجھ کو لینے والا ہوں اور اٹھا لینے والا ہوں اپنی طرف اور میں قریب اعور دجال کی طرف تجھ کو بھیجوں گا پھر تو اس کو قتل کرے گا۔

حاکم نے اپنی مستدرک ج ۲ ص ۳۳،۳۲ حدیث نمبر ۳۲۶۰ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی وان من اهل الکتاب الا لیؤمن به قبل موته قال خروج عیسی بن مریم صلوات الله علیه یعنی قرآن شریف میں وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته جو ہے اس سے مراد عیسی بن مریم کا خروج ہے حاکم کہا یہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر اور ابن کثیر نے حسن بصری سے روایت کی وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موت عیسی والله انه لحی الآن عند الله ولکن اذا نزل آمنوا به اجمعون. (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۷۶) یعنی اہل کتاب کا کوئی شخص نہیں۔ مگر عیسی کے موت کے آگے ان پر ایمان لائے گا اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی مقرر عیسی اس وقت زندہ ہیں اور لیکن جب اتریں گے تو سب ان پر ایمان لائیں گے۔

امام احمد اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ اور عبد بن حمید اور مسدد اور سعید بن منصور اور فریابی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ وانه لعلم للساعة قال خروج عیسی بن مریم علیه السلام قبل یوم القیامة (مسند احمد ج ۱ ص ۳۱۸) یعنی قرآن شریف میں وانه لعلم للساعة جو ہے اس سے مراد عیسی بن مریم علیہ السلام قیامت کے قبل خروج کرنا ہے۔

اور عبد بن حمید نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی وانه لعلم للساعة قال خروج عیسی یمکث فی الارض اربعین سنة تکون تلک الاربعین اربع سنین یحج و یعتمر. (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۰) یعنی وانه لعلم للساعة سے مراد عیسی علیہ السلام کا نکلنا ہے وہ زمین پر چالیس سال رہیں گے وہ چالیس سال بمنزلہ چار سال کے ہوں گے حج اور عمرہ ادا کریں گے۔

اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے حسن سے روایت کی ہے۔ وانه لعلم للساعة قال نزول عیسی. (ابن جریر ج ۱۰ ص ۵ جز ۲۵، مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۳۱ نمبر ۳۷۲۷) یعنی وانه لعلم للساعة سے مراد عیسی علیہ السلام کا اترنا ہے۔

اور عبدالرزاق اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی۔ وانه لعلم للساعة قال نزول عیسی علم للساعة و ناس یقولون القرآن علم للساعة.

(ابن جریر طبری ج ۱۰ ص ۹۰، ۹۱ الجز الخامس والعشرون، تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۰)

ان سب احادیث و آثار صحیحہ سے ثابت ہوا کہ عیسی علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اور اب آسمان پر زندہ ہیں اور اخیر زمانے میں آسمان سے نازل ہو کے دجال اعور کو قتل کریں گے اور مراد دجال سے ایک معین شخص ہے جو اولاً نبوت کا دعویٰ کر کے اس کے بعد الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور اقسام کے فتنے پھیلا دے گا

تب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جہت میں ہے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے اس کے بعد یاجوج و ماجوج نکلیں گے سو اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کو ہلاک کرے گا۔ اس کے بعد کئی سال کے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی اور رسول اللہ ﷺ کے روضہ منور میں مدفون ہوں گے۔ پھر جو کوئی آپ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور شہر دمشق سے مراد قادیان اور دجال سے مراد پادریوں کی جماعت اور یاجوج و ماجوج سے مراد روس و انگریز کر کے کہتا ہے اور زعم کرتا ہے کہ اپنے کو خواب پڑا ہے کہ میں ہی روضہ مبارک میں دفن ہوں گا۔ سو وہ جھوٹا اور زندیق ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے وقت جو امورات ہوں گے وہ بالتفصیل صراحۃً احادیث میں مذکور ہیں ان سے کوئی ایک امر اس زندیق میں نہیں پایا جاتا اس لیے احادیث صحیحہ کو حقیقی معنی سے پھیر کے اپنے زعم کے موافق غلط معنی کرتا ہے۔ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے۔ **قال القاضی هذه الاحادیث التی ذکرها مسلم و غیره فی قصة الدجال حجة لمذهب اهل الحق فی صحة وجوده وانه شخص بعينه ابتلى الله به عباده و اقدره على اشياء من مقدورات الله تعالىٰ من احياء الميت الذى يقتله ومن ظهور زهرة الدنياوالخصب معه و جنة و ناره وهربه و اتباع كنوز الارض له وامره السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فتنبت فيقع كل ذلك بقدرة الله و مشيته ثم يعجزه الله تعالىٰ بعد ذلك فلا يقدر على قتل ذلك الرجل ولا غيره و يبطل امره و يقتله عيسىٰ عليه السلام و يثبت الله الذى آمنوا هذا مذهب اهل السنة وجميع المحدثين و الفقهاء والنظار** (نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۳۰۹ باب ذکر الدجال) اور معلوم کریں کہ عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے سفید مینار کے پاس اتریں گے کر کے جو احادیث صحیحہ میں آیا ہے سو اس پر کسی زندیق نے اعتراض کیا ہے کہ ان دنوں انگریزی اخبارات سے معلوم ہوا کہ شہر دمشق کی مسجد جل گئی پھر سفید منارہ باقی نہ رہا۔ یہ اعتراض جو احادیث صحیحہ پر کرتا ہے سو وہ قساوت قلبی سے ہے اب منارہ بیضا جل گیا اور موجود نہ رہا تو بھی اس سے کچھ خلل نہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے قبل وہاں البتہ بنایا جاوے گا شیخ جلال الدین السیوطی نے مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ میں لکھا ہے۔ **قال حافظ ابن کثیر وقد جددت منارة فی زماننا و فی سنة احدى واربعين و سبعماية من حجارة بيض ولعل هذا يكون من دلائل النبوة الظاهرة حيث قيض الله بناء هذه المنارة لينزل عيسىٰ ابن مريم قلت هو من دلائل النبوة بلا شك فانه ﷺ اوحى اليه بجميع مايحدث بعده مما لم يكن فی زمنه** اس کے بعد کہا **فان لم يكن فی بيت المقدس الان منارة بيضا فلا بد ان تحدث قبل نزوله.** (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۹۷ حاشیہ باب فتنۃ الدجال)

اور ہم نے جو ذکر کیا اس ہی پر اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ **ثم انه رفعه اليه وانه باق حى وانه سينزله قبل يوم القيامة كما دلت عليه الاحاديث المتواترة التى سوردها ان شاء الله قريبا فيقتل المسيح الضلالة و يكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية يعنى لا يقبلها من احد من اهل الاديان بل لا يقبل الا الاسلام او السيف.**

(تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۲، ۴۰۳ طبع بیروت لبنان)

امام ابو حنیفہؒ نے فقہ اکبر میں لکھا ہے۔ **و خروج الدجال ویاجوج وماجوج و طلوع الشمس من مغربها و نزول عيسىٰ عليه السلام من السماء و سائر علامات يوم القيمة على ماوردت به الاخبار الصحيحة حق كائن.** (فقہ اکبر ص ۵۴، ۵۵)

اور شیخ شہاب الدین السہروردی قدس سرہ نے ''اعلام الہدیٰ وعقیدۃ ارباب التقیٰ'' میں فرمایا ہے و

تعتقد ان عیسیٰ علیہ السلام ینزل و ان الدجال یخرج والشمس تطلع من مغربھا کل ذلک حق لاشک فیہ اور امام کمال الدین محمد بن الہمام نے کتاب "المسامرہ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرہ" میں لکھا ہے واشراط الساعۃ من خروج الدجال و نزول عیسی علیہ السلام و خروج یاجوج وماجوج و خروج الدابہ و طلوع الشمس من مغربھا حق۔

"اور توضیح شرح المسامرۃ" میں ہے۔ و اشراط الساعۃ من خروج الدجال و نزول عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام من السماء و خروج یاجوج و ماجوج و خروج الدابۃ کما فی سورۃ النمل و فی جامع الترمذی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ تخرج الدابۃ ومعھا خاتم سلیمان و عصی موسی فتجلو وجہ المومن و تحطم انف الکافر الحدیث و طلوع الشمس من مغربھا کل منھا حق وردت بھا النصوص الصحیحۃ الصریحۃ۔

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے۔ قال القاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نزول عیسی علیہ السلام و قتلہ الدجال حق و صحیح عند اھل السنۃ للاحادیث الصحیحۃ فی ذلک ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطلہ فوجب اثباتہ و انکر ذلک بعض المعتزلۃ والجھمیۃ ومن وافقھم و زعموا ان ھذہ الاحادیث مردودۃ بقولہ تعالیٰ و خاتم النبیین و بقولہ ﷺ لانبی بعدی و باجماع المسلمین انہ لانبی بعد نبینا ﷺ وان شریعتہ مؤبدۃ الی یوم القیامۃ لا تنسخ و ھذا استدلال فاسد لانہ لیس المراد نزولہ عیسی علیہ السلام انہ لاینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی ھذہ الاحادیث ولا فی غیرھا شئ من ھذا بل صحت ھذہ الاحادیث ھنا وما سبق فی کتاب الایمان و غیرھا انہ ینزل حکما مقسطا یحکم شرعنا و یحیی من امور شرعنا ما ھجرہ الناس۔
(نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۴۰۳ باب ذکر الدجال)

اور امام عبداللہ النسفی نے "عمدۃ العقاید" میں لکھا ہے۔ وما اخبرہ النبی علیہ السلام من خروج الدجال و دابۃ الارض و یاجوج وماجوج و نزول عیسی علیہ السلام و طلوع الشمس من مغربھا حق۔ اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے۔ وما اخبرہ النبی ﷺ من اشراط الساعۃ ای من علاماتھا من خروج الدجال و دابۃ الارض و یاجوج وماجوج و نزول عیسی علیہ السلام من السماء و طلوع الشمس من مغربھا فھو حق لانھا امور ممکنۃ اخبربھا الصادق۔ (شرح عقاید نسفی ص ۱۴۳)

اور شیخ الاسلام احمد النفراوی المالکی نے "الفواکہ الدوانی علی رسالۃ ابی زید القیروانی" میں لکھا ہے للساعۃ اشراط وعلامات یجب الایمان بھاوھی علی قسمین کبری و صغری فالکبری عشرۃ خمس متفق علیھا خروج الدجال و نزول عیسی بن مریم من السماء الثانیۃ و خروج الدابۃ و یاجوج وماجوج و طلوع الشمس من مغربھا۔

اور بھی کہا الفایدۃ الثالثۃ فی نزول عیسی علیہ السلام الی الارض لان نزولہ حق ثابت بالکتاب والسنۃ و ذلک عند نزولہ من السمآء آخر الزمان و سئل الجلال السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ عن حیاۃ عیسی علیہ السلام و مقرہ و طعامہ و شرابہ فقال فی السماء الثانیۃ لا یاکل ولا یشرب بل ھو ملازم للتسبیح کالملائکۃ و سبب رفعہ الی السماء ان الیھود کذبتہ و آذتہ وھمت

بقتله رفعه الله الى السماء و اجتمع بالمصطفى عليهما الصلوة والسلام ليلة الاسراء في السماء الثانية و استمر فيها حتى ينزل آخر الزمان عند المنارة البيضاء شرقي دمشق و اضعايديه على اجنحة ملكين و يكون نزوله عند صلاة الصبح فيقول له امير الناس وهو المهدى تقدم ياروح الله فصل بنا فيقول انكم معشر هذه الامة امراء بعضكم على بعض فصل بنا فيصلى بهم المهدى فاذا انصرف باخذ عيسى حربة و يتبع الدجال فيقتله عند باب لد الشرقي و يحكم بشريعنا.

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر اترنا حق ہے کتاب وسنت سے ثابت ہے اور یہ حکم اخیر زمانہ میں ان کو آسمان سے اترتے وقت ہوگا کسی نے شیخ جلال الدین السیوطی کو عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کی رہنے کی جائے اور کھانے پینے سے سوال کیا تو آپ نے کہا عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان پر ہیں کچھ کھاتے پیتے نہیں بلکہ ملائکہ کے مانند ہمیشہ تسبیح کرتے ہیں اور ان کا آسمان پر جانے کا سبب یہ ہے کہ یہود نے آپ کو جھٹلایا اور ستایا اور قتل کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھالیا اور نبی ﷺ سے معراج کی رات دوسرے آسمان پر ملاقات ہوئی اور عیسیٰ علیہ السلام اسی میں ہمیشہ رہیں گے یہاں تک کہ اخیر زمانہ میں سفید منارے پاس جو دمشق کے شرقی جانب میں اتریں گے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پکھوتوں پر دھرے ہوئے اور نماز صبح کے وقت اتریں گے پھر لوگوں کا امیر جو وہ مہدی ہے کہے گا یاروح اللہ آپ مقدم ہو کے اس میں نماز پڑھایئے۔ عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے تم اے گروہ اس امت کے بعضے بعضوں کے امیر ہیں تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو پھر مہدی لوگ کے ساتھ نماز پڑھیں گے جب نماز سے پھریں گے تو عیسیٰ علیہ السلام اپنا حربہ لیں گے اور دجال کا پیچھا کریں گے پھر اس کو لد کے دروازہ شرقی پاس قتل کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ہماری شریعت کے موافق حکم فرمائیں گے۔"

اور شیخ جلال الدین السیوطی نے (اتمام الدرایہ شرح النقایہ) میں لکھا ہے۔ وان نزول عيسى بن مريم عليه السلام قرب الساعة و قتله الدجال حق.

اور علامہ المولیٰ محمد الافندی نے (الطریقۃ الحمدیہ) میں لکھا ہے۔ وما اخبره النبي ﷺ من اشراط الساعة من خروج دجال و دابة الارض وياجوج وماجوج و نزول عيسى عليه السلام من السماء و طلوع الشمس من مغربها نحو ذلك كله حق.

اور علامہ شیخ ضیاء الدین ابراہیم نے (شرح الارشاد والی الاعتقاد) میں لکھا ہے۔ نزول السيد المسيح عيسى بن مريم صلى الله على نبينا و عليه وسلم قرب الساعة بعد خروج المسيح الدجال وفي الصحيح ما من نبي الا انذر قومه المسيح الدجال وفي رواية الاعور الكذاب واني انذر كموه الحديث وفيه مامن بلد الاسيد خله الدجال غير مكة و المدينة فاذا شدت فتنته انزل الله المسيح بن مريم فنزوله و قتله الدجال ثابت في الحديث الصحيح فذلك حق يجب الايمان به.

اور علامہ ابن الوردی نے (خریدۃ العجائب) میں لکھا ہے۔ المسلمون لا يختلفون في نزول عيسى بن مريم آخر الزمان قد قيل في قوله تعالى و انه لعلم للساعة فلا تمترن بها انه نزول عيسى عليه السلام.

اور الشیخ الاسلام ابوعبداللہ القرطبی نے (کتاب التذکرہ فی کشف احوال الموتی و امور الآخرہ) میں لکھا ہے۔ قال ابوالحسن محمد بن الحسين بن ابراهيم بن عاصم الاثرى السنجرى قد تواترت الاخبار

و استفاضت بکثرة رواتها عن محمد المصطفی والنبی المرتضی ﷺ یجی المهدی وانه من اهل بیته وانه سیملک سبع سنین و انه یملأ الارض عدلا و انه یخرج مع عیسی علیه السلام فیساعده علی قتله الدجال بباب لد بارض فلسطین و انه یؤم لهذه الامة و عیسی علیه السلام یصلی خلفه فی طول من قصة و امره۔

اور علامہ برزنجی نے (اشاعة فی اشراط الساعة) میں لکھا ہے۔ قد علمت ان احادیث وجود المهدی و خروجه آخر الزمان وانه من عترة رسول الله ﷺ من ولد فاطمة علیها السلام بلغت حد التواتر فلا معنی لانکارها ومن ثم ورد من کذب بالدجال فقد کفرو من کذب بالمهدی فقد کفر رواه فی الاسکاف فی فواید الاخبار و ابو القاسم السهیلی فی شرح السیر له۔ (اشراط الساعة ص۲۳۲)

اور علامہ شیخ علی متقی نے (برهان فی علامة مهدی آخرالزمان) میں لکھا ہے۔ اخرج ابوبکر الاسکاف فی فواید الاخبار عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ من کذب بالدجال فقد کفرو من کذب بالهدی فقد کفر قال الشیخ ابن حجر الهیثمی ای کفر حقیقة کما هو المتبا در عن اللفظ اذ کان تکذیبه کتکذیبه بالسنة او الاستهزاء بها او الرغبة عنها فقد قال ائمتنا وغیرهم لو قال لا نسان قرص اظفارک فانه سنة فقا لالا افعله وان کان سنة رغبة عنها کفر فکذا یقال بمثله۔

اور شیخ جلال الدین السیوطی نے (اعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام) میں لکھا ہے۔ فیلزمک احد امرین اما نفی نزول عیسی علیه السلام او نفی النبوة عنه و کلاهما کفر۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۱۶۶)

اور امام عبدالوہاب الشعرانی نے (کتاب الیواقیت والجواہر) میں لکھا ہے۔ فان قیل فما الدلیل علی نزول عیسی علیه السلام من القرآن فالجواب الدلیل علی نزوله قوله تعالی و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ای حین ینزل و یجتمعون علیه و انکرت المعتزلة والفلاسفة والیهود و النصاری عروجه بجسده الی السمآء وقال تعالی فی عیسی علیه السلام و انه لعلم للساعة قری لعلم بفتح اللام والعین والضمیر فی انه راجع الی عیسی علیه السلام لقوله تعالی و لما ضرب ابن مریم مثلا و معناه ان نزوله علامة القیامة وفی الحدیث فی صفة الدجال فبینما هم فی الصلوة اذ بعث الله المسیح بن مریم فنزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین یدیه مهر و ذتان واضعا کفیه علی اجنحة ملکین ومهر و ذتان بالذال المعجمة والمهملة مما حلتان مصبوغتان بالورس فقد ثبت نزوله علیه السلام بالکتاب و السنة وزعمت النصاری ان ناسوته صلب ولا هوته رفع والحق انه رفع بجسده الی السماء والایمان بذلک واجب قال تعالی بل رفعه الله الیه قال ابو طاهر القزوینی واعلم ان کیفیة رفعه و نزوله و کیفیة مکثه فی السماء الی ان ینزل من غیر طعام ولا شراب مما یتقام عن درکه العقل ولا سبیل لنا الا ان نؤمن بذلک تسلیما لسعة قدرة الله تعالی و اطال فی ذکر شبه الفلاسفة وغیرهم فی انکار الرفع فان قیل فما الجواب عن استغنائه عن الطعام والشراب مدة رفعه فان الله تعالی قال وما جعلناهم جسدا لا یاکلون الطعام فالجواب ان الطعام انما جعل قوتا لمن یعیش فی الارض لانه مسلط علیه الهواء الحار والبارد فیحل بدنه فاذا انحل عوضه الله تعالی

بالغذاء اجراء لعادته في هذه الخطة الغبراء واما من رفعه الله تعالى الى السماء فانه يلطفه بقدرته و يغنيه عن الطعام و الشراب كما اغنى الملائكة عنهما فيكون حينئذ طعام التسبيح و شرابه التهليل كما قال ﷺ انى ابيت عند ربى يطعمنى و يسقينى و فى الحديث مرفوعا ان بين يدى الدجال ثلاث سنين سنة تمسك السماء منها ثلث قطرها والارض ثلث نباتها وفي السنة الثانية تمسك السماء ثلثي قطرها والارض ثلثي قطرها والارض ثلثي نباتها وفي السنة الثالثة تمسك السماء قطرها كلها والارض نباتها كلها فقالت له اسماء بنت زيد يا رسول الله انا لنعجن عجيننا فما نجزه حتى نجوع فكيف بالمؤمنين حينئذ فقال يجزيهم ما جزى اهل السماء من التسبيح والتقديس قال الشيخ ابو طاهر وقد شاهدنا رجلا اسمه خليفة الخراط كان مقيما بابهر من بلاد المشرق مكث لا يطعم طعاما مائة ثالث و عشرين سنة و كان يعبد الله ليلا و نهارا من غير ضعف فاذا علمت بذلك فلا يبعد ان يكون قوت عيسى عليه السلام التسبيح والتهليل والله اعلم بجميع ذلك.

(الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۴۶)

یعنی اگر کسی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے پر قرآن شریف سے کیا دلیل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے پر اللہ تعالیٰ کا قول دلیل ہے۔ وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته یعنی اور کوئی نہیں اہل کتاب سے مگر البتہ اس پر ایمان لائے گا اس کی موت کے آگے یعنی جبکہ عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور لوگ ان پر جمع پڑھیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم سے آسمان پر جانے کو معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود و نصاریٰ انکار کیے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں فرماتا ہے۔ وانه لعلم للساعة بعضوں کی قرآت لعلم ہے لام اور عین کی فتح سے اور انہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام طرف راجع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولما ضرب ابن مريم مثلا اور اس کا معنی اس طور پر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا قیامت کی علامت ہے اور حدیث شریف میں دجال کی صفت میں آیا ہے کہ جس حال میں کہ لوگ نماز میں رہیں گے یکایک اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا پھر سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جانب ہے اتریں گے دو مہرو دے پہنے ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے پنچے دو فرشتوں کے پھوں پر دھرے ہوئے پس عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا کتاب سنت سے ثابت ہو چکا اور نصاریٰ زعم کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ناسوت یعنی جسم مصلوب ہوا اور ان کا لاہوت یعنی روح اٹھایا گیا اور حق بات وہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسد کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بل رفعه الله اليه شیخ ابو طاہر قزوینی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھائے جانا اور نزول کرنا اور نزول کیے تک بغیر کھانے اور پینے کے آسمان میں ٹھہرے رہنا ان امور سے ہے جن کے دریافت سے عقل قاصر ہے اور ہم کو اس میں کچھ راہ نہیں ملتی مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت وسیعہ کو مان لے کے اس پر ہم ایمان نے لاتا ہے۔ پھر شیخ ابو طاہر نے فلاسفہ وغیرہم جو عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کا انکار کرتے ہیں ان کے شبہوں میں بیان طویل کیا ہے اگر کوئی کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایام رفع میں کھانے اور پینے سے کیوں بے نیاز ہوئے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما جعلناهم جسدا لا ياكلون الطعام. (انبیاء ۸) تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص زمین پر گزران کرتا ہے اس ہی کے لیے طعام قوت ہوا ہے کیونکہ ان پر گرم و سرد ہوا مسلط رہنے سے بدن لاغر ہوتا ہے۔ پھر جب بدن لاغر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بطور عادت کے یہاں خطہ زمین میں غذا کو اس کا عوض کیا ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف اٹھا لیا ہے سو اس کو اپنی قدرت سے لطیف کرتا ہے اور

کھانے پینے سے بے پرواہ کرتا ہے جیسا کہ فرشتوں کو کھانے پینے سے مستغنی کیا پھر اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کا کھانا تسبیح ہے اور پینا تہلیل جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی اور مرفوع حدیث میں آیا ہے کہ دجال نکلنے کے آگے تین سال آئیں گے ایک سال آسمان سے ثلث یعنی تہائی برسات اور زمین سے ثلث سرسبزی کی کشش ہوگی اور دوسرے سال آسمان سے دو ثلث برسات اور زمین سے دو ثلث سرسبزی کی کشش ہوگی اور تیسرے سال آسمان سے کل برسات اور زمین سے کل نبات کا امساک ہوگا۔ پس اسماء بنت زید نے عرض کی یارسول اللہ ہم آٹا گوندتے ہیں سو روٹی تیار ہونے کے آگے ہم بھوکے ہو جاتے ہیں پھر اس روز مومنوں کا کیا حال ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو تسبیح و تقدیس کافی ہوگی جو آسمان والوں کو کفایت کرتی ہے۔ شیخ ابو طاہر نے کہا کہ ہم نے مشاہدہ کیا ایک شخص کو جس کا نام خلیفۃ الخراط تھا اور ابہر میں مقیم تھا جو بلاد مشرق سے ہے۔ تیس برس تک کچھ نہ کھایا اور شب و روز بغیر ضعف کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا پس جب یہ معلوم ہوا تو کچھ بعید نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا قوت تسبیح و تہلیل رہے واللہ اعلم بجمیع ذلک۔

اور امام ابو اسحٰق احمد بن محمد الثعلبی نے کتاب (العرائس) میں لکھا ہے۔ **ذکر نزول عیسی علیه السلام من السماء في المرة الثانية في آخر الزمان قال الله تعالى وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها الا وقيل للحسين بن الفضل هل تجد نزول عيسى عليه السلام في القرآن قال نعم قوله و كهلا وهو لم يكن يكهل في الدنيا و انما معناه و كهلا بعد نزوله من السمآء.**

اور شیخ ابن حجر نے (شرح الہمزیہ) میں لکھا ہے۔ **انهم اى اليهود حسدوا عيسى عليه السلام حتى زعموا انهم قتلوه و صلبوه ومادرى الملاعين انه شبه لهم مثله فقتلوه و نجاه منهم ثم رفعه الى السماء لينزل آخر الزمان حاكما بشريعة محمد ﷺ مصليا وراء المهدى اول نزوله ليعلم انه نزول تابعا لهذه الامة عاملا بشريعة.**

اور شیخ الاسلام ابو عبداللہ فضل اللہ بن تاج الدین ابو سعید الحسن التورپشتی نے کتاب (المعتمد) میں لکھا ہے وبعد از ظہور دجال و افسادوی درزمین نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام از آسمان است و باحادیث درست از رسول اللہ ﷺ ثابت شدہ ہست کہ عیسیٰ علیہ السلام در وقت اقتراب ساعت، از آسمان فرود آید زندہ و دجال را بکشد و زمین از خبث و فساد و اتباع وی از اہل شرک خاصہ جہودان کہ دعوی کردہ اند کہ عیسیٰ علیہ السلام را بکشتیم وصلب کردیم پاک کند

اور حافظ مناوی نے (شرح جامع الصغیر) میں لکھا ہے۔ **ينزل عيسى بن مريم من السماء آخر الزمان وهو نبى رسول عند المنارة البيضاء.** (سراج منیر ج ۳ ص ۴۴۱)

اور علامہ شیخ علی العزیزی نے (سراج المنیر شرح الجامع الصغیر) میں لکھا ہے۔ **ينزل عيسى ابن مريم من السماء آخر الزمان وهو نبى رسول عند المنارة البيضاء** (سراج منیر ج ۳ ص ۴۴۱)

اور مولانا شاہ ولی اللہ نے (فوز الکبیر) میں لکھا ہے۔ و نیز از ضلالت ایشان یعنی نصاری یکی آن است کہ جزم می کنند کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقتول شدہ است و فی الواقع در قصہ عیسیٰ اشتباہی واقع شدہ بود رفع بر آسمان را قتل گمان کردند و کابرا عن کابر جان غلط را روایت نمودند خدا تعالیٰ در قرآن شریف ازالہ شبہ فرمود کہ **ما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم.** (فوز الکبیر ص ۱۹)

اور میرے والد امام العلماء مولانا صبغۃ اللہ قاضی الملک بدرالدولہ مرحوم نے اپنے کسی فتوے میں لکھا

ہے۔ عروج جسمی محمد عیسیٰ علیہ السلام را نیز واقع۔ چنانچہ نص اذ قال اللّٰہ یا عیسی انی متوفیک و رافعک الی الآیۃ ونص وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللّٰہ الیہ (نساء ۱۵۵،۱۵۸) برآن دال است وانکاران کفر بضلالت انتہی۔

اور معلوم کریں کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں جو فرماتا ہے۔ وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللّٰہ الیہ یعنی اور نہیں مارے اس کو یعنی عیسیٰ کو بیشک بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور فرمایا یا عیسی انی متوفیک و رافعک الی سو اس رفع سے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھا لینا مراد ہے رفع روحی مراد نہیں اور جو کہا یعنی اپنی طرف اٹھا لیا وہ تعظیم کے لیے ہے اور اس سے مراد ایسی جگہ پر لے لیا جہاں اللہ تعالیٰ کے غیر کا حکم جاری نہیں۔ وہ آسمان ہے اس پر قاضی مفسروں کا اتفاق ہے ابن جریر اور ابن ابی حاتم حسن بصری سے روایت کیے ہیں۔ فی الآیۃ قال رفعہ اللّٰہ فھو عندہ فی السمآء۔

اور امام واحدی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ بل رفعہ اللّٰہ الیہ ای الموضع الذی لا یجری لاحد سوی اللّٰہ فیہ حکم فکان رفعہ الی ذلک الموضع رفعا الیہ لانہ رفع عن ان یجری علیہ حکم احد من العباد یوکد ھذا ان الحسن قال بل رفعہ اللّٰہ الیہ ای الی السماء کما قال ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللّٰہ وکانت الھجرۃ الی المدینۃ اور بھی امام واحدی نے کہا۔ رافعک الی ای سمائی و محل کرامتی فجعل ذلک رفعا الیہ للتفخیم والتعظیم اور امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ قال مقاتل بل رفعہ اللّٰہ الی السمآء فی شھر رمضان اور امام عبداللہ بن احمد النسفی نے مدارک التنزیل میں لکھا ہے۔ ورافعک الی الی سمائی مقر ملائکتی (ج ۱ ص ۱۴۳) اما متوفیک جو فرمایا اس سے کیا مراد ہے۔ سو سلف اس میں اختلاف کرتے ہیں کیونکہ عرب کے محاورہ میں توفی کا لفظ متعدد مضمون پر مستعمل ہوتا ہے سو یہاں کونسا معنی ہے اس میں چند اقوال ہیں پہلا قول توفی کا معنی استوفی کا ہے۔ وہ مشتق ہے توفی حقہ واستوفا سے یعنی پورا کرنا اس سے مراد مستوفی اجلک ہے یعنی تیری عمر پوری کروں گا، کافروں کے ہاتھ پر تجھ کو مرنے نہ دوں گا بلکہ تجھ کو آسمان پر بلواؤں گا عمر پوری ہونے کے بعد تیری موت آئے گی۔ تفسیر بیضاوی میں ہے۔ انی متوفیک ای مستوفی اجلک و مؤخرک الی اجلک المسمی عاصما و اصحا ایاک من قتلھم۔

(انوار التنزیل ج ۱ ص ۱۳۰)

اور تفسیر کبیر میں ہے ای انی متمم عمرک فحینئذا توفیک فلا اترکھم حتی یقتلوک بل انا رافعک الی سمائی و مقربک ملایکتی و اصونک عن ان یتمکنوا من قتلک (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۷۱ الجزء الثامن) اور تفسیر مدارک میں ہے ای مستہ فی اجلک و معناہ انی عاصمک ان یقتلک الکفار و ممیتک حتف انفک لا نقلا بایدیھم۔ (تفسیر نسفی ج ۱ ص ۱۴۳) دوسرا قول توفی کا معنی قبض کرنا ہے اس سے مراد متوفیک من الارض ہے۔ یعنی قابضک من الارض وہ مشتق ہے توفیت الشی سے یعنی اس چیز کو میں نے پورا لے لیا اس سے کچھ چھوڑا اب معنی آیت کے یہ ہوں گے میں تجھ کو پورا یعنی تیرے روح اور جسد کے ساتھ زمین سے لے لوں گا اور کافروں کے ہاتھ پر مرنے نہ دوں گا یہ معنی حسن بصری اور مطر الوراق اور ابن جریج اور کلبی اور ابن جریر سے منقول ہے شیخ جلال الدین السیوطی نے تفسیر درمنثور میں لکھا ہے۔ ما خرج عبدالرزاق و ابن جریر و ابن ابی حاتم عن الحسن قال متوفیک من الارض اور یہ بھی کہا و اخرج ابن جریر و ابن ابی حاتم عن مطر الوراق فی الآیۃ قال متوفیک من الدنیا ولیس نوم موت اور بھی کہا۔ و اخرج ابن ابی حاتم

عن ابن جریج فی الآیة قال رفعه ایاه توفیة درمنثور ج ۲ ص ۳۶ اور تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے۔ وکذا قال ابن جریر توفیہ هو رفعه اور امام محی السنۃ البغوی نے معالم التنزیل میں لکھا ہے۔ واختلفوا فی معنی التوفی منها قال الحسن والکلبی وابن جریج انی قابضک ورافعک من الدنیا الی من غیر موت بدنک یدل علیه قوله تعالی فلما توفیتنی ای قبضتنی الی السماء و انا حی لان قومه انما تنصروا بعد رفعه لا بعد موته (معالم التنزیل ج ۱ ص ۱۶۲) اور علامہ شمس الدین الرملی نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے او قابضک من الارض ورافعک الی من غیر موت من قولهم توفیت الشئی واستوفیته اذا اخذته و قبضته تاما للرد علی النصاری حیث زعموا ان الله رفع روحه دون جسده. تیسرا قول اس کا معنی ممیتک ہے اور اس میں تقدیم وتاخیر ہے یعنی تجھ کو اٹھانے والا ہوں اور مارنے والا ہوں۔ یعنی اخیر زمانے میں۔ یہ قول ابن عباس اور قتادہ اور ضحاک کا ہے تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے۔ یا عیسی انی متوفیک و رافعک مقدم و موخر یقول انی رافعک الی و مطهرک منجیک من الذین کفروا بک و جاعل الذین اتبعوک اتبعوا دینک فوق الذین کفروا بالحجة والنصرة الی یوم القیامة ثم متوفیک قابضک بعد النزول تفسیر ابن عباس ص ۶۳ اور شیخ جلال الدین السیوطی نے تفسیر درمنثور میں لکھا ہے۔ اخرج اسحق بن بشروا بن عساکر من طریق جریر عن الضحاک عن ابن عباس فی قوله انی متوفیک و رافعک یعنی رافعک ثم متوفیک فی آخر الزمان (درمنثور ج ۲ ص ۳۶) اور یہی کہا اخرج ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم من طریق علی عن ابن عباس فی قوله انی متوفیک یقول انی ممیتک. (ایضا) اس اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بخاری نے بھی اپنی صحیح میں تعلیقا روایت کیا ہے۔ اس سے مخالفین جو تو ہم کرتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام مر گئے اور آسمان پر فقط ان کی روح گئی سو وہ جہل ہے کمالین حاشیہ جلالین میں ہے۔ وفی البخاری قال ابن عباس متوفیک ای ممیتک مضاه فی وقت موتک بعد النزول من السماء و رافعک الآن اور شیخ جلال الدین السیوطی نے درمنثور میں لکھا ہے۔ واخرج ابن ابی حاتم عن قتادة انی متوفیک و رافعک الی قال هذا من المقدم والمؤخر ای رافعک الی و متوفیک. (درمنثور ج ۲ ص ۳۶) اور شیخ جلال الدین السیوطی نے اتقان میں لکھا ہے الرابع والاربعون فی مقدم القران و مخر هما قسمان الاول ما اشکل معناه بحسب الظاهر فلما عرف انه من باب التقدیم والتاخیر اتضح وهو جدیران یفرد بالتصنیف و قد تعرض السلف لذلک فی آیات فاخرج ابن ابی حاتم عن قتادة فی قوله فلا تعجبک موالهم ولا اولادهم انما یرید الله لیعذبهم بها فی الحیوة الدنیا قال هذا من تقادیم الکلام یقول لا تعجبک اموالهم ولا اولادهم فی الحیوة الدنیا انما یرید الله ان یعذبهم بها فی الآخرة واخرج عنه ایضا فی قوله ولولا کلمة سبقت من ربک لکان لزاما واجل مسمی قال هذا من تقادیم الکلام یقول لولا کلمةواجل مسمی لکان لزاما و اخرج عن مجاهد فی قوله انزل علی عبده الکتاب ولم یجعل له عوجا قیما قال هذا من التقدیم والتاخیر انزل علی عبده الکتاب قیماولم یجعل له عوجا واخرج عن قتادة فی قوله تعالی انی متوفیک و رافعک الی قال هذا من المقدم والموخر انی رافعک الی و متوفیک (الاتقان ج ۲ ص ۲۱) اور فقیہ ابو اللیث السمرقندی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ ففی الآیة تقدیم و تاخیر و معناه انی رافعک من الدنیا الی السماء و متوفیک بعد ان تنزل من

السماء علی عھد الدجال یہاں سے معلوم ہوا کہ جس نے اس تقدیم و تاخیر کو تحریف کہا سو وہ ابن عباس وغیرہ سلف پر طعن کیا چوتھا قول متوفیک کا معنی ممیتک ہے یعنی میں مارنے والا ہوں اور رافعک میں واو جو آیا ہے ترتیب کا فائدہ تو نہیں بخشتا آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہ کام کرے گا لیکن کب کرے گا کیسا کرے گا آیت میں مذکور نہیں اس کا بیان دلیل پر موقوف ہے دلیل سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ زندہ ہیں احادیث سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر آئیں گے دجال کو قتل کریں گے بعد ان کی وفات ہوگی امام فخر الدین الرازی نے تفسیر کبیر میں کہا۔ الوجه الرابع فی تاویل الآیة ان الواو فی قوله متوفیک و رافعک لا یفید الترتیب فالآیة تدل علی انه تعالی یفعل به هذه الافعال فاما کیف یفعل و متی یفعل فالامر فیه موقوف علی الدلیل و قد ثبت بالدلیل انه حی ورد الخبر عن النبی ﷺ فانه سینزل و یقتل الدجال ثم انه تعالی یتوفاه بعد ذلک (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۷۱، ۷۲ جز ۸ س) اور تفسیر مدارک میں ہے۔ او ممیتک فی وقتک بعد النزول من السماء و رافعک الآن اذا الواو لا یوجب الترتیب قال النبی ﷺ ینزل عیسی خلیفة علی امتی یدق الصلیب و یقتل الخنازیر ویلبث اربعین سنة و یتزوج ویولد ثم یتوفی (تفسیر النسفی ج ۱ ص ۱۲۵) پانچواں قول موت سے مراد نیند ہے عیسیٰ علیہ السلام سوتے تھے اسی حالت میں ان کو آسمان پر لے گیا تاکہ ان کو کچھ خوف لاحق نہ ہو پھر آسمان پر گئے بعد بیدار ہوئے یہ قول ربیع بن انس کا ہے اور حسن بصری سے بھی ایک روایت ہے شیخ جلال الدین السیوطی نے درمنثور میں لکھا ہے۔ واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم من وجه آخر عن الحسن فی قوله انی متوفیک یعنی وفاة المنام رفعه اللّٰه فی منام.

(درمنثور ج ۲ ص ۳۶)

اور امام محی السنۃ البغوی نے معالم التنزیل میں لکھا ہے۔ وقال الربیع بن انس المراد بالتوفی النوم وکان عیسی قد نام فرفعه اللّٰه نائما الی السماء معناها انی منیمک ورافعک الی کما قال اللّٰه تعالی وهو الذی یتوفکم باللیل ای ینیمکم. (معالم التنزیل ج ۱ ص ۱۶۲) اور امام فخر الدین الرازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے الثالث قال الربیع بن انس انه قال نومه حال مارفعه الی السماء قال تعالی اللّٰه یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها۔ (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۷۱ جز ۸ س) اور تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ وقال الاکثرون المراد بالوفاة هنا النوم کما قال اللّٰه تعالی وهو الذی یتوفکم باللیل الآیة وقال اللّٰه یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها الایة وکان رسول اللّٰه ﷺ یقول اذا قام من النوم الحمد للّٰه الذی احیانا بعد ما اماتنا۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۹) اور علامہ شمس الدین الرملی نے کہا۔ متوفیک نائما ومنه قوله تعالی اللّٰه یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فجعل النوم وفاة وانما رفعه نائما لئلا یلحقه خوف اور تفسیر مدارک میں ہے او متوفی نفسک بالنوم ورافعک وانت نائم حتی لا یلحقک خوف و تستیقظ وانت فی السماء آمن مقرب انتهی. (تفسیر النسفی ج ۱ ص ۱۲۵)

یہاں سے معلوم ہوا کہ مخالفین جو زعم کرتے ہیں کہ ربیع بن انس بھی واقعہ موت حضرت مسیح کے قائل ہیں سو وہ باطل ہے۔ چھٹا قول اس کا معنی مرنے کا ہے یعنی میں تجھ کو مارتا ہوں اور تیرے دشمنوں کو تجھ پر مسلط نہیں کرتا پھر عیسیٰ علیہ السلام مر گئے بعد تین ساعت یا تین روز یا سات ساعت کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر گئے۔ یعنی روح و جسم کے ساتھ آسمان پر گئے علماء اس قول کو ضعیف کہتے ہیں بلکہ محمد بن اسحٰق وغیرہ اس کو نصاریٰ کا قول کہہ کر تصریح کیے

ہیں اور معالم میں وہب سے نقل کیا ہے۔ توفی اللہ عیسی ثلاث ساعات من النھار ثم احیاہ و رفعہ اللہ الیہ وقال محمد بن اسحق ان النصاری یزعمون ان اللہ توفاہ سبع ساعات من النھار ثم احیاہ و رفعہ الیہ (معالم التنزیل ج ا ص ۱۶۲)

اور تفسیر ابن کثیر میں ہے قال ابن اسحق والنصاری یزعمون ان اللہ توفاہ سبع ساعات ثم احیاہ قال اسحق بن بشیر عن ادریس عن وھب اماتہ اللہ ثلاثہ ایام ثم بعثہ ثم رفعہ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۹، انوار التنزیل ج ا ص ۴۰) اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر ابی سعود میں ہے۔ وقیل اماتہ اللہ سبع ساعات ثم رفعہ الی السماء والیہ ذھبت النصاری (تفسیر ابو سعود ج ا ص ۴۳) یہاں سے معلوم ہوا کہ وہب سے یہی منقول ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر کے پھر زندہ ہو کے اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اور ابن اسحٰق اس کو نصاریٰ کا قول ہے کر کے لکھا ہے پھر مخالفان نے عیسیٰ علیہ السلام مرنے کے فقط رفع روح ہونے کی نسبت وہب اور ابن اسحٰق کے طرف جو کیے ہیں وہ باطل ہے اور جانیے کہ یہاں متوفیک کے معنی میں سلف کے اختلاف کرنے کی وجہ یہ ہے وہ باطل ہے اور جانیے کہ یہاں متوفیک کے معنی میں سلف اختلاف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ سب اہل سنت کا اتفاق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اس میں کسی اہل سنت کو خلاف نہیں ہاں اختلاف اس میں کیے ہیں کہ بغیر مرے کے زندہ آسمان پر گئے یا مر کے چند ساعت کے بعد زندہ ہو کے اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے۔ سو جمہور مفسرین پہلے قول کو اختیار کیے ہیں اور ثانی قول جو وہب سے منقول ہے وہ ضعیف ہے لکھے ہیں۔ علماء کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ رہنے سے ہمارے نبی کریم ﷺ پر ان کی فضیلت لازم نہیں آتی کیونکہ جب آپ ﷺ سے دین کی تکمیل ہو چکی تو آپ ﷺ کو یہاں رہنے سے وصال الٰہی ہونا بہتر ہے اور بھی عیسیٰ علیہ السلام محمد ﷺ کی اور آپ ﷺ کے امت کی صفت انجیل میں دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اپنے کو زندہ رکھے تاکہ نبی کریم ﷺ کو دیکھے اور آپ کی امت میں رہنے کا شرف حاصل کرے سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کیا اور اخیر زمانے میں شریعت مصطفوی کو ان سے تائید بخشے گا اس صورت میں نبی کریم ﷺ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اس کے سوائے نبی کریم ﷺ شب معراج میں اس سے زیادہ ترقی فرمائے۔ علامہ قسطلانی نے مواہب الدنیہ میں لکھا ہے۔ واما اعطیہ عیسی علیہ السلام ایضا من رفعہ الی السماء فقد اعطی نبینا ﷺ ذلک لیلۃ المعراج وزاد فی الترقی لما الدرجات و سماع المناجات والخلوۃ فی الحضرۃ المقدسۃ بالمشاھدۃ اور محمد ﷺ جس زمین پر مدفون ہوئے سو اس کا رتبہ عرش سے بھی بڑھ سکے ہے اور مدینہ منورہ مہبط برکات وکمالات ہے جس سے امت کو انواع خیرات ومنافع حاصل ہوتے ہیں۔ امام تقی الدین السبکی نے کہا قبر شریف پر کمالات اس قدر نازل ہوتے ہیں کہ ان کے ادراک سے عقول قاصر ہیں پھر وہ جانے کیونکر افضل نہ ہو۔ الشیخ الامام احمد بن محمد العباسی تحفۃ السائل میں لکھا ہے۔ سیدنا عیسی علیہ السلام یذوق الموت فی آخرالزمان لانہ قرأ الانجیل ورای صفۃ محمد ﷺ فتمنی ان یراہ فدعا اللہ تعالی ان یرزقہ الحیاۃ ان یخرج محمد ﷺ فاستجاب اللہ دعاء ہ فراہ لیلۃ المعراج ولما رای فی الانجیل فضل امۃ ﷺ تمنی ان یکون من امۃ فدعا اللہ تعالی فاستجاب دعاء ہ و وعدہ ان یخرج فی ھذہ الامۃ فی آخر الزمان وفی ھذا فضل محمد ﷺ اور ولی ملا کمال باشانے رسالہ ”فی افضلیۃ محمد ﷺ“ میں لکھا ہے واما احتجاج المخالف علی تفضیل عیسی علیہ السلام علی نبینا علیہ السلام بانہ فی السماء وفی زمرۃ الاحیاء

فالجواب عنه ان كونه عليه السلام ميتا بعد تكميل النفس و اكماله الدين انفع من كونه حيًا اما في حق فظاهر فان تعلق النفس بالبدن لمصلحة التكميل فبعد فراغها عن تلك المصلحة حقها ان يقطع علاقة البدن و يرجع الحاصلها وما يليق بشانها من التجرد واما في حق الامة فلما فيه من الرحمة على ما افصح عنه عليه السلام بقوله اذا اراد الله رحمة امة من عباده قبض نبيها فجعل لها فرطا وسلفا بين يديها ثم ان في كونه عليه السلام مدفونا في الارض غير مرفوع الى السماء نفعا آخر للامة حيث صارت روضة المقدسة مهبطا للبركات و مصعدًا للدعوات و مؤطنا للاجتماعات على الطاعات المغير ذلك من انواع الخيرات ثم ان كون عيسى عليه السلام في زمرة الاحياء لمصلحة احياء دينه عليه السلام في آخر الزمان بدلالة انه ينزل من السماء و يكون خليفة له عليه السلام فالشرف من الوجه المذكور مرجع جله الى نبينا عليه الصلوة والسلام فما ذكر المخالف في معرض الاحتجاج لنا لا علينا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریعت پر حکم کریں گے اور نبی کریم ﷺ کی امت سے رہیں گے اس پر علماء کا اجماع ہے اور ان کو امت میں رہ کر نبی کریم ﷺ کی شریعت پر حکم کرنا ان کی نبوت و رسالت کو منافی نہیں بلکہ ان کی نبوت و رسالت علی حالہ باقی ہے اور ان کی نبوت باقی رہنا نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کو منافی نہیں کیونکہ وہ نبی ﷺ کے تابع اور امتی ہوں گے۔ حافظ ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ الذى نص عليه العلماء بل اجمعوا عليه انه يحكم بشريعة محمد ﷺ و على ملة وفي رواية سندها جيد مصدقا بمحمد و على ملته اماما مهديا و حكما عدلا اور بھی کہا وعيسى نبي كريم باق على نبوة ورسالة لا كما زعمه من لا يعتدبه انه واحد من هذه الامة لان كون واحدا منهم يحكم بشريعتهم لا ينا بقاء ه على نبوة ورسالة (الفتاوی الحدیثیہ ص ۱۵۵،۱۵۴ طبع مصطفی البابی) اور امام خطابی نے معالم السنن میں حدیث ان عیسیٰ علیہ السلام یقتل الخنزیر کی شرح میں لکھا ہے۔ فيه دليل على وجوب قتل الخنازير و بيان ان اعيانها نجسةً و ذلك لان عيسى عليه الصلوة والسلام انما يقتل الخنزير على حكم شريعة نبينا ﷺ لان نزوله انما يكون آخر الزمان و شريعة الاسلام باقية اور امام بغوی نے شرح السنۃ میں لکھا ہے۔ لان عيسى عليه السلام انما يقتلها اى الخنازير على حكم شرع الاسلام (شرح السنۃ ج ۷ ص ۴۵۵) اور الامام القرطبی نے کتاب التذکرہ میں لکھا ہے۔ لا يجوزان يتوهم ان عيسى عليه السلام ينزل نبيا بشريعة متجددة غير شريعة نبينا محمد ﷺ بل اذا نزل يكون يومئذ من اتباع محمد ﷺ كما اخبر ﷺ حيث قال لعمر لو كان موسى حيا ما وسعه الا اتباعي اور حافظ جلال الدین السیوطی نے کتاب الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام میں لکھا ہے انه يحكم بشرع نبينا لا بشرعه كما نص على ذلك العلماء ووردت به الاحاديث وانعقد عليه الاجماع۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۱۵۵) اور بھی کہا کہ امام سبکی وغیرہ ایک جماعت علماء کی کہا ہے۔ ان عيسى عليه السلام مع بقائه على نبوة معدود من امة النبي ﷺ و هو حي مؤمنا و مصدقا وكان اجتماعه به مرات في غير ليلة الاسراء......

اور بھی کہا۔ قد رايت في عبارة السبكي في تصنيف له بما نصه انما يحكم عيسى بشريعة نبينا ﷺ بالقران والسنة وحينئذ فيترجح ان اخذ للسنة من النبي ﷺ بطريق المشافية من غير واسطة وقد عده بعض المحدثين في جملة الصحابة هو والخضر والياس قال الذهبي في تخريجه الصحابة

عیسی بن مریم علیه السلام نبی و صحابی فانه رای النبی ﷺ فهو آخر الصحابة موتا (ایضا ص ۲۶۱)
اور علامہ تفتازانی نے شرح المقاصد میں لکھا ہے۔ فان قیل الیس عیسی علیه السلام حیا بعد نبینا رفع الی السمآء و سینزل الی الدنیا قلنا بلی ولکنه علی شریعة نبینا لا یسعه الا اتباعه علی ما قال علیه السلام فی حق موسی علیه السلام انه لوکان حیا لما وسعه الا اتباعی فیصبح انه خاتم الانبیاء علیهم السلام بمعنی انه لا یبعث بعد منی.

(شرح المقاصد ج ۳ ص ۳۰۵، ۳۰۶ المبحث الخامس بعثة علیه السلام الی الناس کافة)

اور شیخ شہاب الدین الاسدی نے (الاقوال الناقدنی حل فریدۃ الجامعہ) میں لکھا ہے۔ فلا نبی بعده یقینا للنص والاجماع فحینئذ فعیسی ﷺ الوارد فی الحدیث نزوله آخر الزمان بشرعنا المحمدی ای لا بشرعه اور ملا جلال الدوانی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے۔ واما نزول عیسی علیه السلام ومتابعته بشریعة (ای شریعة محمد ﷺ) فهو مایؤکد کونه خاتم النبیین اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھا ہے۔ تحقیق ثابت شدہ است باحادیث صحیحہ آنکہ عیسیٰ علیہ السلام فرود می آید از آسمان بزمین و می باشد تابع دین محمد را ﷺ وحکم می کند بشریعت آنحضرت، اور مولانا عبدالرحمٰن جامی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے ۔

چون در آخر زمان بقول رسول
کند از آسمان مسیح نزول
چہ و شرع و دین او باشد
تابع اصل و فرع او باشد
دین ہمیں شرع و دین او داند
ہمہ کس رابدین او خواند

اور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوب ۲۰۹ جلد اول میں لکھا ہے چون حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نزول خواہد فرمود و متابعت شریعت خاتم الرسل علیہما الصلوٰۃ والسلام خواہد نمود از مقام خود عروج فرمودہ بہ تبعیت بمقام حقیقت محمدی خواہد رسید وتقویت دین او علیہما الصلوٰۃ والتحیات خواہد نمود۔

(مکتوب الامام ربانی مجدد الف ثانی ص ۲۳۲، ۲۳۳ مکتوب نمبر ۲۰۹ ج اول)

اور مکتوب ۲۶۹ میں لکھا ہے۔ وپیغمبران اولو العزم آرزوی متابعت او (یعنی محمد ﷺ) می نمایند ولوکان موسی حیا لما وسعه الا اتباعی وقصہ نزول روح اللہ ومتابعہ حبیب اللہ معلومہ مشہورۃ (ایضا ص ۲۰۸) اور بھی مکتوب ۶۴ جلد دوم میں لکھا ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات فرستادہای حق اند جلشانہ بسوی خلق تا ایشان را بحق دعوت کنند تعالیٰ و از ضلالت براہ آرند ہر کہ دعوت ایشان را قبول کند او را ببہشت بشارت دہند و ہر کہ انکار نماید بعذاب دوزخ تہدید کنند ہر چہ ایشان از حق تبلیغ نمودہ اند و اعلام فرمودہ اند ہمہ حق است وصدق کہ شائبہ تخلف ندارد و خاتم انبیاء محمد رسول اللہ است ﷺ ودین او ناسخ ادیان سابق است وکتاب او بہترین کتب، تقدم ست وشریعت اور اناسخ نخواہد بود بلکہ تا قیام قیامت خواہد ماند وعیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نزول خواہد نمود عمل بشریعت او خواہد کرد و بعنوان امت او خواہد بود۔ اور بھی کہا و علامات قیامت کہ مخبر صادق علیہ و آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات از ان خبر دادہ است حق است واحتمال تخلف ندارد وطلوع آفتاب از جانب مغرب برخلاف عادت وظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان و نزول حضرت روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام وخروج دجال وظہور یاجوج وماجوج وخروج دابۃ الارض ودخانی

کہ از آسمان پیدا شود و تمام مردم را فرو گیرد و عذاب دردناک کند مردم از اضطراب گویند ای پروردگار ما این عذاب را از ما دور کن کہ ما ایمان می آریم و آخر علامات آتش است کہ از عدن خیزد و جماعۃ از نادانی گمان کنند شخص را کہ دعوی مہدویت نمودہ بود از اہل ہند مہدی موعود بودہ است پس بزعم ایشان مہدی گذشتہ است و فوت شدہ و نشان می دہند کہ قبرش در فرہ است در احادیث صحاح کہ بحد شہرت بلکہ بحد تواتر معنی رسیدہ اند تکذیب این طائفہ است چہ آن سرور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام مہدی را علامات فرمودہ است کہ در حق آن شخص کہ معتقد ایشانست آن علامات مفقود اند در احادیث نبوی آمدہ است علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کہ مہدی موعود بیرون آید و بر سروی پارۂ ابر بود دران ابر فرشتہ باشد کہ ندا کند کہ این شخص مہدی است اورا متابعت کنید و فرمودہ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کہ تمام زمین را مالک شدند چار کس، دو کس از مومنان و دو کس از کافران ذوالقرنین وسلیمان از مومنان ونمرود و بخت نصر از کافران مالک خواہد شدان زمین را شخص پنجم از اہل بیت من یعنی مہدی و فرمودہ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام دنیا نرود تا آنکہ بعث کند خدا تعالی مردی از اہل بیت من کہ نام او موافق نام من بود و نام پدر او موافق نام پدر من باشد پس پر سازد زمین را بہ داد وعدل چنانچہ پر شدہ بود بجور وظلم و در حدیث آمدہ است کہ اصحاب کہف اعوان حضرت مہدی خواہند بود و حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام در زمان وی نزول خواہد کرد و او موافقت خواہد کرد با حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام در قتال دجال و در زمان ظہور سلطنت او در چاردہم شہر رمضان کسوف شمس خواہد شد و در اول آن ماہ خسوف قمر برخلاف عادت زمان برخلاف حساب منجمان بنظر انصاف باید دید کہ این علامات دران شخص میت بودہ است یا نہ، و علامات دیگر بسیار است کہ مخبر صادق فرمودہ است علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام شیخ ابن حجر رسالہ نوشتہ است در علامات مہدی منتظر کہ بدویست علامات می کشد نہایت جہل است کہ باوجود وضوح امر مہدی موعود جمعی در ضلالت مانند ہداہم اللہ سبحانہ سواء الصراط۔

(مکتوب امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوب نمبر ۶۷ ص ۱۸۴، ۱۸۹ تا ۱۹۱ ج ۲)

اور مکتوب ۱۷ جلد ثالث میں لکھا ہے اول انبیاء حضرت آدم است علی نبینا وعلیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتحیات و آخر ایشان و خاتم نبوت شان حضرت محمد رسول اللہ است علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات بجمیع انبیاء ایمان باید آورد وعلیہم الصلوات والتسلیمات و ہمہ را معصوم و راست گو باید دانست عدم ایمان بیکے ازین بزرگواران مستلزم عدم ایمان است بجمیع ایشان علیہم الصلوات والتسلیمات چہ کلمہ ایشان متفق است و اصول دین شان واحد و حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوات والسلام کہ از آسمان نزول خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات۔ (مکتوب ۱۷ ج ۲ حصہ ششم ص ۳۰۲، ۳۰۳) یہاں سے معلوم ہوا کہ کسی زندیق نے مصنوعی مسیح کے ثبوت پر امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ سے جو پیشین گوئی فرمائی کر کے کہا ہے سو وہ امام ربانی پر افترا ہے اور جو عبارت کہ امام ربانی کی طرف منسوب کی اس میں تحریف ہے امام ربانی قدس سرہ عقیدۂ اہل سنت کے موافق وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر سے اتر آنے کے قائل ہیں جن پر انجیل نازل ہوئی۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مخالفین عیسیٰ علیہ السلام کے مر جانے اور رفع مع الجسد والروح سے انکار پر معراج کی حدیث سے جو دلیل لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح کا رفع مع الجسد والروح ہوتا تو کیوں حضرت مسیح فوت شدہ نبیوں کی جماعت میں معراج کی شب دیکھے جاتے اور ان کی زندگی فوت شدہ نبیوں کی زندگی کے ہم رنگ ہوتی۔ سو یہ استدلال باطل ہے کیونکہ ہم تصریح کر چکے ہیں کہ نبی کریم ﷺ معراج کی شب انبیاء کو جو دیکھے سو یا

ان کے ارواح شکل لے کے آئے یا اللہ تعالیٰ حضرت ﷺ کی تعظیم واسطے ان کے جسموں کو قبروں سے نکال آسمان پر لے گیا مگر عیسیٰ علیہ السلام کہ وہ اپنے جسم سے موجود تھے۔ علامہ زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وقد اختلف فی رؤیة نبینا ﷺ هولاء الانبیاء علیهم السلام فحمله بعضهم علی رؤیة ارواحهم الا عیسی لما ثبت انه رفع بجسده. (شرح مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۱۰۴) اور وہ شخص عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کا انکار کرتا جو لکھتا ہے کہ اب تک زندہ رہنا ان کا تسلیم کر لیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت کے گزرنے پر پیر فرتوت ہو گئے ہوں گے اور اس کام کے ہرگز لائق نہیں ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کر سکیں۔ اس میں عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں ایسے استخفاف و حقارت کے الفاظ جو ذکر کیا وہ بھی باجماع کفر و ارتداد ہے یہ زندیق جانتا نہیں کہ خدا تعالیٰ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ایسی طاقت کہ اور بشر کو وہ میسر نہیں اور ان میں جن کی عمر دراز کیا ان سے دینی کاموں میں کچھ فتور نہیں ہوا جیسا آدم و نوح علیہما الصلوٰۃ والسلام جن کی عمر ہزار سال کی ہوئی پھر جب عیسیٰ علیہ السلام کو بے غذائی وغیرہ صفت ملکی عنایت ہوئی تو ان پر ضعف و پیری کہ ان سے آئی، دیکھو فرشتوں کو کہ باوجود عمر دراز رہنے کے ضعف و فتور نہیں ہے۔ قاضی عیاض شفاء میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ او استخف ای احتقر واستهزا به او باحد من الانبیاء او ازری ای عاب علیهم ای جمیعهم او بعضهم او اذاهم او قتل نبیا او حاربه فهو کافر باجماع من علماء المسلمین (شرح الشفاء ج ۲ ص ۳۱۰ طبع بیروت) اور ابن حجر مکی نے (اعلام بقواطع الاسلام) میں منجملہ کفریات میں لکھا ہے۔ او قال استخفافا النبی طویل الاظفار خلق الثیاب جایع البطن اور جو دعویٰ کرتا ہے کہ مسیح موعود میں ہی ہوں اور کہتا ہے (کہ جنھوں نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا وہ لوگ ہر خطرہ کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں) وہ بھی کفر ہے کیونکہ اس کا مسیح موعود ہونا ماننے میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انکار ہے وہ کفر ہے جیسا کہ اوپر گزرا اور اس جھوٹے مدعی کو نبی تصور کرتا ہے وہ بھی کفر ہے تمہید ابی شکور میں ہے۔ من انکر نبیا فانه یکفر ولوا قر لا حد بالنبوة وهم لم یکن نبیا فانه یکفر ایضا اور جو نبوت وحی کا دعویٰ کرتا ہے وہ بھی کفر و ارتداد ہے تمہید ابی شکور میں لکھا ہے۔ ومن ادعی النبوة فی زماننا یصیر کافرا ومن طلب منه المعجزة فانه یصیر کافرا لانه شک فی النص فیجب الاعتقاد بانه ما کانت لاحد شرکة فی النبوة مع محمد ﷺ اور ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ من اعتقد وحیا من بعد محمد ﷺ کان کافرا باجماع المسلمین. اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وقد اخبر اللّٰه تعالیٰ فی کتابه و رسوله فی السنة المتواترة عنه انه لانبی بعده لیعلموا ان کل من ادعی هذا المقام بعده فهو کذاب افاک دجال ضال مضل ولو تخرق و شعبذ واتی بانواع السحر والطلاسم والنیر نجیات فکلها محال و ضلالة عند اولی الالباب ولا یقدح فی هذا نزول عیسی علیه السلام لانه اذا نزل کان علی دین نبینا ﷺ ومنهاجه مع ان المراد انه آخر من نبیّ قال ابن حبان من ذهب الی ان النبوة مکتسبة لا تنقطع او الی ان الولی افضل من النبی فهو زندیق یجب قتله واللّٰه تعالیٰ اعلم.

(مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۱۸۷، ۱۸۸)

اور علامہ شمس الدین الکساری نے (شرح عمدۃ العقاید) میں لکھا ہے۔ ثبت بالدلیل الختام الرسالة علیه الصلوٰة والسلام و انسداد بابها بعده فلوا دعی احد بعده انه نبی لا یطالب بالبرهان بل یردو دعواه باول الوهلة الا اذا ارید بمطالبة البرهان اظهار عجزه اذ من المعلوم انه لا یتمکن من اقامة

الدلیل فیتهتک ستره و یفتضح فی دعواه.

اور آیۃ و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد کا اپنے طرف ہی اشارہ ہونے کا اور آپ اس کا مصداق ہونے کا جو دعویٰ کرتا ہے وہ بھی کفر وارتداد ہے کیونکہ یہ آیت بالاجماع محمد ﷺ کی شان میں نازل ہے جو عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی کہ اپنے بعد ایک رسول آئیں گے ان کا نام احمد ﷺ اور سرور عالم ﷺ کے نام مبارک میں احمد دوسرا نام ہے جو اہل سموات کے نزدیک اسی ہی نام سے مشہور ہیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوب ۹۴ جلد ثالث میں لکھا ہے و احمد اسم دوم آں سرور است علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ در اہل سموات بآں اسم معروف است چنانچہ گفتہ اند اینجا تو اند بود کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از اہل سموات گشتہ است بشارۃ قدوم آں سرور را باسم احمد داوہ است۔ (مکتوب امام ربانی حصہ ششم ج ۳ ص ۲۹۲) جب کسی زندیق نے اس کو اپنے طرف اشارہ ہے کر کے کہا، تو محمد ﷺ کی صفت کو جو بالاجماع ثابت ہے جھٹلایا، وہ کفر ہے۔ ابن حجر مکی نے (کتاب الزواجر میں) لکھا ہے ان کل صفا اجمعوا علی ثبوتہا لہ ﷺ یکون انکارھا کفرا اور خود رسول ہونے کا دعویٰ ہوا وہ بھی کفر ہے جیسا کہ سابق گزرا۔ اور نص قرآن کو جو یہاں یقیناً ظاہر پر محمول ہے پھیرا۔ کفر ہے شرح عقیدۂ یافعی میں ہے۔ وقد نص العلماء رضی اللہ عنہم علی تکفیر کل من دافع الکتاب العزیز او حدیثا مجمعا علی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاہرہ اور تمہید ابی شکور میں ہے۔ والاصل فی ھذا ان من تکلم بکلمۃ او اعتقد بشیٔ یکون خلاف النص او ما یقوم مقام النص کالسنۃ الظاھرۃ الثابتۃ واجماع الامۃ فانہ یوجب الکفر اور آیت ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون (الصف ۹) کو اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعویٰ جو کرتا ہے وہ بھی کفر وارتداد ہے کیونکہ یہ آیت بالاجماع ہمارے نبی کریم محمد ﷺ کے وصف میں نازل ہوئی اس کی معنی یہ ہے اس نے بھیجا اپنا رسول ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تا اس کو غالب کرے ہر دین پر اور اگرچہ برا مانیں مشرک علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وھذہ الایۃ مشتملۃ علی کل وصف جمیل لہ ہاں اختلاف اس میں کرتے ہیں کہ ظہور سے کیا مراد ہے سو اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ ظہور سے مراد رسول اللہ ﷺ کو نصرت و غلبہ دینا اور بعضوں نے کہا ظہور سے مراد سوائے اسلام کے کوئی دین باقی نہ رہنا اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا۔ تفسیر ابن عطیہ میں ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی الایۃ تعظیم لامرہ ﷺ واعلام بانہ یظھرہ علی جمیع الادیان ورای بعضھم ان لفظ یظھرہ یقتضی محو غیرہ بہ فقال ھذا الخبر یظھر للوجود عند نزول عیسی فانہ لایبقی فی وقۃ دین غیر الاسلام پھر جو بے دین کہ اس کو اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس سے ایک صورت ان دو سے نظر نہ آتی ہے یا نبی کریم ﷺ کی صفت کو جھٹلانا یا خود مسیح موعود ہونا وہ دونوں کفر ہیں۔ اما نبی کریم ﷺ کا معراج جسم مبارک کے ساتھ ہونے کا انکار کر کے جو کہتا ہے (کہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفوں میں خود صاحب تجربہ ہے) وہ بھی کفر ہے کیونکہ محمد ﷺ کا معراج جسم مبارک اور روح شریف کے ساتھ سموات کے اوپر الی ماشاء اللہ ہونا اور وہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت سے ہونا اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے، ان کا انکار کر کے وہ کشفی ہونا اور اپنے کو بھی تجربہ ہے یعنی خود اسے بھی ہوتا ہے بیان کر کے اظہار کرنا کفر وارتداد ہے۔ علماء اگرچہ سماوات پر تشریف لے جانے کے منکر کو مبتدع اور ضال و مضل کہتے ہیں اور اس کے کفر میں اختلاف کیے ہیں لیکن بیت المقدس تک

تشریف لے جانے کے منکر کی تکفیر میں اتفاق کیے ہیں۔ قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ والحق من هذا و الصحیح ان شاء الله تعالی استثناء للتبرک بمنزلة والله تعالی اعلم انه اسراء بالجسد والروح فی القصة کلها و علیه ای و علی هذا تدل الایة و صحیح الاخبار ای مجموعهما علی جمیعها غایة ان دلالة الایة علی الاسراء من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی نص قاطع یکون جاحده کافرا او منافقا و دلالة الاحادیث علی اسرائه الی السماء و سدرة المنتهی و مقام قاب قوسین او ادنی ظنیة منکره یکون مبتدعا فاسقا۔ (شرح شفا ج ۱ ص ۴۰)

اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے۔ والمعراج لرسول الله ﷺ فی الیقظة بشخصه الی السماء ثم الی ماشاء الله تعالی من العلی حق ای ثابت بالخبر المشهور حتی ان منکره یکون مبتدعا انتهی۔ (شرح عقائد نسفیہ ص ۱۳۲ مکتبہ خیر کثیر)

اور فتاوی حمادیہ میں لکھا ہے۔ وکل ماثبت بالخبر الواحد واتفق الفقهاء علی صحة ذلک واجتمع علی قبوله من غیر تاویل فانه یکون من شرائط الایمان کعذاب القبر والصراط والمیزان والشفاعة والمعراج الی السماء و مثل هذا بالخبر الواحد ولکن الفقهاء والصحابة رضی الله عنهم اتفقت علی صحة ذلک وقبولها فحل محل الاجماع فانه یوجب الایمان به ثم من انکر ذلک هل یصیر کافرا ام لا قال بعضهم یصیر کافر او قال بعضهم لا یصیر کافرا اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے وبالجملة حدیث الاسراء اجمع علیه المسلمون و اعرض عنه الزنادقة الملحدون یریدون لیطفؤا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو کره الکافرون۔ (مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۱۳) اور ابن حجر مکی نے منح المکیہ شرح ہمزیہ میں لکھا ہے۔ وقصة الاسراء والمعراج من اشهر المعجزات واظهر البراهین والبینات ومن ثم قال بعض المفسرین انها افضل من لیلة القدر لکن بالنسبة له ﷺ لانه اوتی فیها ما لا یحیط به الحدود لذا کان الاسراء بالجسم فی الیقظة من خصایص نبینا محمد ﷺ انتهی۔ وہ جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ مافقد جسد رسول الله ﷺ سو علماء کہتے ہیں کہ وہ حدیث ثابت نہیں بلکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب موافق جمہور کے تھا کہ معراج روح اور جسم شریف کے ساتھ تھا۔ قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ وهو دلیل قول عائشة ای مذهب المختار لها۔ (شرح شفا ج ۱ ص ۴۱۰) اور بھی لکھتے ہیں۔ وایضا فلیس حدیث عائشة رضی الله عنها ای مافقدت جسده بالثابت ای عند ائمة الحدیث لقادح فی سنده عنها (شرح شفا ج ۱ ص ۴۲۱) اور صورت ثبوت اس میں معراج روح مع الجسد کا انکار نہیں۔ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے۔ والمعنی مافقد جسده عن الروح بل کان مع روحه وکان المعراج للروح والجسد جمیعا۔ (شرح عقائد نسفی ص ۱۳۳) اور یہ بھی معلوم کریں کہ ہمارے نبی کریم محمد ﷺ کا جسم مبارک اللہ تعالیٰ نے نور سے بنایا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو کثائف جسمانیہ سے پاک کر کے خالص نور کیا تھا اس لیے آپ جب دھوپ یا چاندنی میں گزرتے تو سایہ نہیں پڑتا تھا سوایسے پاک منور مقدس جسم کو بیزندیق نے کثیف کے لفظ سے تعبیر کیا ہے سو معاذ اللہ کیسی قساوت قلبی ہے۔ ابن حجر مکی نے شرح ہمزیہ میں لکھا ہے۔ انه ﷺ کان اذا مشی فی الشمس والقمر لایظهر له ظل لانه لا یظهر الا للکثیف وهو ﷺ قد خلصه الله من سائر الکثایف الجسمانیة وصیره نورا

صرفا لا یظھرلہ ظل اصلا خرقا للعادۃ کما خرقت لہ فی شق صدرہ و قلبہ مرارا ولم یتالم بذلک۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بیجا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح و راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھنا خدائے تعالیٰ نے اپنے سپرد کیا ہے۔ یہ بھی کفر ہے کیونکہ آپ جو کفریات شریعت غرا کے مخالف بکتا ہے اس کو خدا تعالیٰ اپنے سپرد کیا ہے کر کے اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا ہے۔ وہ کفر ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا (الانعام ۲۱) اور خطیب شربینی نے تفسیر سراج المنیر میں لکھا ہے۔ قال العلماء وقد دخل فی حکم ھذہ الآیۃ کل من افتری علی اللہ کذبا فی ذلک الزمان و بعدہ اور ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کل حقیقۃ ردتھا الشریعۃ زندقۃ اور زواجر میں لکھا ہے۔ ولا ریب ان تعمد الکذب علی اللہ ورسولہ فی تحلیل حرام او تحریم حلال کفر محض۔

اور مرزا سید الانبیا محمد مصطفیٰ ﷺ کا اور دوسرے انبیاء کا مثیل ہونے کا جو دعوے کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ جمیع وجوہ سے مساوی رہنے والے کو مثیل کہتے ہیں۔ تحفۃ المرید میں لکھا ہے۔ الشبہ والشبیہ بمعنی کالحب والحبیب و ذلک المعنی ھو المساوی فی اغلب الوجوہ والنظر ھو المساوی ولو فی بعض الوجوہ والمثیل ھو المساوی فی جمیع الوجوہ پھر جب آپ مثیل ہو کر کے کہا تو جمیع وجوہ سرور عالم ﷺ اور دوسرے انبیاء کا مساوی ہونے کا ادعا ہوا وہ کفر ورت ہے "غایۃ تلخیص المراد من فتاوی ابن زیاد" میں لکھا ہے۔ رجل قال فی حلقہ و راس علی بن عمر الشاذلی الذی مامثلہ الا النبی ﷺ اجریت علیہ احکام الردۃ فیستتاب فان تاب والاقتل بردتہ لفعلہ ھذا الشنیع من تشبیہ سید الکونین صلوات اللہ وسلامہ علیہ بغیرہ کیف وقد قال فی الشفاء فی ابی نواس انہ کفر او قارب بتشبیہ محمد الامین بالنبی و ھذا اعظم منہ اور مخالفوں نے جواز مثیل پر حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے جو استدلال کیا ہے سو وہ باطل ہے کیونکہ محدثین کہتے ہیں کہ اس حدیث کی اصل نہیں۔ ملا علی القاری نے رسالہ موضوعات میں لکھا ہے۔ قال الدمیری والعسقلانی والزرکشی لا اصل لہ۔ (موضوعات کبیر ص ۴۸) بتقدیر ثبوت اس میں کاف تشبیہ لانے ․علماء کی فضیلت بیان فرمائی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوئی شخص اپنے کو مثیل انبیاء قرار دے۔ اور وہ جو کہتا ہے (کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور خود کے دل میں جو قوی محبت ہے اس نے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہے ان دونوں محبتوں کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوئی جس کا نام روح القدس ہے اس کو بطور استعارہ کے ان دونوں محبتوں کا بیٹا کہنا چاہیے اور یہ پاک تثلیث ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور ابطال تثلیث پر عقائد اسلام کی بنا ہے پھر یہ شخص اپنی اور خدا کی محبت ملنے سے روح القدس پیدا ہوا اس کو بطور استعارہ ان دونوں محبتوں کا بیٹا اور یہ پاک تثلیث ہے کر کے تثلیث کا جو زعم کرتا ہے سو وہ کفر ہے۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ مسیح کا اور اپنا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں یعنی ابن اللہ کہہ سکتے ہیں) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نصاریٰ کی مسیح کو اور یہود عزیر کو ابن اللہ کہنے پر ان کی سخت مذمت کی اور ان پر لعنت کیا اور متعدد مقاموں میں ابنیت سے اپنی ذات کو تنزیہ کیا پھر حقیقی طور پر ہو یا مجازاً و استعارۃً اس کی ذات سے ابنیت کی نسبت لگانا شرعا کفر ٹھہرا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ ذٰلِکَ قَوْلُھُمْ بِاَفْوَاھِھِمْ یُضَاھِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ۔ (توبہ ۳۰) یعنی اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور کہا نصاریٰ نے مسیح

بیٹا اللہ کا ہے یہ باتیں کہتے ہیں اپنے منہ سے مشابہ ہوتے ہیں بات سے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے پہلے اس سے مار ان کو اللہ، کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔ اور بھی فرماتا ہے۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا. (مریم ۸۸۔۸۹۔۹۰) یعنی اور کہا انھوں نے پکڑی ہے اللہ نے اولاد البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری یعنی بھاری گناہ نزدیک ہیں آسمان کہ پھٹ جائیں اس سے اور پھٹ جائے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعویٰ کیا انھوں نے واسطے اللہ کے اولاد کا، اور نہیں لائق واسطے رحمٰن کے یہ کہ پکڑے اولاد اور بیضاویؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ واعلم ان السبب في هذه الضلالة ان ارباب الشرايع المقدمة كانوا يطلقون الاب على الله تعالى باعتبار انه المسبب الاول حتى قالوا ان الاب هو الرب الاصغر والله سبحانه تعالى هو الرب الاكبر ثم ظنت الجهلة منهم ان المراد به معنى الولادة فاعتقد واذ لك تقليدا ولذلك كفر قائله ومنع منه مطلقا حسما لمادة الفساد اور علامہ عبدالحکیم السیالکوٹی نے حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہے۔ قوله ومنع منه مطلقا اى سواء قصد معنى منه مجاز يا او معنى حقيقيا اور علامہ شیخ زادہ نے حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہے۔ واذ ثبت هذا فنقول اذا لم يجز حقيقة الولادة فلا يجوز التسمية بطريق المجاز لان الاطلاق على سبيله التجوز انما يصح اذا كان الاطلاق على سبيله الحقيقة متصورا لان الاطلاق المجازى هو التشبيه بحذف اداة التشبيه والتشبيه انما يتصور اذا كان المشبه به متصورا واذا لم يتصور ان يكون له تعالى ولد حقيقة لا يجوز التسمية بطريق المجاز اور خطیب شربینی نے سراج المنیر میں لکھا ہے۔ وما ينبغي للرحمن ان يتخذوا لدا اى ما يليق به اتخاذ الولدلان ذالك محال اما الولادة المعروفة فلا مقالة في امتناعها واما التبنى فان الولدلا بدو ان يكون شبيها بالوالد ولا شبيه لله تعالى لان اتخاذ الولد انما يكون لاغراض اما من سرور او استعانة او ذكر جميل وكل ذلك لا يصح في حق الله تعالى.

اور وہ جو قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر صحابہ و تابعین و جمہور مفسرین کے برخلاف اپنی رائے سے کرتا ہے اور صحابہ و تابعین سے اس کی جو تفسیر وارد ہوئی ہے اس کو سراسر غلط ہے کر کے کہتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ قرآن کی تفسیر نبی کریم ﷺ اور صحابہ و تابعین سے جو منقول ہے اس کو اختیار کرنا واجب ہے۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے اتقان میں لکھا ہے۔ يجب ان يكون اعتماده على النقل من النبي ﷺ وعن اصحابه او من عاصرهم الخ جب اس کو سراسر غلط ہے کر کے اپنی رائے سے تفسیر کی تو نص قرآن کا جو معنی ہے اس کو پھیرا اور وہ کر... قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ وكذلك وقع الاجماع على تكفير كل من دافع نص الكتاب القديم وحمله على خلاف ما ورد به معنى القويم. (شرح الشفاء للقاضی عیاض ج ۲ ص ۵۱۶)

اور وہ جو کہتا ہے (کہ جبرئیل امین جو انبیاء کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہیں اترتا اور اپنے ہیڈ کوارٹر نہایت روشن نیر سے جدا نہیں ہوتا ہے بلکہ صرف اس کی تاثیر نازل ہوتی ہے اور اس کی عکس سے تصویر ان کے دل میں منقوش ہو جاتی ہے) یہ بھی کفر ہے امام عبداللہ النسفی نے (عمدۃ العقائد) میں لکھا ہے۔ ولو جاز استبعاد صعود النبى لجاز استبعاد نزول الملك وهو يؤدى الى انكار النبوة اور علامہ شمس الدین

التفتازانی نے اس کی شرح میں لکھا ہے۔ "هذا اشارة الى فساد دليل من ذهب الى انه اى المعراج فى المنام تقريره ان محمدا ﷺ من جنس البشر لقوله تعالى قل انما انا بشر مثلكم ومن هو من جنس البشر يمتنع صعوده الى السماء لانا نعلم بالضرورة ان الجسم يمتنع صعوده الى الهواء العالى والجواب انه لو صح استبعاد صعود شخص من البشر الى الهواء العالى لصح استبعاد نزول الجسم الهوائى الى الارض لكن التالى باطل لانه يؤدى الى انكار نزول الملک وهو كفر لاتفاق الانبياء والرسل عليهم السلام عليه و بداهة امتناع الصعود ممنوعة بل هو ممكن والله تعالى قادر على جميع الممكنات فكانت الشبهة زايلة" اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ روية عليه الصلوة والسلام الجبرئيل هى اصل الايمان لايتم الايمان الا باعتقادها ومن انكرها كفر قطعا (مواہب اللدنیہ ج ۶ ص ۲۲۱) اور وہ جو کہتا ہے کہ لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ اور وہ نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے لیلۃ القدر خير من الف شهر یعنی شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے سو اس سے مراد رات ہے کہ یہ احادیث متواترہ اور اجماع سے ثابت ہو چکا پھر اس کا انکار کر کے نص قرآن کو اس کے ظاہر معنی سے بغیر دلیل قطعی کے پھیرا وہ کفر ہے۔ قاضی عیاض شفا میں لکھتے ہیں فانه اذا جوز على جميع الامة الوهم والغلط فيما نقلوه من ذلک واجمعوا انه قول الرسول عليه الصلوة والسلام وفعله و تفسير مراد الله به ادخل الاسترابة فى جميع الشريعة اذهم الناقلون لها وللقران وانحلت عرى الدين كرة ومن قال هذا كافر اور علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے۔ والنصوص من الكتاب والسنة تحمل على ظواهرها مالم يصرف عنها دليل قطعى كما فى الايات التى تشعر ظواهرها بالجهة والجسمية ونحو ذلک والعدول عنها اى عن الظواهر الى معان تدعيها اهل الباطن وهم الملاحدة وسموا بالباطنية لادعائهم ان النصوص ليست على ظواهرها بل لها معان باطنة لا يعرفها الا المعلم و قصدهم بذلک نفى الشريعة بالكلية الحاد اى ميل و عدول عن الاسلام واتصال والصاق بكفر بكونه تكذيبا للنبى ﷺ فيما علم مجيئه به بالضرورة. (شرح عقائد النسفی مجتبائی ص ۱۶۶)

اما انبیاء علیہم السلام کے معجزوں کا جو انکار کرتا ہے اور ان کو مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو جو قرآن شریف میں واقع ہیں ان کا انکار کرتا ہے اور اس کو مشرکانہ خیال کہتا ہے اور ان کو مسمریزم کے طریق پر ہونے کا قائل ہے وہ بھی کفر ہے۔ علامہ شروانی نے حاشیہ تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے۔ ان من كفر برسول واحد و بمعجزة واحدة فانه لا يمكنه الايمان باحد من الرسل

اور وہ جو کہتا ہے (کہ اگر میں اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا) یہ بھی کفر ہے کیونکہ یہ مرتد باوجود اس قساوت قلبی کے اس عمل مسمریزم کو آپ مکروہ جانتا ہے اور اس کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نسبت کیا جو یقیناً کفر ہے۔ اس کے سوائے ان اعجوبہ نمائیوں میں عیسیٰ علیہ السلام سے کم نہ رہتا کر کے جو کہتا ہے اس سے عیسیٰ علیہ السلام سے مساوات یا تفوق ہونے کا دعویٰ ہوا وہ بھی کفر ہے اور باتفاق فقہاء کسی ولی کو بھی نبی کے رتبہ کو پہنچا کر کے اعتقاد کرنا کفر ہے چہ جائیکہ یہ زندیق آپ عیسیٰ علیہ السلام سے مساوی ہونے کا

یا فائق ہونے کا دعویٰ کرے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں لکھا ہے۔ فالنبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ عقلا و نقلا والصائر الی خلافہ کافر لانہ امر معلوم من الشرع بالضرورۃ اور ابن حجر کی نے اپنے فتاوے میں لکھا ہے۔ ان من اعتقد ان الولی یبلغ مرتبۃ النبی علیہ الصلاۃ والسلام فقد کفر۔

اما عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا جو زعم کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بغیر باپ کے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا سو قرآن شریف میں فرماتا ہے پھر یہ شخص جب عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا زعم کیا سو قرآن کی تکذیب کی وہ کفر درست ہے کما مر۔

اور وہ جو عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے کر کے جو احادیث صحیحہ وارد ہوئے ہیں سو اس سے مراد قتل کرنے کا حکم کرنا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں لکھا ہے۔ ویقتل الخنزیر ای یامر باعدامہ مبالغۃ فی تحریم اکلہ وفیہ توبیخ عظیم للنصاری الذین یدعون انھم علی طریقۃ عیسی ثم یستحلون اکل الخنزیر ویبالغون فی نجستہ پھر اس سے یہ زندیق ایک غلط معنی کر کے جو زعم کرتا ہے کہ آپ کہا سو معنی مراد نہ ہو تو اس کا حقیقی معنی شکار کھیلنے پھرنا ہوگا پھر اس پر استہزا کرتا ہے سو شریعت کا استہزا ہے وہ کفر ہے علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے۔ والاستھزاء علی الشریعۃ کفر لان ذلک من امارات التکذیب۔

(شرح عقائد نسفی مبحث الاستحلال الکفر ص ۱۲۷)

اما وہ جو کہتا ہے (کہ آنحضرت ﷺ ازواج مطہرات میں کونسی بی بی کا پہلے انتقال ہوگا سو جو پیشگوئی فرمائی تھی اس پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی) سو یہ بھی کفر ہے پہلے ہم عوام کی اطلاع کے لیے وہ حدیث دکھلا کے بعد اس کا حکم لکھتے ہیں۔ معلوم کریں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز نبی ﷺ ازواج مطہرات کو فرماتے تمھارے میں جس کے ہاتھ دراز ہیں وہ میرے سے اول ملے گی نبی ﷺ کی وفات ہوئی بعد سب بی بیان اپنے ہاتھ ماپ کر دیکھے تو بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے دراز تھے جب زینب کی وفات ہوئی تو سمجھے ہاتھ دراز ہونے سے مراد سخاوت تھی کہ زینب بڑے ہاتھ کی بی بی تھی صدقہ بہت دیا کرتی تھی۔ اس حدیث سے نبی کریم ﷺ کو اس پیشگوئی کی اصل حقیقت معلوم نہ تھی کا مفہوم نہیں ہوتا بلکہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات نے ہاتھ بڑا رہنے سے اس کی ظاہری معنی مراد ہے کر کے ابتداء سمجھے پھر جب بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی وفات اول ہوئی تب معلوم کیا کہ نبی کریم ﷺ ہاتھ بڑا رہنے سے اس کے مجازی معنی ارادہ فرمائے۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے زہرابی میں لکھا ہے۔ قال القرطبی معناہ فھمنا ابتداء ظاھرہ فلما ماتت زینب علمنا انہ لم یرد بالید العضو وبالطول طولھا بل اراد العطاء و کثرتھا فالیدھنا استعارۃ للصدقۃ والطول ترشیح لھا اور یہ اعتقاد رکھنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو علوم اولین و آخرین اور علم ماکان و مایکون کا عطا فرمایا تھا اور آئندہ جو جو واقعات ہونے والے ہیں ان سب کی وحی کر چکا تھا اور نبی کریم ﷺ جو کچھ فرماتے تھے سو وہ بے قصد کے بغیر جانے کے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نہیں نکل جاتا تھا بلکہ جو کچھ کہہ فرماتے تھے سو وہ حقیقت الحق سے تھا شیخ جلال الدین السیوطی نے ''مصباح الزجاجہ حاشیہ سنن ابن ماجہ'' میں لکھا ہے۔ فانہ ﷺ اوحی الیہ بجمیع ما یحدث بعدہ مما لم یکن فی زمنہ۔ (سنن ابن ماجہ حاشیہ ۵ ص ۲۹۷) اور ابن حجر کی نے شرح الہمزیہ میں لکھا ہے۔ وسع علمہ ﷺ علوم الاولین الانس والملائکۃ والجن لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین ماکان ومایکون کما

مروجسک فی ذلک القران الذی اوتیہ ﷺ و مثلہ معہ کما صح عنہ وقد قال تعالی مافرطنا فی الکتاب من شیٔ و یلزم من احاطۃ ﷺ بالعلوم القرانیۃ ومثلھا الذی اوتبہ ایضا انہ ﷺ احاط بعلوم الاولین والاخرین و ان علومھم مندرجۃ و منغمرۃ فی علومہ ﷺ اور علامہ زرقانی نے شرح المواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ قال الامام الغزالی لا یظن ان تقدیر النبی ﷺ یجری علی لسانہ کیف اتفق بل لا ینطق الا بحقیقۃ الحق. پھر جو شخص کہ اس مذکور پیشگوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی کر کے نبی کریم ﷺ کی طرف بے علمی کی نسبت کرتا ہے وہ کافر ہے ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ ولاشک ان من اعتقد ان ابن صریح او احل منہ علم علما حقا و جھلہ النبی ﷺ کان کافرا مھدر الدم لانہ مرتد عن الاسلام. اما وہ جو کہتا ہے (کہ جس قدر حضرت مسیح کے پیشگویاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں اور امور اخبار یہ غیبیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ نبی کو غلطی کی طرف نسبت کرنا اور انبیاء سے پیشگوئی میں غلطی ہو جاتی ہے کر کے اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ شرح عقیدۂ یافعی میں ہے۔ و کذا یکفر من وان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ و نبوۃ نبینا محمد ﷺ ولکن جوّز علی الانبیاء الکذب فیما اتوابہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمھم اولم یدعھا اور امام علامہ ابوعبداللہ محمد بن یوسف السنوسی نے اپنے عقیدہ میں فرمایا۔ اما الرسل علیھم الصلوۃ والسلام فیجب فی حقھم الصدق والامانۃ وتبلیغ ما امروا بابلاغہ للخلق و یستحیل فی حقھم علیھم الصلوۃ والسلام اضداد ھذہ الصفات وھی الکذب والخیانۃ بفعل شیٔ مما نھی عنہ نھی تحریم او کراھۃ اور بھی کہا فلا یرتاب فی صدقھم علیھم الصلوۃ والسلام الا من طبع اللہ علی قلبہ والعیاذ باللہ تعالی.

اما وہ جو کہتا ہے (کہ جبکہ پیشگوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود انبیاء سے امکان غلطی ہے تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اس میں انبیاء سے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں امکان غلطی ہے کر کے جو اعتقاد رکھا وہ کفر ہے اس کے سوائے امت کی تضلیل کی وہ بھی کفر ہے۔ شرح عقیدۂ یافعی میں ہے۔ وکذلک نقطع بتکفیر کل قایل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ اور ابن حجر مکی نے اعلام میں لکھا ہے۔ ان کل مافیہ تضلیل الامۃ یکون کفر.

اما انبیاء اور رسولوں کے وحی میں شیطانی دخل ہو جانے کا دعویٰ کر کے جو کہتا ہے (کہ چار سو نبی جھوٹے نکلے اور دراصل وہ ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا) یہ بھی کفر ہے کیونکہ شیطان فرشتہ کی صورت میں آکے نبیوں کو دھوکا دینا صحیح نہیں پھر دیسا اعتقاد رکھا اس کے سوائے انبیاء کو جھوٹے نکلے کر کے اعتقاد کیا وہ کفر ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے۔ وکذلک لا یصح ان یتصور لہ الشیطان فی صورۃ الملک و یلبس علیھا لا فی اول الرسالۃ ولا بعدھا بل لا یشک النبی ان مایاتیہ من اللہ ھو الملک ورسولہ حقیقۃ اما بعلم ضروری یخلقہ اللہ او ببرھان یظھر لدیہ.

اما وہ جو کہتا ہے (کہ یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان اور واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ قرآن شریف میں لفظ قادیان جو موجود نہیں ہے سو اس کو ہے کر کے اعتقاد رکھا جو لفظ قرآن شریف میں بالاجماع نہیں ہے اس کو ہے کر کے اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ قاضی

عیاض نے شفا میں لکھا ہے۔ قد اجمع المسلمون ان القران المتلو فی جمیع اقطار الارض المکتوب فی المصاحف بایدی المسلمین مما جمعه الدفتان من اول الحمد لله رب العالمین الی آخر قل اعوذ برب الناس انه کلام الله ووحیه المنزل علی نبیه محمد ﷺ وان جمیع مافیه حق وان من نقص منه حرفا قاصدا لذلک او بدله بحرف آخر مکانه او زاد فیه حرفا مما لم یشتمل علیه المصحف الذی وقع علیه الاجماع واجمع علی انه لیس من القران عامدا لکل هذا انه کافر۔
(الشفاء قاضی عیاض ص ۲۶۴ طبع مصطفی البابی)

اب ہم اہل اسلام کو معلوم کراتے ہیں کہ جو شخص کہ ایسے دعوے کرتا ہے سو وہ نہ نبی ہے کیونکہ نبوت ہمارے نبی کریم خاتم الانبیاء والمرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو چکی اور نہ مسیح موعود ہے کیونکہ مسیح موعود عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں جن پر انجیل نازل ہوئی تھی اور اب آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہو کے شریعت مصطفوی ﷺ پر حکم فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور نہ کوئی اولیاء اللہ سے ہے کیونکہ اولیاء اللہ اس قسم کے شیطانی دعوے نہیں کرتے جس سے شریعت مصطفوی ہدم ہو اگرچہ منصور حلاج وغیرہ بعض اولیاء اللہ سے مثل انا الحق وغیرہ کلمے صادر ہوئے سو اس پر انھوں کسی کو دعویٰ نہیں کیے بلکہ وہ بیخودی میں ہوتا تھا جو شہود حق تعالیٰ ان پر غالب ہو کے اپنے سے غائب ہو جاتے تھے اور بے ساختہ ان کی زبان سے نکل آتے تھے اور وہ اقوال قابل تاویل رہتے تھے اس لیے محققین ان کو معذور رکھے ہیں بلکہ یہ شخص جو کفریات کا زعم کرتا ہے سو اس کے اقوال کسی قسم سے تاویل پذیر نہیں پھر وہ متعدد وجوہ سے شرح شریف کے رو سے مرتد و زندیق و کافر ہے اور مصداق ہمارے نبی کریم محمد ﷺ کی پیشین گوئی کے کہ لاتقوم الساعة حتی تخرج ثلاثون کذابا وفی روایة دجالا کلهم یزعم انه رسول الله (فتح الباری ج ۶ ص ۴۵۴) ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے پھر جس نے اس کی تابعداری کی وہ بھی کافر و مرتد ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت حرام ہوتی ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو وطی کرے گا سو وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد پیدا ہوگی وہ ولدالزنا ہوں گے قال فی التنویر والکنز وارتداد احدهما فسخ فی الحال اور بزازیہ میں ہے۔ ولو ارتدو العیاذ بالله تحرم امراته و یجدد النکاح بعد اسلامه والمولود بینهما قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم بکلمة الکفر ولد زنا اور مفتاح السعادت میں ہے۔ ویکون وطیه مع امراته زنا والولد منهما فی هذه الحالة ولد الزنا وان اتی بکلمتی الشهادة بطریق العادة۔ اور مرتد بغیر توبہ کے مر گیا تو اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھنا اور اس کو مقابر اہل اسلام میں دفن نہیں کرنا بلکہ بغیر غسل و کفن کے کتے کے مانند گڑھے میں ڈال دینا ہے۔ اشباہ والنظائر میں ہے۔ واذا مات او قتل علی ردته لم یدفن فی مقابر المسلمین ولا اهل ملة فانما یلقی فی حفرة کالکلب انتهی۔ اور بحر الرائق میں ہے۔ اما المرتد فلا یغسل ولا یکفن فانما یلقی فی حفره کالکلب۔ (الاشباہ والنظائر ص ۱۰۱ کتاب السیر) چونکہ طالبان حق کی آگہی منظور ہے اس لیے بطور اجمال کے اتنے ہی پر اکتفا کر کے ختم کلام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس کے نصیب میں توفیق لکھا اس کو کافی ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین وآخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا و مولانا محمد و اله و صحبه وسلم۔ مرقوم ۳۰ شعبان ۱۳۱۱ ہجری

کتبه عبید الله بن صبغة الله قاضی الملک بدر الدوله کان الله لهما هذا الجواب صحیح

بلا ارتیاب جزی اللہ المجیب عنا خیر الجزاء الی یوم الحساب۔ احمد علی عفا اللہ عنہ

یھدی من یشاء و یضل من یشاء

باعث تحریر ایں مقال و موجب تفصیل ایں اجمال آنکہ شخصے قادیانی از نواحی پنجاب خروج کردہ عوام کالانعام را در دام ضلالات انداختہ و خود را مثیل حضرت عیسیٰ بلکہ مسیح موعود شمردہ، دعوت نبوت و رسالت میدارد کہ مرسل خداوند تعالیٰ ام و اشارہ آیت و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد بطرف خود است و مصداق آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (الصف ۹) خود را می پندارد و میگوید کہ بر خود الہام شدہ کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل حالانکہ و بالحق آہ آیت قرآن مجید است کہ مرجع آن بسوی قرآن است نہ در شان ایں خبیث، بلکہ عبارت بالائی مہمل با آن منضم ساختہ و چون آنحضرت ﷺ بنص قطعی خاتم النبیین بودند ولا نبی بعدہ در احادیث واقع شدہ و ہم نزول فرشتہ و اظہار معجزات وغیرہ امور از لوازم رسالت بودہ است و نیز عیسیٰ علیہ السلام ابرص و اکمہ را تندرست می ساخت و احیای مردگان می کرد کہ بنص صریح ثابت است و خدای تعالیٰ او را بالائی آسمان زندہ بردہ و در آخر زمان بر منارۂ بیت المقدس نزول خواہد کرد و خروج دجال و قتل او دجال را و امامت مہدی و اقتدای عیسیٰ علیہ السلام وغیر ذلک امور کہ باحادیث متواترہ بہ ثبوت پیوستہ و علمائے امت بران اتفاق کردہ اند ایں ہمہ امور قادح نبوت او بودہ اند پس چارۂ تدبیر بجز انکار ایں ہمہ امور صریحہ قاطعہ از آنکہ ختم نبوت بہ آنحضرت ﷺ شدہ و ہیچک معجزہ مثل مسیح از و بظہور نہ پیوستہ و نہ خلافت آن میدار دو نہ دجال خروج کردہ است کہ جنگ از و واقع شود و نہ او از مسجد دمشق فرود شدہ و ہم احادیثیکہ اہل سنت بران اعتنا و حجت می آرند آنرا بمعانے غلط و دروغ برائی نمایش جہلا پرداختہ و آیاتے را کہ در حق عیسیٰ علیہ السلام وارد اند و ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ۔ (نساء ۱۵۹) وما قتلوہ و ما صلبوہ ولکن شبہ لھم۔ (نساء ۱۵۸) ویا عیسی انی متوفیک و رافعک الی (آل عمران ۵۴،۵۵) وغیر ذالک بہ تفسیر و تعبیر دروغ و کذب می پردازد کہ مخالف اقوال سلف است کہ صحابہ و تابعین اند و میگوید روحش پرواز گشتہ و جسدش در زیر زمین مدفون گشتہ و ایں بعینہ اعتقاد یہود و فرقۃ النصاری بودہ پس کسیکہ آنچنین اعتقاد دارد پیش علمائی حقانی کافر و مرتد است و حکم ارتداد بروجاری میشود و آنکہ خود را مثیل مسیح میشمرد بیشک او مثیل مسیح الدجال است کہ مخبر صادق بآن خبر دادہ کما رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال لا تقوم الساعۃ حتی تبعث دجالون کذابون قریبا من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ۔ (مسلم ج ۳ ص ۳۹۷ باب کتاب الفتن)

پس بر حکام اسلام و مسلمین و قضاۃ و مفتیین لازم است کہ بدفع ایں شریر پردازند و آیۃ فیض پیرا ان الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنات ثم لم یتوبوا فلھم عذاب جھنم ولھم عذاب الحریق را نصب العین داشتہ فتنۂ عظیم ایں کس را کہ درمیان اہل اسلام انداختہ است دور سازند وما علینا واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب کتبہ محمد سعید مفتی مجلس عدالت عالیہ حیدر آباد دکن کان اللہ لہ۔

ما استدل علیہ بالآیات الصریحۃ الجلیۃ والاحادیث الشھیرۃ القویۃ والنقول المعتمدۃ السنیۃ احری بالقبول والیق بالعمل فالازم علی الرجل المسئول عنہ و اتباعہ ان یتوبوا عن سوء اقوالھم و اعتقاداتھم و باللہ التوفیق۔ کتبہ محمود بن صبغۃ اللہ کان اللہ لہما

الجواب صحیح:
سید محمد علی قادری عفی عنہ۔
ہذا الجواب صحیح
احمد محی الدین۔
یہ جواب مطابق مذہب حق کے ہوا
ہے۔ غلام محی الدین عفی عنہ۔
صحیح الجواب
محمد سلیم قدرت الناصری نشان مہر۔

ہذہ الفتوی صحیحۃ بلا ارتیاب کتبہ سید
شاہ محمد عفا اللہ عنہ۔
در الجیب المصیب اصاب من اجاب
میر حیدر علی۔
الجواب صحیح،
علی موسیٰ رضا عفی عنہ۔
الجواب،
نحن نجیع علی ما قال علمائنا جزی اللہ عنا
المجیب الفاضل والشیخ الکامل خیر
الجزاء کتبہ محمد غوث کان اللہ لہ۔

الجواب صحیح:
کتبہ سید عظمت پیران قادری للہ۔
ہذا الجواب صحیح
کتبہ محمد عبد القادر عفی عنہ۔
الجواب صحیح
بلا ارتیاب ابوالحسین شہاب الدین احمد۔

**

درّہ زاھدیّہ!

برفرقہ احمدیہ

از

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقیقت حال!

مقصود ہے گذارش احوالِ واقعی
ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہیں مجھے

عام مسلمانوں کو یہ بات پوری طرح معلوم ہے کہ اسلام کو جتنا نقصان پہنچانے کی کوشش قادیانی اور احمدی جماعت نے کی ہے اتنی شاید ہی کسی اور جماعت نے کی ہو اور یہ لوگ اپنے اس باطل ارادے میں کچھ حد تک کامیاب ہوئے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے مذہبی احکام سے پوری واقفیت نہیں رکھتے اور یہ ان کو دھوکہ دے کر اپنا مطلب پورا کر لیتے ہیں۔ مسلمان ان کی ظاہری شکل وصورت، اقوال و افعال پر اعتبار کر لیتے ہیں۔ جس سے ان کو نقصان عظیم اٹھانا پڑتا ہے۔ انکی دھوکہ بازیوں کی ایک چال یہ بھی ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو اپنی لڑکیاں نکاح میں دینا کفر اور بہت بڑا جرم سمجھتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی لڑکیوں کو نکاح میں لانے کے لیے طرح طرح کے حیلے تلاش کرتے ہیں۔ جس سے غرض مسلمانوں کی بے عزتی اور اپنا جال پھیلانا ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ دوالمیال ضلع جہلم میں بھی پیش آیا ہے۔ یہ جگہ اس تمام علاقہ میں احمدیوں کا مرکز ہے۔ یہاں پر ان کی تعداد بہ نسبت دیگر مقامات کے زیادہ ہے۔ اور ان کے تعلقات مسلمانوں سے بہت ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کی لڑکیاں نکاح میں لانے کے لیے یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ ادھر مسلمانوں کو کہہ دیا کہ ہم مسلمان ہیں۔ اُدھر احمدیوں کو اپنا عہد نامہ لکھ کر دے دیتے ہیں تاکہ جب تک برسر روزگار نہ ہوئے کام چلاتے رہیں۔ مسلمان ان کے اس ظاہری بیان سے مطمئن ہو جاتے ہیں (جیسا کہ ان کی شریعت کا حکم ہے) مگر بعد میں ان کو ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔ ایسا ہی واقعہ ہوا کہ مسمی مسعود احمد ساکن موضع مذکور نے سنی لڑکی سے نکاح کیا اور احمدیوں کو عہد نامہ لکھ دیا۔ جس کی اصلی عبارت درج کی جاتی ہے۔

''میں جب ملازم ہو گیا تو احمدی ہو جاؤں گا اور مسرال کا رشتہ توڑ دوں گا۔ اور قادیان شریف سے شادی کر لوں گا اگر میں احمدی نہ ہوا تو کافر کافر کافر اسی وقت سے ہو جاؤں گا۔'' اس عہد نامے کی تحریر کا مقصد تو آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ادھر مسلمان لڑکی جو اس کے نکاح میں ہے وہ بھی نہ جائے اور ادھر احمدیت کا بھی پورا پورا اعتبار باقی رہے۔ اتفاقاً یہ عہد نامہ اس کی بیوی کو مل گیا۔ اس نے جب یہ حالات معلوم کیے تو اپنے رشتہ داروں کے مشورہ کے موجب قانونی اور شرعی دونوں کارروائیاں اس خاوند کے خلاف کیں۔ سرکار انگریزی نے اس کو فسخ نکاح کی ڈگری دے دی۔ اور اس طرح شریعت اسلامیہ نے اس کو فسخ نکاح کا حکم دیا۔ ان دونوں فیصلوں کے بعد اس کی بیوی نے دوسرے مسلمان مرد سے نکاح کر لیا۔ اسی شہر دوالمیال میں مولانا حاجی حافظ سید لال شاہ صاحب خلیفہ حضرت غوث زمان میروڈیؒ ہیں۔ آپ نے جو اسلامی خدمات انجام دیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ خصوصاً شیعہ

اور مرزائی فرقوں کے خلاف آپ نے نہایت ہی استقلال اور جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ اور اس جہاد فی سبیل اللہ کا نتیجہ ہے کہ باوجود ان کی کوششوں اور تدابیر کے اس علاقہ میں قادیانیت ترقی نہ کر سکی اور دوالمیال میں بھی مسلمانوں کی کافی تعداد بحمد اللہ موجود ہے۔ یہ صرف آپ کے وجود مسعود کا فیض ہے۔ احمدی ہمیشہ اس تاک میں رہتے تھے کہ کوئی ایسا معاملہ پیش آئے کہ یہ تو مقابل ہوں اور نہ مدعی ہوں اور جناب شاہ صاحب کو ذلت پہنچے مگر ع

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(۲) ادھر اس لڑکی کا حقیقی بھائی نور الٰہی جس نے بذات خود اس کے فسخ نکاح کی کوشش کی۔ مقدمات کی پیروی بھی اسی نے کی۔ اور دیوبند وغیرہ مقامات سے فتاویٰ طلب کرنے میں بھی نمایاں در پیش رہا۔ اس کی خواہش یہ تھی کہ میری بہن میری مرضی کے مطابق شادی کرے۔ مگر والدہ اور دوسرے بھائی اور لڑکی کی مرضی دوسری جگہ پر ہو گئی۔ جس پر اس کے بھائی نور الٰہی نے اس معاملہ کو خراب کرنا چاہا۔ ہمارے اس بیان کی شہادت موضع تترال کے دو معتبر گواہ ہیں جن کا یہ بیان حلفیہ ہے۔ جو نور الٰہی نے ان سے بیان کیا تھا۔

(۳) جناب شاہ صاحب کے حقیقی بھتیجے رفیع الدین شاہ صاحب ہیں جو آپ کے شاگرد بھی ہیں۔ وہ ذاتی عداوت کی وجہ سے شاہ صاحب کے خلاف موقعہ کی تلاش میں تھے۔ ان تینوں رقیبوں کو موقعہ مل گیا اور خوب دل کھول کر ان کی مخالفت میں ڈٹ گئے۔ علمائے کرام کے پاس دوڑے مگر کوئی مسلمان جس کو رسول کریم ﷺ سے محبت ہو کب احمدی نوازی کر سکتا ہے۔ سب علمائے کرام نے ان کو منہ توڑ جواب دیا۔ مگر جوئیندہ یابندہ ہے۔ ان کو ایک مولوی صاحب مل گئے۔ جن کا نام نامی کرم الٰہی ہے۔ آپ منڈی بہاؤ الدین کے ہائی سکول میں ٹیچر ہیں۔ انھوں نے ایک دوسرے مولوی صاحب سے جو نکاح خوانوں کے گرد آور ہیں۔ فتویٰ حاصل کیا کہ یہ عہد نامہ قسم ہے (جس کا اقرار ان کی طرف سے ایک عام مجمع میں انسپکٹر پولیس کے سامنے ہوا) مولوی صاحب نے تمام علمائے اسلام کی مخالفت کا بار عظیم بلا سوچ سمجھ کے سر پر اٹھایا یہ دعویٰ کیا کہ یہ نکاح از روئے شریعت فسخ نہیں ہوا۔ چونکہ ہمارے پاس دنیائے اسلام کے بزرگ ترین علمائے کرام کے فیصلے موجود تھے۔ اس لیے ہم کو تو کسی قسم کی تحقیق کی ضرورت نہ تھی لیکن مخالفوں نے یہ شور مچایا کہ ہم مولوی صاحب کو لائیں گے جو اس نکاح کو توڑ کر لڑکی ہمارے حوالہ کر دیں گے۔ اس لیے ہم نے مسلمانوں کے زیادہ اطمینان کے لیے جناب مولانا الحاج القاضی محمد زاہد الحسینی زید مجدہم کو جلسہ میں تشریف لانے کی دعوت دی۔ آپ نے اس کام کو فی سبیل اللہ سمجھ کر ہماری دعوت کو قبول فرمایا اور ۲۹ جون (۱۹۴۰ء) کو تشریف لائے۔

مختصر کیفیت مناظرہ

یکم جولائی (۱۹۴۰ء) تاریخ مناظرہ مقرر تھی۔ مخالفین کے مولوی صاحب کا انتظار رہا۔ آپ بمشکل تمام تقریباً گیارہ بجے دوالمیال تشریف لائے چونکہ اس معاملہ کی اصلی کیفیت جناب آغا صاحب انسپکٹر پولیس کو معلوم تھی۔ اس لیے انھوں نے فریقین سے اپنے اپنے دلائل طلب کیے۔ ہماری طرف سے تمام دلائل اور فتاویٰ پیش کیے گئے۔ جن کو فریق مخالف کے رکن اعلیٰ شاہ رفیع الدین صاحب نے اپنے قلم سے لکھ کر دیوبند و دیگر مقامات سے منگوایا تھا۔ اور اس کا اقرار تمام مجمع کے سامنے انھوں نے کیا۔ مخالفین کے استفتاء کی عبارات بالکل بدلی ہوئی تھیں۔ ان کے پاس کوئی دلیل اور کار آمد فتویٰ موجود نہ تھا۔ انسپکٹر صاحب نے پوری حقیقت معلوم کر لی۔ آخر

مناظرہ چار بجے سے شروع کر دیا گیا۔ تمام مسلمان اس مسجد میں جمع ہوئے جس میں سوائے اہل اسلام کے اور کسی کا دخل نہ تھا۔ اس میں صرف اللہ کی عبادت اور اس کے سچے رسول کی اطاعت کی جاتی تھی۔ مگر مخالف پارٹی نے "کندہم جنس باہم جنس پرواز" پر عمل کیا اور اس مسجد میں جا پہنچے کہ جہاں احمدیوں کا کافی قبضہ ہے اور وہ اس مسجد میں خدا کے سچے رسول کے حکم کو ٹھکرا کر بناوٹی رسول کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ ان کا خیال یہ تھا کہ شاید مسلمان اس مسجد میں نہ آئیں گے۔ مگر ہم اس حقیقت کو روشن کرنے کے لیے وہاں چلے گئے اور توحید خداوندی اور رسالت خاتم الانبیاء کے نعرے لگاتے ہوئے اس مسجد میں جہاں قادیانی مولوی صاحب کو گھیرے ہوئے بیٹھے تھے۔ مناظرہ شروع کر دیا گیا۔ موضوع مناظرہ یہ تھا کہ عہد کنندہ اسی وقت سے خارج از اسلام ہوا یا نہ؟ ہمارے فاضل محترم نے اپنی خداداد قابلیت اور نور ایمان کو واضح و ثابت کر دیا کہ عہد کنندہ اسی وقت سے خارج از اسلام ہو گیا۔ فریق مخالف نے یہ دعویٰ کیا کہ الفاظ مذکورہ قسم ہیں۔ جن سے کفارہ ادا کر کے نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ کفر لازم آتا ہے، مگر مولانا حسینی نے اس موضوع کو اس طرح صاف کر دیا کہ تمام مسلمانوں کے ذہن نشین ہوا اور حق باطل پر غالب آیا۔ فریق مخالف کے مولوی صاحب کی جو حالت میدانِ مناظرہ میں ہوئی۔ اس کو مختصراً درج کیا جاتا ہے۔

(۱)..... مولوی صاحب جب اثباتِ مدعیٰ کے لیے کھڑے ہوئے تو اتنی ہیبت آئی کہ بسم اللہ نہ پڑھ سکے قاضی صاحب نے رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی **کل امر ذی بال لم یبدء ببسم اللّٰہ فھو ابتر** پڑھ کر بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ طلب کی آخر لاجواب ہو کر غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے بآواز بلند بسم اللہ پڑھی یہ پہلی ہار تھی۔

(۲)..... شرح وقایہ کے متعلق بتلایا کہ یہ مولوی عبدالحیٔ صاحبؒ کی تصنیف ہے۔

(۳)..... تسلیم کر لیا کہ ارادہ کفر سے کافر ہو جاتا ہے۔

(۴)..... مان لیا کہ احمدی کافر ہیں۔

(۵) فقہ حنفی کی مشہور کتاب جامع الفصولین کا نام جامع الفصول بتلایا۔

(۶)..... تعلیق الکفر بامر اور تعلیق الامر بکفر کا فرق نہ بتلا سکے۔

حقیقت میں مناظرہ ہی کیا تھا ایسے فاضل نوجوان محقق مفتی علامہ کے مقابلہ میں بچوں کا نیچر کیا تاب لا سکتا ہے۔ مخالفین کو سخت ندامت اور رسوائی ہوئی۔ اگرچہ یہ مسئلہ صاف تھا۔ مگر ہم نے اس خیال سے کہ تمام مسلمانوں کو ان کے فتنہ سے آگاہ کیا جائے تاکہ کوئی مسلمان اپنی لڑکی ان کو نکاح میں نہ دے۔ جناب قاضی صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ آپ اس عنوان پر جامع مانع ایک رسالہ تحریر فرمائیں۔ الحمدللہ! کہ آپ نے ہماری التجا کو قبول فرما کر اپنے علمی انداز میں رسالہ تحریر فرمایا۔ یہ جو کچھ میں نے عرض کیا لفظ بہ لفظ درست ہے۔

وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ فقط (عبدالحق شاہ)

مسئلہ ارتداد کی مختصر کیفیت

ایک مسلمان کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو مگر تاہم اس کو مسلمانی صفت سے موصوف سمجھا جاتا ہے۔ کوئی گناہ کرنے سے اس کا ایمان زائل نہیں ہوتا۔ مگر ارتداد ایک ایسا جرم ہے کہ جس کے کرنے سے وہ اسلام سے بالکل نکل جاتا ہے اور اس کی مغفرت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ وہ کسی مسلمان کا دائرہ اسلام سے نکل جانا ہے جس کو مرتد کہتے ہیں۔ یعنی جب کوئی مسلمان اسلام سے نکل جانے کا ارادہ کرتا ہے۔ وہ اسی وقت اسلام سے نکل جاتا ہے اور اس کا وجود اس حد تک نجس ہو جاتا ہے کہ اسلامی شریعت میں اس کی سزا قتل ہے۔

یعنی اگر مسلمان بادشاہ ہو تو ایسے انسان کو جو اپنے مقدس اور برتر مذہب کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کر لیا ہو۔ قتل کرنے کا حکم ہے اور اس کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی۔ اس کے سب کام برباد اور ضائع ہوں گے اور وہ ایسا ہو گیا کہ اس نے کوئی نیکی کی ہی نہ تھی۔ قرآن کریم میں یہ احکام مفصل طریقہ پر موجود ہیں۔ مرتد کی بہت سی اقسام ہیں جس کی مشہور اقسام درج ذیل ہیں۔

(۱) زمانہ قریب یا بعید میں کفر کا ارادہ کرے۔ (۲) اپنے مذہب میں شک کرے۔ (۳)۔ اپنے کافر ہونے کو کسی شرط پر دل میں خیال رکھے۔ (۴) زبان سے کافر ہونے کو کسی کام پر مشروط اور موقوف رکھے۔ (ارشاد الجماد ص ۴) میں یہ مفصلاً موجود ہے (لاہوری اور قادیانی) یہ دو مشہور فرقے ہیں۔ لاہوری مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد مانتے ہیں۔ اور قادیانی اس کو نبی مانتے ہیں۔ قادیانی تو اس لیے کافر ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مرزا کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور لاہوری اس لیے کافر ہیں کہ وہ ایک کافر انسان کو مجدد مانتے ہیں، جس کو مسلمان ماننا بھی کفر ہے بہر حال تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزائی خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی وہ اسی طرح کافر ہیں جس طرح یہودی، عیسائی، آریہ، مجوسی کافر ہیں۔ لہذا جو شخص اسلام کو چھوڑ کر احمدی ہوا۔ وہ اسی طرح مرتد ہے جیسا کہ اسلام کو ترک کر کے عیسائی ہوا۔ زیرا کہ کفر تمام ایک ہی ملت ہے۔ **الکفر ملة واحدة** (شامی) خصوصاً احمدی تو مسلمانوں کو بہت ہی برا کہتے ہیں۔

مسلمانوں کے متعلق احمدیوں کا حکم

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ حالات ان کے احکام کے درج کر دوں جو مرزائیوں، احمدیوں کی طرف سے مسلمانوں کے متعلق صادر ہوتے ہیں تا کہ یہ اندازہ لگانا درست ہو جائے کہ کسی احمدی کو لڑکی دینا سخت بے غیرتی، بے ایمانی بلکہ خلاف انسانیت کام ہے۔

(۱) ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص ۳۵)

(۲) ''جو شخص غیر احمدیوں کو رشتہ دیتا ہے۔ وہ یقیناً مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کوئی غیر احمدی ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو۔ مگر تم سے اچھے ہیں کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔'' (ملائکۃ اللہ ص ۴۶)

(۳) ''غیر احمدی تو حضرت مسیح علیہ السلام کے منکر ہوئے۔ اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا منکر نہیں۔ ایسے سوال کرنے والے سے میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔''
(انوار صداقت ص ۹۱)

ان بیانات سے ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی امت کا مرتبہ اس ملعون قوم کے ہاں صرف کافر، عیسائی، ہندو جیسا ہے۔ اور ان کے نابالغ بچے بھی کافر ہیں۔ تو لعنت ہے اس انسان پر جو مسلمان کہلا کر احمدیوں سے نکاح کرے اور نکاح کو جائز سمجھے۔ وہ دراصل زنا کو حلال کہتا ہے۔

اصلی مقصد کی تفصیل

چونکہ ہمارا اصل مدعا تو یہ تھا کہ مسمی مسعود احمد نے جب کفر کا ارادہ کر لیا وہ اسی وقت سے کافر ہو گیا۔

لہذا اب ہم ضروری تمہید بیان کرنے کے بعد اصل مسئلہ پر بحث کرتے ہیں۔

ارادہ کفر کا حکم چونکہ اسلام ایک نہایت ہی مقدس اور اعلیٰ مذہب ہے۔ اس لیے اگر ایک انسان کسی وجہ سے یا بلاوجہ اس کو چھوڑنے کا ارادہ کرے تو وہ اسی وقت سے کافر ہو جائے گا۔ زیرا کہ اس نے اسلام جیسی نعمت عظمیٰ کو ایک ہلکا سا کام سمجھا اور یہی کفر کی اصلی علت ہے۔ (شامی جلد ۳ ص ۳۹۳) میں ہے کہ کفر کی اصلی وجہ تو جھٹلانا یا ہلکا سمجھنا ہے۔ ان مناط التکفیر ھو التکذیب او الاستخفاف، لہذا وہ انسان اسی وقت سے کافر ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ تمام کتب اسلامیہ میں موجود ہے۔ مثلاً حدیث پاک کی مشہور کتاب (مشکوۃ شریف کی مستند شرح مظاہر حق جلد سوم ص ۱۷) میں ہے۔ فقہ اسلامی کی مشہور کتاب (خلاصۃ الفتاوی جلد نمبر ۴ ص ۳۸۲) میں ہے۔ اذا عزم الکفر ولو بعد مائة سنة یکفر فی الحالہ (ترجمہ) جس نے کافر ہونے کا ارادہ کیا اگرچہ سو برس کے بعد وہ فی الحال کافر ہو گیا۔

میں بوجہ رسالہ کے مختصر ہونے کے ان کتابوں کے نام مع جلد وصفحہ کے نیچے درج کرتا ہوں۔ جس کا جی چاہے ان کو دیکھ لے۔ احقر کے پاس سب کتابیں موجود ہیں۔

(۱) … فتاوی عالمگیری المعروف بہ فتاوی ہندیہ جلد دوم ص ۸۸۹۔
(۲) ردالمختار بالمعروف شامی جلد سوم ص ۶۵۔
(۳) غایۃ الاوطار شرح درمختار جلد دوم ص ۵۱۴۔
(۴) بحرالرائق شرح کنزالدقائق جلد پنجم ص ۱۴۳۔
(۵) طحطاوی شرح درمختار جلد دوم ص ۴۷۷۔
(۶) سیر الفقیہ ص ۱۴۴۔
(۷) … جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۱۴۔
(۸) دستور القضات ص ۱۳۱۔
(۹) ملا بدمنہ فارسی ص ۱۷۴۔
(۱۰) … عقائد الاسلام ص ۲۵۴۔

ان کتابوں کے سوا دیگر تمام اسلامی کتابوں میں یہ مسئلہ صاف طریقہ پر موجود ہے کہ جو شخص کافر ہونے کا ارادہ کرے وہ اسی وقت سے کافر ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر طلاق ہو جاتی ہے۔

کلمات کفر کہنے کا حکم چونکہ اسلام اور کفر بلکہ تمام امور طلاق، نکاح، بیع، شراء، اطاعت، نافرمانی وغیرہ بامور کا تعلق صرف زبان ہی سے ہے۔ اس کی وجہ سے انسان مسلمان بھی ہوتا ہے اور اسی سے کافر بھی ہوتا ہے جس پر دلیل لانے کی ضرورت نہیں۔ لہذا اگر ایک انسان نے کفر کا کلمہ زبان سے بکا تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس پر کفر کے تمام احکام نافذ کر دیے جائیں گے۔ (جامع الفصولین جلد دوم ص ۲۹۷) میں ہے۔

"ومن کفر بلسانه طائعًا و قلبهٗ مطمئن بالایمان کفر و لا ینفعه مافی قلبه اذا الکافر انما یعرف بنطقه فلم نطق بکفر کفر عندنا و عند اللّٰه تعالیٰ۔"

ترجمہ: "اور جو بلا کسی جبر کے زبان سے کفر کہے اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔ تو کافر ہو جائے گا۔ اسے دل کی بات نفع نہ دے گی۔ زیرا کہ کافر تو زبان ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ پس اگر کفر سے بولا تو ہمارے اور اللہ کے ہاں کافر ہے۔"

اعتراضات

اگر چہ اتنی مفصل اور مدلل بحث کے بعد کسی مسلمان کو اس امر میں شک نہیں ہو سکتا کہ کفر کا کلمہ کہنے سے اور ارادۂ کفر کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ خواہ صرف زبان سے کلمہ کفر کہے یا مدت کے بعد کافر ہونے کا ارادہ کرے۔ مگر وہ انسان جو ضدی اور متعصب ہو وہ اس کے خلاف صدا بلند کرتا ہے۔ چونکہ ہم کو صرف تحقیق حق مقصود ہے۔ اس لیے ہم ان اعتراضات کو بھی تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ جو اس مسئلہ پر وارد ہو سکتے ہیں اور پھر ان کے دندان شکن جواب ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کو زیادہ واقفیت ہو اور مخالفین کو اپنی ناقابلیت کا پتہ چل جائے۔ وہ اعتراضات یہ ہیں۔

(۱) یہ مشہور اور مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب ایک انسان میں ایک کم سو کام ایسے ہوں جن سے کفر لازم آتا ہو اور صرف ایک کام اسلام کا ہو تو وہ مسلمان ہی رہے گا۔ اس کے کفر سے احتراز لازم ہے۔

(۲) جو عبارات نقل کی گئی ہیں۔ یہ صرف ایک قول ہے۔ علماء کا فتویٰ اس پر نہیں ہے۔

(۳) زبان سے اگر کفر کا کلمہ کہے۔ مگر جب دل میں اسلام ہے تو وہ مسلمان ہی رہے گا۔

(۴) اگر واقعی انسان کفریہ کلمات کہنے سے کافر ہو جاتا ہے تو اس کو تجدید اسلام کے بعد تجدید نکاح کافی ہے۔

(۵) فسخ نکاح کے لیے قاضی اسلام کی قضاء شرط ہے۔

(۶) عہد نامہ مذکورہ میں یہ الفاظ کہ "اگر میں احمدی نہ ہوا تو کافر ہو جاؤں گا"
یہ الفاظ قسم ہیں اور قسم میں کفارہ دے دینا کافی ہے۔ کفر لازم نہیں آتا۔

یہ وہ مشہور اعتراضات ہیں جو کم علمی یا ضد کی وجہ سے اس مسئلہ پر وارد ہو سکتے ہیں۔ ان کے جوابات بھی تفصیل وار ملاحظہ فرمائیں۔

جوابات

(۱) اس جواب کو سمجھنے کے لیے ایک تمہید کا سمجھنا ضروری ہے وہ یہ کہ علامات کفر اور کفریہ کام اور چیز ہے اور کلمات کفر کا کہنا یہ شئے دیگر ہے۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ ایک شخص شراب پیتا ہے۔ زنا کرتا ہے، جوا کھیلتا ہے، بے نماز ہے، زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، جھوٹ بولتا ہے وغیرہا کئی ایسے امور کرتا ہے۔ جو کفر کی علامات ہیں۔ مگر وہ اسلام کے خلاف زبان سے حرف تک نہیں نکالتا بلکہ اسلام کو سچا مذہب جانتا ہے۔ اور برے کام کو برا ہی سمجھتا ہے۔ تو ایسے شخص کو کافر نہ کہا جائے گا بلکہ مسلمان ہی رہے گا۔ اس کے برخلاف ایک دوسرا انسان ہے جو نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، ڈاڑھی رکھتا ہے، قرآن کریم پڑھتا ہے، مگر وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی اور انسان کو بھی نبی مانتا ہے۔ یا زنا یا شراب وغیرہما اور حرام کو حلال جانتا ہے۔ تو ان صورتوں میں وہ اسی وقت کافر ہو جائے گا اسی کو لزوم کفر اور التزام کفر کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لزوم کفر کی صورت پہلی اور التزام کفر کی دوسری صورت ہے۔ بہر حال جب ایک انسان نے اپنی زبان سے کفر کا کلمہ کہا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ اگر چہ اس کی نیت نہ ہو۔ الا اذا صرح بارادة موجب الكفر فلا ينفعه التاويل حينئذ (شامی جلد ۳ ص ۳۹۳) مگر جب اس نے کفر کو واجب کرنے والے ارادہ کو ظاہر کیا تو اب تاویل نفع نہ دے گی (ترجمہ) اسی طرح بحر الرائق شرح کنز الدقائق و فتاویٰ عالمگیری جلد دوم ص ۳۰۳ وغیرہما میں ہے۔

(۲) یہ مسئلہ تمام علمائے کرام کے ہاں متفق علیہا ہے۔ آج تک کسی عالم دین محقق نے اس میں اختلاف نہیں کیا بلکہ آج بھی تمام علماء اسلام اسی پر حکم دے رہے ہیں۔ من تکلم بکلمة الکفر هازلاً اولا عباً کفر عند الکل (شامی جلد سوم ص ۳۹۳ اور خلاصۃ الفتاوی جلد چہارم ص ۲۸۳ اور کتاب مطالب السنیہ ص ۶۸) وغیرہا کتب اسلام میں یہ مسئلہ مصرحاً موجود ہے۔

(۳) صرف قول ہی پر سب کاموں کا دار و مدار ہے کفر، ایمان، نکاح، طلاق وغیرہا تمام امور موقوف ہیں۔ اعتقاد میں ان کا کوئی دخل نہیں جو انسان کفر کا کلمہ منہ سے نکالتا ہے۔ وہ اسی وقت کافر ہو جاتا ہے۔ اس سے نیت وغیرہا کا سوال نہ کیا جائے گا اگر وہ اپنے ارادے اور نیت کے متعلق یہ کہہ دے کہ میری نیت تو کافر ہونے کی نہ تھی۔ لیکن اس کا ہرگز اعتبار نہ ہوگا۔ قاضی اس بات کو نہ مانے گا اور اس پر حکم کفر دے گا۔ یہ مسئلہ بھی تمام کتابوں میں موجود ہے۔ علامہ (شامی جلد سوم ص ۳۹۳) میں فرماتے ہیں۔

والحاصل ان من تکلم بکلمة الکفر هازلاً اولا عبا کفر عندالکل ولا اعتبار باعتقاده۔
(جامع الفصولین جلد دوم ص ۲۹۷) اذا اراد ان یتکلم بکلمة مباحة فجری علی لسانه کلمة الکفر خطاء بلا قصد لا یصدقه القاضی۔ (شامی ج ۳ ص ۳۹۹)

حاصل یہ کہ جو شخص ہازلاً یا لاعباً کلمہ کفر کہے وہ سب علماء کے نزدیک کافر ہو جاتا ہے اور اس کے اعتقاد کا اعتبار نہیں۔ اور (کتاب المطالب السنیہ ص ۶۸، عالمگیری) وغیرہما میں ہے جب کسی نے ایک مباح بات کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی زبان پر غلطی سے کفر کا کلمہ جاری ہو گیا۔ قاضی اس کو سچا نہ سمجھے گا۔

الغرض اسی زبان سے انسان کہاں جا پہنچتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اپنی زبان کو محفوظ رکھے۔ استاذ کامل علامہ دمیاطی نے بطور نصیحت کے ارشاد فرمایا ہے کہ و بالجملة فباب المکفرات واسع جداً فلیأمل الانسان فما یرید ان یقوله قبل قوله ولا یطلق لسانهٔ فی الکلام فانه، من اکبر اعدائه۔
(نہایت الامل ص ۳۷۳)

(۴) واقعی یہ درست ہے کہ اگر مرتد اسلام لائے تو وہ دوبارہ نکاح اس عورت سے کر سکتا ہے مگر اس میں ایک ضروری شرط ہے۔ وہ یہ کہ اگر اس عورت کی رضاء ہو تو دوبارہ نکاح کر سکتا ہے ورنہ اس عورت کی رضامندی نہ ہونے پر اس سے دوبارہ نکاح جائز نہیں اور اس کو مجبور نہ کیا جائے بلکہ جہاں اس عورت کی مرضی ہو نکاح کر سکتی۔
(خلاصۃ الفتاوی جلد چہارم ص ۳۸۳) میں ہے۔

ولا تجبر المرأة علی ان ترجع الیه حتی یتزوجها (ترجمہ) اور عورت کو اس لیے مجبور نہ کیا جائے کہ اس کے ساتھ نکاح کرے۔

اسی طرح (جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۱۷ اور شامی جلد نمبر ۳ ص ۳۱۲ و اشباہ النظائر ص ۲۶۲) وغیرہا کتابوں میں مفصلاً موجود ہے۔

(۵) چونکہ اسلام کو ترک کر دینا ایک بہت ہی بڑا جرم ہے۔ لہٰذا اس کے بعد اس کی عورت اس پر فوراً حرام ہو جاتی ہے۔ اس میں قاضی کی قضاء کی ہرگز ضرورت نہیں۔ بلا قاضی کے بھی جدا ہو جائیں گے۔

منها ان الردة احد الزوجین توجب البینونة بینهما فی الحال بدون قضاء القاضی خاوند بیوی میں اس کے مرتد ہونے پر فی الحال جدائی واجب ہو جاتی ہے۔ اس میں قضاء قاضی کی ضرورت نہیں۔
(خلاصۃ الفتاوی جلد چہارم ص ۳۸۳ اور جامع الفصولین جلد دوم ص ۳۱۷)

(۶)۔ یہ اعتراض مخالفین کے پاس سب سے بڑا ہتھیار تھا۔ ان کے مولوی صاحب نے اسی کو بار بار پیش کیا کہ یہ قسم ہے۔ اور قسم کا کفارہ دے دینا کافی ہے۔ لہٰذا میں اس کو ذرا تفصیل سے بیان کرتا ہوں۔

پہلا جواب…… اس جواب کو سمجھنے سے پہلے ایک تمہید کا جاننا ضروری ہے کہ یہاں تین باتیں ہیں۔ ایک تعلیق الامر بکفر دوسرا تعلیق الکفر بامر تیسرا تعلیق الکفر بکفر پہلی کلام کا مطلب یہ کہ ایک آدمی اپنے کسی کام کو کفر پر معلق کر دے مثلاً اس نے کہا میں ضرور کوہاٹ جاؤں گا اگر نہ گیا تو کافر ہوں گا۔ اس میں اس نے اپنے کوہاٹ جانے کو کفر پر معلق اور مشروط کر دیا ہے۔ ظاہر ہے ایسے کلام کرنے والا کا مدعا صرف اپنے بیان کی پختگی بیان کرنا ہوتا ہے کہ میں کوہاٹ ضرور جاؤں گا۔ دوسری کلام کا مطلب یہ کہ ایک آدمی اپنے کافر ہونے کو کسی کام پر معلق اور مشروط رکھے۔ مثلاً اس نے کہا اگر کل بارش ہوئی تو میں کافر ہو جاؤں گا۔ یا جیسا کہ مسعود احمد نے کہا جب میں ملازم ہوا تو احمدی ہو جاؤں گا ان کلاموں میں مقصود تو کافر ہونا ہے۔ مگر فی الحال نہیں۔ اس نے کافر ہونے کو ایک شرط پر موقوف کر دیا ہے۔ ایسی صورت میں وہ اسی وقت کافر ہو جائے گا۔ خواہ وہ کام ہو یا نہ ہو۔ لہٰذا مسمی مسعود کی یہ کلام اسی قسم سے ہے وہ اسی وقت کافر ہو گیا۔ ان کان کذا کفرت کفر فی تلک الساعۃ (ترجمہ) اگر یہ کام ہوا تو میں کافر ہو جاؤں گا اسی وقت کافر ہو جائے گا۔ کتاب (سیر القنیہ ص۱۴۲ اور جامع الفصولین جلد دوم) وغیرہا میں موجود ہے۔

تیسری کلام کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے کافر ہونے کو کفر پر معلق کرے۔ مثلاً مسعود احمد نے کہا کہ میں اگر احمدی نہ ہوا تو کافر ہو جاؤں گا۔ اس کلام میں اس نے اپنے کافر ہونے کا ارادہ کیا۔ اس طرح اس کی تاکید کی اور اپنے ارادہ کو پختہ کر دیا کہ اگر وہ احمدی نہ ہوتا تو کافر ہوتا یعنی ضرور کافر ہوگا۔ ہرگز وہ احمدیت کو نہ چھوڑے گا۔ یہ اس عہد نامے کی دوسری جزو ہے جو مسمی مسعود احمد نے لکھا ہے پس اگر وہ احمدی ہوا تب بھی کافر اور اگر احمدی نہ ہوا تب کافر ہوا بالکل صاف مطلب ہے۔ یہ عہد نامہ در حقیقت اس کے کفر کی سند ہے۔ قسم وغیرہ ہرگز نہیں۔

دوسرا جواب…… اگر اس عہد نامہ کا پہلا حصہ دیکھا جائے تو معاملہ بالکل صاف ہے کہ اس نے عہد کیا "جب میں ملازم ہوا تو احمدی ہو جاؤں گا۔" اس میں صاف طور کفر کا ارادہ موجود ہے۔ یہ قسم وغیرہ نہیں۔ اسی وجہ سے مخالفین کے مولوی صاحب نے بھی اس کو ہاتھ نہیں لگایا حالانکہ تمام کلاموں کو جب تک اول سے آخر تک نہ دیکھا جائے گا۔ معنی معلوم نہ ہو سکے گا۔ مولوی صاحب نے آخری جزو کو لیا جو ہمارا عین مدعا تھا۔ بہر حال یہ کلام چونکہ ارادہ کفر پر دلالت کرتی ہے۔ لہٰذا اسی وقت کافر ہو گیا۔

تیسرا جواب…… یہ آخر جملہ قسم نہیں ہو سکتا۔ زیرا کہ قسم کے لیے پہلی شرط یہ ہے کہ قسم اٹھانے والا مسلمان ہو۔ اگر کافر نے قسم اٹھائی تو لغو اور باطل ہو جائے گی جب مسعود نے یہ کہا کہ میں جب ملازم ہوا کافر ہو جاؤں گا۔ اس کلام کے کہنے سے وہ اسی وقت کافر ہو گیا۔ اب اگر تھوڑی دیر کے لیے اس کی آخری کلام کو قسم مان بھی لیا جائے تو وہ لغو اور باطل ہو جائے گی۔ زیرا کہ وہ تو کافر ہو چکا ہے اور کافر کی قسم مقبول نہیں۔ قسم اٹھانے والے کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے۔ وشرطہا الاسلام قسم کی شرط اسلام ہے۔ (درمختار ص۲۵۶)

جب وہ قسم ہی نہیں ہوئی تو اب کفارہ وغیرہ کا کیا ذکر ہے۔ اسی طرح (شرح وقایہ ص ۱۵۱) میں ہے۔ لا کفارۃ فی حلف کافر (ترجمہ) کافر کی قسم میں کفارہ نہیں ہوتا۔ مطلب یہ نکلا کہ اسلام قسم کے لیے ابتداءً اور بقاءً دونوں حالتوں میں شرط ہے۔ فالاسلام شرط انعقادھا و بقائہا (شامی جلد ۳ ص ۴۷) جب وہ مسعود مسلمان

ہی نہ رہا تو اب قسم وغیرہ باطل اور لغو ہو گئی اور وہ پہلی ہی کلام سے کافر ہو گیا۔ اس کی عورت اس پر طلاق ہو گئی۔

ضروری مسئلہ...... چونکہ ماں باپ کی نافرمانی اور ان کی بے عزتی کرنا اپنے استاذ کی مخالفت کرنا آج کل بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں اس کتاب میں ان کے متعلق ضروری احکام درج کیے جائیں۔ جیسا کہ ضرورت واقع ہے۔ قرآن کریم نے ماں باپ کی اطاعت کو تاکیداً فرمایا ہے۔ اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی ماں کی عزت اور اطاعت کو نہایت ہی شدت سے لازم دیا۔

(۱)۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔ (۲)۔ ...حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جسے میں بہت دوست رکھتا تھا اور میرے والد حضرت عمرؓ اس سے ناراض تھے انھوں نے مجھے اس کو طلاق دینے کے لیے کہا اور میں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر یہ واقعہ بیان کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔

(۳)۔... ماں باپ کے فرمانبردار کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور نافرمان کے لیے دو دروازے دوزخ کے کھل جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں۔ کتب اسلام میں صاف موجود ہے۔ ماں باپ یا ان میں سے ایک کا نافرمان ہونا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس کا کوئی عمل مقبول نہیں۔ اسی سے استاذ کے نافرمان کا حکم بھی معلوم ہو گیا۔ زیرا کہ استاذ کا مرتبہ تو والد کے مرتبہ سے زیادہ ہے (ذرا غور) ایسے شخص کے متعلق شریعت اسلام کا حکم یہ ہے کہ وہ فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے۔ جس کا پھر دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ یہ مسئلہ کتاب الزواجر اور شامی میں موجود ہے بلکہ بعض نے تو عاق کے متعلق یہ حکم دیا ہے کہ اس کا یہ گناہ اتنا بڑا ہے کہ توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فتاویٰ برہنہ میں موجود ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ایسے آدمیوں کے متعلق غور سے کام لینا چاہیے۔

الاستفتا بحضراة العلماء

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء اسلام اور مفتیان دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمی مسعود احمد نے اپنے ایک معاہدہ میں تحریر کیا ہے کہ اگر میں برسر روزگار ہو گیا تو میں قادیانی مذہب اختیار کر لوں گا اگر وہ مذہب اختیار نہ کروں تو میں کافر کافر۔ اور اب مسعود برسر روزگار ہے۔ کیا اس صورت میں مسعود کی منکوحہ جو بوقت معاہدہ منکوحہ تھی۔ پر کچھ اثر پڑتا ہے یا نکاح بحالہ قائم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب...... قادیانی مذہب باجماع علماء امت کفر ہے اور کفر کے متعلق یہ کہنا کہ اگر فلاں کام ہو گیا تو میں کفر اختیار کر لوں گا۔ اس کلمہ سے کہنے والا اسی وقت کافر ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ کام ہو یا نہ ہو۔ اور اس مذہب کو اختیار کرے یا نہ کرے۔ لما فی القینہ باب مایکفر بہ الانسان من کتاب السیر ان کان کذا کفرت، کفر فی تلک الساعۃ ولو قال وعنی اصیر کافرا لو قال اعتدنی کافرا او انا کافر کفرؔ۔ (ص ۱۴۳)

اور جبکہ کہنے والا کافر ہو گیا۔ تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

ضروری نوٹ...... یہ فتویٰ فریق مخالف نے منگوایا ہے جو ترال سے بھیجا گیا ہے۔ جس میں اس فریق کے معاون جماعت رہتی ہے۔ جناب شاہ رفیع الدین صاحب نے تمام مجمع میں اس امر کا اعتراف کیا کہ یہ فتویٰ میں

نے خود منگوایا ہے۔ اور مسعود احمد کے عہد نامہ کو میں نے خود دیکھا ہے جو بالکل اس استفتاء سے ملتا جلتا ہے۔

اے مسلمانو! اس سے زیادہ ہماری صداقت کی اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ مخالف خود اس نکاح کو توڑانے کے اصلی مباشر تھے اور اب ضد کی وجہ سے مقابلہ کرتے ہیں۔ خدا ان کو ہدایت بخشے۔

مولانا الحاج مفتی محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند
مولانا الحاج الحافظ محمد کفایت اللہ صاحب مفتی اعظم دہلی
مولانا محمد یوسف صاحب مدرسہ امینیہ دہلی

(علماء صوبہ سرحد)

مولانا السید مبارک شاہ صاحب گیلانی۔ فاضل دیوبند
مولانا السید عبداللہ شاہ صاحب مدیر اخبار ''الفلاح''
مولانا عبدالعزیز صاحب۔ فاضل دیوبند
مولانا السید محمد ایوب صاحب نوری۔ فاضل دیوبند
مولانا السید حبیب شاہ صاحب مدرس پشاور

(علمائے ضلع جہلم)

مولانا الحاج الحافظ السید لال شاہ صاحب دوالمیال
مولانا مولوی مفتی عطا محمد صاحب ساکن رتہ
مولانا احمد دین صاحب سکنہ جسپال
مولانا ابوالفضل کرم الدین صاحب بھیں
مولانا غلام ربانی صاحب مدرس اعلیٰ ڈلوال سابق مدرس میرہ شریف

(علمائے ضلع کیمبل پور)

مولانا الحاج قطب الدین صاحب غور غشتی
مولانا الحاج نصیر الدین صاحب غور غشتی
مولانا مولوی میاں شاہ صاحب غور غشتی
مولانا الشیخ سعد الدین صاحب جلالیہ
مولانا عبداللہ جان صاحب جلالیہ
مولانا محمد یوسف صاحب جلالیہ
مولانا خدا بخش صاحب سجادہ نشین حضرو
مولانا محمد ایوب شاہ صاحب (فاضل دیوبند)
مولانا عبدالحق صاحب سابق صدر مدرس بھیرہ
مولانا سید محبوب شاہ صاحب کالو
مولانا الحاج محمد حضرت الدین صاحب مبلغ اسلام جنوبی افریقہ
مولانا محمد غوث صاحب دریا
مولانا حافظ محمد امین صاحب فاضل دیوبند
مولانا قاضی عبدالشکور صاحب سامان
مولانا الشیخ القاضی محمد غلام ربانی صاحب شمس آباد
مولانا محمد عمر صاحب شمس آباد
مولانا حافظ احمد حسن صاحب حمیلہ
مولانا عبدالدیان صاحب دامان
مولانا عبدالرحمان صاحب دامان
مولانا علم الدین صاحب (فاضل دیوبند)
مولانا نور محمد صاحب چھاؤنی کیمبل پور

مولانا حبیب الرحمان صاحب دیسہ　مولانا عبدالعزیز صاحب (فاضل دیوبند)　مولانا محمد عمر صاحب کامل پور

مولانا نور محمد صاحب دیسہ　مولانا غلام مصطفےٰ صاحب فاضل دیوبند　مولانا قاضی انوار الحق صاحب بی۔ اے منشی فاضل مفتی ریاست مانگرول

سیہ کار خلائق قاضی محمد زاہد الحسینی غفرلہٗ

یہ حکم مذکورہ دراصل تمام علمائے اسلام کا ہے صرف انہی علماء کرام کا نہیں جن کے اسماء گرامی ہم نے درج کیے ہیں۔ مگر جلدی کی وجہ سے صرف انہی علماء سے دستخط لیے گئے ہیں۔ علماء حقانی کی اتنی زیادہ تعداد کے بعد ہر ایک انسان کو یہ بات بخوبی معلوم ہو گئی کہ یہ مسئلہ بالکل درست ہے اور مسمی مسعود احمد اسی وقت سے خارج از اسلام ہو گیا۔ اس کی عورت اس سے جدا ہو گئی جہاں وہ چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ یہ قسم ہرگز نہیں جیسا کہ مخالف نے سمجھا کیونکہ یہ ایک ناممکن بات ہے کہ تمام علماء کرام ایک غلط مسئلہ بیان کریں اور ایک بچوں کا نیچر اس کو درست سمجھے۔ ضدی انسان کو اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی طاقت نہیں منوا سکتی۔ من یضلله فلا هادی له.

آخری عرض

اتنی تفصیل اور اس قدر علمائے اسلام کے حکم سے یہ بات بخوبی واضح ہو گئی کہ مسمی مسعود احمد اسلام سے خارج ہو گیا اور اس کی عورت اس سے جدا ہو گئی۔ اور جو دوسری جگہ نکاح کیا بالکل حلال ہے۔ اب اگر کوئی انسان اس مسئلہ کو نہ مانے اور اس کو کافر نہ سمجھے تو وہ خود کافر ہو جائے گا۔ مسلمانوں کو اس سے تمام تعلقات ہٹا لینے ضروری ہیں۔ نہ اس کے پیچھے نماز درست ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے اور تجدید اسلام نہ کرے۔

"الاجماع علی کفر من لم یکفر احدا من الیهود والنصاری وکل من فارق دین المسلمین لو وقف فی تکفیرهم او شک وهذا نکفر من دان بغیر ملة المسلمین اووقف فیهم او مذهبهم وان اظهر مع ذالک الاسلام" (ترجمہ) "ایسے آدمی کے کافر ہونے پر سب کا اتفاق ہے جو یہود اور نصاریٰ کو یا ایسے شخص کو جو مسلمانوں کے دین سے الگ ہو جائے کافر نہ سمجھے یا ان کے کفر میں توقف اور شک کرے۔ اس لیے ہم ان لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے دین کے سوا کسی اور طریقہ پر چلتے ہیں یا اس کو جو ایسے لوگوں کے بارے میں توقف کرے یا ان کے مذہب کو صحیح جانے اگرچہ وہ اسلام کا بھی مدعی ہو۔"

(شفاء شریف جلد دوم ص ۲۶۷ و ۲۷۱ و منہاج جلد دوم ص ۵۰۴ و قواطع الاسلام ص ۳۱)

میرے عزیز مسلمان بھائیو! تم کو لازم ہے کہ اپنے دین اسلام اور سچے رسول کی محبت کا ذرا تو خیال کرو۔ ایسے مرتدوں کا ہرگز ساتھ نہ دو۔ ورنہ دنیا اور آخرت میں ذلت اور رسوائی اٹھانی پڑے گی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے اور میرے والدین و جملہ مسلمانوں کے گناہ بخش کر حب رسول علیہ السلام عطا فرما دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔ وما علینا الا البلاغ۔ عبدہ العاصی القاضی محمد زاہد الحسینی غفرلہٗ مدرسہ محمدیہ شمس آباد ضلع اٹک۔

(۲۰ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ)

قہر یزدانی برجان دجال قادیانی

یعنی

۱... فتاویٰ عظیمیّہ من علماء الحنفیّہ!

۲... عدم جوازنکاح مرزائی بامسلمہ سنیّہ!

۳... عدم جواز صلوٰۃ جنازہ قادیانیہ!

شائع کردہ

واعظ اسلام حضرت پیر سید ظہور شاہ قادریؒ

جلال پور جٹاں ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مضمون رسالہ اوّل...... مرزا قادیانی کی طرف سے دعویٰ نبوت و توہینیات انبیاء علیہم السلام و مرزا قادیانی کے عقائد انہی کی تصنیفات سے بحوالہ صفحات کتاب صراحۃً لکھا گیا ہے۔

دوم...... اگر کوئی مسلمان اپنی لڑکی کا نکاح کسی مرزائی سے کر دے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے کیا یہ نکاح عندالشرع جائز ہے یا ناجائز اور پھر اس لڑکی کا نکاح ثانی بلا طلاق مرزائی دوسرا مسلمان کر سکتا ہے؟

سوم...... جو شخص اس فتوے کے دیکھنے کے بعد کسی مرزائی کا جنازہ پڑھے یا پڑھائے اس کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے۔ تجدید نکاح کرے یا نہ؟

فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری واعظ الاسلام
جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب

نحمدہٗ و نصلے علی رسولہ الکریم

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَ حَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ۔

(ابوداؤد کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۲۴۹ طبع المکتبۃ المکیہ جدہ ج ۵ ص ۱۳ و ۱۴ و فی الترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی الہرج والعبادۃ فیہ ج ۴ ص ۴۲۹ حدیث نمبر ۲۲۰۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

"روایت ہے ثوبانؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس وقت رکھی جاتی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی جائے گی تلوار قتل اس سے قیامت تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ملیں گے کتنے ایک قبیلہ میری امت سے ساتھ مشرکوں کے اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ پوجیں گے کتنے ایک قبیلہ میری امت سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہوں گے میری امت میں سے جھوٹے وہ تیس ہوں گے۔ سب گمان کریں گے وہ نبی خدا کے ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ نہیں کوئی نبی پیچھے میرے اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہے گی حق پر اور غالب نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ آئے حکم خدا کا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَ عَلٰی اٰلِہٖ الْمُجْتَبٰی وَ اَصْحَابِہٖ الْمُقْتَدٰی اما بعد!

احقر العباد خادم العلماء فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری واعظ اسلام جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب۔ برادران اسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ لاہوری مرزائی جماعت کی طرف سے ایک دو ورقہ اشتہار شائع ہوا ہے جس میں ۲۲ اشخاص نے (جن کے نام آگے درج کیے جائیں گے) حلف اٹھا کر بیان کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبی و رسول ہونے کا ہرگز نہ تھا مسلمان ہماری قسمیہ شہادت پر اعتبار کریں اور مرزا قادیانی کو مدعی رسالت نہ سمجھیں اور نہ ان کو بہ سبب دعوے نبوت و رسالت کا فرد خارج از اسلام سمجھیں۔ جن اشخاص نے ان کو سمجھا ہے غلو کیا ہے اور علمائے اسلام نے الزام لگا کر ان کی تکفیر کی ہے۔ غلط ہے حقیقت میں وہ نبوت و رسالت کے مدعی نہ تھے بلکہ محدثیت اور مجددیت کا دعویٰ کیا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کی اطلاع کے لیے مرزا قادیانی کی طرف سے دعویٰ نبوت و رسالت وتوہینات انبیاء و عقائد والہامات وتحریرات پیش کی جاتی ہیں جس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی رسالت و نبوت کے مدعی تھے خاتم الانبیاء ﷺ کو خاتم نبوت نہ جانتے تھے اس لیے مسلمان نہ تھے بلکہ جو ہم عقائد مرزا غلام احمد کے ہے کلہم کافر و خارج از دائرہ اسلام ہیں۔ اگر فقیر کے کہنے پر رنج پیدا ہو جائے تو علماء صاحبان سے بطور استفتاء تصفیہ کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدوں کی بابت

سوال...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لائے گا وہ کافر ہے۔ خدا میری نسبت کہتا ہے تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے۔ خدا نے مجھے قادیان میں اپنا سچا رسول کر کے بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کرشن بھی کہا ہے معجزہ کوئی شے نہیں محض مسمریزم اور شعبدہ بازی ہے آیا اس قسم کے عقائد والے کو کافر کہا جائے یا نہ اس کی امامت و بیعت اور دوستی وسلام علیک اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں بینو بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب...... بسم اللہ الرحمن الرحیم. الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم. اما بعد! پس مخفی نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسوا احمد قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں۔ جن میں بعض کا بطور مشت نمونہ از خروارے کلمہ فضل رحمانی سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔ ازالہ اوہام میں لکھا ہے عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ (ازالہ ص ۳۰۳ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے شریر مکار کے پیچھے چلنے والا جھوٹا۔
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

اس میں لکھا ہے کہ ’’آپ کی تین دادیاں نانیاں زناکار تھیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱ حاشیہ) انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ (ازالہ ص ۶۲۸ تا ۶۲۹) حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔ (ازالہ ص ۶۸۸ تا ۶۸۹) حضرت جبرائیل علیہ السلام کسی نبی کے پاس زمین پر نہیں آتے۔ (توضیح مرام ص ۶۸ تا ۷۵۴) قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۷۴۸ تا ۷۵۰) دجال پادری ہیں۔
(ازالہ اوہام ص ۲۲۷ خزائن ج ۳ ص ۳۸۸) اور کوئی دجال نہیں آئے گا۔ (ازالہ ص ۴۹۵، ۴۹۶ خزائن ج ۳ ص ۳۶۵، ۳۶۶)

دجال کا گدھا ریل ہے اور کوئی گدھا نہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۵۰۳ خزائن ص ۳۷۰) یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ (ازالہ ص ۵۰۲، ۵۰۸) دخان کچھ نہیں غلط خیال ہے۔ (ازالہ ص ۵۱۳ خزائن ص ۳۷۵) آفتاب مغرب سے کوئی نہیں نکلے گا۔ (ازالہ ص ۵۱۵ خزائن ص ۳۷۶) دابۃ الارض۔ علماء ہوں گے اور کچھ نہیں حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔
(ازالہ ص ۶۹۲ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت

(۱) .. الہام قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ‘‘ یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو بلفظہٖ (براہین احمدیہ ص ۲۳۶ خزائن ج ۱ ص ۲۶۶) (۲) .. مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی بلفظہٖ ایضاً (ٹائٹل پیج) (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۰۱) (۳) خدا نے مجھے آدم صفی اللہ کہا اور مثیل نوح کہا مثیل یوسف کہا مثیل داؤد کہا پھر مثیل موسیٰ کہا پھر مثیل ابراہیم پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا بلفظہٖ (ازالہ ص ۲۵۳ خزائن ج ۳ ص ۲۲۷) (۴). پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا وہ تو اپنے وقت پر اپنی نشانیوں کے ساتھ آگیا اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیشگوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔ (ازالہ ص ۲۱۳، ۲۱۴ خزائن ج ۳ ص ۲۱۵) (۵). چونکہ مسیح میں مماثلت ہے اس لیے اس عاجز کا نام بھی آدم کہا اور مسیح بھی (ازالہ ص ۲۵۴ خزائن ج ۳ ص ۳۳۳) (۶). ’’خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔‘‘ (ازالہ ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۹)

فائدہ! اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی مؤلفہ براہین احمدیہ خدا کی کلام ہے۔ (۷). احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے۔ مبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہ احمد (ازالہ ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) (۸) اور یہ آیت کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ درحقیقت اسی مسیح ابن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے (ازالہ ص ۶۷۵ خزائن ج ۳ ص ۴۶۴)
(۹). ... وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔ (ازالہ ص ۶۹۵ خزائن ج ۳ ص ۴۷۵)

(۱۰)... حضرت اقدس امام مہدی و مسیح موعود مرزا غلام احمد رسالہ آریہ دھرم مؤلفہ مرزا ص ۹۵۔
(۱۱).. ان کو کہو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ (انجام آتھم ص ۵۲ خزائن ج ۱۱ ایضاً) (۱۲). اے احمد تمہارا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ (انجام آتھم ص ۵۲

خزائن ج ۱۱ایضاً) (۱۳) ... تو ہمارے پانی میں سے ہے۔ (انجام آتھم ص ۵۳ ج ۱۱ص ایضاً) (۱۴) ... پاک ہے وہ جس نے اپنے بندے کو رات میں سیر کرائے۔ (انجام آتھم ص ۵۳ ج ۱۱ص ایضاً) (۱۵) نبیوں کا چاند مرزا قادیانی آئے گا۔ (انجام آتھم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ص ایضاً) (۱۶) ما ارسلناک الا رحمة للعلمین. تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے بھیجا۔ (انجام آتھم ص ۷۸ خزائن ج ۱۱ص ایضاً)

(۱۷) انی مرسلک الی قوم المفسدین علی صراط مستقیم یعنی تجھ کو قوم مفسدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ (انجام آتھم ص ۷۹ ج ۱۱ص ایضاً) (۱۸) یٰسین و القرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم "یعنی اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ص ۱۰۷) (۱۹) قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم اله واحد یعنی اے نبی ان سے کہہ دے کہ میں تمہاری طرح انسان ہوں۔ میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔

(دیکھو حقیقۃ الوحی ص ۱ خزائن ج ۲۲ص ۸۳)

(۲۰) ... قل یا ایھا الناس ان رسول اللّٰہ الیکم جمیعا یعنی اے مرزا تو تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں۔ (انبیاء الاخبار مصنفہ مرزا قادیانی ص ۳) یہی فرمان الٰہی ہیں جنھوں نے حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کو کامل رسول بنایا جب وہی الفاظ مرزا قادیانی کو خدا نے فرمائے تو وہ کیوں کامل نبی و رسول نہیں یا یوں کہو کہ مرزا قادیانی نے خدا پر افترا کیا ہے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت و رسالت نہیں کیا کیا انھوں نے یہ کتابیں پر خرافات اپنی آنکھ سے نہیں دیکھیں یا جان بوجھ کر چشم پوشی کر کے مخلوق خدا کو چاہ ضلالت میں ڈبونا چاہتے ہیں اور فریب دہی واسطے چند ایک شعر مرزا قادیانی کے جو انھوں نے قبل از دعوے لکھے تھے۔ لکھ کر مسلمانوں کو مغالطہ دیتے ہیں خصوصاً لاہوری مرزائی جماعت نے بھی یہی شعر پیش کر کے حلف اٹھائی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبی و رسول ہونے کا ہرگز نہ تھا۔

ما مسلمانیم از فضل خدا مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
آں رسولے کش محمد ہست نام دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت رابرو شد اختتام

مشتہرین کے نام یہ ہیں.... محمد علی ایم اے پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور... ابو یوسف مبارک علی سیالکوٹ۔ جمال الدین بی اے انسپکٹر سکولز جموں۔ سید عبدالجبار شاہ سابق بادشاہ سوات ..... شیخ نیاز احمد میونسپل کمشنر وزیر آباد۔ شیخ نور احمد بی اے پلیڈر ایبٹ آباد... محمد یحییٰ دیو گراں ضلع ہزارہ۔ محمد یسین واہ ضلع ہزارہ ..... یعقوب بیگ ایل ایم فزیشن اینڈ سرجن لاہور ... سید محمد احسن امروہی..... کمال الدین بی اے ایل ایل بی مسلم مشنری۔ خان صاحب غلام رسول ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس فیروز پور۔ محمد جان مرچنٹ وزیر آباد شیر محمد بی اے پرنسپل اسسٹنٹ ریونیو ممبر جموں۔ شیخ مولا بخش پروپرائٹر فلور ملز لائلپور۔ محمد عجب خاں تحصیلدار نوشہرہ۔ بشارت احمد ایل ایم ایس کرنال... عبدالرحمن ای اے سی گوجرانوالہ..... صاحبزادہ سیف الرحمن پشاور۔ عزیز بخش سپرنٹنڈنٹ ضلع ڈیرہ غازی خاں۔

چونکہ یہ ایک عظیم الشان مغالطہ ہے جو قسم کھا کر ان اصحاب نے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ سچے مسلمان تھے اور ان تمام عقائد پر قائم تھے جو اہلسنت والجماعت کے عقائد ہیں۔ (۱) آپ

آنحضرت ﷺ کو آخری نبی یقین کرتے تھے اور آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو کاذب و کافر یقین کرتے تھے۔ (۲)۔۔۔ آپ نے نبوت و رسالت کا ہرگز دعویٰ نہیں کیا محدثیت اور مجددیت کا دعویٰ کیا ہے۔ ناظرین آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ کس قدر دروغ بے فروغ ہے جو ان اصحاب نے قسم اٹھا کر لوگوں کو دیا ہے۔ نبوت و رسالت کے متعلق ان کی کتابوں سے بہت کچھ ثبوت دیا گیا اب معلوم کرنا چاہیے کہ مرزا قادیانی نبی و رسول تو ایک طرف مسلمان بھی ہیں کہ نہیں۔ جواب! مرزا قادیانی ہرگز مسلمان نہ تھے وہ خود لکھتے ہیں۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ الخ۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۸۵ خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)

اور سیالکوٹ والے لیکچر میں فرماتے ہیں کہ حقیقت روحانی کی رو سے میں کرشن ہوں جو ہندو مذہب کے بڑے اوتاروں سے ایک اوتار تھا الخ جب مرزا قادیانی کا اپنا اقرار ہے کہ میں آریہ ہوں بلکہ آریوں کا بادشاہ ہوں تو پھر مسلمان ہرگز نہ رہے کیونکہ آریہ لوگ تناسخ کے قائل اور قیامت کے منکر ہیں اور کرشن جی مہاراج کا بھی یہی مذہب تھا چنانچہ وہ گیتا میں لکھتے ہیں۔

بعید تناسخ کند داد رش
بانواع قالب دروں آروش
تنہائے معبود در میبرند
جسم سگ و خوک در میبرند

جس کا مطلب یہ کہ اعمال سزا و جزا اسی دنیا میں بذریعہ اواگون (تناسخ) ملتی ہے۔ یوم الاخرت کوئی نہیں۔ (دیکھو گیتا مترجمہ فیضی ص ۱۳۶) پھر کرشن جی ارجن کو فرماتے ہیں ہم سب گذشتہ جنموں میں بھی پیدا ہوئے تھے اور اگلے جنموں میں بھی پیدا ہوں گے جس طرح انسانی زندگی میں لڑکپن جوانی بڑھاپا ہوا کرتا ہے اسی طرح انسان بھی مختلف قالب قبول کرتا ہے اور پھر اس قالب کو چھوڑ دیتا ہے۔ (دیکھو گیتا شلوک ۱۲ و ۱۳ ادہائے ۲ مترجمہ دوارکا پرشاد افق) پھر کرشن جی فرماتے ہیں جس طرح انسان پوشاک بدلتا ہے اسی طرح آتما بھی ایک قالب سے دوسرے قالب کو قبول کرتی ہے۔ (اشلوک ۲۲ ادہائے ۲) ناظرین یا تو مرزا قادیانی کا کرشن ہونا غلط ہے یا مسلمان ہونا غلط ہے کیونکہ کوئی شخص مسلمان اور آریہ دونوں مذاہب کا متبع نہیں ہوسکتا کیا کسی مجدد اور مسلمان اہلسنت والجماعت کے ایسے عقائد ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں اس طرح تو کفر و اسلام میں کچھ فرق نہ رہا اگر مرزا قادیانی رسول خدا ﷺ کو سچے خاتم النبیین جانتے تو مذکورہ بالا الہامات سے دست بردار ہوتے۔

سوال۔۔۔ مرزا قادیانی پر الزام لگائے جاتے ہیں کہ انھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں خدا ہوں مجھے کن فیکون کا اختیار دیا گیا۔ میں خدا کا رسول ہوں صاحب شریعت بھی ہوں وغیرہ وغیرہ یہ محض آپ پر افترا ہے۔ الخ۔

جواب۔۔۔ مرزا قادیانی کے الہامات سے ان کا دعویٰ نبوت و رسالت ثابت ہے اگر ان کی تحریریں نہ دکھائی تو ہم جھوٹے اور اگر آپ نے قسمیں کھا کر مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہا ہے تو آپ سے خدا سمجھے۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ رسول نہ تھے حالانکہ وہ افضل الرسل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ فرمایئے یہ ان کا شعر ہے کہ نہیں۔

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

یعنی جو نعمت نبوت و رسالت کا جام ہر ایک نبی کو دیا گیا ہے وہ تمام جام مجھ اکیلے کو دیا گیا ہے حضرت آدم سے حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ تک جس قدر نبی ہوئے ان سب کی نعمت کا جام جب مرزا قادیانی کو دیا گیا تو وہ سب سے افضل ہوئے یا نہیں۔ مرزا قادیانی کا مندرجہ ذیل شعر ملاحظہ ہو جس میں وہ آنحضرت ﷺ پر خصوصیت سے اپنی فضیلت کا فخر کرتے ہیں۔

لہ خسف القمر المنیر و ان لی
غسا القمران المشرقان اتنکر

یعنی محمد ﷺ کے واسطے تو صرف چاند کو گہن لگا تھا اور میرے واسطے چاند اور سورج دونوں کو گہن ہوا اب تو کیا انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی ص ۷۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳) مرزا قادیانی کا یہ شعر پڑھو اور نور عقل سے دیکھو کہ کس قدر دروغ گو ہے اور دھوکا دہندہ وہ شخص ہے جو مسلمانوں کو فریب میں لانے کے لیے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ ما مسلمانیم از لطف خدا مصطفےٰ مارا امام و پیشوا۔ (سراج منیر ص ۹۳ خزائن ج ۱۲ ص ۹۳) کیا امام اور پیشوا کی بھی عزت ہوا کرتی ہے جو مرزا قادیانی نے کی کہ محمد کے واسطے ایک نشان ظاہر ہوا تو میرے واسطے دو نشان ظاہر ہوئے! مگر مسلمان بجز کچھ افسوس نہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب البریہ پر لکھا ہے کہ میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی اللہ تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور علم اور تلخی و شیرینی اور حرکت و سکون سب اسی کا ہو گیا اور اسی حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ (کتاب البریہ ص ۱۰۳ خزائن ص ۱۰۳) مرزائی صاحبان فرمایئے! کہ جب مرزا قادیانی خالق زمین و آسمان اور خالق انسان ہیں تو بیشک محمد الرسول اللہ ﷺ سے بڑھ گئے کیونکہ محمد الرسول اللہ ﷺ نے باوجود افضل الرسل اور خاتم النبیین ہونے کے کہیں اپنا کشف نہیں لکھا اور نہ خالق زمین و آسمان بنے وہ تو توحید ہی جتلاتے رہے۔ اشھد ان محمد عبدہٗ و رسولہ فرماتے رہے مرزائی صاحبان آپ نے ناحق جھوٹی قسم کھائی ہے کہ مرزا قادیانی پر کن فیکون کے اختیارات کا جھوٹا الزام ہے۔ (دیکھو الہام مرزا قادیانی حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸) انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون۔ اے مرزا اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے تو صرف کہہ دے کہ ہو جا وہ چیز ہو جائے گی۔ (اخبار بدر ۲۳ فروری ۱۹۰۵ء)

مرزائی صاحبان فرمایئے کہ یہ مرزا قادیانی کا الہام ہے کہ نہیں اگر الہام ہے تو آپ کا کہنا غلط ہے ورنہ مرزا قادیانی کے الہام پر عمل بے سود ہے۔ نیز اسی طرح مرزا قادیانی کا بابو الٰہی بخش کی نسبت یہ الہام ہے۔ یریدون ان یروطمثک یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے الخ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳ خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱) مسلمانو! الہام کی یہ تشریح مرزا قادیانی کی اپنی ہی لکھی

ہوتی ہے۔ اس سے یہ امورات ثابت ہوتے ہیں۔ (۱) خدا تعالیٰ جلشانہٗ بچے جنتا ہے۔ (۲)..... مرزا قادیانی کے حیض سے اطفال اللہ پیدا ہوتے ہیں۔ (۳) مرزا قادیانی خدا کی بیوی ہے جس کے حیض سے طفل اللہ پیدا ہوتے ہیں۔ اب ہر ایک مسلمان خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ جس مذہب میں ایسے ایسے لغو مسائل ہوں وہ مذہب ذریعہ نجات ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا لاہوری مرزائی جماعت کے اراکین نے جو لکھا ہے کہ مرزا قادیانی پر یہ جھوٹے الزام ہیں اہل اسلام کو بتائے کہ یہ کتابیں مرزا قادیانی کی تصنیف ہیں یا نہیں اگر مرزا قادیانی کی کتابوں میں یہ ذخیرۂ خرافات ہے۔ تو پھر مسلمان سچے اور اگر مرزا قادیانی کی کتابوں میں ایسا نہ ہو تو آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ ہم پر نالش کر کے بذریعہ عدالت جھوٹ سچ ثابت کرلیں اگر مرزا قادیانی کو اپنے دعوے میں آپ سچا یقین کرتے ہیں اور آپ کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی خدا کے فرمان کے مطابق الہام پاتے تھے اور مرسل من اللہ تھے تو گویا اللہ تعالیٰ کے حکم سے انھوں نے وہ وہ باطل مسائل اسلام میں داخل کیے جن کی قرآن شریف اور حدیث نبوی تردید کرتی ہے۔ مثلاً ابن اللہ کا مسئلہ عیسائیوں کا۔ مسیح کا صلیب پر چڑھایا جانا جو کفارہ عیسائیوں کی بنیاد ہے الوہیت مسیح کا مسئلہ، آریوں اور ہندوؤں کے اوتار کا مسئلہ، حلول ذات باری کا مسئلہ جیسا کشف میں لکھا کہ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا تجسم خدا کا مسئلہ، الغرض ہر قسم باطل مسائل داخل اسلام کر کے خود کرشن جی کا روپ دھارا اور آریوں کے بادشاہ بنے باوجود اسلام میں ایسی خرابیاں ڈالنے کے مجدد دین محمدی کا دعویٰ ۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔ ہاں اگر لاہوری جماعت کو معلوم ہو گیا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت و رسالت کے دعاوی میں سچے نہ تھے اور آیات قرآنی کو اپنے پر دوبارہ نازل شدہ سمجھنے میں حق پر نہ تھے تو بسم اللہ اعلان کیجئے کہ ہم مرزا قادیانی کے خلاف قرآن و حدیث کشوف والہامات کو منجانب اللہ نہیں سمجھتے اور مسلمانوں کی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو کافر سمجھتے ہیں جیسا کہ ابن حجر مکی کا فتویٰ ہے۔ **من اعتقد وحیا من بعد محمد کان کافرا باجماع المسلمین** یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو شخص دعویٰ کرے کہ مجھ کو وحی ہوتی ہے وہ تمام مسلمانوں کے نزدیک کافر ہے اور مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱) اور ملاں علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں۔ **دعوی النبوت بعد نبینا ﷺ کفر باجماع** (شرح فقہ اکبر مطبوعہ گلزار محمدی لاہور ص ۱۹۱) یعنی ہمارے نبی (محمد ﷺ) کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔ نظیر میں موجود ہیں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ کے حالات دیکھ لو اور یہ کفر کا فتویٰ حضرت محمد ﷺ کے حکم سے باتفاق صحابہ کرام صادر ہوا تھا اور تیرہ سو برس تک اسی پر عمل چلا آیا ہے کہ جب کسی امتی محمد رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا (چاہے اپنی نبوت کا نام ظلی بروزی اشتراکی مجازی تبع نبی استعاری وغیرہ وغیرہ ہی رکھا ہو) کافر اور خارج از اسلام سمجھا گیا گو نمازیں پڑھتا ہو، روزے رکھتا ہو اور خود کو مسلمان کلمہ گو بھی کہتا ہو مرزا قادیانی اور مرزائی لاہوری جماعت کی یہ دلیل بالکل غلط ہے کہ علماء اسلام نے جو مرزا قادیانی پر کفر کے فتویٰ لگائے لہٰذا وہ خود کافر ہو گئے۔ اجی جناب جب نظیر موجود ہے کہ مدعی نبوت اور اس کے تابعداروں کو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کبار نے کافر کہا تو پھر مسلمان مرزا قادیانی اور ان کے متبعین کو کافر کہتے ہیں۔ بالکل حق بجانب ہیں اگر مسیلمہ کذاب بھی مرزا قادیانی والی دلیل پیش کرتا کہ میں کلمہ گو ہوں۔ لہٰذا جو مجھ کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے تو کیا یہ دلیل درست ہوتی؟ ہرگز نہیں تو پھر مرزا اور مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ان جیسے کلمہ گو کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے غلط ہے کیونکہ کلمہ گو جب تک ہی کلمہ گو ہے جب تک خود مدعی نبوت نہ ہو جب خود مدعی نبوت ہوا تو بمعہ متبعین خارج از اسلام ہوا۔ آپ

مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں۔ (۱) ..... مرزا قادیانی آپ کے اعتقاد میں سچے صاحب وحی تھے یعنی ان کی وحی توریت وانجیل وفرقان کی مانند تھی جن کا منکر جہنمی ہو۔ (۲)۔ جو جو الہام مرزا قادیانی کو ہوئے آپ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے یقین کرتے ہیں۔ (۳)..... مرزا قادیانی کے الہاموں کو وساوس شیطانی سے پاک یقین کرتے ہو۔ (۴) ... مرزا قادیانی کے کشوف منجانب اللہ اور سچے تھے۔ (۵)..... شیطانی الہامات اور شیطانی کشوف کی کیا علامات ہیں۔ (۶) مرزا قادیانی نے جو (حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰) پر لکھا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا قرآن شریف پر الخ۔ کیا آپ کا بھی یہی ایمان ہے۔ (۷)۔ اگر مرزا قادیانی کے عقائد علماء اہل سنت والجماعت والے تھے اور آپ کے بھی ہیں تو پھر مسلمانوں کے ساتھ مل کر نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔ جواب کتاب وسنت نبوی سے دیا جائے کیونکہ آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ مرزا قادیانی اہلسنت والجماعت تھے توجہ طلب نہایت ضروری برادران اسلام کو اطلاع ہو کہ وہ اس ٹھوکر سے بچیں اور لاہوری مرزائی جماعت کی گندم نمائی وجو فروشی سے پرہیز کریں۔ اشاعت اسلام کا صرف بہانہ ہے جب ان کو مرزا قادیانی کا حکم ہے کہ جس ملک میں جاؤ پہلے میری تبلیغ کرو اگر وہ لوگ میری تصدیق کریں تو ان کے ساتھ نمازیں پڑھو ورنہ اپنی نماز الگ پڑھو۔ (دیکھو فتاویٰ احمدیہ نیز الحکم ص ۲۸۴)

سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ کا امام حضور (مرزا قادیانی) کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں مرزا قادیانی نے جواب میں فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے نماز ضائع نہ کرو اور اگر خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب تو بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ جب مرزائیوں کو اپنے مرشد کا حکم ہے اور فرض ہے کہ وہ مرزائی عقائد کی تبلیغ کریں تو پھر مسلمانوں کی کس قدر حماقت ہوگی کہ وہ خود چندہ دے کر مرزائیت کی تبلیغ کرائیں اور اسلام کی جڑ کھوکھلی کریں کیونکہ اگر عیسائی مرزائی ہوگا تو اس کو مرزا قادیانی کے الہام انت منی بمنزلۃ ولدی پر ایمان لانا فرض ہوگا تو اس صورت میں وہ بجائے ایک ابن اللہ (مسیح) دو ابن اللہ (مسیح و مرزا) کا قائل ہوگا یعنی ایک ابن اللہ حضرت عیسیٰ اور دوسرا مرزا قادیانی پس کوئی مسلمان مرزائی کو تبلیغ اسلام کے لیے ہرگز چندہ نہ دے جب تک اس بات کا فیصلہ نہ ہولے کہ کس اسلام کی تبلیغ مرزائی کریں گے؟ کیا لاہوری مرزائی جماعت تحریری اقرار دیتی ہے کہ وہ مرزائیت کی تبلیغ نہ کرے گی جب تک وہ تحریری اقرار اور ہمارے اس ٹریکٹ کا تشفی بخش جواب نہ دیں ہرگز مسلمان ان کو چندہ نہ دیں۔ ورنہ غضب الٰہی کے مورد ہوں گے..... والسلام۔ اصغر علی روحی (پروفیسر اسلامیہ کالج و پریذیڈنٹ انجمن تائید اسلام لاہور..... سید احمد علی شاہ پروفیسر اسلامیہ کالج و امام مسجد شاہی لاہور۔ محمد یار امام مسجد منہری لاہور قاضی فضل میراں بی اے بی ٹی اسلامیہ کالج لاہور..... محمد الدین بی اے فیلو پنجاب یونیورسٹی..... صدر الدین ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور..... نور بخش ایم اے ناظم التعلیم انجمن نعمانیہ لاہور۔ نجم الدین پروفیسر عربی اورینٹل کالج لاہور..... احمد علی شیرانوالہ دروازہ لاہور..... حاجی شمس الدین لاہور..... مفتی عبدالقادر مدرس مدرسہ غوثیہ تکیہ سادھواں لاہور..... عبدالواحد امام مسجد چینیانوالی لاہور۔ فضل الدین مصحح مطبع دین محمدی سٹیم پریس لاہور..... ابو محمد احمد امام مسجد صوفی لاہور۔ محمد حسین (شمس العلماء) پروفیسر مشن کالج لاہور..... محمد باقر پروفیسر مشن کالج لاہور۔ حبیب اللہ منشی فاضل کشمیری بازار لاہور..... ایم اے ضیاء الدین پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور..... ایم اے فضل حق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور..... مولوی کرم بخش میونسپل کمشنر لاہور..... یہ چند ایک سطور میں اپنی

المکرم حامی دین قاطع البدعت پیر بخش صاحب پنشنر پوسٹ ماسٹر آنریری سیکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور ... کے رسالہ سے نقل کی ہیں۔ توہینات انبیاء (۱)..... میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا ہر گز نہ مرے گا۔ (ازالہ اوہام ص ۲ خزائن ج ۳ ص ۱۰۴) (۲)..... جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ (ازالہ اوہام ص ۷ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶) (۳)..... حضرت موسیٰ کی پیشگوئیاں اسی صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امیدیں باندھی تھیں، غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔ (ازالہ ص ۸ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶) (۴)..... سیر معراج (حضرت ﷺ) اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ (برحاشیہ ازالہ ص ۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) (۵)..... یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندے بنا کر اس میں پھونک مار کر اڑانا) حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح عقلی تھا تاریخ سے ثابت ہے ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیال جھکے ہوتے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے ہیں۔ دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ (ازالہ ص ۳۰۲ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) چڑیاں کا معجزہ حضرت مسیح کا اور ان کا بولنا اور ہلنا اور دم ہلانا یہ عقلی معجزہ اپنے دادے سلیمان کی طرح ہے۔ (ملخصا ازالہ ص ۳۰۳) (۶)..... حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتا ہے۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کی فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ عجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ ص ۳۰۷ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶) (۷)..... یہ جو میں نے مسمریزم کی طریق کا نام عمل الترب رکھا ہے جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے یہ الہامی نام ہے۔ (ازالہ ص ۳۱۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸، ۲۵۹) (۸)..... چار نبیوں کی غلط پیشگوئی نکلی۔ (ازالہ ص ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹) (۹)..... جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا وہ ہم نے معلوم کر لیا۔ (ازالہ ص ۶۸۳) (۱۰) حضرت رسول خدا کے الہام و وحی غلط نکلیں تھیں۔ (ازالہ ص ۶۸۸، ۶۸۹ خزائن ج ۳ ص ۴۷۱) (۱۱)..... اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو الخ۔ (ازالہ ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳) (۱۲)..... سورہ بقر میں ایک قتل کا ذکر گائے کا علم مسمریزم تھا۔ (ازالہ ص ۷۴۸، ۷۴۹ خزائن ج ۳ ص ۵۰۲) (۱۳)..... حضرت ابراہیم کا چار پرندوں کے معجزہ کا ذکر جو قرآن میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔ (ازالہ ص ۷۵۱، ۷۵۲ خزائن ج ۳ ص ۵۰۶) (۱۴)..... مریم کا بیٹا کشلیا (کشلیا راجہ رام چندر کی ماں کا نام تھا) کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔

(انجام آتھم ص ۴۱ خزائن ج ۱۱ ص ۴۱)

عقائد مرزا قادیانی (۱)..... ہمارا خدا عاجی (ہاتھی کا دانت) ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۵۵۶) (۲)..... حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک الخ (ازالہ ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) (۳)..... نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ پس اس جسم کا کرہ ماہتاب و آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔ (ازالہ ص ۴۷ خزائن ص ۱۲۶ حاشیہ) (۴)..... سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ (ازالہ ص ۴۷ ایضا) (۵)..... قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی ہے مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گال ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ (ازالہ ص ۲۵، ۲۶ خزائن ج ۳ ص ۱۱۵) (۶)..... قرآن شریف نے ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ

کے سخت الفاظ خوبصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ استعمال کی ہیں۔ (ازالہ ص ۲۷ خزائن ج ۳ ص ۱۱۶)
(۷) ..... قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔ (ازالہ ص ۷۲۸، ۷۵۰، ۷۵۲، ۷۵۳ خزائن ج ۳ ص ۱۰۴) (۸) ..... قرآن شریف میں انا انزلنا قریبًا من القادیان (ازالہ ص ۷۶، ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۳۹) (۹)..... اگر عذر ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزوی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے۔ (توضیح مرام ص ۱۹ خزائن ج ۳ ص ۶۰) (۱۰)..... امام مہدی کا آنا بالکل غلط ہے۔ (ازالہ ص ۵۱۸ خزائن ج ۳ ص ۳۷۸) (۱۱)..... پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظاری تھی یہی پادریوں کا گروہ ہے الخ (ازالہ ص ۴۹۳، ۴۹۵ خزائن ج ۳ ص ۳۶۵) (۱۲)..... وہ گدھا دجال کا اپنا بنایا ہوا ہوگا پھر اگر وہ ریل نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ (ازالہ ص ۶۸۵ خزائن ج ۳ ص ۴۷۰) (۱۳)..... یاجوج ماجوج سے دو قومیں انگریز اور روس مراد ہیں اور کچھ نہیں۔ (ازالہ ص ۵۰۲، ۵۰۸ خزائن ج ۳ ص ۳۷۳، ۳۸۲) (۱۴)..... دابۃ الارض وہ علماء اور واعظ ہوں گے جو آسمانی قوت اپنے میں نہیں رکھتے آخری زمانہ میں ان کی کثرت ہوگی۔ (ازالہ ص ۵۱۰ خزائن ج ۳ ص ۳۷۳) (۱۵)..... دخان سے مراد قحط عظیم شدید ہے۔ (ازالہ ص ۵۱۳ خزائن ج ۳ ص ۳۷۵) (۱۶)..... مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی آفتاب سے منور کیے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔ (ازالہ ص ۵۱۵ خزائن ج ۳ ص ۳۷۷) (۱۷)..... کسی قبر میں سانپ اور بچھو دکھاؤ۔ (ازالہ ص ۵۱۵ خزائن ج ۳ ص ۴۱۵) حکیم الامت مولوی نور دین صاحب فرماتے ہیں یہ تو بالکل غلط ہے کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا کوئی فروعی اختلاف ہے اور غیر احمدی مرزا قادیانی کی رسالت کے منکر ہیں اس لیے فروعی اختلاف نہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی تقریر کا خلاصہ ص ۲۳۔ (۱۸)..... جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا اور باوجود صدہا نشان کے مفتری ٹھہراتا ہے وہ مومن کیونکر ٹھہر سکتا ہے۔ مرزا بشیر الدین نے اس مضمون کو اپنے باپ کی (کتاب حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳، ۱۶۴ خزائن ج ۳ ص ۱۶۷، ۱۶۸) سے نقل کیا ہے۔ (۱۹)..... ایک شخص مرزا کو جھوٹا بھی نہیں کہتا اور منکر بھی اور دل سے سچا بھی جانتا ہے اگر بیعت نہیں کرتا وہ بھی کافر ہے۔ (دیکھو ص ۱۴)

الجواب..... یہ عقائد ایسے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مستقل طور پر مرزا ملحد کی تکفیر کے لیے کافی ہے کیونکہ ان میں یا توہین انبیاء علیہم السلام ہے یا ادعائے نبوت یا رد نصوص اور یہ سب کفر ہے پس مرزا قادیانی کے ملحد مرتد کافر دجال ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ قادیانی کا کفر تو ایسا ہے جس میں کسی بھی اہل اسلام عالم یا غیر عالم کو کوئی شک وشبہ اور تردد نہیں ہے مومن کا دل ایسے عقائد سے بھی اس کے کفر کی شہادت دے دیتا ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از بکھیلے والا

الجواب..... بلاشبہ مرزا قادیانی بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے از انجملہ کفر اول اپنے (رسالہ ازالۃ الاوہام ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) پر لکھا ہے میں احمد ہوں۔ جو آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح زمانی عیسیٰ ابن مریم روح اللہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توراۃ کی تصدیق اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جن کا نام پاک احمد ہے۔ ازالہ کے قول مذکور ملعون میں صراحۃً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ

افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے کفر دوم! دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰ پر لکھا ہے۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ کفر سوم! اعجاز احمدی کے ص ۱۳ پر صاف لکھ دیا ہے کہ یہود عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب دینے سے حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی رہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلیلیں قائم ہیں۔ یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی تہمت جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔ کفر چہارم! دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱ پر لکھا ہے سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا سچا رسول بھیجا۔ کفر پنجم! (ازالہ ص ۳۱۰ حاشیہ خزائن ص ۲۵۷، ۲۵۸) پر اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنۃ اللہ علی اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ و بارک و سلم ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے چہ جائیکہ نبی مرسل کی تحقیر کہ مسمریزم کے سبب نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین الکافرین اور اس قسم کے صدہا کفر اس کے رسائل میں بھرے ہیں۔ بالجملہ مرزا قادیانی کافر مرتد ہے اس کے اور اس کے متبعین کے پیچھے نماز محض باطل و مردود ہے جیسے کسی یہودی کی امامت اور ان کے ساتھ مواکلت مشاربت اور مجالست سب ناجائز و حرام ہے۔ حدیث شریف لا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ ان کے پاس بیٹھو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ (ھود آیت ۱۱۳) ظالموں کی طرف نہ جھکو ایسا نہ ہو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد عبدالرحمٰن بہاری عفی عنہ۔ الجواب صحیح: محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ جواب صحیح ہے کریم بخش عفی عنہ سنبلی۔

صحیح الجواب عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بریلوی۔

صحیح الجواب عبدہ المذنب ظفر الدین عفی عنہ بریلوی۔

جواب درست ہے عبدالوحید مدرس اول نعمانیہ امرتسر۔

صحیح الجواب بندہ فتح الدین از ہوشیار پور سنی حنفی قادری رضوی،

عبدہ المصطفیٰ ظفر الدین احمد بریلوی محمدی سنی حنفی بہاری،

ابو الفیض غلام محمد سنی حنفی قادری بریلوی نواب مرزا عبدالغنی

جواب ٹھیک ہے۔ الجواب صحیح خادم العلماء بندہ امام الدین کپورتھلوی

ہذا الجواب صحیح سید علی عفی عنہ القادری الجالندھری

الجواب صحیح احقر الزمن محمد حسن مدرسہ نعمانیہ امرتسر

قولنا یہ عند الحکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ولائتی ساکن سوات بنیر ملک ماتحت اخون صاحب سوات۔

جوابات مذکورہ بالا مطابق اہل سنت والجماعت ہیں۔ احقر الزمن خاکسار سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ

ہذا الجواب صحیح لا شک فی محمد رشید الرحمٰن عفی عنہ

لاہور

ہذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح لا شک فیہ مسکین علم الدین لاہور

لقد اصاب من اجاب حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علمائے ہندوستان پنجاب کی خدمت

میں پیش کیے گئے۔ سب نے بالاتفاق اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات و سلام وکلام کرنے سے منع کر دیا ہے اور قریب قریب ان ہر سہ رسائل میں دو سو علماء کی مہریں و دستخط ثبت ہیں۔

نمقہ ابو سعید محمد حسین بٹالوی حنفی اہلحدیث

ان عقائد کا معتقد کافر ہے حررہ محمد واحد نور رامپوری

الجواب صحیح ابو اعماد محمد شبلی جیراجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو۔

بیشک مرزا قادیانی کے عقائد و اقوال حد کفر تک پہنچ گئے ہیں اس لیے اس کے کفر میں کوئی شک نہیں محمد کفایت اللہ عفی عنہ مدرسہ آمینیہ دہلی۔

جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھے جو سوال میں درج ہیں یا مدعی رسالت ہو اگر وہ مجنون نہیں تو کافر ہے حررہٗ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ دارالعلوم لکھنو۔

مرزا قادیانی اصول اسلامی کا منکر ہے اور ملحد اس کی امامت بیعت اور محبت بالکل ناجائز ہے۔ رقمہ احقر العباد اللہ الصمد مرید احمد میانوالی

الجواب صحیح سید علی زینبی عفی عنہ مدرس مدرسۃ العلوم دارالندوۃ لکھنو۔

الجواب صحیح محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ آمینیہ دہلی

ایسا شخص بیشک دائرہ اسلام سے خارج ہے حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

جواب صحیح ہے محمد عبدالغنی عفی عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

الجواب صحیح سید انظار حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ آمینیہ دہلی۔

الجواب صحیح محمد کرامت اللہ دہلی۔

جواب صحیح ہے ابو محمد عبدالحق دہلوی۔

جواب صحیح ہے محمد آمین مدرس مدرسہ آمینیہ دہلی۔

الجواب صحیح محمد لطیف اللہ از علی گڑھ۔

قادیانی نص قطعی کا منکر ہے اور جو نصوص قطعیہ سے منکر ہوتا ہے وہ کافر ہے پس قادیانی دعاوی مذکورہ کا مدعی ہے تو وہ بیشک کافر ہے حررہٗ امانت اللہ علی گڑھ۔

مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب کے سب کافر ہیں نصیر الدین خاں۔ غلام مصطفٰے، ابراہیم، محمد سلطان احمد خان، محمد رضا خان۔

مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور مرید اور دوست مثل بوسلیم کے کافر ہیں حررہٗ عین الہدیٰ عفی عنہ قادری از کلکتہ۔

جواب درست ہے عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ

الجواب صحیح احمد جی علاقہ چھچھ موضع پاٹدنک

الجواب صحیح سید حافظ محمد حسین واعظ ساڈھورہ ضلع انبالہ

بیشک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے وہ کافر ہے قرآن شریف معجزہ کا ثبت ہے اس کا انکار کفر ہے اور ایسے آدمی کی بیعت بھی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں حررہٗ احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ

قادیانی خنزیر مسیلمہ کذاب قادیان میں رہتا ہے مفتری زندیق مردود کافر نائب ابلیس لعنت اللہ علیہ زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت محمدیہ میں واجب القتل ہے جمال الدین از ریاست کشمیری ضلع شہر مظفر آباد

ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس کے مرید اور معتقد جو ایسے مدعی مفتری کو اس کے تعاویل کافریہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتے ہیں اور راضی ہیں وہ بھی کافر ہیں اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر حررہ محمد عبدالغفار خان رامپوری

الجواب صحیح فضل احمد ضلع پشاور علاقہ مردان تحصیل صوابی۔

خاکسار مولوی محمد کفایت اللہ صاحب کے جواب سے اتفاق کرتا ہے کتبہ مشتاق احمد مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

مرزا غلام احمد دائرہ اسلام سے خارج ہے محمد اسحاق لدھیانوی

بیشک الفاظ مذکورہ مسطورہ فتوی کفر کے ہیں اور قائل ان کا کافر ہے اگر مرزا مذکور سے یہ الفاظ تقریراً یا تحریراً ثابت ہیں تو بس کافر ہے راقم فقیر امانت علی از نکودریہ۔

جو شخص کسی پیغمبر کی نبوت کا انکار کرے یا حضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے عبدالسلام پانی پتی۔

ذالک الکتب لا ریب فیہ محمد معز اللہ خاں رامپوری۔ احمد سعید رامپوری

قد صحیح الجواب محمد امانت اللہ رامپوری۔

الجواب صحیح محمد ضیاء اللہ خان رامپوری۔

صحیح الجواب محمد کفایت اللہ سہارنپوری

المجیب مصیب حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی

الجواب صحیح فضل احمد رائے پور گوجراں۔

الجواب صحیح واقول بحج والمذہب ابوالزجال غلام محمد ہوشیارپوری

اصاب من اجاب محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور

ریۂ فوجدۃ صحیحاً نبی بخش حکیم رسول نگری۔

الجواب صحیح عنایت الٰہی سہارنپوری مہتمم مدرسہ عربیہ سہارنپور۔

الجواب صحیح محمد بخش عفی عنہ سہرائے۔

الجواب صحیح صدیق احمد انبہٹوی۔

الجواب صحیح احقر الزمن گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔

صحیح الجواب عبدہ محمد مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند۔

الجواب غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔

الجواب صحیح عزیز الرحمن مفتی مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند۔

اصاب المجیب محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند۔

الجواب صحیح بندہ محمود مدرس اول مدرسہ عالیہ دیوبند۔

الجواب صحیح قادر بخش عفی عنہ جامع مسجد سہارنپور۔

الجواب صحیح بندہ عبدالمجید۔

الجواب صحیح علی اکبر

المجیب صادق محمد یعقوب المجیب مصیب۔ عبدالخالق

الجواب صحیح نور اللہ خان

الجواب صحیح محمد فتح علی شاہ

الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیری

ہذا ہو الحق جمال الدین کوٹھالوی

المجیب مصیب احمد علی عفی عنہ بٹالوی

جواب درست ہے سلطان احمد گنجوی

جواب درست ہے احمد علی عفی عنہ سہارنپوری

الجواب صحیح محمد عظیم متوطن گکھڑ۔

جواب صحیح ہے فقیر غلام اللہ قصوری۔

جواب صحیح ہے محمد اشرف علی عفی عنہ بھون ہندوستان

ما اجاب بہ المجیب فھو فیہ مصیب غلام احمد امرتسری

ایڈیٹر اہل فقہ من قال سوا ذالک فلہ قال محالا حررہ ابوالہاشم محبوب عالم عفی عنہ توکلی سیدوی ضلع گجرات۔

ست نبی کفر ہے اور دعویٰ نبوت کفر ہے نبی سے اپنے آپ کو افضل سمجھنے والا کافر ہے ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ بدایونی عفی عنہ

ذالک کذالک فقیر فتح محمد عفی عنہ

الجواب صحیح شیر محمد عفی عنہ

لاریب فی ما کتب رحیم بخش جالندھری۔

الجواب صحیح ابوعبدالجبار محمد جمال امرتسری۔

جواب صحیح ہے عبدالکریم مجددی ساکن تنڈہ محمد خاں ضلع حیدر آباد سندھ۔

الجواب صحیح فقیر محمد باقر نقشبندی مدرس مشن کالج لاہور۔

الجواب صحیح لاریب فیہ محمد رحیم اللہ دہلی۔

الجواب صحیح محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلی۔

ھذا ھو الحق خادم حسن مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔

الجواب صحیح عزیز احمد مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی

المجیب مصیب محمد اعظم مدرس مدرسہ بارہ ہندو راؤ دہلی۔

الجواب صحیح عبدالرحمٰن مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔

الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ

الجواب صحیح محمد پردل دہلی

الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی

جواب درست ہے عبدالصمد مدرس مدرسہ دیوبند

الاجوبۃ صحیح مقبول حسن عفی عنہ مدرس سیوم مدرسہ جامع العلوم کانپور

جواب صحیح ہے محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

لقد اجاب من اصاب مشتاق احمد اول مدرس فیض عام کانپور

جو کلمات سوال میں مذکور ہیں ہر ایک کلمہ کا مرتکب اشد کافر ہے العاجز عبدالمنان وزیر آبادی۔

مرزا غلام احمد کے خیالات او عقائد اکثر ایسے ہیں جن سے فتویٰ کفر عائد ہوتا ہے یوسف علی عفا اللہ عنہ میرٹھی خیر نگری۔

بیشک یہ شخص اسی طرح کا کافر ہے جیسا کہ مولوی محمد عثمان صاحب دام ظلہم نے تحریر فرمایا ہے فقط ابوالرفعت محمد سخاوت اللہ خاں مدرس سیوم مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور

تمام علماء نے اس کے کافر ہونے پر اتفاق کر لیا ہے کوئی گنجائش تاویل کی نہیں لہٰذا اس کی بیعت اور اس کی پیرو سے مجالست و مواکلت قطعی حرام ناجائز ہے ابوالمعظم سید محمد اعظم شاہجہانپوری

میری نظر سے مرزا کی کتابیں گزریں ان میں صراحتہً عقائد کفریہ مرقوم ہیں۔ لہٰذا میں باعتبار ان کتابوں کے مرزا قادیانی کو کافر سمجھتا ہوں غلام محی الدین امام جامع مسجد شاہجہانپوری۔

مرزا قادیانی کی کتابوں میں بہت سے کفریات موجود ہیں جو نصوص قطعیہ کے خلاف ہیں۔ لہٰذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے عبدالکریم عفی عنہ از ہندوستان محمد حسین عفی عنہ۔

جواب صحیح ہے محمد عبداللہ ناظم دینیات مدرسۃ العلوم علی گڑھ

الجواب صحیح محمد فیض اللہ عفی عنہ ملتانی۔

الجواب صحیح محمود عفی عنہ ملتانی

بیشک ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقط

محمد عبدالخالق عفی عنہ مدرس مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور

جو شخص توہین کسی نبی کی انبیاء علیہم السلام سے کرے وہ مردود اور کافر ہے یعنی ایسا کافر ہے کہ اس کی توبہ میں اختلاف ہے تو اس کا کفر اور کفار کے کفر سے زائد ہے۔ العیاذ باللہ فقط

محمد عثمان عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور

وجدتہ صحیحاً ملیحاً مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۶۹ سیالکوٹی ثم گجراتی مہر دار الافتا مدرسہ اہل سنت و جماعت معروف بنام نامی منظر الاسلام بریلوی

مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کافر ہے اس کی تکفیر میں ذرا بھی شک نہیں ہے احقر کو اس کی کتب تمامیہ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے اس سے اور اس کی متبعین سے اسلامی طریقہ سے ملنا جلنا ناجائز ہے واللہ اعلم بالصواب

محمد اعزاز علی بریلوی۔

مرزا قادیانی جو عیسیٰ مسیح ہونے کا مدعی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کلمات شنیعہ لکھنے والا وغیرہ سراسر کاذب اور مفتری انتہا درجہ کا بے دین ہے مرتد ملحد خبیث النفس اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اتباع کرنے والا بھی اسلام سے خارج ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالجبار عمر پوری دہلی کشن گنج

مرزا قادیانی ان عقائد باطلہ کے رو سے بلاریب کافر ظاہر ہے قرآنی اور اجماعی امر ہے کہ دنیا میں پہلا کافر ابلیس لعین ہے اور اس کا کفر نص کی بنا پر ہے اور وجود بھی تکفیر مرزائیں کے آیات و احادیث سے بکثرت ملتی ہیں۔ مرزائیوں سے ارتباط اسلامی نصوص آیات و احادیث سے ممنوع ہے جملہ تکالیف شرعیہ و ارشادات اسلامیہ ان سے کیا معنی رکھتے ہیں بلکہ جو شخص ان کی تکفیر میں تامل کرے اس پر بھی مخافت کفر ہے اور یہ پہلا زینہ دخول فی المرزائیت ہے۔ حررہ محمد عبدالحق الملتانی عفی عنہ۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی ایک وہریہ معلوم ہوتا ہے مفتری علی اللہ ہے اس کے الہامات سے معلوم ہوا کہ اسے خدا پر ایمان نہیں کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افترا نہیں کیا کرتا اس لیے میرا یقین ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے سب دنیا سازی کے لیے کرتا ہے پس اس کی امامت جائز نہیں ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری

چونکہ شخص مذکور اپنے کو سچا رسول کہتا ہے اور رسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت ﷺ پر نصوص قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے جو حد تواتر میں داخل ہے اس لیے وہ شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے پس امامت یا بیعت و دوستی سلام کلام اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا واللہ اعلم احقر محمد رشید مدرس دوم مدرسہ جامع العلوم کانپور

مشکک رسالت باشد منکر نص قطعی است ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین و در کفر منکر قطعیات اختلاف نیست درہ چنیں کساں بیعت و محبت چہ معنی دارد الراقم نظام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ موئید ہیں اور کتب شرعیہ مملوکتہ احقر العباد اللہ الصمد ابو الفرجا غلام محمد ہوشیار پوری

حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ **ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین** اور نیز باجماع امت ثابت ہے کہ انبیاء و رسل افضل الخلق ہیں۔ لہٰذا جو شخص اپنے لیے رسالت کا مدعی ہے اور عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے وہ کتاب اللہ کا مکذب ہے۔ دائرہ اسلام

سے خارج ہے اس کی اور اس کے اتباع کی امامت اور بیعت وصحبت ناجائز اور حرام ہے ایسے شخص سے اور اس کے اذناب سے سلام کلام ترک کرنا چاہیے۔ حررہ خلیل احمد سہارنپوری

شخص مدعی حال نبوت ورسالت کا ہے اور یہ کفر ہے اس کے دعوی کا ہر ایک کلمہ نبی کی کفریات پر مشتمل ہے۔ پس شریعت غرا میں قائل ان کلمات اور دعاوی کا مثل فرعون دجال مسیلمہ کذاب کے ہے اس کے ساتھ بیعت وغیرہ سلام وکلام شرع میں کفر ہے۔ کتبہ محمد محی الدین صدیقی بخشی عفی عنہ مدرس نصرۃ الحق حنفیہ امرتسر

مرزا قادیانی کے عقائد اس حد تک یقیناً پہنچ گئے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم عائد ہو جائے دعوی نبوت اس کے اور اس کے مریدوں کی تصنیفات میں بصراحت موجود ہے انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں ہتک اور استخفاف سے ان کی کتابیں واشتہار ورسالے مملو ہیں معجزات وخوارق عادت کی دور از کار تاویلیں نصوص قطعیہ کی تحریف معنوی ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے لہذا اس کے کافر ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں اور ان کی بیعت حرام ہے اور امامت ہرگز جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ الراجی الی اللہ محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری

بلا ریب وشک مرزائی لوگ مرتد اور کافرین ہیں ایسے ظالموں سے احتراز کرنا قرآن شریف اور حدیث نبوی سے ثابت ہے جیسے کہ ارشاد خوش بنیاد جناب باری تعالیٰ کا ہے۔ **فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔**

حررہ فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری قریشی الہاشمی جلالپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتویٰ نمبر دوم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید نہ ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتا ہے۔

سوال۔۔۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ اس کے اعتقادیہ مسائل میں شامل ہوں لیکن اس کو مسلمان جانتا ہوں کیا ایسے شخص کی بیعت اور امامت درست ہے اور شرعاً اس کو کیا کہنا چاہیے بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب۔۔۔ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں یعنی دراصل مرزائی ہوتے ہیں لیکن ظاہر داری کے طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں دیتے یا ہم اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے دراصل یہ سب کارروائی منافقانہ ہے۔ کوئی مصلحت مدنظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے فی الحقیقت پکے مرزائی ہوتے ہیں۔ یاد رکھو مسلمان کی شان سے بہت بعید ہے کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردد رہے۔ الحاصل مرزا اور اس کے سب مرید اور باوجود مرزا کی کفریات کے معلوم ہونے کے اس کے کفر میں توقف کرنے والے سب کے سب کافر ہیں۔ توہین انبیاء علیہم السلام ادعائے نبوت ردنصوص ایسا کفر ہے جس میں اہل سنت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں، اس واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ فقط اللہ اعلم

حررہ العاجز یوسف علی عفی عنہ از گھسیٹے والہ

الجواب جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود کافر مرتد ہے بلکہ

جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک وتردد کرے وہ بھی کافر مستحق عذاب عظیم ہے۔ شفا شریف میں ہے۔ یکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل اووقف فیھم او شک۔ (شفاج ۲ ص ۲۴۳) یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے اس کی تکفیر میں توقف یا شک وتردد رکھی وغرر ومجمع الانہاو درمختار و فتاویٰ خیریہ وبزازیہ وغیرہ میں ہے۔ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر یعنی جو شخص اس کے کفر وعذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے واللہ تعالیٰ علم کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عفی عنہ۔

صح الجواب احمد رضا عفی عنہ۔ — الجواب صحیح محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ۔ صحیح — الجواب عبدہ ظفر الدین بریلوی حنفی قادری رضوی

عبدالالہ المصطفیٰ ظفر الدین احمد بریلوی سردار الافتاء مدرسہ اہل سنت وجماعت بریلوی نظر الاسلام۔ — الجواب صحیح والمجیب مصیب احقر زمن محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ — جواب صحیح ہے سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔

جواب صحیح ہے کریم بخش سنبلی عفی عنہ۔ — الجواب صحیح عبدالوحید مدرس اول مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔ — حذا الجواب صحیح محمد اشرف مدرس نعمانیہ لاہور۔

قولنا بہذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ساکن سوات — حذا الجوبۃ صحیح محمد لطف اللہ علی گڑھ۔ — جواب صحیح ہے بندہ امام الدین کپور تھلوی۔

ہذا الجواب صحیح سید علی جالندھری — لقد اصاب من اجاب حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری۔ — الجواب صحیح بندہ فتح الدین ہوشیار پوری

حذا الجواب صحیح لا شک فی محمد رشید الرحمٰن۔ — الجواب صحیح لا شک فیہ علم الدین لاہوری۔ — الجواب صحیح سید علی زینبی مدرس دارالعلوم ندوۃ لکھنؤ۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب ابوالصماد محمد شبلی عفی عنہ جیراجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ — بہتر یہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ حررہ محمد امانت اللہ علی گڑھ۔ — نمیرو حدتہ صحیحا ملیحا مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۹۹ سیالکوٹی ثم گجراتی۔

حذا لا جوبت صحیح ابوسعید محمد عبدالخالق لکھنوی — اصاب من اجاب محمد عبدالعزیز لکھنوی۔ — صح الجواب عبدالخالق لکھنوی۔

الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی — صح الجواب محمد قاسم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی۔ — اصاب من اجاب محمد برکت اللہ لکھنوی۔

الجواب صحیح محمد عبدالہادی الانصاری لکھنوی۔ — صح الجواب محمد عبیداللہ لکھنوی۔ — ایسا شخص فاسق ہے محمد عبدالغنی مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

الجواب صحیح بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ آمینیہ دہلی — الجواب۔ صح محمد کرامت اللہ دہلوی۔ — الجواب صحیح والمجیب نجیح بندہ محمد آمین مدرس مدرسہ آمینیہ دہلی۔

الجواب صحیح محمد ذاکر بگوی عفی عنہ لاہوری۔ — من اصاب فقد اجابہ غلام رسول ملتانی۔ — الجواب صحیح ابو محمد احمد عفی عنہ چکوالی لاہوری۔

جو شخص غلام احمد قادیانی کو باوجود دعاوی کے اہل اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے الراقم عبدالجبار امرتسری۔

جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر و خارج دائرہ اسلام نہ جانے وہ بھی اسی کا پیرو ہے ابو محمد سعید محمد حسین بٹالوی

اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد کفریہ جانتا ہے اور پھر ان سے راضی وخوش ہے تو یہ بھی کافر ہے لان الرضا بالکفر کفر محمد کفایت اللہ شاہ جہانپوری مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحیح نور احمد امرتسری

اصاب من اجاب سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح محمد عبدالحق دہلوی

الجواب صحیح عبدالعزیز ساکن قلعہ صبھا سنگھ

ایسا شخص منافق ہے ایسے شخص کے خلف اقتدا درست نہیں سلام دین امرتسری۔

الجواب صحیح حکیم ابو تراب محمد عبدالحق امرتسری۔

الجواب صحیح سید شاہ حیدر آبادی

جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی صراط مستقیم دین قویم سے منحرف ہے مرید احمد

قادیانی ایسا شخص کافر اور مرتد ہے ابو یوسف امرتسری

الجواب صحیح محمد اسحاق لودھیانوی

اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔ الراقم عبدالسلام پانی پتی

الجواب صحیح عبداللطیف سہارنپوری۔

الجواب صحیح ثابت علی سہارنپوری۔

الجواب صحیح محمد کفایت اللہ سہارنپوری۔

الجواب صحیح والقول نجیح غلام محمد ہوشیارپوری۔

الجواب صحیح حافظ محمد شہاب الدین لودھیانوی

الجواب صحیح محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور

رئیتہ فوجدہ صحیحا نبی بخش حکیم رسول نگری

اصاب من اجاب فضل احمد رائے پور گجراں۔

الجواب صحیح محمد رکن الدین نقشبندی ساکن الورما

اجاب بہ المجیب وہو مصیب غلام احمد امرتسری

جواب صحیح ہے خادم شریعت ابوالہاشم محبوب عالم سعید سے ضلع گجرات۔

الجواب صحیح فتح محمد صحیح

الجواب شیر محمد

الجواب صحیح فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

الجواب صحیح فقیر غلام اللہ قصوری۔

الجواب صحیح فتح محمد

الجواب صحیح احمد علی شاہ اجمیری

عبدہ ابوالحق جمال الدین کنیالوی

الجواب صحیح سلطان احمد گنجوی ضلع گجرات

الجواب صحیح محمد عظیم متوطن ملکھڑ

المجیب مصیب احمد علی بٹالوی۔

الجواب صحیح صدیق احمد دہلوی

جواب درست ہے احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

الجواب صحیح عنایت علی سہارنپوری۔

الجواب صحیح محمد بخش سبزائی۔

الجواب صحیح احقر گل محمد خاں مدرس مدرسہ عربیہ دیو بند۔
الجواب صحیح سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ دیو بند۔
الجواب صحیح غلام اسعد مدرس مدرسہ عربیہ دیو بند۔

الجواب صحیح عزیز الرحمٰن مفتی حنفی مدرسہ عالیہ دیو بند
اصاب المجیب محمد حسن مدرسہ دیو بند۔
الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ اول مدرس مدرسہ دیو بند۔

الجواب صحیح قادر بخش مہتمم جامع مسجد سہارنپور۔
الجواب صحیح بندہ عبد المجید عفی عنہ۔
الجواب صحیح علی اکبر عفی عنہ

الجواب صحیح ابو عبد الجبار محمد جلال الدین امرتسری۔
المجیب صادق عبد الخالق۔
الجواب صحیح رحیم بخش جالندھری

الجواب صحیح بندہ عبد الصمد عفی عنہ مدرس مدرسہ دیو بند۔
الجواب صحیح عبد الکریم ساکن ٹنڈہ محمد خاں ضلع حیدر آباد سندھ۔
جواب صحیح ہے محمد یعقوب دیو بند۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب حبیب المرسلین مدرس اول مدرسہ حسین بخش دہلی۔
الجواب صحیح محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب دہلی۔
ھذا الحق خادم حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب دہلی۔

الجواب صحیح محمد ناظر حسن صدر مدرس عربیہ فتح پوری دہلی۔
الجواب صحیح محمد عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی
المجیب مصیب محمد اکرم عفی عنہ مدرس مدرسہ بارہ ہندو رائے دہلی۔

الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دہلی۔
الجواب صحیح حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری۔
الجواب صحیح ولی محمد کرنالوی

ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا خود مسلمانی سے خارج ہوتا ہے۔ ابو المعظم سید محمد اعظم مفتی حنفی شاہ جہانپوری

جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف ہو کر مسلمان لکھتا ہے تو وہ بھی اسلام سے خارج ہے۔ ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبد الجبار عمر پوری دہلی کشن گنج

جو ایسے مدعی کو اس کے اقاویل کاذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتا ہے اور راضی ہے وہ بھی کافر ہے اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر محمد عبد الغفار خاں رامپوری۔

الجواب صحیح محمد سلامت الہدیٰ رامپوری۔
جواب صحیح ہے احمد سعید رامپوری۔
الجواب صحیح محمد ضیاء اللہ خاں رامپوری

ذالک الکتاب لاریب فیہ محمد معز اللہ خاں رامپوری۔
الجواب صحیح عبد اللہ خاں مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
جواب صحیح ہے محمد عبد اللہ علی گڑھ۔

مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے نزدیک اسلامی فریق میں ایسا کافر کوئی نہیں العاجز عبد المنان وزیر آبادی

جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان جانے وہ شخص بھی کافر ہے جمال الدین ریاست کشمیر۔

ایسے آدمی کی بیعت ہی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں احمد علی عفی عنہ

الجواب صحیح سید محمد حسین واعظ سادھورہ
الجواب صحیح احمد جی علاقہ چھچھ۔
الجواب صحیح محمود عفی عنہ ملتانی۔
الجواب صحیح محمد فیض اللہ ملتانی عفی عنہ

مرزا کو یہ شخص اگر بنا بر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا۔ اگر باوجود اس کے اسکی دعا وے کفریہ اور عقائد باطلہ کے اس کو شخص کلمہ گوئی کے مسلمان جانتا ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے۔ اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی امامت اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ حررہ عبدالحق الملتانی

جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود الہیات کے کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم علیہم السلام پر تفضیل دیتا ہے اور دعویٰ رسالت کرتا ہے حسن ظن رکھتا ہو اور اس کو مسلمان کہتا ہو تو وہ شخص خود دائرہ اسلام سے خارج ہے ایسے شخص کی امامت اور بیعت شرعاً ہرگز جائز نہیں ہے اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے۔

حررہ محمد خدا بخش عفی عنہ پشاوری

جو شخص مرزا غلام احمد کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور نہ اس سے کسی کو بیعت کرنا جائز ہے۔ ابو یوسف علی میرٹھی

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ موید ہیں۔ اور کتب شرعیہ اسی مملوکہ۔ کتبہ احقر عبداللہ الصمد ابو الوفا غلام محمد ہوشیار پوری

شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ معتقدات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فبہا ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہے اس کی بیعت اور امامت جائز نہ ہوگی۔ حررہ خلیل احمد

ایسا شخص ساطر حق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الراقم محمد محی الدین الصدیقی الحنفی امرتسری

کسیکہ قائل جواز اقتدا خلف مرزا و اتباع او باشد خطیے و ناواقف از اصول دین است زیرا کہ صحت نماز بدوں ایمان صورت نے بندد و بطلان نماز امام موجب بطلان نماز مقتدی است **کما لا یخفی علی من له مسکه بالدین** و بیعت چنین ناواقف بریں قیاس باید کرد۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ

مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جدا ہے ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا ناجائز ہے۔ مشتاق احمد حنفی مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا اس کی امامت اور بیعت قبول نہیں ہے یا واقف متعصب ہے اس کو توبہ کرنی چاہیے ورنہ یہ تعصب بے محل مخل امامت و ارشاد ہوگا۔

حررہ ابو الحامد محمد عبدالحمید عفی عنہ حنفی القادری الانصاری النظامی لکھنوی

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے گو اس کے طریقے پر نہ ہو یا مرید نہ ہو مگر وہ ایسا ہے جیسا کہ شمر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن ملجم کو مسلمان جانتا ہے اور جاننے والا ہے منافق اور خارجی ہے۔

حررہ معین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ

ایسا شخص جاہل ہے اس کو سمجھانا چاہیے اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی امامت سے بچنا چاہیے اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے۔ حررہ واحد نور رامپوری

جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بد عقائد بیعت اور امامت ایسے شخص کو درست نہیں۔

کتبہ ابو الفضل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو

مَنْ سَبَّ الشَّیْخَیْنِ اَوْ طَعَنَ فِیْهِمَا فَقَدْ كَفَرَ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ بَلْ یُقْتَلُ (درمختار ج ۳ ص ۳۲۱) چہ جائیکہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات پر طعن کرنے والا اور دعویٰ نبوت کرنے والا اشد کافر ہے جیسا کہ خداوند کریم

اپنی وحدانیت میں لاشریک ہے ویسا ہی محمد رسول اللہ ﷺ اس کے بندوں میں یکتا اور بے نظیر ہیں۔

تراب اقدام اہل اللہ فقیر ابو میر محمد امیر اللہ قریشی الہاشمی جلالپور جٹاں بقلم خود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ مرزائی لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے سب عقائد کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی رسالت کے قائل ہیں اور اس کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ اس واسطے علمائے عرب و عجم نے مرزائیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے اگر کوئی مسلمان اپنی دختر کا نکاح کسی مرزائی سے کر دے بعد میں اس کو معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے آیا یہ نکاح عند الشرع جائز ہوگا یا ناجائز اور یہ شخص اپنی لڑکی کا نکاح ثانی بلائے طلاق مرزائی زوج کے کسی مسلمان سے کرسکتا ہے یا نہیں۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب..... مرزائی مرد سے سنیہ عورت کا نکاح نہیں ہوتا بلا طلاق سنیہ کا باپ اس کا نکاح کسی سنی سے کر سکتا ہے بلکہ فرض ہے کہ اس لڑکی کو اس مرزائی سے فوراً جدا کرے کہ اس کی صحبت اس کے ساتھ خالص زنا ہے بالکل وہی حکم ہے جو کوئی شخص اپنی دختر کسی ہندو کے گھر بلا نکاح بھیج دے بلکہ اس سے سخت تر کہ وہاں حرام کو حرام کی ہی مد میں رکھا اور یہاں نکاح پڑھا کر معاذ اللہ اسی حلال کے پیرایہ میں لایا گیا اس سے فوراً علیحدہ کر لینا فرض ہے پھر جس سنی سے چاہے نکاح ممکن ہے۔ ردالمحتار میں ہے۔ قولہ حَرُمَ نِكَاحُ الْوَثَنِيَّةِ وَفِيْ شَرْحِ الْوَجِيْزِ وَكُلُّ مَذْهَبٍ يُكَفَّرُ بِهٖ مُعْتَقِدُهٗ (ردالمحتار ص ۳۱۳،۳۱۴) درمختار میں ہے وَيَبْطُلُ مِنْهُ اِتِّفَاقًا مَا يَعْتَمِدُ الْمِلَّةَ وَهِيَ خَمْسٌ اَلنِّكَاحُ وَالذَّبِيْحَةُ الخ (درمختار ج ۲ ص ۳۱۳،۳۱۴) یہاں تک اصل حکم شرعی کا بیان تھا شرعاً یہ صورت جائز ہے اور ازدواج مکرر سے پاک کہ پہلا نکاح ہی نہ تھا۔ مگر قانون رائج میں جو امر جرم ہے شرعاً اپنی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کے لیے اس سے بھی بچنے کا حکم ہے قانون کا حال وکلا جانتے ہیں اگر از روئے قانون بھی یہ صورت داخل جرم نہ ہو یا قانون حکم فتویٰ کو تسلیم کر کے اس کا جرم نہ ہونا قبول کر لے تو حرج نہیں ورنہ ان سے دور رہا جائے۔ ہاں دختر کو جسے جائز طریقہ سے ممکن ہو جدا کرنا سخت فرض اہم ہے اگرچہ دوسری جگہ نکاح نہ ہو سکے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم کتبہ عبدالمصطفیٰ نواب مرزا عفی عنہ سنی حنفی بریلوی۔

صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم فقیر احمد رضا خاں حنفی عنہ بریلوی۔

الجواب صحیح بلا قیل وقال والمجیب مصیب بعون اللہ المتعال الفقیر محمد ضیاء الدین

الجواب صحیح والرائے نجیح حررہ محمد عبدالمقتدر القادری البدایونی عفی عنہ خادم المدرسۃ القادریہ۔

صحیح الجواب والمجیب مصیب ومثاب محمد عبدالماجد عفی عنہ مہتمم مدرسہ شمسیہ بدایوں۔

الجواب صحیح محمد شجاعت علی (صاحب من اجاب فقد محمد علی رضا عفی عنہ رام پوری

اخقر العباد سید شہاب الدین جالندھری بقلم خود۔

الجواب صحیح محمد شرافت اللہ رام پوری۔

الحکم کذلک محمد معز اللہ خاں مدرس مدرسہ عالیہ رام پور

الجواب صحیح والقول قوی حررہ المسکین احقر العباد فدوی علی بخش گنہ گار۔

من اجاب اصاب محمد گلاب خاں رام پوری

الجواب صحیح خواجہ امام الدین صدیقی مدرسہ پشاوری عفی عنہ۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح پیر حافظ سید ظہور شاہ قریشی الہاشمی جلالپوری عفی عنہ۔

الجواب صحیح وصواب المجیب مصیب و مثاب محمد یونس عفی عنہ

پشاوری صدور المجیب اصاب فیما اجاب الراجی الی غفران الحق نور الحق عفی عنہ پشاور مانسہری مولداً

ہذا الجواب ہو الصواب وموافق کما فی الکتاب محمد عبدالحکیم صورتی پشاوری عفی عنہ سند یافتہ مدرسہ عالیہ ریاست رام پور۔

المجیب مصیب حررہ الاثیم مفتی عبدالرحیم خلف الوحید المفتی عبدالحمید المرقوم غفرلہ القیوم الساکن فی بلدہ پشاور۔

الجواب صحیح حقیق بالقبول محمد میر عالم پشاوری ہزاروی اول مدرس عربی انجمن حمایت اسلام۔

الجواب صواب ومثاب عبدالوہاب عفی عنہ پشاوری

الجواب صحیح نور الحسن مہتمم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

جواب درست احمد علی مدرس مدرسہ عربیہ میرٹھ اندر کوٹ۔

الجواب صحیح محمد قمر الدین عفی عنہ رامپوری

ذلک کذالک سردار احمد مجددی رامپوری

المجیب مصیب حررہ احمد علی عفی عنہ لاہوری۔

الجواب صحیح محمد نور الحسن عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

الجواب صحیح خان زمان عفی عنہ مدرس سیوم جامع العلوم کانپور

المجیب ہو المصیب محمد یار لاہوری

المجیب ہو المصیب ابوالحسن حقانی خلف الرشید مولانا واولنا مولوی ابومحمد عبدالحق دہلوی

اصاب من اجاب احقر دوست محمد جالندھری بقلم خود۔

ھذا الجواب مطابق للحق غلام محمد عفی عنہ مدچوری نمبردار چک نمبر ۱۲۵۵ ضلع لاہور۔

الجواب صحیح محمد عبدالسلام نوہانوی حصار ذلک کذلک فقیر سید عبدالرسول عفی عنہ جالندھری

اگر مذکورہ بالا مرزائی مرزا کو رسول مانتا ہو تو یقیناً کافر ہے اور کافر سے مسلمان عورت کا نکاح ناجائز ہے راقم فیض الحسن نعمانیہ لاہور۔

بیشک مرزائی حکم مرتد میں ہیں اور ان سے مسلمہ عورت کا نکاح ناجائز ہے فقط رشید الرحمان رامپوری حال وارد جالندھر۔

اصاب المجیب العلام بندہ اصغر حسین عفی عنہ۔

الجواب صحیح محمد سہول عفی عنہ مدرس دیوبند۔

الجواب صحیح بشیر احمد عفی عنہ دیوبند۔

الجواب صحیح خاکسار سردار احمد عفی عنہ دیوبند۔

الجواب صحیح محمد ریحان حسین عفی عنہ

الجواب صحیح احقر الزمن گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

جواب صحیح ہے حبیب الرحمن منجھن آباد۔

بسملۃ و حمد لہ و صلاۃ و سلاماً الامر کذالک۔

خادم الشعراء والاطبا والعلماء محمد ہادی رضا خان رئیس لکھنوی
خلف حکیم مولوی محمد حسین رضا خاں صاحب مرحوم

الجواب صحیح علمائے کرام نے بیشک مرزا پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور کافر ہونے کی حالت میں جو امور جواب میں تحریر فرمائے ہیں صحیح اور درست ہیں۔ واللہ اعلم احمد علی مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور

بیشک مرزائی سے سنیہ عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا اگر کوئی کر دے تو بلا طلاق مرزائی زوج کے نکاح ثانی

کے مسلمان سے کرسکتا ہے کیونکہ پہلا نکاح نکاح ہی نہ تھا۔ حکیم مولوی عبدالرزاق راہوں بقلم محمد اسحاق راہوں

جو لوگ مرزا کے نبی ہونے کے قائل ہیں وہ بیشک نص صریح قرآنی اور حدیث رسالت پناہی کے منکر ہیں۔ قال اللّٰہ تعالی و تبارک فی القرآن المجید وفی قال المجید المشتمل بالوصی والوعد والوعید ماکان محمد ابا احد مّن رِّجالکُم ولٰکِن رّسُولَ اللّٰہِ وخاتم النبیین وقال ﷺ لا نبی بعدی (رواہ الترمذی ج ۲ ص ۲۰۹) محمد منور علی عفی عنہ رامپوری

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم چونکہ مرزائی فرقہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خاتم النبیین نہیں مانتا بلکہ ان کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی ہی آخر الزمان نبی ہے اور ایسا ہی اس کو مسیح موعود اور کرشن وغیرہ مانتے ہیں اور نیز جمہور کے خلاف انھوں نے قرآن مجید کے معنی کیے ہیں اس واسطے یہ لوگ مسلمان نہیں تصور کیے جاتے چونکہ وہ خود ہمیں کافر جانتے ہیں اس واسطے ایسے اشخاص سے مسلمان لڑکی کا نکاح ناجائز ہے۔
نیاز مند نبی بخش حکیم رسول نگری

الجواب اس میں شک نہیں کہ مرزا کے عقائد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں پس اس کا پیرو جس کے عقائد مثل مرزا کے کفریہ ہیں اور تاویل ممکن نہیں مسلمہ سنیہ عورت کو اس سے نکاح نہ کرنا چاہیے اور اگر کیا تو وہ نکاح نہیں ہوا واللہ تعالیٰ اعلم ہے۔ کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ مدرسہ عربیہ دیوبند ۲۲ رجب المرجب ۱۳۳۰ھ

الجواب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں ان کے بعد جو مدعی نبوت ہوگا کافر ہے تقدیر صحت دعویٰ نبوت مرزا کے ان کے ساتھ معاملہ کفار رکھنا چاہیے لہٰذا نکاح عورت مسلمان کا کافر اور مرزائی سے حرام ہوگا۔ فقط راقم محمد عبدالعزیز عفی عنہ مدرسہ نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب ومثاب ویُؤیّدُہٗ ما حقّقہٗ الفاضل البریلوی فی رسالتہ المسماۃ بازالۃ العار فی حجر الکریم عن کلاب النار و کذا ما فی رد الرفضۃ ونزھۃ الارواح فی احکام النکاح فی بحث الکفو و فی زاد المعاد فی ھدی خیر العباد وللعلامۃ ابن القیم فی بحث الکفو لان نکاح المسلمۃ بالکافر والکافرۃ بالمسلم لا ینعقد اصلا والمسلمۃ بالمبتدع موقوفا و للاولیاء حق الاعتراض فان ترکھا فیھا والا فالفتح للقاضی اوالحکم کما فی بھجۃ المشتاق فی احکام الطلاق فی بحث الفتح واللّٰہ اعلم و علمہ اتم واحکم حررہ فقیر محمد یونس عفی عنہ قادری حنفی کشمیری مولدا پشاوری نزیلا بقلمہ۔ ترجمہ جواب صحیح اور درست ہے جیسا کہ تائید کرتا ہے اس کی وہ جو تحقیق کیا ہے فاضل بریلوی نے رسالہ مسمی ازالۃ العار فی حجر الکریم عن کلاب النار میں اور جیسے کہ رد الرفضۃ اور نزہۃ الارواح میں ہے نکاح کے حکموں میں بحث کفو میں اور زاد المعاد فی ہدی خیر العباد وللعلامہ ابن قیم میں ہے بحث کفو میں کیونکہ نکاح مسلمان عورت کا فر مرد کے ساتھ اور کافر عورت کا مسلمان مرد کے ساتھ ہرگز منعقد نہیں ہوتا اور مسلمان عورت کا نکاح بدعتی مرد کے ساتھ موقوف ہوتا ہے۔ اگر وہ بدعت سے توبہ نہ کرے تو عورت کے ولیوں کو اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے۔ پس اگر وہ بدعتی خاوند ولیوں کے اعتراض پر اس کو چھوڑ دے تو بہتر ورنہ قاضی کے حکم سے ٹوٹ جائے گا جیسا کہ بہجۃ المشتاق احکام بحث فتح میں ہے۔ واللہ اعلم الخ

الجواب مرزا کے پیرو جو کہ اس کی نبوت کے قائل ہیں اور اس کے عقائد کے معتقد وہ بیشک کافر ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مسلمہ عورت کا نکاح مرزائی سے منعقد نہیں ہوتا بعد علم اس امر کے کہ زوج مرزائی ہے

زوجہ کا والد اپنی دختر کا نکاح بلا طلاق دوسری جگہ کر سکتا ہے چونکہ پہلا نکاح کوئی چیز نہ تھا قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَامَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يدعوا الى الجنة والمغفرة باذنه و يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لعلهم يتذكَّرُوْنَ (بقرہ آیت ۲۱) فتح القدیر میں ہے۔ وَيَدْخُلُ فِيْ عَبَدَةِ الاوثان عَبَدَةُ الشمس والنجوم وفي شرح الوجيز و كل مذهب يكفر به مُعْتَقِدُهٗ لِاَنَّ اِسْمَ الْمُشْرِكِ يَتَنَاوَلُهُمْ جَمِيْعًا. (فتح القدیر ج ۳ ص ۱۳۷) مرزائی بقول صریح حکم فقہ مرتد ہیں اور مرتد کا نکاح باطل ہوتا ہے بعد گزرنے عدت کے وہ عورت جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ کما هو مصرح فی کتب الفقہ رقیمہ۔

العبد الاثیم محمد ابراہیم الحنفی القادری عفی عنہ المدرس بالمدرسۃ الشمسیۃ بجامع بلدہ بدایوں

جو کچھ کہ حضرت قبلہ محدث ارشد فقیہ اوحد صاحب تصانیف کثیرہ جناب مولانا مولوی وصی احمد صاحب قبلہ مشہور محدث سورتی دام فیضہ القوی وعم و مدظلہ الی یوم الابدی الابدی نے تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور حضرت مجیب مدظلہ الاقدس اپنے جواب میں صحیح ہیں۔ فقط حررہ عبدالاحد مدرس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت

الجواب وھو ملھم الصدق والصواب بیشک بلا تردد کر سکتا ہے کہ مرزائی سے نکاح باطل محض زنائی خالص ہے کہ وہ مرتد ہے اور مرتد کا نکاح کسی قسم کی عورت کے ساتھ نہیں ہو سکتا طلاق کی حاجت نکاح میں ہوتی ہے نہ کہ زنا میں فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ وَلَا يَجُوْزُ لِلْمُرْتَدِّ اَنْ يَّتَزَوَّجَ مُرْتَدَّةً وَلَا مُسْلِمَةً وَلَا كَافِرَةً اَصْلِيَّةً (عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۲) وَاللّٰہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

فقط حررہ الفقیر القادری وصی احمد حنفی فی مدرسۃ الحدیث الدایرۃ فی پیلی بھیت

ای عزیز باتمیز آگاہ اور ہوشیار ہو جو شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات کے ساتھ دعویٰ ہمسری کا کرے وہ بیشک مرتد اور کافر ہے اس کے ساتھ کھانا اور پینا اور سلام علیک کرنا ناجائز اور ممنوع ہے خیال کرنے کی جا ہے طریقہ المسلمین میں ہے۔ فَجَعَلَهٗ عَبْدًا كَامِلًا بحيث لا شريك له في العبوديت و كما لها كما انه لا شريك للرب في الربوبيت و خواصها خلاصہ کلام اور مطلب مراد یہ ہے جس طرح اللہ تعالیٰ جلشانہ کا شریک الوہیت اور ربوبیت میں نہیں ہے اسی طرح جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا نظیر اور سہیم عبودیت میں نہیں ہے جیسا کہ شاعر نے کیا خوش لہجہ میں کہا ہے۔

محمد سا اگر کوئی بشر ہو تو میں جانوں
جہاں میں گر نظیر اکار گر ہو تو میں جانوں

خاکپائے اہل اللہ فقیر میر محمد امیر اللہ عفی عنہ مولا قریشی الہاشمی جلالپور جٹاں بقلم خود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ایسے شخص کے حق میں ایک مسجد کا امام ہو اور مدعی علم ہو ایک مرزائی مر گیا پہلے اس کا جنازہ مرزائیوں نے کیا اور دوبارہ امام مذکور جو اہل سنت والجماعت ہے اس نے جنازہ کیا۔ تکفیر مرزا اور اس کے پیروان کا وہ عالم ہے کہ کل علمائے عرب وعجم تکفیر مرزا پر مواہیر ثبت کر چکے ہیں۔ امام مصلی جنازہ اس فتویٰ کو دیکھ چکا ہے دیدہ و دانستہ جو ایسا کام کرے اس کا شرعاً کیا حکم ہے بینوا توجروا۔

الجواب۔ مرزا غلام احمد قادیانی علانیہ نزول وحی، نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں اور ان کے مرید اور مقلد ان کے ان سب دعاوی کو تسلیم کرتے ہیں اس لحاظ سے ان کا اور ان کے مریدوں کا خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت مسئلہ ہے۔ امام ابوالفضل قاضی عیاض (کتاب الشفاء ج ۲ ص ۲۲۷، ۲۴۶ باب مقالات کفر) تعریف حقوق المصطفی میں فرماتے ہیں۔ وکذالک من ادعی نبوة احد مع نبینا علیہ الصلوة والسلام کاصحاب مسیلمة والاسود العنسی و بعدہ کالعیسویة من الیہود القائلین تخصیص رسالتہ الی العرب و کالجزمیة القائلین بتواتر الرسل و کاکثر الرفا فضة القائلین بمشارکة علی فی الرسالة للنبی ﷺ وبعدہ وکذالک کل امام عند ہؤلاء یقوم مقامہ فی النبوة والحجة وکالبزیغبة والبیانیةھم القائلین بنبوة بزیغ وبیان اومن ادعی النبوة لنفسہ او جوز اکتسابھا والبلوغ بصفا القلب الی مرتبتھا کالفلاسفة وغلاة المتصوفة وکذالک من ادعی منھم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوة وانہ یصعد الی السماء و یدخل الجنة و یاکل من ثمرتھا و یعانق الحور العین فھولاء کلھم کفار مکذبون للنبی ﷺ لانہ اخبر انہ خاتم النبیین لانبی بعدہ واخبر عن اللّٰہ تعالٰی انہ خاتم النبیین و انہ ارسل الی کافة الناس واجمعت الامة علی حمل ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھوم المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ھولاء الطوائف کلھا قطعًا اجماعًا و سمعًا۔ (ج ۲ ص ۵۱۹)

ترجمہ: اور ایسا ہی جو شخص کہ دعویٰ کرے کسی ایک کی نبوت کا ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یعنی ان کی موجودگی میں جیسا کہ مسیلمہ کذاب کے پیرو اور اسود عنسی کے تھے اور ایسے ہی جو دعویٰ کرے پیچھے ان کے مانند عیسویہ کے یہودیوں سے جو کہ محمد ﷺ کی نبوت کو عرب کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور مانند جزمیہ کے جو تواتر رسل کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول ہمیشہ آتے رہیں گے اور مانند بعضوں کے جو کہتے ہیں کہ علی کرم اللہ وجہ محمد ﷺ کے ساتھ نبوت میں شریک تھے اور ان کے پیچھے بھی نبی تھے اور ایسے ہی ان کا ہر امام ان کے نزدیک نبوت اور حجت میں محمد ﷺ کا قائم مقام ہے اور مانند بزیغیہ اور بیانیہ کے جو ان سے بزیغ اور بیان کی نبوت کے قائل ہیں یا وہ شخص جو اپنی ذات کے واسطے نبوت کا دعویٰ کرے یا نبوت کے حاصل کرنے اور صفائی قلب کے ساتھ نبوت کے مرتبہ پر پہنچنے کو جائز کہتا ہو مانند فلسفیوں اور گمراہ صوفیوں کی اور ایسا ہی وہ شخص جو دعویٰ کرے کہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے اور اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے اور دعویٰ کرے کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے اور جنت کے میوے کھاتا ہے اور حوروں سے بغل گیر ہوتا ہے پس یہ سب کافر ہیں۔ نبی ﷺ کے جھٹلانے والے اس لیے کہ انھوں نے خبر دی ہے کہ وہ نبیوں کے سلسلہ کے ختم کرنے والے ہیں ان کے پیچھے کوئی نبی نہیں ہوگا اور خبر دی انھوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور تحقیق وہ تمام خلقت کی طرف بھیجے گئے ہیں اور اجماع کیا امت نے اس بات پر کہ اس کلام کے ظاہری معنی ہی مراد ہیں بغیر کسی تاویل اور تخصیص کے پس ان ایسے مدعیوں کے کفر میں قطعًا اور اجماع اور سمع کے طور پر کوئی شک نہیں ہے۔ ان حالات میں مرزا غلام احمد کے مریدوں کو پیش امام بنانا ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا باللّٰہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون. ترجمہ: اور نہ نماز پڑھ کسی ایک پر ان میں سے جو مرے کبھی بھی اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کے دعا کرے تحقیق انھوں نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور وہ کفر کی حالت میں مر گئے پس جس شخص نے دیدہ و دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے اس شخص کو علانیہ توبہ کرنی چاہیے اور مناسب ہے کہ

وہ اپنے تجدید نکاح کرے اور حسب طاقت آدمیوں کو کھانا کھلائے اور اگر وہ شخص علانیہ توبہ نہ کرے تو اہل سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی ہذا واللہ اعلم بالصواب کتبہ عبدالمذنب محمد عبداللہ ٹونکی از لاہور عفی عنہ۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیرو نصوص قطعیہ کے منکر ہیں پس جو شخص نص قطعی کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ کافر کے واسطے بخشش مانگنی گناہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔** ترجمہ۔ (اے پیغمبر) تم ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرو یا ان کے حق میں مغفرت کی دعا نہ کرو (ان کے لیے یکساں ہے) اگر تم ستر دفعہ بھی مغفرت کی دعا کرو گے تو خدا ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا یہ ان کے اس فعل کی سزا ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ (ایسے) سرکش لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیا کرتا۔ حررہ فقیر حافظ سید پیر ظہور شاہ قادری جلالپوری۔

سوال..... مرزائی کا جنازہ پڑھنا کیا ہے۔

الجواب..... کفر ہے کافر کو مثل مسلمان کہنا جیسا کہ مسلمان کو کافر کہنا جنازہ کی دعا میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ **اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ** یعنی ہم میں سے جس کو زندہ رکھتا ہے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو مارتا ہے اس کو ایمان پر مار اس نے میت کو اپنے زمرہ اسلام میں شامل کیا اور آپ میت کے ساتھ شامل ہوا یہ اقرار عدم امتیاز کا ہے درمیان کافر اور مسلمان کے اور جو کافر اور مسلمان کو برابر سمجھے وہ بے ایمان ہے حدیث کا فتویٰ ہے کہ جو کسی قوم سے مل کر کھائے اور مل بیٹھے اور اس کا دل ویسا ہی ہو جاتا ہے اور وہ ملعون ہو جاتا ہے۔ **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاءُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْا فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ۔**

(مسند احمد مطبع بیروت حدیث نمبر ۳۷۱۳ ج ۹ ص ۲۵۰، ۲۵۱)

یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے تو ان کے علما نے ان کو منع کیا باز نہ آئے۔ وہی علماء ان کے ساتھ مل بیٹھے اور مل کے کھایا پیا تو اللہ تعالیٰ نے سب کے دل یکساں سیاہ کر دیئے اور داؤد اور عیسیٰ علی نبینا وعلیہما السلام کی زبان پر ان کو ملعون بنایا۔

فقیر غلام قادر بھیروی از لاہور

قد صح الجواب المجیب المصیب احقر محمد باقر عفی عنہ نقشبندی مجددی لاہوری۔

الجواب صحیح بندہ عبدالسلام عفی عنہ نوہانوی مولد دیوبندی۔

ہذا الجواب صحیح والمجیب محمد یار عفی عنہ لاہور امام مسجد شہری۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد حسن عفی عنہ اول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

المجیب مصیب محمد عمر خان عفی اللہ عنہ لاہور۔

الجواب صحیح محمد عالم دوم مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور

ذلک کذالک محمد حسین عفی عنہ لاہوری۔

الجواب صحیح غلام رسول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

الجواب صحیح ابوسعید محمد حسین بٹالوی۔

الجواب صحیح محمد یونس عفی عنہ کشمیری مولدا فشاوری الخ۔

الجواب صحیح حررہ الراجی بارگاہ حق نور الحق مانسہرا۔

المجیب مصیب محمد سخاوت اللہ مدرس مدرسہ عین العلوم۔

الجواب صحیح یعقوب محمد میر عالم عفی عنہ ہزاروی حال [illegible] اسلام پشاور۔

الجواب صحیح محمد نور الحسن مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور

الجواب صحیح ابو الحسن حقانی ابن مولوی ابو محمد عبد الحق دہلوی

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب و مثاب لیس الشاب الا ھذا الجواب واللہ اعلم بالصواب عبد الوہاب پشاوری۔

ھذا الجواب الصحیح والحق الصریح عبد الحکیم صواتی مولد پشاوری مسند یافتہ مدرسہ عالیہ رامپور ریاست۔

الجواب صحیح خان زمان مدرس سوم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

الجواب صحیح بندہ سلطان حسن غفرلہ مدرس مدرسہ عین العلوم شاہجہانپور۔

الجواب امر کو مناسب نہ تھا کہ اس کی نماز پڑھتا اگر امام توبہ نہ کرے تو اس کو عہدہ امامت سے معزول کرنا چاہیے ابو محمد عبد الحق دہلوی۔

الجواب صحیح نور الحسن عفی عنہ نائب مہتمم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

ھذا الجواب مطابق للحق غلام محمد مدرس ہوری

صحیح الجواب عاجز عبدی سرکی عفی عنہ

قادیانی کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ ابو محمود محمد رمضان عفی عنہ لودھیانوی۔

الجواب صحیح مشتاق احمد مدرس دہلی

ھو الموفق صحت نماز جنازہ کی شرائط میں سے ایک شرط اسلام میت بھی ہے کما صرح بہ الفقہاء الکرام اگر کوئی شخص قطعاً اسلام سے خارج ہو جائے وہ جس گروہ کا ہو دیدہ و دانستہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا ناجائز اور ایسی ناجائز نماز پڑھنے والا سخت گنہگار ہوگا ورنہ نہ۔ واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب حررہ محمد عبد الحمید

الجواب مصاب امام مذکور اگر معتقد کفر غلام احمد قادیانی کا نہیں تو بلا سبب ادا کرے صلوٰۃ جنازہ پیروان اس کے کافر ہوگیا اس لیے کہ غلام احمد مذکور قطعاً کافر ہے اس نے کلام اللہ کو محرف کر دیا ہے اور تحریف کتاب اللہ کا کفر ہے اور ایضاً اللہ جل شانہ قرآن میں فرماتا ہے۔ **وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ۔** العبد الاثیم مفتی عبد الرحیم خلف الرشید مفتی عبد الحمید پشاوری

صورت مذکورہ میں امام مذکور سخت مداہنت اور جرم عظیم کا مرتکب ہے اور اس لیے فاسق ہے توبہ کرنا لازم ہے اگر توبہ نہ کرے تو زجراً مسلمان اس سے اسلامی تعلقات ترک کر دیں۔ محمد کفایت اللہ عفی عنہ مولاہ مدرس امینیہ دہلی

الجواب چونکہ نماز جنازہ میں دعائے مغفرت للمیت ہوتی ہے اور یہ مسئلہ ہے کہ دعائے مغفرت لکافر ہے علمائے کرام فتوی کفر مرزا اور اس کے متبعین پر دے چکے ہیں بنا بریں مصلی صلوٰۃ جنازہ لکفر زائی بغیر توبہ جدید مسلمان نہ ہوگا۔ عبد الرؤف مدرس مدرسہ اسلامیہ عین العلم شاہجہان پوری عفی عنہ

الجواب جبکہ اس امام نے بعد علم اس بات کے کہ وہ میت ہم عقیدہ وہم مذہب مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے اس میت کے عقائد حد کفر قطعی تک پہنچے ہوئے تھے اور میت کا تائب ہونا اس کو نہ معلوم ہوا ہو اس کی نماز جنازہ پڑھا دی تو اس کی متعلق دعائے مغفرت کافر کا حکم عائد ہوگا۔ بعض علماء نے دعائے مغفرت کافر پر حکم کفر دیا ہے اور بعض نے احتیاط کی ہے بہرحال یہ فعل اجماعاً حرام ہے اگر اس کو حلال سمجھے گا تو سب کے نزدیک حکم کفر عائد ہوگا۔ درمختار میں ہے۔ **وَالْحَقُّ حُرْمَةُ الدُّعَاءِ بِالْمَغْفِرَةِ لِلْكَافِرِ** رد المحتار میں ہے۔ **رَدٌّ عَلَى الْإِمَامِ الْقَرَافِي وَمَنْ تَبِعَهُ حَيْثُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ بِالْمَغْفِرَةِ لِلْكَافِرِ كُفْرٌ الخ** (درمختار ج ۲ ص ۳۱۳، ۳۱۴) علمائے محققین فرماتے ہیں کہ جس مسئلہ میں علماء آپس میں کفر اور عدم کفر میں مختلف ہوں تو احتیاط عدم تکفیر میں ہے ہاں ایسے شخص کو توبہ اور تجدید ایمان و نکاح کا حکم دیا گیا ہے اور وہ جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کو اس سے اجتناب اور اس کی اقتدا سے پرہیز کرنا چاہیے۔ فقیر محمد بخش عفی عنہ قادری مدرس مدرسہ محمدیہ بدایون

القول الصحیح فی مکائد المسیح!
حضرت مولانا محمد سہولؒ دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

مرزا غلام احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور جو اپنے کو عیسیٰ موعود اور مہدی آخرالزمان کہتا تھا اور جملہ احادیث بابت نزول عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور مہدیؑ اور قتل دجال وغیرہا کی تحریف وتاویل وانکار کرتا تھا اس کے متعلق امور مذکورہ ذیل دریافت طلب ہیں۔ موافق مذہب سنی حنفی جواب سے مطلع فرمایا جائے۔

(۱)...... مرزا غلام احمد قادیانی مذکور اور اس کے معتقدین اہل سنت والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کافر ہیں یا مسلمان۔

(۲)...... ان لوگوں کے ساتھ اسلامی معاملہ درست ہے یا نہیں۔

(۳)...... ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

(۴)...... ان لوگوں کو نماز پڑھنے اور دیگر احکام مذہبی ادا کرنے کے لئے اہل سنت والجماعت اپنی مسجدوں میں آنے دیں یا نہیں۔

(۵)...... ان لوگوں کو قادیانی کہنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب (۱)...... مرزا غلام احمد ساکن پنجاب ضلع گورداسپور قصبہ قادیان اور اس کے جملہ معتقدین زمرہ اہل سنت والجماعت اور احاطہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں۔ مرزا غلام احمد کے اقوال وعقائد ایسے ہیں کہ ان سے واقف ہو کر کوئی مسلمان ان لوگوں کے احاطہ اسلام سے خارج ہونے میں تردد نہ کرے۔ چند اقوال مرزا قادیانی مذکور کی تصانیف سے نقل کرتا ہوں۔ ’’فاخرجنی اللہ من حجرتی وعرفنی فی الناس وانکارہ من شہرتی وجعلنی خلیفۃ آخر الزمان وامام ہذا الا وان وکلمنی بکلمات نذکر شیئاً منہا فی ہذا المقام ونؤمن بہا کما نؤمن بکتب اللہ خالق الانام۰ ‘‘(الاستفتاء ص۹۷، خزائن ج۲۲ ص۷۰۵) کے تحت میں بزعم خود اپنے خدا کے کلام کو نقل کرتا ہے۔ اس میں سے چند عبارت درج ذیل ہیں:

انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون۰ ‘‘ (الاستفتاء ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۷۱۴)...... ’’انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلی کان اللہ نزل من السماء۰‘‘ (الاستفتاء ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۷۱۲)...... ’’انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی...... انت منی بمنزلۃ ولدی۰‘‘ (الاستفتاء ص۸۲، خزائن ج۲۲ ص۷۰۹)...... ’’قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰہکم الٰہ واحد۰‘‘ (الاستفتاء ص۸۲، خزائن ج۲۲ ص۷۰۸)...... ’’وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۰‘‘ (الاستفتاء ص۸۲، خزائن ج۲۲ ص۷۰۸)...... ’’قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۰‘‘ (الاستفتاء ایضاً)...... ’’لاتخف انی لایخاف لدی المرسلون۰‘‘ (الاستفتاء ص۸۳، خزائن ج۲۲ ص۷۱۰)...... ’’انا فتحنالک فتحاً مبینا لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک

وما تاخر۔" (الاستفتاء ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۷۱۱)... "لولاک لما خلقت الافلاک۔" (الاستفتاء ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۷۱۲) "اراد اللہ ان یبعثک مقاماً محمودا۔" (الاستفتاء ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۷۱۲) "انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم۔" (الاستفتاء ص۸۷، خزائن ج۲۲ ص۷۱۵)

ترجمہ: بس تیرا فرمان جب تو ارادہ کرے کسی چیز کا یہی ہے کہ اس کو فرمادے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ ہم تجھ کو بشارت دیتے ہیں کہ ایک لڑکے کی جو حق اور علاء کا مظہر ہوگا اور ایسا ہوگا گویا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے اترا یا تو میرے لئے بمنزلہ توحید وتفرید کے ہے تو بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔ کہہ دے میں بھی تم جیسا ایک بشر ہی ہوں میری جانب وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم نے تجھ کو دنیا جہان کے لوگوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ کہہ دے اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ سے تو میری راہ چلو کہ اللہ تم سے محبت کرے۔ درست۔ دراتیں کرتے میرے حضور میں پیغمبر۔ بے شک ہم نے تجھ کو فتح دی کھلم کھلی فتح تا کہ اللہ تجھ کو معاف کردے جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو نہ پیدا کرتا۔ اللہ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھ کو کھڑا کرے گا مقام محمود میں۔ بے شک تو پیغمبروں میں ہے سیدھے راستے پر۔

(مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ مغوات ہیں جن کو وہ اپنی زندگی بھر الہامات اور وحی سے تعبیر کرتا رہا، اور دجالی فتنہ سے بے خبر لوگ اس پر ایمان لاتے رہے۔)

دافع البلاء میں ہے کہ: "خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔" (دافع البلاء ص۱۰، خزائن ج۱۸ ص۲۳۰) "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔" (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)... "ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔" (دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)... "اینک منم کہ حسب بشارات آمدم۔ عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم" (ازالہ اوہام ص۱۵۸، روحانی خزائن ج۳ ص۱۸۰)

"مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہیں رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔" (دافع البلاء ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۲۰)

"ریویو جلد اول نمبر۶ ص۲۵۷ میں مذکور ہے کہ: "خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔" پھر ریویو ص۴۷۸ میں لکھا ہے کہ: "مجھے قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں

میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ پر ظاہر ہو رہے ہیں وہ وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔" (حقیقت الوحی ص ۱۴۸ روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

"اوائل میں میرا بھی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (حقیقت الوحی ص ۱۴۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

"اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں۔ کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔" وهذا تحديث نعمة الله ولا فخر!

(حقیقت الوحی ص ۱۵۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷)

پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۵۵ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

"صرف دعویٰ یہ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے آنحضرت ﷺ کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ مخاطبہ پاتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جیسا مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہی سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کیا جائے وہ نبی کہلاتا ہے۔" (حقیقت الوحی ص ۳۹۰ خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

چند سطروں کے بعد لکھتے ہے کہ "اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب (آج تک جس قدر اولیاء ابدال اور اقطاب جس میں حضرت غوث اعظم وغیرہ تمام اکابر بلکہ صحابہ بھی داخل ہیں ....اعزاز علی) اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔" (حقیقت الوحی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

"صرف میں یہی جواب نہیں دوں گا کہ میں معجزہ دکھلا سکتا ہوں۔ بلکہ خدا کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے

۔اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھلائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔"
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۶ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔"
(حقیقت الوحی ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

"اس میں شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں۔ مگر تاہم جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں باآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔"
(توضیح مرام ص ۱۸ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کی بابت مرزا قادیانی حسب ذیل اپنا خیال ظاہر کرتا ہے کہ: "کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور پر ایسے طریق پر اطلاع دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسا پرندہ پرواز کرتا ہے۔ یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔"
(ازالہ اوہام بقیہ حاشیہ ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

"کچھ تعجب نہیں کہ کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھانا عقل سے بعید بھی نہیں۔ کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ کل کے ذریعہ بعض چڑیاں پرواز بھی کرتی ہیں۔"
(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۲ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

"ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمیریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔ کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کی موافق کر دکھاتے ہیں۔ انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہیں ڈال

سکتے ہیں۔ تب جمادات سے بعض حرکات صادر ہوتی ہیں جو زندوں سے صادر ہوا کرتی ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۵ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵، ۲۵۶)

"اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔ گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔ کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔ مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں۔ یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے بہر حال مسیح کی یہ ترابی کاروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا عوام الناس خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔" (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۰۹ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

"واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنی دلی اور دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے۔ وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے۔ مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارہ میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔" (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۳۱۰ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

مرزا قادیانی احادیث نبویہ کے متعلق اپنا خیال یوں ظاہر کرتا ہے کہ:

"ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعوی کی حدیث بنیاد نہیں۔ بلکہ قرآن اور وہ وحی جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کی معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔"

(اعجاز احمدی ص ۳۰ خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

مرزا قادیانی اپنے کو ہی حکم کہتا ہے جو حدیث بخاری شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت حکماً وعدلاً وارد ہے اور حکم کی بابت مرزا قادیانی یہ عقیدہ ظاہر کرتا ہے کہ:

"ہم بادب عرض کرتے ہیں کہ پھر وہ حکم کا لفظ جو مسیح موعود کی نسبت صحیح بخاری میں آیا ہے اس کے ذرا معنی تو کریں۔ ہم تو اب تک یہی سمجھتے ہیں کہ حکم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔" (اعجاز احمدی ص ۲۹ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۹)

"خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے

علم پاکر قبول کرے اور جس حصہ کو چاہے خدا سے علم پاکر رد کر دے۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۱۰ خزائن ج۱۷ ص۵۱)

نیز احادیث کے متعلق مرزا قادیانی کے حسب ذیل اقوال ہیں:

هل النقل شئی بعد ایحاء ربنا! ...... اور خدا کی وحی کے بعد نقل کی کیا حقیقت ہے۔

فایّ حدیث بعده نتخیر! ...... پس ہم خدا تعالیٰ کی وحی کے بعد کس حدیث کو مان لیں۔

وقد مزق الاخبار کل ممزق! ...... اور حدیثیں تو ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں۔

فکل بما هو عنده یستبشر! ...... اور ہر ایک گروہ اپنی حدیثوں سے خوش ہو رہا ہے۔

اخذنا من الحی الذی لیس مثله! ...... ہم نے اس سے لیا کہ وہ حی قیوم اور وحدہ لاشریک ہے۔

وانتم عن الموتی رویتم ففکروا! ...... اور تم لوگ مردوں سے روایت کرتے ہو۔

رأینا وانتم تذکرون رواتکم! ...... ہم نے دیکھ لیا اور تم اپنے راویوں کا ذکر کرتے ہو۔

وهل من نقول عند عین تبصر! ...... اور کیا قصے دیکھنے کے مقابل پر کچھ چیز ہیں۔

(اعجاز احمدی ص ۵۱، ۵۲ خزائن ج۱۹ ص۱۴۸، ۱۴۹، ۱۸۱)

تنبیہ: یہ ترجمہ مرزا قادیانی علیہ ما علیہ کا خود کیا ہوا ہے۔ (محمد اعزاز علی)

حسنین کریمین اور اہل بیت کی بابت لکھتا ہے کہ:

وقالوا علی الحسین فضل نفسه! ...... اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسنؓ اور حسینؓ سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ اقول نعم والله ربی سیظهر! ...... میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ظاہر کرے گا۔

(اعجاز احمدی ص۵۳ خزائن ج۱۹ ص۱۶۴)

وشتان ما بینی وبین حسینکم! ...... اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔

فانی اؤید کل آن وانصر! ...... کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

واما حسین فاذکروا دشت کربلا! ...... مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کر لو۔

الی هذه الایام تبکون فانظروا! ...... اب تک تم روتے ہو۔ پس سوچ لو۔

(اعجاز احمدی ص۶۹ خزائن ج۱۹ ص۱۸۱)

ووالله لیست فیه منی زیادة! ...... اور بخدا اسے مجھ سے کچھ زیادت نہیں۔

وعندی شهادات من الله فانظروا! ...... اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں۔ پس تم دیکھ لو۔

وانی قتیل الحب لکن حسینکم! ...... اور میں خدا کا کشتہ ہوں۔ لیکن تمہارے حسین۔

قتیل العدی فالفرق اجلی واظهر! ...... دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔

(اعجاز احمدی ص۸۱ خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)

"جیسا کہ ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔" (اعجاز احمدی ص۱۸ خزائن ج۱۹ ص۱۲۷)

حضرت ابوہریرہؓ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں جن کو ہر مسلمان جانتا ہے۔ مرزا قادیانی کے الفاظ ان کی نسبت قابل غور ہیں۔ غالباً اب تو مرزا قادیانی کو بھی معلوم ہو گیا ہوگا۔ (محمد اعزاز علی)

”حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا۔“ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۹۹، خزائن ج۳ ص۴۲۲)

رسول اللہ ﷺ کی معراج شریف کے متعلق مرزا قادیانی حسب ذیل اپنا اعتقاد ظاہر کرتا ہے کہ: ”یہ معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہئے۔“ چند سطروں کے بعد کہتا ہے کہ: ”اس قسم کے کشفوں میں خود مؤلف صاحب کا تجربہ ہے۔“ (ازالہ اوہام حصہ اول ص۴۷ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۱۲۶) (آنحضرت ﷺ کی معراج مرزا قادیانی کی معراج کے برابر ہے؟۔)

مرزا قادیانی رسول اللہ ﷺ کی بابت حسب ذیل گستاخانہ کلمہ لکھتا ہے کہ: ”اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کی ستر باع کے گدھے کی کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔“ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۶۹۱، خزائن ج۳ ص۴۷۳)

مرزا قادیانی اپنے نہ ماننے والوں کی بابت حسب ذیل حکم دیتا ہے: ”ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ چونکہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے۔ پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعویٰ پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں۔ بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ یعنی حضرت ﷺ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں۔ بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشین گوئی کی۔ ایسا ہی عقیدہ میرا آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کے بارہ میں بھی یہی ہے کہ جس شخص کو آنحضرت ﷺ کی دعوت پہنچ گئی ہے اور وہ آپ کی بعثت سے مطلع ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی رسالت کے بارہ میں اس پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔ وہ اگر کفر پر مر گیا تو ہمیشہ کی جہنم کا سزاوار ہوگا۔ کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ وہ مثلاً مسیح موعود کو نہیں مانتا۔“

چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ: ”اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۷۸، ۱۷۹، خزائن ج۲۲ ص۱۸۴، ۱۸۵)

”اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے تو گو شریعت نے جس کی بناء ظاہر پر ہے۔ اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے اور ہم بھی باتباع شریعت کافر کے نام سے پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت: ”لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعہا“ قابل مواخذہ نہ ہوگا۔ ہاں ہم اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ ہم

اس کی نسبت نجات کا حکم دیں۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ہمیں اس میں دخل نہیں۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۸۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۶)

مرزا قادیانی اپنے ایک مرید کے سوال کے جواب میں لکھتا ہے۔ سوال معہ جواب نقل کرتا ہوں:

"سوال: حضور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان مومنوں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں۔ صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوسکتا۔ لیکن عبدالحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ اس بیان اور پہلی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے۔ یعنی پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ اور اب آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔ الجواب: یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والوں کو دو قسم کا انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

"پس یاد رکھو کہ جیسا مجھے خدا نے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ "امامکم منکم۔" یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر یک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا ہے اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔"

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۸ حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۷)

"سب سے پہلے میں وہ عبارت درج کرتا ہوں جو حضرت صاحب نے الہام کی بنا پر لکھی ہے اور جس کا کوئی قادیانی انکار نہیں کرسکتا۔ یہ اس خط میں درج ہے جو آپ نے عبدالحکیم کے جواب میں لکھا ہے۔ وھو ہذا۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہزار ہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں کیا راست بازوں سے خالی ہیں تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال کر لینا چاہئے کہ وہ ہزار ہا یہود و نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے وہ راست بازوں سے خالی نہیں۔ بہر حال جب کہ خدا نے مجھے ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔"

چند سطروں کے بعد عبارت مذکورہ بالا کی شرح مرزا محمود مذکور الصدر یوں کرتا ہے کہ:

"اب اس عبارت سے مفصلہ ذیل باتیں نکلتی ہیں۔ اول تو یہ ہے کہ حضرت صاحب کو اس بات کا الہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہنچی اور اس نے آپ کو قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس الزام کے نیچے وہی

لوگ نہیں ہیں کہ جنھوں نے تکفیر میں جدوجہد کی ہے۔ بلکہ ہر ایک شخص جس نے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ اور تیسرے یہ کہ وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور سزا کے مستحق ہے۔ رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر ۴ ج ۶ ص ۱۳۵ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء میں یہ عبارت موجود ہے۔ میں ایک اور حوالہ درج کرتا ہوں جس میں آپ نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ میں صفحہ ۱۸۷ میں اس سوال کے جواب میں کہ چونکہ حضرت کی اب تک کوئی ایسی تائید روشن طور پر ظہور میں نہیں آئی ہے اور وہ تین ہزار آدمی کا حضرت کے سلسلہ میں داخل ہونا گویا دریا میں ایک قطرہ ہے۔ ہاں اگر تائید ہی کے ظہور تک کوئی بغیر انکار کے داخل سلسلہ ہونے میں توقف اور تاخیر کرے تو یہ جائز ہوگا یا نہیں۔ فرماتے ہیں کہ توقف اور تاخیر بھی ایک قسم انکار کی ہے۔ اب ہر ایک دانا اور عقلمند انسان دیکھ سکتا ہے کہ سائل نے اپنے سوال میں کس قدر شرائط لگائی ہیں کہ ایک شخص آپ کو جھوٹا بھی نہیں مانتا اور آپ کا انکار بھی نہیں کرتا اور محض اطمینان کے لئے بیعت میں توقف کرتا ہے تو اس کی نسبت کیا فتویٰ ہے۔ جس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ اس کا بھی وہی حال ہے جو منکر کا حال ہے اور منکر کا حال اوپر کے فتوے میں جو حقیقت الوحی سے نقل کیا گیا ہے درج ہے۔ یعنی اسے کافر قرار دیا گیا ہے اور وہی درجہ دیا گیا ہے جو اس شخص کو دیا گیا جو آپ کو کافر کہتا ہے۔ پس نہ صرف اس کو جو آپ کو کافر تو نہیں کہتا مگر آپ کے دعوے کو نہیں مانتا۔ کافر قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ وہ بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا۔ لیکن ابھی بیعت میں اسے توقف ہے۔ کافر قرار دیا گیا۔ پس سوچنے کا مقام ہے کہ حضرت صاحب نے اس معاملہ میں کس قدر تشدد سے کام لیا ہے اور عقل بھی چاہتی ہے۔ کیونکہ اگر ایک ہندو رسول اللہ ﷺ کو سچا مانے اور دل میں اقرار بھی کرے اور ظاہر طور سے انکار بھی نہ کرے۔ ہاں بعض واقعات کی وجہ سے ابھی کھلم کھلا اسلام لانے سے پرہیز کرے تو ہم اسے بھی مسلمان کبھی بھی نہیں سمجھتے اور شریعت اسلام بھی اس کے ساتھ ناتے رشتے کو جائز نہیں رکھتی۔ یعنی اس کے ساتھ کسی مسلمان عورت کو بیاہ دینے کی اجازت نہیں دیتی۔ پس اسی طرح غیر قادیانی کا حال ہے۔ جو حضرت حضرت کو دل میں سچا بھی جانتا ہے۔ لیکن ابھی بیعت کرنے میں تردد ہے۔" (رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر ۴ ج ۶ ص ۱۴۰، ۱۴۱ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

اسی تشحیذ الاذہان ص ۱۴۲ میں ہے "جب تبت اور سوئٹزرلینڈ کے باشندے رسول اللہ ﷺ کے نہ ماننے پر کافر ہیں تو ہندوستان کے باشندے مسیح موعود کے نہ ماننے سے کیونکر مومن ٹھہر سکتے ہیں۔"

(تشحیذ الاذہان نمبر ۴ ج ۶ ص ۱۴۲ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

"جب حضرت کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان رہتا ہے تو پھر آپ کی بعثت کا فائدہ ہی کیا ہوا۔"

(ایضاً) واضح ہو کہ رسالہ تشحیذ الاذہان مذکورہ حکیم نورالدین خلیفہ مرزا غلام احمد قادیانی مذکور کی اجازت سے چھپا ہے۔ اس کا ذکر اسی رسالہ میں موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

اقوال مذکورہ بالا سے مفصلہ ذیل دعوے بخوبی ظاہر ہیں:

دعویٰ الوہیت' دعویٰ نبوت و رسالت۔ اپنی ذات کو موجب تخلیق عالم کہنا۔ رحمۃ للعالمین کا وصف اپنے لئے

ثابت کرنا۔ دعویٰ معصومیت۔ مقام محمود کا اپنے کو مستحق جاننا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم نبی سے اپنے کو تمام شان میں افضل کہنا۔ دشنام دہی نبی۔ تذلیل و تحقیر نبی۔ انکار معجزہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اظہار معجزہ میں سحار اور مسمریزم والا قرار دینا۔ انبیاء علیہم السلام سے اپنے معجزات کو زیادہ سمجھنا۔ اپنے الہام اور بزعم خود اپنے وحی کو قرآن مجید کی مثل قطعی اور یقینی سمجھنا۔ تحقیر احادیث نبویہ۔ احادیث کے رد و قبول میں خود مختار ہونا۔ اپنی ادعائی وحی کے مقابلہ میں احادیث نبویہ ﷺ کو معاذ اللہ ردی کی طرح پھینک دینا۔ سب صحابہ حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ و حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ و دیگر جمیع اصحاب و ازواج واہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و جمیع آئمہ مجتہدین امام ابوحنیفہؒ و امام مالکؒ و امام شافعیؒ و امام احمدؒ و امام بخاریؒ وغیرہم و جمیع فقہاء و محدثین و مفسرین امت محمد ﷺ و جمیع آئمہ طریقت غوث الاعظم حضرت جیلانیؒ و حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ و حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیؒ و حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ وغیرہم و جمیع ابدال و اقطاب و اولیاء اللہ و اخیار امت محمد ﷺ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اپنے کو افضل سمجھنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ ثابت کرنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کہنا۔ اپنے غیر معتقد کو کافر کہنا۔ خواہ مکفر ہو یا مکذب، متردد ہو یا خاموش اور خالی الذہن بلکہ جو شخص دل میں معتقد ہو اور زبان سے انکار بھی نہ کرتا ہو صرف بیعت میں کسی مصلحت سے تاخیر کرتا ہے اس کو بھی دائرہ اسلام سے خارج سمجھنا۔ سوائے کل اہل اسلام سے بکلی قطع تعلق صریح و شدید حکم دینا۔ اپنے غیر معتقدین کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قطعی کہنا وغیرہ وغیرہ اس قسم کے اقوال مرزا قادیانی کی تمام تصانیف میں بکثرت موجود ہیں۔

جس شخص کے ایسے عقائد و اقوال ہوں:

۱۔ اس کے خارج از احاطہ اہل سنت والجماعت اور احاطہ اسلام سے ہونے میں کسی مسلمان کو خواہ جاہل ہو یا عالم تردد نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا مرزا قادیانی اور اس کے جملہ معتقدین درجہ بدرجہ مرتد، زندیق، ملحد، کافر اور فرق ضالہ میں یقیناً داخل ہیں۔

۲۔ معتقدین مرزا قادیانی مذکور کے ساتھ کوئی اسلامی معاملہ شرعاً ہرگز درست نہیں ہے۔ مسلمانوں کو ضروری اور لازم ہے کہ مرزائیوں کو نہ اسلامی سلام کریں اور نہ ان سے رشتہ قرابت رکھیں۔ نہ ان کا ذبیحہ کھائیں۔ نہ ان سے محبت و مودت و الفت رکھیں اور نہ ان کو اپنے اسلامی مجمعوں میں شریک ہونے دیں اور نہ ان کی مجلسوں میں اہل اسلام شریک ہوں۔ جس طرح سے یہود و نصاریٰ ہنود سے اہل اسلام مذہباً علیحدہ رہتے ہیں۔ اس سے زیادہ مرزائیوں سے الگ رہیں۔ جس طرح سے بول و براز سانپ اور بچھو سے پرہیز کیا جاتا ہے اس سے زیادہ مرزائیوں سے پرہیز کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔

۳۔ کسی مرزائی کے پیچھے نماز ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ایسا ہے جیسا یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کے پیچھے۔

۴۔ ..... مرزائیوں کو نماز پڑھنے یا دیگر مذہبی احکام ادا کرنے کے لئے اہل سنت والجماعت اور اہل اسلام اپنی مسجدوں میں ہرگز نہ آنے دیں۔ مرزائیوں کو مسلمانوں کی مسجد میں اپنی عبادت کرنے کی اجازت دینی ایسا ہی ہے جیسے

ہندوؤں کو مسجد میں پوجا کرنے اور یہود و نصاریٰ کو فرائض مذہبی ادا کرنے کی اجازت دی جائے۔

مذکورہ بالا اقوال کفریہ کے ملاحظہ کے بعد کالشمس فی نصف النہار ظاہر ہوگیا کہ مرزائیوں کی تکفیر میں نہ کسی قسم کی تاویل کی گنجائش ہے نہ کوئی صورت ان سے اسلامی اور مذہبی تعلقات باقی رکھنے کی اور یہی وجہ ہے کہ ان کو مسجد میں نہ آنے دینے کا شرعاً حکم ہے۔ ''ومن اظلم من منع مساجد الله ان یذکر فیہا اسمہ۔'' سے شاید کسی کو یہ شبہ ہو کہ مرزائیوں کو مسجدوں میں نہ آنے دینے کا حکم اس کے مخالف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اول تو تفسیر کی کتابوں پر نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث خاص سے اس کو زیادہ تعلق نہیں۔ تفسیر مدارک ج۱ ص۵۵ تحت قولہ ''ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیہا اسمہ۔'' میں مذکور ہے: ''والسبب فیہ طرح النصاری فی بیت المقدس الاذی ومنعہم الناس ان یصلوا فیہ او منع المشرکین رسول الله ﷺ ان یدخل المسجد الحرام عام الحدیبیہ۔'' یعنی اس آیت کی شان نزول میں دو سبب بیان کئے جاتے ہیں۔ یا تو یہ کہ عیسائی دوسرے لوگوں کو بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔ یا یہ کہ عام حدیبیہ میں سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسجد حرام سے روکا گیا تھا۔ تو چونکہ مسلمان مساجد سے روکے جاتے تھے اس آیت نے اس کو منع فرمایا اور یہاں اس کا بالکل عکس ہے۔ یعنی ان لوگوں کو مساجد میں عبادت کرنے سے روکتے ہیں جو کہ کافر ہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی قابل غور ہے کہ اس آیت کو اپنے عموم کامل پر رکھنا بھی صحیح ہے یا نہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو منع عام ہے جس میں یہود و نصاریٰ آتش پرست بت پرست پاک اور ناپاک سب ہی داخل ہیں۔ نہ کسی مذہب کی تخصیص ہے نہ کسی شخص کی خصوصیت۔ اس کے بعد ''ان یذکر فیہا اسمہ۔'' موجود ہے جس میں ذکر مطلق ہے تو اگر سیاق سے قطع نظر کر کے اس آیت کا عموم علیٰ حالہ رکھا بھی جائے تو معنے یہ ہو جاتے ہیں کہ کوئی شخص ہندو ہو یا آریہ عیسائی ہو یا یہودی کسی سے ہو یا طاہر مسجد میں ذکر خدا سے نہ روکا جائے۔ خواہ وہ سنکھ بجا کر رام رام کرے یا گھنٹہ بجا کر سری کرشن جی کی مورتی رکھ کر پوجا کرے یا سیتا جی کی۔ خدا کو عیسیٰ کا باپ کہہ کر یا عزیر کا۔ سرسری نظر میں بھی یہ معنے ایسے ہیں کہ ان کا بطلان محتاج دلیل نہیں۔ اس لئے یہ متعین ہو گیا کہ اس آیت کے معنے ایسے عام نہیں ہو سکتے۔ جس میں کفار بھی داخل ہو جائیں۔ ورنہ پھر وجہ تخصیص کی کیا ہو سکتی ہے اور کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ عیسائی اور یہود تو ہماری مسجدوں میں اپنے طور سے عبادت نہ کرنے پائیں۔ مگر مرزائی جو یقیناً مرتد ہیں (والمرتد اشد من الکافر) مستحق ہیں کہ ہماری مسجدوں میں عبادت کر سکیں۔ علاوہ ازیں دوسری آیت پر بھی غور کرنا چاہئے۔

ایک جگہ فرمایا جاتا ہے کہ: ''ماکان للمشرکین ان یعمروا مساجد الله شاہدین علی انفسہم بالکفر۔ توبہ ۱۸'' (صاحب معالم التنزیل ج۲ ص۲۰۷) اس کے تحت فرماتے ہیں کہ ''فمن کان کافراً بالله فلیس من شانہ ان یعمرہا۔'' یعنی جو شخص کافر ہو اس کو مسجدوں میں عبادت کا حق ہرگز حاصل نہیں۔ شاہدین علی انفسہم بالکفر! تو ایسی کھلی ہوئی دلالت کر رہا ہے کہ جس میں کوئی صورت ہی گنجائش کی نہیں۔ دوسری اور آیت صراحۃً حکم دیتی ہے کہ مسجد میں غیر مسلم لوگوں کو عبادت کا حق ہرگز حاصل نہیں ہے۔ وہو ہذہ: ''انما یعمروا مساجد الله من آمن بالله والیوم الاخر۔'' ﴿مساجد کو بجز مومنین کے اور کوئی شخص آباد نہیں کر سکتا۔﴾ اب کونسا شبہ باقی رہ

سکتا ہے کہ غیر مسلم مسجد کے بالکل مستحق نہیں۔ احادیث میں مستقل طور سے اس شبہ کا ازالہ موجود ہے۔

طبرانی نے اوسط میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے: ''قد سمعت رسول اللہ ﷺ ان عمار بیوت اللہ ھم اھل اللہ عز و جل، طبرانی اوسط ج ۲ ص ۵۸ حدیث نمبر ۲۵۰۲ باب من اسمہ ابراھیم، '' یعنی مساجد کے آباد کرنے والے صرف مسلمان ہی ہوسکتے ہیں جو اس سے جس طرح مساجد میں عبادت کرنے والوں کی فضیلت معلوم ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں عبادات کرنے کا حق صرف مسلمانوں ہی کو حاصل ہے اور یہ بات محتاج اعادہ نہیں کہ مرزائی کسی صورت سے مسلمان کہلائے جانے کے مستحق نہیں۔ روایات حدیث کا اگر تفحص کیا جائے تو اس مضمون کی احادیث بکثرت ملیں گی جن سے اس حدیث سے زیادہ وتصریح کے ساتھ ثابت ہوگا کہ غیر مسلم لوگوں کو مسجد میں عبادت کرنے کا حق بالکل حاصل نہیں۔ لیکن غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوجائے گا کہ یہ کلیہ بھی قابل تسلیم نہیں ہے کہ مساجد سے کسی مسلمان کو روکنا منع ہے۔ اس واسطے کہ فقہ کی روایات احادیث کتب میں اس کلیہ کا خلاف صریح موجود ہے۔

مثلاً ایک حدیث کا مضمون ہے کہ: ''من اکل ھذہ الشجرۃ یعنی الثوم فلا یقربن مسجدنا، بخاری ج ۱ ص ۱۱۸ باب ماجاء فی الثوم '' یعنی لہسن کھا کر مسجد میں نہ آنا چاہئے۔ دوسری روایت میں بایں الفاظ مروی ہے: ''عن عمر بن الخطاب لقد رائیت رسول اللہ ﷺ اذا وجد ریحھما (البصل والثوم) من الرجل فی المسجد امربہ فاخرج الی البقیع، مسلم ص ۲۱۰ ج ۱ باب نھی من اکل الثوما اوبصلاً نسائی ص ۷۳ ج ۱ باب من یمنع من المسجد ابن ماجہ ص ۷۱ باب من اکل الثوم فلا یقربن المسجد، ''

خلاصہ اس روایت کا یہ ہے کہ جب آپ ﷺ کسی ایسے شخص کو موجود دیکھتے ہیں جو لہسن یا پیاز کھا کر آیا ہو تو اس کو مسجد سے نکلوا دیتے تھے۔ جب خود سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امر سے بعض صحابہ ان باتوں پر بھی نکال دیئے جاتے تھے تو اس بنا پر جو لوگ نہ صحابی نہ تابعین نہ تبع تابعین نہ مسلمان بلکہ یقیناً مرتد ہیں وہ کس طرح نہ نکال دیئے جائیں۔ فقہ کی روایات دیکھی جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے مسلمان بھی مسجد سے نکال دیئے جاسکتے ہیں۔ شامی میں ہے:

''قال الامام العینی فی شرحہ علی صحیح البخاری قلت علۃ النھی اذی الملائکۃ واذی المسلمین ولا یختص بمسجدہ علیہ الصلوۃ والسلام بل الکل سواء لروایۃ مساجد نابالجمع ویلحق بما نص علیہ فی الحدیث کل مالہ رائحۃ کریھۃ ماکولاً اوغیرہ وانما خص الثوم ھنا بالذکر وغیرہ ایضاً بالبصل والکراث لکثرۃ اکلھم لھا وکذالک الحق بعضھم بذالک من بفیۃ بخرا وبہ جرح لہ رائحۃ وکذاالقصاب والسماک والمجذوم والابرص اولی بالالحاق باب احکام المسجد ص ۴۴۴ '' اسی کے دوسرے صفحہ پر ہے: ''قال فی القنیۃ وکذ الاھل المحلۃ ان یمنعوا من لیس منھم عن الصلوۃ فیہ اذا ضاق بھم المسجد، ''

احادیث مذکورہ اور روایات مسطورہ سے بخوبی واضح ہو گیا کہ بعض امور کی بنا پر مسلمان متقی کو بھی مسجد سے روک سکتے ہیں۔ چہ جائیکہ کافر۔ جب یہ کلیہ ہر مسلمان کو مسجد میں نماز پڑھنے کا حق حاصل ہے غلط ہوا تو یہ کہنا کہ ہر شخص کو مسجد میں عبادت کا حق حاصل ہے کس قدر صریح غلطی ہے۔

۵۔ مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ قصبہ قادیان ضلع گورداسپور علاقہ پنجاب کا باشندہ تھا۔ اس لئے اس کے معتقدین کو قادیانی کہا جاتا ہے۔ وہ لوگ اپنی جماعت کو احمدیہ جماعت کہتے ہیں۔ مگر اہل اسلام مرزائی اور قادیانی کہتے ہیں۔ اگر اہل سنت والجماعت فرقہ غلامیہ کہیں تو مناسب ہے اور اگر ان لوگوں کو جماعت شیطانیہ احمدیہ کہا جائے تو شرعاً درست ہے۔ محمد اسعد عوبا لسہول غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند ۱۲ صفر ۱۳۴۱ھ روز سہ شنبہ

(کل جوابات صحیح ہیں) مرزا علیہ ما یستحقہ کے عقائد و اقوال کا امور کفریہ ہونا ایسا بدیہی مضمون ہے کہ جس کا انکار کوئی منصف فہیم نہیں کر سکتا۔ جس کی تفصیل جواب میں موجود ہے۔ بندہ محمود عفی عنہ دیوبند صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

واقعی مرزا اور اس کے متبعین کے کفر و الحاد میں ذرہ برابر شک نہیں۔ ان کی تکفیر علمائے حقانی پر ضروری ہے تاکہ عوام ان کے مکائد سے محفوظ رہیں۔ تمام اہل اسلام پر یہ بات ضروری ہے کہ ان سے بالکل مجتنب رہیں۔ نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں اور نہ ان کو اپنی مساجد میں داخل ہونے دیں اور نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں اور نہ ان کو مقابر میں دفن کریں۔ غرض تمام امور میں ان سے علیحدہ رہیں۔ بندہ محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عربی اسلامی دیوبند!

(الاجوبة كلها صحيحة)۔ ... شبیر احمد عفا اللہ عنہ دارالعلوم دیوبند

بے شک مرزا قادیانی علیہ ما علیہ نے اپنی جانب سے دین متین کے ہدم کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی اور علانیہ ضروریات و قطعیات شریعت محمدیہ کا جحود اور انکار کیا ہے۔ ایسے شخص کے کفر میں اگر تردد کیا جائے تو کفر اور اسلام میں امتیاز باقی نہ رہے۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون! محمد انور شاہ کشمیری عفا اللہ عنہ مدرس دارالعلوم دیوبند!

(الاجوبة كلها صحيحة) مرزا کی تحریرات سے ادعائے نبوت ظاہر ہے۔ مسیلمہ وغیرہ نے یہ دعوے بھونڈے طور سے کیا تھا۔ مرزا نے ایچ پیچ سے وہی فتنہ ہے۔ لیکن یہاں ذرا سانچے میں ڈھلتا ہے۔ دین فروشی کی بہت سی صورتیں ہیں۔ کوئی کسی کا تابع ہو کر دین سے پھرا۔ مرزا نے ایک نیا طریق نکالا اور خود نبی بنے۔ ارتداد کیا مگر پردہ سے مگر بالآخر چھپ نہ سکا۔ ہندوستان میں اور بھی مدعی نبوت ہوئے مگر مرزا نے سب کو مات کیا۔ علیہ ما علیہ۔ خاکسار سراج احمد رشیدی عفی عنہ خادم دارالعلوم دیوبند!

جوابات بالکل حق ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ معتقدین قطعی کافر و مرتد ہیں۔ اہل اسلام کو ان سے جملہ مراسم اسلامی کو ترک کرنا چاہئے۔ اس پر مرتدین کے جملہ احکام جاری ہونے چاہئیں۔ بندہ مرتضیٰ حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند ضلع سہارنپور!

الاجوبة كلها صحيحة!۔ ..... احقر الزمان گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند!

هذه الجواب صحيح! .... نور حسن شاہ ائی

ذالک حق صریح فماذالک بعد الحق الا الضلال ! احقر محمد احسان اللہ خان عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

مجیب آبادمسکنا۔

الجواب حق صحیح۔ عبدالرحمن پوریوی

الجواب صحیح۔ ...... نصیر الدین کوہاٹی عفی عنہ

الجواب صحیح من شک فیہ فقد خطاء!........ محمد ادریس غفرلہ سکروڈی ضلع سہارنپور

جواب درست ہے ..... عبدالسمیع مدرس مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح۔ احمد امین عفی عنہ

جوابات کل حق وصحیح ہیں۔ احقر محمد علی اظہر عفی عنہ بلیاوی

جوابات حق وصحیح ہیں۔ بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند ۲ صفر ۱۳۳۱ھ

جوابات حق وصحیح ہیں۔ محمد ابراہیم عفی عنہ بلیاوی مدرس دارالعلوم دیوبند

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ! . بازمحمد متوطن ڈیرہ اسماعیل خان

من قال سوا ذالک قد قال محالا!....... محمد ادریس کمرلائی

الجواب صحیح۔ .. ... بندہ عزیز الرحمن نظام پورے

الجوابات صحیحۃ فماذا بعد الحق الا الضلال! . ...محمد شفیق پنجابی

الجواب صحیح۔...... احقر محمد رئیس الحق بہاری عفی عنہ عظیم آبادی

الجواب صواب۔..... . بندہ نسیم الدین میمن سنگی

جوابات حق وصحیح ہیں۔ ایسے شخص کے کفروالحاد میں کیا تامل ہوسکتا ہے۔ جس کو خدا کافر کہے۔ اس کا کفر کیونکر نہ تسلیم کیا جائے اور مسلمان اس سے پھر کیونکر تعلق ومراسم اسلامی باقی رکھنے جائز تسلیم کریں گے۔ خدا ایسے شخص کے اثر بد سے ہر مسلمان کو محفوظ ومامون رکھے کہ جو نہ خود ہی خراب ہو بلکہ سینکڑوں بنی نوع انسان کو اپنے ساتھ لے کر ڈوبا ہو۔ مسلمانوں کو اس کے معتقدین وہوا خواہوں سے پرہیز کرنا سخت ضروری اور لازمی ہے۔ جب ان کے ساتھ مراسم قائم کرنے ایسے ہیں جیسے اور ہندوؤں کے ساتھ تو بالکل ان کو اس کا مصداق سمجھنا چاہئے: ’’ان الذین کفروا لو ان لھم مافی الارض جمیعا ومثلہ معہ لیفتدوبہ من عذاب یوم القیامۃ ماتقبل منھم ولھم عذاب الیم۔ یریدون ان یخرجوا من النار وماھم بخارجین منھا ولھم عذاب مقیم۔ المائدہ ۳۷ ‘‘...... احقر الزمن بندہ سید حسن عفی عنہ حسنی چاندپوری مدرس دارالعلوم دیوبند!

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ بلامرتیہ ۔فی الواقع مرزا اوران کے معتقدین ایسے ہی ہیں۔ ان سے پرہیز کرنا ضروری امر ہے۔ . . . احقر الزمن حبیب حسن!

بے شک مرزا غلام احمد کافر اور مرتد ہے۔ مسلمانوں کو اس سے اور اس کے تمام معتقدین سے ہر طرح پرہیز کرنا

چاہئے۔ وہ اور اس کے معتقد گمراہ اور دوزخی ہیں۔ مرزا وہ شخص ہے جس نے مسلمانوں میں اختلاف کی ایسی زبردست دیوار قائم کردی کہ مسلمانوں کی ترقی نہ ہوسکے اور ان کا شیرازہ منتشر ہوگیا۔ مرزا مرتد ہے اور اس کے معتقدین بھی مرتد ہیں اور مرتد اور مرتدہ کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی سب ایسے ہیں جن کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔

کتبہ احمد حسن غفرلہ ذوالمنن متوطن کیرانہ مدرس دارالعلوم دیوبند

لاریب مرزا غلام احمد کافر ہے۔ اس کے سارے متبعین گمراہ اور جہنمی ہیں۔ ان سے کسی قسم کا اسلامی برتاؤ کرنا جائز نہیں۔ اس کی چکنی چپڑی باتوں یا لچھے دار تحریروں میں جو لوگ گرفتار ہوگئے ان کے حال سے سمجھداروں کو عبرت حاصل کرنی زیبا ہے۔ بعض ان لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو لکھے پڑھے کہلائے جاتے ہیں۔ ان کی حالت دیکھ کر قلب الانسان بین اصبعی الرحمن الخ کی پوری تصدیق کرنا پڑتی ہے۔ ایسے دلائل قاطعہ کے ہوتے ہوئے جب لوگوں نے مرزا مذکور کو نبی کہنے میں تامل نہ کیا تو اس میں کیا شبہ ہوسکتا ہے کہ دجال کو خدا کہنے میں بھی ایسے ہی لوگ سبقت کریں گے۔ لہذا یہی نہیں کہ مرزا مذکور کے جمیع متبعین سے اسلامی طریقے کی شرعاً حرمت ثابت ہے۔ بلکہ ان کی حالت کو دیکھ کر خداوند عالم سے التجا کرنی ضروری ہے کہ وہ سارے مسلمانوں کا انجام بخیر کرے اور ایسے قعر ضلالت میں گرنے سے بچائے۔ آمین۔

۔۔ خادم الطلاب محمد اعزاز علی بریلوی غفرلہ مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ دیوبند

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر اور ارتداد میں ذرا شک وشبہ نہیں۔ تمام مسلمانوں کو اس کے معتقدین اور خلفاء اور اس کی تمام تصانیف اور تحریرات سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ ورنہ سخت مضرت پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس سے مسلمانوں کو سخت مضرت پہنچی ہے۔ فقط احمد شفیع بڈھانوی

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام متبعین بے شک مرتد کہے جانے کے قابل ہیں۔ پس جو احکام مرتد کے ہیں وہ بلاشبہ ان پر جاری کئے جائیں گے۔ یعنی حاکم اسلام جبر کرے گا اگر اپنے اقوال وعقائد سے وہ تائب ہوگئے تو فبہا۔ ورنہ بادشاہ اسلام پر ضروری ہے کہ انہیں سخت سزا دے اور ان کے ذبیحہ یا شکار کا کھانا یا معاملات مناکحت وقرابت بھی جائز نہیں اور علیٰ ہذا کسی معاملہ میں ان کی شہادت بھی لینی جائز نہیں اور اگر وہ مرجائے یا دوسری صورت پیش آئے تو مسلمان وارث اس کے اسلام کے زمانہ کا وارث ہوسکتا ہے اور ارتداد کے زمانہ کا نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!...... ...کتبہ محمد عبدالماجد ہنگو ے

اصاب المجیب۔......... قاضی محمد غلام یحییٰ عفی عنہ متوطن عیسیٰ خیل ضلع میانوالی۔ (پنجاب)

هذه الاجوبة المذكورة صحيحة لاشك فيها! ..... عبدالوہاب ضلع کوہاٹ۔

الامر هكذا! ...... علی صغیر غفرلہ اعظم گڈھی۔

كل واحد من الاجوبة صحيح حق صريح لاريب فيه! ... بندہ محمد اسماعیل عفااللہ عنہ بازہ بنگی۔

لاشك فى كفرهم وارتدادهم ومرقوا من الدين كما يمرق السهم من الرمية لادعائهم خلاف المنصوص القاطعة التى هى قطعية الثبوت والدلالة! .. ... العبد محمد جان الغزالی الروی۔

الجواب حق۔ .... محمد منیر چاٹگامی

الجواب هو الصحیحة! .... بندہ یحییٰ دربھنگوی

اقوال المرزاء القادیان ومن تبعه كافر بلا قوال المذكورة! .... محمد قربان بخاری

الجواب صحیح۔ .... محمد رضا غفرلہ منی پورے

الجواب صحیح۔ .... بندہ اسماعیل نواکھالی ثم اللہ دولت پوری

المجیب مصیب۔ .... عقیل احمد شیر کوٹی

الجواب صحیح۔ .... محمد ابراہیم عفی عنہ بردوانے

الجواب صحیح۔ .... محمد حمید اللہ سیالکوٹی مولوی فاضل

الجواب صحیح المجیب نجیح۔ .... بندہ غلام رسول ملتانی عفی عنہ

الجواب صحیح۔ .... بندہ عبدالحکیم نواکھالی

الجواب صحیح۔ .... محمد ابراہیم عفیع میاں والی خاص چکڑالہ

الجواب حق صریح۔ .... بندہ عزیز اللہ عفی عنہ نواکھالوی

الجواب صحیح۔ .... نذیر حسین امروہوی

الجواب صحیح۔ .... محمد رمضان ضلع شاہ پور

فرقہ قادیانی میں ادعائی نبوت ومسیحیت علانیہ طور سے کیا گیا ہے جو صریح نصوص کے مخالف ہے۔ صریح نص جیسے آیت ختم النبیین اور حدیث صحیح انا خاتم النبیین لا نبی بعدی موجود ہے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام بھی صریح حدیث مسلم شریف وغیرہ سے ثابت ہے۔ ان نصوص میں تاویل کرنے والا ضال ومضل ہے اور جو شخص صریح نصوص کا منکر ہو وہ کافر ہے۔ .... منصور علی عفی عنہ (مصنف فتح المبین)

الجوابات حق لا فیها شك! .... سید شریف ہزاروی

الجواب حق۔ .... سعادت علی عفی عنہ نگینوی

الجواب هو الصحیح۔.......... محمد عبداللہ عفی عنہ بنوی

الجواب الصواب۔ .... محمد بہرام ہزاروی

الاجوبة صحیحة۔.... محمد خالد البصری العربی

قد اصاب من اجاب۔ .... احقر العلماء سلطان محمود ساکن کوٹھیالہ شیخاں ضلع گجرات

المجیب مصیب لا ریب فیه۔ .... غلام مصطفیٰ راولپنڈی

الجواب صحیح۔ .... محسن خان پشاوری

الاجوبة كلها صحیحة۔ .... احقر محمد صدیق عفی عنہ شاہ پوری

الجواب صحیح۔ .... محمد امیر احمد مظفر نگری عفی عنہ

الامر ھکذا۔ ...... محمد احمد اعظم گڈھی

الجواب صحیح۔ ۔ ...... محمد عبدالحفیظ دربھنگوی

الجواب صحیح۔ .... حامد اللہ ملتانی

الجواب صحیح۔ ۔ ..... محمد عبدالمجید بریسالی

لقد اصاب من اجاب۔......... ابوالفضل محمد عبدالرحمن غفرلہ ولوالدیہ دربھنگوی

الاجوبۃ کلھا صحیحۃ۔... .... محمد عتیق اللہ غفرلہ مظفر پوری

الجواب صحیح لاشک فیہ۔ ..... محمد عبدالحی میمن سنگی عفی عنہ

الجواب صحیح۔ ۔ ۔ ۔ بندہ نور محمد میانوالی (پنجاب)

من ادعی بھذہ الدعاوی الباطلۃ فقد استحق الکفر بلاریب والجوابات المندرجۃ کلھا صحیحۃ عندی۔ ۔ ۔ ۔ عبدالحمید پشاوری بقلم خود

العجیب مصیب۔ مرزا فتح اللہ کی تکفیر میں جہاں تک سختی کی جائے کم ہے۔ اس نے شریعت غراء کے قطعی الثبوت عقائد کو بدل ڈالا۔ انبیاء و صحابہ کی توہین وتحقیر کی۔ وکفی بذالک کفراً وارتداداً۔ ۔ ۔ ۔

۔ .... شائق احمد عثمانی غفرلہ مدرس مدرس دیوبند

لاشک فی کفر ھذا الدجال ومن تبعہ۔... محمد امتیاز احمد غفرلہ مدرس اول مدرسہ سعیدیہ شاہجہان پور

الجواب حق البتۃ۔....... .... امید علی غفرلہ مدرس دوم مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہجہان پور

ھذہ الاجوبۃ صحیحۃ۔ ۔ ۔ عبدالمجید شاہجہان پوری

الاجوبۃ کلھا صحیحۃ۔ فقیر محمد عبدالحمید پھانوی

صح الجواب۔ ..... عبدالخالق عفی عنہ مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہان پوری

واقعی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ متبعین دائرہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں۔ جناب رسالت مآب ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کی نسبت مخبر صادق علیہ السلام نے خبر دی ہے۔ آپ کے تشریف فرما ہونے کا وقت ہنوز نہیں آیا۔ قطع نظر دیگر ملفوظات کفریہ کے ایسے شخص اور اس کے متبعین کو خارج عن الاسلام ہونے کے لئے صرف یہی دو دعوے کافی ہیں۔ جو صراحتاً نصوص شرعیہ کے خلاف ہیں۔ فقط۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ کتبہ عبدالرؤف عفی اللہ عنہ مدرس اول مدرسہ عین العلم شاہجہان پوری!

بلاشبہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد سے خارج ہیں اور مجھر بکلر اور ان کے ساتھ خلط ملط بلا ضرورت شرعیہ نہ چاہئے اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے۔ فقط۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ محمد ریاست علی عفی عنہ شاہجہان پوری

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی مشہورہ کے بعد اس کے اور نیز اس کے معتقدین کے کفر و ارتداد میں کسی مسلمان کو تردد کرنا چاہئے۔ دجالان ماضیہ کا دوسرا مقتدا اور پیشرو ہے۔ عاملہ اللّٰہ بما یستحقہ ۔ .....

...... کتبہ عبدالحکیم الامرتسری (مولوی فاضل منشی فاضل)

مرزا قادیانی کے عقائد مستحدثہ باطلہ جو اس کی تحریرات و تالیفات میں میری نظر سے گزرے وہ خلاف اصول شرعیہ نقلیہ ہیں۔ واقعی مورد حدیث سیاتی من امتی دجالون کذابون الحدیث کما رواہ السنن ہے۔ پس ایسے عقائد باطلہ کے پیروں و معتقدین سے اجتناب ضروری ہے۔ ان کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھنی چاہئے۔ کیونکہ وہ اہم ضروریات اسلام سے منکر ہیں۔ حررہ محمد آذق لدھیانوی بیدہ

الجواب صحیح۔ ولی اللہ لدھیانوی

الجواب صحیح۔ .. عبدالواحد بقلم خود

الجواب صحیح۔ .. بندہ عبدالرشید عفی عنہ لدھیانوی حنفی

الجواب صحیح وصواب۔ .... بندہ محمد موسیٰ مدرس مدرسہ اسلامیہ لدھیانہ

الجواب صحیح۔ ..... مسکین نظام الدین لدھیانوی

المجیب مصیب۔ مرزا قادیانی کے کفر اور الحاد میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہے۔ اس کا قرآن شریف شاہد ہے۔ فقط! بقلم انظام اللہ عفی عنہ

جب مرزا قادیانی کسی زمانہ میں لدھیانہ جناب شہزادہ والا گوہر صاحب کے مکان میں بطور کرایہ کے قیام کرتے تھے میں نے خود مرزا قادیانی سے پوچھا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بموجب حدیث شریف قرب قیامت میں دوبارہ دنیا پر تشریف لائیں گے یا نہیں۔ مرزا قادیانی نے میرے اور چند صاحبان اہل مجلس کے روبرو تین دفعہ انکار کیا۔ میں نے روبرو اسی وقت اپنی زبان سے کہہ دیا کہ آپ کو میں ضرور کفر پر جانتا ہوں۔ جملہ علماء کے دربارہ کفر کے فتوے کی تصدیق کرتا ہوں۔ پھر ہم اتنا کہہ کر ان کے مکان سے چلے آئے۔ العبد میاں جی رحمت اللہ امام مسجد جتاں محلہ ڈھیلواں بقلم خود۔

الجواب صحیح۔ حبیب الرحمن لدھیانوی

اجاب وصاب۔ عبدالغفار عفی عنہ رامپوری

ھذا ھو الجواب لانہ ادعی النبوۃ بعد ختم النبیین ومن ادعاھو دجال کذاب کما وردفی الحدیث فثبت کفرہ بلا تردد فلا یجوز معھم المناکحۃ والمشارکۃ فی الصلوۃ وغیرھا من امور الدین واللّٰہ اعلم بالصواب! حررہ محمد یوسف عفی عنہ مہتمم ومدرس مدرسہ انوار العلوم ریاست رامپور

مرزا قادیانی علیہ ما علیہ کے عقائد و اقوال اور اس کے متبعین کے احوال سے بخوبی ظاہر ہے کہ انہوں نے ملت بیضاء و شریعت غراء کی تحریف میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ بلکہ عقائد قطعیہ و مسائل مجمع علیہا سے صراحتاً انکار کیا اور جو شخص ضروریات دین کا منکر اور اس کے خلاف کا مدعی ہو بلا ریب کافر ہے۔ علمائے کرام نے اس کی تکفیر کی تصریح فرمائی۔ کما

بسملة وحمدلة الحمد لاهله والصلوة لاهلها جواب المجيب مثاب ويقال جاء الحق وزحق الباطل وويل للقادياني الغلماني بالقول القائل الا انهم هم الكفرة الفجرة ولكن لايشعرون بالعقائد الفاسدة الفاسقة بئسما اخترعوا واهتلكوابه انفسهم ان يكفروا بما انزل الله وبما اخبر به رسول الله ﷺ الا انهم هم المصداق لقول رسول الله ﷺ يكون في آخرالزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بمالم تسمعوا انتم ولا آباؤكم فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم رواه مسلم ص ٤ باب النهى عن الروايه عن الضعفاء والا حيتاط في تحملها مروجه كتاب ص ١٠ مقدمه مسلم ج ١ وعن عبدالله بن عمروابن العاصؓ قال ان في البحر شياطين مسجونة اوثقها سليمان بن داؤد يوشك ان تخرج فتقرأ على الناس قرآناً (وماهو بقرآن بل تغربه عوام الانسان) رواه مسلم حرره العاصي ابومحمود محمدالرحمن السنديپى مولداً اومسكناً الديوبندى تلمذا ۰ المدرس الا على فى المدرسة الحمادية الدهلكه!

مجیب نے مرزا غلام احمد قادیانی کے جوعقائد واقوال نقل کیے ہیں اگر حقیقت میں اس کے عقائد ایسے ہی تھے تو اس کے اہل سنت والجماعت واسلام سے خارج ہونے میں کسی کو کچھ شک وتردد نہیں ہوسکتا اور مسلمانوں کو اس کے معتقدین اور تحریرات سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ واللہ اعلم!.......... کتبہ محمد عبدالرحمٰن عفی عنہ مدرس مدرسہ ڈھاکہ۔

نعم الاجوبه صحيحة والقادياني المذكورا ستحق الكفرودعاويه باطلة بلاريب!

حرره ابوجعفر اخترالدين المدرس في مدرسة دهاكه۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد واقوال کے بارہ میں مجیب صاحب نے جو عبارتیں تحریر کی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانی مذکور بلاریب دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مسلمانوں کو اس کے تمام متبعین اور تصانیف سے ہر طرح پرہیز کرنا لازم ہے۔.......... حررہ محمد عبدالغنی عفی عنہ مدرس مدرسہ ڈھاکہ۔

الجواب صحیح۔.......... ... عبدالجبار قاضی کولوٹولہ کلکتہ۔

جوابات صحیح ہیں۔ اس لئے کہ اہل سنت میں داخل ہونے سے تو خود مرزا قادیانی کو انکار ہے۔ سنت کی بابت تو ان کا یہ خیال ہے کہ: هل النقل شئى بعد ايحاء ربنا۔ فاى حديث بعده نتخير! جماعت سے ان کا یہ خطاب: اخذنا من الحي الذى ليس مثله۔ وانتم عن الموتى رويتم ففكروا۔ اعجاز احمدی ص ۶۵ خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹! اب رہا ان کا مسلمان ہونا یہ ہو تا البتہ مسلمان ہونے کا وہ دعوے کرتے ہیں از مسلمان ہی ہونے کا نہیں۔ بلکہ نبی ہونے کا اور نبی سے بڑھ کر دعوے ہے مگر اس دعوے میں وہ متردد ہیں کبھی اپنے کو مجدد کبھی خلیفہ کبھی امام کبھی کرشن کبھی نبی اور کبھی مثیل نبی کہتے ہیں اور جو نبی نبوت کے دعوے میں متردد ہو وہ کاذب ہے اور نبی کاذب یقینی کافر ہے۔ واللہ اعلم!   ابوالبرکات عبدالرؤف عفی عنہ داناپوری۔

مرزا غلام احمد متوفی کے بعض حوارئین نے ایک اشتہار کی بنا پر اتمام حجت ہم مدرسین مدرسہ عالیہ کلکتہ کے نام بھی

کچھ پہلے بھیجا تھا۔ جس میں مرزا قادیانی کے دعوے مسیحیت و نبوۃ و رسالت کی تصریح تھی اور چونکہ ان دعاوی کا، با تجملہ ضروریات اسلام و ایمان ظاہر کیا گیا تھا جس سے صاف ظاہر تھا کہ نبوت و رسالت مستقلہ کا مرزا قادیانی مدعی تھا۔ لہٰذا اس کا اور اس کے جمیع امت کا امت محمدی سے خارج ہونا یقینی معلوم ہو گیا تھا اور فاضل مجیب کے پرزور اور مدلل تحریر نے تو بالکل اس متنبی مردود اور اس کے مومنین کی بے ایمانی کو اظہر من الشمس کر دیا ہے۔ فجزاکم اللہ خیر الخیراء!......

الراقم محمد یحییٰ سہسرامی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

الاجوبة صحيحة - العقائد التى قد صرح بها المرزا فى كتبه غير عقائد الاسلامية لا شك فيها انها من الكفريات فلاريب فى كفر معتقدبها، والله اعلم! ...... خادم القوم المدعو بعبدالاحد عفا عنه (دربھنگوی)

ولله درالمجيب المصيب فقداتى بجوابات صحيحة بلاريب وشك!

...... محمد عمر مدرس اول انجمن حمایت اسلام مونگیر۔

الجواب صحیح۔ ...... محمد یعسوب ندوی

الجواب صحیح۔ محمد عبدالشکور عُفی عنہ گورکھپوری ساکن مونگیر

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا! ابوالرضوان محمد عبدالرحمن ہیڈ مولوی ضلع اسکول مونگیر۔

المجیب مصیب۔ ...... ابوالمعانی بندہ محمد محبوب علی عُفی عنہ مدرس دوم ضلع اسکول مونگیر۔

۲۸۶۔ مرزا قادیانی کے اقوال مذکور رسالہ بعضے بدعت قبیحہ شنیعہ اور بعضے کفر ہیں جو سب کا یا کفریات کا معتقد ہو اس پر حکم کفر کا کیا جاوے گا جو بدعیات کا معتقد ہو وہ مبتدع ضال ہے اور دونوں حالتوں میں اہل حق کو ان سے تجنب لازم ہے۔ جیسا کہ رسالہ میں تفصیل مرقوم ہے۔ ...... اشرف علی تھانوی ۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۹ھ!

الجواب صحیح۔ ...... بندہ محمد ضرغام الدین عُفی عنہ مدرس مدرسہ احمدیہ فیض آباد۔

رسالہ ہذا کے صفحہ اول میں جو استفتاء مرقوم ہے اس کا جواب مجیب مصیب نے جس قدر بھی ارقام فرمایا ہے بلاشبہ وہ کل صحیح ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ نے جس قدر کفر و زندقہ ارتداد والحاد کا جال روئے زمین پر پھیلایا اس کی نظیر گزشتہ صدیوں میں کم ملے گی۔ عن ابى هريرةؓ عن النبى ﷺ قال لاتقوم الساعة حتى تقتتل فئتان فتكون بينهما مقتلة عظيمة دعوهما واحدة ولاتقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله، رواه البخارى ج۲ ص۱۱۱۳ فى باب علامات النبوة فى الاسلام حديث نمبر ۳۶۰۹ نسخه مروجه ج۱ ص۵۰۹ وفى غيره بطريق كثيرة ومثله فى صحيح المسلم ج۲ ص ۳۹۰ كتاب الفتن وشرائط الساعة وروى الدار قطنى عن ابن مسعودؓ قال قال رسول الله ﷺ ان الله عزوجل اختارلى اصحابا فجعلهم

اصحابی واصھاری وانصاری وسیجی من بعدھم قوم ینقصوھم ویسبوھم فان ادرکتموھم فلا تناکحوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم۔ انتہی ایسی مرزا قادیانی معہ اپنے تمام معتقدین کے یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان سب کے کفر وارتداد میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔ لہذا جملہ اہل اسلام پر فرض ہے کہ ان سب کے ساتھ وہی برتاؤ ومعاملہ اعتقاداً وعملاً کریں اور رکھیں جو کافر اور مرتد کے متعلق منصوص ومذکور ہیں۔ ..... فقیر ابوالطاہر ظہور احمد بگوی کان اللہ تعالیٰ لہ مدرس جماعت تکمیل مدرسہ عالیہ ہو گلی۔

الاجوبة کلھا صحیحة والعبارات المنقولة من کتبھم علی کفر القادیانی وارتداداتبا عه وجنوده صریحة واللہ تعالیٰ سبحانه اعلم۔ حرره الراجی عفوربه الکریم المدعو بمحمد سلیم عفی اللہ عنه صدر المدرسین فی المدرسة الھاشمیة الواقعة فی مسجد زکریا بمبئی!

ایسے عقائد کے معتقد اور اس کے اتباع کے کفر وارتداد میں کچھ شک وشبہ نہیں۔ مسلمانوں کو ان سے احتراز کرنا لازم ہے۔ فقط! .. .. کتبہ: زین محمد عفی عنہ خادم مدرسہ ہاشمیہ واقع مسجد زکریا بمبئی۔

ولله در المجیب اللبیب علی ماثبت من العقائد الباطلة لتابعی المسیح الفنجابی! وانا المسکین مھر الدین الخطیب الکورچوی مدرس المدرسة النظامیة عفااللہ عنه بمبئی!

لاشك ان المرزائین منحرفون عن الطریق المستقیم! احقر العبید عبدالحمید بھوپالی سندیافته مدرسه عالیه دیوبندصدر المدرسین للمدرسة النظامیه حفظھا اللہ!

باسمه سبحانه تعالی شانه۔ حمداً لمن جعل لنا شعائر دیننا الحنیف ذرائع قویة الی سبیل الحق والھدی ونصلی ونسلم علی ھادی البرو الاحسان۔ افضل الاساتذة الروحانیة واکمل المعجزات الباھرة فی الوری وعلی آله وصحبه الا خیار ذوی البرکات والمعالم الرشد کما یتمنی اما بعد ماثبة العلماء الکرام من عبارات الضال المضل عن الصراط المستقیم مرزا غلام احمد قادیانی فھو دال علی انحرافه عن الملة البیضاء التی قال اللہ سبحانه وتعالی فی شانھا ان الدین عنداللہ الاسلام وبتقدیر صحة ھذه العبارات بانھا من معتقدات المسیح الفنجابی فلا شك فی ارتداده عن الطریق الحق واللہ سبحانه وتعالی یحفظنا وجمیع المسلمین من مکائد ھذه الفرقة الطاغیة بحرمة سید البریة علیه افضل الصلوٰة واتم التحیة وانا العبد الراجی غفوربی ذی العرش المتین محمد سیف الدین عفااللہ عنه رب العالمین خادم المدرسة النظامیتالواقعة فی البمبائی!

ماکتب المجیب اللبیب فھو فیه مثاب ومصیب! کتبه: القاضی غلام احمد التھائی

المدرس فی المسجد الجامع فی بلدة بمبئی!

الجواب صحیح کتبه العبد محمد عبد الصمد واعظ و خطیب المسجد الجامعه بمبئی!

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین سب کے سب بے ایمان اور بد دین ہیں۔ کیونکہ اس کے اقوال ملتزم کفر ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب! محمد یوسف حسین حنفی عفی عنہ ... مدرس مدرسہ ... الہ آباد۔

بے شک اقوال مرزا کے کفر کی حد تک پہنچے ہیں۔ کسی مسلمان کو ان کے کفر ماننے میں تامل نہیں ہو سکتا۔

واللہ اعلم بالصواب! محمد یٰسین احمد ... الہ آبادی کان اللہ له!

جواب صحیح ہے۔ ... محمد الہ آبادی مدرس مدرسہ ... الہ آباد۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال کفریہ ہیں۔ لہٰذا اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

ابو سعید سید محمد عبدالحمید مدرس مدرسہ ... الہ آباد۔

لله در المجيب لاريب ان القاديانی واتباعه اخوان الشياطين لاشك في تكفيرهم اولئك اصحاب النار هم فيها خالدون - لا تجوز الصلوة خلفهم بل يجب على المسلمين اخراجهم عن المساجد كتبه ابو المكارم محمد عبد الرحمن المتخلص مقيس المدرس في المدرسة السبحانيه اله آباد!

لقد اصاب من اجاب! سید محمد ... مدرس مدرسہ اسلامیہ۔

صح الجواب بلا ارتياب والله اعلم بالصواب! محمد حسین ... الہ آبادی مدرس مدرسہ اسلامیہ۔

جوابات صحیح ہیں۔ عبدالمجید مدرس مدرسہ اسلامیہ الہ آباد۔

لقد دريتنا بما ترشح بقلم المجيب معتمداً وواثقاً على ماخذ المصنف نمقه العبد نذير احمد وفق له الخير مدرسه اسلاميه اله آباد۔

الجواب صحیح۔ برکت اللہ الہ آبادی مدرسہ اسلامیہ۔

لاريب في تكفير القادياني واتباعه وهم من الخاسرين والضالين لعنة الله عليهم اجمعين. حرره محمد متين اعظم گڈھی كوليادی تلميذ مولانا حكيم سيد نذير احمد صاحب سكندر پوری بلياوی مدرس اعلیٰ مدرسه اسلاميه اله آباد!

صح الجواب واليه المرجع والمآب! ...... محمد عبدالمجید خان الہ آبادی مدرسہ اسلامیہ۔

لاشك في كفر القادياني واتباعه من شك في كفرهم وعذابهم فقد كفر ولهم عذاب اليم!

محمد رضا خان اله آبادی مدرسه اسلاميه!

الجواب صحیح۔ کتبہ عبد الغفور مظفر پوری مولع بھروندی وارد حال الہ آباد مدرسہ اسلامیہ۔

لاشک ان القادیانی واتباعہ کفرۃ! حررہ المفتقر الی الصمد مسیح الدین عفا عنہ یحیی پوری الہ آبادی!

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر وارتداد میں کچھ شک وشبہ نہیں ہے۔ اس کے تمام معتقدین اور خلفاء سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ مرزا قادیانی مذکور کی تصانیف سے صاف طور پر دعوے نبوت معلوم ہوتا ہے کہ جو صریح حدیث لانبی بعدی کے خلاف ہے اور نیز اس کی تصانیف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صریح تحقیر ثابت ہوتی ہے اور تحقیر انبیائے کرام علیہم السلام کفر ہے۔ پس بنا علیہ اس کی اور اس کے معتقدین کے کافر ومرتد ہونے میں کچھ شک اور شبہ نہیں ہے۔ فقط!

احقر الزمن محمود حسن سہسوانی مدرس اول مدرسہ شاہی مسجد واقع شہر مرادآباد۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام سراسر کفر اور الحاد سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ دعوے نبوت اور انبیائے سابقین کی تحقیر اور ختم نبوت کا انکار نصوص قطعیہ کی تحریف وتبدیل وغیر ذالک من الکفریات سے مملو ہے۔ جس سے اس کا کفر وارتداد کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر ہے۔ وہ اور اس کے تمام ہم خیال کافر اور مرتد ملعون ہیں۔ ان سے ترک معاملات لازم اور واجب ہے۔ ان کو مسلمان سمجھنا اپنے کفر کا اقرار کرنا ہے۔ فقط! فخر الدین احمد غفرلہ مدرس دوم مدرسہ شاہی مسجد مرادآباد۔

مرزا قادیانی مذکور اور اس کے تمام مرید ہم خیال اور ہم عقیدہ کافر ومرتد ہیں۔ مرزا قادیانی کی تحریر سے توہین حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ نبینا ظاہر ہوتی ہے اور توہین ادنیٰ نبی بھی کفر ہے۔ چہ جائیکہ اولوالعزم رسول کی توہین۔ معاذ اللہ علاوہ ازیں دیگر عقائد باطلہ مثلاً زعم نبوت اس کے اور اس کے جملہ اتباع کے کفر کی بین دلیل ہیں۔ ان کے کفر میں کچھ شک نہیں۔ بندہ ولایت احمد عفی عنہ سنبھلی مدرس مدرسہ شاہی مسجد مرادآباد۔

بے شک مرزا غلام احمد قادیانی علیہ کے اقوال سے اس کی صاف ردت ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے جس قدر اقوال مذکورہ ہیں نصوص قطعیہ قرآنی واحادیث کے بالکل مخالف ہیں۔ ان اقوال کا معتقد منکر قرآن واحادیث کا ہے اور ان ہر دو کا یا ایک کا منکر قطعی کافر ہے اور چونکہ عقائد قادیانی وعقائد ایمانی کا اجتماع مثل آب وآتش کے وعلی ہذا اہل اسلام وقادیانین کا۔ لہذا نہایت ضروری ہے کہ ان میں باہم بالکل انقطاع ہونا چاہئے۔ خصوصاً مزاوجت اور صلوٰۃ کہ ان ہر دو میں بالکلیہ کوشش کر کے مفارقت وقطع تعلق کرنا چاہئے۔ اہل اسلام کو ہرگز ہرگز اپنی دختر نہ دینا چاہئے۔ ونیز اہل اسلام کو اپنی مساجد میں ان کو ہرگز داخل کی اجازت نہ دینا چاہئے اور جن اصحاب کو مساجد میں داخل کی اجازت ہو ان اصحاب کو ممانعت کر کے ان کے مرض متعدی سے اپنی مطہر مساجد کو صاف کرنا چاہئے۔ ونیز اہل اسلام ان اصحاب سے بوجہ اپنی لاعلمی کے اس وقت تک موانست کرتے رہے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ مفارقت اختیار کر کے بمقتضائے للصحبۃ تاثیر جو کچھ اس مرض متعدی کا اثر پیدا ہوا ہو اس کا استغفار کے ساتھ علاج کرنا چاہئے۔ فقط:

.... وما علینا الا البلاغ ارضوان علی عفی عنہ مدرس مدرستہ الغرباء واقع مسجد شاہی مراد آباد۔

فی الواقع اس مہمل عقیدہ والا شخص قطعاً کافر ہے۔ خادم العلماء والاطباء کبیر الدین عفی عنہ مراد آباد۔

جوابات صحیح ہیں.............. احقر علی نظر غفرلہ۔

لاریب مدعی نبوت خصوصاً اہل اسلام سے بوجہ صریح تخالف وتحریف نصوص قطعیہ واحادیث نبویہ ﷺ کے کافر ومرتد ہے اور علی ہذا اسی حکم میں اس کے امتی بھی ہیں۔ ان سے اجتناب وترک تعلقات اہم وضروری ہے۔........

.... راقم بندہ ابوالمظفر عبدالرشید غفرلہ بلند شہری۔

الجوابات صحیح....... .... احمد حسن غفرلہ مدرس دینیات مدرسہ بیوت مسلم ہائی سکول مراد آباد۔

الجوابات صحیح....... ابو حامد محمد نصر اللہ عفی عنہ مراد آباد۔

جو عقائد فاسدہ کہ اس رسالہ میں درج ہیں۔ اس کے قائل اور معتقد سے بیزار ہوں اور دونوں کو دائرہ اسلام سے خارج جانتا ہوں اور ایسا شخص پورا اس حدیث کا مصداق ہے کہ جس کی پیشین گوئی مخبر صادق ﷺ نے فرمائی تھی:"عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاهم لایضلونکم ولا یفتنونکم ، مسلم ص ۱۰ ج ۱ مقدمہ "روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرۃؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے ہوں گے آخر زمانہ میں فریب دینے والے جھوٹے لائیں گے تمہارے پاس حدیثیں کہ نہیں سنیں تم نے اور نہ تمہارے باپوں نے۔ پس بچو تم ان سے اور بچاؤ ان کو آپ سے۔ نہ گمراہ کریں وہ تم کو اور نہ فتنہ میں ڈالیں تم کو۔ پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسے بددینوں کی صحبت اور خلط ملط سے بچیں اور ان سے ہم کلام نہ ہوں اور نہ ان کی کتابیں دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کید قادیانی اور اس کے متبعین سے بچائیں۔ بجاہ النبی وآلہ واصحابہ ﷺ! .... فرخ بیگ عفی عنہ مراد آبادی۔

کسی شخص کے کفر کا فتویٰ دینا کچھ آسان امر نہیں مگر جو شخص نصوص متواترہ قطعی الدلالۃ کا منکر ہو اس کے کفر کو مسلمانوں پر ظاہر کرنا حاملان شرع اسلام کا فرض قطعی ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو خدا کے نزدیک ان سے بڑھ کر شاید ہی کوئی ملعون ثابت ہو۔ اسی مجبوری کی وجہ سے مرزا غلام احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کے کفر کا فتوے دیا جاتا ہے۔ میں نے خود اس سے سنا ہے کہ وہ بار بار تاکید سے کہتا تھا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ مجھ پر نزول وحی اسی طرح ہوتا ہے جیسے دیگر انبیاء پر۔ اس کے بعد مجھے اس کے کفر میں کوئی تامل نہ رہا۔ واللہ اعلم !..........

... میر عبدالکریم قریشی العلوی ساکن ضلع ہزارہ فقیہ اول ندوہ لکھنؤ سابق صدر مدرس مدرسہ محبوبیہ حیدر آباد دکن۔

فتویٰ تکفیر قادیان

شائع کردہ!

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

نوٹ: بعد میں اس رسالہ کو حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے "فسخ نکاح مرزائیاں" کے نام سے بھی شائع کیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

ناظرین آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر اہل اسلام میں نہ صرف اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ بلکہ تمام دینی عقائد اصول اور عبادات و معاملات میں بھی زمین آسمان کا فرق پیدا کر دیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے۔ سب سے پہلے اپنے کو صوفی منش ظاہر کیا پھر مجدد بنے پھر مہدی پھر نذیر۔ اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے پھر کرشن اوتار اور سب سے آخر میں نبوت کا دعویٰ شائع کیا اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔ مرزا قادیانی ابتداء دعویٰ میں نرمی سے کام لیتے رہے۔ جب جماعت کثیر ہوگئی تو غیر احمدیوں کو کافر قرار دیا اور ان سے عبادات و معاملات میں الگ رہنے کا حکم دیا۔ بہرحال مرزا قادیانی نے دنیا کے تمام کمالات کا مظہر اپنی ذات کو قرار دیا۔

مرزا قادیانی کے گدی کے جانشین

جب مرزا قادیانی مرے تو حکیم نور الدین نے حضرت ابوبکرؓ کا منصب سنبھالا۔ پھر جب وہ مرے تو حضرت عمرؓ کا زمانہ مرزا محمود دکھا رہے ہیں۔ مرزا محمود نے ہر چند اپنے ذاتی اسلام کی اشاعت میں کوشش کی مگر بجائے یگانگت کے مرزائی جماعت میں بیگانگت پیدا ہوگئی۔ مسٹر محمد علی نے لاہور میں بیعت (پیری مریدی) کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولوی احمد حسن امروہی قادیان سے الگ ہو کر لاہوری جماعت میں شامل ہوگئے۔ گوجرانوالہ میں ظہیر الدین اروپی نے الگ جماعت قائم کر لی اور عبداللہ تماپوری الگ بیعت لے رہا ہے۔ یہ چار مذاہب شاید اسلامی چار مذاہب کا نقشہ ہوں۔ مگر حضرات اسلامی چار مذاہب تو ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں۔ مرزائیوں میں تو باہمی کفر و اسلام کا فرق ہے۔ لاہوری جماعت قادیانی جماعت کو مشرک بتاتی ہے۔ کیونکہ اس نے مرزا قادیانی کے مشرکانہ الہام کو صحیح تسلیم کیا اور قادیانی لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مرزا قادیانی کے طریق مشرب سے انحراف کیا ہے۔ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ "میرے بعد یوسف آئے گا۔" بس اس سے یوں ہی سمجھ لو کہ وہ خدا کی اتار ہے۔ "ظہیر اروپی جو مرزا قادیانی کی سچی جانشینی کا دعویٰ ہے اور مرزا محمود کو غاصب اور کافر قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ قادیان کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا افضل ہے۔ کیونکہ وہ مکہ ہے جہاں ایک رسول نے جنم لیا تھا۔ عبد تماپوری کا دعویٰ ہے کہ اسے وہ انکشاف ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ اس کو اپنے بازو سے الہام ہوتا ہے اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوا سے خلاف فطرت انسانی ملوث ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ وزیر آباد کے پاس ہی سمبڑیال ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے ایک مرزائی محمد سعید نامی کو یہ خبط سوجھا ہے کہ مرزا قادیانی نے تجدید اسلام کو شروع کیا تھا۔ مگر آخر تک نہ پہنچ سکے۔

خدا تعالیٰ نے مجھے "قمر الانبیاء" بنا کر مبعوث کیا ہے۔ اس کے یہ عقائد ہیں کہ:

"شراب جائز ہے۔ اپنی رشتہ داری میں نکاح ناجائز ہے۔ حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ ختنہ ناجائز ہے۔ وغیرہ وغیرہ!" بہرحال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیح موعود مرزا قادیانی ہی تھے اور ان کا کلام وحی من اللہ ہے۔ اس کے مقابل اہل اسلام ان دونوں امور کے منکر ہیں۔ صرف منکر ہی نہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی کو شروع سے آخر تک کافر و مرتد قرار دیتے ہیں اور لین دین معاملات اور عبادات میں ان سے الگ ہیں۔ اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر و اسلام کا فرق ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں شادی ہو سکتی ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں کفن دفن نماز زکوٰۃ جنازہ بھی

الگ الگ ہے۔ بانمونہ ایک استفتاء جس کے متعدد (بلکہ اس سے بھی زیادہ) جوابات مختلف حضرات علمائے اسلام کی جانب سے دیئے گئے ہیں۔ ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اصولی فرق ہے فروعی اختلاف نہیں اور ایسے بعید اختلافات کے ہوتے ہوئے ہم انہیں اسلام میں داخل نہیں سمجھ سکتے۔ کوئی عقلمند اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا اور امید ہے کہ مرزائی بھی ہمیں یقین دلائیں گے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے مرزائی اعتقادیات کا نام و نشان کہاں تھا۔ انہوں نے اسلام کی پرانی چاردیواری کو مسمار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ ناظرین خود فیصلہ کریں گے کہ مرزائیوں نے اسلامی عمارت کو کس طرح مسمار کر دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

سوال (استفتاء)

بخدمت شریف جناب علمائے اسلام سلمکم اللّٰہ الیٰ یوم القیام! کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں:

۱ آیت: ’’مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد‘‘ کا مصداق میں ہوں۔
(ازالہ اوہام طبع اول ص۶۷۳، خزائن ج۳ ص۴۶۳)

۲ مسیح موعود (جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔ (ازالہ اوہام طبع اول ص۶۹۵، خزائن ج۳ ص۴۷۵)

۳ میں مہدی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (معیار الاخیار ص۱۱، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۸)

۴ ان قدمی ہذہ علی منارۃ ختم علیہ کل رفعۃ میرا قدم اس منارہ پر ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہو چکی ہیں۔
(خطبہ الہامیہ ص۷۰، خزائن ج۱۶ ص ایضاً)

۵ لا تقیسونی باحد ولا احدابی میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو۔ (خطبہ الہامیہ ص۳۵، خزائن ج۱۶ ص ایضاً)

۶ میں مسلمانوں کے لئے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔ (لیکچر سیالکوٹ ص۳۳، خزائن ج۲۰ ص۲۲۸)

۷ میں امام حسین (علیہ السلام) سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

۸ وانی قتیل الحب لکن حسینکم قتیل العداء فالفرق اجلی واظہر
(میں عشق کا مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمن کا مقتول ہے فرق بالکل ظاہر ہے۔) (اعجاز احمدی ص۸۱، خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)

۹ یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں۔ معاذ اللہ! (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷، خزائن ج۱۱ حاشیہ ص۲۹۱)

۱۰ یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱ حاشیہ ص۲۸۹)

۱۱ یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے۔ اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا۔
(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷، خزائن ج۱۱ حاشیہ ص۲۹۱)

۱۲ میں نبی ہوں اس امت میں۔ نبی کا نام میرے لئے مخصوص ہے۔ (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶، ۴۰۷)

۱۳ مجھے الہام ہوا ہے۔ (یا ایہا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً) (لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں) (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۷، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۰)

۱۴ میرا منکر کافر ہے۔ (حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷)

۱۵ میرے منکروں بلکہ شاکوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص ۱۸)

۱۶ مجھے خدا نے کہا ہے۔ [اسمع ولدی](اے میرے بیٹے سن!) (البشریٰ ص ۴۹ حصہ اول)

۱۷ لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا) (حقیقت الوحی ص ۹۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)

۱۸ میرا الہام ہے وما ینطق عن الھوای یعنی میں اپنی طرف سے نہیں بولتا۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶)

۱۹ مجھے خدا نے کہا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین یعنی خدا نے تجھے رحمت بنا کر بھیجا۔

(حقیقت الوحی ص ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)

۲۰ مجھے خدا نے کہا انک لمن المرسلین (خدا کہتا ہے کہ تو بلاشک رسول ہے۔)

(حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

۲۱ اتانی مالم یعط احد من العالمین۔ خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی۔

(حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

۲۲ اللہ معک یقوم اینما قمت (خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو ہے۔)

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷۱، خزائن ج ۱۱ ضمیمہ ص ۳۰۱)

۲۳ انا اعطیناک الکوثر خدا نے مجھے حوض کوثر دیا ہے۔ (انجام آتھم ص ۵۸، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲۴ (رایت) فی المنام عین اللہ تیقنت انی ھو فخلقت السموات والارض (میں نے اپنے آپ کو بعینہ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین آسمان بنائے۔)

(آئینہ کمالات ص ۵۶۴، ۵۶۵، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۲۵ میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں۔ (فتاویٰ احمدیہ حصہ دوم ص ۷)

جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو اس کے ساتھ کسی مسلمان کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟

الجواب: (۱) سی۔ از ریاست بھوپال

مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا جس شخص کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد و عورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔ مہر دستخط محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال ۳ رجب ۱۳۳۶ھ

(۲) از ریاست رامپور

جو شخص مرزا ئے قادیانی کے اقوال مذکورہ میں تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے۔ ایسے شخص کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے۔ اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائے قادیانی کی تصدیق کرے گا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔ دستخط ظہور الحسن محلہ پیلوار۔ ''ذالک کذالک۔ ''مظفر علی خان عفی عنہ عالیہ۔ ''الامر کما حررہ مولانا السید ظہور الحسن ''انصار حسین عفی عنہ ''فان القول ماقالت حذام۔ ''ذوالفقار حسین عفی عنہ ''الامر کذالک۔ ''فقیر سید تاثیر حسین عفی عنہ۔

(۳) از ریاست حیدرآباد

یہاں کے جوابات کی بجائے کتاب افادۃ الافہام بجواب ازالۃ الاوہام مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد انوار اللہ خاں مرحوم ناظم امور مذہبیہ کا مطالعہ کر لینا کافی ہوگا۔

(۴) از دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور (سنی)

اقوال مذکورہ کا کفر و ارتداد ہونا ظاہر ہے۔ پس وہ شخص جو ایسا کہتا اور عقیدہ رکھتا ہے اور جو اس کی پیروی اور تصدیق کرنے والے ہیں۔ وہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اہل اسلام کو ان سے مناکحت درست نہیں اور ان کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد مصدق قادیانی کا ہو جائے تو وہ فوراً مرتد ہو جائے گا اور نکاح اس کا فسخ ہو جائے گا اور تفریق لازم ہوگی۔ (مہر و دستخط عزیز الرحمان عفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند ۱۲ رجب ۱۳۳۶ھ)

الجواب صحیح گل محمد خاں مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ۔ الجواب صحیح اصغر حسین عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد رسول خان عفی عنہ۔ الجواب صحیح فقیر اصغر حسین عفی عنہ۔ اصاب المجیب محمد اعزاز علی عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد ادریس عفی عنہ۔ الجواب صحیح احمد امین عفی عنہ۔ الجواب صواب محمد تفضل حسین عفی عنہ الجواب صواب عبدالوحید عفی عنہ۔

(۵) از تھانہ بھون ضلع سہارنپور (سنی)

جو مسلمان ایسے عقائد اختیار کرے جن میں بعضے یقینی کفر ہیں۔ بحکم مرتد ہے اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اور اسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں۔ اور نکاح ہو جانے کے بعد اگر عقائد کفریہ اختیار کرے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔ (دستخط اشرف علی عفی عنہ حکیم الامت مصنف تصانیف کثیرہ ۶ ۱۳۳۶ھ)

(۶) مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور (سنی)

سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کئے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ ناجائز اور موجب کفر و ارتداد قائل ہیں۔ پس جو شخص ایسے عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں۔ وہ شرعاً مرتد ہوگا جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام تھا بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہو گیا اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہو جائے گا۔ قضاء قاضی اور حکم حاکم کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں "ارتداد احدهما (الزوجین) فسخ عاجل بلا قضاء. (شامی جلد ۲ ص ۴۲۵) لا یجوزله ان تزوج مسلمة الخ ویحرم ذبیحته وصیده بالکلب والبازی والرمی۔" محررہ عنایت الٰہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم ۱۹ اپریل ۱۹۱۸ء (فاتح قادیان ص ۸۷۷)

الجواب صحیح خلیل احمد۔ الجواب صحیح ثابت علی۔ الجواب صحیح عبدالرحمن۔ الجواب صحیح عبداللطیف۔ الجواب صحیح بلا ارتیاب عبدالوحید سنبھلی۔ قد اصاب من اجاب ممتاز میرٹھی۔ الجواب صحیح منظور احمد۔ هذا هو الحق محمد ادریس۔ الجواب صحیح عبدالقوی۔ الجواب الحق محمد فاضل۔ الجواب صحیح بدر عالم میرٹھی

جواب المجیب صحیح' علم الدین حصاری   المجیب مصیب' غلام حبیب پشاوری   ..ھذا الجواب حق' عبدالکریم ٹوکانوی۔   ھذا جواب صحیح' فصیح الدین سہارنپوری۔   جواب المجیب صحیح' محمد روشن الدین محمد پوری   الجواب صحیح' نور محمد۔ ..الجواب صحیح' وکیل الرحمٰن۔ ...الجواب صحیح' محمد نور چشتانی۔ ..الجواب حق' شریف احمد مظفر نگری۔

للہ در المجیب' محمد حبیب اللہ (عفی عنہم)

(۷) رائے پور ضلع سہارنپور (سنی)

جو شخص مسلمان ہو کر ان اقوال عقائد کا معتقد ہو وہ بلا تردد مرتد ہے۔ اس سے کوئی اسلامی معاملہ کرنا اور رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کر کے مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔ حررہ نور محمد لدھیانوی مہتمم رائے پور!

الجواب صحیح' عبدالقادر شاہ پوری ...الجواب صحیح' مقبول سبحانی کشمیری   مصدق' عبدالرحیم رائے پوری   مصدق' خدا بخش فیروزی' مجھے اتفاق ہے' محمد سراج الحق   جواب درست ہے' محمد صادق شاہ پوری   ھذا الجواب صحیح' احمد شاہ امام مسجد بھٹ۔   الجواب صحیح' اللہ بخش بہاول نگر۔

(۸) از شہر کلکتہ (سنی)

ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفر و شرک کا معجون مرکب ہے۔ پس ایسی حالت میں ان سے عقد مناکحت و مواخاة بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعث ارتداد و موجب تفریق نکاح ما سبق ہیں۔ واللہ اعلم! کتبہ عبدالنور مدرس اول مدرسہ دار الہدیٰ کلکتہ۔

الجواب صحیح' افض الدین   الجواب صحیح' ابوالحسن محمد عباس   مہر' عبدالنور   الجواب صحیح' محمد سلیمان مدرس مدرسہ دار الکتاب والسنۃ   الجواب صحیح' شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ   الجواب صحیح' احمد سعید انصاری سہارنپوری حال وارد کلکتہ۔   الجواب موافق الکتاب والسنۃ' عبدالرحیم   الجواب صحیح' محمد یحییٰ   الجواب صحیح' محمد اکرم خان سیکرٹری انجمن علماء بنگالہ ایڈیٹر اخبار محمدی کلکتہ ....الجواب صحیح' محمد یحییٰ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

لاریب فی صحۃ الجواب' محمد مظہر علی   لاریب فی الجواب' عبدالصمد اسلام آبادی مدرس   لاریب فی الجواب' مفتی اللہ شمس العلماء مدرس   الجواب صحیح' عبدالواحد مدرس دوم مدرسہ دار الہدیٰ   الجواب صحیح' محمد زید   الجواب صحیح' نیاز حسن از کلکتہ کولوٹولہ نمبر ۱ مسجد اہل حدیث ۲۴ رجب ۳۶ھ

(۹) از شہر بنارس (سنی)

مرزا قادیانی مسائل اعتقادیہ منصوصہ کا منکر ہے۔ لہٰذا اس عقیدہ رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت و استقرار نکاح ہرگز نہیں ہو سکتا اور تصدیق (مرزا قادیانی) بعد نکاح موجب افتراق و فسخ نکاح ہوگا۔ کتبہ محمد ابوالقاسم البنارسی مدرسہ عربیہ محلہ سعید نگر بنارس ۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ میں بھی اس تحریر کے موافق ہوں' محمد شیر خان مدرس کان اللّٰہ لہ ما کتب صحیح' حکیم محمد حسین خان.....الجواب صحیح' محمد عبداللہ مدرس کانپوری۔ ..الجواب صحیح' محمد حیات احمد۔ جواب صحیح ہے' حکیم عبدالمجید عفی عنہ۔

(۱۰) شہر آرہ (سنی)

اقوال مندرجہ سوال مرزا قادیانی کا حد کفر تک پہنچنا ظاہر ہے۔ بلکہ اس کے بعض اقوال سے شرک ثابت ہوتا ہے اور مشرکین کے حق میں وارد ہے۔ ''ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا الآیۃ'' اور مرزا کے منکر رسالت ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ بلکہ وہ خود مدعی نبوت و الوہیت ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ) جن جو لوگ ان اقوال کے قائل ومصدق ومعتقد ہیں۔ ہرگز وہ مومن نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ مخالطت ومجالست ومناکحت جائز نہیں۔'' قال تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ای لا تمیلوا الیہم بمودۃ ومخالطۃ ومجالسۃ ومناکحۃ ومداھنۃ ورضی باعمالکم فتصیبکم النار کما صرح بہ المفسرون المحققون من المتقدمین منہم والمتأخرین رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ ''بالجملہ قادیانیوں کے ساتھ کسی مسلمہ کا نکاح ہرگز جائز نہیں اور اگر نکاح ہو گیا تو تفریق کرا دینی چاہئے اور اگر کوئی مسلمان قادیانی ہو گیا تو اس کا نکاح بلا طلاق فسخ ہو گیا۔ اس کی عورت کسی مسلمان صالح سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب کتبہ ابو طاہر البہاری عفا عنہ الباری المدرس الاول فی المدرسۃ الاحمدیۃ۔ الجواب صحیح محمد طاہر ابن حضرت مولانا ابو طاہر دام فیضہ۔ قد اصاب من اجاب محمد حبیب الرحمٰن دربھنگوی۔

(۱۱) بدایوں (سنی)

مرزائیوں سے رشتہ زوجیت قائم کرنا حرام ہے۔ اگر لاعلمی سے کیا ہو گیا تو شرعاً نکاح ہی نہ ہوا۔ کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر کے ساتھ قطعاً حرام ہے۔ (ھکذا فی کتب الفقہ) اگر بعد نکاح کوئی مسلمان باغوائے شیطان عقائد کفریہ مرزائیہ کا معتقد ہو گیا تو اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اگر عورت معتقد ہوگی تو اس کا نکاح تو ٹوٹ رہے گا۔ مثل مرتدین کے ہو جائے گی۔

مہر محمد ابراہیم قادری بدایونی ... مہر محمد قدیر الحسن حنفی قادری الجواب صحیح محمد حافظ الحسن مدرس مدرسہ محمدیہ ..... الجواب صواب احمد الدین مدرس مدرسہ شمس العلوم ذالک کذالک شمس الدین قادری فریدپوری مہر محمد عبدالحمید ... الجواب صحیح حسین احمد واحد حسین مدرس مدرسہ اسلامیہ عبدالرحیم قادری محمد عبدالماجد منظور حق مہتمم مدرسہ شمس العلوم فضل الرحمٰن وانا پتی عبدالستار رضی عنہ۔

(۱۲) شہر الورو سنبھل (سنی)

مرزا کافر مرتد ملعون خارج از اسلام ہے اور ایک ہے ان تیس میں جن کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی ہے کہ میرے بعد تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے جو اپنے نبوت باطلہ کا دعویٰ کریں گے۔ حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور جو شخص غلام احمد قادیانی کا ہم عقیدہ ہے وہ بھی کافر ہے۔ مسلمان عورت اور مردوں کا نکاح ان مرتدین کے رجال ونساء سے

ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح پہلے ہو چکا تھا پھر زوجین میں سے کسی ایک نے ان کفریات کا ارتکاب کیا تو فوراً ہی نکاح ٹوٹ گیا۔ زن وشوہر کا جو تعلق ورشتہ تھا وہ منقطع ہو گیا۔ اب اگر صحبت ہوگی تو زنا ہوگا اور اولاد حرامی! حررہ العبد المسکین محمد عماد الدین سنبھلی السنی الحنفی القادری!

بے شک ایسے کفری قول کرنے والا اور ایسا عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہے اور مرتد اور اس کا مسلمانوں سے نکاح جائز نہیں۔ محمد ابوالبرکات سید احمد الوری سلمه الله القوی!

(۱۳) از آگرہ (اکبر آباد) و بلند شہر (سنی)

الف..... جو ان اقوال کفریہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا موجب افتراق ہے۔ فقط محمد نظام امام مسجد جامع آگرہ۔

ب..... ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں اور ایسا نکاح موجب افتراق ہے۔ سید عبداللطیف مدرس عالیہ جامع آگرہ۔

ج..... قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہو جائے اس کا نکاح فسخ ہوگا۔ (انتہی مختصر فقط) حررہ العبد الراجی رحمة ربه القوی ابومحمد دیدار علی الرضوی الحنفی المفتی فی جامعہ اکبر آباد۔

د..... عقائد مندرجہ سوال رکھنے والا قطعاً کافر ہے۔ عورت اس کے نکاح سے باہر ہے۔ اہل اسلام کو چاہئے کہ احکام و معاملات میں ان سے احتراز رکھیں۔ هکذا فی کتب الاسلام! خادم الطلبا محمد مبارک حسین محمودی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ضلع بلند شہر۔

(۱۴) از مراد آباد (سنی)

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ اس لئے اس کے تابعین سے رشتہ اخوت سلسلہ مناکحت تعلق محبت ربط ضبط شرعاً قطعی حرام ہے۔ ہرگز ہرگز ان اسلامی روپ کے کافروں سے مومنین کو کوئی دینی تعلق نہ رکھنا چاہئے۔ ان سے نکاح زنا ہوگا جو دین دونیا میں وبال ونکال ہے۔ خادم العلماء والفقراء غلام احمد حنفی قادری مراد آبادی ۱۸ رجب ۳۲ھ

(۱۵) شہر لکھنو (از حضرات شیعہ)

(نوٹ) حضرات شیعہ کے فتوے اس لئے محدود سے چند ہیں کہ ان میں سوائے مجتہد کے کوئی دوسرا فتویٰ نہیں دے سکتا اور مجتہد کا فتویٰ تمام افراد شیعہ کو ماننا پڑتا ہے:

الف..... الجواب ومن الله التوفیق عقد مسلم یا مسلمہ قادیانی یا قادیانیہ سے جائز نہیں۔ اور اگر کوئی

مسلم یا مسلمہ خدانخواستہ قادیانی مذہب اختیار کرے تو نکاح اس کا باطل ہو جائے گا۔ واللہ العاصم! ناصر علی عفی عنہ۔

ب باسمہ سبحانہ: جو شخص ان اقوال کا قائل اور ان معتقدات کا معتقد ہو۔ اس کا عقد ان مسلمین و مسلمات سے اور علی الخصوص مومنین و شیعیان اثنا عشریہ سے جو کہ ان معتقدات باطلہ کے قائل و معتقد نہیں ہیں۔ حرام و باطل ہے اور تصدیق ان عقائد کے بعد عقد بھی موجب افتراق و بطلان عقد ہے۔ حررہ السید آقا حسن!

ج باسمہ سبحانہ جو شخص ان تمام امور مندرجہ استفتاء کا معتقد ہو۔ وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ زن مسلمہ کا عقد ناجائز و باطل ہے۔ اور جس زن مسلمہ کا شوہر بعد الاسلام ان عقائد کا معتقد ہو جائے۔ اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔ بلکہ جمیع احکام کفر و ارتداد ایسے اعتقاد والے جاری ہو جائیں گے۔ واللہ یعلم! سید محمد حسن عفی عنہ!

(۱۶) شہر لکھنو ندوۃ العلماء (سنی)

جو شخص ان اقوال مندرجہ استفتاء کا مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں اور جو شخص کہ نکاح کے بعد ان اقوال کا مصدق ہو۔ اس کی یہ تصدیق ضرور موجب افتراق ہے۔ قال تعالیٰ "فان علمتموھن مؤمنات فلا ترجعوھن الی الکفار لاھن حل لہم ولا ھم یحلون لھن" خداتعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کرو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو کبھی کفار کو واپس نہ دو۔ نہ یہ (عورتیں) ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لئے حلال ہیں۔ واللہ اعلم! کتبہ محمد عبداللہ ۱۰ جمادی الآخر ۳۶ھ

جو ان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔ حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو الحماد محمد شبلی المدرس فی دار العلوم لندوۃ العلماء عفی عنہ!

مذکورہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں۔ عبدالودود عفی عنہ مدرس دار العلوم۔

ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے۔ مناکحت وغیرہ اس سے جائز نہیں۔ امیر علی عفا اللہ عنہ مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء۔

معتقد ان اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے۔ لہذا کسی مسلمہ کا نکاح ان سے جائز نہیں اور اگر نکاح کیا گیا ہو وہ عدم محض سمجھا جائے گا۔ و تفریق واجب ہوگی۔ حیدر شاہ فقیہ دوم دار العلوم ندوۃ العلماء۔

واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفر است و معتقد را بسر حد کفر رساند و کفر کہ بعد ایمان ارتداد است و با مرتد و مرتدہ نکاح اینا درست نیست۔ (واللہ اعلم بالصواب، حررہ الراجی الی رحمۃ ربہ الباری محمد عبدالہادی الانصاری حفید العلامۃ ملا مبین شارح السلم والمسلم اسکنہ اللہ فی اعلیٰ علیین)

میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی کی تحقیق کی۔ دوران تحقیق میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو۔ لیکن خدا اس کا بحر شاہد ہے کہ جس قدر میں تحقیق کرتا گیا۔ اسی قدر میرا یہ

اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا قادیانی کی تکفیر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔ حررہ ابوالھدیٰ متع اللہ الہ ایاد کان اللہ لہ حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنو!

(۱۷) از شہر دہلی (سنی)

الف ... فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے۔ اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔ حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ۔

ب ... مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کیلئے کافی ہیں۔ پس مرزا قادیانی اور جو شخص ان کے ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی ان سے ساتھ رشتے ناطے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔ حررہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی!

ج ... جو شخص مرزائے قادیاں کا ان اقوال مذکورہ میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ مناکحت کرنا ہرگز جائز نہیں اور تصدیق کے بعد موجب افتراق ہے۔ حررہ السید ابوالحسن عفی عنہ۔ الجواب صحیح۔ احمد سلمہ الصمد مدرس مدرسہ مسجد حاجی علی جان مرحوم دہلی۔ ما اجاب المجیب فھو حق جری ان یعمل بہ۔ حررہ ابومحمد عبیداللہ مدرس مدرسہ دارالھدیٰ کشنگنج دہلی۔

مرزائی ہو یہ اپنے کفر کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری مناکحت ومجالست کریں۔ ورنہ ایسے لوگوں میں مسلمان عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔ حررہ الراجی رحمۃ الحنان عبدالرحمن مدرسہ دارالھدیٰ!

د ... مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے اور جتنے اس کے (اقوال مندرجہ سوال میں) معتقد ہیں سب کافر ومرتد ہیں۔ ان کے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو! بچو اور اپنے بھائیوں کو ان سے بچاؤ۔ حررہ احمد اللہ مدرس مسجد حاجی علی جان دہلی۔ الجواب صحیح۔ عبدالستار کلانوری نزیل دہلی مفتی مدرسہ دارالکتب والسنۃ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ۔ عبدالعزیز عفی عنہ۔ عبدالرحمن عفی عنہ۔ عبدالسلام خلف مولوی عبدالرحمن ابوتراب عبدالوہاب عفی عنہ۔ لقد اجاب المجیب ابوزبیر محمد یونس پرتاپ گڈھی مدرسہ علی جان!

(۱۸) ہوشیار پور (سنی)

مرزائے قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے۔ اس کا رشتہ ونکاح کسی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کی تصدیق بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادم ارا کین انتظامیہ ندوۃ العلماء غلام محمد ہوشیارپوری۔ ھذا ھو الجواب الحق! کتبہ مولوی احمد علی عفی عنہ ذوالکفلے!

(۱۹) لودھیانہ (سنی)

الف۔ ایسے عقائد مذکور کا شخص کافر بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست نہیں ہے۔ کتبہ العبد العاجز علی محمد عفا عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ لدھیانہ

ب۔ چونکہ یہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر وارتداد ہے۔ اس لئے ایسے کافر ومرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔ حررہ رحمت علی مدرس مدرسہ غزنویہ محلہ دھولیوال! الجواب صحیح محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ نور محمد از شہر لودھیانہ۔ حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لدھیانہ محلہ صوفیاں

(۲۰) لاہور (سنی وشیعہ صاحبان)

الف۔ چونکہ مرزائے قادیانی اور اس کے پیروؤں کا کفر متجانب علمائے ہند وپنجاب قطعی ہے۔ لہذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائے گا۔ نور بخش (ایم اے) ناظم انجمن نعمانیہ لاہور!

ب۔ صورت مرقومہ میں جس قدر عقائد بیان کئے گئے ہیں از روئے قرآن وحدیث کے وہ سب باطل اور کفر ہیں۔ بلکہ بعض تو حد شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان عقائد کا مدعی جس طرح دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کے مرید اور معتقد بھی چونکہ لازماً اس حکم میں داخل ہیں۔ لہذا ان سے بہر طور معاشرت کرنا اور ان کو معابد ومساجد میں آنے دینا' ان پر نماز جنازہ پڑھنا' ان سے رشتہ وناطہ کرنا شرعاً سب ناجائز اور فعل حرام اور معصیت عظیم ہے۔ خاص کر ان کو لڑکی کا رشتہ دینے کی ممانعت تو نہایت ہی مؤکد اور اہم ہے (لان المرأة تاخذ من دین بعلها) کیونکہ عورت اپنے خاوند سے دین حاصل کرتی ہے۔ اس لئے کہ عورت ضعیف العقل ہونے سے سبب شوہر کے دین کو اختیار کر لیتی ہے:" اعاذنا اللہ وجمیع المئومنین من النفس الامارة بالسوء والضلالة بعد الهدیٰ (وهو العالم) من مبارك حویلی (لاہور) رقمه خادم الشریعة المطهره علی الحائری بقلمه

(۲۱) شہر پشاور معہ مضافات (سنی)

عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں اور تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے۔ تمام کتب فقہ میں ہے (وارتد احدهما فسخ فی الحال) کہ بیوی میاں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح فوراً فسخ کرتا ہے۔ حررہ محمد عبدالرحمن ہزاروی' الجواب صحیح' بندہ محمود شہر پشاور۔ عبدالواحد از پشاور' عبدالرحمن بقلم خود مفتی عبدالرحیم پشاوری' محمد خان پوری' محمد رمضان پشاوری' مولوی عبدالکریم پشاوری' حافظ عبداللہ نقشبندی۔

(۲۲) راولپنڈی معہ مضافات (سنی)

جو الفاظ مرزا غلام احمد کے اعتقادات میں ذکر ہوئے یہ تمام کفریہ ہیں۔ پس عورت مسلمان کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مسلمان تھا اور پیچھے وہ مرزائی ہو گیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ کتبہ عبداللہ تاجوری از راولپنڈی۔

الجواب صحیح عبداللہ عفا عنہ المدرس مدرسہ راولپنڈی۔ سید اکبر علی شاہ خطیب جامع مسجد محمد تقی قریشی خطیب راولپنڈی۔ محمد عبید امام راولپنڈی۔ محمد حسام الدین مدرس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی۔ عبدالرحمن بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم امام مسجد اہل حدیث صدر۔ سید فقیر شاہ از راولپنڈی۔

(۲۳) شہر ملتان معہ مضافات (سنی)

بالا تو جب یہ تمام اعتقادات صریح کفر والے ہیں۔ قائل و معتقدان کا خود بھی کافر ہے اور جو شخص ان کو باوجود ان اعتقادات کے مسلم و مجدد یا نبی و رسول مانے وہ بھی کافر اور مرتد ہے اور بحکم آیت "لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن" منکوحہ مسلمہ مرزائی و بالعکس نہ ابتداء صحیح ہے نہ بقاء۔ یعنی رشتہ مناکحت ہو سکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا۔ اسی طرح حقوق ارث سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ حررہ ابو محمد عبدالحق ملتانی۔

الجواب صحیح احقر العباد ابو عبید خدا بخش ملتانی عفی عنہ۔ خاکسار محمد علی عفی عنہ از ملتان

(۲۴) ضلع جہلم (سنی)

مرزائے قادیانی کے یہ دعاوی اور اسی قسم کے دوسرے دعاوی کفر و شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اس کا الہام ہے کہ (الارض والسماء معك كما هو معي۔ تذکرہ ص [illegible] طبع سوم) زمین آسمان جیسے خدا کے ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں۔ ایک اور الہام ہے کہ (یتم اسمك ولا یتم اسمی۔ تذکرہ ص [illegible] طبع سوم) خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو ناقص رہے گا مگر تیرا نام ضرور کامل ہو جائے گا۔ پہلے دعوے میں شرک جلی اور دوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا۔ اس لئے جو ان اقوال کا مصدق ہو وہ بلاشبہ کافر و مشرک ہے اور کسی مسلمہ کو جائز نہیں کہ کسی مشرک سے تعلق زوجیت قائم رکھے اور رشتہ زوجیت قائم ہونے کے بعد ایسے عقائد کا مصدق ہونا موجب افتراق ہے۔ علاوہ ازیں مرزا (محمود) نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو اس کی نبوت کا کلمہ نہیں پڑھتا۔ خواہ وہ مرزا کا مکفر نہ بھی ہو وہ کافر ہے اور اہل اسلام کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے۔ پھر مرزا نے توہین انبیاء میں کچھ کمی نہیں چھوڑی۔ (لولاك لما خلقت الافلاك۔ حقیقت الوحی ص ۹۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲) کے دعوے میں آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکت پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے آپ کو علت تکوین عالم بتاتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔ (پھر طرفہ یہ کہ دعویٰ ظلی ہے۔) انتہی مختصر۔ حررہ محمد کرم الدین از بھین ضلع جہلم تحصیل چکوال۔ نور حسین از بادشہانی۔ محمد فیض الحسن مولوی فاضل بھین ضلع جہلم۔

(۲۵) ضلع سیالکوٹ (سنی)

الف ۔ مرزا قادیانی کے عقائد کفریہ ہیں اور جو ایسے مذہب کا مصدق ہے۔ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے۔ (من بلفظ کفر یکفر وانا کل من ضحک علیه اواستحسنه اویرضی به یکفر (قواطع الاسلام) من حسّن کلام اهل الهوائ وقال معنوی اوکلام له معنی صحیح ان کان ذالك کفر من القائل کفر المحسن (البحر الرائق) ایما رجل سب رسول الله ﷺ اوکذبه اوعابه اوتنقصه فقد کفر باالله و بانت منه امرٔته (کتاب الخراج للامام ابی یوسف) ابو یوسف محمد شریف عفی عنہ کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ۔

ب ۔ مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو وہ بھی کافر ہے۔ لقولہ تعالیٰ: ’’ومن یتولهم منکم فانه منهم‘‘۔ ’’امام اعظم ابو حنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کے لئے چند مہلت مانگی تھی تو آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت طلب کرے گا۔ وہ کافر ہوگا۔ کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کا مکذب قرار دیا جائے گا کہ: (لا نبی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (الخیرات الحسان لابن حجر المکی) پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں کوئی کرے بھی تو کالعدم ہوگا۔ حررہ ابوالیاس محمد امام الدین قادری کوٹلی لوہاراں مغربی۔

ج ۔۔۔ ایسا شخص کافر ہے اور کافر سے نکاح درست نہیں جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ’’قال انا رسول الله اوقال بالفارسیة من پیغمبرم یریدبه من پیغامبر م یکفر‘‘ علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں کہ: ’’من ادعی النبوة فی زماننا اوصدق مدعیا لها اواعتقد نبیافی زمانه اوقبله من لم یکن نبیا کفر۔‘‘ ’’جو شخص ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے یا یہ اعتقاد رکھے کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ سے پہلے وہ شخص نبی تھا کہ جس کی نبوت کا ثبوت نہیں وہ کافر ہوگا۔ رقمہ ابوعبدالقادر محمد عبدالله امام مسجد جامع کوٹلی مذکور، سید میر حسن از کوٹلی لوہاراں، الفقیر السید فتح علی شاہ حنفی قادری از کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ۔

(۲۶) ضلع ہوشیار پور (سنی)

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی تصدیق کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اہل اسلام کے ساتھ ایسے شخص کا تعلق زوجیت جائز نہیں اور ازدواج کے بعد اس کے دعاوی کی تصدیق موجب فرقت ہے۔ حررہ نور الحسن جھلی مدرس مدرسہ خالقیہ کوٹ عبدالخالق، الجواب صحیح، اللہ بخش پپلاوی مدرس عربی مدرسہ خالقیہ، محمد فاضل گجراتی مدرس مدرسہ خالقیہ، عبدالحمید جسری از کوٹ عبدالخالق۔

(۲۷) ضلع گورداسپور (سنی)

عورت اگر مرزائی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا۔ چہ جائیکہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔ اگر بعد انعقاد نکاح یہ اعتقاد ہو

الزوجین کا ہو جائے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب! بندہ عبدالحق دیناگری مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ۔

(۲۸) ضلع گجرات پنجاب (سنی)

مرزا قادیانی کے مصدق سے اہل اسلام کا باہمی رابطہ ازدواج ہرگز درست نہیں۔ فقہاء نے بعض عبارات بھی مکفرہ فرمائی ہیں۔ جملہ یہ تو صاف کفریات ہیں۔ واللہ الہادی! حررہ العبد الاواہ الشیخ عبداللہ عفی عنہ از ملکا الجواب صحیح! بندہ عبداللہ از ملکہ۔

(۲۹) ضلع گوجرانوالہ (سنی)

الف۔ جو لوگ اعتقادات مذکورہ میں مرزا قادیانی کے معتقد و مصدق ہیں۔ ان سے علاقہ زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ حررہ حافظ محمد امین مدرس مسجد حافظ عبدالمنان مرحوم۔

ب۔ بے شک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے ان کے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں۔ حررہ عبداللہ المعروف بہ غلام نبی از سوہدرہ الجواب صحیح محی الدین نظام آبادی عفی عنہ عمر الدین معلم وزیرآباد مسجد بڑے والی۔ خاکسار عبدالغنی!

ج۔ بے شک مرزا کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کا شریک ثابت کرتا ہے۔ اس لئے مرزائیوں سے مناکحت ناجائز ہے۔ حررہ احمد علی بن مولوی غلام حسن از چک بھٹی۔

(۳۰) شہر امرتسر (سنی)

(۱)... مدعیان نبوت و رسالت کے ارتداد و کفر میں کوئی اہل ایمان و علم متردد نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کے لوگوں سے رشتہ ناطہ کرنا بالکل حرام ہے اور اگر بیوی یا میاں اب مرزائی ہو جائے تو نکاح واجب الفسخ ہے اور مسلمین اہل اسلام کا فرض ہے کہ گورنمنٹ سے ایسے قانون کے نفاذ کی اپیل کریں تاکہ ہمارے مذہب اور ضمیر کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو سکے کہ جس سے ہمارے حقوق تلف ہوں۔ کیونکہ مرزائی بجائے خود ہے جو مرزائیوں کو مسلمان تصور کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ختم رسالت وغیرہ بدیہیات دین کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں۔ بلکہ دراصل منکر ہیں۔ حررہ ابوالحسن غلام المصطفی الحنفی القاسمی الامرتسری عفا اللہ عنہ!

(۲)... مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ (شاہد عدل) ہیں جن کے سامنے اس کا ایمان بالکل ثابت نہیں ہو سکتا۔ بالخصوص کشتی نوح ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کر سکتا۔ پس جو لوگ اسے نبی مانتے ہیں ان سے محبت، دوستی، رابطہ، رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ لاتتخذوا الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ولقولہ تعالیٰ لایتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شیئی "امام و متولی مسجد کوچہ تکی امرتسر۔

(۳)... مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر

ہے۔ (دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری) لہذا جماعت مرزائیہ خارج از اسلام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتی ہے ولد الزنا ہوگی اور مرتد جب بغیر توبہ کے مرجائے تو اس پر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل و کفن کے گڑھے میں ڈالا جائے۔ (ملاحظہ ہو کتاب الاشباہ والنظائر)'' اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین ولا تجعلنا من المرزائیین۔ ''حررہ عبدالغفور الغزنوی عفا اللہ عنہ الجواب صحیح محمد حسین۔

(۴) ... مرزا قادیانی کا فتنہ اسلام میں آفات کبریٰ سے ہے۔ اس کا کفر علماء ربانیین نے قدیماً وحدیثاً ثابت کیا ہوا ہے۔ اہل اسلام کے اس باب میں کئی کتب ورسائل واشتہارات موجود ہیں اور وہ اسی عقیدہ کفریہ پر مر گیا ہے۔ اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اسی طرح کا عقیدہ رکھے وہ بھی بلا ریب بموجب شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰت والتحیہ کافر ہے اور مومنہ سنیہ سے اس کا نکاح فسخ ہے اور مومنہ سنیہ کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام ہے اور یہ نکاح باطل ہے۔'' قال اللہ عزوجل:'' لاھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن۔ '' الایۃ ھذا فقط واللہ اعلم! ابو اسحاق نیک محمد عفے عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ تقویۃ الاسلام امرتسر۔

(۵) ... بندہ کو مضامین بالا مذکورہ میں اتفاق ہے۔ واقعی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ دائرہ اسلام سے اس کو خارج کرتے ہیں۔ فقط محمد تاج الدین مدرس پی این ہائی سکول امرتسری۔

(۶) ... مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان دعویٰ نبوت کیا اور دیگر انبیاء کی توہین کی۔ بعض کو گالیاں دیں اور مذکورۃ الصدر سارے دعوے بھی کیے۔ جن کی بناء پر وہ خود کافر ہو کر مرا۔ اس کے ماننے والے بھی کافر۔ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کر لیا جائے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔

(۷) ... اقوال مذکورہ اکثر کفریہ ہیں جن کی تاویل سے بھی مخلصی کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ لہذا ان اقوال کا ماننے والا اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت پیدا کیا جائے اور اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو افتراق ضروری ہے۔ مسکین سلطان محمد بقلم خود جواب صحیح ہے۔ سلام الدین عفا اللہ عنہ۔

(۸) ... الجواب! جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مذکورہ بالا کا مصدق ہے اور ان کو صحیح مانتا ہے وہ شرعاً کافر و مرتد ہے۔ اور کافر و مرتد کا نکاح عورت مسلمہ سے ہرگز جائز نہیں اور اگر بعد از نکاح ناکح مرزائی ہو گیا تو فوراً نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ لہذا اعلان کرنا چاہیے کہ کوئی شخص مسلمان مرزائیوں سے زوجیت کا تعلق پیدا نہ کرے۔ حکیم ابو تراب محمد عبدالحق، الجواب صحیح ابو الفقر محمد شمس الحق امرتسر۔

(۹) ... جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت کرنا جائز نہیں۔ محمد داؤد غزنوی امرتسری۔

(۱۰) ... الجواب! قادیانی مدعی نبوت نے جو کچھ خارج از اسلام عقائد پھیلائے ہیں وہ صاف صاف اس

کے کافر ہونے پر بیّن ثبوت ہیں اور جس قدر اس نے اہل اسلام سے اظہار نفرت کیا ہے۔ اسی قدر ہم بھی اس کے ہم عقیدہ اور مریدوں سے نفرت کریں تو ہمارے مذہبی احساس کا نتیجہ ہوگا۔ اس لئے جملہ اہل اسلام کو ضروری ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں اور بالخصوص مناکحت اور کفن دفن سے ضرور اجتناب کریں۔ نور احمد عفی عنہ پسروری ثم امرتسری ۲۵ شوال ۱۳۳۸ھ الجواب صحیح، غلام محمد مولوی فاضل منشی فاضل اول مدرس دینیات اسلامیہ ہائی سکول امرتسر الجواب صحیح، محمد نور عالم مولوی فاضل منشی فاضل مدرس عربی اسلامیہ ہائی سکول امرتسر۔

(۱۱) ... میری مدتوں کی تحقیق میں اچھی طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر قطعی اور کذاب یقینی ہے اور جو لوگ دیدہ دانستہ اس کے تابعدار اور اس کے مذہب کے پابند ہیں۔ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ پس مسلمہ عورت کے ساتھ مرزائی مرد کا نکاح فسخ ہے: (لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن ۰) بلا طلاق اور جگہ نکاح جائز ہے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ ہونے دیں۔ ایسے کافر ہیں کہ پہلے زمانوں میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ والعلم عند اللہ! محمد علی عفا اللہ عنہ واعظ ۲۷ شوال ۱۳۳۸ھ

(۱۲) ... بحکم حدیث شریف: ”زوجوا من ترضون دینہ“ مرزائی سے مسلمان خاتون کا نکاح نہ ہونا چاہئے اور اگر ہو جائے تو فسخ کرالینا چاہئے۔ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری۔

(۳۱) فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (سنی)

امابعد! (۱) ... فنقول ان المرزا ادعی وفات المسیح (۲) ... القول بحیوۃ المسیح شرک (۳) ... الجنۃ والنار لاحقیقۃ لھما (٤) ... اللہ جسم غیرمتناہ (۵) ... النصوص لیست علی ظواھرھا (٦) ... فوقیۃ نفسہ علی رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم علما (۷) ... النبوۃ لنفسہ (۸) ... دوامھا بعد ختم الرسالۃ (۹) ... تحصیل النبوۃ بالاکتساب (۱۰) ... التمثل بعیسی بل بجمیع الانبیاء (۱۱) ... فضیلۃ نفسہ علی المسیح (۱۲) ... الاجراء الوحی (۱۳) ... ضرورۃ الایمان بہ (۱٤) ... المجالسۃ باللہ (۱۵) ... المجانسۃ بہ (۱٦) ... کونہ زوجۃ للہ (۱۷) ... ولد اللہ (۱۸) ... کونہ قیم اللہ فی کائناتہ (۱۹) ... واتحاد ذاتہ بذات اللہ (۲۰) ... شرکتہ فی صفۃ الخلق وقدرتہ، فھذہ عشرون امرا کلہ کفر یخالف الاسلام بل وتصدیق المرزائیۃ من الکفر اذ کفی منھا الرجل فی کفرہ واحد فکیف اذا اجتمعت جمیعھا فی قائلھا الاقوال ذلک وحدی بل صرح بکفرہ من الائمۃ المتقدمین القاضی عیاض فی الشفاء وملا علی القاری فی شرح الفقہ الاکبر وابن حجر واخرون فی مصنفاتھم۔“ (ملخصاً) عبدالحق بن مولانا عثمان عفا اللہ عنہ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ ولا یجوز لاھل الاسلام ان یعاملوا المرزائیۃ فی امر دنیا کان او غیر دین۔ ابوالعزیز محمد فضل بن امولوی محمد اعظم مرحوم فتح گڑھی۔

مرزائیوں سے نکاح ہی درست نہیں۔ چہ جائیکہ افتراق کی حاجت ہو۔ محمد عبداللہ فتح گڑھی

تمت ھذہ الفتاوی فالمرجو من المسلمین ان یعملوا بھا!

استنکاف المسلمین عن مخالطة المرزائیین!

یعنی

مرزائیوں سے ترک موالات

شائع کردہ!

انجمن حفظ المسلمین امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عن ابی سعید و مالک بن انس مرفوعا (یخرج) قوم یحسنون القیل و یسیئون الفعل یقرء ون القران ولا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة. (رواہ ابوداؤد شریف)

حضرت ابوسعید اور مالک بن انس سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو بہت اچھی اچھی باتیں کرے گی مگر کام بہت برے کرے گی۔ قرآن پڑھے گی مگر اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ اسلام اور (اسلامی ہمدردی) سے اس طرح باہر نکل جاوے گی جیسا شکار (کے جسم) سے تیر نکل جاتا ہے۔

استنکاف المسلمین
عن
مخالطة المرزائیین

یعنی مرزائیوں سے ترک موالات

جس میں قرار پایا ہے کہ حسب فتاویٰ علمائے کرام (سنی و شیعہ) مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک ہونا منع ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائی جماعت کے عقائد اہل اسلام کے خلاف ہیں۔ وفات مسیح کا مسئلہ ثابت نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں اور یہ کہ مرزائی اور ایران کے بابی مذہب کے پیرو ہمارے نزدیک یکساں ہیں اور یہ کہ جو شخص مرزا غلام احمد کی نسبت حسن ظن رکھے یا اس کے کفر کا اظہار کرے وہ بھی مرزائی فرقہ میں داخل ہے نہ اس کی امامت جائز ہے اور نہ جنازہ۔

چار ضروری سوال و جواب

(ماخوذ از رسالہ تائید الاسلام لاہور ۲۰ جولائی ۱۹۳۰ء)

سوال...... کیا مرزائیوں کا یہ کہنا درست ہے کہ حضرت مسیح کی قبر محلہ خانیار سرینگر کشمیر میں موجود ہے؟

جواب.... مرزا قادیانی پہلے کہتے تھے کہ مسیح کی قبر گلیل یا شام میں ہے اب کہتے ہیں کہ ایک نئی انجیل کی رد سے مسیح کی قبر کشمیر میں قرار پائی ہے کچھ عرصہ کے بعد کچھ عجب نہیں کہ مسیح کی قبر قادیان میں قرار پا جائے بہرحال مرزائیوں کا یہ خیال چند وجوہ سے غلط ہے۔ اوّل یہ کہ محلہ خانیار میں جو قبر ہے وہ کسی مسلمان بزرگ کی ہے کیونکہ وہ قبلہ رخ ہے ورنہ اس کا رخ بیت المقدس کو ہوتا۔ دوم یہ کہ حضرت مسیح کا کشمیر میں بقول مرزا قادیانی ۸۷ سال تک رہنا اور کسی ایک کا بھی عیسائی مذہب قبول نہ کرنا ناممکن ہے۔ سوم یہ کہ کسی دلیل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کون راستے سے کشمیر میں آئے جس قدر ایسے حوالے دیے جاتے ہیں وہ یا تو جھوٹی انجیلوں سے ہیں کہ جنھیں خود اہل انجیل عیسائی بھی تسلیم نہیں کرتے اور یا مشتبہ عبارتوں سے امکانی طور پر ثابت کیا جاتا ہے۔ چہارم یہ کہ کسی جغرافیہ دان یا کسی عیسائی سلطنت نے اس کی تصدیق نہیں کی یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ان کو اپنے نبی کی قبر کی خبر نہ ہو۔ پنجم یہ کہ خود کشمیری روسائے مقام علمائے کرام کی تحریریں اس خیال کی سخت تردید کر رہی ہیں۔ جناب مفتی حسام الدین صاحب مفتی اعظم کشمیر لکھتے ہیں کہ اسلام سے پہلے ہندو مذہب کے سوا کشمیر میں یہودی اور عیسائی مذہب کا نام و نشان تک نہیں ملتا اور نہ کوئی ملکی تاریخ ثبوت دیتی ہے اور نہ ہی کسی فرد بشر کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر میں عیسائیت بھی تھی اور محلہ خانیار میں ایک مسلمان بزرگ کی قبر ہے اور جن کا یہ خیال ہے کہ یہ حضرت مسیح کی قبر ہے محض جھوٹ بالکل لغو اور بے بنیاد ہے۔ ہاں بعض تواریخ میں لکھا ہے کہ اس بزرگ کا نام یوز آسف تھا شاید مرزائیوں نے اسے بگاڑ کر یسوع سمجھ لیا ہو ورنہ یہ غلط ہے کیونکہ تاریخ اعظم کشمیر و کتاب یوز آسف و بلوہر حکیم اور کتاب اکمال الدین عربی ص ۲۸۸ میں صاف لکھا ہے کہ یہ یوز آسف راجہ جلسیر کا زاہد تارک الدنیا لڑکا تھا حکیم بوہر لنکا سے اسے مذہبی تعلیم دینے آتا تھا تکمیل تعلیم کے بعد ایک دفعہ وہ نصف شب کو غیر ملک کو چلا گیا اور یاد الٰہی میں معروف رہا پھر اپنے وطن مالوف (سلابت) کو واپس آیا۔ اور چند ایام وہاں ٹھہرا پھر ہمیشہ کے لیے اہل وطن کو خیرباد کہہ کر کشمیر آ گیا اور وہیں مرا۔ اس امر کی تصدیق کئی بعض معتبر اشخاص سے بھی کی ہے جیسے مولوی صدر الدین صاحب، قاضی محمد سعد الدین صاحب، مولوی عماد الدین صاحب، قاضی محمد شریف صاحب سید حسن شاہ صاحب از کشمیر وغیرہ۔

سوال...... کیا مرزائی کا جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب.... نہیں کیونکہ مرزائی ہمارے نزدیک کافر ہیں اور جنازہ مسلمان کا ہوتا ہے۔

(مولوی غلام قادر مرحوم بھیروی)

سوال...... جو اہلسنّت مرزائی کا جنازہ پڑھے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب...... اس سے علانیہ توبہ لینی چاہیے کیونکہ قرآن شریف میں ہے۔ لا تصل علی احد منھم مات ابداً (توبہ۸۴) (کتبہ مفتی محمد عبداللہ ٹونکی لاہور حال وارد کلکتہ)

سوال...... جو مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب...... مرزا انبیاء کی توہین کرتا ہے نصوص قطعیہ کا منکر ہے۔ مدعی نبوت ہے اس لیے اس کے کفر میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا اب جو شخص شک کرے گا وہ یا تو در پردہ مرزائی ہوگا یا منافق۔

استنکاف جمیع المسلمین عن المخالطة بالمرزائیة المسیحین

الحمد لاھلہ والصلوٰۃ علی اھلھا

ناظرین! آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر اہل اسلام کو بظاہر دو مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف سنی شیعہ کے ساتھ ان کا اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے بلکہ لین دین، عقائد، اصول اور عبادات و معاملات میں بھی زمین و آسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے۔ سب سے پہلے اپنے آپ کو صوفی منش ظاہر کیا۔ پھر مجدد بنے۔ پھر حکم، پھر نذیر، اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے۔ پھر کرشن اوتار اور سب کے اخیر نبوت کا دعویٰ شائع کیا اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اہل اسلام کے سامنے صرف مسیح موعود ہونے کا دعویٰ پیش کیا تھا جسے باخبر اور دقیقہ شناس اہل اسلام نے بڑے زور وشور سے رد کیا۔ مگر درحقیقت ان کا صرف ایک ہی دعویٰ نہ تھا۔ بلکہ ان کی کتاب ''آئینہ کمالات'' دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حسب عقیدہ فلاسفہ یونان آپ کے متعدد دعوے تھے اور آپ اس امر کے معتقد تھے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر جناب رسالت مآب حضرت خاتم المرسلینﷺ کے بابرکت عہد تک سلسلہ نبوت کا ایک دور ختم ہوا جس میں تمام انبیاء و رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین اپنی جسمانی حالت میں دنیا میں آکر اپنے اپنے مقررہ وقت پر تبلیغ رسالت کرتے رہے آنحضرتﷺ کے بعد دوسرا دور شروع ہوا جس میں پھر وہی انبیاء اور رسول روحانی طور پر وقتاً فوقتاً فرداً فرداً تشریف لا کر امت محمدیہ کو مذہبی غلطیوں سے بچا کر راہ راست پر لاتے رہے۔ یہی بروز انبیاء کا معنی ہے جو ظہور مہدویت کے مترادف ثابت ہوتا ہے۔ گویا ہر ایک صدی کا مجدد کسی نہ کسی نبی یا رسول کا مظہر رہا۔ اب چونکہ پنجاب میں نئی روشنی نے اسلام میں بہت سی رخنہ اندازیاں ڈال دیں۔ اور مجموعی طور پر تھا۔ اسلامی دنیا میں وہ نقص پیدا ہو گئے تھے کہ جو گذشتہ انبیاء کے اپنے اپنے زمانہ میں ایک ایک ہو کر پیدا ہوئے تھے۔ اور انبیاء فرداً فرداً مبعوث ہو کر ان نقائص کو رفع کرتے رہے اس لیے چودھویں صدی کے آغاز میں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ آنحضرتﷺ کے ماتحت خدمت گذار ہونے کی حیثیت میں وہ تمام پاک روحیں مرزا غلام احمد قادیانی میں ظاہر ہو کر مسیح موعود کی صورت اختیار کریں۔ اب ثابت ہوا کہ مسیح موعود وہ مسیح نہیں ہے کہ جس کی نسبت سنی شیعہ کا متفقہ اعتقاد ہے کہ وہ بجسدہ العنصری آسمان پر زندہ اٹھایا گیا اور پھر آسمان سے اترے گا بلکہ یہ مسیح محمدی ہے جو اس مسیح ناصری سے (معاذ اللہ) بہتر ہے اور یہ مسیح درحقیقت تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ہے۔ پھر مرزا قادیانی اپنی کتاب

نزول المسیح میں لکھتے ہیں کہ اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے مجھے ان تمام نبیوں کے نام سے پکارا جو حضرت آدم علیہ السلام سے تا ایندم مبعوث ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو کمالات مسیح محمدی میں ظہور پذیر ہوئے ہیں آج تک کسی میں نہ ظاہر ہوئے اور نہ ظاہر ہونے کی امید ہوسکتی ہے۔ مرزا قادیانی نے اسی اصول پر اپنے عقیدت مندوں میں تمام وہ اپنے شطحیات درست اور مطابق واقع کر دکھلائے جو اہل سنت اور شیعہ کے نزدیک کفریات کی حد سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ دنیا کے موجودہ مذاہب پر نظر ڈالنے والے اس نتیجہ خیال تک بخوبی پہنچ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے جو کچھ بھی کیا ہے زیادہ تر مرزا محمد علی باب کی تعلیم سے حاصل کیا ہے اگرچہ مہدی جونپوری و سرسید کی تقلید بھی کی ہے) اس نے ہی اپنی کتابوں میں روح اور روحانی کا لفظ کثرت سے استعمال کیا تھا اور بتایا کہ نبی مظہر الٰہی ہوا کرتا ہے جو وہ بولتا یا کہتا ہے وہ خدا کا فعل یا قول ہوتا ہے۔ نہ فرشتہ کی ضرورت اور نہ وحی کا تحقق اور نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ قیامت تک کھلا رہے گا۔ ختم رسالت کا بھی منکر تھا اور زمانہ حال کے مطابق نئی شریعت کا مدعی تھا۔ چنانچہ قرآن مجید کو منسوخ قرار دے کر اپنی طرف سے ایک الہامی کتاب (ایقان) کا دعویدار ہوا۔ شروع شروع میں مغلوب رہا۔ پھر زور پکڑا۔ سلطنت نے کچھ توجہ نہ کی۔ اس کی جانباز معتقد قرۃ العین عورت نے اس کا ہاتھ بٹایا اور جب اس کے قریبی رشتہ دار اور اساتذہ مزاحم ہوئے تو اپنے ہمرازوں کے ہاتھ انہیں قتل کرا دیا۔ پھر قرۃ العین کا فتنہ ایران میں یہاں تک بڑھتا گیا کہ جہاں وہ تبلیغ کے لیے جاتی اپنے مخالفین پر تلوار چلانے کا حکم دیتی۔ آخر الامر سلطنت نے تنگ آ کر اسے اور اس کے پیر محمد علی کو قتل کرا دیا۔ مگر مرتے مرتے اپنی جماعت میں یہ عقیدہ مستحکم کر گیا کہ جو بابی مذہب میں داخل نہیں وہ کافر ہے۔ بعینہ یہی چال مرزا قادیانی بھی چلے۔ آغاز دعاوی میں نرمی سے کام لیتے رہے۔ جب جماعت کثیر التعداد ہوگئی تو غیر احمدیوں کو (خواہ سنی تھے یا شیعہ) کافر قرار دیا اور ان سے عبادات اور معاملات میں الگ رہنے کا حکم دیا اس سے بڑھ کر مرزا محمد علی کے ساتھ اور کیا مشابہت ہوسکتی ہے کہ جیسے اس نے حدیث (انا مدینة العلم الاعلی بابها) (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۱۴ باب فی علم) میں تصرف کر کے خود علی اور خود ہی باب العلم بن بیٹھا۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے آیہ (یاتی من بعدی اسمه احمد) (الصف ۶) کے ماتحت خواہ مخواہ داخل ہونے کے بعد غلام کا لفظ مرزا غلام احمد سے ہٹا دیا۔ اسی طرح دونوں کی تعلیم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہی اصول کے پابند تھے بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ جس قدر آج تک مدعی مہدویت گزرے ہیں سب کا نصب العین ایک ہی رہا ہے اور بستان مذاہب اور کتاب الملل والنحل جن کی نظروں سے گزری ہیں ان سے پوشیدہ نہیں کہ آج سے پہلے کئی مہدی گزر چکے ہیں جن میں سے سلطان جلال الدین اکبر کا نام خصوصیت سے لیا جاسکتا ہے کہ جس نے دین الٰہی کی بنیاد رکھی تھی لیکن دعویٰ مسیحیت میں مرزا محمد علی بابی اور مرزا غلام احمد قادیانی اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ایرانی مسیح اور پنجابی مسیح کا گو دعویٰ متحد ہے مگر فرق اتنا ہے کہ ایرانی مسیح شیعہ مذہب میں پیدا ہوا اور پنجابی مسیح اہل سنت کا ایک فرد تھا۔ پھر وہ ایرانی مسیح ایک سید مہدی کا قائل ہوا جو اس سے پہلے دس سال مدعی مہدویت بن کر مر گیا اور پنجابی مسیح کل دعاوی کا خود ذمہ دار بنا۔ ایرانی مسیح کا مرنا ہی تھا کہ پنجابی مسیح اس سے بڑھ کر چار قدم آگے بڑھا اور روایات مذہبی کو توڑ توڑ کر ایسا سیدھا کیا جو ایرانی مسیح کے خواب وخیال تک بھی نہیں آتا تھا۔ بہرحال مرزا قادیانی نے دنیا کے تمام کمالات کا مظہر اپنی ذات کو قرار دیا اور جب خود سب کچھ بن بیٹھے تو جن جن پیغمبروں اور بزرگوں کے الگ الگ مشہور اور متبرک مقامات تھے یہ ضرور تھا کہ مرزا قادیانی کا مسکن اور مولد بھی ان سے موسوم ہوتا اس لیے مرزا قادیانی نے قادیان کی نسبت حسب ذیل دعاوی شائع کیے۔

اوّل یہ کہ...... قادیاں کادیاں نہیں کیونکہ قدعہ جو ظہور مہدی کا مسکن ہے قادیاں سے ملتا جلتا ہے۔ بڑی کوشش اور زرکثیر خرچ کرنے سے سرکاری کاغذات میں کاف کو قاف سے تبدیل کرایا۔ حالانکہ یہ ایک ادبی غلطی تھی کیونکہ کادی کیوڑے کو کہتے ہیں یہاں کیوڑہ فروش ارائیوں کی آبادی ہوگی جیسے بٹالہ میں کادی قوم کے افراد موجود ہیں۔ مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا ہے کہ قادیاں قاضیان تھا۔ ان کے باپ دادا قاضی تھے۔ مگر یہ تحقیق دوطرح سے مخدوش ہے اوّل یہ کہ مسیحیت پیدا کرنے میں اسے کچھ دخل نہیں۔ دوم یہ کہ اس وقت اس قصبہ کا نام قاضیاں والا چاہیے تھا نہ قاضیان مگر مرزا قادیانی کے اس خیال سے ممکن ہوسکتا ہے کہ کادی (کیوڑہ فروش) کی جمع کادیان ہوگی نہ کہ قاضی کی۔

دوم یہ کہ...... قادیاں دارالامان ہے کیونکہ جب **لولاک لما خلقت الا فلاک** کا مصداق (معاذ اللہ) مرزا وہاں موجود ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کو دارالامان یعنی مکہ نہ کہا جائے۔ مرزا قادیانی نے اس دعویٰ میں جناب خاتم المرسلین کا مظہر ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور مَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا کے تحت میں قادیاں کو داخل کیا۔

سوم یہ کہ...... وہ مدینۃ النبی ہے کیوں؟ جب (معاذ اللہ) مرزا قادیانی نبی ہیں تو قادیاں کو مدینۃ النبی کہنے میں کیا مضائقہ ہے۔ قادیاں ہی مکہ ہے اور قادیاں ہی مدینہ منورہ۔ آپ نے اس سے بھی ختم رسالت کا مظہر بن کر دکھایا ہے۔

چہارم یہ کہ...... قادیاں میں جنۃ البقیع ہے کیونکہ جب اس کو مدینہ منورہ کا خطاب دیا گیا تو جس جگہ ایسے نبی کا مقبرہ ہوگا۔ کس لیے وہ جنۃ البقیع نہیں ہوسکتا۔

پنجم یہ کہ...... مسجد حرام قادیاں میں ہے درحقیقت یہ وہ مسجد ہے جو بیت اللہ شریف کے اردگرد موجود ہے لیکن جب قادیاں بروزی طور پر مکہ بن گیا تو اس کی مسجد کو مسجد حرام بننے میں کیا دقت ہے؟

ششم یہ کہ...... مسجد اقصیٰ بھی یہاں موجود ہے۔ جب قادیاں میں مسیح پیدا ہوا اور مسیح کا معبد مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تھا۔ اس لیے قادیاں کی دوسری مسجد مسجد اقصیٰ ہوئی۔

ہفتم یہ کہ...... قادیاں ہی منارہ بیضاء شرقی دمشق ہے کیونکہ منارہ نور کی جگہ ہوتی ہے اور یہاں نبوت کا نور ظاہر ہوا اور دمشق ایک معزز خاندان ہوسکتا ہے۔ مرزائی خاندان ایشیائی اقوام میں بزرگ ترین قوم ہے اس لیے دمشق سے مراد خاص شہر نہیں۔ مرزا قادیانی یہاں بھی ادبی غلطی کر گئے ہیں آج کل منارہ لائٹ ہاؤس کو کہتے ہیں اور آپ نے وہاں منارۃ المسیح قائم کرتے ہوئے لائٹ کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ اور اہل اسلام میں سب سے بڑھ کر قوم سادات تسلیم کی گئی ہے۔ مرزائی اور مغلوں کو ان کے مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں دی جاتی۔

ہشتم یہ کہ...... وہ مہدی آباد ہے کیونکہ یہاں مہدی پیدا ہوا تھا۔ جو کچھ دنوں بعد خود بخود بے اختیار مسیح بنا اور پھر کرشن اوتار کا پیراہن بدل کر اس جہان سے رخصت ہوا۔ لیکن ناظرین! پنجاب کے دوسرے علاقوں میں بھی بعض دیہات کا نام مہدی آباد پایا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہاں بھی ایسے مہدی پیدا ہو کر مر چکے ہوں۔

نہم یہ کہ...... وہ باب لد ہے۔ لدھیانہ اسی سمت میں واقع ہے۔ اور یہ لدھیانہ کا دروازہ ہے جہاں حضرت مسیح کا نزول ہوگا۔ یہ تاویل ایسی گھڑی ہے کہ جیسے کسی نے کہا تھا کہ ''صوم وصلوٰۃ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں دو

معزز آدمی تھے حضور ﷺ نے ان کے سامنے توقیر کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا ہوا تھا۔ مگر بعد میں لوگوں نے نماز روزہ گھڑ لیا۔" غرضیکہ اس قسم کی بے سروپا تاویلیں کی ہیں کہ جن کا کچھ ٹھکانہ نہیں۔

مذکورۃ الصدر وجوہات سے وہاں کے باشندے کچھ مشرکین میں داخل ہوئے اور کچھ مہاجرین وانصار میں۔ مرزا قادیانی مرے تو حکیم نورالدین نے حضرت ابوبکر کا منصب سنبھالا۔ پھر جب وہ مرے تو آج کل حضرت عمر کا زمانہ مرزا محمود قادیانی دکھا رہے ہیں۔ اور مرسل یزدانی کا خطاب حاصل کر رہے ہیں کچھ عرصہ کے بعد آپ بھی مدعی نبوت ہونے کو ہیں۔ مرزا محمود قادیانی نے ہر چند اپنی ذاتی اسلام کی اشاعت میں کوشش کی مگر بجائے یگانگت کے مرزائی جماعت میں بیگانگت پیدا ہوگئی۔ مسٹر محمد علی نے لاہور میں بیعت (پیری مریدی) کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولوی احسن امروہی قادیاں سے الگ ہو کر لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے۔ گوجرانوالہ میں ظہیر الدین اروپی نے الگ جماعت قائم کر لی اور عبداللہ تیماپوری الگ بیعت لے رہا ہے۔ یہ چار مذاہب شائد اسلامی چار مذاہب کا نقشہ ہوں۔ مگر حضرات! اسلامی چار مذہب ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں مگر مرزائیوں ہونے میں تو باہمی کفر و اسلام کا فرق ہے۔ لاہوری جماعت قادیانی جماعت کو مشرک بتاتی ہے کیونکہ اس نے مرزا قادیانی کے مشرکانہ الہام کو صحیح تسلیم کیا ہے اور قادیانی لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں کیونکہ انھوں نے مرزا قادیانی کے طریق مشرب سے انحراف کیا ہے اور ان کو نبی تسلیم نہیں کیا۔ ظہیر الدین اروپی خدائی مظہر کا مدعی ہے اس کا دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ "میرے بعد یوسف آئے گا بس اسے یوں ہی سمجھ لو کہ وہ خدا ہی اترا ہے۔ اسے مرزا قادیانی کی صحیح جانشینی کا دعویٰ ہے اور مرزا محمود کو غاصب اور ظالم قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ قادیاں کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا افضل ہے کیونکہ وہ مکہ ہے جہاں ایک رسول نے جنم لیا تھا۔ عبداللہ تیماپوری کا دعویٰ ہے کہ اسے وہ انکشاف ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ اس کو اپنے بازو سے الہام ہوتا ہے اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوا سے خلاف فطرت انسانی سے ملوث ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ وزیر آباد کے پاس ہی سمبڑیال ایک گاؤں ہے وہاں کے ایک (محمد سعید نامی) مرزائی کو یہ خبط سوجھا ہے کہ مرزا نے تجدید اسلام کو شروع کیا تھا۔ مگر اخیر تک نہ پہنچا سکے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے قمر الانبیاء بنا کر مبعوث کیا ہے اس کے یہ عقائد ہیں۔ شراب جائز ہے، اپنی رشتہ داری میں نکاح ناجائز ہے، حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے، ختنہ ناجائز ہے وغیرہ وغیرہ۔

بہرحال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مسیح موعود مرزا قادیانی ہی تھے اور ان کا کلام وحی من اللہ ہے اس کے مقابل اہل اسلام کی جماعتیں ان دونوں امور کی منکر ہیں۔ صرف منکر ہی نہیں بلکہ مرزا قادیانی کو شروع سے اخیر تک کافر اور مرتد قرار دیتی ہیں اور لین دین معاملات اور عبادات میں ان سے الگ رہی ہیں۔ اور آج کل مرزا محمود کے زمانہ میں وہ بھی اہل اسلام سے الگ ہو گئے ہیں۔ سنی شیعہ، تمام مرزائی جماعتوں کو مرتد خارج از اسلام یقین کرتے ہیں اور مرزائی جماعتیں سنی شیعہ کو کافر یہود و نصاریٰ اہل کتاب کے مساوی جانتے ہیں۔ اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر و اسلام کا فرق ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں شادی ہو سکتی ہے اور نہ ان کی ان کے ہاں کفن دفن، نماز، زکوٰۃ، جنازہ بھی الگ الگ ہے اور یہ امر بالکل روز روشن کی طرح ظاہر ہے اس میں کسی قسم کا خفا نہیں۔ مگر باوجودیکہ اہل سنت شروع سے ہی الگ رہے ہیں آج کل ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ اہلسنت کی لڑکیاں جبراً مرزائی جماعت کے عقد نکاح میں دی جاتی ہیں۔ یہ صاف ان کی حق تلفی ہے۔ اہلسنت اور

شیعہ اسلام میں قدیمی دو فرقے چلے آئے ہیں اور مرزائی جماعت آج ہم سے الگ ہوتی ہے اور اپنے لیے الگ نبی مانتی ہے مگر یہ ظلم ہے کہ گورنمنٹ کے نزدیک وہ تو اسلام میں داخل شمار کیے جاتے ہیں اور ہم (سنی و شیعہ) اہل کتاب یہود اور نصاریٰ تصور ہونے لگے ہیں۔ ہم ان کی لڑکی سے سرکاری طور پر نکاح نہیں کر سکتے اور وہ اہلسنت کی لڑکی سے باقاعدہ نکاح کر سکتے ہیں۔ جب گورنمنٹ مذہبی معاملات میں اپنے قواعد کی رو سے دخل اندازی نہیں کرتی تو کیا وجہ ہے کہ مردم شماری کے قانون سے مرزائی جماعت کو ہم میں شامل کیا جاتا ہے۔ جب ایک ہندو یا سکھ اپنے مذہبی عقائد چھوڑنے سے قانوناً اپنی قوم اور مذہب سے الگ کر دیا جاتا ہے تو سخت حیرت ہے کہ اہل اسلام میں جب ایک جماعت ایک نئے نبی کی پیرو بن جاتی ہے تو کیوں اس کو قدیمی اسلام سے خارج تصور نہیں کیا جاتا؟ بلکہ مجرد جماعت کو اصل قرار دے کر قدیم الاصول مسلمانوں کو خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے اس لیے ہم گورنمنٹ کی خدمت میں استدعا کرتے ہیں کہ اولاً جب وہ ہم سے متنفر ہیں اور ہم ان سے متنفر ہیں تو کس لیے ان کے ساتھ باہمی نکاح و طلاق کا سلسلہ قائم رکھا جاتا ہے؟ اور ثانیاً جب اہلسنت قدیمی مسلمان ہیں اور مرزائی جماعت کل پیدا ہوئی ہے تو ہمارے حقوق کی پاسداری کیوں نہیں کی جاتی؟ کیونکہ وہ ہم سے خارج ہوئے ہیں نہ کہ ہم ان سے اور انھوں نے نیا نبی تسلیم کیا ہے نہ کہ ہم نے۔

شائد یہ خیال ہوگا کہ مرزائی اور غیر مرزائی میں فروعی اختلاف ہے اس لیے درحقیقت دونو فریق ایک دوسرے کے نزدیک اسلام میں داخل ہیں۔ یا کم از کم گورنمنٹ کے نزدیک ان میں کچھ فرق نہیں۔ اس لیے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ فریقین میں اصولی اختلاف ہے نہ فروعی اور ایک دوسرے کو خارج از مذہب ہی نہیں سمجھتے بلکہ خارج از اسلام یقین کرتے ہیں۔ ذیل میں چند امور پیش کیے جاتے ہیں۔ جن سے یہ امر بالکل صاف اور مدلل ہو جاتا ہے کہ مرزائی اور غیر مرزائی (فریقین) میں اعتقادی اور اصولی اختلاف ہے جس کا انجام کفر و اسلام کا فرق قرار پاتا ہے۔

اوّل...... (وفات مسیح) اس کے متعلق سنی شیعہ دونوں متفق الاعتقاد ہیں کہ وفات مسیح کی کوئی اصلیت نہیں تیرہ سو سال سے تمام فرق اسلامیہ میں یہ مسئلہ تسلیم ہو چکا ہے روایات میں صاف بیان ہے کہ **ان عیسیٰ لم یمت انه راجع الیکم۔** (تفسیر طبری ج ۳ ص ۲۸۹ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۶ زیر آیت یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی)

والذی نفس ابی القاسم (محمد) بیدہ لینزلن عیسیٰ بن مریم۔
(مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۴ باب ذکر الانبیاء ﷺ)

عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت عدم موت کا ذکر ہے موت کا ثبوت مذکور نہیں۔ مرزا قادیانی کے نزدیک حضرت مسیح مر گئے۔ یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا تھا۔ مگر وہاں سے بچ کر کشمیر سری نگر میں آ کر مرے۔ قرآن شریف میں توفی کا لفظ مذکور ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ آیات قرآنیہ کے خلاف ہے اور صرف وہمیات پر مبنی ہے۔ صاف لکھا ہے کہ **ماقتلوہ وما صلبوہ** سری نگر میں اگر مسیح کی قبر ہے تو عیسائی سلطنتوں کو کیوں یقین نہیں دلایا جاتا۔ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک نبی کی قوم برسر ترقی ہو اور ابھی تک اپنے نبی کی قبر سے بھی ناواقف رہتی ہو۔ باقی رہا توفی کا لفظ سو وہ موت کا مرادف نہیں۔ اسی طرح کے اور بھی مرزا قادیانی نے استدلال پیش کیے ہیں کہ جن میں حضرت مسیح کی نسبت صریح موت کا لفظ پیش نہیں کر سکے اور نہ آئندہ مرزائی جماعت پیش کر سکے گی۔ ادھر ادھر کے واہی استدلال پیش کیے ہیں کہ جن کی اسلام میں کچھ وقعت نہیں۔

وفات مسیح پر مرزائیوں نے تقریباً تمیں آیتیں پیش کی ہیں کہ جن میں سے کچھ تو ایسی ہیں کہ جن سے عام انسانی فطرت کے متعلق کوئی حکم ثابت کیا جاتا ہے خصوصیت کا کوئی ذکر نہیں۔ جیسے کھانا پینا۔ نطفہ سے پیدا ہونا۔ زمین پر مرنا جینا وغیرہ سو جیسے حضرت مسیح اپنی ولادت میں ایک نشان قدرت بن کر دنیا میں آئے اور عام قانون قدرت سے مستثنیٰ ہیں اسی طرح کچھ بعید نہیں کہ اس جہان سے رخصت ہوتے ہوئے بھی کسی انوکھی صورت سے اٹھا لیے گئے ہوں۔ جیسے وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ (سباء ۵۳) سے ثابت ہوتا ہے ورنہ صلیب سے زندہ اتارا جانا اور کشمیر میں جا کر مرنا اور پھر کسی مخالف کو خبر تک نہ ہونا، ایک تو شان نبوت اور منصب تبلیغ کے خلاف ہے۔ پھر اس میں نشان قدرت اور مقابلہ کی کارگزاری نہیں پائی جاتی کہ جس کا مدعی خود قرآن ہے۔ ان کے ہاں بعض دلائل ایسے ہیں کہ جن سے ضمنی طور پر وفات مسیح ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جیسے آیۃ التخاطب، آیت الوفاۃ آج کل آیت تخاطب پر بڑا زور دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا جواب نہیں ہوسکتا۔ دراصل یہ دلیل ایسی کمزور ثابت ہوئی ہے کہ آج تک اس کے پاؤں ایک سطح پر قائم ہی نہیں رہے۔ شروع شروع میں جب عیسائیوں نے اسلام پر یہ اعتراض کیا تھا کہ انجیل حضرت مسیح کو مصلوب قرار دیتی ہے اور قرآن غیر مصلوب بتاتا ہے اب یہ تنقیض کا مصداق کیسے ہوا؟ تو محمد احسن امروہی قادیانی نے جواب شائع کیا تھا کہ ہمارے مفسر آج تک غلطی پر قائم رہے ہیں۔ قرآن حضرت مسیح کو غیر مصلوب اس مفہوم سے قرار دیتا ہے کہ ان کی صلب کی ہڈی توڑ کر ان کو مردہ نہیں کیا گیا بلکہ انجیل کے مطابق قرآن بھی یہ تسلیم کرتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر کھینچے گئے ہیں۔ چند سطور کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ لما توفیتنی اور متوفیک دونوں لفظ وفات پر صراحۃً دلالت کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے یہی دونوں دلائل اپنی کتابوں میں پیش کر دیے مگر جب اہل اسلام کی طرف سے یہ جواب دیا گیا کہ متوفی میں ماضی کا زمانہ کہاں ہے؟ واو میں ترتیب کیسے؟ توفیت میں زمان ماضی کا مذکور کہاں؟ یہ تو قیامت کو سوال ہوگا۔ اور حضرت مسیح جواب دیں گے اور اس سے پہلے حضرت مسیح کی وفات ہو چکی ہوگی تو مرزا قادیانی نے خود یا احسن قادیانی کے ایماء سے اس دلیل کا اور رخ تبدیل کیا۔ وہ یہ کہ کنت انت الرقیب علیہم (المائدۃ ۱۱۷) میں نفی علم کرتے ہیں دوبارہ آئیں گے تو نفی علم کیسے کر سکیں گے؟ مگر اس کا جواب یوں دیا گیا کہ نفی رقابت اور شے ہے اور نفی علم اور شے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو کسی چیز کا ذمہ دار نہ ہو وہ اس چیز کو جانتا بھی نہیں۔ پھر جب رقابت اور علم کو لازم ملزوم قرار د..... کر دلیل پیش کی گئی تو یوں جواب دیا گیا کہ ان میں مساوات کا تلازم نہیں بلکہ عام خاص ہیں۔ غرضیکہ اس دلیل کا یہ پہلو بھی بودا نکلا۔ پھر کنت علیہم شہیدا (المائدۃ ۱۱۷) کا جزو منشاء استدلال قائم کیا گیا کہ یہاں علم کا صاف انکار ہے۔ اگر آئیں گے تو وجود حیثیت سے اپنی لاعلمی کیوں ظاہر کریں گے لیکن اس کا جواب دو طرح سے دیا گیا ہے ایک الزامی دوسرا تحقیقی۔ الزامی پہلو یہ تھا کہ اس سے پہلے ایک لاعلمی کی آیت ہے کہ جس میں صاف مذکور ہے کہ (یوم یجمع اللّٰہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا)(المائدہ ۱۱۱) "خدا تعالیٰ انبیاء سے سوال کرے گا کہ تمہاری قبولیت کیسے ہوئی؟ تو وہ کہیں گے کہ ہمیں معلوم نہیں۔" اب جس جگہ صراحۃً تمام انبیاء اپنی خاص ڈیوٹی سے لاعلمی ظاہر کرتے ہیں تو حضرت مسیح اگر ضمناً لاعلمی ظاہر کریں گے تو کون سی بڑی بات ہوگی۔ اور تحقیقی پہلو یہ تھا کہ شہید اور عالم یا معائن آپس میں مرادف نہیں۔ ورنہ امت محمدیہ کو شہداء علی الناس کا خطاب کیسے عطا ہو سکتا ہے۔ مان لیا کہ امت محمدیہ کو علم بطریق مشاہدہ نہ سہی بطریق اخبار یا انباء عن اللّٰہ تعالیٰ ہوگا۔ مگر حضرت مسیح بھی اسی طریق سے مخبر من اللّٰہ ہو کر عالم اشاعت عقیدہ حیثیت ہوں گے نہ ذاتی مشاہدہ سے ان کو علم ہوگا اور اپنے

چشم دید حالات سے انھیں کچھ خبر ہوگی۔ خود مرزا قادیانی کا بیان ہے کہ ستاسی سال تک کشمیر میں رہے۔ اب بتاؤ کنت علیھم شھیدا کیسے صادق آتا ہے؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ شہادت خواہ کسی معنی میں مراد ہو وہ آپ کی تمام عمر کے ایام کو محیط نہیں ہوتی۔ یہ جواب دیکھ کر اس دلیل کے اور بھی پاؤں اکھڑے۔ پھر سارے لفظ چھوڑ کر مادمت فیھم استدلال میں پیش کیا گیا۔ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ حضرت مسیح اپنا علم مشاہدہ اپنی مدت العمر میں منحصر کرتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مادمت فیھم کے علاوہ کنت علیھم شھیدا کا وجود نہیں۔ اس کا جواب صاف ظاہر ہے کہ مادام المسیح فی المسلمین کا زمانہ بیشک اس میں مذکور نہیں اور ہم بھی یہی کہتے۔ مادمت فیھم میں مادام المسیح فی بنی اسرائیل مراد ہے۔ مگر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ کے ذکر کرنے سے دوسرے زمانہ کی نفی نہیں ہوسکتی جب تک ذکر میں حرف حصر بیان نہ کیا جائے اور حرف حصر میں بھی یہ شرط ہے کہ نفی عن الغیر پر مشتمل ہو۔ ورنہ معمولی ذکر یا سرسری حصر مفید مطلب نہیں ہوسکتا۔ وہ کون عقل کا دشمن ہے کہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ حضور ﷺ کے سوا معاذ اللہ کوئی اور نبی نہیں ہوا۔ اب جب سارے استدلال کے پہلو نکمے ثابت ہوئے ہیں تو پھر وہی توفی کا سہارا لیتے ہوئے یہ دلیل یوں پیش کی جاتی ہے کہ عقیدہ تثلیث آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی موجود تھا ظاہر ہے کہ توفی سے پہلے نہ تھا بلکہ بعد میں پیدا ہوا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ توفی اور عقیدۂ تثلیث میں تقدم وتاخر زمانی ہے۔ اب اس زمانہ میں بلکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی وجود عقیدہ تثلیث تسلیم کیا گیا ہے تو توفی کے ماننے سے کیوں انکار کیا جاتا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ ہم بھی یوں ہی کہتے ہیں کہ توفی پہلے ہوئی اور وجود عقیدۂ تثلیث بعد میں ہوا۔ مگر توفی کے معنی میں ذرا سا اشتباہ ہے۔ کیا توفی بمعنی موت ہے؟ کیا جس طرح مرزائی توفی بمعنی موت اس آیت میں لیتے ہیں اسی طرز پر کسی امام یا مجتہد یا کسی مستند عالم باعمل نے لیے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ وفات مسیح کا قول یہود ونصاریٰ اور معتزلہ نے کیا ہے۔ اہلسنت میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں مگر قابل توضیح یہ امر ہے کہ کیا وفات مسیح اب بھی ہے؟ اس وقت بھی حضرت مسیح مردہ ہیں؟ یا تھوڑی دیر مر کر حسب روایت انجیل زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے ہیں؟ یہ سب احتمال ہیں۔ پہلے دونوں احتمال اہل اسلام میں سے کسی نے معتبر نہیں سمجھے۔ ہاں تیسرے احتمال کے بعض لوگ قائل ہیں مگر وہ پہلے دو احتمالوں کے قائل نہیں۔ مرزا قادیانی نے توفی پر خود یا کسی کے مشورہ سے ایک حاشیہ لگایا ہے کہ اس کا فاعل اللہ اور مفعول انسان ہو تو موت کے معنی میں صریح ہے۔ ورنہ وہ وصولیت یا قبض مطلق کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اس حاشیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک بھی توفی کا لفظ نص علی الموت نہیں۔ ورنہ شرائط لگانا بے فائدہ تھا۔ شرائط کا وجود صاف ظاہر کرتا ہے کہ مرزا قادیانی توفی کے لفظ کو مشتبہ المعانی سمجھتے ہیں کہ جس کے بعض جگہ کچھ معنی ہیں اور کسی جگہ کچھ۔ ورنہ ایزادی شرائط کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر بایں ہمہ جب آیت النوم (یتوفی الانفس) (زمر:۴۲) پیش کی جاتی ہے تو قبض روح ناقص کی تاویل کر لیتے ہیں۔ یہ تاویل بھی توفی کے مشتبہ الدلالۃ پر خود کافی دلیل ہے۔ مگر جب ہم توفی میں قبض بالاستیعاب وغیرہ یا واو بغیر ترتیب پیش کرتے ہیں تو صاف کہا جاتا ہے کہ یہ ''قرآن وحدیث کے مخالف ہے اور لغت بھی اس کی تائید نہیں کرتی۔'' مگر حیرت ہے کہ مرزا قادیانی کا توفی کو قیود سے مقید کرنا اور آیت النوم میں اپنے شرائط کی موجودگی میں انعامی رد یہ دینے سے گریز کرنا صاف زبردستی اور تحکم نہیں تو اور کیا ہے؟ وہ کونسی لغت ہے کہ جس میں مرزائی قیود مذکور ہیں؟ وہ کونسی کتاب ہے کہ جس میں توفی کا لفظ باوجود انہی قیود کے صریح الدلالۃ علی الموت لکھا ہے؟

خلاصہ یہ ہے کہ ان کی بھاری دلیل آیت تخاطب تھی کہ جس کا خاکہ آپ کے سامنے کھینچا جا چکا ہے۔
اب رہا احادیث سے استدلال سو اس کی نسبت مرزائیوں کا عام خیال ہے کہ سوائے چند احادیث کے کہ جن کی تصدیق مرزا قادیانی نے کی ہے باقی تمام غیر معتبر ہیں۔ ’’چھ قصہ کہانیاں ہیں اور کچھ بناوٹی باتیں۔ بہرحال دونوں قسم کی احادیث معتبر نہیں۔ ہاں الزامی طور پر احادیث سے بھی استدلال کیا کرتے ہیں چنانچہ ان کی طرف سے پہلی حدیث یوں بیان کی جاتی ہے کہ الیواقیت والجواھر میں یوں ہے کہ (لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین) (الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۲۲،۲۱) ’’اگر موسیٰ وعیسیٰ زندہ ہوتے۔‘‘ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اب زندہ نہیں ہیں۔
جواباً پیش کیا جاتا ہے کہ غیر مستند حدیث کیوں پیش کی جاتی ہے؟ اس کا راوی کون ہے؟ احادیث مستندہ صحیحہ کے خلاف ایک منکر حدیث کو پیش کرنا کونسا اسلام ہے؟ الیواقیت والجواھر نے فتوحات کا حوالہ دیا ہے اور فتوحات میں صرف لو کان موسی حیا مذکور ہے تصحیح نقل کون کرے گا؟ اس حدیث پر اس قدر سوال پیش کیے گئے ہیں کہ کوئی انتہا نہیں مگر مرزائیوں کی طرف سے ایک بھی جواب نہیں۔ دوسری حدیث کا مضمون یوں ہے کہ ’’عیسیٰ علیہ السلام ایک سو بیس سال کی عمر پا کر مر چکے ہیں اور یہ کہ نبی اپنے بھائی متقدم الرسالۃ نبی کی نصف عمر پاتا ہے۔ جیسے کہ حضور علیہ السلام نے تقریباً ساٹھ سال عمر پائی ہے۔ مگر یہ حدیث بھی موضوع ہے۔ کسی مستند کتاب میں صحیح روایت سے نقل نہیں ہوئی۔ اگر صحیح مانا جائے تو مرزا قادیانی کی عمر تیس سال کی ماننی پڑتی ہے کیونکہ انھوں نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یا ان کی نبوت مشکوک ہے۔ علاوہ بریں جب دوسرے انبیاء کی عمروں پر یہ حدیث منطبق کی جاتی ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اصلیت کچھ نہیں۔ تیسری حدیث ذکر الوفاۃ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات میں جب تک شک پیدا ہوا تھا۔ تو قد خلت من قبلہ الرسل (آل عمران ۱۴۴) سے وفات محمدیہ پر استدلال کیا گیا تھا سو اس کا جواب بھی یوں ہی دیا جاتا ہے کہ اولاً اس حدیث میں صاف مات محمد کا لفظ موجود ہے ثانیاً خلت من قبلہ الرسل خلو عہد رسالت انبیاء ثابت ہوتا ہے کہ جس سے موت انبیاء کی طرف بطریق کفایۃ ذہن منتقل ہو سکتا ہے اس میں موت کی صراحت نہیں۔ ورنہ قد خلت سنۃ الاولین میں ماتت سنۃ الاولین کہنا پڑے گا۔ جو صریح عقل ونقل کے خلاف ہے ثالثاً الرسل میں جملہ رسل بحیثیت مجموعی مراد ہیں۔ افرادی جماعت مراد نہیں۔ ورنہ اس کے بعد کلھم اجمعین کا لفظ بھی شامل ہوتا۔ اب بحالت مشتبہ تمام انبیاء کی موت ثابت کرنا بہت مشکل ہے۔ ہمیں خوف ہے کہ ایسے عموم سے احکام یا اخبار کے مثبت کہیں یہ نہ کہہ دیں کہ انسان از قسم نباتات ہے جاندار نہیں کیونکہ انبتکم من الارض نباتا (نوح ۱۷) قرآن میں موجود ہے۔ اور یہ بھی نہ کہہ دیں کہ تمام انسان دوزخی ہیں کیونکہ قرآن شریف میں صاف صراحۃً مذکور ہے۔ لا ملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین (سجدہ ۱۳) خدا تعالیٰ ایسے مجتہدین سے پناہ بخشے کہ جن کا مبلغ علم صرف خطابات مرزا ہوں یا توہمات نفسانیہ یا حدیث النفس۔
چوتھی حدیث میں بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضور علیہ السلام قیامت کے روز اصیحابی اصیحابی پکاریں گے تو جواب ملے گا کہ جو کچھ انھوں نے آپ کے بعد میں کیا آپ نہیں جانتے۔ پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں بھی وہی عذر پیش کروں گا جو حضرت مسیح پیش کریں گے کہ کنت علیھم شہیدا الایۃ طریق استدلال یوں بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے اپنی توفی کو مسیحی توفی سے تشبیہ دی ہے مگر جب محمدی توفی بمعنی موت ہے تو مسیحی توفی بھی بمعنی موت ہوگی اور ہماری طرف سے یوں کہا جا سکتا ہے کہ حرف تشبیہ کہاں؟ وجہ شبہ کیا چیز ہے؟ کما کا لفظ قول کے درمیان مذکور ہے توفی کے درمیان کیسے مذکور ہوا ہے؟ علاوہ بریں جبکہ توفی بمعنی رفع جسمانی بھی مراد لے کر معنی

صحیح ہو سکتے ہیں تو خواہ مخواہ کیا ضرورت ہے کہ توفی سے وفات مسیح مراد لیں؟ پانچویں حدیث میں حضرت امام حسن کا خطبہ پیش کیا جاتا ہے کہ "حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۲۷ رمضان کو شہید ہوئے۔ یہ وہ رات ہے کہ جس میں حضرت مسیح کی روح قبض ہوئی۔" اب اس پر چند سوالات پیدا ہوتے ہیں جب تک ان کا جواب نہ دیا جائے یہ قابل استدلال نہیں ہوسکتی۔ کیا تاریخی عبارتیں احادیث صحیحہ کا مقابلہ کرسکتی ہیں؟ کیا اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اب بھی مردہ ہیں؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ شائد راوی کا مذہب اناجیل کے مطابق حضرت مسیح کے چند گھنٹے تک موت کا ہو۔ کیا کوئی صحیح روایت واقعہ صلیب کے خلاف نہیں کہ جس میں موت کی نفی ہو؟ کیا واقعہ صلیب رات کو ہوا تھا؟ اسم موصول سے بیان کرنا مخاطب کے علم کا ثبوت دیتا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ حضرت مسیح کی وفات ۲۷ رمضان شریف کی رات کو نہ کسی اسلامی تاریخ نے بیان کی ہے اور نہ عیسائی تاریخیں اس کی تائید کرتی ہیں۔ کیا ہر ایک روایت کو صحیح تسلیم کرنا خصوصاً روایات صحیحہ کے مقابلہ میں خارج از تدین نہیں؟

دوم...... (مسیح کی نوعیت) اسلام میں مسیح شخص واحد کا نام ہے مگر مرزا قادیانی کے نزدیک مسیح دو ہیں ایک مسیح ناصری جو یسوع کے نام سے مشہور ہے۔ دوم مسیح محمدی جس کے خود دعویدار ہیں۔ دلیل یوں ہے کہ روایت میں مسیح کے دو حلیے بیان ہوئے ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ مختلف اوقات میں مشتبہ وضع قطع دو مختلف اور جزوی فرق سے بیان ہو سکتی ہے ورنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دو ہوں گے۔

سوم...... (مسیح کی عصمت) اہل اسلام میں آپ کی عصمت میں اتفاق ہے۔ مگر مرزائی جماعت آپ پر مسمریزم اور جھوٹ وغیرہ کا الزام لگاتی ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ یہ الزام خدا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ (شرم)

چہارم...... ہمارے نزدیک مسیح بن مریم الگ ہیں اور امام مہدی کا ظہور الگ۔ مگر مرزائیوں نے دونوں کو ایک تسلیم کیا ہے دلیل یہ ہے کہ **لا مهدی الا عیسیٰ** مگر ہم کہتے ہیں کہ بعد تسلیم صحت حدیث کے بموجب قرب زمانہ مراد ہے کیونکہ دوسری روایات میں تصریح ہے کہ مہدی کا زمانہ دس سال پہلے ہوگا۔

پنجم...... (بروز مسیح) مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ مسیح میں دوسرے نبیوں کی روحیں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ مگر اسلام میں یہ عقیدہ مردود ہے کیونکہ بروز اور تناسخ آپس میں تقریباً مترادف ہیں بلکہ یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے اس لیے قابل تسلیم نہیں ہوسکتا۔

ششم...... مرزا قادیانی کے نزدیک تمام انبیاء کے نام ایک قسم کی ڈگریاں تصور کی گئی ہیں اور جب ظاہری علوم میں ایک شخص واحد مختلف اور بیشمار ڈگریاں حاصل کرسکتا ہے تو نبوت کے میدان میں ایک غلام احمد ترقی پاکر مختلف ڈگریاں کیوں نہ حاصل کر سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کا پہلا قدم تصوف پر ہے اور آخری قدم کرشن اوتار پر۔ درمیان میں کبھی مہدی، مریم، ابراہیم، داؤد، سلیمان بنتے ہیں اور کبھی غلام اہل بیت اور خادم سلسلہ نبوت۔ پھر کبھی رنگت بدلتی ہیں تو پکار اٹھتے ہیں کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

لیکن اہل اسلام کے نزدیک یہ سب کچھ خرافات میں داخل ہے۔ اس کی تائید نہ قرآن سے ملتی ہے اور

نہ حدیث سے بلکہ یہ تو ہم صرف غیر متشرع صوفیاء کی شطحیات سے ملتا جلتا ہے جس سے خود صوفی بھی دست بردار ہوئے ہیں۔

ہفتم .... (ختم رسالت) مرزا قادیانی کے نزدیک ختم رسالت کے صرف یہی معنی ہیں کہ جیسے ایک افسر کے پاس مہر ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی ہے جس قدر نبی آئیں گے ان کی منظوری اور ماتحتی سے آئیں گے جب تک مہر محمدی (وہ بھی خیالی) ان پر نہ ہوگی۔ وہ امتی نبی نہیں بن سکیں گے۔ اہل اسلام کے نزدیک یہ عقیدہ بالکل خلاف عقل ونقل ہے۔ ختم کے لفظ میں جو تصرف کیا ہے وہ صرف پنجابی محاورات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا ہے۔ پنجاب میں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ فلاں کے پاس ذیلداری یا نمبرداری کی مہر ہے یعنی وہ افسر ہے اور اہل موضع اس کے ماتحت ہیں۔ مگر یہ پنجابی محاورہ عرب کے الفاظ میں داخل کرنا محض لاعلمی اور جہالت ہے عرب کے محاورے میں خاتم کل شیٔ اخرہ (بحر المحیط ج ۷ ص ۲۱۲ مطبع بیروت) کے لکھے ہیں یعنی آخری جزو کو کہتے ہیں اور یہی مفہوم چودہ سو سال سے تسلیم کیا گیا ہے نئے نئے تخیلات کے معانی قابل وثوق نہیں۔

ہشتم .. (امکان نبوت) مرزا قادیانی کے نزدیک آنحضرت ﷺ کے بعد دوسرے نبیوں کا آنا ممکن بلکہ ضروری ہے استدلال میں لفظ وآخرین منہم پیش کیا جاتا ہے اور کبھی یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ **لو کان ابراھیم حیا لکان نبیا** (روح المعانی ج ۸ ص ۳۱) مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اگر تسلیم کرلی جائے تو چونکہ جملہ شرطیہ ہے اس لیے اس کے اطراف (شرط وجزا) سے کوئی حکم پیدا نہیں ہوسکتا۔ اور آیت پیش کردہ میں منہم کا قرینہ مرزا قادیانی کے خلاف ثابت ہے علاوہ ازیں اہلسنت میں یہ قاعدہ مسلم ہے کہ جو حکم صریح نصوص قطعیہ کے برخلاف استنباط کیا جائے وہ مردود ہوتا ہے۔ جب خاتم النبیین اور **لانبی بعدی۔ لو کان بعدی نبی لکان عمر** (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹) وغیرہ جیسے الفاظ صریح موجود ہیں تو مرزا قادیانی کی دماغ سوزی کب اور کہاں تک تسلیم ہوسکتی ہے۔ لفظ بعد میں بعد یہ متصل لینا مرزائیوں کو کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ کیونکہ حدیث حنفلہ کے معنی بھی تیرہ سو سال کہیں سے ثابت نہیں ہوئے جس پر وہ اتنا اتراتے پھرتے ہیں۔

نہم ... (بروز) ہمارے نزدیک بروز عقیدہ اسلام میں کہیں تسلیم نہیں کیا گیا۔ ہم اس کو تناسخ کے مساوی سمجھتے ہیں۔ جیسے تناسخ کا مسئلہ اہل اسلام میں مردود ہے ایسے بروز کی آڑ بھی رام تروپ سے کہیں دور نہیں۔ ممکن ہے کہ مرزا قادیانی نے کرشن اوتار بننے کے لیے یہ مسئلہ ہندوؤں سے حاصل کیا ہو۔ مگر افسوس کہ ہندو ایک بھی معتقد نہ ہوا۔

دہم ... (منصب نبوت) اہل اسلام کے نزدیک منصب نبوت صرف خداداد نعمت ہے کسی کے اداب اور اخلاق کو اس میں دخل نہیں۔ اگرچہ حکمت الٰہی ہمیشہ سے منصب نبوت عطا کرنے میں بظاہر اعمال وافعال کو علت تامہ ظاہر کرتی رہی ہے مگر درحقیقت یہ علت تامہ نہیں۔ فلاسفہ یونان کے نزدیک (کہ مرزا قادیانی جن کے دلدادہ ہیں) تخلی من الرذائل وتحلی بالفضائل تحصیل منصب نبوت کے لیے علت تامہ ہے۔ اسی بنا پر فلاسفہ یونان کسی نبی کے ماتحت نہیں رہے۔ مرزا قادیانی کے نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ انسان آہستہ آہستہ ترقی کے مرتبہ رسالت تک پہنچ سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ **اھدنا الصراط المستقیم** میں منصب نبوت مراد ہے اور حقیقۃ الوحی میں صراحۃ بیان کیا ہے کہ اسلام نے ہمارے سامنے ایک ایسا پاکیزہ کورس پیش کیا ہے کہ جس پر کاربند رہنے سے ہر ایک انسان منصب نبوت تک پہنچ سکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک منصب نبوت کسبی ہے اور اسلام

میں وہی اور محض فضل ربی ہے۔ دلائل کے لیے ہزاروں آیات پیش کی جا سکتی ہیں۔

یازدہم۔ ... (وجود مجدد) اہل اسلام میں مجدد کے یہ معنی ہیں کہ اہل اسلام میں مرور زمان اور دواعی ضلالت کے بروقت موجود ہونے سے جو جو اصول اسلام میں یا فروعات میں اگر کچھ شدت وضعف یا ادلویۃ واولیۃ اور کمیۃ وکیفیۃ کا فرق آ گیا ہو تو مجدد آ کر رفع کرے۔ جس کی نسبت ہر صدی کے اخیر پر آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ ہر ایک صدی کے اخیر پر یا شروع پر کون کون مجدد ہو گزرے ہیں۔ اہلسنت والجماعت کا یہ فیصلہ ہے کہ مجدد سے مراد جماعت علماء ہے جو ہر ایک صدی میں لوگوں کو راہ راست کی طرف بلاتی رہتی ہے۔ مجدد کی شخصیت غیر متعین ہے یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام کے ہر ایک مذہب نے اپنے اپنے مجدد الگ شمار کیے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ مجدد خود مدعی بھی ہو کر اشاعت کرے۔ مگر مرزا قادیانی کے نزدیک مجدد کے افراد شخصیت گزرے ہیں۔ افراد کلیہ نہیں اسی واسطے عام طور پر ہم پر سوال کیا کرتے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی مجدد نہیں تو اس صدی کا امام اور مجدد کون ہے؟ اگرچہ ہم اس کے جواب میں کہہ سکتے ہیں (کہ زمانہ حال میں بہت سے ایسے علماء نامور موجود ہیں کہ جن کے عقیدت مند ان کو مجدد کہتے ہیں اور تھوڑی دیر ہی گزری ہے کہ مولانا محمد قاسم مرحوم اور مولانا رحمت اللہ مرحوم مہاجر مکی اپنے وقت کے مجدد کہے جا سکتے ہیں۔ جن کے خوشہ چیں مناظرین اہل اسلام عموماً اور مرزا قادیانی خصوصاً ثابت ہوئے ہیں مگر تاہم یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ زمانہ حال میں علماء نامور تجدید دین میں کوشاں ہیں۔ شاید مرزا قادیانی کے نزدیک شائد تجدید کے یہ معنی ہوں کہ اہل اسلام کے متفقہ قدیمی اور مسلمہ اصول کی بیخ و بن نکال کر ان کی بجائے نئے تخیلات اور نئے عقائد اور اصول قائم کیے جائیں اور ان کا نام اصلی اسلام رکھا جائے۔ سو اگر یہی معنی ہیں تو ہمیں مجبوراً تسلیم کرنا پڑے گا کہ بیشک مرزا قادیانی سے پہلے مرزا محمد علی ایرانی مجدد ہو گزرے ہیں اور پھر خود مرزا قادیانی ان کے جانشین اور نعم البدل ثابت ہوئے ہیں۔

دوازدہم۔ (وجود امام وقت) مرزا قادیانی کے نزدیک امام سے مراد خود ان کی ذات ہے یا وہ شخص مراد ہو سکتا ہے جو مدعی مہدویت یا مسیحیت ہو یا کم از کم اس کا قائم مقام ہو۔ مگر اہل اسلام کے نزدیک سلطان وقت مراد ہے انتظامی امور میں جو اس کی اطاعت نہ کرے گا وہ باغی تصور ہوگا اور حرام موت مرے گا۔

سیزدہم...... (آیات قرآنی) ہمارے نزدیک سب سے بڑھ کر آیات قرآنی ہیں۔ مرزائیوں اور خود مرزا قادیانی کے نزدیک الہامات مرزا آیات قرآنی سے بڑھ کر ہیں۔ آیات متشابہات اور آیات محکمات کے الفاظ ہمارے نزدیک غیر قرآن میں اطلاق نہیں ہو سکتے مگر مرزا قادیانی اپنے الہامات میں بھی یہ دونوں لفظ اطلاق کر لیتے ہیں۔

چہاردہم...... اہل اسلام میں آیات قرآنی کا اصل مطلب وہی معتبر ہے جو صحابہ اور ائمہ کے اقوال اور آنحضرت ﷺ کی احادیث سے تائید پائے ہوئے ہو۔ اپنے من گھڑت خیالات کے مسائل کی اسلام میں کوئی وقعت نہیں۔ مگر مرزائی صاحبان سب سے بڑھ کر وہ مطلب معتبر سمجھتے ہیں جو مرزا قادیانی نے اختراع کیا ہے یا جو ان کے عقیدت مندوں نے بعد میں دماغ سوزی کی ہے۔ پھر وہ طریق معتبر ہے کہ جس کی تائید کسی عیسائی مورخ یا انجیل اور تو [illegible] ہو۔ چنانچہ ان کی تمام تفاسیر کے ورق جا بجا احادیث کی بجائے انجیل و تورات وغیرہ کی [illegible] ہیں۔

پانزدہم یہ کہ ان کے ہاں اہل اسلام کے مسلّمہ قصص (معراج جسمانی، اصحاب کہف، جنت آدم، قصہ بقر، ناقہ صالح، ذبح عظیم، شق قمر وغیرہ) تمام جھوٹے ہیں کیونکہ عیسائیوں نے ایسے امور سچے تسلیم نہیں کیے۔

بالجملہ یہ مختصر پندرہ امور پیش کیے گئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اصولی فرق ہے صرف فروعی نہیں اور ایسے دور دراز کے اختلافات کے ہوتے ہوئے ہم انھیں اسلام میں داخل نہیں سمجھتے کیونکہ ان کی کوئی بات اہل اسلام کے ائمہ اور صحابہ میں سے کسی ایک کے موافق نہیں جو مسائل انھوں نے اپنے دستور العمل بنائے ہیں۔ ان میں سے کچھ فلسفہ قدیم پرمبنی ہیں اور کچھ تخیلات جدید کا مجموعہ ہے۔ ہر ایک عقلمند اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا اور امید ہے کہ خود مرزائی بھی ہمیں یقین دلائیں گے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے مرزائی اعتقادیات کا نام ونشان تک نہ تھا۔ انھوں نے اسلام کی پرانی چار دیواری کو مسمار کر کے ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانی تجویز کی ہے۔ ان کی اس نئی بنیاد پر شروع سے ہی اہل اسلام کی طرف سے رد وقدح ہوتا رہا۔ مگر اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ مرزا قادیانی پر مختلف عنوانات سے اہل اسلام کی طرف سے تکفیر جاری ہوتی رہی (کبھی نبوت کے دعویدار ہونے سے اور کبھی مسیح موعود بننے سے اور کبھی نصوص قطعیہ کے انکار کرنے سے) اور اہل اسلام کو جو جو ضرورتیں اور مجبوریاں پیش آتی رہیں ان کے رفع کرنے کے واسطے مختلف کوششیں اور فتاوے عمل میں آئے۔ لیکن اس وقت چونکہ اہل اسلام کو حکام کی طرف سے یہ دقت پیش آئی کہ اہلسنت والجماعت کی لڑکی جبراً مرزائی جماعت کے سپرد کر دی جاتی ہے اور ہمیں غیر مسلم اور ان کو مسلم قرار دیا جاتا ہے اور خواہ مخواہ ہماری حق تلفی کی جاتی ہے اس لیے اب مرزائی جماعت کی نسبت اس قسم کے فتاوے علمائے سنی شیعہ سے حاصل کیے گئے ہیں کہ جن میں مرزا قادیانی کی تکفیر کے ضمن میں مذکورہ بالا مسئلہ کا پورا تصفیہ ہو گیا ہے۔

پیشتر اس کے کہ ہم ان فتووں کی مختصر نقلیں درج کریں ہم یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس حق تلفی کے لیے صدائے احتجاج بلند کرنے میں ہم دونوں فریق (سنی شیعہ) متفق ہیں اور ذرہ بھر بھی اختلاف نہیں۔ نیز یہ کہ جس قدر اسلامی ریاستیں یا اسلامی انجمنیں یا مدارس مذہبی امور اسلام میں اپنا دخل دینا فرض منصبی سمجھتی ہیں۔ اس پر ان سب نے بھی اتفاق کر لیا ہے۔ چنانچہ وہ فتاوے ملکی تقسیم کے لحاظ سے پنجاب وہندوستان کے چیدہ چیدہ اور معتبر مقامات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترتیب وار درج کیے جاتے ہیں۔ ناظرین دیکھ کر خود فیصلہ کر لیں کہ مرزائیوں نے اسلامی عمارت کو کس طرح مسمار کر دیا ہے۔ انجمن حفظ المسلمین کی طرف سے اس مسئلہ میں جو سوال چھپوا کر اہل علم کی خدمت میں روانہ کیا گیا تھا۔ وہ ذیل میں درج ہے جس کے نیچے سب کے جوابات علی حسب المدارج درج کیے جاتے ہیں۔

استفتاء

سوال..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ومفتیان شرع مبین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں۔

اوّل۔ آیۂ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق میں ہوں۔

(ازالہ اوہام طبع اوّل ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

دوم۔ مسیح موعود (جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔

(ازالہ اوہام طبع اوّل ص ۶۹۵ خزائن ج ۳ ص ۴۷۵)

سوم　میں مہدی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (معیار الاخیار ص ۱۱ ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۸)

چہارم　ان قدمی علی منارة ختم علیها کل رفعة (میرا قدم اس بنیاد پر ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہو چکی ہیں) (خطبہ الہامیہ ص ۳۵ خزائن ج ۱۶ ص ۷۰)

پنجم　لا تقیسونی باحد ولا احدابی. میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو۔
(خطبہ الہامیہ ص ۵۲ خزائن ج ۱۶ ص ۵۲)

ششم　میں مسلمانوں کے لیے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لیے کرشن ہوں۔
(لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳ خزائن ج ۲۰ ص ۲۲۸)

ہفتم　میں امام حسین سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء ص ۱۳ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

ہشتم　وانی قتیل الحب لکن حسینکم. قتیل العدی فالفرق اجلی واظہر. "میں عشق کا مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمن کا مقتول ہے فرق بالکل ظاہر ہے۔" (اعجاز احمدی ص ۸۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

نہم　"یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں۔ (معاذ اللہ)
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

دہم　یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

یازدہم　یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا۔
(ازالہ ص ۳۰۳، ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴ تا ۲۶۳ ضمیمہ انجام ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

دوازدہم　میں نبی ہوں۔ اس امت میں نبی کا نام میرے لیے مخصوص ہے۔
(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

سیزدہم　مجھے الہام ہوا ہے۔ قل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا. (لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ (تذکرہ ص ۳۵۲)

چہاردہم　میرا منکر کافر ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

پانزدہم　میرے منکروں بلکہ متاملوں سے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۲۷۶)

(۱۶)　مجھے خدا نے کہا ہے اسمع ولدی (اے میرے بیٹے سن!) (البشریٰ ج ۱ ص ۴۹)

(۱۷)　لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا۔)
(حقیقۃ الوحی ص ۹۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)

(۱۸)　میرا الہام ہے۔ وما ینطق عن الهوی یعنی میں اپنی طرف سے نہیں بولتا۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶)

(۱۹)　مجھے خدا نے کہا ہے۔ وما ارسلناک الا رحمة للعالمین (یعنی خدا نے تجھے رحمت بنا کر بھیجا)
(حقیقۃ الوحی ص ۸۲ خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)

(۲۰)　مجھے خدا نے کہا۔ انک لمن المرسلین (خدا کہتا ہے کہ تو بلا شک رسول ہے)
(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

(۲۱)　اتانی مالم یؤت احد من العالمین (خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی)
(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

(۲۲)　انی معک ای الله یقوم اینما قمت (خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے)
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۵ خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۱ حاشیہ)

(۲۳) ۔ انا اعطینٰک الکوثر (خدا نے مجھے حوض کوثر دیا ہے) (انجام آتھم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ۵۸)

(۲۴) ۔ رأیتنی فی المنام عین اللّٰہ و تیقنت اننی ھو فخلقت السمٰوت والارض میں نے اپنے آپ کو بعینہ خدا دیکھا اور میں یقینا کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین آسمان بنائے۔

(آئینہ کمالات ص ۵۶۴، ۵۶۵ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

(۲۵) میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں۔ (تنخ المصلیٰ فتاویٰ احمدیہ ج ۲ ص ۷)

جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) سنی از ریاست بھوپال

مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں ہو سکتی لہٰذا جس شخص کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد و عورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔ ۳ رجب ۱۳۳۶ھ۔ مہر و دستخط۔ محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال

(۲) از ریاست رام پور (خلد اللہ ملکہا)

جو شخص کہ مرزائے قادیانی کے اقوال مذکورہ میں تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے۔ ایسے شخص کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے۔ اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائے قادیانی کی تصدیق کرے گا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔ دستخط۔ ظہور الحسن محلہ پہلوار

ذلک کذالک۔ مظفر علی خاں مقبرہ عالیہ۔ الامر کما حررہ مولانا السید ظہور الحسن انصر حسین عفی عنہ۔ فان القول ماقالت حذام۔ ذوالفقار حسین عفی عنہ۔ الامر کذالک۔ فقیر سید تاثیر حسین

(۳) از ریاست حیدر آباد (خلد اللہ ملکہا)

(یہاں کے جوابات کی بجائے کتاب افادۃ الافہام بجواب ازالۃ الاوہام مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد انوار اللہ خان صاحب مرحوم ناظم امور مذہبیہ کا مطالعہ کر لینا کافی ہوگا۔

(۴) از مدرسہ عالیہ دیوبند ضلع سہارنپور (سنی)

اقوال مذکورہ کا کفر وارتداد ہونا ظاہر ہے۔ پس وہ شخص جو ایسا کہتا اور عقیدہ رکھتا ہے اور جو اس کی پیروی اور تصدیق کرنے والے ہیں وہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اہل اسلام کو ان سے مناکحت درست نہیں اور ان کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔ اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد مصدق قادیانی کا ہو جائے تو وہ فوراً مرتد ہو جائے گا اور نکاح اس کا فسخ ہو جائے گا اور تفریق لازم ہوگی۔

مہر و دستخط: عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند ۱۲ رجب ۱۳۳۶ھ

الجواب صحیح گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ۔ الجواب صواب الحسن عفی عنہ۔ الجواب صواب عبدالوحید عفی عنہ۔

الجواب صحیح محمد رسول خان عفی عنہ۔ الجواب صحیح فقیر اصغر حسین عفی عنہ۔ الجواب صحیح محمد اعزاز علی عفی عنہ۔

اصاب المجیب محمد ادریس عفی عنہ۔ الجواب صحیح احمد امین عفی عنہ۔ الجواب صواب محمد تفضل حسین عفی عنہ۔

(۵) از تھانہ بھون ضلع سہارنپور (سنی)

جو مسلمان ایسے عقائد اختیار کرلے جن میں بعضے یقینی کفر ہیں بحکم مرتد ہے اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اور اسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں اور نکاح ہو جانے کے بعد اگر عقائد کفریہ اختیار کرلے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔ دستخط اشرف علی عفی عنہ (حکیم الامت مصنف تصانیف کثیرہ) ۱۳۳۶ھ

(۶) مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور (سنی)

سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے امور ذکر کیے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ ناجائز اور موجب کفر و ارتداد قائل ہیں۔ پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں۔ وہ شرعاً مرتد ہوگا۔ جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو پہلے سے اہل اسلام تھا۔ بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہو گیا۔ اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہو جائے گا۔ قضاء قاضی اور حکم حاکم کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں ارتداد احدھما (الزوجین) فسخ عاجل بلا قضاء (شامی جلد ثانی ص ۳۲۷) لا یجوزلہ ان یتزوج مسلمۃ الخ و یحرم ذبیحۃ و صیدہ بالکلب والبازی والرمی۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۵)

حررہ عنایت الٰہی مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم ۹ اپریل ۱۸ء

الجواب صحیح خلیل احمد۔ صحیح ثابت علی۔ الجواب صحیح عبد الرحمان۔
الجواب صحیح عبد اللطیف۔ الجواب صحیح بلا ارتیاب عبد الوحید سنبھلی۔ قد اصاب من اجاب ممتاز میرٹھی۔
الجواب صحیح منظور احمد۔ ھذا ھو الحق محمد ادریس۔ الجواب صحیح عبد القوی۔
الجواب حق محمد فاضل۔ الجواب صحیح بدر عالم میرٹھی۔ جواب المجیب صحیح علم الدین حصاری۔
الجواب مصیب غلام حبیب پشاوری۔ ھذا الجواب حق عبد الکریم توگانوی۔ ھذا الجواب صحیح فصیح الدین سہارنپوری۔
جواب المجیب اصح محمد روشن الدین محمد پوری۔ الجواب صحیح نور محمد۔ الجواب صحیح دخیل الرحمان۔
الجواب صحیح محمد بلوچستانی۔ الجواب حق ظریف احمد مظفر نگری۔ للہ در المجیب محمد حبیب اللہ عفی عنہم

(۷) رائے پور ضلع سہارنپور (سنی)

جو شخص مسلمان ہو کر ان اقوال اور عقائد کا معتقد ہو وہ بلا تردد مرتد ہے۔ اس سے کوئی اسلامی معاملہ کرنا اور رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اور جو ان کے عقائد تسلیم کر کے مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔

حررہ نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور

الجواب صحیح عبد القادر شاہ رائے پوری۔ الجواب صحیح مقبول سبحانی کشمیری۔ مصدق عبد الرحیم رائے پوری۔
مصدق خدا بخش فیروز پوری۔ مجھے اتفاق ہے محمد سراج الحق۔ جواب درست ہے محمد صادق شاہ پوری۔
ھذا الجواب صحیح احمد شاہ امام جامع مسجد بھٹ۔ الجواب صحیح آل بخش از بہاول نگر۔

(۸) از شہر کلکتہ (سنی)

ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفر و شرک کا معجون مرکب ہے۔ پس ایسی حالت میں ان سے عقد مناکحت و مواخاۃ بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعث ارتداد و موجب تفریق نکاح حقی ہیں۔ واللہ اعلم

کتبہ عبدالستار مدرس اول مدرسہ دارالہدیٰ کلکتہ

الجواب صحیح افاضل الدین۔ الجواب صحیح ابوالحسن محمد عباس۔ مہر عبدالنور۔

الجواب صحیح محمد سلیمان مدرس مدرسہ دارالکتاب والسنۃ۔ الجواب صحیح شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ الجواب صحیح احمد سعید انصاری سہارنپوری حالوارد کلکتہ۔

الجواب موافق الکتاب والسنۃ عبدالرحیم۔ الجواب صحیح محمد یحیٰ۔ الجواب صحیح محمد اکرم خاں سیکرٹری انجمن علمائے بنگالہ۔

اڈیٹر اخبار محمدی کلکتہ۔ الجواب صحیح محمد یحیٰ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ لاریب فی صحۃ الجواب محمد مظہر علی۔

لاریب فی الجواب عبدالصمد اسلام آبادی مدرس صفی اللہ شمس العلماء مدرسہ۔ الجواب صحیح عبدالواحد مدرس دوم مدرسہ دارالہدیٰ۔ الجواب صحیح محمد زبیر۔

الجواب صحیح ضیاء الرحمان از کلکتہ کولوٹولہ نمبر ۲ مسجد اہلحدیث ۲۴ رجب ۳۶ھ۔

(۹) از شہر بنارس (سنی)

مرزا مسائل اعتقادیہ منصوصہ کا منکر ہے لہٰذا اس عقیدہ رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت و استقرار نکاح ہرگز نہیں ہوسکتا اور تصدیق (مرزا) بعد نکاح موجب افتراق و فسخ نکاح ہوگا۔

کتبہ محمد ابوالقاسم دلبناری مدرسہ عربیہ محلہ سعید نگر بنارس ۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ

میں بھی اس تحریر کے موافق ہوں محمد شیر خاں مدرس کان اللہ لہ۔ ماکتب صحیح حکیم محمد حسین خاں۔ الجواب صحیح محمد عبداللہ مدرس کانپوری۔

الجواب صحیح محمد حیات احمد۔ جواب صحیح ہے حکیم عبدالمجید عفی عنہ

(۱۰) شہر آرہ (سنی)

اقوال مندرجہ سوال مرزا قادیانی کا حد کفر تک پہنچنا ظاہر ہے۔ بلکہ اس کے بعض اقوال سے شرک ثابت ہوتا ہے اور مشرکین میں وارد ہے۔ ولا تنکحوا المشرکٰت حتیٰ یؤمنوا الآیۃ اور مرزا کے منکر رسالت ہونے میں کوئی کلام نہیں بلکہ وہ خود مدعی نبوت والوہیت ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ) پس جو لوگ ان اقوال کے قائل و مصدق و معتقد ہیں ہرگز وہ مومن نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ مخالطت و مجالست و مناکحت قطعاً جائز نہیں۔ قال تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ای لا تمیلوا الیہم بمودۃ و مخالطۃ و مجالسۃ و مناکحۃ و مداھنۃ و رضی باعمالکم فتصیبکم النار کما صرح بہ المفسرون المحققون من المتقدمین منہم والمتاخرین رضوان اللہ علیہم اجمعین بالجملہ قادیانیوں کے ساتھ کسی مسلمہ کا نکاح ہرگز جائز نہیں اور اگر نکاح ہوگیا تو تفریق کرا دینی چاہیے اور اگر کوئی مسلمان قادیانی ہوگیا تو اس کا نکاح بلا طلاق فسخ ہوگیا اس کی عورت کسی مسلمان صالح سے نکاح کرسکتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ ابو طاہر البہاری عفا عنہ عفا عنہ الباری المدرس الاول فی المدرسۃ الاحمدیہ
قد صح الجواب محمد طاہر ابن حضرت مولانا ابو طاہر دام فیضکم۔
قد اصاب من اجاب محمد حبیب الرحمان دربھنگوی۔

(۱۱) بدایون (سنی)

مرزائیوں سے رشتہ زوجیت قائم کرنا حرام ہے۔ اگر لاعلمی سے ایسا ہو گیا تو شرعاً نکاح ہی نہ ہوا کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر کے ساتھ قطعاً حرام ہے۔ (ھکذا فی کتب الفقہ) اور اگر بعد نکاح کوئی مسلمان باغوائے شیطان عقائد کفریہ مرزائیہ کا معتقد ہو گیا تو اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اگر عورت معتقد ہو گئی تو اس کا نکاح قائم نہ رہے گا۔ حکم مثل مرتدین کے ہو جائے گا۔

مہر محمد ابراہیم قادری بدایونی۔ مہر محمد قدیر الحسن حنفی قادری۔ الجواب صحیح محمد حافظ الحسن مدرس مدرسہ محمدیہ۔

الجواب صواب احمد الدین مدرسہ شمس العلوم۔ ذلک کذالک شمس الدین قادری فرید پوری۔ مہر محمد عبدالحمید۔ حسین احمد۔ واحد حسین مدرس مدرسہ اسلامیہ فضل الرحمان ولایتی۔

عبدالرحیم قادری عبدالستار عفی عنہ۔ محمد عبدالماجد منظور حق مہتمم مدرسہ شمس العلوم۔

(۱۲) شہر الور، وسنبھل (سنی)

مرزا کافر مرتد ملعون خارج از اسلام ہے اور ایک ہے ان تیس میں کا جن کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی ہے کہ میرے بعد تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے جو اپنی نبوت باطلہ کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور جو شخص غلام احمد قادیانی کا ہم عقیدہ ہے۔ وہ بھی کافر ہے۔ مسلمان عورت اور مردوں کا نکاح ان مرتدین کے رجال ونسا سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح پہلے ہو چکا تھا۔ پھر زوجین میں سے کسی ایک نے ان کفریات کا ارتکاب کیا تو فوراً ہی نکاح ٹوٹ گیا۔ زن وشوہر کا جو تعلق و رشتہ تھا وہ منقطع ہو گیا۔ اب اگر صحبت ہوگی تو زنا ہوگا اور اولاد حرامی۔ حررہ العبد المسکین محمد عماد الدین السنبھلی السنی الحنفی القادری

بے شک ایسے کفری قول کرنے والا اور ایسا عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہے اور مرتد اور اس کا نکاح مسلمانوں سے جائز نہیں۔ محمد ابوالبرکات سید احمد الوری سلمہ اللہ القوی

(۱۳) از آگرہ (اکبر آباد) و بلند شہر (سنی)

(الف)... جو ان اقوال کفریہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت جائز نہیں اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا۔ موجب افتراق ہے۔

فقط محمد مخدوم امام مسجد جامع آگرہ

(ب)... ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں ہے اور ایسا نکاح موجب افتراق ہے۔

سید عبداللطیف مدرس مدرسہ عالیہ جامع مسجد آگرہ

(ج) قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں۔ اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہو

جائے تو ان کا نکاح فسخ ہوگا۔ انتہی مختصراً فقط

حررہ العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو محمد محمد دیدار علی الرضوی الحنفی المفتی فی جامع اکبر آباد

(د) عقائد مندرجہ سوال رکھنے والا قطعاً کافر ہے۔ عورت اس کے نکاح سے باہر ہے۔ اہل اسلام کو چاہیے کہ احکام و معاملات میں ان سے احتراز رکھیں۔ ھکذا فی کتب الاسلام

خادم الطلبا محمد مبارک حسین محوری صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ضلع بلند شہر

(۱۴) از مراد آباد (سنی)

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ اس لیے اس کے تابعین سے رشتہ اخوت، سلسلہ مناکحت، تعلق محبت، ربط، ضبط، شرعاً قطعی حرام ہے۔ ہرگز ہرگز ان اسلامی روپ کے کافروں سے مومنین کو کوئی دینی تعلق نہ رکھنا چاہیے۔ ان سے نکاح زنا ہوگا۔ جو دین و دنیا میں وبال و نکال ہے۔

خادم العلماء والفقراء غلام احمد حنفی قادری مراد آبادی ۱۸ رجب ۳۶ھ۔

(۱۵) شہر لکھنؤ (از حضرات شیعہ)

(نوٹ) حضرات شیعہ کے فتوے اس لیے معدودے چند ہیں کہ انھیں سوائے مجتہد کے کوئی دوسرا فتویٰ نہیں دے سکتا۔ اور مجتہد کا فتویٰ تمام افراد شیعہ کو ماننا پڑتا ہے۔

(الف) ..... الجواب ومن اللہ التوفیق۔ عقد مسلم یا مسلمہ قادیانی یا قادیانیہ سے جائز نہیں اور اگر کوئی مسلم یا مسلمہ خدانخواستہ قادیانی مذہب اختیار کرے تو نکاح اس کا باطل ہو جائے گا۔ واللہ العاصم۔ ناصر علی

(ب)... باسمہ سبحانہ۔ جو شخص ان اقوال کا قائل اور ان معتقدات کا معتقد ہو اس کا عقد ان مسلمین و مسلمان سے اور علی الخصوص مومنین وشیعیان اثنا عشر سے جو کہ ان معتقدات باطلہ کے قائل و معتقد نہیں ہیں حرام و باطل ہے اور تصدیق ان عقائد کے بعد عقد بھی موجب افتراق و بطلان عقد ہے۔ حررہ السید آقا حسن

(ج) باسمہ سبحانہ۔ جو شخص ان تمام امور مندرجہ استفتاء کا معتقد ہو، وہ کافر ہے۔ اس کے ساتھ زن مسلمہ کا عقد ناجائز و باطل ہے اور جس زن مسلمہ کا شوہر بعد الاسلام ان عقائد کا معتقد ہو جائے۔ اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا بلکہ جمیع احکام کفر و ارتداد ایسے اعتقاد والے پر جاری ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم۔ سید نجم الحسن عفی عنہ بقلم

(۱۶) شہر لکھنؤ۔ ندوۃ العلماء (سنی)

جو شخص ان اقوال مندرجہ استفتاء کا مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں اور جو شخص کہ نکاح کے بعد ان اقوال کا مصدق اس کی یہ تصدیق ضرور موجب افتراق ہے۔ قال تعالیٰ فان علمتموھن مومنات فلا ترجعوھن الی الکفار لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کرلو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو پھر بھی کفار کو واپس نہ دو۔ نہ یہ (عورتیں) ان کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال ہیں۔ واللہ اعلم کتبہ محمد عبداللہ ۱۱ جمادی الاخری ۳۶ھ

جو ان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔

حررہ الراجی رحمتہ ربہ القوی ابو العماد محمد شبلی المدرس فی دار العلوم الندوۃ العلماء عفی عنہ

مذکورہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں۔ عبدالودود عفی عنہ مدرس دار العلوم

ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے مناکحت وغیرہ اس سے جائز نہیں۔ امیر علی عفا اللہ عنہ مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء، صدر مدرس

معتقد ان اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے۔ لہذا کسی مسلمہ کا نکاح ان سے جائز نہیں اور اگر نکاح کیا گیا ہو وہ عدم محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہوئی۔ حیدر شاہ، فقیہ دوم دارالعلوم، ندوۃ العلماء

واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفر است و معتقد را بسر حد کفر رساند و کفر کہ بعد ایمان ارتداد است و با مرتد و مرتدہ نکاح ایماندار درست نیست واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ الراجی الی رحمۃ ربہ الباری محمد عبدالهادی الانصاری

حفید العلامۃ ملامبین شارح السلم والمسلم اسکنہ اللہ فی اعلی علیین۔

میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی کی تحقیق کی۔ دوران تحقیق میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو لیکن خدا اس کا بہتر شاہد ہے کہ جس قدر میں تحقیق کرتا گیا۔ اسی قدر میرا یہ اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا قادیانی کی تکفیر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔

حررہ ابو الهدی فتح اللہ الہ آباد کان اللہ لہ حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ

(۱۷) از شہر دہلی (دارالخلافہ پنجاب) (سنی)

(الف)... فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔ حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ

(ب)... مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کے لیے کافی ہیں۔ پس مرزا قادیانی اور جو شخص ان کا ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناطے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔ حررہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس و مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

(ج)...... جو شخص مرزائے قادیاں کا ان اقوال مذکورہ میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ مناکحت کرنا ہرگز جائز نہیں اور تصدیق کے بعد موجب افتراق ہے۔ حررہ السید ابوالحسن عفی عنہ. الجواب صحیح. احمد سلمہ الصمد مدرس مدرسہ مسجد حاجی علی جان مرحوم دهلی ما اجاب المجیب فهو حق حری ان یعمل به. حرہ ابو محمد عبداللہ مدرس مدرسہ دارالهدی کشف گنج دهلی

مرزائی بوجہ اپنے کفر کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری، مناکحت و مواکلت و مجالست کریں اور نہ ایسے لوگوں میں مسلمان عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔ حررہ الراجی عبدالرحمن مدرس دارالهدی

(د)...... مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے اور جتنے اس کے (اقوال مندرجہ سوال ہیں) معتقد ہیں۔ سب کافر و مرتد ہیں۔ ان کے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو! بچو اور اپنے بھائیوں کو ان سے بچاؤ۔

حررہ احمد اللہ مدرس مسجد حاجی علی جان دہلی

الجواب صحیح۔ عبدالستار کلانوری نزیل دہلی مفتی مدرسہ دارالکتب والسنۃ ۱۰ جمادی الثانی ۳۶ھ۔

عبدالعزیز عفی عنہ۔ عبدالرحمان عفی عنہ۔ عبدالسلام خلف مولوی عبدالرحمان۔

ابوتراب عبدالوہاب عفی عنہ۔ | لقد وار المجیب۔ | ابوزبیر محمد یونس پرتاب گڑھی۔
مدرسہ علی جان مرحوم

(۱۸) ہوشیار پور (سنی)

مرزائے قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے اس کا رشتہ و نکاح کسی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کی تصدیق بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادم اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء غلام محمد ہوشیارپوری۔ ھذا ھو الجواب الحق.

کتبہ مولوی احمد علی عفی عنہ نور محلی۔

(۱۹) لودھیانہ (سنی)

(الف)... ایسے عقائد مذکور کا شخص کافر ہے بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست نہیں ہے۔ کتبہ العبد العاجز علی محمد عفا عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ لدھیانہ.

(ب)... چونکہ یہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر و ارتداد ہے۔ اس لیے ایسے کافر و مرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔

حررہ رحمت العلی مدرس مدرسہ غزنویہ محلہ دھولیوال
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ۔ نور محمد از شہر لودھیانہ
عاجز حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لدھیانہ محلہ صوفیاں

(۲۰) لاہور (سنی و شیعہ صاحبان)

(الف)۔ ... چونکہ مرزائے قادیانی اور اس کے پیروؤں کا کفر منجاب علمائے ہند و پنجاب قطعی ہے۔ لہٰذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائے گا۔

العبد نور بخش (ایم اے) ناظم انجمن نعمانیہ لاہور

(ب)۔....صورت مرقومہ میں جس قدر عقائد بیان کیے گئے ہیں از روئے قرآن و حدیث کے وہ سب باطل اور کفر ہیں۔ بلکہ بعض تو حد شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان عقائد کا مدعی جس طرح دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے مرید اور معتقد بھی چونکہ لازماً اس حکم میں داخل ہیں۔ لہٰذا ان سے ہر طرح معاشرت کرنا اور ان کو معابد و مساجد میں آنے دینا، ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان سے رشتہ و ناطہ کرنا شرعاً سب ناجائز اور فعل حرام۔ معصیت عظیم ہے۔ خاص کر ان کو لڑکی کا رشتہ دینے کی ممانعت تو نہایت ہی موکد اور اہم ہے۔ (لان المرءۃ تاخذ من دین بعلها) کیونکہ عورت اپنے خاوند سے دین حاصل کرتی ہے اس لیے کہ عورت ضعیف العقل ہونے کے سبب شوہر کے دین کو اختیار کر لیتی ہے۔ اعاذنا اللّٰه و جمیع المؤمنین من النفس الامارۃ بالسوء و الضلالۃ بعد الهدی (وهو العالم) من مبارک حویلی (لاہور) خادم الشریعۃ المطهرہ علی الحائری بقلمہ۔

(۲۱) شہر پشاور معہ مضافات (سنی)

عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں اور تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے تمام کتب فقہ میں ہے (وارتداد احدهما فسخ فی

متحان ہے۔ بیوی میاں میں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح فوراً فسخ کرتا ہے۔ حررہ محمد عبدالرحمن ہزاروی

الجواب صحیح محمد ونمو شہر پشاور۔ عبدالواحد از پشاور۔ عبدالرحمان بالقلم خود۔

مفتی عبدالرحیم پشاوری۔ محمد خان پوری۔ محمد رمضان پشاوری۔

مولوی عبدالکریم پشاوری۔ حافظ عبداللہ نقشبندی۔

(۴۲) راولپنڈی معہ مضافات (سنی)

جو الفاظ مرزا غلام احمد قادیانی کے اعتقاد میں ذکر ہوئے یہ تمام کفر یہ ہیں۔ پس عورت مسلمان کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں اور اگر پہلے وہ مسلمان تھا اور پیچھے وہ مرزائی ہو گیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح فسخ ہوتا ہے۔ کتبہ عبدالاحد خانپوری از راولپنڈی

محمد مجید امام الجمعہ راولپنڈی۔ سید اکبر علی شاہ متصل جامع مسجد۔ محمد یحییٰ کمرانی مقیم شہر راولپنڈی۔

الجواب صحیح عبداللہ عفا عنہ از مدرسہ سعید راولپنڈی۔ محمد عصام الدین مدرس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی۔ عبدالرحمان بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم امام مسجد اہلحدیث صدر پیر فقیر شاہ از راولپنڈی

(۴۳) شہر ملتان معہ مضافات (سنی)

بالترتیب یہ تمام اعتقادات صریح کفر دلالی ہیں۔ قائل و معتقد ان کا خود بھی کافر ہے اور جو شخص اس کو باوجود ان اعتقادات کے مسلم یا مجدد یا نبی یا رسول مانے وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔ اور بحکم آیت **لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن** مناکحت مسلمہ بمرزائی و بالعکس نہ ابتداء صحیح ہے نہ بقاء یعنی نہ رشتہ مناکحت ہو سکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا ہے اسی طرح حقوق ارث سے بھی حرمان ہو جاتا ہے۔ حررہ ابو محمد عبدالحق ملتانی

الجواب صحیح احقر العباد ابو سعید خدا بخش ملتانی عفی عنہ۔ خاکسار محمد عفی عنہ از ملتان۔

(۴۴) ضلع جہلم (سنی)

باسمہ سبحانہ۔ مرزائے قادیانی کے یہ دعاوی اور اسی قسم کے دوسرے دعاوی کفر و شرک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا الہام ہے کہ (**الارض والسماء معک کما ھو معی**) زمین آسمان جیسے خدا کے ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں ایک اور الہام ہے کہ (**یتم اسمک ولایتم اسمی**) خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو ناقص رہے گا مگر تیرا نام ضرور کامل ہو جائے گا۔ پہلے دعویٰ میں شرک جلی ہے اور دوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا۔ اس لیے جو ان اقوال کا مصدق ہو وہ بلاشبہ کافر و مشرک ہے اور کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی مشرک سے تعلق زوجیت قائم رکھے اور رشتہ زوجیت قائم ہونے کے بعد ایسے عقائد کا مصدق ہونا موجب افتراق ہے۔ علاوہ ازیں مرزا نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو اس کی نبوت کا کلمہ نہیں پڑھتا خواہ وہ مرزا کا مکفر نہ بھی ہو وہ کافر ہے اور اہل اسلام کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے۔ پھر مرزا نے توہین انبیاء میں کچھ کمی نہیں چھوڑی **لولاک لما خلقت الافلاک** کے دعویٰ میں آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے آپ کو علت تکوین عالم بتاتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا (پھر طرفہ یہ کہ دعویٰ غلامی ہے) انتہیٰ مختصراً۔

حررہ محمد کرم الدین از بھیں ضلع جہلم تحصیل چکوال

الجواب صحیح۔ نور حسین از بادشہانی۔ محمد فیض الحسن مولوی فاضل نعیمی ضلع جہلم

(۴۵) ضلع سیالکوٹ (سنی)

(الف) مرزا کے عقائد کفر ہیں اور جو ایسے مذہب کا مصدق ہے اس کے ساتھ رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں بلکہ تصدیق بعد از نکاح موجب افتراق ہے۔ من تلفظ بلفظ کفر کفر کانا کل من ضحک علیه او استحسنه او یرضی به یکفر (قواطع الاسلام) من حسن کلام اهل الهول وقال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن (البحر الرائق) ایما رجل سب رسول اللّٰه ﷺ او کذبه او عابه او تنقصه فقد کفر باللّٰه و بانت منه امرء ته (کتاب الخراج للامام ابی یوسفؒ)
ابو یوسف محمد شریف عفی عنہ کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ

(ب) مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو وہ بھی کافر ہے لقوله تعالیٰ ومن یتولهم منکم فانه منهم. امام اعظم ابو حنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور مقام استدلال پر علامت نبوت کے لیے کچھ مہلت مانگی تھی تو آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت کرے گا۔ وہ کافر ہوگا کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کا مکذب قرار دیا جائے گا کہ (لانبی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (الخیرات الحسان لابن حجر المکی) پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں۔ کوئی کرے بھی تو کالعدم ہوگا۔
حررہ ابو الیاس محمد امام الدین قادری کوٹلی لوہاراں مغربی

(ج) ایسا شخص کافر ہے اور کافر سے نکاح درست نہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔ قال انا رسول اللّٰه او قال بالفارسیة من پیعمبرم یرید به. من پیغامبرم یکفر علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں کہ من ادعی النبوة فی زماننا او صدق مدعیا لها او اعتقد نبیا فی زمانه ﷺ او قبله من لم یکن نبیا کفرا جو شخص ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے یا یہ اعتقاد رکھے کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ سے پہلے وہ شخص نبی تھا کہ جس کی نبوت کا ثبوت نہیں وہ کافر ہوگا۔ فقیر ابو عبد القادر محمد عبد اللہ امام مسجد جامع کوٹلی مذکور۔ الجواب صحیح سید میر حسن عفی عنہ کوٹلی لوہاراں۔ الفقیر السید فتح علی شاہ حنفی قادری از کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ۔

(۴۶) ضلع ہوشیارپور (سنی)

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی تصدیق کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اہل اسلام کے ساتھ ایسے شخص کا تعلق زوجیت جائز نہیں اور ازدواج کے بعد اس کے دعاوی کی تصدیق موجب فرقت ہے۔ حررہ نور الحسن جہلمی مدرس مدرسہ خالقیہ کوٹ عبد الخالق۔ الجواب صحیح اللہ بخش پٹیالوی مدرس عربی مدرسہ خالقیہ محمد فاضل گجراتی مدرس مدرسہ خالقیہ۔ عبد الحمید جسری از کوٹ عبد الخالق۔

(۴۷) ضلع گورداسپور (سنی)

عورت اگر مرزائی عقیدہ کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا۔ چہ جائیکہ مرد اس عقیدہ کا ہو۔ اگر بعد انعقاد نکاح یہ اعتقاد احد الزوجین کا ہو جائے تو نکاح باطل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ بندہ عبد الحق دینانگری
مورخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۳۶ھ

(۲۸) ضلع گجرات پنجاب (سنی)

مرزا کے مصدق سے اہل اسلام کا باہمی رابطہ ازدواج ہرگز درست نہیں۔ فقہاء نے بعض بدعات بھی مکفرہ فرمائی ہیں۔ بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں۔ واللہ الہادی

حررہ العبد الاواہ الشیخ عبداللہ عفی عنہ از ملکہ

الجواب صحیح بندہ عبیداللہ از ملکہ

(۲۹) ضلع گوجرانوالہ (سنی)

(الف)۔۔۔ جو لوگ اعتقادات مذکورہ میں مرزا کے معتقد و مصدق ہیں ان سے علاقہ زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہیے۔

حررہ حافظ محمد الدین مدرس مسجد حافظ عبدالستار مرحوم

(ب)۔۔۔ بیشک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے ان کے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں۔

حررہ عبداللہ المعروف بغلام نبی از سوہدرہ

الجواب صحیح محی الدین نظام آبادی عفی عنہ۔ عمر الدین معلم از وزیر آباد مسجد برنے والی۔ خاکسار عبدالحق۔

(ج)۔۔۔۔ بیشک مرزا کے کفر میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کا شریک ثابت کرتا ہے۔ اس لیے مرزائیوں سے مناکحت ناجائز ہے۔ حررہ احمد علی بن مولوی غلام حسن از چک بھٹی

(۳۰) شہر امرت سر (سنی)

(۱)۔۔۔۔ مدعیان نبوت و رسالت کے ارتداد و کفر میں کوئی اہل ایمان و علم متردد نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کے لوگوں سے رشتہ و ناطہ کرنا بالکل حرام ہے اور اگر بیوی یا میاں اب مرزائی ہو جائے تو نکاح واجب الفسخ ہے اور مقننین اہل اسلام کا فرض ہے کہ گورنمنٹ سے ایسے قانون کے نفاذ کی اپیل کریں تاکہ ہمارے مذہب اور ضمیر کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ نہ ہو سکے کہ جس سے ہمارے حقوق تلف ہوں کیونکہ مرزائی بجائے خود رہے جو مرزائیوں کو مسلمان تصور کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ختم رسالت وغیرہ بدیہیات دین کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں بلکہ دراصل منکر ہیں۔ حررہ ابوالحسن غلام المصطفیٰ الحنفی القاسمی الامرتسری عفا اللہ عنہ

(۲)۔۔۔۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ (شاہد عدل) ہیں جن کے سامنے اس کا ایمان بالکل ثابت نہیں ہو سکتا۔ بالخصوص کشتی نوح ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں بھی شک نہیں کر سکتا۔ پس جو لوگ اسے نبی مانتے ہیں ان سے محبت، دوستی، رابطہ رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ لا تتخذوا الکفرین اولیاء من دون المؤمنین۔ و لقولہ تعالیٰ لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیء۔ حررہ محمد جمال امام و متولی مسجد کوچہ سکی امرت سر

(۳)۔۔۔۔ مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔ (دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاریؒ) لہٰذا جماعت مرزائیہ مرتد خارج از اسلام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتی ہے ولد الزنا ہوگی اور مرتد جب بغیر توبہ کے مر جائے تو اس پر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل و کفن کے گڑھے میں ڈالا جائے۔ (ملاحظہ ہو کتاب اشباہ والنظائر) اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین ولا تجعلنا من المرزائیین۔

حررہ عبدالغفور الغزنوی عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح محمد حسین مدرس مدرسہ سلفیہ غزنویہ۔

(۴)..... مرزا قادیانی کا فتنہ اسلام میں آفات کبریٰ سے ہے۔ اس کا کفر علماء ربانیین نے قدیماً وحدیثاً ثابت کیا ہوا ہے۔ اہل اسلام کے اس باب میں کئی کتب و رسائل و اشتہارات موجود ہیں اور وہ اسی عقیدہ کفریہ پر مر گیا ہے۔ اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اسی طرح کا عقیدہ رکھے وہ بھی بلاریب بموجب شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰت کافر ہے اور مومنہ سنیہ سے اس کا نکاح فسخ ہے اور مومنہ سنیہ کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام ہے اور یہ نکاح باطل ہے۔ قال اللہ عزوجل **لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن الآیۃ ھذا فقط واللہ اعلم**

(ابو اسحاق نیک محمد عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ تقویۃ الاسلام امرت سر۔

(۵)..... بندہ کو مضامین بالا مذکورہ میں اتفاق ہے۔ واقعی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ دائرہ اسلام سے اس کو خارج کرتے ہیں۔ فقط محمد تاج الدین مدرس بی این ہائی سکول امرت سر

(۶)..... مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان دعویٰ نبوت کیا۔ اور دیگر انبیاء کی توہین کی بعض کو گالیاں دیں اور مذکورۃ الصدر سارے دعویٰ بھی کیے جن کی بنا پر وہ خود کافر ہو کر مرا۔ اس کے ماننے والے بھی کافر۔ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کرلیا جائے۔ (سید عطاء اللہ بخاری)

(۷)..... اقوال مذکورہ میں اکثر کفریہ ہیں جن کی تاویل سے بھی مخلصی کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ لہٰذا ان اقوال کا ماننے والا اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت پیدا کیا جائے اور اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو افتراق ضروری ہے۔ مسکین سلطان محمد بقلم خود جواب صحیح ہے۔ سلام الدین عفا اللہ عنہ

(۸) الجواب۔ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مذکورہ بالا کا مصدق ہے اور ان کو صحیح مانتا ہے وہ شرعاً کافر و مرتد ہے اور کافر و مرتد کا نکاح عورت مسلمہ سے ہرگز جائز نہیں اور اگر بعد از نکاح ناکح مرزائی ہو گیا تو فوراً نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اعلان کرنا چاہیے کہ کوئی شخص مسلمان، مرزائیوں سے زوجیت کا تعلق پیدا نہ کرے۔

حکیم ابو تراب محمد عبدالحق۔ الجواب صحیح ابو الفقر محمد شمس الحق

(۹)..... جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ زوجیت کرنا جائز نہیں۔

(محمد داؤد غزنوی)

(۱۰)..... الجواب قادیانی مدعی نبوت نے جو کچھ خارج از اسلام عقائد پھیلائے ہیں وہ صاف اس کے کافر ہونے پر بین ثبوت ہیں اور جس قدر اس نے اہل اسلام سے اظہار نفرت کیا ہے۔ اسی قدر ہم بھی اس کے ہم عقیدہ اور مریدوں سے نفرت کریں تو ہمارے مذہبی احساس کا نتیجہ ہوگا۔ اس لیے جملہ اہل اسلام کو ضروری ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں اور بالخصوص مناکحت اور کفن دفن سے ضرور اجتناب کریں۔

نور احمد عفی عنہ پسروری ثم امرت سری۔ ۲۵ شوال ۱۳۴۸ھ۔

الجواب صحیح غلام محمد مولوی فاضل منشی فاضل اول مدرس دینیات اسلامیہ ہائی سکول امرت سر۔

الجواب صحیح محمد نور عالم۔ مولوی فاضل منشی فاضل مدرس عربی اسلامیہ ہائی سکول امرت سر۔

(۱۱)..... میری مدتوں کی تحقیق میں اچھی طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر قطعی اور کذاب یقینی ہے اور جو لوگ دیدہ دانستہ اس کے تابعدار اور اس کے مذہب کے پابند ہیں ان کے کفر میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے پس مسلمہ عورت کے ساتھ مرزائی مرد کا نکاح فسخ ہے۔ (**لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن**) بلا طلاق اور جگہ نکاح جائز ہے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ ہونے دیں ایسے کافر ہیں کہ پہلے زمانوں میں ان

کی نظیر نہیں ملتی۔ واللہ اعلم عبداللہ محمد علی عفا اللہ عنہ ۲۷ شوال ۱۳۳۸ھ

(۱۴) .. بحکم حدیث شریف زوجوا من ترضون دینہ مرزائی سے محمدی خاتون کا نکاح نہ ہونا چاہیے اور اگر ہو جائے تو فسخ کرا لینا چاہیے۔ (ابو الوفا ثناء اللہ)

(۳۱) فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (سنی)

قال المرزا ما تعربیه و تلخیصه کنت اعتقدان المسیح فی فزل الوحی بانه قدمات فثبت به ان القول بحیوته من الشرک والکشف علی ان الجنة والنار لذات والآم روحانیة وان ربنا اج (تاب الفیل) وهو قیوم و وجودله من الایدی والاقدام والجوارح والقوی مالا یدرکه مدرک و ککک له من الاعصاب والعروق مالا یحیط به محیط بهاتتم ارادته فی العالم هذه الاعضاء والعروق هی المسماة مالعالم. وان الاخبار بنزول المسیح واشراط الساعة لیست علی ظواهرها ولما معان کانت مخزونة لم یطلع علیها احدالی یومنا هذا بل ولم ینکشف محمد ﷺ الامور الخمسة الدجال حواته ودابة الارض وابن مریم ویاجوج ماجوج فنزل الوحی بان دابة الارض علماء هذ الزمان ویاجوج ماجوج الوام اوروبا الدجال علماء البرطانیه ودابتها مرکب الدخان وابن مریم الثانی تحصیل صفاته الذاتیه ولما جرت سنة الله ببعثه الانبیاء اذ غلبت داعیة الشر لم یکن بدمن نبی فی هذه الایام وقد کان الله وعدانه یبعث فی امته محمد نبیا کابراهیم اذا متفرق علی فرق کثیرة فلن ینجو الامن تبعه. فسمانی الله اسماء الانبیاء من آدم الی محمد ﷺ ومن قبل کنت احسب ان المسیح نبی عین انا منه فی مرتبته وکنت اذ ظهر لی فضل ما احسبه انها فضیلة جزویة ولکن لما اخذت تنزل علی من الوحی الامطار الموصلة الدر فلم یدعنی الله علیه فاعطیت منه النبوة وانما اعطیتها اذ فنیت فانی فی اتباع محمد ﷺ فنبوتی لاتنافی ختم الرسالة. والذی نفسی بیده انه هو سمانی مسیحا موعود اوجعلنی نبیاً صدقنی بالآیات فانا آخر الخلفاء علی قدم عیسٰی وما کان لمومن ان یکفر بی فانه کفر بکتاب الله ولا یفلح الکافر حیث اتی. ولم یختص احد باسم النبوة سواحتی فی هذا الزمان فما اوحی الی فهوء منز وعن الخطاء والنسیان فما ایها المسلمون ما اعلمکم فهو ملاک النجاة من النار. اعلموا انه ما یخالفنی من الاحادیث رمیته کمز جاة من البضاعة فلما آمنت بما اوحی الی کما آمنت بالقرآن اعتقدته قطعیا فکیف یری ان آمن باحادیث ظنیة او موضوعة تخالفه و فضلنی الله علی المسیح الناصری والله لوکان المسیح الیوم لما ظهر له من الآیات ماظهرت لی بل ولم یظهرها الله لنبی قبلی مثل ما اظهرها لی ما خلا محمدا ﷺ بل انما ظهرت له ثلث آلاف و ظهرت لی ثلثهمایة آلاف ولم یخل منها شهر فلما ثبت عند الله وعند جمیع المرسلین ان المسیح الموعود فی هذا. الزمان افضل من المسیح الناصری فلم یشق علی الناس افضل کنفسی علیه اذ کان المسیح لیتاد الکذب و بشرب الخمر و من جداته بغایا و یحیی افضل منه اذ لم یکن یشرب الخمر ولولم استکف عن عمل الحرب لما زادنی المسیح فی المعجزات وقد غلط اربعمایة نبی فی اخبار هم بالغیب لکن لم یغلط احدمنهم ماغلط المسیح فیه. وقال لی الله لولاک لما خلقت الافلاک وکم من سریر قد تسفل و سریرک فوق

السرر كلها وانت من مائنا وهم من فشل وانت مني بمنزلة اولادي وانت مني وانامنک وفضلني الله بعسو القمرين وفضل محمد ﷺ بخسف القمر و مرة جعلني الله امرة اظهر عليها قوة الرجولية فيريدون ان يرو مرة جانست الله وكتبت انا بيدي من الواقعات والحوادث كيف اريدها وقبله الله و كتب التصديق بقلمه و قطاير رشحات بقلمه على خادمي ولما غلب على الالوهية خلقت السماء والارض و خلقت آدم. انتهى ما قال وله مثله هفوات لا تحصى وما ذكرنا فيه كفاية لما نريد ان نقول.

فنقول ان المرزا ادعى فيما ذكرنا وفات المسيح، القول بحيوة المسيح شرک، الجنة والنار لاحقيقته لهما، الله جسم غير متناه، النصوص ليست على ظواهرها، فوقية نفسه على رسولنا ﷺ علماً ، النبوة لنفسه، دوامها بعد ختم الرسالة، تحصيل النبوة بالاكتساب، التمثل بعيسى بل بجميع الانبياء، فضيلة نفسه على المسيح، الازراء، الوحي، ضرورة الايمان به، المجالسة بالله، المجانسته به، كونه زوجة الله، ولدا الله، كونه فيم الله في كائناته، واتحاد ذاته بذات الله، شركته في صفة الخلق و قدرته فهذه عشرون امرا كله كفر يخالف الاسلام بل و تصديق المرزافيه من الكفر وكفي منها الرجل في كفره واحد فكيف اذا اجتمعت جميعا في قائلها لا اقول ذلک وحدى بل صرح بكفره من الائمة المقلدين القاضي عياض في الشفاء والملا على القارى في شرح الفقه الاكبر وابن حجر وآخرون في مصنفاتهم، و نحن نذكر نبذة مما قالوا قال على القارى، دعوى النبوة بعد نبينا كفر بالاجماع قال ابن حجر في فتاوىٰ من اعتقد وحيا بعد محمد رسول الله ﷺ كان كافرا باجماع المسلمين. قال الشيخ الاكبر في الفتوحات اسم النبي زال بعد محمد ﷺ قال القاضي عياض من ادعى نبوة احد مع نبينا ﷺ او بعده كالعيسوية من اليهود القائلين بتخصيص رسالة الى العرب وكالخرمية القائلين بتواتر الرسل وكالبريغية والبيانيه منهم القائلين بنبوة بزيغ وبيان واشباه هولا اومن ادعى النبوة لنفسه اوجوز اكتسابها والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها كالفلاسفه وغلاة المتصوفة وكذلک من ادعى منهم انه يوحي اليه وان لم يدع النبوة وانه يصعد الى السماء او يدخل الجنة و ياكل من اثمارها و يعانق الحور العين فهو لا وكلهم مكذبون للنبي ﷺ لانه اخبر انه ﷺ خاتم النبيين وانه لانبي بعدهٗ و اخبر عن الله انه خاتم النبيين و انه ارسل كافة للناس و اجتمعت الامة على حمل هذا الكلام على الظاهر وان مفهوم المراد به دون تاويل و تخصيص فلاشک في كفر هولاء الطوائف كلها قطعاً اجماعا سمعًا ومن اعتقدان الله جسم او المسيح او بعض من يلقاه في الطريق فليس بعارف به فهو كافر و كذلک من ادعى مجالسة الله والعروج اليه و مكالمة و حلوله في الاشخاص او استخف بمحمد ﷺ او باحد من الانبياء او آذاهم او قتل نبيا اوحاربه اوزرى بالانبياء فهو كافر باجماع المسلمين و ككــ من جوز على الانبياء الكذب فيما اتوابه وادعى في ذلک المصلحة اولم يدعها فهو كافر بالاجماع و كذلک من قال ان المراد بالجنة والنار والحشر والنشر والثواب والعقاب معانى غير ظاهرة وانها لذات روحانية ومعاني باطنة وككـ تقطع بتكفير كل قائل قولا يتوصل به الى تضليل الامة او

تکفیر جمیع الصحابة وقال محمد من تنباء یستتاب اسر ذلک او اعلنه وهو کالمرتد قاله سحنون وغیره۔

فان قیل ان لکلام المرزا تاویلات کالصوفیة قلنا من قال بکلمة الکفر من الصوفیة کفر و استیب اور جع مما قال علا ان للتاویل مجالا لمن آمن بنبوته ومن لا یحسن الظن به فیکفره قطعا وان قیل ان المرزائیة من اهل القبله قلنا انهم انکروا نصوصا قطعیته عند جمیع المسلمین و اولوها لم یول به احد من الائمة فلا ریب فی کفرهم وان کانوا من اهل القبلة ونحن لم نکفرهم مالم یاتوا الصریح الکفر ولم یخالفوا القطعیات الاتری الی قوله علیه السلام لا یقبل اللّٰه لصاحب بدعة صوما ولا صلوة ولا حجا ولا عمرة ولا جهاذا او لاصرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین. یخرج فی آخر الزمان قوم یقولون من خیر قول الناس یقرون القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة وعن ابی سعید ومالک بن انس مرفوعًا قوم یحسنون القیل و یسیئون الفعل فثلت ان المرزائیة وان کانوا من اهل القبلة کفار لانهم انکروا بدیهیات الاسلام و مسلماته قال علی القاری فی شرح الفقه الاکبر ثم اعلم لان المراد باهل القبلة الذین اتفقوا علی ماهو من ضروریات الدین کحدوث العالم فمن واظب طول عمره علی الطاعات مع اعتقاد قدم العالم او نفی الحشر لایکون من اهل القبلة۔

فلما ثبت کفر المرزائیة و شرکهم لم یکونوا کفو المسلمین فلا یجوز التناکح بهم لقوله تعالٰی و لا تنکحو المشرکات حتی یومن ولامته مومنته خیر من مسرکة ولو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا و لعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبکم اولئک یدعون الی النار واللّٰه یدعوا الی لجنة والمغفرة باذنه فان علمتموهن مومنات فلا ترجعوهن الی الکفار لاهن حل لهم ولاهم یحلون لهن ولا تمسکو ابعصم الکوافر۔

رقمه عبدالحی عفا اللّٰه عنه ۳ ذیقعدة ۱۳۳۸ھ ولا یجوز لاهل الاسلام ان یعاملو المرزائیة فی امر دینًا کان او غیر دین انا العاجز محمد فاضل بن المولوی محمد اعظم مرحوم فتح گڑھی۔ مرزائیوں سے نکاح ہی درست نہیں چہ جائے کہ الفتراق محمد عبداللہ فتح گڑھی۔

تمت هذه الفتاوی فالمرجو عن المسلمین ان یعملوا بها

اوائل ذی الحجة ۱۳۳۸ هجریة مقدسة

مرزائی کا جنازہ اور مسلمان

ایک لمحہ فکریہ

از

حضرت مولانا احمد سعید گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰے خصوصًا علی خاتم الانبیاء سیدنا و شفیعنا محمد و الہ و اصحابہ اجمعین۔

برادرانِ اسلام! تمام مسلمان خواہ وہ کسی مکتب فکر اور کسی بھی نظریہ سیاست سے تعلق رکھتے ہوں اس بات کو بخوبی جانتے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ کائنات کا خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لیے سچا یقینی مذہب اور دین صرف اسلام ہی ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام اس کے سوا تمام مذاہب اور ادیان باطل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ اس دین اسلام کی شمع روشن کرنے والے اور جن و انس کو راہِ راست بتانے والے ہادی حضرت نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول نبی برحق رحمت للعلمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النبیین ﷺ کے مبارک زمانہ تک مختلف اوقات میں انبیاء و رسول مبعوث فرمائے سب سے آخری حضور نبی کریم ﷺ کو ختم نبوت کا مبارک تاج عطا فرما کر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم و بند کر دیا اس پر سب مسلمانوں کا ایمان ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی دور و زمانہ میں کسی قسم کا کوئی نبی و رسول نہیں ہو سکتا۔ نہ حقیقی نبی اور نہ ہی عکسی ظلی و بروزی وغیرہ جیسا کہ متعدد آیات قرآنی میں اس کا ذکر ہے۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًاo (احزاب ۴۰) ''حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں (یعنی تمام نبیوں سے آخر میں آنے والے ہیں)''

یہ بات فیصلہ کن ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمام ممالک اور اقوام عالم جن و انس کے لیے ہے۔

اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍo (رعد ۷) ''بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور ہر ایک قوم کی رہنمائی کرنے والے ہیں۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورہ اعراف میں آپ کی نبوت عام کا اعلان فرماتے ہیں۔

قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ (اعراف ۱۵۸) ''اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔''

اور احادیث صحیحہ میں نبی کریم ﷺ کے صاف ارشادات موجود ہیں جو قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔

''خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ'' میرے اوپر اللہ تعالیٰ نے نبوۃ کا سلسلہ ہی ختم کر دیا۔

''اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔'' میں نبیوں کے آخر میں آنے والا ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا'' اور نہ ہی کسی قسم کی نبوت کسی کو مل سکتی ہے بلکہ آپ کی نبوت ابدی ہمیشہ کے لیے قائم و دائم ہر زمانہ

، یکساں مساوی ہے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ اجتماعی و اتفاقی فیصلہ کن عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد
س کسی زمانہ میں کسی قسم کی نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے تو وہ از روئے قرآن و سنت اور اجماع امت
ن کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضور ﷺ کی مبارک زندگی میں جب مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی
۔ بدبختوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کرامؓ نے ان پر ارتداد اور کفر کا قطعی حکم لگایا اور ان کی سرکوبی کی۔ اس
ے بعد وقتاً بوقتاً ایسے خبیث بد باطن قسم کے انسان نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے رہے اور ساتھ ساتھ ان کی سرکوبی
وتی رہی۔ پھر جب برصغیر پاک و ہند میں مرزائے قادیانی نے انگریز کے زیر سایہ اور اس کے حکم (خود کاشتہ پودا
ہونے) سے دعویٰ نبوت کیا تو علماء امت نے ابتداءً دہلی میں جون ۱۸۹۱ء کے اجتماع عظیم میں اور پھر تمام دنیا کے
مسلمانوں نے بالاتفاق اس کے مرتد اور کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ اور مرزا کو کسی قسم کا پیشوا ماننے والے کو بھی اسی
طرح مرتد و کافر کہا اور مسلمانوں کو ہمیشہ لگاتار اس کی گمراہی سے بچانے کے لیے پوری جدوجہد اور کوشش کی۔ اس
ملک کے باشندے اس جدوجہد سے بخوبی واقف ہیں ۵۳ء کی "تحریک ختم نبوت" اور لاہور کا مارشل لاء جنرل اعظم
خان کا فدایان ختم نبوت پر فائرنگ اور مسلمانوں کا بخوشی جام شہادت نوش کرنا پھر منیر انکوائری رپورٹ اس کا ایک
بین ثبوت اور سرکاری شہادت ہے تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ اتفاقی عقیدہ ہے کہ مرزائے قادیاں کو کسی قسم کا پیشوا
ماننے والے مرزائی قطعاً مسلمان نہیں اور نہ ہی مسلمانوں کے کسی گروہ و فرقہ میں شمار ہو سکتے ہیں۔ ان کا مذہب ان
کا فرقہ اسلام اور مسلمانوں سے بالکل جدا ہے۔ ان کا نکاح، جنازہ، مرگ و خوشی مسلمانوں سے الگ ہیں۔ کوئی
مرزائی اپنی لڑکی کسی مسلمان کے نکاح میں نہیں دیتا اور نہ کسی مسلمان کو کسی مرزائی سے نکاح جائز ہے۔ اگر خاوند
بیوی میں سے کوئی العیاذ باللہ مرزائی ہو جائے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ
وہ کسی مرزائی کا جنازہ پڑھے یا اس کے لیے دعا مغفرت کرے اور اس کی قبر پر جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا
صاف ارشاد موجود ہے کہ کافر مشرک اور منافق کے لیے استغفار کرنا اور اس پر نماز جنازہ پڑھنا قطعاً حرام ہے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (توبہ ۸۴) "اے نبی ﷺ اور نماز جنازہ نہ پڑھیں ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی بھی اور نہ کھڑے ہوں اس کی قبر پر وہ منکر (کفر کرنے والے) ہوئے اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔"

اللہ تعالیٰ مزید دوبارہ حضور نبی کریم ﷺ اور تمام ایمان والوں کو خطاب فرما کر منع کر رہے ہیں۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ۔ (توبہ ۱۱۳) "لائق نہیں نبی ﷺ کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں (اللہ سے) مشرکوں کے لیے اور اگرچہ وہ ہوں قرابت والے جبکہ صاف ظاہر ہو چکا ان پر کہ وہ ہیں دوزخ والے۔"

اور مرزائی تو کافر مرتد ہیں۔ مرتد کا درجہ مشرک اور منافق سے زیادہ بدتر ہے۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور دعا مغفرت کرنا اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کی صریح نافرمانی اور بغاوت ہے۔

مرزائی مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں ان سے زیادہ خطرناک گروہ کوئی نہیں۔ ان کی سازشوں کا جال بیرون ملک تک پھیلا ہوا ہے۔ صرف ایک تازہ واقعہ کی طرف آپ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مرزائیوں نے تمام ممالک اسلامیہ کے دشمن اسرائیل (یہودی) جیسے

مکار خبیث ملک میں اپنی تبلیغی مشنری وہاں کے عرب مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لیے قائم کر رکھی ہے، جبکہ حکومت پاکستان اور اکثر اسلامی ممالک کے اسرائیل سے سفارتی تعلقات بھی نہیں ہیں۔

''گوجرانوالہ کی میونسپل کمیٹی کے ذمہ دار مسلمان افسران سے''

جس طرح مسلمانوں کو مرزائیوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں اسی طرح مرزائیوں کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی از روئے شریعت جائز نہیں ان کا قبرستان بھی عیسائیوں، یہودیوں کی طرح بالکل الگ ہونا چاہیے۔ مسلمانانِ گوجرانوالہ کے لیے یہ بات کس قدر شرمناک ہے کہ ان کے قدیم قبرستان میں ان کے اموات کے ساتھ ساتھ مرزائی بھی دفن کیے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں میونسپل کمیٹی کے مسلمان ممبران ارباب بست وکشاد افسران اور ذمہ دار حضرات کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات احساسات اور مذہبی عقیدہ کا لحاظ کرتے ہوئے مسلمانوں کے قبرستان سے الگ اور جدا مرزائیوں کے لیے قبرستان متعین اور مقرر کریں۔ مرزائیوں کو مسلم قبرستان میں دفن ہونے کی ہرگز اجازت نہ دیں اور قانوناً ان کو روک دیں کیونکہ اس سے دین و مذہب کی روح مجروح ہوتی ہے اور عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے مسلمانوں کے دل زخمی ہوتے ہیں۔ افسران با اختیار کی اس چشم پوشی کی وجہ سے مرزائی بعض سادہ لوح مسلمانوں کو یہ دھوکہ دے دیتے ہیں کہ جب ہمارا قبرستان ایک ہے تو ہم سب مسلمان ہیں تو وہ مسلمان ان کے جنازہ میں بھی شریک ہو جاتے ہیں اس کی تمام ذمہ داری میونسپل کمیٹی کے با اختیار حضرات پر ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ میونسپل کمیٹی کے افسران اور ذمہ دار حضرات اپنے اسلامی جذبات کے پیش نظر قریبی اجلاس میں اس مسئلہ پر غور و فکر فرما کر ہماری اس گذارش کو منظور کر کے اسلام اور مسلمانوں پر احسانِ عظیم اور ایک بہترین مثال قائم کریں گے۔

قادیانیوں کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان کافر ہیں

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزائی مسلمانوں کو اپنے عقیدہ کے مطابق مسلمان نہیں سمجھتے بلکہ ہر وہ انسان جو مرزا آنجہانی کی نبوت کا قائل نہ ہو اس کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج یقین کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل حوالجات بطور نمونہ ملاحظہ کریں۔

۱..... ''مجھے خدا کا الہام ہے جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔'' (اشتہار معیار الاخیار مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵)

۲..... ''اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین، اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔''

(انجام آتھم ص ۶۲ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۳..... ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔'' (مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالحکیم تذکرہ ص ۶۰۷)

۴..... ''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے۔ مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

۵..... ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی (مرزائے قادیاں) کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اور اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔'' (انوار خلافت ص ۹۰)

۶..... ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوتے خواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

۷..... ''پس یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمھارے اوپر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو۔''

(اربعین ص ۲۸ حاشیہ نمبر ۳ خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۷)

''قادیانی مذہب میں مسلمان کو مرحوم کہنا اور معصوم بچے تک کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں''

۸..... ''سوال:۔ کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں شامل نہ ہو یہ کہنا جائز ہے کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے۔''

جواب:۔ غیر احمدیوں (مسلمانوں) کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کے لیے دعائے مغفرت کرنا جائز نہیں۔'' (اخبار الفضل قادیان ۷ فروری ۱۹۲۱ء جلد ۸ نمبر ۵۹)

۹..... ''ایک صاحب نے عرض کیا کہ غیر مبائع (لاہوری پارٹی کے مرزائی) کہتے ہیں کہ غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو معصوم ہوتا ہے اور کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ بچہ جوان ہو کر احمدی ہوتا۔ اس کے متعلق (میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان) نے فرمایا جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔''

(ڈائری مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء ج ۱۰ نمبر ۳۲ ص ۹)

۱۰..... ''غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندو اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔'' (انوار خلافت ص ۹۳)

مرزائی مذہب میں مسلمانوں کو لڑکیاں دینا حرام ہیں

۱۱..... ''حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔'' (برکات خلافت ص ۷۵ از مرزا محمود قادیانی)

۱۲..... ''غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں۔''

(برکات خلافت ص ۷۳ از مرزا محمود قادیانی)

۱۳..... ''جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں سے ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا کسی عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو، مگر وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔''

(ملائکۃ اللہ ص ۴۶ از مرزا محمود قادیانی)

دو قسم کے تعلقات

۱۴..... ''غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا ہے..... جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی، دوسرے دنیوی، دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے۔ تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۶۹ از مرزا بشیر احمد پسر مرزا آنجہانی)

مقام عبرت

مذکورہ بالا حوالہ جات کو بار بار پڑھیں اور غور و فکر کریں کہ مسلمانوں کی نسبت جب مرزا آنجہانی اور اس کے تمام ماننے والوں کے یہ عقائد اور نظریات ہیں تو اب مرزائی ایک مستقل اور مسلمانوں سے الگ امت (فرقہ) نہیں تو اور کیا ہیں۔ بنا بریں ان کو مسلمان سمجھنا ان سے تعلقات بحال رکھنا میل جول مسلمانوں کی طرح برت برتاؤ کرنا ان کی غمی و خوشی میں شریک ہونا ان کے مردوں کا جنازہ پڑھنا انتہائی بے غیرتی اور گمراہی ہے جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ سے صحیح محبت و عقیدت ہے اس کی غیرت ایمانی مرزائیوں سے کسی قسم کے تعلق کو قطعاً نہیں برداشت کر سکتی۔ مسلمانوں کے لیے یہ مقام عبرت اور لمحہ فکریہ ہے ایمان و محبت رسول ﷺ کا امتحان ہے۔ کل قیامت کے دن تم سے ضرور پرسش ہوگی جواب کے لیے تیار رہو وہاں کسی کی رشتہ داری برادری اور دوستی کام نہیں آئے گی بلکہ صحیح ایمان سچی محبت ختم نبوت کا صحیح عقیدہ اور درست اسلام کے مطابق اعمال صالحہ کام آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو صراط مستقیم اور اسلام کے سچے عقیدہ پر ثابت قدم رکھے۔

قائداعظم کا جنازہ اور سر ظفر اللہ قادیانی

پاکستان کے بانی اور گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح کا جب انتقال ہوا تو تمام ملک غم و سوگ میں ماتم کدہ بنا ہوا تھا اور دور دور سے مسلمان جوق در جوق اپنے محبوب رہنما کے جنازہ کے لیے کراچی پہنچ رہے تھے جب نماز جنازہ شروع ہوا تو سر ظفر اللہ قادیانی جو اس وقت پاکستان کا وزیر خارجہ اور ملازم تھا۔ صفوں سے الگ ہو کر عیسائیوں میں بیٹھ گیا اور جنازہ کی نماز نہ پڑھی اور نہ ہی جنازہ میں شریک ہوا۔ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب ہزاروی ڈسٹرکٹ خطیب ہزارہ، ایبٹ آباد نے جب ظفر اللہ سے سوال کیا کہ تم نے قائداعظم کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا تو ظفر اللہ قادیانی نے صاف جواب دیا کہ مولانا آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم یا مسلمان حکومت کا کافر ملازم سمجھیں۔

یہ واقعہ اور بیان مسلمانوں کی غیرت اسلامیہ کے لیے ایک کھلا چیلنج اور دعوت فکر ہے کہ مرزائی تو مسلمانوں کے ایک معصوم بچے کا جنازہ نہ پڑھیں اور معصوم بچے کا جنازہ پڑھنا حرام سمجھیں اور ان کا بڑے سے بڑا مشہور آدمی کسی مشہور مسلمان اور خاص کر پاکستان کے بانی گورنر جنرل کا جنازہ بھی نہ پڑھے اور عیسائیوں کی طرح جنازہ کی صفوں سے الگ ہو کر بیٹھ جائے اور جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تم نے جنازہ کیوں نہیں پڑھا تو صاف جواب دے کہ کافر اور مسلمان ایک دوسرے کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ مگر یہاں مسلمان ہیں کہ محض برادری اور دوستانہ کی وجہ سے مرزائی کا جنازہ پڑھتے ہیں اور ان کو شرم نہیں آتی، مگر یہ شرم اور صد افسوس کا مقام ہے۔

گوجرانوالہ میں ایک ناخوشگوار واقعہ

گوجرانوالہ کے محلہ باغبانپورہ میں ایک مشہور مرزائی میت کے جنازہ میں بدقسمتی سے کئی مسلمان بھی محض برادری سسٹم کے لحاظ و ملاحظہ کی وجہ سے شریک ہو گئے اور سب سے زیادہ غم انگیز قابل صد افسوس بات یہ ہوئی کہ ایک مولوی صاحب نے مرزائیوں کی اجازت سے مسلمانوں کو الگ نماز جنازہ پڑھایا جب کہ مرزائی پہلے خود جنازہ پڑھ چکے تھے جب اس کا چرچا شہر میں ہوا تو عوام اور خواص میں سخت ہیجان پیدا ہوا۔ چنانچہ مختلف مکاتب فکر کے علماء سے فتویٰ دریافت کیا گیا تو ہر ایک عالم نے الگ الگ فتویٰ لکھا۔ ان تمام جوابات کا قدر مشترک درج ذیل ہے۔

از روئے شریعت مرزائی مرتد، کافر، دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہیں۔ اور ان کو مسلمان سمجھنا کفر ہے، ان کا جنازہ جائز سمجھ کر پڑھنے پڑھانے والے عمداً یہ جانتے ہوئے کہ یہ میت مرزائی ہے تو وہ سب لوگ میت کی طرح کافر مرتد ہو گئے ان کو تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرنا چاہیے توبہ استغفار کریں اور آئندہ کے لیے عہد کریں کہ کبھی ایسی حرکت نہ کریں گے۔ البتہ وہ لوگ جو اتفاقاً شریک ہوئے اور بالکل بے خبر تھے ان کو میت کے حال کا علم نہیں تھا وہ صرف توبہ استغفار کریں اور آئندہ کے لیے محتاط رہیں۔ چنانچہ اس مختصر سے پمفلٹ میں ان تمام علماء کے فتویٰ درج کر دیے ہیں تاکہ مسلمانوں کو اس سے پوری آگاہی ہو اور آئندہ اس قسم کی غلطی کے ارتکاب سے محتاط رہیں۔

فتویٰ الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین کہ (۱)..... ایک مولوی صاحب باوجود علم و یقین کے ہوتے ہوئے کہ یہ میت مرزائی کی ہے عمداً نماز جنازہ پڑھائے اور اس کے لیے دعا مغفرت کرے۔

(۲) .. اس امام کے پیچھے مسلمان مقتدی باوجود میت کو مرزائی یقین کرتے ہوئے نماز جنازہ پڑھیں اور دعا مغفرت کریں ان کا کیا حکم ہے کیا یہ مسلمان رہے یا نہ اور ان کا پہلا نکاح باقی رہا یا نکاح ٹوٹ گیا، نکاح ثانی ہونا چاہیے۔ بینوا توجروا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جوابات

۱...... محقق العصر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کا جواب

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفے خصوصًا علی سید الرسل والانبیاء الذی لا رسول بعدہٗ ولا نبی ومن ادعی فقد شقی وھوی۔

اما بعد! دینی طور سے دنیا میں بڑے بڑے فتنے رونما ہوئے ہیں جن کے قلع قمع کرنے کے لیے علماء امت اور صلحاء ملت نے اپنی استطاعت کے مطابق کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور باطل پرستوں کے شکوک وشبہات کو دلائل و براہین کے بے خطا ہتھیاروں سے چکنا چور کر کے رکھ دیا اور فضائے آسمانی میں ان کی دھجیاں بکھیر دیں اور ان کے بخیئے ایسے اُدھیڑے کہ دنیا بھر کے رفوگر بھی ان کو ملا نہ سکے، ان فتنوں میں سے اس دور کا ایک عظیم فتنہ قادیانیت ہے جس کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی تھے جن کے کفر پر تمام علماء اسلام متفق اور یک زبان ہیں۔

مرزا آنجہانی کی تکفیر کے تین اصول ہیں

(۱)۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا انکار اور ختم نبوت کے مسلم معنی میں بے جا تاویل اور اپنی مصنوعی اور خود ساختہ نبوت کے لیے چور دروازہ کی گنجائش۔

(۲)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے نزول کا انکار اور اس کی دور از کار اور لایعنی تاویلات۔

(۳) حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین۔

یہ تین اصول ہیں جن کی وجہ سے علماء ملت نے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کی تکفیر کی ہے اور اس میں وہ سو فیصدی حق بجانب ہیں اور اس میں ایک رتی بھر شک وشبہ کی مطلقًا کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اصل اوّل...... مرزا قادیانی نے کھلے لفظوں میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے، چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

۱......’’حق یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲ خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶)

۲......’’مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی قرآن شریف اور دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۲۰، حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱)

۳......الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (روحانی خزائن ج ۱۱ ص ایضًا انجام آتھم ص ۶۲)

۴......اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے

نشانات ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ (روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳، تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

۵۔ خدا وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ (روحانی خزائن ج ۱۷ ص اربعین نمبر ۳ ص ۳۶)

۶۔۔۔۔ اور اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ کہ ہر مفتری تو اول تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی وجہ سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ (روحانی خزائن ج ۱۷ ص اربعین نمبر ۴ ص ۹)

اس عبارت سے صاف طور پر یہ بات ثابت ہو گئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تشریعی نبوت کا بھی تھا اس لیے ان کے اتباع و اذناب کی یہ تاویل کہ وہ غیر تشریعی نبی تھے سراسر باطل ہے اور اسی طرح ظلی اور بروزی کا دعویٰ بھی قطعاً مردود ہے کیونکہ سایہ ذی سایہ کے تابع ہوتا ہے اگر اصل اور ذی سایہ مثلاً تین دفعہ اٹھتا بیٹھتا اور حرکت کرتا ہے تو سایہ بھی اتنی دفعہ اٹھے بیٹھے گا اور حرکت کرے گا یہ نہیں کہ ذی سایہ تو تین دفعہ حرکت کرے اور سایہ دس دفعہ۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے تحفہ گولڑویہ ص ۴۰ خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے معجزات کی تعیین تین ہزار لکھی ہے اور اپنے معجزات اور نشانات کی تعداد دس لاکھ بتلائی ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶ خزائن ج ۲۱ ص ۷۲) گویا سایہ ذی سایہ اور اصل سے بڑھ گیا۔ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات۔

ان صریح حوالوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ مرزا غلام احمد تشریعی اور غیر تشریعی دونوں نبوتوں کا اپنے لیے مدعی تھا حالانکہ قرآن کریم کی نصوص قطعیہ کے علاوہ احادیث متواترہ اور اجماع قطعی اس امر پر دال ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو شخص نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے اس کا دعویٰ یقیناً مردود ہے۔ قرآن کریم کے اس مضمون کو ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی اجمالاً یا تفصیلاً جانتا ہے۔

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (احزاب ۴۰) "حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے۔"

اور حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی وقال ھذا حدیث صحیح غریب۔ (ترمذی ج ۲ ص ۵۳ باب الرؤیا) "آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رسالت (تشریعی نبوت) اور نبوت (غیر تشریعی نبوت) دونوں بند ہو چکی ہیں سو میرے بعد نہ تو کوئی شرعی نبی آ سکتا ہے اور نہ غیر شرعی۔"

اور ایک روایت میں یہ الفاظ وارد ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

لا نہ لا نبی بعدی ولا رسول۔ (مستدرک ج ۵ ص ۵۵۷ باب لا یبقی من النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ)
"کہ میرے بعد نہ تو غیر شرعی نبی آ سکتا ہے اور نہ شرعی۔"

حضرت ملا علی القاریؒ فرماتے ہیں کہ

ودعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع. (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲ طبع مجتبائی)

''آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنا بالاجماع کفر ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت ملنے کا مدعی ہو تو وہ کافر ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ سے پہلے نبوت مل چکی ہے اس لیے ان کے تشریف لانے سے ختم نبوت پر کوئی زد نہیں پڑتی چنانچہ علامہ الشہاب الخفاجیؒ لکھتے ہیں کہ

لانبی بعدی ای لاینباء احد بعد نبوتی. (خفاجی شرح شفا ج ۳ ص ۳۹۳) یعنی لانبی بعدی کا مطلب یہ ہے کہ میری نبوت کے بعد کسی کو نبوت مل نہیں سکتی۔

سراج الامت حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا فتویٰ

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا اور ایک شخص (الہلوفی ؒ) نے کہا کہ میں جا کر اس سے کوئی نشانی اور معجزہ طلب کرتا ہوں تاکہ اس کا صدق وکذب عیاں ہو اس پر حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ

من طلب منه علامة فقد کفر لقول النبی ﷺ لانبی بعدی.

(مناقب صدر الائمۃ المکی ج ا ص ۱۶۱ طبع دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن)

''جو شخص اس سے علامت طلب کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے صاف فرما دیا ہے کہ میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔''

غرضیکہ ختم نبوت کا مسئلہ اس قدر واضح ایسا روشن اور اتنا بے غبار ہے کہ اس میں تامل کرنا بھی خالص کفر ہے۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ کا عقیدہ

چنانچہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند قدس سرہٗ لکھتے ہیں کہ

اپنا دین وایمان ہے بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۱۰۳ مطبوعہ سہارن پور)

اصل دوئم...... مرزا آنجہانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا دعوی اور ان کے زمین پر نزول کا صاف الفاظ میں انکار کیا ہے جو بجائے خود کفر ہے، چند عبارات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کو رفع جسمانی ٹھہرانا سراسر ہٹ دھرمی اور حماقت ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۳۳ خزائن ج ۲۱ ص ۵۵)

۲۔ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پانا کوئی مشتبہ امر نہ تھا۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۴۴ خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۶)

۳۔ فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ علیہ السلام مامات وان هو الاشرک عظیم. (الاستفتاء ص ۳۹ خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰) ''یہ بے ادبی کی بات ہے کہ یوں کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی اور ان کی وفات کا اقرار نہ کرنا بہت بڑا شرک ہے۔

۴۔ ''اور ایک بڑا بھاری معجزہ میرا یہ ہے کہ میں نے حسی طور پر اور بدیہی ثبوتوں کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کر دیا ہے اور ان کی جائے وفات اور قبر کا پتہ دے دیا ہے۔'' (تریاق القلوب ص ۹ خزائن ج ۱۵ ص ۱۳۵)

۵..... اما صعود عیسٰی علیہ السلام و نزول فھو امر یکذبہ العقل و کتاب اللّٰہ القرآن۔ (الاستفتاء ص ۲ خزائن ج ۲۲ ص ۶۲۲) ''بہرحال حضرت عیسٰی علیہ السلام کے رفع اور نزول کا معاملہ تو عقل اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم اس کی تکذیب کرتی ہے۔''

۶..... واللّٰہ قد کنت اعلم من ایام مدیدۃ اننی جعلت المسیح بن مریم وانی نازل فی منزلہ ولکنی اخفیۃ نظراً الی تاویلہ۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱ خزائن ج ۵ ص ایضا) ''بخدا میں کافی عرصہ سے جانتا تھا کہ بلاشک میں مسیح بن مریم بنا دیا گیا ہوں لیکن میں اسے چھپاتا رہا اس کی تاویل کی طرف نظر کرتے ہوئے۔''

۷..... خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو جو کام میں کرسکتا ہوں وہ وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہوئے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

۸..... ''پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہو تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۵ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

ان تمام عبارات سے یہ امر واضح ہو گیا کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی حیات ان کے رفع الی السماء اور پھر نزول کا صاف انکار کیا ہے اور خود مسیح علیہ السلام بنے بلکہ ان سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے معاذ اللہ۔ حالانکہ نصوص قطعیہ صریحہ سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کا رفع ان کی حیات اور پھر نزول ثابت ہے۔

قرآن کریم کا یہ حکم کس مسلمان سے مخفی ہے۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ. (النساء ۱۵۸) ''بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا ہے۔''

حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ

رفع عیسٰی علیہ السلام الی السماء ثابت بھذہ الایۃ۔ (تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۱۰۳ زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ)

''حضرت عیسٰی علیہ السلام کا رفع الی السماء اس آیت کریمہ سے ثابت ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

لما اراد اللّٰہ ان یرفع عیسٰی الی السماء خرج الی اصحابہ وقال ابن کثیر وھذا اسناد (صحیح ج ۲ ص ۳۹۸ زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ) ''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عیسٰی علیہ السلام اپنے صحابہ کی طرف نکلے۔ اس حدیث کی سند بالکل صحیح ہے۔ اور امام اہل السنت ابوالحسن الاشعریؒ فرماتے ہیں کہ

واجمعت الامۃ علی ان اللّٰہ عزوجل رفع عیسٰی الی السماء۔

(کتاب الدیانۃ عن اصول الدیانۃ ص ۵۳ ذکر الاستواء علی العرش)

''تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھا لیا ہے۔''

علامہ ابوحیان اندلسیؒ لکھتے ہیں۔

واجمعت الامۃ علی ان عیسٰی علیہ السلام حی فی السماء و ینزل الی الارض۔ (تفسیر نہر الماد ج ۲ ص ۴۷۳) ''تمام امت کا اس امر پر اجماع ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور زمین پر نازل ہوں گے۔''

علامہ ابن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ

واجمعت الامة علی ما تضمنه الحدیث المتواتر من ان عیسیٰ علیہ السلام حی فی السماء و انه ینزل فی آخر الزمان. (بحر محیط ج ۲ ص ۴۷۳ زیر آیت مکروا و مکر اللہ) ''حدیث متواتر کے پیش نظر تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔''

علامہ سفارینیؒ فرماتے ہیں کہ

فقد اجمعت الامة علی نزوله ولم یخالف فیه احد من اهل الشریعة. (شرح عقیدۃ السفارینی ج ۲ ص ۹۰) ''بیشک ساری امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر متفق ہے اور اہل اسلام میں سے کوئی شخص اس کا مخالف نہیں ہے۔

علامہ ابن حزمؒ المتوفی ۴۵۶ھ لکھتے ہیں کہ

واما من قال ان الله عزوجل هو فلان لانسان بعینه الان الله تعالیٰ یحل فی جسم من اجسام خلقه او ان بعد محمد صلی الله علیه وسلم نبیاً غیر عیسی بن مریم فانه لا یختلف اثنان فی تکفیره لصحة قیام الحجة بکل هذا علی کل احد. (الفصل والنحل ج ۴ ص ۲۶۹) ''جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کے روپ میں ہے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق کے جسم میں حلول کرتا ہے یا یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اور نبی آسکتا ہے تو (اہل اسلام میں) دو آدمی بھی اس کے کفر میں مختلف نہیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک کی صحت ہر ایک پر قائم ہو چکی ہے۔ اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

الا ان عیسی بن مریم علیہ السلام سینزل (محلی ج ۱ ص ۹ توحید) ''ہاں مگر عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے۔''

اور خود مرزا قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا تو صاف لکھا ہے کہ ''یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجے کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے ..... تواتر کا درجہ اس کو حاصل ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۵۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

گویا مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آمد کو تسلیم کر کے اپنے سابق فتویٰ کے رو سے ہٹ دھرم، احمق، بے ادب اور بڑا مشرک بھی رہے۔ نہ معلوم وہی احمق اور بڑا مشرک مسیح موعود کیسے بن گیا؟ اور اس کو نبوت کیونکر مل گئی؟ کیا مشرک کو بھی نبوت مل سکتی ہے؟ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ نزول آسمان سے ہوگا۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم. (کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص ۴۲۴ باب قولہ انی متوفیک ورافعک الی) ''تم کیسی اچھی حالت میں ہو گے جب کہ تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام (مہدی۔ علی التفسیر) تم میں سے ہوگا۔ اور ان کی ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ

ثم ینزل عیسی بن مریم علیهم السلام من السماء فیوم الناس (الحدیث) (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۵۴ باب ماجاء فی الدجال) ''پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہوں گے سو لوگوں کو امامت کرائیں گے۔''

اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ فعند ذلک ینزل اخی عیسی

ابن مریم من السماء (الحدیث) (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث ۳۹۷۲۶ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) ''تو اس وقت میرے بھائی حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔''

اور حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں اس طرح آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یمکث عیسیٰ علیہ السلام فی الارض بعد ما ینزل اربعین سنۃ ثم یموت و یصلی علیہ المسلمون و یدفنونہ (مسند حیالسی ج ۳ ص ۲۷۴،۲۷۳) ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد چالیس سال قیام فرمائیں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھائیں گے اور ان کو دفن کریں گے'' اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے روضۂ اقدس کے اندر دفن کیے جائیں گے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت میں یہ جملہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ثم یموت فیدفن معی فی قبری (مشکوۃ ج ۲ ص ۴۸۰ باب قصہ اصیاد) ''پھر ان کی وفات ہوگی اور میرے مقبرہ اور روضہ میں میری قبر مبارک کے ساتھ ہی وہ دفن کیے جائیں گے۔''

اور خود مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

الا یعلمون ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومہ و لا یاخذ شیئًا من الارض مالھم لا یشعرون. (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۹ خزائن ج ۵ ص ایضا) ''کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اپنے تمام علوم کے ساتھ نازل ہوں گے اور زمین سے کوئی شے (علم) حاصل نہ کریں گے یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے؟''

اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ حج الکرامۃ ص ۴۱۸ میں ابن واطیل وغیرہ سے روایت لکھی ہے کہ حضرت مسیح عصر کے وقت (صحیح روایت میں فجر کا وقت ہے (مستدرک ج ۳ ص ۴۷۸) صفدر) آسمان پر سے نازل ہوگا۔
(تحفہ گولڑویہ ص ۱۸۴ خزائن ج ۱۷ ص)

اور ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ

مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ (ازالہ اوہام ص ۸۱ خزائن ج ۳ ص ۱۴۲) ہمارے پاس مسلم شریف کے جو نسخے ہیں ان میں آسمان کا لفظ موجود نہیں ہے لیکن مرزا قادیانی کے نسخہ میں آسمان کا لفظ ضرور موجود ہوگا، اور آسمان پر اٹھائے جانے کا مرزا قادیانی کو بھی اقرار ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

''اس لیے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچ گیا اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔'' (فتح الاسلام حاشیہ ص ۲۵ خزائن ج ۳ ص ۱۵)

غرضیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ان کا رفع الی السماء، اور پھر ان کا آسمان سے نزول قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اس کا انکار اور تاویل سراسر کفر ہے۔

اصل سوم...... حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر اور ان کا ادب و احترام ایمان کی بنیادی شرط ہے اور ان کی توہین و تحقیر اور بے ادبی خالص کفر ہے جس میں ادنیٰ برابر شک نہیں ہے قرآن و حدیث اور اجماع امت کے واضح دلائل اس پر موجود ہیں اور یہ ایک ایسی واضح اور روشن حقیقت ہے کہ اس کے اثبات کے لیے دلائل اور براہین کا ذکر کرنا غیر ضروری ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا ارتکاب کر کے اپنے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی اور آتش دوزخ مول خرید لی ہے، صرف بطور نمونہ چند عبارات ملاحظہ کریں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

۱۔ ''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

۲ ''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار، کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا'' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

۳ ''آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری (کسبی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

۴ ''ہائے کس کے سامنے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرے۔ (اعجاز احمدی ص ۱۴ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

۵ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا کہ ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ آپ کو گالیاں دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین

''پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (غلام احمد قادیانی) اسرائیلی یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب علیہما السلام قید میں ڈالا گیا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۶ خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

آنحضرت ﷺ کی توہین

۱۔ ''چنانچہ ہمارے نبی ﷺ کی تمام استغفار اسی بناء پر ہے کہ آپ بہت ڈرتے تھے کہ جو خدمت مجھے سپرد کی گئی ہے یعنی تبلیغ کی خدمت اور خدا کی راہ میں جانفشانی کی خدمت اس کو جیسا کہ اس کا حق تھا میں ادا نہیں کر سکا۔''

(حاشیہ ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص ۱۰۲ خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۹)

۲ اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ ﷺ کی تلواروں کے برابر ہیں۔ (ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۳۳۹ طبع لاہور)

اور مرزا آنجہانی کے یہ اشعار تو زبان زد خلق ہیں۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(نزول المسیح ص ۲ خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۱)

الحاصل کہاں تک ان خرافات کو نقل کیا جائے، مرزا آنجہانی کی بیشتر کتابیں ایسی خرافات سے بھری پڑی

ہیں اندریں حالات ان کو یا ان کے اتباع کو مسلمان سمجھنا قرآن و حدیث اور امت مسلمہ کے اجماع کا قطعاً انکار ہے اور ان کے ساتھ مذہبی امور میں مسلمانوں کا سا سلوک اور برتاؤ کرنا اور ان میں سے کسی کا یہ جانتے ہوئے کہ وہ قادیانی ہے) جنازہ پڑھنا پڑھانا حرام ہے اور بجز اس کے اس کی اور کیا صورت ہوسکتی ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا گیا ہے اور ان کو مسلمان سمجھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور ایسے شخص کو جو قادیانیوں کو مسلمان سمجھے تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا شرعاً ضروری ہے اور ایمانی غیرت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ قادیانیوں کے جنازہ میں مسلمانوں کو ہرگز شرکت نہیں کرنی چاہیے۔ مرزا آنجہانی کے ذیل کے حوالوں کی موجودگی میں بھلا کسی مسلمان کا ضمیر کس طرح اس کو گوارا کرسکتا ہے کہ ان کا جنازہ پڑھے۔ مرزا آنجہانی کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

۱۔ ...''پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو''

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۸ حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۷)

۲۔ ... سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟ فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

(نعم المعلی مجموعہ فتاوی احمدیہ ج ۱ ص ۸۲)

مسلمانوں کو اپنے ایمان پر مضبوط رہنا چاہیے اور ایمانی غیرت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے علماء گوجرانوالہ نے بروقت حق اور صحیح فتویٰ دیا ہے اللہ تعالیٰ اہل حق کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ واللہ اعلم بالصواب و علمہ اتم واحکم۔

احقر الناس ابوالزاہد محمد سرفراز،

خطیب جامع گکھڑ و مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ۔ ۴ جولائی ۱۹۶۶ء

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان صاحب سواتی

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

علماء امت اور جملہ مسلمانان عالم اور تمام طبقات امت کے نزدیک مرزائے قادیانی کو نبی یا مجدد ماننے والے مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لہٰذا کسی مرتد کا جنازہ پڑھنا یا اس کے لیے دعا و استغفار کرنا قرآن و سنت اور اجماع امت سے حرام ہے اور دیدہ و دانستہ ایسا کرنے والا شخص خود کافر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ لہٰذا تجدید اسلام اور نکاح ضروری ہے۔

علماء نے جو فتاویٰ صادر کیے ہیں۔ صحیح اور درست ہیں۔ واللہ اعلم

احقر عبدالحمید سواتی

خطیب جامع مسجد نور و مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

استاذ العلماء حضرت مولانا قاضی شمس الدین کا جواب

الجواب...... قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ ولا تصل علی احد منھم مات ابداً ولا تقم علی قبرہ لہٰذا یہ جنازہ پڑھانے والے سب اس نہی صریح کے خلاف مرتکب ہوئے اور انھوں نے حدود شرعیہ سے تجاوز کیا جو امام ہے اسے امامت سے علیحدہ کر دیا جائے اور جو عوام ہیں، ان سے ترک موالات کر دی جائے اب رہا تجدید نکاح کا معاملہ اس کے متعلق فیصلہ شرعی یہ ہے کہ اگر انھوں نے یہ جنازہ جائز اور حلال سمجھ کر پڑھایا ہے اور کسی اشتباہ میں مبتلا نہیں ہوئے تو پھر ان کے نکاح ٹوٹ گئے اور توبہ کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے۔ ورنہ حرام کاری میں مبتلا رہیں گے اور اگر کوئی اشتباہ تھا جس کی بنا پر انھوں نے پڑھا تو پھر بھی تجدید نکاح بہتر ہے اور جب توبہ کر لیں تو پھر ان سے برتاؤ بھی کر سکتے ہیں اور وہ امامت بھی کرا سکتے ہیں کہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ وَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

العبد شمس الدین عفی عنہ
ناظم جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ ۲۶/۶/۳

حضرت مولانا محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ کا جواب

''جواب درست ہے۔'' محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل جامع مسجد اہلحدیث گوجرانوالہ

مرزا غلام احمد اور اس کے متعلق علماء امت نے صراحۃً تکفیر فرمائی ہے خود قادیانی بھی دوسرے مسلمانوں کو کافر کہتے اور ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے پھر ایک مسلمان امام نے معلوم نہیں یہ جرأت کیوں کی اندریں حالات امام مذکور امامت کے قابل نہیں اگر اسے اپنے فعل پر اصرار ہو تو یقیناً ارتداد ہے اسے توبہ کر کے ایمان کی تجدید کرنا چاہیے۔ عامۃ المسلمین کو اسی طرح فعل توبہ اور استغفار کرنا چاہیے۔ (محمد اسمٰعیل کان اللہ مسجد اہلحدیث گوجرانوالہ ۲۶/۳/۶)

حضرت مولانا عبدالقیوم مدرسہ نصرۃ العلوم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہٗ اما بعد. سارے دین اسلام کا دار و مدار کلمہ کے دو جزوں پر ہے پہلی جز ہے۔ لا الٰہ الا اللہ دوسری جز محمد رسول اللہ پہلی جز میں توحید خالص ہے کہ جو کام بھی کرنا ہے وہ صرف خداوند قدوس کے لیے ہوگا اور دوسری جز میں حضور اکرم ﷺ کی رسالت کا اقرار ہے کہ ہر کام کی شکل وصورت وہی ہوگی جو آنحضرت ﷺ نے بتائی ہے خداوند تعالیٰ کی ذات و صفات اگر کوئی شخص مانتا ہے مگر اس طریقہ سے نہیں مانتا جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے بتایا ہے تو ایسا خدا کا ماننا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں معتبر نہیں معلوم ہوا کہ تمام دین کا مدار کلمہ کے دوسرے جز محمد رسول اللہ پر ہے اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بدل جائے تو تمام دین بدل جائے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی ایک غلطی کے ازالہ میں لکھتا ہے کہ محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء الخ ''اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد بھی رکھا گیا اور رسول اللہ بھی اب جو لوگ مرزا کو مانیں گے تو ضرور اس کو محمد رسول اللہ تسلیم کریں گے۔'' (معاذ اللہ) کیونکہ وہ کہتا ہے کہ مجھے خدا نے محمد رسول اللہ کہا ہے۔ اس کے بعد بھی مرزائیوں کے کلمہ کے بدلنے میں کوئی شک وشبہ باقی رہ جاتا ہے۔ اب مرزائی احکام اسلام قرآن کی تلاوت اس لیے کریں گے کہ ان کو مرزا رسول قادیانی نے کہا ہے اور مسلمان اعمال صالحہ اس لیے کریں گے کہ ان کو حضرت محمد رسول

اللہ ﷺ کی مدنی ہاشمی نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے بعد مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک مکمل حد فاصل علیحدگی اور جدائی خود بخود قائم ہو جاتی ہے اور دو امتوں کے دو مذہب الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ مرزائیوں کا دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہونا اظہر من الشمس ہے۔ پھر بھی کوئی امام کسی مرزائی کا قادیانی ہو یا لاہوری نماز جنازہ عمداً پڑھانے اور مسلمان مقتدی جنازہ عمداً پڑھیں تو اس امام اور ان مقتدیوں کے کفر میں کیا شک رہ جاتا ہے ان تمام جنازہ پڑھنے پڑھانے والوں کو نئے سرے سے مسلمان ہونا چاہیے اور نکاح میں بھی تجدید کرانی چاہیے۔ (احقر العباد عبد اللطیف صدر مجلس احرار اسلام گوجرانوالہ)

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

الجواب مبسملاً و محمدلاً و مصلیاً و مسلماً۔ اس مولوی صاحب اور مسلمانوں نے اگر اس مرزائی کو کافر سمجھ کر جنازہ پڑھا ہے تو انھوں نے ایک امر حرام کا ارتکاب کیا ہے جو کفر ہے کیونکہ کافر کا جنازہ پڑھنا اور اس کے حق میں دعا مغفرت کرنا حرام ہے گناہ ہے۔ عینی بخاری ج ۴ ص ۲۱۵ و لا تصل علی احد منھم مات ابداً الخ و ذکر عن الصبری انہ یجب ترک الصلوۃ علی معلن الکفر و مسرہ بھذا قال ثم فرض علی جمیع الامۃ ان لا یدعو المشرک و لا یستغفرلہ اذا ماتوا علی شرکھم الخ تا وقت توبہ نہ کرے امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

چونکہ مرزائی عقائد نصوص شرعیہ قطعیہ کے خلاف ہیں اس لیے ان عقائد والا قطعاً کافر ہے۔ ان عقائد والے کو کافر نہ سمجھنا بلکہ مسلمان سمجھنا گویا کہ ان عقائد کو صحیح اور اسلام کے موافق سمجھنا ہے۔ لہٰذا اگر انھوں نے اس مرزائی میت کو مسلمان سمجھ کر جنازہ پڑھا ہے تو یہ سب کے سب کافر ہو گئے۔ اسلام سے خارج ہو گئے۔ نہ ان کا نکاح باقی رہا اور نہ ان کو امام بنانا صحیح ہے۔ واللہ اعلم کتبہ عزیز الرحمٰن

نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور ۲۳ ربیع الاول ۸۶ھ

حضرت مولانا محمد سعید مسجد لانگریاں گوجرانوالہ

مرزا قادیانی اور اس کے متبعین از روئے شرع مرتد اور کافر ہیں اور میں کہتا ہوں کہ مرزائی کا جنازہ پڑھنے پڑھانے والے بھی کافر اور مرتد ہیں۔ لہٰذا ان کو توبہ اور تجدید ایمان اور نکاح دوبارہ کرنا فرض ہے۔

(محمد سعید خطیب جامع مسجد گلی لانگریاں والی گوجرانوالہ)

حضرت مولانا قاضی عبدالسلام مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ

الجواب...... چونکہ کافر کا نماز جنازہ نصوص قطعی الثبوت والمعنی سے ممنوع ہے اور قادیانی عقیدہ والے باجماع الامت از روئے کتاب اللہ والسنۃ کافر ہیں۔ لہٰذا قادیانی مذہب والے کا جنازہ پڑھنا ممنوع حرام و کفر ہے اور محرمات قطعیہ جو قبیح لعینہٖ ہوں اس کا حلال سمجھنا ارتداد و کفر ہے اور خروج ہے دائرہ اسلام سے اور کافر نہ قابل امامت ہے اور نہ نکاح سابق بحال رہ سکتا ہے اور غیر امام (مقتدیوں) کا بھی یہی حال ہے جو محرمات مذکورہ کو حلال سمجھے۔ لہٰذا تجدید نکاح و ایمان عند التوبہ ضروری ہے۔ قاضی عبدالسلام

مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ

حضرت مولانا مفتی محمد خلیل مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ

الجواب...... نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی الہ و اصحابہ اجمعین. جن لوگوں نے مرزائی میت کا جنازہ پڑھایا ہے۔ انھوں نے سخت ترین جرم کا ارتکاب کیا ہے جو کفر ہے ان کا بائیکاٹ کرنا چاہیے تا آنکہ توبہ کریں اور تجدید ایمان کریں اور نکاح کی بھی تجدید کریں اور عام لوگوں کے سامنے معافی مانگیں اور ناک سے لکیریں نکالیں، منہ کالا کر کے گدھے پر چڑھا کر پھرایا جائے۔ واللہ اعلم

(محمد خلیل مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ گوجرانوالہ۔ ۱۵ ربیع الثانی ۸۹ھ)

مولانا مفتی بشیر حسین جامع مسجد محلہ قبرستان گوجرانوالہ

الجواب... وھو الموفق للصواب. صورت مسئولہ میں تمام مکاتب فکر علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ تمام مرزائی جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والے ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرتد ہیں ایسے آدمیوں کے لیے نہ نماز جنازہ ہے اور نہ دعا مغفرت ہے۔ جب قرآن مجید کی نصوص قطعیات میں منافقین اور مشرکین کے لیے دعاء مغفرت نہیں ہے۔ ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی الخ منافقین کے لیے اللہ تعالی حکم فرماتا ہے، اے نبی اگر تو ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت کرے گا اللہ تعالی ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ مرتد کا درجہ مشرک اور منافق سے زیادہ ہے ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور دعائے مغفرت کرنا اللہ تعالی اور حضور ﷺ کی صریح نافرمانی ہے۔ بلکہ بغاوت ہے جن مسلمانوں نے اور امام صاحب نے عمداً نماز جنازہ پڑھی ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں تجدید ایمان کی کریں اور اپنے نکاح بھی از سر نو پڑھائیں۔ ایسا امام امامت کے فرائض کا اہل نہیں ہے۔ اس کو معزول کیا جائے تاکہ آئندہ کوئی امام ایسے کام کی جسارت نہ کرے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب. مفتی بشیر حسین فاضل دیوبند

خطیب جامع مسجد محلہ قبرستان گوجرانوالہ ۳/۶/۶۹

مولانا محمد صادق زینۃ المساجد محلہ روڈا گوجرانوالہ

الجواب...... مرزائی چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار اور اس کو نبی و مجدد مان کر اس کی طرح ختم نبوت کے منکر اور توہین شان رسالت کے مرتکب ہیں۔ اس لیے علماء عرب وعجم کے فتوی کی رو سے کافر و دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور جو شخص انھیں ختم نبوت کا منکر و مرزائی جاننے کے باوجود انھیں مسلمان سمجھے اور ان کے لیے دعائے مغفرت کرے وہ بھی ان کی طرح کافر و دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لہذا بصورت مسئولہ جس مولوی نے مرزائی کو مسلمان ہو کر اس کا جنازہ پڑھایا اور اس کے لیے دعائے مغفرت کی ہے مسلمانوں کے لیے اس کو امام بنانا اور اپنی مسجد میں رکھنا ہرگز جائز نہیں۔ اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے۔

(۲)... جس امام اور اس کے مقتدی نے مرزائی کو مسلمان سمجھ کر اس کا جنازہ پڑھا اور اس کے لیے دعاء مغفرت کی ان کا نہ اسلام رہا نہ نکاح۔ ان پر فرض ہے کہ نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں۔ صدق دل سے توبہ کریں اور ان کا نکاح دوبارہ پڑھیں۔ ورنہ مسلمان ان سے قطع تعلق کریں۔ واللہ و رسولہ اعلم ابوداؤد محمد صادق غفرلہ

زینۃ المساجد گوجرانوالہ

مولانا احسان الحق مسجد حاجی مہتاب دین گوجرانوالہ

غلام احمد قادیانی اور اس کو نبی یا مجدد ماننے والے سب کے سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرتدین ہیں۔ انھیں مسلمان جاننا یا مرنے کے بعد دعا مغفرت کرنا نماز جنازہ پڑھنا یا پڑھانا کفر و ارتداد ہے ایسوں پر تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم و ضروری ہے۔ ورنہ اہل اسلام پر فرض ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں۔

حضرت مجیب مسئول کا جواب بالکل درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم

ابو شعیب محمد احسان الحق قادری رضوی غفرلہ

جامعہ رضویہ منظر الاسلام مسجد حاجی مہتاب دین گوجرانوالہ

غلطی کا اقرار اور توبہ

علماء کرام کے فتویٰ کے بعد جنازہ پڑھنے والے مسلمانوں نے اپنے جرم کا احساس کیا اور بعض نے مسجدوں اور عام مجمع میں اپنی غلطی کا اقرار اور توبہ کی کلمہ شہادت پڑھ کر نئے سرے سے اسلام و ایمان کی تجدید کی اور اپنے اپنے نکاح بھی دوبارہ پڑھوائے چنانچہ مولوی گل حسن شاہ صاحب بریلوی امام و خطیب مسجد حنیفہ باغبان پورہ نے اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے بعد از نماز مسجد کے عام مجمع میں سب لوگوں کے سامنے توبہ کی کلمہ پڑھ کر تجدید ایمان کیا اور اسی مجمع عام میں اپنا نکاح بھی دوبارہ پڑھوایا اور اسی مجلس میں ایک توبہ نامہ (بدست حاجی صوفی عبدالعزیز صاحب) پیش کیا۔ جس پر پڑھ کر مولوی صاحب مذکور نے دستخط کیے جو درج ذیل ہے۔

مولوی صاحب کا توبہ نامہ

میں مولوی گل حسن شاہ امام، خطیب جامع مسجد باغبان پورہ گوجرانوالہ اقرار کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی تمام امت مسلمہ کے نزدیک کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جو اس کو نبی یا کسی قسم کا پیشوا تسلیم کرے وہ بھی کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے چونکہ میں نے ایک مرزائی میت کا نماز جنازہ پڑھا پڑھایا جو صریح غلطی کی ہے جس سے میرا اسلام و ایمان جاتا رہا۔ اب اس عام مجمع میں روبرو ان مسلمانوں کے توبہ و تجدید ایمان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں، ان کے بعد کسی قسم کی نبوت نہیں ہو سکتی جو اقرار کرے گا کافر ہوگا اور روبرو گواہان کے اپنے نکاح کی بھی تجدید کرتے ہوئے پوری توبہ کر رہا ہوں تاکہ احکام اسلام کی پوری پابندی نصیب ہو جائے۔ خداوند کریم مجھے استقامت نصیب فرمائے اور دین اسلام پر قائم رکھے۔ آمین

دستخط: گل حسن شاہ بقلم خود

گواہ (۱) صوفی عبدالعزیز (۲) چودھری غلام محمد کشمیری وغیرہ

اسلامیان پاکستان سے اپیل

حضرات! ملک کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ آئین اسلام اور دین قیم کے ساتھ جو برتاؤ ہو رہا ہے وہ کسی باشعور سے مخفی و پوشیدہ نہیں۔ الحاد و بے دینی فسق و فجور کا دور دورہ ہے فحاشی بے حیائی عام ہے۔ اسلام اور آئین اسلام کی برسرعام توہین کی جا رہی ہے، ملک میں اسلامی کلچر ثقافت کے نام پر رقص و سرود ننگے ناچ اور ڈانس کیے جاتے ہیں، خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین جیسے صریح خلاف اسلام قوانین قرآن و سنت کے

مقابلہ میں مسلمانوں پر جبراً مسلط کیے گئے ہیں۔ ایک طرف حج پر پابندی ہے تو دوسری طرف اور اوقاف کے نام سے مساجد پر قبضہ علماء کرام پر ناجائز پابندیاں زبان بندی اوران کو بر طرف کیا جا رہا ہے ادھر زکوٰۃ کی مقرر کردہ اسلامی شرح میں تبدیلی کی جا رہی ہے اور زکوٰۃ کو حکومتی ٹیکس کا نام دیا جا رہا ہے اور یہ سب کچھ مظلوم اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ عہد حاضر کے گمراہ زکوٰۃ، حج، نماز اور روزے کی شرعی حیثیت اور اہمیت کو نگاہوں سے اوجھل کرنے میں مصروف ہیں الغرض ترمیم و تنسیخ کا ملک گیر سلسلہ شروع ہے۔

دینی اقتدار کو مسخ کرنے اور مٹانے کی کوششیں پورے زور سے ہو رہی ہیں اور آپ میں سے اکثر حضرات یہ سب کچھ دیکھتے اور سمجھتے ہوئے بھی اس کے مقابلہ کے لیے میدان عمل میں آنے سے تامل کر رہے ہیں، آپ کی حمیت دینی سے توقع رکھتے ہوئے اپیل کرتا ہوں کہ آپ دین اور صرف دین اسلام کی سربلندی آئین اسلام کے نفاذ، توحید باری تعالیٰ اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے تمام دین پسند جماعتوں اور علماء حق کا ساتھ دیں اور خصوصیت سے علماء حق کی جماعت "جمعیت علماء اسلام پاکستان" سے پورہ پورہ تعاون کریں جو پاکستان میں دینی اقتدار کی بحالی اور اسلامی آئین کے نفاذ کے لیے کوشش کر رہی ہے اور یہی اس کا مقصد وحید ہے۔ ہمارے اسلاف کرام جس طرح مساجد مدرسوں اور خانقاہوں کے منتظم خدمت گزار تھے اسی طرح وہ میدانِ جہاد کے شہسوار بھی تھے۔ اگر وہ دارالعلوم دیوبند کے منتظم اور مدرس ہیں تو شاملی کے میدان جہاد میں مجاہد و سپاہی بھی ہیں اگر وہ خانقاہ امدادیہ کے بانی گوشہ نشین ہیں تو شاملی کے میدان جہاد میں بذات خود مسلمان فوج کے جرنیل و سپہ سالار بھی ہیں، اگر ایک طرف وہ دارالعلوم دیوبند اور مسجد نبوی کے شیخ الحدیث ہیں تو ساتھ ہی وہ جزیرہ مالٹا (کالے پانی) میں قید فرنگ اور ہندوستان کی جنگ آزادی کے قائد بھی ہیں۔ خداوند قدوس ہم کو دین کی حفاظت کرنے والے بزرگانِ اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

اس مختصر رسالہ میں انتہائی اختصار کے ساتھ چند معروضات پیش کر دی ہیں اور یہ ناچیز کوشش آپ حضرات کے سامنے ہے کہاں تک اس میں کامیابی ہوئی اس کا اندازہ آپ ہی لگا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی خدمت اور رضاء کے لیے قبول فرمائے۔ آمین فقط و اخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین، و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی رسول خیر خلقہ محمد والہ و اصحابہ اجمعین.

مرزائی کا جنازہ اور اس کے نہ پڑھنے کا فتویٰ

ناشر!

حافظ عبدالحق سیال کوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

استفتاء

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ امابعد!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وہادیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جس کے دعویٰ نبوت اور جھوٹے الہامات وخرافات سے علمائے دین بخوبی واقف ہیں۔ اس کا ایک مخلص مرید جو شرک فی الرسالت کے علاوہ انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ مریم صدیقہ کی شان میں اور ان کے علاوہ علمائے اسلام کی شان میں گستاخیاں کر کے ان سب کی توہین اور بے ادبی کیا کرتا تھا۔ لیکن جب وہ بغیر توبہ کے فوت ہوگیا تو مسلمانوں اور خصوصاً آئمہ مساجد میں سے ایک مسجد کے امام نے مرزا مذکور کے اس مرید کو خود غسل وکفن دے کر اس کا نماز جنازہ پڑھ دیا ہے۔ کیا اب حنفی اور اہل حدیث مسلمان اس امام مذکور کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں اور اس کو اپنا امام ومقتدا تسلیم کر کے اس کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کر سکتے ہیں یا نہیں؟۔ اور اگر نفی میں جواب ہے تو جو مسلمان اس امام مذکور کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا اور اس کے ساتھ تعاون کرے گا۔ اس مسلمان کے ساتھ باقی مسلمانوں کو کیا سلوک کرنا چاہئے؟۔ بینوا توجروا!

۱..... عبدالحق امام مسجد حکیم شاہ محلہ اٹاری سیالکوٹ بقلم خود۔ ۲..... مستری ولی محمد جنرل سیکرٹری مجلس احرار محلہ میانہ پورہ سیالکوٹ بقلم خود۔ ۳..... جعفر علی جنرل سیکرٹری مجلس احرار سیالکوٹ بقلم خود۔ ۴..... عبدالرحیم کا ہندی پریذیڈنٹ انجمن فدایان اسلام ونائب صدر مجلس احرار اسلام سیالکوٹ بقلم خود۔ ۵..... حکیم محمد عبداللطیف انجمن اصلاح المسلمین نائب صدر مجلس احرار سیالکوٹ۔ ۶..... محمد الدین ولد پیر وحجام محلہ اٹاری سیالکوٹ۔ ۷..... محمد الدین ولد فضل دین شیخ محلہ کھٹیکاں شہر سیالکوٹ بقلم خود۔ ۸..... محمد حسین محلہ شاہ کا کاولی رنگ پورہ سیالکوٹ بقلم خود۔ ۹..... میر جیرا ولد فدا ارائیں محلہ اٹاری سیالکوٹ۔ ۱۰..... میر بڈھا ولد فضل الدین ارائیں محلہ اٹاری سیالکوٹ۔ ۱۱..... سائیں محمد وتکیہ حکیم شاہ محلہ اٹاری سیالکوٹ۔ ۱۲..... میر علم الدین ولد کریم بخش آرائیں محلہ اٹاری سیالکوٹ۔ ۱۳..... مستری امام الدین ولد بلند امحلہ اٹاری سیالکوٹ۔ ۱۴..... میر چراغ الدین ولد فضل الدین آرائیں محلہ اٹاری سیالکوٹ

الجواب حامداً ومصلیاً! مرنے والا چونکہ حالت کفر میں مرا ہے۔ اس لئے اس پر نماز ودعا شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین! سے صریح ممانعت ہے۔ عملاً ایسا کرنے والا سخت گنہگار ہے۔ جب تک تائب نہ ہو اس کی اقتداء میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے احتراز لازم ہے۔ یہ قوم فروشی اور ایمان ریزی کی بین دلیل ہے۔ ایسے قوم فروش انسانوں سے تعاون بھی نہ کرنا چاہئے۔ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین ۔ انعام ۶۸! اور: ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ۔ مائدہ ۲! میں ایسے ہی مجرموں کی سزا ہے۔ واللہ اعلم وعلم اتم واحکم! محمد علی کاندھلویؒ مدرس مدرسہ فلاح دین ودنیا سیالکوٹ ۱۸ فروری ۱۹۳۵ء

الجواب صحیح! .... حافظ سید نور شاہ بقلم خود۔ جواب صحیح! ...... محمد ابراہیم میر بقلم خود۔

الجواب صحیح! ...... محمد عبدالحنان بقلم خود عفی عنہ۔

الجواب وباللہ التوفیق! مرزا قادیانی کا دعویٰ باطل اور باطل کی مریدی کرنے والا بھی باطل ہے۔ اس کا ایمان بھی باطل' باطل کا غسل کفن وتجہیز تکفین کرنے والا اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالتا ہے اور تمام اہل سنت کا مذہب اس حدیث کے مطابق ہے کہ: ''لانبی بعدی'' نبی علیہ السلام کے بعد کوئی ماں ایسا بیٹا نہ جنے گی جو حضور علیہ السلام کے بعد نبی ہو سکے۔ مرزا قادیانی نے اس حدیث کے خلاف اپنے آپ کو عویدار نبوت کا ثابت کیا۔ پس ایسے آدمی کے مرید کو ایک سنی مسلمان ہرگز غسل نہیں دے سکتا اور ایسا کرنے والا ایک مومنین کی جماعت میں اگر توبہ نہ کرے تو اس کی اقتداء اہل سنت ہرگز نہیں کر سکتے۔ فقط! ...... محمد الدین امام مسجد شیخاں محلہ کھٹیکاں سیالکوٹ۔

باسمہ سبحانہ! مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے نص قرآنی خاتم النبیین! کا برملا انکار کرتے ہوئے جمہور کے نزدیک صریح کفر کا ارتکاب کیا ہے اور اس نے متعدد ایسی احادیث صحیحہ کی تکذیب کی ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باب نبوت کو مفتاح خاتمی سے تانفخ صور اسرافیلی مقفل کر دیا ہے اور قصر نبوت ورسالت میں خشت آخریں ثبت فرما کر تعمیر کو تا قیامت اکمل کر دیا ہے۔ پس اگر متوفی مقر نبوت مرزا قادیانی تھا تو بے شبہ وہ بھی مرتد اور کافر ہوا۔ ایسے مرتد کا غاسل طائفہ مومنین میں توبہ کرے۔ ورنہ اس کی اقتداء سے مسلمان بالضرور مجتنب رہیں۔ ...... حکیم محمد صادق صادق الرقوم ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ

الجواب صحیح! .... عبدہ غلام مصطفیٰ عفی عنہ خطیب مسجد کھاراں محلہ وہاروال سیالکوٹ

الجواب صحیح! ...... محمد علی خطیب امام مسجد پٹھاناں عفی عنہ موری دروازہ سیالکوٹ

الجواب صحیح! .... محمد یوسف خطیب محلہ قرایاں سیالکوٹ

الجواب صحیح! .... امام الدین رائے پوری خطیب جامع مسجد صدر بازار سیالکوٹ

باسمہ سبحانہ! واقعی مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے باتفاق علمائے اہل سنت والجماعت بوجہ دعویٰ نبوت وتوہین انبیاء علیہم السلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جو شخص ان کی نماز جنازہ پڑھے وہ بھی ملحد' بے دین گمراہ ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کو اس کے ساتھ کسی قسم کا برتاؤ وغیرہ نہیں چاہئے۔! ...... ابو محمود محمد مسعود والہٰ ضلع سیالکوٹ

جواب صحیح ہے! ...... المسکین اللہ فتح علی شاہ الحنفی از کھروٹہ سیداں

واقعی مرزائیوں کے دفن کفن اور جنازہ میں شامل ہونا اپنے آپ کو ایمان سے خارج کرنا ہے۔ کیونکہ وہ صریح قرآن وحدیث کے مخالف ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی شان میں وہ تمام آیتیں پیش کیں ہیں جو نبی اکرمﷺ کی شان میں ہیں اور قرآن کریم کا فیصلہ ہے کہ: ''فمن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب وھو یدعیٰ الی الاسلام واللہ لایھدی القوم الظالمین۔ الصف ۷'' پس مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے خود ظالم واظلم کا فتویٰ دیا ہوا ہے اور ظالموں کی نسبت صاف فرمایا کہ: ''ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ ھود ۱۱۳'' یعنی ظالموں سے میل

جول نہ کرو۔ ورنہ تم بھی جہنمی ہو جاؤ گے۔ لہذا جو شخص مسلمان ہو کر مرزائی کے کفن دفن اور جنازہ میں شریک ہوتا ہے وہ بھی انہی میں سے ایک ہے۔ اس کی امامت اور اس کے ساتھ میل جول کرنا اور مسلمانوں کا برتاؤ کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ فقط: واللہ اعلم!...... حررہ بندہ ذوالمنن ابو یوسف نور الحسن عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد کلاں تحصیل بازار سیالکوٹ۔

الجواب ھو الموفق للصواب! مرزا غلام احمد قادیانی اصل دین منصوص علیہ متفق علیہ ختم نبوت کا جاحد و منکر ہے اور نیز وہ متعدد دعاوی کفریہ کا مرتکب ہے۔ اس لئے وہ اور اس کے تمام پیروکار جمیع کفار سے اشنع و اقبح اکفر ہیں۔ تمام اہل علم واہل اسلام اور جملہ مذاہب اسلام نے ان کو اور جو ان کو کافر نہ سمجھے کافر قرار دیا ہے۔ ایسوں کا تجہیز و تکفین کرنے والا دو حالت سے خالی نہ ہوگا۔ یا حلال سمجھ کر کرے گا۔ یا حرام سمجھ کر کرے گا۔ صورت اولیٰ میں کافر ہے اور اس کے اعمال سابقہ سب حبط ہو گئے اور اس کا نکاح فسخ ہو گیا ہے۔ توبہ صریحہ ظاہرہ اور تجدید اسلام و نکاح لازم۔ ورنہ سب اولاد حرام کی ہوگی۔ دائماً ابداً جہنمی ہوگا۔ صورت ثانیہ میں پرلے درجے کا فاسق ہے۔ اشباہ والنظائر کا فتویٰ ہے کہ فاسق کو امام بنانا ناجائز ہے اور نماز واجب الاعادہ ہے۔ اللہ واحدہ لاشریک فرماتا ہے کہ: ’’من یتولھم منکم فانہ منھم ۔ المائدہ ۵۱ ‘‘ تم میں سے جو ان سے دوستی و موالات کرے گا وہ انہیں کا ہی ہوگا۔ اور فرماتا ہے کہ: ’’ولا تصل علیٰ احد منھم مات ابداً ولا تقم علیٰ قبرہ ۔ توبہ ۸۴ ‘‘ ان میں سے جو مر جائے۔ اس کا نماز جنازہ مت پڑھو اور اس کی قبر پر مت کھڑے ہو۔ اس مضمون کی آیات واحادیث بکثرت ہیں۔ بخوف طوالت ان پر ہی اکتفاء کی جاتی ہے!...... کتبہ محمد عبدالغنی عفا عنہ مہتمم جامعہ حنفیہ واقعہ کالج روڈ سیالکوٹ ۱۹/ اپریل ۱۹۳۵ء

ہم نے جہاں تک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے ان اقوال کی رو سے قادیانی احاطہ اسلام سے خارج ہے جو مسلمان ہو اور مولوی کہلائے اور ان کا جنازہ پڑھائے وہ بھی احاطہ اسلام سے خارج ہے!...... خاکسار سید محمد نور اللہ خطیب جامع مسجد قصاباں محلہ کشمیری سیالکوٹ

توبہ نامہ! بسم اللہ الرحمن الرحیم! منکہ قاضی حبیب اللہ ولد قاضی عطاء اللہ صاحب امام مسجد موچیاں محلہ بوچڑ خانہ شہر سیالکوٹ کا ہوں۔ مظہر نے پچھلے دنوں مسمی محمد الدین مرزائی فوت شدہ کو غسل دیا اور اس کا جنازہ پڑھا۔ یہ مظہر کا فعل عام مسلمانان کے نزدیک ایک بڑا شرعی جرم تھا۔ جس کے ارتکاب کے سبب عام مسلمانوں نے مجھ سے عدم تعاون کر لیا۔ لہذا مظہر اپنے اس برے فعل سے پشیمان ہو کر مجلس عام مسلمانان میں تائب ہوتا ہوا تجدید اسلام کرتا ہے اور آئندہ اقرار کرتا ہوں کہ ایسے برے فعل کا کبھی مرتکب نہ ہوں گا اور جو کچھ میرے اس قصور کے متعلق تعزیر شرعی بروئے شرع محمدی ہوگی اس کی ادائیگی میں مجھے کسی قسم کا کوئی عذر نہ ہوگا اور میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو جیسا کہ مسلمان کافر سمجھتے ہیں کافر سمجھتا ہوں گا!...... العبد بقلم خود حبیب اللہ احقر العباد اللہ راجی ولی اللہ الصمد حبیب اللہ!

گواہان حاضرین مجلس:...۱ غلام یاسین ولد غلام حسین قوم قریشی سکنہ سیالکوٹ محلہ اناری۔ ۲ عبدالغفور ولد عبدالصمد بٹ محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۳ محمد الدین ولد کرم الٰہی ارائیں محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۴ میاں عبدالحق امام مسجد یتیم شاہ سیالکوٹ۔ ۵ میاں محمد علی امام مسجد پٹھاناں سیالکوٹ۔ ۶ اللہ دتا ولد مولا داد باشندہ محلہ اناری سیالکوٹ۔ ۷ عمر خان بقلم خود۔

عرب وعجم کے دیوبندی بریلوی اہل حدیث اور شیعہ علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ

اہلیان علاقہ مانسہرہ ضلع مانسہرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

سوال نمبرا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ میں ایک گاؤں کے رہنے والے ایک صاحب اثر شخص نے اپنی لڑکی ایک قادیانی مرزائی کو یہ کہہ کر نکاح کر کے دے دی کہ یہ لڑکا مرزائیت سے توبہ کر کے مسلمان ہو چکا ہے۔ چنانچہ ساری برادری کو اس کی توبہ کا ذکر کر کے بوقت شادی بٹھالیا اور دعوت ولیمہ میں بھی شریک کرلیا۔ اس ہنگامی صورت حال کے بعد خود اس لڑکے سے پوچھا گیا اور اسے مسلمان ہونے کی مبارک باد دی گئی تو اس نے غصہ میں آکر کہا کہ بیوی کی خاطر اپنا مذہب چھوڑتا (گالی دے کر کہا کہ) بڑے ایسے ویسوں کا کام ہے۔ میں نے اپنا مذہب ہرگز نہیں چھوڑا۔ آیا از روئے شریعت مطہرہ یہ نکاح ہوا یا نہیں۔ بینوا توجروا!

سوال نمبر۲......انہی بااثر صاحب نے پھر اپنے ایک لڑکے کی منگنی بھی مذکور ولڑکے کے بڑے بھائی مرزائی عقیدے والے کی لڑکی سے اعلانیہ کی ہے۔ کچھ دنوں تک شادی ہونے والی ہے۔ اس کے متعلق واضح فرمائیں کہ اس شادی میں برادری کے اہل سنت والجماعت عقیدہ رکھنے والے مسلمان از روئے شریعت پاک شریک ہو سکتے ہیں یا کہ نہیں۔ بینوا توجروا!

سوال نمبر۳ انہی بااثر صاحب کے زیر اثر اس گاؤں کی جامع مسجد کے سابق امام وخطیب کا تعلق بھی مرزائیوں سے ہے۔ اس نے صاف کہا ہے کہ میں مرزائیوں کو کافر نہیں کہتا۔ کسی کی مرضی ہو میرے پیچھے نماز پڑھے۔ نہ ہو۔ نہ پڑھے۔ کسی کے ڈر سے اپنے تعلقات ان سے قطع کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ چنانچہ اپنے اس عقیدے کا مظاہرہ عملی طور پر اس نے اس طرح سے کیا ہے کہ شہر دات میں رہنے والے ایک قادیانی مبلغ کے خالص قادیانی عقیدے والے لڑکے کی شادی میں یہ امام صاحب مذکور اپنے کنبے کے سارے افراد سمیت شریک ہوئے اور اس شادی میں ضرورت سے زیادہ خوشی کا مظاہرہ بھی کیا۔ نیز اپنے حقیقی بھائی کو اس مذکور قادیانی لڑکے کا شادی والا دوست بھی بنا دیا۔ اسی پر بس نہیں۔ بلکہ سنا ہے کہ یہی امام صاحب اپنی حقیقی بھانجی کا رشتہ اس قادیانی لڑکے کے بڑے بھائی قادیانی مرزائی کو اور اس کی حقیقی بھانجی جو مرزائی کی لڑکی ہے کا رشتہ اپنے حقیقی بھانجے کے لئے کرنے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔ بات چیت تقریباً ہو چکی ہے۔ شاید معمولی سی کسر رہ گئی ہو۔ رضائے الٰہی کے لئے اس مسئلہ کو وضاحت سے بیان فرمائیں کہ آیا یہ شخص مسلمانوں کی نماز پنجگانہ کا امام۔ نیز مسلمانوں کی نماز جنازہ کا امام بن سکتا ہے یا نہیں۔ نیز خطبہ جمعہ ونکاح کے لئے بھی کسی اور شخص کا مستقل طور پر انتظام کرنا چاہئے کہ نہیں۔ بینوا توجروا!

---

۱ چنانچہ اسی مسجد میں مدرسہ تجوید القرآن کے اساتذہ کرام کو خطیب صاحب کی اس مرزائیت نوازی پر اعتراض کرنے کی بناء پر اس صاحب اثر شخص نے پہلے ان کو ذلت آمیز الفاظ میں سخت سست کہا۔ پھر انہیں مدرسہ سے جواب دے کر تعلیم قرآن کے ہرے بھرے باغ کو اجاڑنا اس لئے پسند کرلیا کہ خطیب صاحب کی دل شکنی کیوں کی گئی۔ وہ اساتذہ کرام آج بھی بہت دور نہیں بلکہ مانسہرہ لوہار بانڈہ میں قیام پذیر ہیں۔ (مزید لطف کہانی صرف انہی کی زبانی)

سوال نمبر۴۔۔۔ نیز انہی باثر صاحب اور خطیب صاحب کو اس خطرناک مرزائیت نواز بلکہ مرزائیت ساز پالیسی کی وجہ سے شہر کے اکثر عوام مرد و زن کو مرزائیوں کے کافر یا مسلمان ہونے کا کوئی علم ہی نہیں رہا۔ بلکہ ان دونوں نے مرزائیوں سے رشتوں کے لین دین والے اپنے خطرناک طرز عمل سے مرزائی اور مسلمانوں کے امتیاز کو اس حد تک ختم کر دیا ہے کہ اس گاؤں کے عوام مرد و زن مرزائیوں کے کفر و ارتداد سے بالکل بے خبر ہوتے جا رہے ہیں۔ بلکہ ان ہی دونوں کے نقش قدم پر چل کر دوسرے مسلمانوں نے بھی مرزائیوں سے رشتے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ ابھی چند روز ہوئے کہ ایک واقعہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح مرزائی میت کی نماز جنازہ اور دعا میں شریک ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اس لئے راہ للہ یہ مسئلہ روشن فرمائیں کہ آیا مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری۔ دائرہ اسلام سے خارج ہیں یا کہ نہیں۔ ان سے نکاح اور ان کی نماز جنازہ اور دعا میں شریک ہونا ازروئے دین حق و شریعت مطہرہ درست ہے یا نہیں۔ نیز قادیانی یا لاہوری مرزائی کا ذبح کردہ جانور حلال ہے یا حرام۔ بینوا و توجروا!

سوال نمبر۵۔ ہماری آخری دردمندانہ گزارش ہے کہ یہ دونوں مذکورہ بالا شخص۔ نمبرا۔۔۔۔۔ باثر صاحب جو وقتاً فوقتاً علمائے کرام کو برا بھلا کہتے ہوئے کہ یہ مولوی مرزائیوں کو کافر کہہ کر پھوٹ ڈالتے ہیں اور اپنے موجودہ طرز عمل کی تعریف و تحسین کرتے اور اپنے طرز عمل پر فخر کرتے ہوئے اسے محبوب و مرغوب سمجھتے ہیں۔ نمبر۲۔ امام و خطیب صاحب نے اللہ کے گھر جامع مسجد مذکور میں مرزائیوں کو کافر نہ کہنے کا اقرار اور ان سے تعلق جاری رکھنے کا اصرار کیا ہے اور اس پر قائم ہیں۔ چنانچہ مرزائیوں کی شادی میں اپنے طرز عمل کو واضح بھی کر دیا ہے۔ یہ دو شخص جن کی خطرناک مرزائیت نواز و مرزائیت ساز پالیسی کی وجہ سے اس وقت سارے کا سارا گاؤں کفر و ارتداد کی لپیٹ میں ہے۔ ازروئے شرع متین و دین مبین اور قرآن و حدیث و مذہب حنفیہ کی معتبر کتابوں سے ان دونوں کا حکم بھی بیان فرمائیں کہ جب تک یہ اعلانیہ توبہ نہ کریں۔ عوام مسلمانوں کو ان سے کیسا تعلق رکھنا چاہئے۔ بینوا و توجروا!

ان سوالات کا جواب ازروئے قرآن و حدیث و کتب معتبرہ و حنفیہ وضاحت سے بیان فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور اس گاؤں کے بے بس مسلمانوں کے ایمان کو ارتداد والی خطرناک لعنت سے بچانے میں امداد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں اجر عظیم عطا فرمائیں اور علمائے کرام کے وجود کو تاقیامت سلامت با کرامت رکھے اور کفر و ارتداد کے لئے تباہی کا باعث بنائے۔ آمین! و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین!

الجواب:

مرزا غلام احمد قادیانی کا کافر ہونا اور مرتد ہونا اور ان کے اقوال و کلمات غیر محصورہ کا غیر متحمل للتاویل ہونا اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ اس لئے جمہور علمائے امت کے نزدیک وہ کافر و مرتد ہے اور اس طرح وہ لوگ جو اس کو باوجود ان اقوال و عقائد کے معلوم ہونے کے مسلمان سمجھیں خواہ نبی کہیں یا مسیح یا جو کچھ بھی کہیں کافر و مرتد ہیں۔ اگر اس کی مفصل

ومدلل تحقیق کرنا ہو تو مستقل رسائل مثل (۱) اشد العذاب ۔ (۲) القول الصحیح فی مکائد المسیح (۳) مجموعہ فتاویٰ علمائے ہند در بارہ تکفیر قادیانی ۔جس میں ہر ضلع اور صوبے کے علماء کے سینکڑوں دستخط ہیں ملاحظہ فرمائے جائیں ۔اس لئے قادیانیوں و مرزائیوں سے عام مسلمانوں کا اختلاط اور ان کی باتیں سننا' جلسوں میں ان کو شریک کرنا یا خود ان کے جلسوں میں شریک ہونا یا شادی و غمی اور کھانے پینے میں ان کو شریک کرنا یا ان کے شریک ہونا یا نماز جنازہ میں ان کے شریک ہونا یا شریک کرنا سخت گناہ ہے اور مناکحت قطعاً حرام ہے اور جو نکاح پڑھ بھی دیا جائے تو نکاح منعقد نہیں ہوتا ۔ بلکہ اگر بعد انعقاد نکاح مرزائی یا قادیانی ہو جائے تو نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے ۔

۱ ۔۔۔ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا ۔اگر ہوا بھی تھا تو اس لڑکے کے اس کہنے سے کہ میں نے اپنا مذہب ہرگز نہیں چھوڑا ۔فوراً فسخ ہو گیا ۔

۲ اس شادی میں برادری اور اہل سنت والجماعت عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کو ہرگز شریک ہونا جائز نہیں ۔اگر شریک ہوئے تو سخت گنہگار ہوں گے ۔

۳ صورت مذکورہ میں جامع مسجد کا امام و خطیب بھی خارج از اسلام ہے ۔لہذا وہ مسلمانوں کی نماز پنجگانہ' جمعہ' عیدین اور نماز جنازہ کا امام نہیں ہو سکتا ۔اس کے پیچھے مسلمانوں کا نماز پڑھنا جائز نہیں ۔اگر پڑھیں تو نماز نہ ہوگی ۔اعادہ نماز کا واجب ہوگا ۔خطبہ جمعہ اور نکاح اس سے نہ پڑھوایا جائے ۔امام اور نکاح خواں کسی دوسرے شخص کو مقرر کیا جائے ۔

۴ مرزائیوں کے دونوں فرقے قادیانی اور لاہوری اتنی بات پر متفق ہیں کہ وہ (مرزا قادیانی) اعلیٰ درجے کا مسلمان بلکہ مجدد و محدث اور مسیح موعود تھا ۔اور ظاہر ہے کہ کسی کافر و مرتد کے متعلق بعد اس کے عقائد معلوم ہو جانے کے ایسا عقیدہ رکھنا خود کفر و ارتداد ہے ۔اس لئے بلاشبہ دونوں فرقے کافر و مرتد ہیں ۔اور اب تو لاہوری تحریف قرآن اور ضروریات دین کا خاص طور سے بیڑا اٹھانے سے اپنے کفر و ارتداد میں مرزا قادیانی کے تابع ہو جانے سے مستغنی ہو کر خود بالذات ارتداد کے علمبردار ہیں ۔ان سے نکاح یا ان کے نماز جنازہ میں شریک ہونا جائز نہیں ۔سخت گناہ ہے ۔

۵ عام مسلمانوں کو ان سے بالکل تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں ۔فقط : واللہ اعلم ۔۔۔!

احقر العباد محمد صابر نائب مفتی دار العلوم کراچی نمبر ۱۴ نک واڑہ ۱۳۸۳/۱/۹/

الجواب صحیح ۔۔۔۔ بندہ محمد شفیع عفی اللہ عنہ ۱۳۸۳/۱/۹/

جواب صحیح اور درست ہے ۔۔۔۔ بندہ محمد حیات ۱۳۸۳/۱/۱۲/ فاتح قادیان!

المجیب مصیب ۔ عبد الحق عفی عنہ مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

جواب صحیح اور درست ہے ...... سید گل بادشاہ غفرلہ مردان امیر جمعیت علمائے اسلام سرحد

حضرت مولانا لال حسین اختر" صدر المبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' علمائے پاک و ہند کے علاوہ پاکستان کے

فاضل جج صاحبان بھی ان پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔ کیمبل پور اور راولپنڈی کا فیصلہ ملاحظہ فرمایا جائے۔ احقر منظور احمد عفا اللہ عنہ صدر مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ ۱۹۶۳/۶/۱۱

مجھے داتا کے ایک امام نے خط لکھا کہ میں اور پیر صاحب مسلمان ہیں۔ لوگ جھوٹا پروپیگنڈہ ہمارے متعلق کرتے ہیں۔ جس پر میں نے خوشی ظاہر کی اور کہا بلکہ جواب لکھا کہ لوگوں کے کہنے سے آپ مرزائی نہیں ہو سکتے۔ لیکن جو واقعات اس استفتاء میں بتائے گئے ہیں وہ خطرناک ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان کہنے والا کافر ہے۔ جو شخص اس کو مسلمان کہے یا قادیانی یا لاہوری مرزائیوں سے رشتے کرے وہ کیسے مسلمان ہو سکتا ہے؟ ایسے آدمی کو امام بنانا حرام ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا فتویٰ بالکل صحیح ہے۔...... فقط غلام غوث ساکن بفہ ہزارہ حال لاہور بقلم خود۔

المجیب ھو المصیب ...... ناچیز عبداللطیف غفرلہ خطیب و مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم ۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ/۱۲/ اگست ۱۹۶۲ء

مفتی اعظم مصر کا فتویٰ

"ولذا افتینا بکفر طائفة القادیانیة اتباع المفتون غلام احمد القادیانی الزاعم هو واتباعه انه نبی یوحیٰ الیه وانه لاتجوز مناکحتهم ولا دفنهم فی مقابر المسلمین۔" ﴿اسی لئے ہم (علمائے حق) نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تبع تمام جماعت کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کی طرف وحی کی جاتی ہے اور ہم یہ بھی فتویٰ دیتے ہیں کہ نہ ان سے رشتہ ناطہ کیا جائے اور نہ انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ صفوۃ البیان لبیان القرآن نمبر ۱۸۶﴾

علمائے مصر کے اس فتوئی کے بعد حکومت شام اور مصر نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی املاک ضبط کر لیں۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب ...... محمد عرفان عفی عنہ از ڈہانگری

المجیب المصیب ...... محمد عبداللہ خالد عفی عنہ خطیب جامع مسجد مانسہرہ

المجیب مصیب ...... عبدالحیٰ بقلم خود امام مسجد محلہ ناڑی مانسہرہ

الجواب:

۱...... مرزائی قادیانی ہو یا لاہوری دونوں اسلام سے خارج ہیں اور مرتد ہیں۔

۲...... جو شخص ہر دو فرقہ کو مسلمان تصور کرے۔ وہ بھی اسلام سے خارج ہے۔

۳ جو شخص ہر دو فرقہ کو رشتہ دیوے یا لیوے۔ (بشرطیکہ وہ مرزا قادیانی کے کفر کا اقرار کرے اور

مرزائیت سے توبہ کرے تو ایسا شخص باعث عزت وفخر ہے اور اس کو ثواب ملے گا۔) اس نے بسبب رشتہ کے ارتداد سے نکال کر اسلام میں داخل کیا۔

۴..... اگر بالا ثبوت ہونے کے ہر دو فریق کو رشتہ دیوے یا کرلے وہ بھی ہر دو فریق سے ہوگا۔

۵..... اگر امام مسجد کا تعلق مرزائیوں سے اس حیثیت سے ہے کہ وہ ان کو مسلمان تصور کرتا ہے تو وہ امام بھی مسلمان نہیں رہتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔..... محمد اسحق عفی عنہ خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد

جواب بالا بالکل صحیح ہے

۱..... ہر مسلمان کو اسلام اور کفر میں امتیاز کرنا ضروری ہے۔ کسی کافر کے لئے دعا نماز جنازہ گناہ ہے۔ ان سے کسی مسلمان کا نکاح مرد ہو یا عورت حرام کاری ہے۔ وہ نکاح نہیں ہو سکتا۔

۲..... ایسے کافروں کو مسلمان سمجھنا اسلام کی توہین ہے۔ کیونکہ ان کی کفریہ باتوں کو اسلام قرار دینا ہے۔

۳..... لوگوں کی یہ مصلحت اندیشی کہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے۔ اس لئے ہم ان کو اسلام سے خارج نہیں قرار دینا چاہتے سخت دھوکہ ہے۔ یہ مسلمان کی تعداد میں اضافہ نہیں۔ غیر مسلمان کو اسلام کی تعداد میں داخل کرنا ہے اور مسلمانوں کو ان کے میل جول سے غیر مسلم بنانے کی سبیل کرنا ہے۔ جو خود مسلمانوں کی تعداد میں روز بروز کمی پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۴..... یہ عذر لنگ بھی غلط ہے کہ مسلمانوں میں تفریق پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایسا عذر ہے جیسے حضور ﷺ اور تمام انبیاء کی تشریف آوری کے وقت کفار نے پیش کیا تھا کہ تفریق پیدا ہو جائے گی کہ کچھ مسلمان ہوں گے کچھ نہیں۔ تو جس طرح وہاں حق کے اتباع کے لئے ان سے الگ ہونا ضروری تھا یہاں بھی حق کے اتباع کے لئے اپنے رسول اور دین کی توہین سے بچنے کے لئے اپنے کو ان سے الگ اور ان کو اپنے سے الگ الگ کرنا ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ کیا تو آپ نے خود تمام اسلام کی جڑوں پر کلہاڑی چلا دی اور اس غلط طریقہ کو اسلام قرار دے کر اسلام کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ امر ایک اسلام دشمنی ہے۔ گو شیطان نے بہکا کر اسلام دوستی کا عنوان رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو مسلمان نام کے غیر مسلموں بلکہ دشمنان اسلام سے محفوظ رکھیں۔ واللہ ولی التوفیق!..... جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور ۱۶ صفر ۱۳۸۳ھ

الجواب وھو الموفق للصواب!

۱..... صورت مسئولہ میں جبکہ اس قادیانی لڑکے سے دریافت کیا گیا اور اسے مسلمان ہونے کی مبارک باد دی گئی تو اس نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا کہ میں نے اپنا مذہب نہیں چھوڑا تو اس صورت میں یہ نکاح نہیں ہوا۔ کیونکہ قادیانی مرزائی مرتد ہے اور مرتد کا نکاح تو کسی مرتدہ عورت سے ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی مسلمان عورت سے۔ شریعت اسلامیہ نے مرتد کا کوئی دین تسلیم نہیں کیا۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۳۲ کتاب المرتدین) اور جو لوگ نکاح میں شریک ہوئے۔

اگر انہوں نے پیر صاحب کے کہنے پر سمجھ لیا کہ اس لڑکے نے توبہ کر لی ہے اور اپنا مذہب چھوڑ دیا ہے۔ اس صورت میں تو وہ گنہگار نہیں اور وہ جانتے تھے کہ اس نے اپنے مذہب سے توبہ نہیں کی اور وہ مرزائی ہے۔ یہ بات سمجھتے ہوئے پھر اس کو مسلمان تصور کیا۔ اس صورت میں یہ لوگ کافر ہو گئے۔ ان پر لازم ہے کہ تجدید اسلام و نکاح کریں اور توبہ کریں اور اگر اس کو کافر مرزائی ہی سمجھتے ہوئے نکاح میں شرکت کی اور دنیاوی رو و رعایت کو مدنظر رکھا۔ اس صورت میں وہ لوگ سخت گنہگار ہیں۔ ان پر لازم و واجب ہے کہ توبہ و استغفار کریں اور باثر صاحب کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ جس کی تینوں صورتیں بیان کر دی گئی ہیں اور ان کے احکام بھی بیان کر دیے گئے ہیں۔

۲ ..... اگر باثر صاحب نے اپنے لڑکے کی منگنی مرزائیوں کے ہاں کی ہے اور وہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے۔ اس صورت میں وہ کافر ہو گیا۔ اس پر تجدید اسلام و نکاح لازم ہے۔ کیونکہ کافر کو مسلمان ماننا کفر ہے۔ (درالمختار) اور اگر دنیاوی لالچ میں پھنس کر کر رہا ہے تو سخت گنہگار و مستحق عذاب نار ہے۔ اس کو توبہ و استغفار کرنا چاہئے اور اپنے لڑکے کی شادی مرزائیوں کے ہاں کرنے سے باز آنا چاہئے اور اس شادی میں برادری کے اہل سنت والجماعت کے لوگوں کو ہرگز شریک نہیں ہونا چاہئے اور پھر اگر یہ لوگ شریک ہوں تو اگر مرزائیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں تو اس صورت میں وہ کافر ہو گئے۔ ان پر تجدید اسلام و نکاح لازم ہے اور اگر انہیں کافر ہی سمجھتے ہیں۔ پھر لالچ اور رو و رعایت کی وجہ سے شامل ہوں گے تو سخت عذاب اخروی کے مستحق ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: "ولا ترکنوا الی الذین ظلموا، ھود ۱۱۳" (جن لوگوں نے گناہ کئے ہیں ان سے میل جول مت رکھو۔) لہذا ایسے شخص اگر پہلی صورت میں تجدید اسلام و نکاح اور دوسری صورت میں توبہ و استغفار نہ کریں تو مرزائیوں کو مسلمان سمجھنے کی صورت میں ان سے سلام کلام رشتہ ناطہ بالکل قطع کر دینا چاہئے اور اگر اعلانیہ توبہ کئے بغیر مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ ہی ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور جو لوگ مرزائیوں کو مسلمان تو نہیں سمجھتے تھے۔ پھر وہ شادی میں شرکت کریں اور اس کے بعد وہ توبہ و استغفار نہ کریں۔ ان سے بھی سلام و کلام اور رشتے ناطے بند کئے جائیں۔ حتیٰ کہ توبہ و استغفار کریں۔

۳ سابق امام مسجد کا یہ کہنا کہ مرزائیوں کو میں کافر نہیں کہتا۔ اس کا یہ قول بھی کفر ہے۔ مکہ و مدینہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً کے علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ کتاب حسام الحرمین میں ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ یعنی اس کے کفر پر مطلع ہونے کے بعد من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر! اور اس مبلغ قادیانی کے لڑکے کی شادی میں مولوی سابق امام مسجد کا اپنے سارے خاندان کو شامل کرانا' کافروں سے موالات (دوستی) کرنے کی زبردست ولیل ہے۔ اور نیز اپنی حقیقی بھانجی کا رشتہ قادیانی مرزائی سے اور قادیانی مرزائی کی سگی بھانجی کا رشتہ اپنے حقیقی بھائی سے کرنا چاہتا ہے۔ اس کا یہ ارادہ بالکل شریعت مطہرہ کے خلاف ہے۔ لہذا یہ مولوی سابق امام صاحب مسلمانوں کی نماز پنجگانہ اور نماز جنازہ کا امام نہیں بن سکتا۔ کیونکہ کافر و فاسق ہے اور اس کو مسلمانوں کی نکاح خوانی کے لئے بھی نہ بلایا جائے۔ مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔ (ملخص ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول ص ۴۲)

۴ ..... مرزائی قادیانی ہو یا لاہوری ہر دو کافر ہیں۔ کیونکہ قادیانی تو اس (مرزا قادیانی) کو نبی مانتے ہیں اور لاہوری مرزائی اس کو مجدد اور مسلمان مانتے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنے دعویٰ نبوت اور دیگر عقائد کفریہ کی وجہ سے کافر و مرتد ہے اور جو شخص اس کے عقائد پر مطلع ہو کر اس کو نبی یا مجدد اور مسلمان مانے وہ شخص بھی کافر ہے۔ لہذا لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں۔ لہذا ان سے بیاہ شادی کرنا اور ان کی نماز جنازہ اور دعا میں شریک ہونا از روئے شریعت مطہرہ ہرگز جائز نہیں۔ نبی علیہ السلام نے بدعقیدہ لوگوں کے حق میں فرمایا: ''ولا تصلوا علیهم و لا تصلوا معهم۔ '' ﴿ان پر نماز جنازہ مت پڑھو اور ان کے ساتھ مل کر نماز مت پڑھو۔﴾ اور مرزائی کی میت مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کی جائے اور جو لوگ شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی کر کے ان کے نکاح اور جنازہ میں اگر ان کو مسلمان سمجھ کر شریک ہوں تو اس صورت میں شرکت کرنے والے کافر ہو گئے اور ان کے نکاح ٹوٹ گئے۔ ان کو تجدید اسلام و نکاح کرنا چاہئے اور اگر ان کو کافر ہی جانتے ہوئے ان معاملات میں ان کی شرکت کریں۔ اس صورت میں وہ سخت گنہگار ہیں۔ ان سے بھی سلام و کلام بند کیا جائے۔ مرزائی خواہ قادیانی ہو یا لاہوری ان کا ذبیحہ بھی حرام ہے۔ کیونکہ مرتد کا ذبح کردہ جانور مردار ہے۔ ..... احقر العباد مولوی محمد رمضان نائب مفتی و فاضل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور مورخہ ۲۳ جون ۱۹۶۳ء

ذالک کذالک وانی مصدق لذلک! ..... فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہٗ ناظم و مفتی دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

الجواب هو الجواب! ..... فقیر قادری محمد اعجاز الرضوی عفی عنہٗ مہتمم مرکزی دارالعلوم جامعہ گنج بخش لاہور

الجواب وهو الموفق للصواب! مرزائی لوگ چونکہ قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ اس لئے ان سے نکاح وغیرہ کرنا' ان سے میل جول' سلام و کلام' رشتہ داری کے تعلقات رکھنا حرام قطعی ہے۔ جو شخص دانستہ ان سے یہ تعلقات نکاح وغیرہ قائم کرے گا وہ بھی اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ بندہ کو جواب مذکورہ سے لفظ بلفظ اتفاق ہے۔ واللہ اعلم! ..... حررہ العبد الضعیف محمد سعید احمد عفی عنہ مفتی جامعہ نعمانیہ ٹکسالی گیٹ لاہور پاکستان ۹ جولائی ۱۹۶۳ء

بسم الله الرحمن الرحیم! علمائے کرام کے جوابات بالکل صحیح اور درست ہیں۔ مرزائیوں کو کافر نہ سمجھنا بھی کفر ہے! ..... حافظ عبدالقادر روپڑی جامع مسجد قدس لاہور ۱۰ ستمبر ۱۹۶۳ء

مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری۔ ان کو مسلمان سمجھنے والے سب کافر ہیں۔ ان سے رشتہ ناطہ کرنے والے سب انہی کے حکم میں ہیں۔ قرآن میں ہے انکم اذا مثلهم! ..... عبداللہ امرتسری روپڑی!

مذہب شیعہ اثناعشری کی رو سے نکاح طرفین میں اسلام شرط ہے۔ ختم نبوت کا منکر مسلمان نہیں۔ غیر مشروع عقد کا ممد و موجد عادل نہیں رہ سکتا اور امام جماعت میں مذہب شیعہ اثناعشری کی رو سے عدالت شرط ہے۔ غیر مسلم سے میل جول جس سے مسلمانوں کے اسلام میں ضعف واقع ہو شرعاً جائز قرار نہیں دیا جا سکتا! ..... اختر عباس اللہ مدرس جامع منتظر لاہور محمد علی رضوان مدرس مدرسہ امامیہ دارالتجوید پاکستان!

علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ

قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں

اراکین مسجد ووکنگ انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد ووکنگ کی مختصر تاریخ

یہ مسجد تقریباً ۱۸۸۶ء میں بیگم شاہ جہاں والئی بھوپال ریاست کے زرِکثیر عطیے سے ایک انگریز ڈاکٹر لائٹنر ریٹائرڈ پرنسپل اورنٹیل کالج لاہور نے بنوائی تھی اور اس کے ساتھ رہائشی مکانات بھی تعمیر کرا دیئے گئے تھے۔ مگر بدقسمتی سے ۱۹۱۲ء میں مرزا کمال الدین لاہوری مرزائی نے چند دوسرے مرزائیوں کی ہمراہی میں اس مسجد پر غاصبانہ قبضہ کرلیا اور جو امام اہل سنت والجماعت کا یہاں تعینات تھا اس کو زبردستی نکال باہر کیا۔ پولیس وغیرہ آئی مگر دادرسی نہ ہوسکی۔ کیونکہ انگریز کے ہی تو یہ پروردہ تھے۔ ہندوپاک کی آزادی کے بعد مسجد ہذا کا انتظام وانصرام سفارت خانہ پاکستان کے تحت چلا گیا۔ مگر عملی طور پر مرزائی اس پر قابض رہے اور اپنے باطل فرقے کی نشرواشاعت اور تبلیغ کرتے رہے اور ان کی طرف سے ہی یہاں امام متعین رہا۔ اور طرہ یہ کہ ایک اچھی خاصی رقم پاکستان سے زرمبادلہ کی شکل میں حاصل کرکے اس کے مصرف میں لائی جاتی رہی۔

۱۹۶۴ء میں جب مسلمانوں کی تعداد اس شہر میں بڑھنی شروع ہوئی تو اس وقت کے مرزائی امام محمد طفیل نے عجیب وغریب ہتھکنڈے مسلمانوں کو اس شہر سے بھگانے کے لئے استعمال کئے۔ سرکاری دفاتر میں رپورٹیں کیں کہ یہ گندے رہتے ہیں۔ ایک مکان میں زیادہ تعداد میں رہائش پذیر ہیں۔ اس طرح محکمہ حفظانِ صحت کے چھاپے پڑے۔ مگر یہ ملعون کامیاب نہ ہوسکا۔ اسکے بعد دوسرا امام بشیر احمد مصری کو مرزائیوں نے اس منصب پر مامور کیا۔ ادھر علمائے حق مثلاً حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب مرحوم اور علامہ خالد محمود صاحب جیسے علماء حق اہل السنت والجماعت بھی میدانِ عمل میں اترے اور اس فرقہ باطلہ کی خوب خبر لی اور مسلمانوں میں مسئلہ ختم نبوت کی تڑپ پیدا کی اور توجہ دلائی کہ یہ مسجد درحقیقت صحیح العقیدہ مسلمانوں کی میراث ہے اور مرزائیوں نے اس پر اپنی جعلسازی اور سازشوں کی وجہ سے قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ تحریک آخر ایک دن رنگ لائی اور مسجد ہذا مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئی۔ مگر کرنا یہ ہوا کہ امام کو مسلمانوں نے امامت کے فرائض پر مامور کیا۔ لیکن پھر مسجد سفارت خانہ پاکستان کی مداخلت سے عجیب وغریب کیفیات کا شکار ہوگئی اور سفارت خانہ کی طرف سے ایک کلرک بنام خواجہ قمرالدین صاحب جس کا تعلق حیدرآباد دکن (انڈیا) سے ہے بطور امام مقرر کیا گیا اور کہا گیا یہ عارضی امام ہے۔ بعد میں ایک مستند عالم دین کی تقرری عمل میں لائی جائے گی جو کہ آج تک شرمندہ تعبیر نہ ہوسکی۔ یہ امام انتہائی درجہ کا نااہل فرقہ باز اور مسجد کی لائبریری کو اس نے جماعت اسلامی یعنی مودودی جماعت کی نشرواشاعت کا اڈہ بنا رکھا۔ مسجد کا دیگر انتظام وانصرام

انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ مسجد اپنی زبوں حالی کا رونا رو رہی ہے۔ بچوں کی دینی تعلیم و تدریس کا انتظام نہ ہونے کے برابر ہے۔ نیز اس امام کا میل جول لاہوری مرزائیوں کے ساتھ ہے اور اس نے چند دن ہوئے ایک نئی مذموم حرکت کا ارتکاب کیا ہے جو انتہائی دلخراش اور مسلمانوں کے لئے یقیناً ناقابل برداشت ہے۔

اس کے متعلق حضرات علمائے کرام ومفتیان شرع متین کی طرف رجوع کیا گیا اور ان کی خدمت میں ایک استفتاء پیش کرتے ہوئے شرعی فتویٰ کی استدعا کی گئی۔ ہم جانتے ہیں کہ اس واقعہ کو سن کر مسلمانان عالم اضطراب محسوس فرمائیں گے۔ اور شاید یہ واقعہ ان کے دلوں پر نمک پاشی کا کام کرے۔ لیکن چونکہ ہم ممبران واراکین مسجد ووکنگ اپنے مسلمان بھائیوں کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ لہٰذا ان چند سطور کو مع فتاویٰ شائع کرنے پر مجبور ہیں۔ تاکہ مسلمان کم از کم اپنی نمازیں تو نہ خراب کریں۔ وما علینا الا البلاغ۔

وماتوفیقی الاباللہ! اراکین مسجد ووکنگ انگلینڈ ۷۳/۹/۸

استفتاء......!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین بیچ اس مسئلہ کے کہ کل مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۷۳ء بوقت ساڑھے چار بجے دن سابق امام ووکنگ مسجد محمد طفیل متعلقہ مرزائی فرقہ لاہوری کی ساس کا جنازہ مسجد ہذا میں لایا گیا اور یہاں کے سرکاری امام نے محمد طفیل کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔ جبکہ چند معززین نے اس حرکت کا محاسبہ کیا تو خواجہ قمرالدین سرکاری امام ووکنگ مسجد نے یہ دلیل پیش کی کہ میں نے اس لئے جنازہ میں شرکت کی ہے۔ کیونکہ مرزا محمد طفیل بسا اوقات میرے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے ہیں اور دوسری دلیل یہ پیش کی کہ میں لاہوری مرزائیوں کو کافر نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو صرف مجدد تسلیم کرتے ہیں اور ہم کو کافر نہیں کہتے۔ لہٰذا آپ مہربانی فرما کر قرآن وحدیث کی روشنی میں ایسے شخص کے متعلق شرعی فتویٰ سے سا تھ مطلع فرمائیں۔

عینی شاہدوں کے دستخط مندرجہ ذیل ہیں:

دستخط: صابر حسین .... محمد شریف ..... عبدالرحمن...... ملک احمد خان.........

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین فاضل دیوبند امیر خدام اہل السنت والجماعت خلیفہ مجاز حضرت سید حسین احمد مدنی صاحبؒ کا جواب

کتاب اللہ، احادیث رسول اللہ ﷺ اور تعامل خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں امت محمدیہ کے تمام علمائے کرام کا یہ اجماعی فیصلہ ہے کہ نبی کریم رحمت للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ یعنی حضور

اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا اور اگر اس آخری امت میں سے کوئی شخص نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے تو وہ کافر مرتد دجال اور کذاب ہے۔ اسی بناء پر ملت اسلامیہ کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ دعویٰ نبوت کے خارج از اسلام اور کافر ہے اور اس کو نبی یا مجدد ماننے والے بھی قطعی کافر ہیں اور مسئلہ ختم نبوت اسلام کا ایسا بنیادی عقیدہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نئے آئین میں بھی اس کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ صدر اور وزیر اعظم پاکستان کے حلف نامہ کی عبارت حسب ذیل ہے:

''میں قسم کھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور خدا پر میرا یقین کامل ہے اور اس کی کتاب قرآن پاک پر جو کہ آخری کتاب ہے آخری نبی محمد ﷺ پر (جن پر خدا کی رحمت ہو) جن کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا۔ قیامت کے دن پر۔ رسول کی سنت و حدیث پر۔ قرآن کے احکام پر۔'' (آئین پاکستان 'تیسری شیڈول حلف صدر و صفحہ ۴۲)

سوال نامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ووکنگ مسجد کا امام خواجہ قمر الدین لاہوری مرزائیوں کو اس وجہ سے کافر نہیں کہتا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے۔ بلکہ مجدد مانتے ہیں اور اسی بناء پر ہی اس نے ایک لاہوری مرزائی محمد طفیل کی اقتداء میں ایک مرزائی عورت کا جنازہ بھی پڑھ لیا ہے۔ لیکن خواجہ قمر الدین مذکور کی یہ تاویل صحیح نہیں۔ کیونکہ جب شریعت کی رو سے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی قطعی کافر ہے تو جس شخص کو شرعاً کافر ماننا ضروری ہے۔ اس کو ولی اور مجدد ماننے کا کیا جواز ہو سکتا ہے؟۔ کیا کوئی کافر بھی مجدد ہو سکتا ہے؟۔ علاوہ ازیں یہ بھی ملحوظ رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں لاہوری پارٹی کا بانی مولوی محمد علی لاہوری مرزا قادیانی کو نبی ہی مانتا رہا ہے اور اس کی تحریرات سے یہی ثابت ہے۔ مثلاً محمد علی لاہوری نے لکھا ہے کہ:

''ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۳ نمبر ۱۱ ص ۴۱۱)

دراصل قادیانی مرزائیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے مشن کو ہی پھیلانے میں مصروف ہیں۔ دونوں کی دعوت مرزا قادیانی کی شخصیت کی طرف ہے۔ ان دونوں پارٹیوں کا مقصد یہی ہے کہ العیاذ باللہ ناواقف مسلمان مرزا قادیانی کے پیروکار بن جائیں۔ خواجہ قمر الدین نے لاہوری مرزائی محمد طفیل کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھ کے حضور خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ غداری کی ہے۔ اب وہ مسلمانوں کی امامت کا مستحق نہیں رہا۔ اس کے پیچھے مسلمانان اہل السنت والجماعت کی نماز صحیح نہیں۔ اس کو امام نماز بنانا حرام ہے۔ ایسے شخص کو فوراً معزول کر کے کسی صحیح العقیدہ سنی عالم کو امام بنانا چاہئے۔ لاہوری مرزائی کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد جن مسلمانوں نے غلط فہمی سے اس کی

اقتداء میں نمازیں پڑھی ہیں۔ان پر ان نمازوں کی قضا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل السنت والجماعت کو ہر فتنہ سے محفوظ رکھیں۔آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ! خادم اہل السنت الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ خطیب مدنی جامع مسجد چکوال امیر تحریک خدام اہل السنت والجماعت صوبہ پنجاب (پاکستان) ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ/۲۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صفدر کا جواب

الجواب هو المصوب! لاہوری مرزائی بھی اسی طرح کافر ہیں جس طرح قادیانی کافر ہیں اور ان کے کافر ہونے کے کئی وجوہ ہیں۔

۱..... کہنے کو تو یہ گروہ مرزا قادیانی کو مجدد کہتا اور مانتا ہے۔مگر محمد علی لاہوری نے مرزا قادیانی کو نبی بھی کہا اور تسلیم کیا ہے۔اس کے چند حوالے ملاحظہ ہوں:

الف..... ''ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۳ ش ۱۱ ص ۴۱۱)

ب..... ''اس آخری زمانہ کے لئے تجدید دین کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو آخیر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے۔اپنے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرے گا اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا۔سو ایسا ہی ہوا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۵ نمبر ۶ ص ۲۱۴)

ج..... ''ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے دو باتوں پر زور دیا ہے۔اول یہ کہ لوگ خدا پر ایمان لائیں اور دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اور اس کے من جانب اللہ ہونے کو تسلیم کریں۔بعینہٖ اس قدیم سنت الٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو بھی مبعوث فرمایا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج ۴ نمبر ۱۲ ص ۴۶۵)

ان صاف اور صریح عبارات سے معلوم ہوا کہ لاہوری پارٹی کا سربراہ اور سراسر گمراہ محمد علی بھی قادیانی کو (معاذ اللہ تعالیٰ) نبی تسلیم کرتا ہے اور ختم نبوت کے ایک بنیادی عقیدہ کی خلاف ورزی کی وجہ سے وہ کافر ہے اور اس پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے۔مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے سامنے یہ صاف اور صریح حوالے پیش کر دیئے جائیں۔اگر سمجھنے کے بعد وہ لاہوری مرزائیوں کو کافر نہ کہیں تو وہ بھی پکے کافر ہیں۔لاشك فيه ولا ارتياب!

۲..... ''محمد علی لاہوری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا قائل ہے۔'' (تفسیر بیان القرآن ج ۱ ص ۲۲۵ محمد علی لاہوری)

اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات کا انکار بالاجماع کفر ہے۔

۳۔ ... حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا نصوص قطعیہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ مگر محمد علی لاہوری لکھتا ہے کہ حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش اسلامی عقائد میں نہیں۔ عیسائیت کا اصول ہے۔ (تفسیر بیان القرآن ج اص ۳۱۴) اور اسی صفحہ پر تصریح کرتا ہے کہ: ''حضرت مریم علیہا السلام کے ساتھ یوسف (نجار) کا تعلق زوجیت کا تھا'' اور یہ اس کے کافر ہونے کی ایک مستقل وجہ ہے۔

۴۔ ... ''محمد علی لاہوری دوزخ کے دوام کا قائل نہیں۔'' (ملاحظہ ہو تفسیر بیان القرآن ج اص ۱۶۸)

حالانکہ قرآن کریم کی نصوص قطعیہ اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے دوزخ کا خلود اور دوام ثابت ہے اور اس کا انکار کرنا کفر ہے۔

۵۔ ... محمد علی لاہوری حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اسی طرح دوسرے تمام پیغمبروں کے معجزات کی جو قرآن کریم میں صراحت سے مذکور ہیں تاویل کرتا ہے جو خالص تحریف ہے اور نصوص قطعیہ کی یہ تاویل بجائے خود کفر ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی وجوہ ہیں والعاقل تکفیه الاشارہ! جب لاہوری مرزائیوں کے یہ نظریات ہیں تو امت میں کون بدبخت ان کو مسلمان سمجھے گا؟۔ مودودیوں کے سامنے یہ حوالے پیش کر دیئے جائیں۔ اگر وہ ان کو سمجھ اور جان کر بھی لاہوری مرزائیوں کی تکفیر نہیں کرتے تو یقیناً وہ بھی کافر ہیں۔

جب لاہوری مرزائی کافر ہیں تو ان کا جنازہ کیونکر درست ہو سکتا ہے اور ان کے ایسے عقائد پر اطلاع پانے کے بعد بھی ان کو مسلمان سمجھنے والا اور ان کے جنازے میں شرکت کرنے والا یقیناً کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب! احقر ابوالزاہد محمد سرفراز خطیب جامع مسجد گکھڑ وصدر مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ۲۶ شعبان ۱۳۹۳ھ ۲۵ ستمبر ۱۹۷۳ء

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ کا جواب

مبسلا محمدلا ومصلیا ومسلما! تمام اہل حق علمائے پاک وہند کا متفقہ فتویٰ ہے کہ مدعی نبوت اور اس کو سچا سمجھنے والے خواہ نبی نہ کہیں سچا قرار دیں۔ بزرگ نیک یا مجدد وغیرہ مانیں۔ سب کافر ہیں مرتد ہیں اور ظاہر ہے کہ نیک بزرگ سمجھنا سچا کہنا ہے اور مدعی نبوت اور تمام انبیاء کی تحقیر کرنے والے کو سچا قرار دینا خود نبوت وتوہین انبیاء کو سچ قرار دینا کفر ہے۔ اب ان لوگوں کے عقیدے اور نظریات ایسے نہیں رہے کہ کسی سے چھپے ہوئے ہوں۔ یا کسی کو شبہ بھی ہو سکے۔ ان سے مسلمانوں کا سا کوئی معاملہ درست نہیں۔ ان سے میل جول بھی کفر پھیلانے کی مدد ہو کر گناہ ہے۔

اسلام کے بعد مرتد ہونے والا کفر عظیم کے ساتھ توہین اسلام کا بھی علی الاعلان مرتکب ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا درجہ دوسرے اصلی کافروں سے بھی بدتر ہے۔ نہ ان کا ذبح کیا ہوا حلال' نہ ان کے کسی مرد وعورت کا نکاح ان سے درست' نہ

کسی مسلمان سے میراث کا حق' نہ جنازہ میں شرکت جائز۔ منافق لوگ بھی مسلمانوں کی سی باتیں کیا کرتے تھے۔ مگر اللہ نے ان کو کافر ہی قرار دیا ہے۔ اس لئے تاویلیں کرنے والے خود غلطی پر ہیں۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره ۰ انهم کفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون ! ﴿اور مت نماز پڑھو تم ان میں کسی پر جو مر جائے کبھی بھی اور نہ کھڑے رہو اس کی قبر پر بے شک ان لوگوں نے اللہ و رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اطاعت خدا سے نکلتے ہوئے مرے ہیں۔ توبہ ۸۴﴾

ایسے صاف حکم کے بعد یہ تاویل کہ وہ میرے پیچھے نماز پڑھ لیتا تھا بالکل غلط ہے۔ منافقین بھی حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے اور دھوکہ دینے کے لئے بہت سی اسلامی باتیں بگھار لیتے تھے۔ تو کیا وہ مسلمان شمار ہو سکتے ہیں.......... الخ۔ جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور ۲۶ شعبان ۱۳۹۳ھ

حضرت مولانا حافظ محمد الیاسؒ جامع مسجد ٹپولیاں کا جواب

بلاشک و شبہ مدعی نبوت کو مجدد یا مسلمان سمجھنے والا کافر و مرتد ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک روا رکھنا کسی صورت جائز نہیں ہے جو امام مسجد لاہوری مرزائیوں کو کافر نہیں سمجھتا اس کے پیچھے ہرگز نماز درست نہیں ہے۔ اس کو منصب امامت سے الگ کرنا ضروری ہے۔ هذا ما عندی ' والله اعلم بالصواب ! احقر خادم اہل سنت محمد الیاس غفرلہ مدرسہ رشیدیہ چوک لوہاری منڈی لاہور ۵ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ

حضرت مولانا محمد حسین نعیمی دارالعلوم نعیمیہ لاہور کا جواب

الجواب هو الموفق للصواب ! مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا جو اس کی ۱۹۰۱ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک کی تصانیف سے ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں توہین آمیز کلمات کہے۔ اپنے آپ کو کئی انبیاء سے افضل قرار دیا۔ قرآن کریم کی تحریف معنوی کی۔ یہ تمام امور کھلے کھلے کفر ہیں۔ ایسے شخص کو مسلمان ماننا بھی کفر ہے۔ چہ جائیکہ اس کو مجدد یا محدث مانا جائے۔ اس لئے تمام اہل اسلام کے نزدیک مرزا قادیانی کے تمام متبعین کافر ہیں۔ خواہ لاہوری ہوں یا غیر لاہوری اور مرزا قادیانی کے متبعین کی تکفیر نہ کرنا بھی کفر ہے۔ اس لئے صورت مسئولہ میں امام مذکور کو جب تک مرزا قادیانی اور اس کے تمام متبعین کا کفر تسلیم نہ کرے اس وقت تک وہ خود کفر سے باہر نہیں ہے۔ نہ اس کا ایمان صحیح رہا' نہ نکاح' نہ اس کی اقتداء میں نمازیں صحیح ہوں گی۔ تاوقتیکہ وہ اس عقیدہ کفریہ سے برات کا اظہار کرے۔ الجواب هو الموفق للصواب ! محمد حسین صاحب نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور غلام رسول سعیدی مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور ۲۲ ستمبر ۱۹۷۳ء مطابق ۲۵ شعبان ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح۔ محمد عبدالقادر صاحب آزاد خطیب شاہی جامع مسجد لاہور

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

محترم المقام زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ جواباً عرض ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ اپنے دعاوی باطلہ کے قرآن وسنت کی نصوص قطعیہ اور اجماع امت کے بموجب قطعی کافر ہے اور مرتد ہے اور انہی وجوہات کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے ایسے معتقدات کو اپنانے والے یا اس کا اتباع کرنے والے یا اس کی تصدیق وتائید یا تاویل کرنے والے بھی قطعی کافر مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔ متنبی کذاب قادیانی کے مرنے کے بعد اس کے متبعین کی ایک جماعت نے جو لاہوری جماعت کہلاتی ہے مرزا قادیانی کے واضح اور قطعی دعاوی (نبوت تشریعی وغیر تشریعی بلکہ سارے انبیائے کرام بشمول حضور خاتم النبیین ﷺ پر اپنی فضیلت' انبیاء کی توہین وغیرہ) کے باوجود اس کی تکفیر کرنے کے بجائے جو ہر مسلمان کا لازمی عقیدہ ہونا چاہئے اسے مصلح' مجدد اور مسیح موعود کہنا شروع کر دیا۔ نفاق' فریب اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی یہ روش جان بوجھ کر اختیار کی گئی اور اسی بناء پر مرزا قادیانی کے کفریات اور خرافات پر مبنی دعوؤں کی تاویل وتوجیہ شروع کی۔ مگر برصغیر کے محقق علماء خصوصاً علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور دیگر حضرات نے اس فریب ونفاق کا پردہ قطعی دلائل سے چاک کیا اور لاہوریوں کی تکفیر میں ''اکفار الملحدین فی ضروریات الدین'' نام سے مستقل کتاب لکھی۔ جس میں واضح کیا کہ قطعی یقینی اور متواتر معتقدات اور ضروریات دین میں تاویل وتحریف اور انکار وتردید قطعی کفر ہے۔ گو ایسا کرنے والا اپنے آپ کو مسلمان کہے اور مسلمانوں کی ساری عبادات نماز وغیرہ میں شرکت کیوں نہ کرے۔

الغرض مسلمانوں کے لئے مرزائیوں کا لاہوری فرقہ دوسرے فرقہ قادیانی جماعت سے بھی بڑھ کر خطرناک ہے کہ عام مسلمان انہیں نمازوں وغیرہ میں شرکت کرتے دیکھ کر ان کے دام فریب میں آجاتے ہیں۔ الی حصل لاہوری مرزائی بھی قطعی کافر ہیں۔ لاہوری مرزائی کا کسی مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنا اس کے مسلمان ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا اور اب تو قادیانی فرقہ (جماعت ربوہ) نے بھی مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب دینے کی خاطر اپنے متبعین کو مسلمانوں کے ساتھ نماز وغیرہ پڑھنے کی اجازت از راہ تقیہ دیدی ہے۔ کیا اس طرح نماز پڑھنے سے وہ بھی مسلمان کہلا سکیں گے؟۔

لاہوری مرزائی امام کی اقتداء میں مذکورہ شخص نے اگر غلط فہمی اور لاعلمی کی وجہ سے نماز پڑھی تو اسے نادم اور تائب ہو کر اپنے موقف سے رجوع کرنا چاہئے اور اگر اب بھی وہ لاہوری مرزائیوں کے بارہ میں اپنی سابقہ رائے پر قائم اور مصر ہے تو ایسے شخص کو منصب امامت سے ہٹانا اور معزول کرانا ضروری ہے۔ واللہ اعلم! سمیع الحق مدرس دار العلوم الحقانیہ مدیر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک ضلع پشاور (پاکستان) ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ/فتویٰ ۶۸۳ ھ

القادیانیة فی نظر علماء الامة الاسلامیة!

از

علمائے حرمین وشام

القاديانية

فى نظر علماء الامة الاسلامية

(فتوى علماء الحرمين الشريفين و غيرهم من علماء الامة

الاسلامية بكفر الفرقة الضالة المسماة به "القاديانية"

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب من رئيس الاشراف الديني بالمسجد الحرام والجواب من علماء الحرمين الشريفين و توقيعاتهم والجواب من علماء دمشق وديار الشام المحروسة.

تمهيد

الاستفتاء

الحمد لله الذى انزل القرآن الكريم خاتم الكتب السماوية، وجعل دين سيدنا محمد خاتم الاديان الالهية كل ذلك بالآيات القرآنية والاحاديث النبويه. ثم باجماع الامة المحمدية فختم الكتب (السماوية) بالقرآن الكريم، و ختم النبوة والرسالة بسيدنا محمد الرسول العظيم فاشهد ان لا اله الا الله وحده واشهد ان سيدنا محمداً عبده و رسوله من لانبي بعده..... صلى الله عليه وعلى آله وصحبه و بارك و سلم الى يوم الدين.

اما بعد..... فان من اعظم الفتن في آخر هذه العهود الاسلامية الفتنة القاديانية المرزائية التي قام بها رئيس اهل الضلال الميرزا غلام احمد القادياني الهندي، فادعي دعاوى من المجددية والمهدوية والمسيحية حتى انتهى الى دعوى النبوة وفضل نفسه على سائر الانبياء و فضل معجزاته على معجزات سيدنا محمد ﷺ واهان سيدنا المسيح عليه السلام، بما تنشق منه الاكباد والقلوب..... واعلن بنسخ الجهاد مع الكفار وحج البيت الحرام..... و حرف عدة من آيات التنزيل العزيز واولها بوجوده.....

والتى ثناء بديعا على الحكومة البريطانية وجعلها ظل الله فى الارض واتبع البابية والبهائية في تحريف آيات القرآن و ادعاء نزول الوحي و نزول الملك عليه وكانت الحكومة البريطانية قد تعهدت هذه الحركة بالحماية والرعاية والتائيد حتى تحقق للجميع ان غلام احمد القادياني و حركته انما هي تحرر بريطاني ووليد سياستها الفاجرة الكافرة تلبيسا على المسلمين.

فقام علماء الاسلام فى بلاد الهند للقضاء عليها و ابداء كفر هذا المدعى المتنبي الكاذب القادياني ، و كشفوا دور بريطانيا فى اتخاذ وسيلة للقضاء على دين الاسلام و ادخال هذه الاكاذيب الفاجرة فى صميم قلبها واخذوا يردون عليها منذستين عاماً و اكثر فى مؤلفات ورسائل و مجلات و صحف ومحافل..... وصرحوا بان اتباع هذا المتنبي مرتدون عن دين الاسلام و ان حكم الاسلام فيهم القتل..... ولم يختلف من علماء الاسلام فى بلاد الهند وباكستان والافغان عن الحكم بكفره و ارتداده و بكفر كل من اعتنق منهبه.

والحكومة البريطانية لها تدابير دقيقة في ترسيخ هذه الفتنة و تائيدها وادخالها الى البلاد العربية والاسلامية بشتى الوسائل باسماء المهندسين والاطباء والمستخدمين وانه لمن الثابت ان القاديانيين انما هم جواسيس و عمالاً لبريطانيا واسرائيل وقد سمحت لهم اسرائيل تقديرا لخدماتهم تحقيقا لاهدافها الخبيثة في تشوه معالم الاسلام، سمحت لهم بفتح مركز ضخم في الاراضي العربية المحتلة وسهلت امامهم كل الامور لمزاولة نشاطهم الهدام ضد القضية الاسلامية.

فكان من اللازم في مثل هذه الظروف ان ينتبه زعماء المسلمين و ملوك العرب و علماء البلاد العربية ان يتنبهوا لعواقب هذه الفرقة الضالة المرتدة وما لها صلة بعدو الاسلام والمسلمين طاغية بريطانيا. فبدأنا باخذ فتاوى علماء الحرمين الشريفين وعلماء البلاد العربية، لكي نظهر ان كفر هذه الفئة المارقة عن دين الاسلام كلمة اتفاق واجماع في الامة المحمدية والملة الاسلامية لم يتلخف احد ممن وقف علي عقائده فقد حان لنا ان نقدم الاستفتاءات عن علماء الحرمين الشريفين وغيرهم و اجوبتهم و فتاواهم في ذلك، لكي يتم حجة الله رب العالمين على الاغمار والغافلين، والله سبحانه هو الموفق لكل خير و سعادة وهو مولى بامره عليه توكلنا واليه تسبب ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم.

"مجلس تحفظ ختم النبوة في ملتان باكستان"

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ الشیخ عبداللّٰہ بن حمید

الرئیس العام للاشراف الدینی بالمسجد الحرام المکة المکرمة

الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلاة والسلام علی اشرف المرسلین و خاتم النبیین سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین والتابعین الی یوم الدین.

اما بعد. فیا علماء الامة المحمدیة افذاذ الامة الاسلامیة خصوصا منکم اعلام البلاد العربیة، و بالاخص علماء الحرمین الشریفین والملکة السعودیة: ماحکم الاسلام والشریعة الاسلامیة فی رجل ظهر فی بلاد الهند فی بقعة تسمی قادیان وهی فی بلاد مقاطعة البنجاب الهندیة الیوم؟ ادعی اولا انه المهدی ثم انه مثیل المسیح الموعود ثم ادعی النبوة الغیر التشریعیة ثم ادعی انه یوحی الیه بالامر والنهی وان وحیه کوحی سائر الانبیاء معصوم من الخطاء والغلط وان من انکر وحیه فهو ملعون ومن أنکر من اتباعه واقتدائه فهو جهنمی وان بیعتی کسفینة نوح (أی من رکبها نجا) وادعی ان الجهاد مع الکفار منسوخ، وتاوّل فی خاتم النبیین تاویلات تجحد الفکر الصحیح والعلم الصحیح کل ذلک فی ظل الحکومة البریطانیة وفی حمایتها واعلن فی کتبه ان بریطانیا ظل اللّٰہ فی العالم و ان طاعتها مفترضة واعلن ان کل من لا یؤمن بنبوته فهو کافر ومن ذریة البغایا ولا ینکح احد من اتباعه بنته، نعم ینکح منهم کاهل الکتاب، یجوز بالکتابیة نکاح المسلم. ثم ادعی ان المسیح ابن مریم قتل وصلب ولکنه لم یمت بالصلب و بقی حیا وفر الی کشمیر وهناک مات و دفن، و جاء فی حق سیدنا المسیح ابن مریم بطامات تشق الاکباد من اهانة ولعن وانه ابن یوسف النجار وما الی ذلک من کفریات وهذیانات، وانه قد اوحی الیه: (محمد رسول اللّٰہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم)...... هذا فی حقی وقد سمانی اللّٰہ محمداً فی هذا الوحی.

وقال: لا یصلی احد من اتباعی الاحمدیة صلاة خلف غیرالاحمدی لان هؤلاء الغیر الاحمدیین لم یؤمنون بالنبوة ای بنبوتی وقال ان معجزات محمد ﷺ بلغت الی ثلاثة الاف معجزة و معجزاتی بلغت الی ملیون.

وقال انی اخاف الکفر علی من یأتی مکة والمدینة، الی کم تسترضعون ثدیی مکة والمدینة وقد انجمد اللبن فیهما. فمن لم یات قادیان یقطع عن الاسلام صلته وان من خالفنی کان من خنازیر الفلاة والصحراء، وان نسائهم احط من الکلاب والکلبات، ویدعی ان اکثر حیاته انقضت فی نصرة الحکومة البریطانیة وانه قد الف فی منع الجهاد واطاعة الحکومة البریطانیة کتبا

ورسائل ومجلات و جرائد لوجمعت لملأت خمسين دولابا... وقد ارسلت كمية منها الى بلاد العرب و مصر والشام وبلاد الافغان و كابل و قال: الى متى انتم وراء تلك الروايات و الخرافات فى حق المهدى والمسيح اللذين يسفكان الدماء التى تغرى قلوب المسلمين بالجهاد الفت ذلك لتمحو عن قلوب هؤلاء الحمقاء تلك الآثار.

وهذه الافكار والمعتقدات كالنموذج والمثال من جملة ماادعاه منالاباطيل، وهذه الاقاويل فى كتبه التالية:

(۱) البراهين الاحمدية (۲) حقيقة الوحى (۳) نزول المسيح (۴) الاربعين (۵) ایک غلطی کا ازالہ (۶) آئینہ کمالات (۷) آئینہ صداقت (۸) انوار خلافت (۹) ملائكة الله (۱۰) كلمة الفصل ج ۱ رقم ۳. ص ۱۶۹) من تاليف ابنه بشير احمد (۱۱) مكتوبات احمدية (۱۲) ضميمة انجام آتهم وغيرها من التاليف وسمى اتباعه الاحمدية حيث ان اسمه كان المرزا غلام احمد، والمسلمون يسمونهم المرزائية او القاديانية..... ثم بعد موته اذنابه افترقت فرقتين فرقة تسمى بالقاديانية او المرزائية يعتقدون انه نبى و فرقة اخرى تسمى باللاهورية تدعى انه مجدد ولكن مع هذا يعتقدون انه افضل من سائر الانبياء غير سيدنا الرسول ﷺ فمع كونه مجددا يزعمونه افضل من كل نبى ورسول غير رسولنا ﷺ.

فيا علماء الاسلام ماذا حكم هذا المدعى وحكم اتباعه فى الاسلام..... وقد اشتد الخطر اليوم فى بلاد المسلمين و خصوصا فى بلاد افريقيا الشرقية والغربية للاعتناق بهذا المذهب حيث يصرف وراء ابلاغ هذه الدعوة فى النشأة الجديدة وفى جيل الجديد فى تلك البلاد ملايين الجنيهات والدولارات وان سيطرتها فى البلاد اعادة لمجد بريطانية الزائل ومكر عظيم للاسلام والمسلمين و تفصيل ذلك يطول...

فافتونا ماجورين والله سبحانه و تعالى يجزل لكم الاجر بصيانة سياج الاسلام و يبقيكم ذخرا للمسلمين.

والسلام عليكم و رحمة الله وبركاته......

المستفتى: احد علماء مجلس تحفظ ختم النبوة فى باكستان

(۱)

فتویٰ علمائے حرم

الجواب

وعليكم السلام و رحمة الله و بركاته. وبعد: القاديانيه فرقة ضالة لهم مذهب خبيث و معتقد فاسد خرجوا به عن دائرة المسلمين وهدى سيدالمرسلين باعترافهم الصريح بان ليس هناك من شئ يجمع بينهم و بين المسلمين، فربهم كما زعموا غير رب المسلمين واسلامهم غير اسلامهم، و قرآنهم غير قرآنهم، و صلاتهم غير صلاتهم، و صومهم غير صومهم، قاتلهم الله انى يؤفكون فغلبت عليهم الشقاوة والجهل والتعصب والخذلان الى هذا لقوله الشنعاء والاعتقاد

الفاسد، و معلوم انه ليس لاحد ان يضع للناس عقيدة ولا عبادة من عنده بل عليه ان يتبع ولا يبتدع ويقتدى ولا يبتدى فان الله سبحانه و تعالى بعث محمدا ﷺ بالهدى و دين الحق فعلم العباد جميع ما يحتاجون اليه في دينهم من العبادات والاعتقادات فاقام الحجة وانار السبيل وقال: تركتكم على الحجة البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدى الا هالك. ويقول صلوات الله و سلامه عليه: من احدث في امرنا هذا ماليس منه فهورد، لقد حرص الاستعمار على تكوين القاديانية وايجادها ونصرة اهلها ومدهم بالاموال الطائلة والمناصب العالية و حمر دعوتهم وايدوا طريقتهم فشنوا الحرب على الاسلام والمسلمين وادعوا الاستقلال الكلى بالدين والنبوة والاعتقاد فلم يرضوا بالله ربا ولا بالاسلام دينا ولا بمحمد ﷺ نبيا و تجراوا على الله سبحانه و تعالى بكلام ساقط سخيف لا يقدر المرء ان ينطق به لولا الحاجة الى بيان ماهم عليه من كفر و ضلال تكاد السموات يتفطرن منه و تنشق الارض و تخر الجبال هدا... فزعموا ان الله يصوم ويصلى وينام و يصحو و يكتب.... و يوقع و يصيب و يخطى و يجامع ويولد. تعالى الله عما يقول الجاحدون الظالمون علوا كبيرا.

ومثل قول زعيمهم: انا رايت في الكشف باني قدمت اوراقا كثيرة الى الله تعالى ليوقع عليها و يصدق الطلبات التى اقترحتها فرايت ان الله وقع على الاوراق بحبر احمر و كان عندى وقت الكشف رجل من مريدى يقال له عبدالله ثم نفض الرب القلم و سقطت من قطرات الحبر الاحمر على الثوابى و الثواب مريدى عبدالله ولما انتهى الكشف رايت بالفعل ان الثوابى و الثواب عبدالله لطخت بهذه الحمرة مع انه لم يكن عندنا شئ من اللون الاحمر.

ويقول بعضهم: ان المسيح الموعود (اى الغلام) بين مرة حالة فقال: انه رأى نفسه كان امرأة وان الله اظهر فيه قوته الرجولية.

كما انتقصوا مقام الرسالة فيدعى زعيمهم: ان معجزاته تفوق معجزات سيد الاولين والاخرين صاحب المقام المحمود والحوض المورود والشفاعة العظمى و ينكرون ختم الرسالة و يكذبون القرآن و يتاولونه بتاويلات باطلة فاسدة. فيجب على جميع المسلمين وخاصة العلماء والحكام مجاهدة هذه الفرقةالضالة بالحجة والبيان والسيف والسنان حتى تهتك استارهم و تفضح احوالهم و ينكشف للناس فساد معتقداتهم لانهم باعوا ضمائرهم و حاربوا الاسلام وايدوا المستعمرين واظهروا لهم الطاعة والولاء والاخلاص والمودة. وقد الف العلماء الكثير من الكتب في الرد على مذهبهم و بيان كفرهم و فساد معتقداتهم. وبالجملة فمجرد تصور مذهبهم وما يدعون اليه كاف في الرد عليهم وان القوم في ضلال مبين. واعتقد ان كفرهم لا يشك فيه مسلم سبر حالهم و عرف مذهبهم. والله اعلم.

املاه الفقير الى الله عز شانه. عبدالله بن محمد بن حميد

الرئيس العام للاشراف الديني على المسجد الحرام

و كتبه من املائه صالح بن عبدالعزيز الغصن. وصلى الله على محمد و آله و صحبه وسلم.

(۲)

فتویٰ علمائے حرمین

بتوفیق اللّٰہ سبحانه و هو الملهم للصواب

الجواب

ان هذا الرجل الذی ادعی هذه الدعاوی هی بینات مکشوفة علی کفره البواح لا یشک فی کفره مؤمن عاقل ر کیف بعالم فضلا عن محقق و ذلک لوجوه واضحة فی الشریعة المحمدیة:

اما اولا: فعقیدة ختم النبوة وان سیدنا محمدا ﷺ خاتم النبیین ر انه لانبی بعده عقیدة مقطوعة فی الاسلام اصبح علی هذه العقیدة مدار دین الاسلام فهی عقیدة اساسیة من ضروریات الدین فانکارها کفر والتاویل فیها کفر کما حقق المسئلة الکلامیة هذه الامام حجة الاسلام الغزالی فی کتابه: (فیصل التفرقة بین الاسلام والزندقة) وهو اول من افرد هذه المسالة بتالیف مستقل وآخر من حقق هذه المسالة بما لامزید علیه امام العصر مولانا محمد انور شاه الکشمیری فی کتابه: (اکفار الملحدین فی ضروریات الدین) واستوفی فیه غرر النقول من اقدم العصور الی عهده. فالعقیدة قطعیة واضحة ثابتة بالکتاب الکریم بدلالة قطعیة ثم بالاحادیث المتواترة المقطوعة ثم باجماع الامة المحمدیة قدیمها و حدیثها فی کل عصر وزمان فهی کلمة اتفاق واجماع لم یتخلف عنها احد من المسلمین.

واما ثانیا: فتاریخ الاسلام شاهد صدق علی ان کل من تنبأ بعد نبینا ﷺ قاتلوه و قتلوه فاول من تنبأ مسیلمة الکذاب نبی الیمامة ثم الاسود العنسی نبی الیمن وهکذا کل من ظهر مدعیا للنبوة قتل بکفره الصریح.

واما ثالثا: فهذا المتنبی، المدعی الکاذب لم یترک مما یکفر الا واتی به. فالسید المسیح عیسی بن مریم علیه السلام بنص القرآن الکریم نبی معصوم وقد اهانه بما تفتت القلوب والاکباد فهذا کفر. ثم انه رفع الی السماء ر ینزل حیا من السماء علی ماتواترت به الاحادیث النبویة الکریمة فالقول بموته وانه لا ینزل ابدا کفر. ثم ادعاء ان الدولة البریطانیة وظل اللّٰہ فی الارض کفر ثم نصرها و تاییدها کفر ثم ادعاء نسخ الجهاد کفر ثم اهانة مکة المکرمة وفیها الکعبة الالهیة والقبلة الربانیة واهانة المدینة وفیها حضرة سیدنا الرسول محمد ﷺ مدفون کفر، وما الی ذلک من الوجوه المذکورة کلها واضحة صریحة ادناها یکفی للحکم بانه کافر مرتد مباح الدم لو لم یکن فی عهد الحکومة البریطانیة لما تخلفت حکومة اسلامیة عن قتله. ولا شک ان اذنابه من القادیانیة واللاهوریة کلها کافرون. اما القائلون بکونه نبیا ظاهر. واما القائلون بکونه مجددا ایضا لا شک فی کفرهم حیث انه کافر مرتد لیس بمؤمن. فالقول بکون الکافر مجددا کفر فضلا عن ان هولاء یفضلونه علی کل نبی غیر نبینا ﷺ فهذا ایضا کفر صریح فلا ینجیهم

القول بالتجديد عن كفرهم. و بالجملة هذه الطائفة الملعونة كافرة مثل البابية و البهائية الفرقتين اللتين ظهرتا بايران. ومن جملة وجوه كفره انه يتلقف آيات القرآن و كلماته و يطبقها على نفسه ومنها انه يفضل معجزاته على معجزات نبينا ﷺ و حاشا لمثله ان يكون له معجزات الا ان يكون معجزات كفره و ارتداده و الحاده وزيغه و ضلاله و تسويلات شيطانه و نفسه و منها تكفيره كل من لم يؤمن بنبوته وانه جهنمي و منها قوله بان المهدى عليه السلام سفاک الدماء و ان المسيح عليه السلام سفاک الدماء كله كفر وما الى ذلک من وجوه الكفر التى لوكان فى رجل شئ منها لكان كافرا فكيف بمن جمع من كفره طامات و طامات. وبالجملة فالقول بكفر هذا المدعى حكم شرعى و كذا القول بكفر اتباعه واذنابه نسال الله سبحانه السلامة من كل كفر والحاد وزيغ و ضلال و نساله التوفيق لكل هداية وارشاد وسداد و نرجو من علماء الاسلام فى اقطار الارض مشارقها ومغاربها ان ينبهوا الامة الاسلامية عن كيد هذه الفئة الملعونة وتحذر الحكومات الاسلامية و العربية و الافريقية عن مكائد هذه الطائفة وعن تدخل افرادهم فى البلاد باسماء مختلفة وصيغ شتى باسم خدمة الاسلام. والله سبحانه ولى التوفيق والنعمة وبيده التسديد والمنة وهو حسبنا و نعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم.

وانا العبد المفتقر الى رحمة الله. خادم العلم الشريف بمكة المكرمة بالمسجد الحرام

حسن محمد المشاط

توقيعات علماء الحرمين

محمد بن علوى المالكى خادم العلم الشريف بالبلد الحرام

قارى عبدالقادر مدرس تحفيظ القرآن الكريم

قارى عباس مدرس تحفيظ القرآن الكريم

محمود نذير الطرازى خادم العلم الشريف بالمسجد النبوى اسماعيل عثمان زين المدرس بالمسجد الرام والمدرسة الصولتية

عبدالله سعيد اللحجي المدرس

بالمدرسة الصولتية والمسجد الحرام

محمد على الصابونى

المدرس بجامعة الملک عبدالعزيز كلية الشريعة و الدراسات الاسلامية

محمد امين المصرى مدرس كلية الشريعة بمكة المكرمة

محمد نور بن سيف بن هلال المدرس بالمسجد الحرام

ابراهيم داؤد قطانى المدرس بالمسجد الحرام المكى

محمد خير الباكستانى المدرس بالمسجد الحرام المكى

طه بن عبدالواسع البركاتى مراقب التدريس بالمسجد الحرام

(۳)

و فتویٰ آخری

ذلک حق صریح و کفر القادیانیة لا خلاف فیه بین المسلمین فلیحذرهم کل مسلم وقد افتیت بذلک مرارا. کتبه حسنین محمد مخلوف. مفتی الدیار المصریة السابق و عضو جماعة کبار العلماء بالازهر و عضو المجلس التاسیسی للرابطة.

اعتقد ان هذا القادیانی یهودی لقیط جاسوس انجلیزی حقیر لاحظ له فی الدین فعلیه لعنة اللّٰه و ملائکته و رسله والناس اجمعین و کل من یعتقد اسلامه بعد هذا الذی صرح به کتبه فضلا عن من اعتقد نبوته و هو کافر مرتد حلال الدم.

قال هذا بلسانه و کتبه و بقلمه من وجد الان فی مهمة اسلامیة فی ثلاثة عشر دولة من دول الشرق الاقصیٰ: محمد المنتصر الکتانی

الاستاذ بالجامعات السعودیة بمکة المکرمة والمدینة المنورة والظهران والمدرس للتفسیر والحدیث فی الحرمین الشریفین کراتشی ۱۹ جمادی الثانیة ۱۳۹۳ھ.

توقیع حضرة قاضی القضاة شمال نایجیریا و عضو رابطة العالم الاسلامی

الشیخ ابوبکر محمود جومی.

توقیع الشیخ احمد عمر بالعید المدرس بالمسجد الحرام

محمد امین کتبی عفا اللّٰه عنه المدرس بالمسجد الحرام

(۴)

فتویٰ علمائے شام

بکفر الفرقة الضالة المضلة المسماة بالقادیانیة

نحن علماء المسلمین بحلب اطلعنا فیما نشرته الفرقة الضالة المضلة المسماة بالقادیانیة فی کتبها و فیما نشرته المجلات الاسلامیة عنها، و عن عقائدها و عن زعیمها الخاسر و حامل لوائها المنکوس (المرزا غلام احمد) و دعواه انه المهدی المنتظر، ثم انه عیسیٰ، ثم انه نبی مشرع اطلعنا فی هذا کله علی کفر هذا الرجل، و ضلال ماجاء به.

وقد ظهر ان غرضه من ذلک تضلیل المسلمین عن دینهم، و خدمة الاستعمار البغیض فی البلاد الاسلامیة، صانها اللّٰه تعالیٰ.

من اجل هذا نفتی المسلمین فی بقاع الارض بکفر هذا المدعی الکاذب، و کفر من یعتقد بشئ مما جاء به و یخالف الاسلام الحنیف، و کفر من یتبعه و یروج دعوته الضالة. و ننصح المسلمین فی بقاع الارض ان یلتفوا حول علماء هم العاملین، الاتقیاء الناصحین لیعتصموا بکتاب ربهم عز وجل، و سنة نبیهم ﷺ و لیسلموا من النزعات والنزغات الضالة المضلة، والاهواء المفرقة.

ونسال اللّٰه تعالیٰ للمسلمین هدی و رحمة و سلامة مصیر فی ۲۳ من جمادی الاولی

۱۳۹۳ و ۲۲.۳.۱۹۷۳.

توقيعات

اسم الموقع وصفه
محمد ابو الفتح البيانوني مدرس في كلية الشريعة
طاهر خير الله خطيب جامع الروضة
احمد القلاش خطيب جامع الميداني
عبدالله خيرات مفتي جبل سمعان
احمد عز الدين البيانوني خطيب جامع العثمانية
محمد السلقيني مدرس في محافظه حلب
عبدالله علوان مدرس العلوم الشرعية في الثانويات
دكتور نور الدين استاذ التفسير والحديث في كلية الشريعة
محمد عوانة مدرس في التعليم الشرعي
الشيخ عبدالمجيد المدرس في التعليم الشرعي
الشيخ عبدالقادر علي مدرس و خطيب و امام جامع الصادلية
محمد الحجار مدرس و خطيب و امام جامع الزكي
زهير الناصر مدرس في جمعية التعليم الشرعي
عبدالمجيد معاذ مدرس في جمعية التعليم
حامد غريب امام جامع المرعش و خطيب جامع
محمد عبدالمحسن حداد مدرس الوعظ في حلب
محمد ناجي ابو صالح مدرس في الجامع الاموى الكبير
محمد اديب غسون مدرس و امام و خطيب

(۷)

فتویٰ علمائے شام

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين محمد نبي الرحمة الذي انزل الله عليه القرآن العظيم و بعد فقد وصلنا صورة من الاستفتاء الموجه لعلماء المسلمين في بلاد الاسلام من جمهرة من الاخوة المسلمين في باكستان حول القاديانية و معتقداتها الباطلة.

وقد نظرنا فيما نسب الى هذه الفرقة من معتقدات باطلة و افكار شاذة زائغة، و قرأنا كثيرا مما كتب عنها، و بعد النظر فيها و محاكمتها وفق اصول العقيدة الاسلامية التي هي معلومة من الدين بالضرورة اصدرنا الفتوى التالية:

كل من اعتقد ان النبوة لم تختم بمحمد ﷺ وان جهاد الكفار منسوخ و ان المسيح قتل و صلب. وان احدا يملك حق التشريع على الله بعد خاتم النبيين و المرسلين او يملك نسخ احكام الاسلام و تبديلها فقد اعتقد عقائد تخالف عناصر اساسية من عناصر اركان الايمان المعلومة من الدين بالضرورة، وهو بذلك يخرج عن دائرة الملة الاسلامية التي كلف الله الناس جميعا بالايمان بها، و جعل من يجحدها او ينكر شيئا من اصولها المعلومة من الدين بالضرورة كافرا.

والله نسأل ان يسلمنا من الزيغ والضلالة، و يرينا الحق حقا و يرزقنا اتباعه، والباطل باطلا و يرزقنا اجتنابه، وان يهدي المفتونين بالباطل الى صراط الله المستقيم والاستمساك بدين الله الحق عقيدة و عملا، و صلى الله وسلم على خاتم انبيائه ورسله محمد و على آله و صحبه و من تبعهم باحسان الى يوم الدين.

دمشق في غرة رجب سنة ١٣٩٣ هجرية

اقر هذه الفتوى عدد من علماء الشام

في مجلس الشيخ منهم شيخ القراء الشيخ حسين خطاب حسن حبنكة الميداني

عنه بالامر منه ولده عبدالرحمن

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

(اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے)

از

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

7 ستمبر 1974ء کو اس وقت کی حکومت نے قادیانیوں کے خلاف علماء اور عوام کے دباؤ سے مجبور ہو کر فیصلہ کیا۔ اس زمانہ میں محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک استفتا مرتب فرمایا تھا اور اس کا جواب ارباب فتویٰ سے طلب فرمایا۔ اس سلسلہ میں یہ جواب تحریر کیا گیا تھا۔ حضرت مولانا کی کوششیں بار آور ہوئیں۔ لیکن........... قادیانی ابھی تک خود کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کی ریشہ دوانیاں برابر جاری ہیں۔ کئی ایک علمائے کرام کو اغوا کیا گیا۔ جن کا حال ابھی تک معلوم نہیں۔ ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ سکھر میں دوران نماز ''منزل گاہ کی مسجد'' پر بم سے حملہ کیا گیا۔ جس سے بہت سے مسلمان شدید زخمی ہوئے اور دو مسلمان شہید ہوئے۔ لیکن آج اس کا علاج یہی ہے کہ قادیانیوں کو کافر حربی سمجھ کر ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ حضرت بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے اس جواب کو پسند فرمایا تھا۔ مولانا کے تبرکات میں اس کو فی الجملہ سمجھا جاسکتا ہے۔ اس لئے لائق مطالعہ ہے۔ (مرتب)

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین وفقہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک وشبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

۱..... وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔

۲..... مسلمانوں کو جانی ومالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔

۳..... ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو۔ اور وہ سیاسی واقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔

۴..... ان کی سیاسی وعسکری تنظیمیں موجود ہوں۔ اوران کی زیرزمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔

۵...... دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قوی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرزعمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت وانقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

۶..... حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک وملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں۔ وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کیلئے کیا کرنا چاہئے؟۔ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟۔ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

الف .. امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب...... ان سے سلام وکلام، میل وجول، نشست وبرخاست، شادی وغمی میں شرکت نہ کی جائے۔ بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کرلیا جائے۔

ج..... ان سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت کی جائے یا نہیں؟۔

د...... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے۔ یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا جائے۔

ہ...... ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟۔

ر...... ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟۔

ز...... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟۔ غرض ان سے مکمل بائیکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟۔ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بائیکاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟۔

افتونا ماجورین ۔ واللہ سبحانہ یجزل لکم الاجر والثواب ۔

وھوالمسئول الملھم للحق والثواب!

المستفتی!

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی

الجواب واللہ الہادی للصواب!

بلا شبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث متواترہ قطعیہ۔ اور امت محمدیہ کے قطعی اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتداء پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کفر اور ارتداد کے ساتھ اگر اس میں وجوہ مذکورہ فی السوال میں سے ایک وجہ بھی موجود ہو تو قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ اور فقہ اسلامی کے مطابق وہ اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کا ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے ساتھ سلام وکلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کردیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت واحترام کا پہلو نکلتا ہو۔ یا اس کو قوت وآسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔ کفار محاربین اور اعداء اسلام سے ترک موالات کے بارے میں قرآن حکیم کی بے شمار آیات موجود ہیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ اور فقہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برسرپیکار ہوں۔ انہیں ایذا پہنچاتے ہوں۔ اسلامی اصلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں۔ اسلام ان کے ساتھ سختی سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر وتادیب ان کے ساتھ ترک تعلق اور سلام وکلام ونشست وبرخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے۔ چہ جائیکہ کفار محاربین کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرواز مرتدین پر ”من بدل دینه فاقتلوه “ کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدینؓ نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ تاکہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ کریں جو اس کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذاء، مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود ونصاریٰ وہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلا شبہ مذکورہ فی السوال فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ واجب ہے۔ اگر مسلمانوں کی جماعت بہیئت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو

وہ عنداللہ مسـ۔۔ں ہوں۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذاء رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے۔ ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے۔ اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم ﷺ نے مدینہ پہنچ کر ابتداءً یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے۔ تا کہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل انفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی۔ تا کہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے۔ تا کہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذاب اخروی سے نجات پا سکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرا دیا۔ رسول اکرم ﷺ کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اگلی درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔ بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جا سکتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ ایں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدن انسانی کا جو حصہ اس درجہ سڑ گل جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں۔ بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت و حکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء و اطباء کا اسی پر عمل و اتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی کفار مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید و فروخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا

اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود و بقاء کے لئے ایک ناگزیر ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں۔ بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے۔

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔

۱...... ''واذا سمعتم آیات الله یکفر بها ویستهزاء بها فلا تقعدوا معهم، سورة نساء آیت ۱۳۹ ''ترجمہ:...... ''اور جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردو''

۲...... ''واذا رایت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنهم، سورة انعام آیت ۱۸ ''ترجمہ:...... ''اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو''

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ:

''وهذا یدل علی ان علینا ترک مجالسة الملحدین وسائر الکفار لاظهارهم الکفر والشرک ومالا یجوز علی الله تعالی اذا لم یکن انکاره...... الخ ''ترجمہ:...... ''یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرکت اور اللہ تعالی پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردیں۔''

۳...... ''یاایها الذین آمنوا لا تتخذوا الیهود والنصاری اولیاء، سورہ مائدہ آیت ۵۱ ''ترجمہ:...... ''اے ایمان والو تم یہود و نصاری کو اپنا دوست مت بناؤ۔''

امام ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

''وفی هذه الآیة دلالة علی ان الکافر لایکون ولیا للمسلمین لا فی التصرف ولا فی النصرة، وتدل علی وجوب البراة عن الکفار والعداوة بهم، لان الولایة ضدالعداوۃ فاذا امرنا بمعادات الیهود والنصاری لکفرهم فغیرهم من الکفار بمنزلتهم والکفر ملة واحدة، احکام القرآن ۲/۴۴۲ ''ترجمہ:...... ''اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برات اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے۔ دوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔''

۴ ..... سورۃ ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورۃ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔ اگرچہ رشتہ دار قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

۵ ..... "لا تجد قوماً یؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللّٰہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم اوابناءھم واخوانھم او عشیرتھم۔ سورۃ مجادلہ آیت ۲۲" ترجمہ:..... "تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں۔ اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے۔ خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔"

آگے چل کر اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کر دیتے ہیں۔ سچا مومن کہا گیا ہے۔ انہیں جنت اور رضوان الٰہی کی بشارت سنادی گئی ہے اور ان کو "حزب اللہ" کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون کی موجود ہیں۔ اب چند احادیث نبویہ ﷺ ملاحظہ ہوں:

۱..... جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سمرۃؓ بن جندب سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ:

"مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں۔ ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔ (باب فی کراہیہ المقام بین اظہر المشرکین ج ۱ ص ۱۹۴)

۲..... نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "انا وبری من کل مسلم یقیم بین اظہر المشرکین" ترجمہ:..... "یعنی آپ ﷺ نے اظہار برات فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔" (حوالہ مذکورہ بالا)

۳..... صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عرینہ کے آٹھ نو اشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہو گئے تھے۔ ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ لوگ پانی مانگتے تھے۔ لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں: "یستسقون فلا یسقون" اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: "حتی ان احدھم یکدم بفیہ الارض" ترجمہ:..... "وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے۔ مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔"

امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: ''ان المحارب المرتد لاحرمة له فی سقی الماء ولا غیرہ، ویدل علیه ان من لیس معه ماء الا للطهارة لیس له ان یسقیه المرتد و یتیم بل یستعمله ولومات المرتد عطشا، فتح الباری ۳۹۳/۱ ''ترجمہ: ''اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے۔ بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے۔ اگرچہ وہ پیاس سے مرجائے۔ بلکہ وضو کرکے نماز پڑھے۔''

۴...... غزوہ تبوک میں تین کبار صحابہ کعب بن مالکؓ، ہلال بن امیہؓ واقفی بدری اور مرارہؓ بن ربیعؓ بدری عمریؓ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزادی گئی۔ آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کرلئے جائیں۔ ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان سے سلام وکلام نہ کرے۔ حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہوجائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔ یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہوگئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہوگئی۔ وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

''وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت وضاقت علیهم انفسهم وظنوا ان لا ملجاء من الله الا الیه، سورة توبه آیت ۱۱۸ ''ترجمہ: ''اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہوگئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آگئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اسی کی طرف۔''

پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخرکار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہوئی۔

قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں کہ:

''وفیه دلیل علی ان للامام ان یعاقب المذنب بتحریم کلامه علی الناس ادباً له وعلی تحریم اهله علیه، احکام القرآن لا بن العربی ۱۱۲/۳ ''ترجمہ: ''اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کردے۔ اور اس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرادے۔''

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

''وفیه ترک السلام علی من اذنب وجواز هجره اکثر من ثلاث، ''ترجمہ: ''اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔''

بہرحال کعب بن مالک اور ان کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، صحیح مسلم اور تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کیے ہیں۔

الف باب مجانبۃ اهل الاهواء و بغضهم (اهل اهواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بغض رکھنے کا بیان۔

ب۔ باب ترک السلام علی اهل الاهواء (اہل اھواء سے ترک سلام وکلام کا بیان)

سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمار بن یاسر نے "خلوق" (زعفران) لگایا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ غور فرمایئے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت سلام وکلام اور لین دین کی اجازت کب ہو سکتی ہے؟۔

امام خطابی "معالم السنن ج ۴ ص ۲۹۶" میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ "مسلمانوں کے ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہو تو بلا قید ایام کیا جا سکتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں۔"

د۔۔۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "القدریۃ مجوس هذه الامۃ، ان مرضوا فلا تعودوهم، وان ماتوا فلا تشهدوهم" ترجمہ "تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔"

۲۔۔۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ: "لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم" ترجمہ "منکرین تقدیر کے ساتھ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔"

بہرحال یہ تو حضرت نبی کریم ﷺ کے ارشادات ہیں۔ عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں بھی اسی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر کا اعلان جہاد کرنا بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی اور ان کے پیرووں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا۔ اس سے حدیث و سیر کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے۔ عہد فاروقی میں ایک شخص صبیغ عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ھوائے نفس کو دخل تھا۔ اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاص گورنر مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروقؓ کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمرؓ نے نہ اس کا موقف سنا نہ دلائل۔ اس سے بحث و مباحثہ میں وقت ضائع کیے بغیر اس کا "علاج بالجریدہ" ضروری سمجھا۔ فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشا مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اٹھا کہ "اے امیر المومنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کر دیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔" اس پر حضرت عمرؓ نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ

"ان لا یجالسه احد من المسلمین" ترجمہ: "کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔"

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تنگ ہوگیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہوگئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

۷ سنن کبریٰ البیہقی ج ۹ ص ۸۵ میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ: "امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اغور ماء آبار بدر" ترجمہ: ... "جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کردوں۔"

اور ایک روایت میں ہے کہ: "ان یغور المیاه کلها غیر ماء واحد تلقی القوم علیه" ترجمہ: ... "سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کردیئے جائیں۔"

۸... صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۲۳ میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بدوین زندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلادیا۔ حضرت ابن عباسؓ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا: "اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو۔ بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"من بدل دینه فاقتلوه" ترجمہ: "جو شخص مرتد ہوجائے اسے قتل کردو۔"

۹... صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۲۳ میں صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ: "رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آجاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔"

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

۱... علامہ دردیر مالکی شرح کبیر میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ:

"وقطع المیرة والماء عنهم الا ان یکون فیهم نسوة وزراری ۴:۲۹۹" ترجمہ: "ان کا کھانا پانی بند کردیا جائے۔ الا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔

۲... کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہوجائے۔ اس سلسلہ میں ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

"قال ابو حنیفة وابویوسف ومحمد وزفروالحسن بن زیاد، اذا قتل فی غیرالحرم ثم دخل الحرم لم یقتص منه مادام فیه ولکنه لا یبایع ولا یواکل الی ان یخرج من الحرم، احکام القرآن ۲:۲۱" ترجمہ: ... "امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد، زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کرکے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ نہ اس کو کھانا دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہوجائے۔

۳... درمختار میں ہے کہ:

"واقتی الناصحی بوجوب قتل کل موز وفی شرح الوهبانیه ویکون بالنفی عن البلد وبالهجوم علی بیت المفسدین بالاخراج عن الدار ویهد مها" ترجمہ: "ناصحی نے فتویٰ دیا ہے کہ ہر موذی کا قتل واجب ہے اور "شرح وہبانیہ" میں ہے کہ تعزیر یوں بھی ہو سکتی ہے کہ شہر بدر کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے۔ انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا جائے۔"

۴۔ ابن عابدین الشامی در مختار ج ۳ ص ۲۷۲ میں لکھتے ہیں کہ:

"قال فی احکام السیاسة وفی "المنتقی" واذا سمع فی داره صوت المزامیر فادخل علیه لانه لما اسمع الصوت فقد اسقط حرمة الدار، وفی حدود "البزازیة" وغصب "النهایة" وجنایة الدرایة" ذکر صدر الشهید عن اصحابنا انه یهدم البیت علی من اعتاد الفسوق وانواع الفساد فی داره حتی لا باس بالهجوم علی بیت المفسدین وهجم عمر علی نائحة فی منزلها وضربها بالدرة حتی سقط خمارها، فقیل له فیه فقال لا حرمة لها بعد اشتغالها بالمحرم والتحقت بالاماء۔۔۔۔۔ وعن عمر رضی الله عنه انه احرق بیت الخمار وعن الصفار الزاهد الامر بتخریب دار الفاسق" ترجمہ: "احکام السیاست میں "المنتقی" سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے اور بزازیہ کے کتاب الحدود نہایہ کے باب الغصب اور درایہ کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ صدر الشہید نے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق وبدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے۔ حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کے ایسا درّا مارا کہ اس کے سر سے چادر اتر گئی اور اپنے طرز عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور یہ لونڈیوں کی صف میں شامل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی۔ صفار زاہد کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔"

۵۔۔۔۔ ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۳ ص ۱۰۷ باب التعزیر میں لکھتے ہیں کہ:

"وهذا تنصیص علی ان الضرب تعزیر یملکه الانسان وان لم یکن محتسبا وصرح فی "المنتقی" بذالك" ترجمہ: "اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے خواہ محتسب نہ ہو" المنتقی "میں اس کی تصریح کی گئی۔"

یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق در حقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے احب الاعمال الی اللہ! فرمایا ہے (کما فی روایت ابی ذر فی کتاب السنة عند ابی داؤد)

بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالیؒ احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۷ میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ:

"الاول: الکافر، فالکافران کان محارباً فهو یستحق القتل والارقاق، ولیس بعد هذین اهانة، الثانی المبتدع الذی یدعوا الی بدعته فان کانت البدعة بحیث یکفر بها فامره اشد من الذی لانه لایقر بجزیة ولا یسامح بعقد ذمة، وان کان ممن لا یکفر به فامره بینه وبین الله اخف من امر الکافر لا محالة، ولکن الانکار علیه اشد منه علی الکافر، لان شر الکافر غیر متعد فان المسلمین اعتقدوا کفره فلا یلتفتون الی قوله......... الخ"

ترجمہ: ... "اول کافر، پس کافر اگر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے یا غلام بنالیا جائے اور یہ ذلت واہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے۔ پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی ہو تو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے۔ کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جاسکتی ہے۔ اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عنداللہ تو اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا) ہے۔ مگر کافر کی بہ نسبت اس پر نکیر زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں۔ اس لئے کہ مسلمان کافر کو خبیث کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے۔ ......الخ۔"

ردالمحتار ج ۳ ص ۲۹۸ میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"نقل عن المذاهب الاربعة انه لا یحل اقرارهم فی دیار الاسلام بجزیة ولا غیرها، ولا تحل مناکحتهم ولا ذبائحهم .... والحاصل انهم یصدق علیهم اسم الزندیق والمنافق والملحد، ولا یخفی ان اقرارهم بالشهادتین مع هذا الاعتقاد الخبیث لا یجعلهم فی حکم المرتد لعدم التصدیق ولا یصح اسلام احدهم ظاهراً الا بشرط التبری عن جمیع ما یخالف دین الاسلام، لانهم یدعون الاسلام ویقرون بالشهادتین وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم اصلاً... ...الخ"

ترجمہ: "مذاہب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں۔ نہ جزیہ لے کر نہ بغیر جزیہ کے۔ نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے۔ نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ ... حاصل یہ ہے کہ ان پر زندیق منافق اور ملحد کا مفہوم پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں، برات کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود پکے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں تو ان کی توبہ اصلاً قابل قبول نہیں۔"

فقہ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

"والتعزیر لا یختص بفعل معین ولا قول معین - فقد عزر رسول الله صلی الله

عليهو سلم الهجر وذالك فى حق الثلاثته الذين ذكرهم الله تعالى فى القرآن العظيم فهجروا خمسين يوما ۔ لا يكلمهم احد ۔ وقصتهم مشهورة في الصحاح، وعزررسول الله صلى الله عليه وسلم بالنفي فامر باخراج المخنثين بالمدينة ونفاهم ۔ وكذالك الصحابة من بعده ۔ ونذكر من ذالك بعض ماوردت به السنة مماقال ببعضه اصحابنا ۔ وبعضه خارج المذهب ۔ فمنها امر عمر بهجر صبيغ الذي كان يسئال عن الذاريا وغيرها ۔ ويامرالناس بالتفقه في المشكلات من القرآن فضربه ضرباً وجيعاً ونفاه الى البصرة اوالكوفة وامر بهجره ۔ فكان لا يكلمه احد حتى تاب وكتب عامل البلدان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يخبره بتوبته فاذن للناس في كلامه ۔ ومنها ان عمر رضي الله عنه حلق راس نصير بن الحجاج ونفاه من المدينة لما شبهت النساء به في الاشعار وخشي الفتنة ۔ ومنهاء مافعله عليه الصلوة والسلام بالعرنيين ۔ ومنها ان اباب بكر استشار الصحابة في رجل ينكح كما تنكح المراة ۔ فاشاروا بحرقه بالنار فكتب ابوبكر بذالك الى خالد بن الوليد ۔ ثم حرقهم عبدالله بن الزبير فى خلافته ۔ ثم حرقهم هشام بن عبدالملك ۔ ومنها ان ابابكر رضي الله عنه حرق جماعة من الردة ۔ ومنها امره صلى الله عليه وسلم بكسر دنان الخمروشق ظروفها ۔ ومنها امره صلى الله عليه وسلم يوم خيبر بكسر القدورالتى طبخ فيها لحم الحمر الاهلية ۔ ثم استاذنوه فى غسلها ۔ فاذن لهم فدل على جواز الامرين لان العقوبة بالكسر لم تكن واجبة ۔ ومنها تحريق عمر المكان الذى يباع فيه الخمر ۔ ومنها تحريق عمر قصر سعد بن ابى وقاص لما احتجب فيه عن الرعية وصار يحكم فى داره ۔ ومنها مصادرة عمر عماله باخذ شطر اموالهم وقسمتها بينهم وبين المسلمين ۔ ومنها انه ضرب الذى زور على نقش خاتمه واخذ شيئاً من بيت المال مائة ۔ ثم ضربه في اليوم الثاني مائة ثم ضربه في اليوم الثالث مائة ۔ وبه آخذ مالك لان مذهبه التعزير يزاد على الحد ۔ ومنها ان عمر رضي الله عنه لما وجد مع السائل من الطعام فوق كفايته وهو يسئال ۔ اخذ ما معه واطعمه ابل الصدقة ۔ وغير ذالك ممايكثر تعداده وهذه قضايا صحيحة معروفة ۔ الخ (ج٣ ص٧٥) ولا باس بان يبيع المسلمون من المشركين من الطعام والثياب وغير ذالك الا السلاح والكراع والسبى ۔ سواء دخلوا اليهم بامان اوبغير امان ۔ لانهم يتقون بذالك على قتال المسلمين ولا يحل للمسلمين اكتساب سبب تقويتهم على قتال المسلمين ۔ وهذا المعنى لا يوجد فى سائر الامتعة ثم هذا الحكم اذا لم يحاصروا حصناً من حصونهم فلا ينبغى لهم ان يبيعوا من اهل الحصن طعاماً ولا شراباً ولا سبباً يقويهم على المقام ۔ لانهم ان ما خاصروهم

لينفد طعامهم وشرابهم ۔ حتى يعطوا بايديهم ويخرجوا على حكم الله ۔ ففي بيع الطعام
وغيره منهم اكتساب سبب تقويتهم على المقام في حصنهم ۔ بخلاف ما سبق فان اهل الحرب
في دارهم يتمكنون من اكتساب ما يتقوون به على المقام لا بطريق الشراء من المسلمين ۔ واما
اهل الحصن لا يتمكنون ذالك بعد ما احاط المسلمون بهم فلا يحل لاحد من المسلمين ان
يبيعهم شيئا من ذالك ۔ فمن فعله فعلم به الامام ادبه على ذالك لارتكابه مالا يحل''

ترجمہ:..... ''اور تعزیر کسی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان تین حضرات
کو (جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے۔ مقاطعہ کی سزا دی
تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا۔ کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کرسکتا تھا۔ ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ
میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے جلاوطنی کی سزا بھی دی۔ چنانچہ مخنثوں کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر
کردیا۔ اسی طرح آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ نے بھی مختلف تعزیرات جاری کیں۔ ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی
کتابوں میں وارد ہیں۔ یہاں ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں اور بعض پر دیگر ائمہ نے
عمل کیا۔ حضرت عمرؓ نے صبیغ نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی یہ شخص ''الذاریات'' وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اور
لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔ حضرت عمرؓ نے اس کی سخت پٹائی کی۔ اور اسے بصرہ
یا کوفہ جلاوطن کردیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات .... تک نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک
کہ وہ تائب ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمرؓ کو اس کے تائب ہونے کی خبر لکھ بھیجی۔ تب آپ نے لوگوں کو اجازت
دی کہ اس سے بات چیت کرسکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے نصیر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا جب کہ
عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیب شروع کردی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے قبیلہ عرنیہ کے
افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو
بدفعلی کراتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہؓ نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
خالد بن ولید کو یہ حکم لکھ بھیجا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور ہشام بن عبدالملکؒ نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں
اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔
آنحضرت ﷺ نے شراب کے مٹکے توڑنے اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن
ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا۔ پھر صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے اجازت چاہی کہ
انہیں دھو کر استعمال کرلیا جائے تو آپ ﷺ نے اجازت دیدی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ
ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی
خرید وفروخت ہوتی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوائی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سو درے لگائے۔ دوسرے دن پھر سو درے لگائے اور تیسرے دن بھی سو درے لگائے۔ امام مالکؒ نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر مقدار "حد" سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زائد غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے اونٹوں کو کھلا دیا۔ ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔ اور شرح سیر کبیر ج ۳ ص ۱۷۵ میں ہے۔ اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امان کے۔ کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل ہوگی۔ اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ حکم جب ہے جب کہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو۔ لیکن جب انہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں ممد و معاون ثابت ہو۔ کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رسد اور پانی ختم ہو جائے۔ اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔ پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا۔ ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔ بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیر رہ سکیں۔ انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جو کافر کہ قلعہ بند ہوں۔ اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے۔ لہذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے۔ جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے۔ کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول و نتائج منقح ہو کر سامنے آ جاتے ہیں:

۱..... کفار محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے۔ وہ گمراہ اور ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔

۲..... جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

۳..... جو کافر مسلمانوں سے برسرپیکار ہوں۔ ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

۴..... مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے۔ اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر پیاس

سے جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

۵.... جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔ ان سے خرید و فروخت اور لین دین نا جائز ہے۔ جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔ بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

۶..... مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول ﷺ ہے۔

۷..... اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موذیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

۸..... اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی تبعاً اس کی زد میں آجائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی۔ ہاں! اصالتہً عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں۔

۹..... ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے۔ لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کرسکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہوں۔ مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں۔ جس سے ملکی امن میں خلل و فساد کا اندیشہ ہو۔

۱۰..... مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں۔ بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

۱۱..... زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعہ اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔ مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ۔ نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔ الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برات کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں زیر بحث فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی، اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ: ولی حسن ٹونکی غفر اللہ لہ

دار الافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی!

استفسارات حول الطائفة القاديانية!

تقدیم

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

بسم الله الرحمٰن الرحيم

استفسارات حول الطائفة القاديانية

مقدمة من

فضيلة القاضي محمد تقي العثماني

الى فضيلة العلامة المحقق الشيخ حبيب بلخوجه، حفظه الله تعالى ورعاه الامين العام لمجمع الفقه الاسلامي.

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته:

فان الطائفة القاديانية، كما تعرفون، من الفرق الزائغة المنحرفة التي لا تألوا المسلمين خبالا. وقد صدرت من معظم البلاد الاسلامية فتاوى العلماء في تكفيرهم، وفي الاخير أدخلت حكومت باكستان تعديلا في دستورها، قررت فيه أن هذه الطائفة من الأقليات غير المسلمة، و ذالک في سنة ۱۹۷۴م، ثم اتبعته في العام الماضي بقانون يمنعهم من استعمال المصطلحات الاسلامية، كالمسجد، و "الأذان" و "الخلفاء الراشدين" و "الصحابة" و "أمهات المومنين" وما الى ذالک، كما قررت رابطة العالم الاسلامي في قرارها الصادر سنة ۱۹۷۴م أنها فرقة كافرة منحرفة.

وبعد هذا كله، فان هذه الطائفة قد رفعت الى المحكمة العالية بكيپ تائون من جنوب افريقيا، قضية ضد المسلمين، أن المسلمين يحكمون عليهم بالكفر، و يمنعونهم من الصلاة في مساجدهم وعن دفن موتاهم في مقابرهم، و طلبوا من المحكمة أن يصدر حكما ينهى المسلمين عن كل ذالک و يقرر أنهم مسلمون.

وكانت المحكمة قد أصدرت في مبدأ الأمر حكما على المسلمين بأن لايمنعوا القاديانيين من دخول مساجدهم الى أن تبلغ القضية نهايتها، فرفع المسلمون طلباء الى المحكمة بالغاء هذا الحكم، وأن لا يمنع المسلمون من وضعهما السابق الى أن تبت المحكمة بالحكم في القضية، فسافرنا من باكستان ونحن عشرة رجال... الى جنوب أفريقيا، لنساعد اخواننا المسلمين هناک، والحمد لله الذي رزقنا النجاح في هذه المرحلة الابتدائية وقد الغت المحكمة حكمها السابق.

سماع دلائل الفريقين، وكانت القاضية اذ ذاک امرأة نصرانية سمعت دلائلنا بكل عناية و اصغا.

ثم رفع المسلمون طلبا آخر، أن الحكم بكفر القاديانيين والاسلامهم، انما هو أمر ديني بحت، لاينبغي لمحكمة علمانية ان يتدخل فيها، بعد ما أجمع سائر المسلمين في بقاع الأرض أن

اتباع مرزا غلام احمد كلهم خارجون عن ملة الاسلام، ولم يبق هذا الأمر بعد ذالك موضوع نقاش او جدال.

وان هذا الطلب رفع الى قاض يهودى، وانكم تعرفون أن القاديانيين لهم مركز فى اسرائيل، ولهم مع اليهود صلات قوية، وزاد الضغث على الابالة أن هذا القاضى اليهودى بعد من فرقهم المتدعة التى أخرجها الا رتوركسيون عن دائرتهم، فبطبعه كان ميالا الى مواساة القاديانيين، فحكم في جواب هذا الطلب خلاف المسلمين، وقال في حكمه: ان المحكمة العلمانية هى المصدر الوحيد الذى يستطيع أن يحكم في هذه المسئلة الدينية حكما لا يتأثر بعواطف العصبية المذهبية. فيجب عليها أن تتدخل في هذا الامر ويبت فيه برأى غير متحاز.

فاضطر المسلمون بعد هذا الحكم أن يعرضوا أمام المحكمة دلائل تكفير القاديانيين من الكتاب والسنة، و اجماع الامة.

وقد طلب القاديانيون من المسلمين اثبات أن علماء المسلمين في جميع البلاد الاسلامية يعتبرون القاديانية كفرا، وذكروا للمحكمة انه ليس هناك في العالم الاسلامى مجلس يمثل علماء، جميع الدول الاسلامية، حتى يقال: ان المسلمين أجمعوا على ذالك.

وفي هذا الصدر يحتاج المسلمون في هذه القضية الى فتوى من مجلس دولى للعلماء، يمثل جميع البلاد الاسلامية، ولاشك أن مجمع الفقه الاسلامى هو أعظم ماوجد حتى الآن من المجالس في هذا الشأن، فيريد المسلمون في جنوب أفريقيا أن يصدر المجمع فتوى يصرح بتكفير أتباع مرزا أحمد القاديانى، ليكون سندا لهم عند دعواهم الاجماع على ذالك.

وان هذه القضية ستشرع المحكمة في سماعها للخامس من شهر نوفبر هذا العام، وترجو انعقاد مجلس المجمع قبله، فمن المناسب جدا أن يصدر المجمع فتوى من قبل مجلسه العام في جلسة القادمة.

وانى، نظرا الى أهمية الموضوع، قد سودت هذه الفتوى، لتكون ورقة عمل لشعبة لافتاء أولا، وللمجلس ثانيا.

فالمرجو أن ترسلوا هذه الفتوى الى جميع الاخوة الأعضاء، كورقة عمل للجلسة القادمة، وارجو أن الاخوة الاعضاء نظرا الى أهمية الموضوع، يسامحون عن عدم دخول هذا الموضوع في اللائحة التى أعدتها شعبة التخطيط.

وأرجو أيضا أن تخبرونى عن وصول هذه الرسالة، وادخال الموضوع في لائحة الجلسة القادمة.

والسلام عليكم و رحمة الله وبركاته

(محمد تقى العثمانى)

استفتاء

الحمد لله وكفى، و سلام على عباده الذين اصطفى.

ان الطائفة القاديانية التي تسمّي نفسها "الأحمدية" تتبع في أمور دينها رجلا اسمه مرزا غلام احمد القادياني، وان مرزا غلام أحمد القادياني رجل ولد في قاديان، قرية من قرى الهند، وادعى انه نبي مرسل من الله سبحانه، و أنه بروز لسيدنا محمد رسول الله ﷺ ولذالك فأن نبوته لا تنافي كون رسول الله ﷺ خاتم النبيين، ثم ان هذا الرجل لم يكتف بادعاء النبوة، بل ادعى أنه أفضل من سائر الانبياء، السابقين، وأنه هو المسيح الموعود الذى أخبر النبي ﷺ بنزوله في آخر الزمان، وان كتاباته سلينة بمثل هذه الدعاوى، وباهانة عدة من الأنبياء، عليهم السلام، وصحابة الرسول ﷺ وان عدة مقتبسات مترجمة من كتبه مجموعة على سبيل المثال في ضميمة "ألف" من هذا الاستفتاء.

وان أتباع مرزا غلام أحمد القادياني ينقسمون الى فرقتين:

۱ الفرقة القاديانية: وهي التي تؤمن بنبوة مرزا غلام احمد القادياني، بكل معنى الكلمة، و تكفر كل من لم يؤمن بنبوته، و تسمّي زوجته أم المؤمنين، واتباعه الذين بايعوا على يده "صحابة و "خلفاء" و "الخلفاء الراشدين"

۲ الفرقة اللاهورية: وهي التي تؤمن بأن مرزا غلام أحمد القادياني هو المسيح الموعود وأنه المجدد للقرن الرابع عشر، وأن جميع ما كتبه في مؤلفاته حق يجب اتباعه وأنه كان ينزل عليه وحي يجب تصديقه و اتباعه، وأن كل من يكذب مرزا غلام أحمد او يكفره فهو كافر.

غير انهم يقولون: ان مرزا غلام أحمد لم يكن نبيا بمعناه الحقيقي، وانما كانت نبوته ظلية او مجازية، وكان وحيه وحي ولاية، دون وحي نبوة، وأن مجرد عدم الايمان بمرزا غلام أحمد القادياني لا يكفر الانسان، ولكن يكفره الاعتقاد بكذبه، أو كفره.

وان كلتا الفرقتين من أتباع مرزا غلام أحمد القادياني متفقتان في أمور:

۱ ان مرزا غلام أحمد القادياني هو المسيح الموعود الذى أخبر النبي ﷺ بنزوله في آخر الزمان.

۲ انه كان ينزل عليه وحي يجب على جميع الناس تصديقه و اتباعه.

۳ أنه كان ظلا و بروزا للنبي ﷺ نفسه في آخر الزمان.

۴ أنه كان محقا في جميع دعاويه، وفي كل ماتكلم به، أو كتبه في مؤلفاته.

۵ كل من كذبه في دعاويه، أو كفره فهو كافر.

ولذالك اتفق علماء الهند و باكستان على كفر مرزا غلام أحمد القادياني، و كلتا الفرقتين من اتباعه منذ نحو خمسين عاما، ووافقهم على ذالك علماء البلاد الاسلامية الأخرى،

حتى صدر قرار من رابطة العالم الاسلامي في مكة المكرمة سنة ١٩٧٤م بتكفيرهم باجماع ١٤٤ منظمة من المنظما الاسلامية في سائر بقاع الارض، ثم صدر في باكستان تقنين دستوري أعلن بكفر كلتا الفرقتين من القاديانين، وبذالک حکمت المحکمة العالية في باكستان، وحدث مثل ذالک في ماليزيا، وقد رد هولاء القاديانيون الان قضية ضد المسلمين في المحكمة العالية من كيب تاؤن، جنوب أفريقا وطلبوا منها أن تعلن باسلامهم و بتخطئة من يكفرهم.

فنرجو من أصحاب الفضيلة أعضاء مجمع الفقه الاسلامي الاجابة عن الأسئلة التالية:

١. هل يعد مرزا غلام أحمد القادياني بعد ادعاء نبوته من المسلمين أو يحكم بكفره و بارتداده.

٢. هل الفرقة القاديانية من أتباعه مسلمة، أو كافرة؟

٣. هل الفرقة اللاهورية من أتباعه مسلمة، أو كافرة؟

٤. هل يجوز لمحكمة علمانية أن تحكم باسلام رجل أو كفره؟ ولئن حكمت في ذالک هل ينفذ حكمها على المسلمين؟

وندعوا الله سبحانه أن يصدر خدماتكم في سبيل نشر الدعوة الاسلامية، يوفقكم لما فيه خير الاسلام والمسلمين. نظيم محمد رئيس مسلم جوڈیشنل کونسل

ضمیمہ الف

دعوى النبوة

١. يقول في "دافع البلاء" هو الاله الحق الذى أرسل رسوله في قاديان. (١)

٢. يقول في "نزول المسيح" أنا رسول و نبي، أى أنني باعتبار الظلية الكاملة مرآة فيها انعكاس كامل لصورة المحمدية والنبوة المحمدية. (٢)

٣. وقال في تتمة "حقيقة الوحي": "والذى نفسي بيده أنه أرسلني وسماني نبيا." (٣)

٤. وقال في "ايک غلطی کا ازاله" "ان زها مائة وخمسين بشارة من الله وجدتها صادقة الى وقتنا هذا، فلما ذا أنكر اسمي نبيا و رسولا، وبما ان الله هوالذى سماني بهذه الأسماء، فلما ذا أردها، أولما ذا أخاف غيره؟" (٤)

٥. وقال في هامش "حقيقة الوحي": "ان الله تعالى جعلني مظهرا لجميع الأنبياء، ونسب الى أسمائهم، أنا آدم، أنا شيث، أنا نوح، أنا ابراهيم، أنا اسحاق، أنا اسماعيل، أنا يعقوب، أنا يوسف، أنا عيسى، أنا موسى، أنا داؤد، وأنا مظهر كامل لمحمد ﷺ اى أنا محمد و أحمد ظليا. (٥)

---

(١) ص ١١ الطبعة الثالثة، قاديان ١٩٤٦م

(٢) في الهامش ص ٣ الطبعة الاولى، قاديان ١٩٠٩م

(٣) (ص ٦٨) طبعة قاديان سنة ١٩٣٤م.

(٤) (ص ٦) طبعة قاديان سنة ١٩٠١م.

(٥) (ص ٧٢) طبعة قاديان سنة ١٩٣٤م

٦ وقال في صحيفة "بدر": "دعواي أنني رسول ونبي." (١)

٧. وقال في "نزول المسيح": "ان الأنبياء و ان كثروا الا أنني لست أقل منهم في المعرفة." (٢)

٨. و كذالك كان اعتقادي اولاً: "أين أنا من المسيح ابن مريم؟ فانه نبي ومن المقربين فلو ظهر أمر دل على فضلي اعتبرته فضيلة جزئية، ثم تتابع علي الوحي كالمطر، فجعلني أستقر على هذه العقيدة، و خاطبني بالنبي صراحةً بحيث أنني نبي من ناحية ومن امته من ناحية أخرى ... و ازمن بوحيه الطاهر كما أؤمن بجميع وحي الله الذي جاء قبلي وأنا مطيع لوحي الله تعالى، وما دام لم يأتني منه علم كنت أقول كما قلت في الأوّل، ولما جاء منه علم قلت خلاف ذالك. (٣)

٩. لاشک أن عقيدة المرزا متنبئ التي مات عليها: أنه نبي، وقد جاء ذالک في الخطاب الأخير الذي نشر في يوم وفاته في جريدة "أخبار عام" وصرح فيه مايلي: "أنا نبي بحكم الله ولو جحدته اكون آثما، واذ سماني الله نبيا فكيف يمكن لي جحوده، وأنا على هذه العقيدة حتى أرحل من هذه الدنيا. (٤) كتب هذا الخطاب في ٢٣ مايو ١٩٠٨ء نشر في ٢٦ مايو ١٩٠٨ في "أخبار عام" وفي ذالک اليوم مات المرزا المتنبي.

١٠. أنا هو النبي خاتم الانبياء بروزيه بموجب آية: "وآخرين منهم لما يلحقوا بهم وسماني الله محمدا وأحمد، في "براهين احمدية" قبل عشرين عاما، واعتبرني وجود محمد ﷺ نفسه، ولذالم يتزلزل ختم نبوة محمد ﷺ بنبوتي، ولاالظل لا ينفصل عن أصله، ولأنني محمد ظليا، ولذالم ينفک ختم النبوة، لأن نبوة محمد ﷺ لم تزل محدودة على محمد، اى بقي محمد ﷺ نبيا لاغير. أنه لما كنت محمدا ﷺ بروزيا، وانعكست الكمالات المحمدية مع النبوة المحمدية في اللون البروزي في مرآتي الظلية، فأى انسان منفرد ادعى النبوة على حياله. (٥)

١١ .... يقول ابن المتنبي الأوسط..... مرزا بشير أحمد القادياني: هذا النظرية بعض الناس أن النبوة الظلية والبروزية من ادني أنواع النبوة وانما هو خداع النفس ولا حقيقت له، لأنه لابد للنبوة الظلية أن يستغرق صاحبها في اتباع النبي ﷺ حتى ينال درجة: "صرت انا انت وأنت انا" وفي هذه الحالة يرى هو أن الكمالات المحمدية تنزل على نفسه في صورتها العكسية، ثم يزداد هذا القرب حتى يلبس رداء النبوة المحمدية، و عندئذ يقال النبي الظلي، واذا كان الظل يقتضي أن يكون صورة كاملة لأصله و عليه اجماع جميع الأنبياء هوالاحمق الذء يرء نبوة المسيح الموعود الظالية من أدنى أنواع النبوة أن ينتبه و يكفر في أمرا لأنه هجم على شأن النبوة هي تاج سائر النبوات، ولا أفهم لما ذا يتعثر الناس في نبوة المسيح الموعود؟ ولما ذا يراه الناس نبوة ناقصة؟ فاني أرى أنه كان نبيا ظليا لبروزه للنبي ﷺ ومكانة هذه النبوة الظلية العاليه.

---

(١) ٥ مارس ١٩٠٨م و "حقيقة النبوة" (ا..... ٢٧٢) ذيل رقم٣.

(٢) (ص ٩٧) الطبعة الأولى، قاديان سنة ١٩٠٩م.

(٣) "حقيقة الوحي" (ص ١٤٩ و ١٥٠) طبعة قاديان سنة ١٩٣٤م.

(٤) "اخبار عام" ٢٦ مايو ١٩٠٨م و "حقيقة النبوة" (ص ٢٧١) لمرزامحمود و "مباحثة راولبندي" (ص ١٣٦)

(٥) (ايک غلطي كا ازاله ص ١٠ و ١١) طبع ربوة.

ومن الواضح أن الانبياء في العصور الماضية لم يكونوا يجمعون. بالضرورة. كل الكمالات التي جمعت في محمد ﷺ بل كل نبي كان يعطى من الكمالات حسب عمله و استعداده قلة وكثرة الا أن المسيح الموعود أعطي النبوة عند ما اكتسب جميع الكمالات المحمدية واستحق أن يقال: "النبي الظلي" فالنبوة الظلية لم توخر قدم المسيح الموعود بل قدمتها الى الامام الى أن اقامته جنبا الى جنب مع النبي ﷺ. (١)

مسودة الجواب المقترح

عن

الاستفتاء القاديانيين

محمد تقي عثماني، عضو القسم الشرعي لمحكمة العلياء باكستان.

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله خاتم النبيين، و على من تبعهم باحسان الى يوم الدين.

١و٢..... ان نصوص القرآن والسنة مطبقة على أن النبوة والرسالة قد انقطعت بعد بعثة النبي الكريم سيدنا محمد ﷺ وان كل من ادعى النبوة بعده ﷺ فهو كاذب خارج عن ملة الاسلام، وان هذه العقيدة من المبادى الأساسية التي لاتقبل اى تاويل أو تخصيص، فانها ثابتة بنصوص القرآن الكريم الواضحة البينة المراد، والحديث النبوية المتواترة القطعية، يقول الله سبحانه و تعالى:

"ماكان محمد أبا أحد من رجالكم، ولكن رسول الله و خاتم النبيين." (الاحزاب ۴٠)

وهناك أحاديث متواترة أكثر من مائة تثبت هذه العقيدة القطعية، نذكر منها على سبيل المثال مايلي:

(الف)..... "عن أبي هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال: ان مثلي و مثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فاحسنه و أجمله الا موضع لبنة من زاوية، فجعل الناس يطوفون به و يعجبون له، ويقولون: هلا وضعت هذه اللبنة، وأنا خاتم النبيين." (٢)

(ب)..... "عن أبي حازم قال قاعدت أباهريرةؓ خمس سنين فسمعته يحدث عن النبي ﷺ قال: كانت بنو أسرائيل تسوسهم الأنبياء، كلما هلك نبي خلفه نبي، وأنه لانبي بعدى، و سيكون خلفاء، قالوا: فما تأمرنا؟ قال: فوابيعة الأول فالأول. (المسلم ج ٢ ص ٢٣٨)

(ج)..... "عن أبي هريرةؓ عن النبي ﷺ قال: لاتقوم الساعة حتى يقتتل فئتان، فيكون بينهما مقتلة عظيمة دعواهما واحدة، ولا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلاثين، كلهم يزعم أنه رسول الله. (رواه البخاري و مسلم و أحمد)

وعلى أساس هذه النصوص القطعية قد اجتمعت الأمة الاسلامية على أن كل من ادعى

---

(١) "كلمة الفصل" و "ريويو آف ريليجنز" مارس و ابريل ١٩١۵م.

(٢) رواه البخاري في كتاب الانبياء.

النبوة والرسالة أو بأنه ينزل عليه وحي يجب اتباعه كحجة شرعية، فانه كافر خارج عن الملة يقول القاضي عياض رحمه الله تعالى في الشفاء (ص ٣٦٢ طبع الهند)

"لأنه أخبر أنه ﷺ خاتم النبيين، ولانبي بعده و أخبر عن الله تعالى أنه خاتم النبيين، وأجمعت الأمة على حمل هذه الكلام على ظاهره وأن مفهومه المراد به دون تاويل ولا تخصيص، ولا شك في كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعا اجماعا و سمعًا "

يقول الشيخ علي القارى في شرح الفقه الأكبر ص ٢٠٢:

"ودعوى النبوة بعد نبينا ﷺ كفر بالاجماع."

ولم تفرق هذه النصوص القطعية ولا الاجماع المنعقد على هذه العقيدة بين دعوى النبوة التشريعية و غير التشريعية، فكل منهما كفر، لامجال له في الاسلام.

وبما أن مرزا غلام أحمد القادياني قد ادعى لنفسه النبوة والرسالة كما هو ظاهر من مقتبسات كتبه المذكورة في ضميمة "الف" من الاستفتاء، فانه كافر خارج عن الاسلام، و أما ما تاوّل به من أن نبوته ظل النبوة سيدنا محمد ﷺ فان هذا التأويل لايفيد في هذا الصدد شيئا وذالك لوجهين:

الأول: انا قد ذكرنا أن عقيدة ختم النبوة لاتقبل أىّ تاويل أو تخصيص، ولذالك كما ظهر في المسلمين من يدعى لنفسه النبوة، فان الامة الاسلامية عبر القرون لم تسئله ابداً عن تأويل يتاول به، ولا دليل يعتمد عليه، وانما حكمت بكفره و خروجه عن الاسلام بمجرد ادعائه النبوة، ولذالك قاتل الصحابة رضي الله عنهم مسيلمة الكذاب والأسود العنسي وطليحة بن خويلد المتنبيين الذين كان عندهم تأويل ما يدعونه من النبوة والرسالة.

والوجه الثاني: النبوة الظلية أو البروزية التي تاوّل بها المتنبي القادياني ليست في زعمه نبوة دون نبوة الأنبياء الأخرين، وانما هي نبوة تفوق درجة على نبوة جميع انبياء بني اسرائيل فان هذه النبوة كما يزعمه المتنبي القادياني لايعطى ها أحد من الناس، حتى يحوز جميع فضائل سيدنا محمد رسول الله ﷺ ويجمع بين جميع أوصاف كماله، بحيث يصبح ظهورا ثانيا لسيدنا محمد ﷺ نفسه، ولذالك ادعى هذا المتنبي الكذاب في كتابه "ايک غلطى كا ازاله" (ص ١٠ و ١١)

"وسماني الله محمدا و أحمد في "براهين أحمديه" قبل عشرين عاما، و اعتبرني وجود محمد ﷺ نفسه، ولذا لم يتزلزل ختم نبوة محمد صلى الله عليه وسلم بنبوتي، لأن الظل لا ينفصل عن أصله، ولأني محمد ظلى، ولذالم ينقض ختم النبوة، لأن نبوة محمد ﷺ لم تزل محدودة على محمد، أي بقى محمد ﷺ نبيا لاغير، أعنى لما كنت محمدا ﷺ بروزيا وانعكست الكمالات المحمدية مع النبوة المحمدية في اللون البروزى في مرآتي الظلية، فأى انسان منفرد ادعى النبوة على حياله""

ويقول ابنه مرزا بشير أحمد القادياني في كتابه "كلمة الفصل" وريويو آف ريليجنز مارس و أبريل ١٩١٥م.

"ومن الواضح أن الأنبياء في العصور الماضية لم يكونوا يجمعون بالضرورة كل الكمالات التي جمعت في محمد ﷺ بل كل نبي كان يعطى من الكمالات حسب عمله و استعداده قلة و كثرة الا أن المسيح الموعود (يعني "مرزا غلام أحمد القادياني) اعطيى النبوة عند ما اكتسب جميع الكمالات المحمدية، و استحق أن يقال له "النبي الظلي" فالنبوة الظلية لم تؤخر قدم المسيح الموعود (يعني المتنبي القادياني) بل قد متها الى الامام الى أن اقامته جنبا الى جنب مع النبي ﷺ.

ويقول ابنه و خليفته الثاني مرزا بشير الدين محمود:

"فالنبوة الظلية والبروزية ليست نبوة سبطة، لأنها لو كانت كذالك لما قال المسيح الموعود (يعني المتنبي القادياني) في أحد أنبياء بني اسرائيل: أتركوا ذكر ابن مريم فغلام أحمد خير منه. ("القول الفصل" ص ١٢، مطبع ضياء الاسلام قاديان ٥ ٢ ٩ ١ م)

وصرح بذالك القاضي ظهور الحق أكمل، وكان مدير المجلة القاديانية "ريويو آف ريليجنز" في أبيات التي نشرت في صحيفة "بدر" ٢٥ اكتوبر ١٩١٢م:

"ان محمدا قد نزل فينا ثانيا، وهو أعلى شانا من الأول، من كان يريد رؤية محمد، فلينظر غلام أحمد في قاديان."

وقد أعلن هذا الرجل نفسه في مجلة "الفضل" القاديانية المعروفة (٢٢ اغطس ١٩٤٢م) أنه عرض هذه الأبيات على مرزا غلام أحمد القادياني، فأثنى عليه بقوله جزاك الله، و اخذها الى بيته. وذكر هذا الرجل انه قد استلهم مفهوم هذه الأبيات من "الخطبة الالهامية" للقادياني التي قال فيها:

"الحق روحانية عليه السلام في آخر الألف السادس... أعني في هذه الأيام... أشد وأقوى وأكمل من تلك الأعوام، ولذالك لاتحتاج الى الحسام ولا الى حزب المحاربين، ولذالك اختار الله سبحانه المسيح الموعود (يعني به القادياني نفسه) عدة من المئات كعدة ليلة البدر من هجرة سيدنا خير الكائنات لتدل تلك العدة على مرتبة كمال تام من مراتب الترقيات، وهي أربع مائة بعد الألف من خاتم النبيين. (الخطبة الالهامية ص ٣٧ طبع الجمعية الاحمدية لاهور)

فتبين من هذه المقتبسات أن النبوة الظلية، كما يزعمها القادياني وأتباعه، نوع من النبوة يفوق نبوة سائر أنبياء بني اسرائيل. بل هو أقوى و أكمل من نبوة سيدنا محمد ﷺ والعياذ بالله العظيم. فادعائه مثل هذه النبوة كفر صريح لاشبهة في كونه منافيا للنصوص القطعية الدالة على انه لانبي بعد رسول الله ﷺ فثبت أن مرزا غلام احمد القادياني وأتباعه القاديانيين خارجون عن ملة الاسلام دون أي شك و تردد.

٣... لما ثبت ان مرزا غلام احمد القادياني كافر خارج عن ملة الاسلام بسبب ادعائه النبوة، فان كل من يصدقه في دعاويه و يعتبره اماما في الدين يجب اطاعته و اتباعه، فانه كافر أيضا، فضلا عن اعتباره المسيح الموعود والمهدي والمجدد، وبما أن الطائفة اللاهورية من أتباع مرزا غلام احمد

ستتبنى تعتبره المسيح الموعود والمهدى والمجدد، وأنه كان ينزل عليه وحى يجب اتباعه، فحكمها فى الخروج عن الاسلام كحكم الطائفة القاديانية سواء بسواء وان الدراسة الدقيقة لمعتقدات هذه الطائفة اللاهورية، تدل على انه ليست هناك فرق اساسى بين معتقدات الطائفتين، وانما هو فرق لفظي انما نشأ لأسباب سياسية.

وتوضيح ذالك انه لم يكن هناك اى فرق بين الطائفتين فى حياة مرزا غلام احمد لافى عهد خليفته الاول حكيم نور الدين، وكان جميع أتباع مرزا غلام احمد خلال هذه المدة الطويلة يلقبونه نبيا و رسولا، و بقى محمد على اللاهورى (رئيس الطائفة اللاهورية) برهة من الزمن رئيس تحرير لمجلة ريويو آف ريليجنز، ولم يزل فى كتاباته فى تلك المجلة يلقب مرزا غلام احمد نبيا و رسولا، و يعترف له بجميع صفات النبوة دون أى فرق بينه وبين أتباع مرزا الآخرين، فيقول مثلا:

"مهما يفسر المخالف، الا أنا قائلون: ان الله قادر على أن يخلق نبيا و يختار صديقا ... والذى بايعناه (اى المرزا) كان صادقا، وكان رسول الله المختار المقدس." (مجلة "الفرقان" يناير ١٩٤٢م نقلا عن جريدة "الحكم" ١١ جوليو ١٩٠٨م)

وقد نشرت صحيفة الجماعة اللاهورية "بيغام صلح" بيانا عن الجماعة اللاهورية كلها وهذا نصيه.

"نحن نرى حضرة المسيح الموعود والمهدى المعهود نبى هذا العصر ورسوله و منقذه."

ولكن عند ما توفى خليفته الاول حكيم نور الدين ، و اختار كثير من الناس مرزا بشير الدين خليفته الثانى، حدث هناك نزاع سياسى بين محمد على اللاهورى ومرزا بشير الدين محمود، واعتزل محمد على اللاهورى عن الجماعة القاديانية، وأسس هناك جماعته، وأصدر من قبلها قرارا، وهذا نصيه:

"انا نجيز اختيار مرزا بشير الدين محمود كأمير لمجرد أن يبايع غير الأحمد يين باسم احمد، و يدخله فى السلسلة الأحمدية، ولكن لانرى الحاجة الى أن يبايعه الأحمديون ثانيا..... وليس للأمير ان يتصرف فى حقوق رئيس الجمعية الأحمدية و امتيازاته التى منحها له حضرة المسيح الموعود، و اختاره لنفسه ثانيا." (الفرقان يناير ١٩٤٢م نقلا عن "بيغام صلح" ٢٣ مارس ١٩١٤م)

قد تبين من هذا القرار أن الجماعة اللاهورية لم يكن لها أى اعتراض على الجماعة القاديانية ولم يرم مرزا بشير الدين غير أهل للخلافة، وانما كان النزاع فى أن تفوض كل الاختيارات الى الجماعة اللاهورية لا الى الخليفة.

وبناء على هذا الخلاف السياسى لما بدأت الجماعة القاديانية تضطهد الجماعة اللاهورية فى مجالات الحياة، اضطرت الجماعة اللاهورية الى اكتساب عطف المسلمين، وبدأوا يقولون انهم لايرون مرزا غلام أحمد نبيا، بل يعتبرونه المسيح الموعود والمهدى والمجدد من غير أن يعلن برجوعه من كتاباته السابقة.

والحق أن تقولهم هذا ليس الا حيلة لفظية، فان الجماعة اللاهورية تقصد من لفظ

المسيح الموعود والمهدى والمجدد، عين ماتقصده الجماعة القاديانية من لفظ "النبى الظلى" و"البروزى"، وهذا محمد على اللاهورى يقول في كتابه، "النبوة فى الاسلام" وقد الفه بعد انفصال جماعته عن الجماعة القاديانية:

"ان المسيح الموعود في كتاباته السابقة واللاحقة قرر أصلا واحدا، وهو أن باب النبوة مسدود، غير أن نوعا من النبوة يمكن الحصول عليه، ولا نقول: ان باب النبوة مفتوح، بل نقول: ان باب النبوة مسدود، غير أن ولا نقول: انه يمكن لشخص ان يصير نبيا، بل نقول: ان نوعا من النبوة يمكن الحصول عليه عن طريق اتباع النبى ﷺ وهو الذى سمى بالمبشرات فى مكان، وبالنبوة الجزئية في مكان آخر، وبالمحدثية في موضع، و بكثرة المكالمة في موضع آخر، مومها تغيرت الأسماء، فقد تقررت علامته، وهى أنه يحصل باتباع الانسان الكامل محمد ﷺ وبالفناء فى الرسول وهو مستفاض من النبوة المحمدية، وهو نور المصباح النبوى، و ليس شيئا مستقلا بل هو ظل."

(النبوة فى الاسلام ص ۵۸)

أليس هذا تلاعب بالالفاظ لبيان فلسفة الظل والبروز التي سبق ذكرها في عبارات الجماعة القاديانية، فان كان الامر كذالك وهو كذالك فهل يبقى هناك فرق بين الجماعة القاديانية والجماعة اللاهورية؟ ثم ان هذا ليست عقيدة محمد على فحسب، بل هى عقيدة الجماعة اللاهورية كلها، فقد صرح مندوب الجماعة اللاهورية في المناقشة التى جرت بين الفريقين في راولبندى، وقد نشرها الفريقان على نفقتهما قائلا:

"ان حضرته..... المرزا . . ظل كامل من ظلال النبى ﷺ ولذالك سميت زوجته "بام المومنين"..... وهذا ايضا مرتبة ظلية."

واعترف ايضا قائلا:

"ان حضرة المسيح الموعود ليس نبيا، غير ان نبوة محمد ﷺ انعكست عليه."

(مباحثة راولبندى ص ۱۹۶)

وكل هذه العقائد يؤمن بها الجماعة اللاهورية حتى اليوم، وقد تبين من هذا أن الخلاف بين الجماعتين هو خلاف لفظى فقط، فالجماعة اللاهورية وان كانت تسمى المرزا بلقب "المسيح الموعود" و "المجدد" غير أنها تعنى من هذه الكلمات نفس المعنى الذى تعنيه الجماعة القاديانية من الفاظ "النبى الظلى" و "البروزى" و "النبى غير التشريعى" او "النبى من الامة."

ولا فرق بين الطائفتين من حيث أن كلتيهما تعتقد ان أن مرزا غلام احمد القاديانى المتنبى كان ينزل عليه وحى يجب اتباعه على سائر الناس، وأن جميع ماكتبه او ادعاه في كتاباته حق، يجب اطاعته على كل مسلم، بل يصرح محمد على اللاهورى، فى مقدمة كتابه "النبوة فى الاسلام" أن الطائفة اللاهورية أشد ايمانا بالمرزا غلام احمد بالنسبة الى الطائفة القاديانية. فيقول مخاطبا الطائفة القاديانية:

"انكم بجعله (اى المرزا) نبيا كاملا، لا تعترفون له برتبة أعلى مما نعترف به نحن، بجعل نبوته جزئيا، والحق أننا نؤمن بوجوب اتباع وحيه الى حد مساو لما تؤمنون. بل اننا نؤمن به عملا،

أكثر مما نؤمنون به " (النبوة في الاسلام، ص ٣٣ طبع لاهور ١٩١٥م)

وأما المسئلة الثانية التي تدعي الطائفة اللاهورية انها تمتاز فيها عن الطائفة القاديانية هي مسئلة تكفير المسلمين، فتدعي الطائفة اللاهورية أنها لا تكفر مسلما لا يؤمن بمرزا غلام احمد القادياني، بينما الطائفة القاديانية تكفر جميع المسلمين الذين لايؤمنون به.

والحقيقة انه لا فرق بين الطائفتين عملا من هذا الجهة ايضا، لأن الطائفة اللاهورية تقول: لا تكفر من لم يؤمن بمرزا، ولكن نكفر من "كذبه" او "كفره" وظاهر أن كل من لايؤمن بمرزا غلام احمد فانه يكذبه في دعاويه، ولا يوجد على وجه الارض من لا يؤمن بمرزا بعد علم بدعاويه ثم يزعمه صادقا ولا يكذبه، فهناك بين العارفين بمرزا غلام احمد قسمان لا ثالث لهما، اما المؤمنون به، واما المكذبون اياه، وكل من يكذب بمرزا غلام احمد فهو كافر عند الطائفة اللاهورية، فيقول محمد علي اللاهوري في كتابه "رد تكفير اهل القبلة":

"ان حضرة المسيح الموعود لم يعتبر انكار دعواه او انكار دعواه سببا للكفر وانما جعل سبب التكفير هو انه كفره مفتريا، فعاد عليه الكفر بناء على الحديث الذي يرد الكفر على المكفر اذا لم يكن هو كافرا."

ويضيف الى ذالك قائلا:

"لأن المكفر والمكذب متساويان معنى، اى من يكفر المدعي (المرزا) ومن يكذبه متساويان معنى اى كلاهما يكفرانه فلذالك كلاهما داخلان في الكفر في ضوء هذا الحديث."

(رد تكفير اهل القبلة ص ٢٩ و ٣٠ طبع ١٩٢٢م)

ومن هذه الجهة فانه لا فرق بين الطائفتين من أتباع المرزا في مسئلة التكفير أيضا.

وبعد اثبات ماذكرنا فانه يوجد في الطائفة اللاهورية أسباب تالية يكفي كل واحد منها في تكفيرهم.

(١) - لقد ثبت قطعا أن مرزا غلام احمد ليس هو المسيح الذي وعد به عند قرب الساعة، وأن الاعتراف بكونه ذالك المسيح الموعود تكذيب للقرآن الكريم، والسنة المتواتر واجماع الامة، ولما كانت الطائفة اللاهورية تؤمن بان المرزا هو المسيح الموعود فانها كافرة خارجة عن الاسلام.

(٢) - قد ثبت قطعا أن مرزا غلام احمد ادعى النبوة في تقولاته وكتاباته، وأهان الأنبياء عليهم الاسلام وفضل نفسه على جميع الانبياء فلا يبقى مسلما من اعتبره اماما في دينه.

(٣) - سبق ان ذكرنا أن الجماعة اللاهورية تعتقد أن مرزا غلام أحمد ظل و بروز للنبى ﷺ والعياذ بالله وان نبوة محمد ﷺ قد انعكست فيه، و بهذا الاعتبار يصح اطلاق النبوة عليه، وان هذه لعقيدة لاتسعها دائرة الاسلام أبدا.

(٤) - وعلاوة على دعوى النبوة، فان مؤلفات مرزا غلام احمد مليئة بالكفريات الاخرى وان الجماعة اللاهورية تؤمن بجميع هذه الكفريات و تعتبر كتب هذا المتنبى حجة واجب الاطاعة، فتشارك مرزا غلام احمد القادياني في جميع كفرياته.

۴- السوال الرابع

ان كون رجلا مسلما أو كافرا يتوقف على عقائده و افكاره. و ن هذه المسئلة و مسئلة عقيدية و كلامية بحتة، ولا يجوز أن يتدخل فيها رجل ليس له معرفة بعلوم القرآن والسنة، ولا يجوز "لمحكمة علمانية" أن تحكم في هذه المسئلة الدينية الخالصة، ولاسيما بعد ما بت المسلمون في مسئلة اسلام القاديانيين برأى انعقد الاجماع عليه، فلو حكم محكمة علمانية بحكم مضار لما اجمعت عليه الأمة الاسلامية لن يقبل حكمها في ذالك شرعا، وان رأيها في ذالك لا تواري حبة خردل. والله سبحانه و تعالى اعلم وعلمه احكم و اتم

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

قرارات الفتوى

الصادرة

عن الدورة الثانية لمجلس مجمع الفقه الاسلامي

بجدة من ۱۰-۱۶ ربيع الثاني ۱۴۰۶ھ/۲۲-۲۸ ديسمبر ۱۹۸۵ء

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين و على آله و صحبه.

قرار رقم (۴)

بشان ... القاديانية

امابعد

فان مجلس مجمع الفقه الاسلامي المنبثق عن منظمة المؤتمر الاسلامي في دورة انعقاد مؤتمره الثاني بجدة عن ۱۰-۱۶ ربيع الثاني ۱۴۰۶ھ/۲۲-۲۸ ديسمبر ۱۹۸۵ء.

بعد ان نظر في الاستفتاء المعروض عليه من "المجلس الفقه الاسلامي في كيپتاون بجنوب افريقيا، بشان الحكم في كل من (القاديانية) والفئة المتفرعة عنها التي تدعى (اللاهورية) من حيث اعتبارهما في عداد المسلمين او عدمه و بشان صلاحية غير المسلم للنظر في مثل هذه القضية.

وفي ضوء ما قدم لاعضاء المجمع من ابحاث و مستندات في هذا الموضوع عن (ميرزا غلام احمد القادياني) الذى ظهر في الهند في القرن الماضي واليه تنسب نحلة القاديانية واللاهورية.

وبعد التأمل فيما ذكر من معلومات عن هاتين النحلتين وبعد التاكد من أن (ميرزا غلام احمد) قد ادعى انه نبي مرسل يوحي اليه و ثبت عنه هذا في مؤلفاته التي ادعى ان بعضها وحي انزل عليه وظل طيلة حياته ينشر هذه الدعوى و يطلب من الناس في كتبه و اقواله الاعتقاد بنبوته ورسالته. كما ثبت عنه انكسر كثير مما علم من الدين بالضرورة كالجهاد ضد الكفار واعداء المسلمين المستعمرين لبلاده

وبعد ان اطلع المجمع (ايضا) على ما صدر عن (المجمع الفقهي بمكة المكرمة) في الموضوع نفسه

قرر مايلي:

۱ .. ان ما ادعا (ميرزا غلام احمد) من النبوة والرسالة ونزول الوحي عليه انكار صريح لما ثبت من الدين بالضرورة ثبوتا قطعيا يقينيا من ختم الرسالة والنبوة بسيدنا محمد ﷺ وانه لا ينزل وحي على أحد بعده وهذه الدعوى من (ميرزا غلام احمد) تجعله و سائر من يوافقونه عليها مرتدين خارجين عن الاسلام. واما (اللاهورية) فانهم كالقاديانية في الحكم عليهم بالردة، بالرغم من وصفهم (ميرزا غلام احمد) بانه ظل و بروز لنبينا محمد ﷺ.

۲ ..... ليس لمحكمة غير اسلامية، او قاضي غير مسلم، أن يصدر الحكم بالاسلام او الردة، ولا سيما فيما يخالف ما اجمعت عليه الامة الاسلامية من خلال مجامعها و علمائها، وذلك لان الحكم بالاسلام او الردة، لا يقبل الا اذا صدر عن مسلم عالم بكل ما يتحقق به الدخول في الاسلام، أو الخروج منه بالردة، و مدرك لحقيقة الاسلام أو الكفر، و محيط بما ثبت في الكتاب والسنة والاجماع: فحكم مثل هذه المحكمة مردود لعدم الاختصاص. والله اعلم.

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ارشادات

☆ ..... اگر بہروپیے کے طور پر بھی کسی کو نبی بننا تھا تو نقل مطابق اصل تو ہوتی۔ شکل دیکھو، فہم دیکھو، فراست دیکھو مرزا غلام احمد قادیانی نبیوں کا مقابلہ کرتا ہے۔

☆ ..... ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ بچے۔ حکومت کو چاہئے کہ پکڑ پکڑ کر ان خبیثوں کو مار دے۔

☆ ..... عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے۔ اس کا انکار کفر ہے۔ اور اس کی تاویل کرنا زیغ وضلال اور کفر و الحاد ہے۔

☆ ..... ☆ ..... ☆

مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں

حضرت مولانا عبداللہ کلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

سوال: اگر کوئی امام کسی مرزائی کا جنازہ پڑھا دے اور امام کو یہ علم بھی نہیں تھا کہ وہ مرزائی ہے۔ جب کہ محلے کے مسلمانوں کو معلوم تھا کہ یہ مرزائی ہے اور کفن دفن کا انتظام بھی محلے والے مسلمانوں نے کیا ہے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفنا دیا ہے۔ مسلمانوں کا مذکورہ مرزائی کے ساتھ یہ معاملہ کرنا کیسا ہے؟۔ نیز امام سے نماز جنازہ پڑھانے سے اس کا نکاح باقی ہے یا ٹوٹ گیا؟ اور اسی طرح سے ان مسلمانوں کا نکاح (جنہوں نے اس کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی مرزائی کا علم ہونے کے باوجود) باقی ہے یا ٹوٹ گیا؟۔ براہ کرم دلائل سے جواب عنایت فرمائیں۔ مستفتی غوث بخش سکھر

الجواب باسمہ تعالیٰ!

صورت مسئولہ میں اولاً یہ بات سمجھنی چاہئے کہ مرزائی باتفاق علمائے امت کافر محارب' زندیق اور مرتد ہیں۔ ان کو کسی بھی اعتبار سے عزت اور شان کا مرتبہ نہیں دینا چاہئے اور اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ رکھا جائے۔ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے ساتھ کلیتاً قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ مائدہ میں ارشاد ہے کہ:

"یاایہا الذین آمنو لاتتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض۔ ومن یتولہم منکم فانہ منہم۔ ان اللہ لایہدی القوم الظالمین۔ مائدہ: ۵۱" ﴿اے ایمان والو! مت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو دوست۔ وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے' اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں ہے۔ اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو۔﴾

اس آیت کے تحت امام ابوبکر جصاص رازی تفسیر احکام القرآن میں لکھتے ہیں کہ:

"وفی ہذہ الآیۃ دلالۃ علی ان الکفار لایکون ولیاً للمسلمین لافی التصرف ولا فی النصرۃ وتدل علی وجوب البراءۃ عن الکفار والعداوۃ بہم لان الولایۃ ضد العداوۃ فاذا امرنا بمعادات الیہود والنصاری لکفرہم فغیرہم من الکفار بمنزلتہم والکفرملۃ واحد۔ ص ۴۴۴ ج ۲" ﴿اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا۔ نہ معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوجاتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے تو دوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ سارے کافر ایک ہی ملت کے حکم میں ہیں۔﴾

نیز دوسری جگہ سورۃ انعام میں حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے کہ:

"واذا رائیت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث

غیرہ۔ واما ینسینك الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔ انعام ٦٨ "﴿اور جب تو دیکھے ان لوگوں کو کہ جھگڑتے ہیں ہماری آیتوں میں تو ان سے کنارہ کر۔ یہاں تک کہ مشغول ہو جائیں کسی اور بات میں اور اگر بھلا دے تجھ کو شیطان تو مت بیٹھ یاد آ جانے کے بعد ظالموں کے ساتھ﴾

اس آیت کے ذیل میں امام ابو بکر جصاص رازیؒ رقمطراز ہیں کہ:

"وھذا ایدل علی ان علینا ترك مجالسة الملحدین وسائر الکفار عند اظھارھم الکفر والشرك وما لایجوز علی اللہ تعالیٰ اذا لم یمکنا انکارہ۔ ص ۲ ج ۳ "﴿یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور تمام کفار سے جب ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک تھام نہ کر سکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کر دیں۔﴾

مندرجہ ذیل عبارات کی رو سے معلوم ہوا کہ قادیانیوں کے ساتھ مکمل قطع تعلق کرنا چاہئے۔ رہا یہ سوال کہ اگر کسی کا کوئی رشتہ دار قادیانی ہو اور وہ مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین کی کیا صورت ہوگی؟۔ اور اسلامی نقطہ نظر سے ایسے شخص کے بارہ میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے؟۔

چونکہ یہ سوال بہت سارے ذہنوں کی خلش کا ذریعہ ہے۔ اس لئے ذیل میں ہم مختصراً ان کو بیان کر دیتے ہیں:

اول..... اگر اس کافر و مرتد قادیانی کے ہم مذہب موجود ہوں تو اس مردار کو انہی کے سپرد کر دیا جائے۔ اس صورت میں کسی مسلمان کو اس کی تجہیز و تکفین میں شرکت کرنا درست نہیں۔

دوم..... اگر اس کا کوئی ہم مذہب موجود نہیں تو ایسی مجبوری کی صورت میں ایسے شخص کو غسل اس طرح دیا جائے جیسے ایک ناپاک کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور اسے ایک کپڑے میں لپیٹ دیا جائے۔ مگر ان میں سے کسی کام میں بھی سنت کی رعایت نہ کی جائے۔ بلکہ یہ سارے کام سر سے بوجھ کو اتارنے کے لئے انجام دیے جائیں۔ چنانچہ درمختار علی ہامش ردالمحتار میں ہے کہ:

"فیغسلہ غسل الثوب النجس ویلفہ فی خرقة۔ ص ٦٥٧ ج ۱ "﴿اسے اس طرح (کراہت سے) غسل دیا جائے جیسے ناپاک کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور اسے کسی کپڑے میں لپیٹ دیا جائے۔﴾

اسی وجہ سے فقہاء نے لکھا ہے کہ مرتد کو مسنون طریقے سے غسل و کفن دینا ممنوع اور گناہ ہے۔ چنانچہ فتاویٰ خیریہ میں ہے کہ:

"فان راعی ماسنت العلماء علیہ فی غسل المسلم وتکفینہ ودفنہ فقد ارتکب محظوراً بلاشك لانہ ممنوع عنہ شرعاً۔ علی حامش الفتاوی الحامدیہ۔ مکتبہ حبیبہ کوئٹہ۔ فتاوی خیریہ ج ۱ ص ۲۵ "﴿اگر کسی شخص نے کسی غیر مسلم کی تجہیز و تکفین اور دفن میں علماء کے ذکر کردہ ان امور مسنونہ کی رعایت کی جو مسلمانوں کے لئے ہیں تو وہ گناہ کا مرتکب ہوا۔ کیونکہ بلاشبہ ان تمام امور کی

رعایت کفار کے حق میں ممنوع ہے۔﴾

سوم.... جس طرح کافر کو سنت کے مطابق غسل وکفن دینا جائز نہیں۔اسی طرح کسی کافر کی نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں۔جیسا کہ سورۃ توبہ میں ارشاد باری ہے کہ:

''ولاتصل علیٰ احد منهم مات ابداً ولاتقم علیٰ قبره۰ انهم کفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون۰ توبه ۸۴ '' ﴿اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر وہ منکر ہوئے اللہ اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔﴾

اس آیت کے تحت امام جصاص رازی تفسیر احکام القرآن میں لکھتے ہیں کہ:

''وحظرها (ای الصلوٰة) علی موتی الکفار الخ۰ ص۱٤٤ ج۳'' ﴿اور اس میں کفار کے موتی پر جنازہ پڑھنے کی ممانعت ہے۔﴾

پس جن مسلمانوں نے مرزائی مرتد کا جنازہ پڑھا ہے۔اگر وہ اس کے عقائد سے واقف تھے کہ یہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا ہے۔اس کی وحی پر ایمان رکھتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا منکر ہے۔اس علم کے باوجود اگر انہوں نے اس کو مسلمان سمجھا اور مسلمان سمجھ کر اس کا جنازہ پڑھا تو ان تمام لوگوں کو جو جنازے میں شریک تھے اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے۔کیونکہ ایک مرتد کے عقائد کو اسلام سمجھنا کفر ہے۔اس لئے ان کا ایمان بھی جاتا رہا اور نکاح بھی باطل ہو گیا۔ان میں سے کسی نے اگر حج کیا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا بھی لازم ہے۔چنانچہ بحر الرائق میں ہے کہ:

''والاصل ان من اعتقد الحرام حلالاً فان کان حراماً لغیره کمال الغیر لایکفرو ان کان لعینه فان کان دلیلة قطعیا کفرو الا فلا وقیل التفصیل فی العالم اما الجاهل فلا یفرق بین الحلال والحرام لعینه ولغیره وانما الفرق فی حقه انما کان قطعیاً کفر به والا فلا یکفر اذا قال الخمر لیس بحرام۰۰ الخ۰ ص۱۲۲'۱۲۳ ج۵' هکذافی ردالمختار ص۳۱۱'ج۳' والهندیه ص۲۷۲ ج۲'' ﴿(تکفیر کے باب میں) قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو شخص کسی حرام چیز کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو اور وہ شے فی نفسہ حرام نہیں (جیسے غیر کا مال) تو اسے کافر نہیں کہا جائے گا اور اگر وہ چیز فی نفسہ حرام ہے تو اس کے حلال ماننے والے کو کافر کہا جائے گا۔بشرطیکہ اس کی حرمت قطعی دلیل سے ثابت ہو (جیسے شراب' خنزیر وغیرہ) ورنہ نہیں۔حضرات علماء میں سے بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ تفصیل اس شخص کے لئے ہے جو حرام بعینہ اور حرام لغیرہ کے فرق کو سمجھتا ہو۔اس کے لئے اصول یہ ہے کہ اگر کسی امر قطعی کی حرمت کا انکار کرے تو کافر ہو جائے گا۔ورنہ نہیں۔جیسے اگر کوئی کہے کہ شراب حرام نہیں۔تو اس کو کافر کہا جائے گا۔﴾

البتہ اگر امام صاحب کو میت کا مرزائی کافر اور مرتد ہونا معلوم نہ تھا اور لاعلمی میں مسلمان سمجھ کر نماز جنازہ

پڑھادی تو ان کو تجدید ایمان وتجدید نکاح کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہی حکم ہر شخص کا ہوگا جس نے لاعلمی میں اس جنازے میں شرکت کی۔ البتہ بے احتیاطی ہوئی۔ کیونکہ تحقیق نہیں کی گئی۔ اس لئے توبہ واستغفار کریں۔

چہارم...... مسنون طریقے سے کافر کو دفن کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ بلکہ ایسے شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ہی جائز نہیں۔ چنانچہ درمختار علی ہامش ردالمختار میں ہے کہ:

”واما المرتد فيلقى فى حفرة كالكب هكذا فى الهندية · ص۲۰۷' ج۱' ص۱٦٠ ج۱“

﴿اور (مرتد کی میت) کو کتے کی طرح ایک گڑھے میں پھینک دیا جائے۔﴾

مزید علامہ ابن عابدینؒ شامی میں لکھتے ہیں کہ:

”ويكره ان يدخل الكافر فى قبر قريبه المسلم ليدفنه · حوالہ مذكوره بالا“ ﴿کسی کافر کو اپنے قریبی رشتہ دار مسلمان کی قبر میں (دفن کرنے کی غرض سے) اترنا بھی ممنوع ہے۔﴾

کفایہ شرح ہدایہ میں ہے کہ:

”لان الموضع الذى فيه الكافر ينزل فيه اللعن والسخط والمسلم يحتاج الىٰ نزول الرحمة فى كل ساعة فينزه قبره من ذالك · ص۹۵ ج۲“ ﴿چونکہ کافر کی قبر پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور لعنت برستی رہتی ہے اور مسلمانوں کو تو ہر لحہ رحمت الٰہی کے نزول کی ضرورت ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے قبرستان کو اس کافروں کے دفن سے پاک رکھا جائے۔﴾

فتح القدیر میں بھی ہے کہ اگر کوئی مسلمان مرجائے اور اس کا قریبی رشتہ دار کافر ہو۔ پھر وہ کافر اپنے رشتہ دار کی میت کو لے کر قبر میں نہ اترے۔ بلکہ عام مسلمان یہ کام انجام دیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

”وينبغى ان لايلى ذالك منه بل يفعله المسلمون ص۹۵ ج۲' هكذا فى الهندية · ص۱٦٠ ج۱' والبحر الرائق ص۱۹۱ ج۲ وبدائع الصنائع ص۳۱۹ ج۱“ ﴿اور وہ (کافر) اس کے دفن کا متولی نہیں بن سکتا۔ بلکہ اس کے بجائے عام مسلمان ہی اس کو دفن کریں۔﴾

اسی لئے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ کافروں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہی نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ان کو علیحدہ دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ فتاویٰ خیریہ میں ہے کہ:

”وقال عقبة بن عامر و واثلة بن الاسقع يتخذ لها قبر علحدة وهو احوط · فتاوى خريه علىٰ حامش فتاوى حامديه ج۱ ص۲٦“ ﴿عقبہ بن عامر اور واثلہ بن اسقع کہتے ہیں کہ ان کے دفن کی جگہ علیحدہ ہونی چاہئے۔﴾

ان عبارات سے واضح ہوجاتا ہے کہ کافر و مسلمان کا ایک ساتھ دفن کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ اب صورت مسئولہ

میں چونکہ ایک کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا ہے اور کافروں پر لعنت برستی ہے جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جس کا ذکر مندرجہ بالا سطور میں آ چکا ہے۔ اس لئے اس نعش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال دینا چاہئے۔

چنانچہ امام بخاریؒ نے اپنی جامع بخاری میں نبش قبور مشرکین کے متعلق ایک ترجمۃ الباب قائم کیا ہے۔ اس کے تحت متعدد احادیث لائے ہیں۔ ملاحظہ ہو بخاری ص ۶۱ ج ا۔ ان احادیث کے تحت فقیہ العصر حضرت امام ابوحنیفہؒ وقت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ رقمطراز ہیں:

''قوله نبش قبور المشركين اى دون غيرها من قبور الانبياء واتباعهم لمافى ذالك من الاهانة لهم بخلاف المشركين فانه لاحرمة لهم. لامع الدرادى ص ۳۹۵ ج ۲ ''﴿مشرکین کی قبریں اکھاڑ دی جائیں۔ اس لئے کہ (اسلام میں) ان کا کوئی احترام نہیں۔ بخلاف انبیائے کرام اور ان کے متبعین کے کہ اس میں ان کی توہین ہے۔﴾

دوسری جگہ ارقام فرماتے ہیں:

''واما الكفرة فانه لاحرج فى نبش قبورهم اذلا حرج فى اهانتهم. ''﴿البتہ کفار کی قبریں اکھاڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ ان کی توہین کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔﴾

مزید آگے لکھتے ہیں کہ:

''وان كانت قبور المشركين فينبغى ان ينبش لانها محل العذاب. ص ۳۹۶ ج ۲ ''﴿اور اگر مشرکین کی قبریں ہوں تو ان کو اکھاڑ دینا چاہئے۔ کیونکہ وہ محل عذاب ہے۔﴾

اس طرح کی عبارات فتح الباری ص ۲۲۷ ج ا اور عمدۃ القاری ص ۳۵۰ ج ۲ میں بھی مذکور ہیں۔ فقہ کی مشہور کتاب مراقی الفلاح میں ہے:

''واما اهل الحرب فلا بأس بنبشهم احتيج اليه ص ۳۷۱ هكذا فى عمدة الفقه ص ۵۳۶ ج ۳ ''﴿اگر ضرورت ہو تو حربی کفار کی قبریں اکھاڑ دی جائیں۔﴾

مندرجہ بالا تمام عبارات کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس مرزائی مرتد کی نعش کا مسلمانوں کے قبرستان سے نکالنا ضروری ہے۔

فقط: واللہ اعلم! کتبہ عبداللہ کلام عفی عنہ

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵

بشکریہ بینات کراچی اپریل ۱۹۸۶ء

خاتم النبیین لا نبی بعدی
فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام
شائع کردہ!
حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیات حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے بارہ میں زعمائے ملت کے اہم ترین فتوے جو حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم نے عرب و عجم کے علماء کرام سے محنت شاقہ سے حاصل کیے اور اگست ۱۹۹۴ء میں کتابی شکل میں ان کو شائع کیا۔ کتابی شکل میں شائع کرتے وقت اس کا نام ''فتاویٰ حیات مسیح علیہ السلام'' رکھا گیا پیش خدمت ہے۔ اس میں چودہ ملکوں کے ۲۹۱ علماء کرام کے فتویٰ جات ہیں۔ (مرتب)

وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ، رئیس ریاستہ البحوث العلمیہ
والافتاء والدعوۃ والارشاد الریاض ،ممبر مجلس شوریٰ سعودی عرب
جناب فضیلت مآب الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کا فتویٰ

۱...... حیات مسیح علیہ السلام کا منکر کافر ہے

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی عبدہ و رسولہ و خیرتہ من خلقہ محمد بن عبداللّٰہ و علی آلہ و صحبہ و من سار سیرتہ واھتدی بھداہ الی یوم الدین۔

اما بعد: فقد وردنا سوال من باکستان بافضاء الاخ فی اللّٰہ الشیخ منظور احمد رئیس الجامعۃ العربیہ والناظم الاعلیٰ للادارۃ المرکزیۃ للدعوۃ والارشاد جنیوت باکستان الغربیۃ وھذا نص السوال۔

السوال!

ماقول السادۃ العلماء الکرام فی حیاۃ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام و رفعہ الی السماء بجسدہ العنصری الشریف، ثم نزولہ من السماء الی الارض قرب یوم القیامۃ وان ذلک النزول من اشراط الساعۃ. وما حکم من انکر نزولہ یوم القیامۃ وادعی انہ صلب ولکنہ لم یمت بذلک بل ھاجر الی کشمیر و عاش فیھا طویل ومات فیھا بموت طبعی وانہ لا ینزل قبل الساعۃ افتونا ماجورین۔ (انتھی)

سوال

ہمارے مخلص بھائی مولانا منظور احمد چنیوٹی پرنسپل جامعہ عربیہ و ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ مغربی پاکستان کی طرف سے ہمیں ایک سوال پہنچا ہے جس کا اصل متن یہ ہے۔

علماء کرام کا کیا فتویٰ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور جسم مبارک کے ساتھ آسمان پر تشریف لے جانے اور قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے متعلق، نیز کیا آپ کا آسمان سے دنیا میں تشریف لانا واقعی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے؟ اور جو ان کے قیامت کے قریب نزول کا منکر ہو اس کا کیا حکم ہے، نیز جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا تھا لیکن اس سے تو آپ کی موت واقع نہ ہوئی البتہ آپ وادی کشمیر کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے اور وہاں پر کافی زندگی گزاری اور وہیں اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے اور یہ کہ اب وہ قیامت کے قریب آسمان سے نہیں اتریں گے، ہمیں اس بارے میں فتویٰ عنایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائیں۔

الجواب!

وباللّٰہ المستعان و علیہ التکلان ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

قد تظاهرت الادلة من الكتاب والسنة على ان سيدنا عيسى بن مريم عبده و رسوله قد رفع الى السماء بجسده الشريف و روحه وانه لم يمت ولم يقتل لم يصلب وانه ينزل فى آخر الزمان فيقتل الدجال، و يكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية ولا يقبل الا الاسلام۔

وثبت ان ذلک النزول من اشراط الساعة وقد اجمع علماء الاسلام الذين يعتد باقوالهم على ماذکرنا، و انما اختلفوا فى التوفى المذکور فى قول الله عزوجل اذ قال الله يا عيسى انى متوفيک و رافعک الى۔ (آل عمران ۵۵)

على اقوال

احدها ان المراد بذلک وفاة الموت لانه الظاهر من الاية بالنسبة الى من لم يتامل بقية الادلة ولان ذلک قد تكرر فى القرآن الكريم بهذا المعنى مثل قوله تعالى قل يتوفكم ملک الموت الذى و كل بكم. (سجدة ۱۱) و قوله سبحانه و تعالىٰ.

ولو ترى اذيتو فى الذين كفروا الملئكة (انفال ۵۰) و آيات اخرى قد ذكر فيها التوفى بمعنى الموت و على هذا المعنى يكون فى الايات تقديم و تاخير۔

القول الثانی

معناه القبض، نقل ذلک ابن جرير فى تفسيره عن جماعة من السلف، و اختاره و رجحه على ماسواه و عليه فيكون معنى الاية انى قابضک من عالم الارض الى عالم السماء وانت حى و رافعک الى، ومن هذا المعنى قول العرب "توفيت مالى من فلان اى قبضة كله وافيا."

القول الثالث

ان المراد بذلک وفاة النوم لان النوم يسمى وفاة.

وقد دلت الادلة على عدم موت عليه السلام فوجب حمل الاية على وفاة النوم جمعا بين الادلة كقوله سبحانه.

وهو الذى يتوفكم بالليل (انعام ۶۰) وقوله عزوجل.

الله يتوفى الانفس حين موتها والتى لم تمت فى منامها فيمسک التى قضى عليها الموت ويرسل الاخرىٰ الى اجل مسمى۔ (زمر ۴۲)

والقولان الاخيران ارجح من القول الاول، وبكل حال فالحق الذى دلت عليه الادلة البينة و تظاهرت عليه البراهين انه عليه الصلوٰة والسلام رفع الى السماء حيا وانه لم يمت بل لم يزل عليه السلام حيا فى السماء الى ان ينزل فى آخر الزمان و يقوم باداء المهمة التى اسندت اليه، المبينة فى الحاديث الصحيحة الثابتة عن محمد رسول الله ﷺ ثم يموت بعد ذلک الموته التى كتبها الله عليه ومن هنا يعلم ان تفسير التوفى بالموت قول ضعيف مرجوح.

واما من زعم انه قد قتل او صلب فصريح القرآن يرد قوله و يبطله و هكذا قول من قال انه لم يرفع الى السماء و انما هاجر الى كشمير و عاش بها طويلا ومات فيها بموت طبعى وانه لا ينزل

قبل الساعة و انما یاتی مثله فقوله ظاهر البطلان بل هو من اعظم الفدية على الله و الكذب عليه و على رسوله ﷺ و هكذا قول من قال انی آت واودی هذه المهمة كالقادیانی فقوله من اوضح الكذب فان المسيح عليه الصلوٰة والسلام لم ينزل الى وقتنا هذا وسوف ينزل في مستقبل الزمان كما اخبر بذلک رسول الله ﷺ و مما تقدم يعلم السائل و غيره ان من قال ان المسيح قد قتل او صلب او قال انه هاجر الى كشمير ومات بها موتا طبعيا ولم يرفع الى السماء او قال انه آت او یاتی مثيله وانه ليس هناک مسیح ینزل من السماء فقد اعظم على الله الفدية.

بل هو مكذب لله و رسوله ﷺ ومن كذب الله ورسوله فقد كفر.

والواجب ان يستتاب من قال مثل هذه الاقوال و ان توضح له الادله من الكتاب والسنة فان تاب و رجع الى الحق والاقتل كافرا.

والادلة على ذلک كثيرة معلومة منها قوله سبحانه فی شان عیسی عليه الصلوٰة والسلام فی سورة النساء.

وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفی شک منه ط مالهم به من علم الا اتباع الظن ج وما قتلوه يقيناه بل رفعه الله اليه و كان الله عزيزا حكيمًا. (نساء ۱۵۷)

ومنها ما تواترت به الاحاديث عن رسول الله ﷺ منها.

"انه عليه الصلوة والسلام ينزل فی اخر الزمان حكما مقسطا فيقتل مسيح الضلالة و يكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية ولا يقبل الا الاسلام.

وهی احاديث متواترة مقطوعة بصحتها عن رسول الله ﷺ وقد اجمع علماء اسلام على تلقيها بالقبول والايمان بمادلت.

عليه و ذكروا ذلک فی كتب العقائد، فمن انكرها متعلقا بانها اخبار احاد لا تفيد القطع او تاولها على ان المراد بذلک تمسک الناس فی آخر الزمان باخلاق المسيح عليه السلام من الرحمة و العطف واخذ الناس بروح الشريعة و مقاصدها ولبابها. لا بظواهرها فقوله ظاهر البطلان، مخالف لما عليه آئمة الاسلام بل هو صريح في رد النصوص الثابتة المتواترة و جناية على الشريعة الغراء.

وجراة شنيعه على الاسلام و اخبار المعصوم عليه الصلوة والسلام و تحكيم للظن والهوى و خروج عن جادة الحق والهدى لا يقدم عليه من له قدم راسخ فی علم الشريعة و ايمان صادق بمن جاء بها و تعظيم لا حكامها و نصوصها، والقول بان احاديث المسيح اخبار احاد لا تفيد القطع قول ظاهر الفساد لانها احاديث كثيرة مخرجة فی الصحاح، والسنن، والمسانيد، متنوعة الا سانيد والطرق متعددة المخارج، وقد توفرت فيها مشروط التواتر، فكيف يجوز لمن له ادنى بصيرة فی الشريعة ان يقول باطراحها و عدم الاعتماد عليها ولو سلما انها اخبار احاد فليس كل الاخبار الا حاد لا تفيد القطع بل الصحيح الذی عليه اهل التحقيق من اهل العلم.

ان الاخبار الا حاد اذا تعددت طرقها و استقامت اسانيدها و سلمت من المعارض

المقاوم تفيد القطع، والاحاديث في هذا الباب بهذا المعنى فانها احاديث مقطوعة بصحتها متعددة الطرق والمخارج و ليس في الباب مايعارضها فهي مفيدة للقطع، سواء قلنا انها متواترة او اخبار احاد، وبذلک يعلم السائل و غيره بطلان هذه الشبهة وانحراف قائلها عن جادة الحق والصواب واشنع من ذلک واعظم في البطلان والجراة على الله سبحانه و تعالى و على رسوله ﷺ قول من تاولها على غير مادلت عليه الادلة، فانه قد جمع بين تكذيب النصوص وابطالها و عدم الايمان بما دلت عليه السنة من نزول عيسى عليه السلام.

وحكمه بين الناس بالقسط و قتله الدجال و غير ذلک مما جاء في الاحاديث وبين نسبة الرسول ﷺ الذى هو انصح الناس واعلمهم بشريعة الله الى التمويه والتلبيس وارادة غير مايظهر من كلامه و تدل عليه الفاظه يجب ان ينزه عنه مقام رسول الله ﷺ وهذا القول يشبه قول الملاحدة الذين نسبوا الرسل عليهم الصلاة والسلام الى التخييل والتلبيس لمصلحة الجمهور وانهم ما ارادوا مما قالوا الحقيقة و قدرد عليهم اهل العلم والايمان و ابطلوا مقالتهم بواضح الحجة و ساطع البرهان فنعوذ بالله من زيغ القلوب والتباس الامور و معضلات الفتن و نزعات الشيطان.

ونساله عزوجل ان يعصمنا والمسلمين من طاعة الهوى والشيطان انه على كل شئ قدير. ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم و نرجو ان يكون فيما ذكرناه مقنع للسائل وايضاح الحق والحمد لله رب العالمين و صلى الله وسلم على عبده و رسوله محمد و آله واصحابه اجمعين.

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ)

اس اہم سوال کا جواب اللہ کے بھروسہ اور اس کے توکل پر شروع کیا جاتا ہے اس لیے کہ اس کی توفیق کے بغیر نہ تو کسی معصیت سے بچا جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی کام کیا جا سکتا ہے۔

قرآن و حدیث سے اس چیز پر دلائل واضح ہو چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور یہ کہ آپ اپنے جسم عنصری اور روح دونوں کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں، نیز یہ کہ آپ نے نہ وفات پائی ہے نہ ہی قتل کیے گئے ہیں، نہ ہی آپ کو سولی پر چڑھایا گیا ہے، بلکہ آپ آخری زمانہ میں اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور صرف مذہب اسلام کو ہی قبول کریں گے اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ کا آسمان سے نازل ہونا علامات قیامت میں سے ہے۔

اور جن علماء کے اقوال کا اعتبار کیا جاتا ہے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے انھوں نے اس پر اجماع کیا ہے۔ البتہ لفظ "توفی" کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں مذکور ہے۔ "جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو" اس کے متعلق چند اقوال ہیں۔

<u>پہلا قول</u>...... اس سے مراد "موت" ہے اس لیے کہ آیت کا ظاہری معنی یہی معلوم ہوتا ہے، یہ اس کے نزدیک ہے جس نے بقیہ دلائل میں غور نہ کیا ہو، اس لیے کہ قرآن کریم میں یہ لفظ اسی معنی میں کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"تو کہہ قبض کر لیتا ہے تم کو فرشتہ موت کا جو تم پر مقرر ہے۔" ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "اگر تو

دیکھے جس وقت جان قبض کرتے ہیں کافروں کی فرشتے" ایسے ہی دیگر آیات ہیں ان میں توفی بمعنی موت ہی لیا گیا ہے، تو اس صورت میں آیات میں تقدیم وتاخیر ماننی ہوگی۔

دوسرا قول "توفی" کا معنی "قبض" کرنا ہے، ابن جریرؒ نے اپنی تفسیر میں سلف صالحین کی ایک جماعت سے یہی معنی نقل کیا ہے اور اسی قول کو پسند کرتے ہوئے اس کو تمام اقوال پر ترجیح دی ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ بنا "ضرور ضرور میں آپ کو قبض کر (کھینچ) لوں گا اپنی طرف، اور اسی قبیل سے عرب کا مقولہ ہے "توفیت مالی من فلان" کہ میں نے اس سے اپنا مال پورا پورا لے لیا کہ اس کے ذمہ اس مال میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد نیند والی وفات ہے اس لیے کہ نیند کا نام بھی وفات رکھا جاتا ہے۔

اور چونکہ ابھی تک آپ کی وفات نہ ہونے پر دلائل بالکل واضح ہو چکے ہیں اس لیے آیت کو نیند والی وفات کے معنی پر محمول کرنا ضروری ہو گیا، تاکہ دلائل کے درمیان اتحاد و یگانگت پیدا ہو سکے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اور "وہی ہے کہ قبضہ میں لے لیتا ہے تم کو رات میں" ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں جب وقت ہو ان کے مرنے کا، جو نہیں مریں ان کو کھینچ لیتا ہے ان کی نیند میں پھر رکھ چھوڑتا ہے جن پر مرنا ٹھہرا دیا ہے اور بھیج دیتا ہے اوروں کو ایک وعدہ مقرر تک۔"

اور آخری دونوں قول پہلے قول کی بہ نسبت زیادہ راجح ہیں، بہر صورت درست چیز جس پر واضح دلائل آشکارہ اور قائم ہو چکے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور وہ مرے نہیں ہیں بلکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ موجود ہیں، یہاں تک کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر زمانہ میں اتریں گے، اور حضور ﷺ سے ثابت شدہ احادیث صحیحہ ہیں جو فریضہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ سونپا گیا ہے اس کو نبھائیں گے، اس کے بعد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی طبعی موت سے وفات پائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے لکھی ہوئی ہے۔ یہاں سے یہ بات واضح ہو گی کہ "توفی" کا معنی موت سے کرنا مرجوح اور ضعیف قول ہے۔

اور جس نے یہ گمان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا گیا ہے اور انہیں سولی پر چڑھا کر مار دیا گیا ہے، تو قرآن مجید کی واضح آیات اس کے قول کی تردید کرتی ہیں، اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آپ کو آسمانوں پر نہیں اٹھایا گیا بلکہ وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے تھے اور وہیں کافی مدت گزارنے کے بعد اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور یہ کہ آپ قیامت کے قریب نازل نہیں ہوں گے بلکہ آپ کا کوئی مثیل آئے گا تو اس کے قول کا بطلان بھی باطل ظاہر ہے اور یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا گیا ہے اور اس کے رسول ﷺ پر ایک جھوٹ کسا گیا ہے۔ اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آنے والا میں ہی ہوں اور یہ فریضہ میں سرانجام دوں گا، جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے تو اس کا قول بھی بالکل واضح طور پر باطل ہے اس لیے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابھی نازل نہیں ہوئے اور آپ زمانہ مستقبل میں ضرور نازل ہوں گے۔ جیسا کہ اس حقیقت کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی ہے اور ہماری اس گذشتہ وضاحت سے سائل اور دوسرے احباب کو یہ بات بالکل کھل کر معلوم ہو چکی ہوگی کہ جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قتل کر دیے گئے ہیں، یا آپ سولی پر چڑھا دیے گئے ہیں یا یہ کہ آپ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے ہیں اور وہیں آپ اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور آپ آسمانوں پر نہیں

اٹھائے گئے، یا جس نے کہا کہ مسیح تو آ چکے ہیں یا ان کا مثیل آئے گا اور یہ کہ ایسا کوئی مسیح نہیں ہے جو آسمان سے نازل ہو، تو اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا ہے۔

بلکہ وہ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرنے والا ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرے تو تحقیق وہ کافر ہو گیا۔

اور ضروری ہے کہ اس قسم کے دعویٰ کرنے والے سے توبہ کرائی جائے، اور اس پر کتاب وسنت سے دلائل واضح کیے جائیں۔ پس اگر وہ توبہ کر لے اور اپنے قول سے رجوع کر کے حق کی طرف آ جائے تو بہتر ہے ورنہ اسے کافر گردانتے ہوئے قتل کر دیا جائے گا۔

باقی حیات عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دلائل بکثرت موجود ہیں۔ ان میں سے چند ایک تحریر کیے جاتے ہیں۔ سورۃ نساء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد باری ہے:۔

''اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا ولیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے، اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، کچھ نہیں ان کو اس کی خبر، صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور اس کو قتل نہیں کیا۔ بیشک، بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔''

اسی طرح حضور ﷺ کی وہ احادیث جو تواتر کے ساتھ آپ سے ثابت ہیں، ان میں سے آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

''کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر زمانہ میں عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے۔ پس آپ مسیح دجال کو قتل کر دیں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو مار دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور صرف مذہب اسلام ہی قبول کریں گے۔''

یہ متواتر احادیث ہیں اور ان کے رسول اللہ ﷺ کا صحیح کلام ہونے پر پختہ یقین کیا گیا ہے اور علمائے امت نے ان احادیث کے مفہومات کے قابل یقین ہونے اور ان کے اوپر ایمان لانے پر اجماع کیا ہے۔

پس جس نے یہ بہانہ بناتے ہوئے ان احادیث کا انکار کیا ہے کہ یہ احادیث خبر واحد کا درجہ رکھتی ہیں۔ جو یقین کا فائدہ نہیں دے دیتیں یا ان کی تاویل یہ کرے کہ ان سے مراد یہ ہے کہ لوگ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شفقت اور نرم دلی والے اخلاق کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے، اور ان پر عمل پیرا ہوں گے، اور لوگ شریعت کی روح اور اس کے اصل مقصود کو پالیں گے اور یہ کہے کہ ان کے ظاہری معنی پر اڑے رہنا درست نہیں، تو اس کا یہ قول بالکل باطل اور ائمہ دین کے مذہب کے کلیتہً خلاف ہے بلکہ یہ تو نصوص قطعیہ متواترہ جو اس ضمن میں وارد ہوئی ہیں ان کی کھلی تردید کی جسارت ہے اور صاف بے داغ شریعت کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

اور اسلام اور نبی معصوم ﷺ کی احادیث کے خلاف ایک گھناؤنی قسم کی سازش ہے۔ یہ تو اپنے وہم اور خواہش نفس کے مطابق اپنی مرضی کا فیصلہ کرنا اور حق وہدایت کے راستے سے نکلنا ہے اور جس شخص کو علم شریعت میں دسترس حاصل ہو اور اس کے لانے والے نبی ﷺ پر سچا ایمان ہو اور شریعت کی نصوص اور اس کے احکام کی تعظیم کرتا ہو تو وہ اس قسم کے دعوے کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا اور یہ کہنا کہ وہ احادیث جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق

نازل ہوئی ہیں وہ اخبار احاد کا درجہ رکھتی ہیں، یقین کا فائدہ نہیں دیتیں تو اس قول کا فساد بالکل ظاہر ہے، اس لیے کہ یہ متعدد احادیث ہیں جو صحاح ستہ، سنن اور مسانید میں موجود ہیں جو مختلف سندوں اور واسطوں سے آئی ہیں اور ان کے طرق بھی متعدد ہیں اور تواتر کی تمام شرطیں بھی ان میں موجود ہیں، تو جس آدمی کو شریعت کی تھوڑی سی بھی سمجھ بوجھ ہو وہ کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان احادیث کو چھوڑ دیا جائے اور ان پر اعتماد نہ کیا جائے اور اگر ہم مان بھی لیں کہ یہ اخبار احاد ہیں تو سب اخبار احاد ایسی نہیں ہوتیں کہ جو یقین کا فائدہ نہ دیتی ہوں بلکہ صحیح قول جس پر محققین اہل علم کا اتفاق ہے۔

وہ یہ ہے کہ اخبار احاد کے نقل کرنے کے راستے اگر متعدد ہوں اور ان کی سندیں بھی درست ہوں اور ان کی معارض احادیث بھی موجود نہ ہوں تو یہ خبریں یقین کا فائدہ دیتی ہیں، اور اس باب میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ اسی معیار کے مطابق ہیں، اس لیے کہ یہ ایسی حدیثیں ہیں کہ ان کی صحت یقینی ہے اور ان کے مخارج اور راستے بھی ایک سے زائد ہیں اس باب میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو ثابت کرنے والی احادیث سے متصادم ہو تو یہ تمام احادیث یقین کا فائدہ دیتی ہیں۔ چاہے یہ متواتر ہوں یا خبر واحد، اس تحقیق سے سوال کرنے والے صاحب اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی واضح ہو گیا کہ ان احادیث پر خبر واحد ہونے کی وجہ سے جو شبہ کیا جا رہا تھا وہ بالکل باطل ہے اور اس طرح کا دعویٰ کرنے والا حق اور صحیح راستے سے بھٹکا ہوا ہے۔

اور اس سے زیادہ گھناؤنی اور بری حرکت اس آدمی کی ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا اور قرآن وحدیث کی غلط تاویلیں کیں، اس لیے کہ اس نے ایک طرف تو ان دلائل کو جھٹلایا اور تردید کی اور دوسری طرف اس نے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وارد حدیثوں کو ماننے سے ہی انکار کر دیا جن میں آپ کے دوبارہ نازل ہونے اور لوگوں کے درمیان حق وانصاف کے مطابق فیصلے کرنے، اور دجال کو قتل کرنے اور دیگر امور کی خبر دی گئی ہے اور ساتھ ہی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سب سے بڑھ کر نصیحت کرنے والے اور شریعت کو زیادہ جاننے والے ہیں ملمع سازی کرنے اور واقعات کو خلط ملط کرنے کے ساتھ منسوب کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے جو واضح معانی معلوم ہوتے ہیں اور جن پر یہ الفاظ دلالت کرتے تھے ان کے علاوہ اور معانی مراد لیے ہیں اور یہ انتہائی قسم کا جھوٹ اور بہتان ہے اور ایسی دھوکہ بازی ہے کہ جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کو بچانا ضروری ہے اور یہ قول تو ان ملحدوں کے قول کے بالکل مشابہ ہے، جنھوں نے صرف عوام کی مصلحتوں کی خاطر انبیاء علیہم السلام کو پاگل پن اور حقیقت چھپانے والوں کے ساتھ منسوب کیا، ان کا کلام حقیقت کی بالکل عکاسی نہیں کرتا، اہل علم اور ایمان والوں نے ان کی خوب تردید کی ہے ان کے اس مقولہ کو بڑے واضح اور روشن دلائل سے باطل کیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں دلوں کے حق سے پھرنے سے اور مسائل پر شک میں پڑنے سے اور شیطان کے وسوسوں سے۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو خواہشات اور شیطان کی پیروی کرنے سے محفوظ فرمائے، بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمیں امید ہے کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے سائل کی تشفی ہو گئی ہوگی اور حقیقت کی وضاحت بھی، تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور تمام صحابہ پر۔

حرمین کے جید عالم دین علوی ابن عباس المالکی الحسنی کا فتویٰ

۲..... حیات مسیح علیہ السلام کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا

سوال..... اس بارے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ انھیں آسمان پر جسد عنصری سمیت اٹھایا گیا ہے اور وہ قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے، ان کا یہ نزول قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے اور ایسے شخص کا کیا حکم ہے جو قیامت کے قریب ان کے نزول کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ سولی پر چڑھائے گئے تھے مگر اس سے وہ فوت تو نہیں ہوئے، بلکہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے جہاں وہ طویل عرصہ زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے، اب وہ قیامت کے قریب نازل نہیں ہوں گے بلکہ ان کا مثیل آئے گا، ان سوالات کا جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔
(المستفتی منظور احمد پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ مغربی پاکستان)

جواب..... الحمد للہ اعلم بالصواب والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد و علی الآل والاصحاب والتابعین باحسان الی یوم الحساب.

امابعد! جمہور اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا شرعاً ضروری اور واجب ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اب تک زندہ ہیں۔ وہ آخری زمانے میں نازل ہو کر شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا نفاذ کریں گے اور راہ حق میں جہاد کریں گے جیسا کہ یہ بات صادق و مصدوق حضرت محمد ﷺ سے بالتواتر ثابت ہے۔

یہ عقیدہ رکھنا اس لیے واجب ہے کہ کتاب و سنت کے دلائل اس بات کی وضاحت کے لیے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں جو ہر قسم کے شک و شبہات سے بالا ہے فرمایا ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا ہے اور نہ سولی دی ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھا لیا ہے (وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه) (نساء ۱۵۷) ''اور اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔''

اور یہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہو کر عدل و انصاف پر مبنی نظام عدالت قائم فرمائیں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ کا خاتمہ کر دیں گے اس وقت دولت اس کثرت سے ہوگی کہ اسے لینے والا کوئی نہ ملے گا۔

اس قسم کی دوسری تصریحات بھی احادیث سے ثابت ہیں، جن میں ان کی زندگی، نزول اور نزول کے بعد زمین میں قیام وغیرہ کی تفصیلات مذکور ہیں یہ احادیث درجہ تواتر تک پہنچ چکی ہیں، دوسری طرف کوئی ایسی صحیح حدیث موجود نہیں جس میں آپ کی موت کا ذکر ہو، اور جس میں آخری زمانہ میں نازل ہونے کے خلاف کوئی تصریح موجود ہو، جب قرآن مجید نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اٹھایا گیا ہے، وہ قتل نہیں

ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ نے وضاحت سے فرما دیا کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے اور غیر مبہم الفاظ میں نزول کے بعد کے مفصل حالات بیان کر دیے، اب ہر مسلمان پر لازم اور واجب ہے کہ وہ اس بات کو اپنا عقیدہ بنائے، اس میں شک کرنے والا اجماع امت کی رو سے کافر قرار پائے گا، کیونکہ یہ عقیدہ اب بلا اختلاف ضروریات دین میں شمار ہوتا ہے۔ اس بارے میں گمراہ اور جاہل لوگوں کے سارے اعتراضات بے بنیاد ہیں اہل علم کو ان بے بنیاد بے ہودہ باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صحیح مذہب پر قائم رہنا چاہیے۔

یہ کہنا سراسر باطل ہے کہ آیت: انی متوفیک و رافعک الی. (آل عمران ۵۵)

''میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھا لوں گا اپنی طرف۔''

کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے وہ فوت ہوئے پھر موت کی حالت میں اٹھائے گئے۔ یہ مطلب و مفہوم علماء اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے، اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ رفع اور آخری زمانہ میں زمین پر نزول کے بعد تجھے وفات دوں گا یا تیری عمر پوری ہونے پر وفات دوں گا اس صورت میں یہ ایک اطلاع ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بتایا ہے کہ یہودی آپ کو قتل نہیں کریں گے، جیسا کہ آیت: ومطهرک من الذین کفروا. (ایضاً)

''اور پاک کر دوں گا تجھ کو کافروں سے۔''

کے مفہوم سے ثابت ہوتا ہے، رسول ﷺ خدا کی نازل فرمودہ کلام کے شارح و ترجمان تھے، اللہ کا ارشاد ہے: لتبین للناس مانزل الیهم. (نحل ۴۴)

''کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اتری ان کے واسطے۔''

آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو تشریح فرمائی ہے۔ اسی میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے، راہ حق میں جہاد کریں گے، دجال کو قتل کریں گے اور شادی کریں گے ان کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوگی وغیرہ۔

اس تفصیل سے ہر ایسے شک وشبہ کا ازالہ ہو جاتا ہے جو ان کی موت کے بارے میں کیا جاتا ہے۔ اس آیت کے اس مفہوم کی صحت کی اس سے بھی تقویت ہوتی ہے کہ آیت میں واؤ کا حرف استعمال ہوا ہے، جو درحقیقت مطلق جمع کے لیے ہوتا ہے نہ کہ ترتیب کے لیے جیسا کہ یہ آیت (واسجدی وارکعی) ''سجدہ کر اور رکوع کر'' میں ہے۔

کیونکہ رکوع سجود سے پہلے ہوتا ہے رہی یہ آیت: ''واذ قال اللّٰه یعیسی ابن مریم، انت قلت للناس اتخذونی وامی الهین من دون اللّٰه. الی قوله ذلک الفوز العظیم.'' (مائدہ ۱۱۶ تا ۱۱۹)

''اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہرا لو مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوا اللہ کے۔''

اس حصہ کو اللہ کے قول ذلک الفوز العظیم تک پڑھو۔

جس میں عیسیٰ علیہ السلام کا جواب اللہ کے اس قول میں مذکور ہے:

فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم وانت علی کل شیء شهید. (مائدہ ۱۱۷)

پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو، تو ہی تھا خبر رکھنے والا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔

تو اس میں توفی کا حقیقی معنی میں استعمال ہونے سے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نزول کے

بعد وفات آئے گی، اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے سوا ہر چیز فنا ہو جائے گی، ہر نفس کو موت کا پیالہ پینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "کل نفس ذائقہ الموت۔" (عنکبوت ۵۷)

"ہر جی کو چکھنی ہے موت۔" درحقیقت یہ آیت قیامت کے اسی منظر کا بیان ہے جس میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کا اعتراف کریں گے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، میں اسی کا بندہ ہوں۔ نہ کہ شریک و سہیم، جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے گمراہ پجاریوں کا خیال تھا، اس لیے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے وفات پا چکے ہیں، اور آیت "واذ قال اللہ یعیسی ابن مریم" مستقبل کے معنی میں استعمال ہوئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول: قال اللہ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم۔ (مائدہ ۱۱۹)

"فرمایا اللہ نے یہ دن ہے کہ کام آئے گا سچوں کے ان کا سچ۔"

یہ بھی مستقبل کے لیے ہے نہ کہ ماضی کے لیے اور قرآن مجید کی آنے والی آیت: اتی امر اللہ۔ "آ پہنچا حکم اللہ کا۔"

ماضی کے صیغے میں مستقبل کے مفہوم کی بہترین دلیل ہے، جیسا کہ تفسیر کے ائمہ ابن عباس اور امام سیوطی وغیرہما نے اس کی تصریح کی ہے، علاوہ ازیں قرآن مجید اور عربی زبان میں اس کی مثالیں بہ کثرت موجود ہیں، اس میں جیسا کہ فن نحو کے علماء کی تحقیق ہے کسی واقعہ یا بات کی تاکید مقصود ہوتی ہے، الجوہر المکنون کے مؤلف اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وصیغۃ الماضی لآت اوردوا
وقلبوا النکتۃ والقدوا

یہ بھی بڑا عجیب دعویٰ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سولی دی گئی لیکن انھیں موت نہیں آئی، جب وہ بقید حیات رہے تو پھر سولی چہ معنی دارد؟

اس پر عربی زبان میں صلب کا لفظ نہیں بولا جاتا بلکہ بے فائدہ تعلیق کہا جا سکتا ہے، قرآن کی نص قطعی کی بناء پر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سولی دیے جانے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وما قتلوہ وما صلبوہ۔ (نساء ۱۵۷)

"اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔" آپ کے ہجرت کر کے کشمیر جانے اور طبعی موت سے وفات پانے کا دعویٰ سرتاپا بے اصل و باطل ہے اس کی تاریخ کے کسی واقعہ سے کوئی تائید نہیں ہوتی، ایسے فاسد خیالات ایک گمراہ کن گروہ قادیانی کے عقائد باطلہ میں پائے جاتے ہیں، درحقیقت قادیانیت اسلام کے خلاف ایک بغاوت ہے، جس کی تائید وحمایت میں استعماری طاقت کا ہاتھ ہے۔

ان شاء اللہ یہ فتنہ جلد ہی اپنی ہلاکت و بربادی کو دیکھ لے گا اور اپنی موت آپ مر جائے گا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حررہ علوی ابن عباس مالکی

۳.....الشیخ ابوالیسیر عابدین مفتی اعظم جمہوریہ شام کا فتویٰ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہٗ۔

چونکہ فرقہ قادیانیہ سیدنا محمد ﷺ کو آخری نبی نہیں تسلیم کرتا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد خاتم النبیین کی مخالفت لازم آتی ہے۔ نیز دین اسلام کے بیشتر عقائد کا منکر ہے۔

لہذا جو شخص بھی ان کے عقائد اختیار کرے گا میں اس کے کفر کا فتویٰ دیتا ہوں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم
مفتی اعظم جمہوریہ شام، دمشق

۴...... امام کعبہ فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل کا مدلل فتویٰ

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد ﷺ.

وبعد فقد اطلعت علی ما کتبہ العلماء الافاضل فی الرد و تکفیر من انکر نزول عیسی بن مریم ولا شک انہ من انکر نزول عیسی بن مریم علیھما الصلوٰۃ والسلام بعد ما علم ماورد فیہ من الاحادیث فانہ کافر، لانہ مکذب للّٰہ ورسولہ ومن کذب اللّٰہ ورسولہ فقد کفر. وقد اشتھرت ھذہ العقیدۃ التی ھی انکار نزول عیسی علیہ السلام عند القادیانین الفرقۃ الضالۃ التی کفرت بما انزل علی محمد حیث انہ من عقیدتھم انکار نزول عیسی و زعمھم انہ مات ای موت حقیقی (طبعی) ولا شک ان ھذا کفر و ضلال.

وتکذیب لکتاب اللّٰہ، فاللّٰہ عزوجل یقول. وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم. (نساء ۱۵۷) ومن مذھب ھذہ الطائفۃ الذائغۃ ایضاً انکارھم ان محمداً خاتم النبین وھذا ایضاً کفر، لانہ تکذیب لقولہ عزوجل. ماکان محمداً با احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین. (احزاب ۴۰) حیث انہ فضیلۃ الشیخ منظور احمد جنیوتی الباکستانی طلب منی المشارکۃ فی الکتابۃ فی ھذا الموضوع فقد اجبتہ بما اعتقدہ علی سبیل الارشاد. نسالہ سبحانہ ان یعز الاسلام والمسلمین وان لایضیع قلوبنا بعداذ ھدانا.

حمد وثناء کے بعد! تحقیق جید علماء کرام نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کے انکار کرنے والے کی تردید اور اس کے کفر کے متعلق جو کچھ لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مسئلے کے متعلق جتنی احادیث وارد ہوئی ہیں ان کے ہوتے ہوئے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے نزول کا انکار کرے وہ بالکل پکا کافر ہے اس لیے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی ہے اور جو خدا اور اس کے رسول کی تکذیب کا مرتکب ہو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کا عقیدہ قادیانی گمراہ فرقہ کے ہاں بہت مشہور ہو چکا ہے، اس فرقہ نے حضور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کیا ہے، کیونکہ منجملہ ان کے عقائد فاسدہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے انکار کا عقیدہ بھی ہے اور ان کا یہ بھی گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تو بالکل کھلا کفر اور گمراہی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کو جھٹلانا ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل کا پاک ارشاد ہے:۔ ''اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا، لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے، اور اس گمراہ فرقے کے مذہب میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار بھی شامل ہے یہ بھی کفر ہے اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کی تکذیب ہے۔ محمد باپ نہیں کسی کا تمھارے مردوں میں سے لیکن رسول اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔'' چونکہ پاکستان کے مشہور عالم حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں بھی اس فتویٰ کی تحریر میں شرکت کروں لہذا میں نے اپنے عقیدہ کے مطابق خیر خواہی کے لیے جواب دے دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمائے اور ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو پھر گمراہ نہ کر دے۔ (آمین)

وصلی الله علی محمد و آله و صحبه اجمعین والحمد لله رب العالمین. (محمد بن عبداللہ السبیل)
(امام الحرم المکی ورئیس المدرسین والمراکین بالمسجد الحرام ۲۲/۱۰/۱۳۸۹ھ)

مذکورہ بالا فتویٰ کی تصدیق سعودی عرب کے مندرجہ ذیل حضرات نے بھی فرمائی۔

۴..... محمد ناصر الدین الالبانی
۵ ..... عمر محمد فلاتی مدیر دارالحدیث، مدینہ منورہ
۶..... محمد الدین احمد شیخ التفسیر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
۷..... عبدالقادر بن شیبہ الحمد فاضل ازہر یونیورسٹی مصر۔ استاذ اسلامی یونیورسٹی، مدینہ منورہ، استاذ التفسیر واصول الفقہ مسجد نبوی شریف
۸..... محمد ناظم الندوی استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
۹..... ابوبکر سکیتی مدینہ منورہ
۱۰..... یوسف محمد سلفی استاذ دارالحدیث، ومسجد نبوی مدینہ منورہ
۱۱..... محمد بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی، مدینہ منورہ
۱۲..... عبدالکریم حمواد پروفیسر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
۱۳..... عبدالغفور العباسی مہاجر مدنی، مدینہ منورہ
۱۴..... محمد شریف استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ واستاذ مسجد نبوی شریف
۱۵ ..... جواب درست ہے۔ حبیب اللہ (برائے) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی
۱۶..... قضاء کالج دمشق ومجلس علماء دمشق کے رکن

فضیلۃ الشیخ جناب محمد بدرالدین فلایلیتی کا فتویٰ

الحمد لله والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد رسول الله صلی الله علیه وعلی وآله و اصحابه اجمعین ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین.

وبعد فانی قد اطلعت علی فتوی الشیخ عبدالعزیز بن باز، فوجدتها قد قلدت الحق الصراح، والذی نومن به و نقرره فعلی المسلمین ان لایفتروا بما یفتر به اتباع الدجال القادیانی الذی حذر النبی ﷺ منه، ومن امثاله الذین یخرجون فی آخر الزمان و یدعون النبوة وهم کذابون دجالون.

وعقیدة المسلم الصحیحه ان سیدنا عیسی علیه و علی نبینا افضل الصلوٰة والسلام لا یزال فی السماء مرفوعا. مکرماً لما ینزل بعد. فهذا الذی اقرره و نومن به والله یهدی الی سواء السبیل.
(خادم العلم الشریف محمد بدرالدین الفلایلیتی استاذ قضاء دمشق کالج ورکن مجلس علماء دمشق)
(۸/ شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ الموافق ۲۰ تشرین الثانی ۱۹۶۹م)

حمد وثنا کے بعد! میں نے فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز کے مفصل فتویٰ کا مطالعہ کیا، تو میں نے یہ ایسا فتویٰ پایا جس نے خالص حق کو ثابت کر دیا ہے اور یہ وہی عقیدہ ہے جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور اسی کا اقرار بھی کرتے ہیں، اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ جس طرح قادیانی دجال کے پیروکاروں نے بہتان باندھنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس طرح کی بہتان بازی نہ کریں، اس طرح کے دجالوں سے بچ کر رہنے کا حکم حضور ﷺ نے فرمایا ہے جو دجال آخری زمانہ میں نکلیں گے اور نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ وہ کذاب اور بڑے جھوٹے ہوں گے۔

اور مسلمان کا اس بارے میں صحیح عقیدہ یہی ہونا چاہیے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور عزت کے ساتھ آپ وہیں موجود ہیں۔ ابھی تک آپ دوبارہ نازل نہیں ہوئے پس اسی عقیدہ کا ہم اقرار کرتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں۔

۱۷.....فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن بن ابی شعیب البرکاتی مراکشی کا فتویٰ

الحمد للّٰہ لقد اطلعت علی ماکتبه علماء الاسلام من الرد علی الطریقة القادیانیة وانی لا اید جمیع ماکتبه العلماء فی رد هذه الدعوة المناقضة للکتاب والسنة وکل من کذب بنزول المسیح فی آخر الزمان و انه سیحکم بشریعه محمد ﷺ وکذب فی انه ماقتل ولا صلب ولکن رفعه اللّٰه الیه فهو مرتد عن الاسلام.　　(کتبہ عبدالرحمٰن بن ابی شعیب سامحہ اللہ)

(۱۲/ ذی القعدہ ۱۳۸۷ھ، ۱۲ فروری سنہ ۱۹۶۸م)

الحمد للہ کہ قادیانی مذہب کے متعلق جو کچھ علماء اسلام نے لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے اور میں علماء کرام کی ان تمام عبارات کی تائید کرتا ہوں جو انھوں نے مرزا قادیانی کی قرآن وسنت سے متصادم دعوت کے رد میں لکھی ہیں اور جو شخص حضرت عیسیٰ کے آخری زمانہ میں نزول اور شریعت محمدی کے مطابق آپ کے فیصلے کرنے کا انکار کرے یا قرآن کریم کی اس آیت پر یقین نہ رکھے جس میں فرمایا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے ہیں نہ سولی پر چڑھائے گئے بلکہ اللہ نے اپنی طرف انھیں بلا لیا ہے، تو وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہو گیا۔

۱۸.....فضیلۃ الشیخ مصطفیٰ کمال التازری رئیس الشوؤن الدینیہ تیونس کا فتویٰ

انی احمد اللّٰه علی هذه الجهود الموفقة التی یقوم بها نخبة من ابناء باکستان لانکار المزاعم الباطلة والاکاذیب التی تقوم بها و تروجها الفرقة القادیانیة بهذه البلاد و بقی بلدان العالم الاسلامی اعانهم اللّٰه علی الاسلام.　　(مصطفیٰ کمال التازری تیونس)

پاکستان کے جید علماء نے قادیانی فرقہ کے کفریہ عقائد کی تردید کے لیے جو کامیاب کوششیں کی ہیں میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں یہ فرقہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں اپنے غلط خیالات اور جھوٹے دعوے پھیلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان علماء کرام کی اسلام کی حفاظت کے لیے کی جانے والی کوششوں میں مدد فرمائیں۔

۱۹.....فضیلۃ الشیخ یوسف السید ہاشم الرفاعی وزیر دولۃ الکویت کا فتویٰ

الجواب هو ما قاله فضیلة الشیخ عبدالعزیز بن عبداللّٰه بن باز واخر انه علماء الملة المخلصون.　　(یوسف السید ہاشم الرفاعی وزیر دولۃ الکویت)

جو فتویٰ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اور ان کے رفقاء مخلص علماء نے دیا ہے وہی صحیح ہے۔

۲۰.....فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف مفتی اعظم مصر وممبر مجلس تاسیسی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کا فتویٰ

فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف ازہر یونیورسٹی سے فراغت کے بعد اپنے ملک کے مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے، جلالت شان کی بناء پر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی مجلس تاسیسی کے رکن منتخب کیے گئے، آپ مکہ مکرمہ کے ایک ہوٹل میں قیام پذیر تھے کہ اس دوران مؤلف کتاب ''فتویٰ حیات مسیح'' مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ نے موصوف سے مندرجہ ذیل فتویٰ تحریر کرایا۔ جناب مخلوف نے فتویٰ تحریر کرنے سے پہلے خود اپنا مختصر تعارف بھی کرا دیا جو کہ الحمد

فدان کی تاریخ کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ ذیل میں موصوف کا تعارف اور فتویٰ کی عبارت نقل کی جاتی ہے۔

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ والاسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین و علی آلہ و صحبہ اجمعین و بعد.

مختصر ترجمۃ فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف صاحب الفتاوی الشرعیہ والفتوی بکفر القادیانیۃ مولدہ و حیاتہ العلمیہ ھوالشیخ حسنین محمد حسنین مخلوف الحنفی الازھری المولود فی یوم السبت ٦ مایو ١٨٨٠م بالقاھرۃ، و والدہ شیخ من شیوخ الازھر، فضیلۃ الشیخ محمد حسنین مخلوف العدوی، المالکی الازھری، تلقی المترجم علومہ بالازھری الشریف، بعد ان حفظ بہ القرآن الکریم وجودہ فی الحادیۃ عشر من عمرہ، ونال شھادۃ العالمیۃ الازھریہ بتفوق فی ١٩١٤م و عین قاضیا بالمحاکم الشرعیۃ فی عام ١٩١٦م ما زال برقی حتی عین رئیسا بحکمۃ الا سکندریہ الشرعیہ فی عام ١٩٤١م، ثم رئیسا للتفتیش الشرعی فی عام ١٩٤٢م ثم عین نائبا للمحکمۃ العلیا الشرعیۃ فی عام ١٩٤٤م، ثم مفتیا للدیار المصریۃ فی عام ١٩٤٥م وعین عضوا فی جماعۃ کبار العلماء عام ١٩٤٨م، وانتھت مرۃ خدمۃ ببلوغہ السنین سنۃ فی ٥ مایو سنۃ ١٩٥٠م لم اعید للافتاء بعد سنہ و نصف لمدۃ سنتین لم.

بانتھا تھا ترک وظیفۃ الافتاء، واشغل بالتدریس والتالیف والازال کذلک للأن، وکان تعیینہ بالافتاء فی المرۃ الاولیٰ، والثانیہ فی عھد الملک فاروق.

رآیۃ فی طائفۃ القادیانیہ

کتب سماحۃ الاستاذ الشیخ حسنین مخلوف، مفتی دیار المصریۃ السابق، و عضو جماعۃ و عضو جماعۃ کبار العلماء بالازھر الشریف و عضو المجلس التاسیسی لرابطہ العالم الاسلامی بمکۃ المکرمہ و عضو مجمع البحوث الاسلامیہ بالا زھر الشریف فی فتاویہ.

مانصہ!

الطائفۃ القادیانیۃ من الفرق الزائغۃ المنشقۃ عن الاسلام اسسھا المیرزا غلام احمد فی القرن التاسع عشر فی الھند، وقد ذکر المترجم تاریخہ او مما قالہ انہ قدا صیب فی شبابہ بمرض ھستیریا و نوبات عصبیۃ عنیفۃ، وکان یتداوی من ھذا المرض ببعض المشروبات المسکرۃ وقد زعم فی کتابہ براھین احمدیہ انہ مکلف من اللّٰہ تعالیٰ باصلاح الخلق علی نھج المسیح عیسی ابن مریم علیہ السلام وان لہ الھامات و مکاشفات و ان من یحضر الی قادیان یدی الأیات السماویہ الخوارق.

ودعا الجمعیات الاسلامیۃ بالھند الی المناداۃ بفضل الانجلیز.

وان الجھاد ضدھم حرام و انھم نعمۃ عظیمۃ علی البشر من اللّٰہ.

وقال انہ نشر خمسین الف کتاب و رسالہ فی اعلان فضلھم وانھم منہ علی المسلمین، وانہ یجب طاعتھم بل صرح بانہ من خدامھم.

وطلب منھم ان یعاملوا اسرتہ بالھند بالعطف والرعایۃ ماداموا من غرس الانجلیز الی آخر ھذہ العبارات الدنیئۃ، و تدرج فی الدعوی الی ان زعم ان روح المسیح علیہ السلام قد حلت

فيه وان ما يتحدث به هو كلام الله كالقرآن الكريم والتوراة.

وان دمشق التي ينزل فيها المسيح عيسى عليه السلام في آخر الزمان هي في القاديان المكني عنها بالمسجد الاقصى.

وهي الثالثة بعد مكة والمدينة و يسميها (الربوة) وان الحج اليها فريضة.

وانه مما قد اوحى الله اليه بما يربو على عشرة الاف آية وان من يكذبه كافر. وقد شهد له القرآن بالنبوة وكذلك الرسول ﷺ وقد صرح بموت المسيح عيسى عليه السلام و دفنه في كشمير و عين قبره فيها تلك هي عقيدته و عقيدة اتباعه الضالين المنحرفين.

ويقولون ان من لايدخل في بيعته فهو كافر وكذلك امتنع ظفر الله خان (القادياني وزير الخارجية من اتباعه عن الصلاة على جثمان محمد على جناح مؤسس باكستان) الكفر والضلال بل زعم انه مقدم على سائر الانبياء وان الله اوحى اليه فقوله.

ياقمر، ياشمس انت مني وانا منك.

انت مني وانا منك ظهورك ظهوري يحمد الله من عرشه و يمشي اليك الى آخر اكاذيبه الصارخه و ضلالاته الفاحشة وقد فضحه شاعر الهند العظيم العلامة الدكتور محمد اقبال ورد على جواهر لال نهرو رئيس وزراء الهند الذى (كان) يعطف على القاديانية في بلاده وفي باكستان لغلوهم في مناهضة الاسلام والنبوة المحمديه و محاربتها.

وكذلك صديقنا العلامه السيد ابو الحسن على الندوى والعلامة السيد ابو الاعلى المودودى والاستاذ الاكبر الشيخ الخضر شيخ الازهر في ثلاث رسائل صدرتاها برسالة هامة في تاريخ و تعاليم هذا المارق بمن الاسلام هو و كل من يتبعه في مزاعمه و ضلالاته، وقد اطلعنا على كتابه التبليغ ومافيه من كفر و ضلال و كذب على الله والانبياء.

وقد اطلعنا ايضا على مافى كتابه من تزلف ونفاق للانجليز و حكام الهند آن ذاك الى ابعد حدو لقد عرفنا كل المعرفة اخاسيسه و رذالله في هذا الكتاب، ولما هلك الميرزا غلام احمد القادياني في ۲۶ مايوسنه ۱۹۰۸م و خلفه صديقه الحميهم في الضلال.

(حکیم نورالدین صاحب تصدیق براہین احمدیہ)

في دعاويه و مفترياته ثم توفي في ۱۳ مارس سنه ۱۹۱۴م و استخلف قبل موته (بشير الدين محمود) اكبر ابناء موسس الطائفة الضالة، وللقاديانيه فرع اللاهورى يتزعمه الضال محمد على صاحب ترجمة القرآن باللغه الانجليز به وله مؤلفات كثيرة وهو بلقب غلام احمد بالمسيح الموعود وله الحاد في ترجمة القرآن وهي ترجمة كاذبة ضالة، نحذر المسلمين منها عامة، فانها تحريف والحاد و كذب و تضليل وقد اعتمد عليها اعداء الاسلام من الطوائق المنشقة عن الاسلام و من المستشرقين و بعض المبشرين الكاذبين الجانين على الاسلام، ومن هذا يعلم كفر الطائفة القاديانية و كفر زعيمها الضال.

رائي القادياني في المسيح والفتوى الشرعية الاسلامية بكفر القادياني.

لقد كتبت جريدة مبنى الشرق بمصر مــ ـــن ماياتي.

لقد استغلت الجماعة الاحمدية بالهند رءا با لاحد الشيوخ الازهريين زعم فيه وفاة المسيح عيسى عليه السلام فاذا عت ان علماء الازهر افتوا بالاجماع بموت المسيح عيسى عليه السلام يريدون بذلك تايد الميرزا غلام احمد القادياني بانه هوالمسيح المنتظر لان المسيح قدمات و حلت روحه في غلام احمد ولما هال الامر علماء الاسلام طلبوا بيانا من مبعوث المؤتمر الاسلامي والازهر هناك فبادر بارساله اليهم و ترجموه الى الارديه ونشر في صحف الهند الاسلامية وهو بالطبع يخالف راى ذلك الشيخ وجماعة المسلمين بالاجماع واحالت الجريدة علينا هذا السوال فكتبنا الجواب عليه.

بما ياتي بالحرف راجع في فتاوانا ج ١ ص ٩٠ وما بعدها.

ان مما تظاهرت عليه اوله العقل والنقل واجمعت عليه الرسالات السماوية ان اللّٰه تعالٰى واحد لا شريك له له الكمال والقدرة الشاملة والعلم المحيط والحكمة البالغة والتدبير المحكم لكل شئ خلقاً وايجادا و بقاء وافناءً "له ما في السموات والارض كل له قانون، بديع السموات والارض."

واذا قضي امراً فانما يقول له كن فيكون، ابتدع خلقه الاول من غير مادة وهي منه خلقه الذى ابتدعه، وابتدع النوع الانساني على غير مثال سبق بخلق آدم من المادة الطينية ثم خلق زوجته من فكان خلق آدم من غير ابوى.

اول سطر في لوح الوجود الانساني ناطق بكمال قدرة الخالق الاعظم وبدائع صنعه وكان في السطر الثاني خلق عيسى ابن مريم من غير اب. خلقهما اللّٰه تعالٰى بيد قدرته و اوجد هما بكلمه ولا يتعاظم شئ على قدرته.

وابدع على غير مثال عالم الروح فخلق الارواح و نفخها في الاجسام وهي من امره تعالٰى استاثر بايجادها و بعثها و تصريفها ولم يستطع اشد الناس جحودا للا لهيات ان ينسب لانسان خلق روح و بعثها في جسد و ترتب اثر الحياة عليها.

وانما ذلك للّٰه وحده وقد خلق اللّٰه لكل جسد روحاً يتصل به عند تكوينه و ينفصل عنه عند موته اذا انقضى اجده المقدر له و تبقى بعد انفصاله طليقه في عالمها الروحي تسبح حيث يشاء اللّٰه حتى يامرها اللّٰه يوم البعث والنشورا يوم يبعث من في القبور بالعودة الى جسدها الذى انشاه اللّٰه للنشاة الاخرىٰ و مما لاخفاء فيه ان الانبياء احياء في قبورهم حياة برزخية خاصة اقوى من حياة الشهداء وان ذلك لاينا في وجود ارواحهم في السماء اذان الارواح في عالمها لاتحدها الابعاد ولا تقيدها القيود، وقد لقى المصطفى ﷺ ارواح الانبياء في بيت المقدس ليلة الاسراء.

وصلى بالانبياء اماماًبه، ولقى موسى عليه السلام في السماء ليلة المعراج بعد الصعود من بيت المقدس و تقاولا بما جاء في الحديث الصحيح بشان فريضة الصلاة كما لقى غيره من الانبياء، وثبت ان المصطفى ﷺ يرد السلام من يسلم عليه وانه تعرض عليه اعمال امته.

ولايمكن ان تنتقل اى روح فضلا عن ارواح الانبياء الى جسم آخر تحل فيه و تصرفه

كما يزعم القائلون بتناسخ الارواح وهم اضل الخلق عن الاسلام وغيره من الديانات السماوية وما رفون عن الشرائع.

فقول القادياني ان روح المسيح عيسى عليه السلام حلت فيه باطل و زور في القول و كفر صريح.

اما المسيح عيسى عليه السلام فالمجمع عليه عند المسلمين في شانه مادل عليه القرآن الكريم، انه لم يقتل ولم يصلب وانه رفع الى السماء بجسمه و روحه دون موت و انه لايزال حيا في السماء حتى ياذن الله سبحانه و تعالى مما ياذن به اواخر الزمان وان الله كف عنه بنى اسرائيل حين دبروا قتله، ومن عادتهم قتل انبيائهم كما اخبر الله عنهم بذلك، فالقى شبهه على ذلك المنافق الذي دلهم عليه فكان جزأوه القتل، وجزاء عيسى عليه السلام الاكرام بالرفع الى السماء.

قال الله تعالى وما قتلوه وما صلوبه ولكن شبه لهم. (ن، ۱۵۷)

وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه. (ايضا)

اني متوفيك (اى مستوفيك و قابضك الى بجسمك و روحك) و رافعك الى و مطهرك من الذين كفروا) (ال عمران ۵۵)

و رفع عيسى عليه السلام الى السماء كرفع محمد ﷺ الى السماء ليلة المعراج بروحه و جسده يقظة لامناما ولاغرابه في ذلك فانها معجزات خارقة لاتوزن بموازين العادات ولاتقاس بمقاييسها وهى شان الخالق جل و علابقدرته الباهرة على ان يحدث في الجسم البشرى مايعده و يهيئه لهذه الرحلة السماويه.

ويحول ما يحيط به الى مايناسبه في هذه الحالة كما حول النار المحرقة برداً وسلاماً على ابراهيم عليه السلام، وحول جبريل من الصورة الملكية الى الصورة البشرية في لمح البصر حتى كان يلقى الرسول ﷺ الوحي في صورة دحية الكلبي و حين التقى بابراهيم عليه السلام في بيته ضيفا، مع الملائكة قبل انزال العذاب بقوم لوط.

وما دام ذلك في نطاق القدرة الالهية وقد وقع فعلا وجاء به المخبر الصادق، كما جاء بسائر معجزات الانبياء، عليهم السلام و خوارقهم التى لاتحيط به العقول، فاى غرابة في ذلك، لاجرم ان استغرابه او استبعاده انما ينشاء عن دخل في الصدور و شك.

في الاخبار و تحديد القدرة الله بقدرة البشر العاجزين، والا فمن آمن بقدرة الله على كل ممكن و آمن بالرسالات وان للرسل معجزات و ان المعجزات امور ممكنة في ذاتها هينة جداً على خالقها خارقة لعادات البشر معجزة لهم و حدهم ايقن بان ذلك كل هين يسير على الخالق جل وعلا.

وغنى عن البيان ان شان عيسى عليه السلام من مبداء خلقه الى طور شبابه الى طور قيامه بالدعوة في بنى اسرائيل الى طور عداوتهم له الى طور تدبيرهم اغتياله كان شانا عجيباً و كل ذلك كان ابتلاء لبنى اسرائيل و كان للافتراء و الكذب عليه و نسب اليه مالم يقله شان اعجب.

وحسبنا ماحكاه الله عنه و هو في المهد قال انى عبدالله اتنى الكتب و جعلنى نبياه و

جعلنی مبارکاً این ماکنت (ای قدر لی ذلک فی علمہ) و اوصانی بالصلوٰۃ و الزکوٰۃ مادمت حیاہ وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جباراً شقیاہ والسلٰم علّی یوم ولدت و یوم اموت (ای بعد النزول من السماء آخر الزمان والحکم بشریعۃ الاسلام و کسر الصلیب و قتل الخنزیر) و یوم ابعث حیا فی الیوم الاٰخر) علیہ و علی نبینا افضل الصلوٰۃ والسلام.

ھذا ما کتبناہ اذ ذاک و نشر فی الصحف والکتب تکفیرا للقادیانیۃ الضالۃ المارقۃ الکافرۃ و بیانا لخطاء ذلک الشیخ الازھری الذی ضل السبیل و نشر مانشرہ عن جھل او عناد واللہ ولی الصالحین.

کتبہ حسنین محمد مخلوف

(سابق مفتی اعظم مصر وممبر جماعت کبار علماء مکۃ المکرمہ۔ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ)

شیخ حسنین محمد مخلوف کا تعارف، آپ کی پیدائش اور تعلیمی زندگی

آپ کا نام حسنین بن محمد حسنین مخلوف ہے آپ حنفی المسلک اور ازھر کے رہنے والے ہیں۔ آپ ۶ مئی ۱۸۸۰ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محمد حسنین مخلوف ازہر کے شیوخ میں سے تھے اور فقہ مالکی کے پیروکار عدوی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جناب حسنین مخلوف نے ازہر میں گیارہ سال کی عمر میں قرآن مجید باتجوید حفظ کرنے کے بعد تمام علوم وہیں حاصل کیے اور جامعہ ازہر کی شہادۃ العالیہ ۱۹۱۴ء میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ حاصل کی اور ۱۹۱۶ء میں شرعی عدالت کے جج مقرر ہوئے۔ پھر آپ کی برابر ترقی ہوتی رہی یہاں تک ۱۹۴۱ء میں آپ اسکندریہ کی شرعی عدالت کے چیف جسٹس مقرر ہو گئے۔ پھر ۱۹۴۲ء میں محکمہ ی آئی ڈی شرعی کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے اس کے بعد پھر آپ ۱۹۴۳ء میں سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس مقرر ہو گئے۔ پھر ۱۹۴۵ء میں آپ مصر کے مفتی اعظم منتخب ہو گئے۔ پھر ۱۹۴۸ء میں مجلس شیوخ کے ممبر مقرر ہوئے اور آپ کی مدت ملازمت ۶۰ سال کی عمر میں ۵ مئی ۱۹۵۰ء کو ختم ہو گئی۔

پھر ڈیڑھ سال بعد دوبارہ دو سال کے لیے دارالفتاء کا محکمہ آپ کے سپرد کر دیا گیا، دو سال گزرنے پر آپ نے افتاء کی ملازمت چھوڑ دی اور درس و تدریس اور کتب کی تالیف میں مشغول ہو گئے، یہ سلسلہ برابر اب تک جاری ہے افتاء کے شعبہ میں آپ کی تقرری دونوں مرتبہ صدر فاروق کے زمانہ میں ہوئی۔

قادیانی گروہ

فضیلۃ الشیخ مخلوف مفتی اعظم جمہوریہ مصر اور جامعہ ازہر کی مجلس شیوخ کے ممبر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی مجلس تاسیسی کے رکن اور مجلس تحقیقات اسلامی ازہر یونیورسٹی کے ممبر نے اپنے فتویٰ میں قادیانی گروہ کے متعلق فرمایا۔

فتویٰ کی اصل عبارت یہ ہے:۔

''قادیانی فتنہ گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے، جو اسلام سے نکلا ہوا ہے۔ اس کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی نے انیسویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں رکھی تھی۔ مرزا قادیانی کے حالات لکھنے والے نے اس کی تاریخ بیان کی ہے، اس تفصیل میں یہ بھی درج ہے کہ مرزا قادیانی جوانی میں ہسٹیریا اور سخت اعصابی دردوں کا شکار ہو گیا تھا اور اس مرض کے علاج کے لیے بعض نشہ آور سیرپ استعمال کرتا تھا اس نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں دعویٰ کیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے طریقہ کے مطابق مخلوق کی اصلاح پر مامور ہے اور یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ اس کو بہت سے الہامات اور مکاشفات ہوئے ہیں اور جو آدمی قادیان شہر میں حاضر ہو گا وہ

بہت سی آسمانی نشانیاں اور خارق عادت چیزیں پائے گا۔

بلکہ ہندوستان کی اسلامی تنظیموں کو دعوت دی کہ وہ استعمار کے فضل وکمال کا اعلان کریں۔

اور یہ کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے اور انگریز سرکار انسانیت کے لیے اللہ کی رحمت ہے۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ میں نے انگریز کی تعریف میں پچاس ہزار کتابیں اور رسالے تحریر کیے ہیں اور انگریز مسلمانوں پر احسان بن کر اترے ہیں اور ان کی اطاعت گزاری واجب ہے، بلکہ یہ اقرار کیا کہ وہ انگریزوں کا نوکر ہے۔

اور ان سے درخواست کی کہ ہندوستان میں اس کے خاندان کے ساتھ نرمی اور مہربانی والا معاملہ کیا جائے کیونکہ وہ ان کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اسی طرح اور کمینگی کی عبارتیں موجود ہیں، پھر وہ اپنے دعویٰ میں ترقی کرتا گیا یہاں تک کہ اس نے دعویٰ کیا کہ مجھ میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح حلول کر گئی ہے اور جو وہ گفتگو کرتا ہے وہ اللہ کا کلام ہے جیسا کہ قرآن کریم اور تورات ہے۔

اور یہ کہ وہ دمشق جس میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل ہوں گے وہ قادیان ہے جسے قادیانیوں کے ہاں مسجد اقصیٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اور مکہ مدینہ کے بعد اس کا تیسرا مرتبہ ہے اس بستی کا نام ربوہ رکھا اور کہا کہ اس کا حج کرنا فرض کا درجہ رکھتا ہے۔

اور یہ دعویٰ کیا کہ اللہ نے اس کی طرف وحی کی ہے جو دس ہزار آیتوں سے بھی بڑھ جاتی ہے اور یہ کہ جو کوئی اس کی تکذیب کرے وہ کافر ہے اور قرآن نے اس کی نبوت کی گواہی دی ہے ایسے ہی حضور ﷺ نے بھی تصدیق کی ہے، اور حضرت مسیح عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت اور کشمیر میں آپ کے دفن ہونے کا بڑے زوردار الفاظ میں اظہار کیا ہے اور کشمیر میں آپ کی قبر کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ یہ ہے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے گمراہ مرتدین پیروکاروں کا عقیدہ۔

اور کہتے ہیں جو مرزا قادیانی کی بیعت میں شامل نہیں ہوا وہ کافر ہے۔ ایسے ہی پاکستان کے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے جو کہ مرزا قادیانی کا پیروکار تھا اس نے بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح کی میت پر جنازہ نہیں پڑھا تھا اس لیے کہ وہ قادیانی فرقہ کی تکفیر کرتا تھا، مرزا قادیانی نے انہی کفریہ اور گمراہ کن نظریات پر اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ تمام انبیاء پر فضیلت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ نے اس کو اپنے ان الفاظ میں وحی کی ہے۔

"اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں"

"تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ اللہ تیری تعریف عرش سے کرتے ہیں اور تیری طرف چل کر آتے ہیں۔ اسی طرح اس کے کھلے جھوٹ اور غلیظ ترین گمراہ توہمات ہیں اور شاعر مشرق فلاسفر علامہ محمد اقبالؒ نے مرزا کو خوب رسوا کیا اور ہندوستان کے وزیراعظم جواہر لال نہرو کی بھی خوب تردید کی ہے جو کہ قادیانی گروہ کے ساتھ اپنے ملک اور پاکستان میں بڑی دلچسپی لیتا تھا اس وجہ سے کہ یہ لوگ اسلام اور حضور ﷺ کی نبوت کے ساتھ ٹکر لیتے تھے اور ان کے مقابلے پر اترے ہوئے تھے۔"

اسی طرح ہمارے دوست علامہ سید ابوالحسن علی ندوی اور فاضل دوست جناب ابوالاعلیٰ مودودی اور امام

اکبر شیخ الخضر شیخ الازہر نے تین رسالے اس بارے میں تحریر فرمائے ہیں جو ہم نے دائرہ اسلام سے خارج مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی توہمات اور گمراہیوں کی پیروی کرنے والے گروہ کی تاریخ اور تعلیمات پر مبنی کتاب میں درج کر دیے ہیں۔ میں نے مرزا قادیانی کی کتاب ''تبلیغ'' جو کفر و ضلال اور اس کے رسولوں کی تکذیب سے بھری ہوئی ہے کا مطالعہ کیا۔

اور انگریز اور اس زمانہ کے ہندوستان کے حکمرانوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے جو حیلے اور نفاق کے انتہائی خطرناک راستے اختیار کیے گئے۔ ان کا بھی مطالعہ کیا، اس کتاب میں مرزا قادیانی کی کمینگی اور رذیل خصلتیں خوب کھل کر سامنے آ گئیں، پھر جب آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مر گیا تو گمراہی میں شریک اس کا دوست کتاب تصدیق براہین احمد کا مصنف حکیم نور الدین، مرزا قادیانی کے دعویٰ اور بہتان تراشیوں میں اس کا خلیفہ بن گیا۔

پھر وہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء میں مر گیا موت سے پہلے اس نے قادیانیت کے شجرہ خبیثہ کی بنیاد رکھنے والے مرزا قادیانی کے پہلے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کو خلیفہ چنا۔ قادیانی فرقے کی ایک شاخ لاہوری کہلواتی ہے اس کا خود ساختہ سربراہ محمد علی ہوا جس نے قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے اور اس کی متعدد تصانیف بھی ہیں۔ یہ مرزا غلام احمد کو صرف مسیح موعود کا لقب دیتا ہے۔ اس نے قرآن کے ترجمہ میں بہت سی ملحدانہ رائیں قائم کی ہیں بلکہ یہ غلط اور گمراہ کن ترجمہ ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ تو تحریف، کذب بیانی اور گمراہی کا مجموعہ ہے اور دین سے منحرف اسلام دشمن لوگوں نے ایسے ہی مستشرقین اور مذہب پر حملہ آور ہونے والے جھوٹے عیسائی مبشرین نے اس پر بھرپور اعتماد کیا ہے، ان مشترکہ خلاف اسلام کوششوں سے قادیانی گروہ اور اس کے گمراہ سردار کا کفر بالکل آشکارہ ہو گیا۔

مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق رائے اور اس کے کفر کے متعلق صحیح اسلامی فتویٰ۔

مصر کے اخبار فتی الشرق نے کئی سال قبل ایک خبر شائع کی جس کا متن یہ ہے:۔

احمدی جماعت جامعہ ازھر کے ایک شیخ کی رائے لینے میں کامیاب ہو گئی جس نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا دعویٰ کیا، پھر یہ مشہور کر دیا کہ علماء ازہر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا متفقہ فتویٰ دے دیا ہے، مقصد اس فتویٰ کے حصول سے مرزا قادیانی کے مسیح منتظر ہونے کے دعویٰ کی تائید کرنا تھا۔ اس لیے کہ ان کا دعویٰ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور ان کی روح مرزا قادیانی میں حلول کر گئی ہے جب اس معاملہ نے علماء اسلام کو اضطراب میں ڈالا تو انھوں نے موتمر عالم اسلامی اور وہاں کے ازہر کے مندوب سے وضاحتی بیان طلب کیا انھوں نے جلد ہی اس کا جواب بھیج دیا چنانچہ علماء نے اس کا اردو ترجمہ کرا کے ہندوستان کے اسلامی رسالوں میں چھپوا دیا، یہ بیان بھی اس شیخ کی رائے اور امت کے اجماعی عقیدہ سے مختلف تھا اس لیے اخبار نے یہ سوال ہم سے کر دیا تو ہم نے اس کا جواب اس طرح لکھا۔

جو حرف بحرف نقل کیا جاتا ہے۔ ہمارے فتاویٰ کی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹۰ اور بعد کے صفحات کا مطالعہ کیجیے۔

دلائل عقلی اور نقلی اس پر متفق ہیں اور کتب سماویہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہیں اور ان کا کوئی شریک نہیں ہے سارا کمال اور قدرت کاملہ بھی انھیں ہی حاصل ہے اور ہر چیز پر علم محیط اور اس کی تخلیق کی حکمت بالغہ اسے پیدا کرنے، نئے سرے سے ایجاد کرنے اسے اپنی مقررہ مدت تک باقی رکھنے اور وقت ختم ہونے پر اس کو فنا

کرنے کی کھوس تدبیر کے مالک ہیں۔" اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں سب اسی کے تابعدار ہیں۔"
"نیا پیدا کرنے والا ہے آسمان اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کو تو یہی فرماتا ہے اس کو ہو جا بس وہ ہو جاتا ہے۔" اللہ نے پہلی مرتبہ مخلوق کو بغیر مادہ کے پیدا فرمایا اور یہی اللہ کی پہلی مخلوق ہے جسے اس نے ایجاد کیا، در بنی نوع انسان کو ایسی صورت میں پیدا کیا کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں تھی اور یہ عجوبہ آدم علیہ السلام کو مٹی کے اجزاء سے پیدا کرنے سے ہوا تو آدم علیہ السلام کی تخلیق بغیر ماں باپ کے ہوئی پھر ان کی زوجہ حوا کو ان سے پیدا کیا۔

انسانی وجود کی لوح میں پہلی سطر یہ درج ہے کہ انسان کو خالق اعظم کی کمال قدرت اور عجائبات تخلیق سے کوئی ملی، اور دوسری سطر میں درج ہے کہ عیسیٰ بیٹے مریم کو بغیر باپ کے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت دم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو اپنی کمال قدرت سے پیدا فرمایا اور کلمہ کن سے انھیں کر دکھایا۔ اس لیے کہ اللہ خالق کی دسترس سے تو کوئی چیز باہر نہیں۔

اور عالم ارواح کو انوکھے انداز میں وجود بخشا اور روحوں کو پیدا فرمایا اور انھیں جسموں میں پھونک دیا ور روح تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اس کو ایجاد کرنے، پھر دوبارہ اسے وجود دینے اور اس میں انقلاب پیدا کرتے ور جاری رکھنے کا سارا اختیار اللہ نے اپنے لیے خاص فرما رکھا ہے، خدا کی ذات اور صفات کا سخت ترین منکر بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ روح کے پیدا کرنے اور اس کے جسموں میں پھیلانے اور پھر اس پر زندگی کے آثار مرتب کرنے کا اختیار کسی انسان کے لیے ثابت کر سکے۔

بلکہ اس کا تو سارا کا سارا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر جسم کے لیے ایک روح پیدا فرمائی ہے جو جسم کے ساتھ اس کی پیدائش کے وقت سے لگ جاتی ہے اور پھر جب اس کی مقرر شدہ زندگی ختم ہو جاتی ہے تو موت کے وقت وہ اس سے جدا ہو کر عالم ارواح میں آزاد ہو جاتی ہے اور اللہ کی مرضی کے مطابق جہاں چاہے وہ گھومتی رہتی ہے یہاں تک کہ حساب وکتاب کا دن آ جائے گا جبکہ تمام مرے ہوئے انسان اپنی قبروں سے اٹھا لیے جائیں گے تو جن جسموں کو اللہ نے دوبارہ زندہ کرنے کے لیے پیدا فرمایا ہے روح کو ان کی طرف لوٹ جانے کا حکم ہو جائے گا اور اس حقیقت میں تو شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی قبروں میں خاص قسم کی برزخی زندگی حاصل ہے جو کہ شہداء کی برزخی زندگی سے بھی زیادہ طاقت والی ہے اور یہ اعتقاد رکھنا روحوں کے آسمانوں میں موجود ہونے کے بالکل منافی نہیں ہے اس لیے کہ عالم ارواح میں روحوں کو نہ تو کسی دوری سے محدود کیا جا سکتا ہے نہ ہی کوئی قید انھیں کسی جگہ بند کر سکتی ہے یہ امر تو بالکل مسلم ہے کہ حضور ﷺ نے اسراء کی رات بیت المقدس میں انبیاء کی روحوں سے ملاقات کی ہے۔

اور آپ ﷺ نے سارے انبیاء کا امام بن کر بیت المقدس میں نماز پڑھائی پھر شب معراج میں ہی جب بیت المقدس سے آسمانوں کی طرف تشریف لے گئے تو موسیٰ علیہ السلام سے وہاں آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی اور نماز کی فرضیت کے متعلق گفتگو بھی ہوئی جس کا ذکر صحیح روایت میں موجود ہے۔ ایسے ہی اور انبیاء علیہم السلام سے بھی ملاقاتیں ہوئیں اور روایات حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ جو شخص حضور ﷺ پر سلام بھیجتا ہے تو آپ ﷺ اسے جواب دیتے ہیں اور امت کے اعمال آپ ﷺ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

باقی انبیاء علیہم السلام کی روحیں تو کجا کوئی روح بھی ایک جسم سے منتقل ہو کر دوسرے کے جسم میں نہیں اتی کہ اس میں حلول کر جائے اور اس میں اپنا تصرف کرنے لگے جیسا کہ روحوں کے تناسخ کے قائل لوگوں کا نظریہ

ہے۔ یہ لوگ اسلام بلکہ تمام مذاہب سماویہ سے ہٹ کر بہت دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔ اسلام چھوڑ، تمام مذاہب سے خارج ہو چکے ہیں۔

تو مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح اس میں حلول کر گئی ہے بالکل باطل کذب بیانی اور واضح کفر ہے۔

باقی مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں کے ہاں تو بالکل اجماع ہے اور قرآن کریم کی آیات اس پر شاہد ہیں کہ آپ کو نہ تو قتل کیا گیا نہ ہی سولی پر چڑھایا گیا بلکہ انھیں اپنے جسم اور روح دونوں کے ساتھ موت سے پہلے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا ہے اور آپ زندہ ہیں زندہ رہیں گے یہاں تک کہ آخر زمانہ میں ان کے لیے اللہ نے جو دن مقدر فرمایا ہے وہ ہو جائے گا اور اللہ نے بنی اسرائیل کے شر کو آپ سے روکے رکھا جبکہ وہ آپ کے قتل کا پروگرام بنا چکے تھے اور بنی اسرائیل کی تو یہ پرانی عادت تھی کہ وہ انبیاء کو قتل کر دیتے تھے اللہ نے ان کی اس عادت قبیحہ کے متعلق خبر بھی دی ہے، تو جس منافق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخبری کی تھی اللہ نے آپ کی شبیہ اس پر ڈال دی تھی اس کی سزا قتل تھی وہ تو سولی چڑھ گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پورا پورا احترام و اکرام کیا گیا اس طرح کہ آپ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔ ’’اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا ولیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔‘‘

’’اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔‘‘

’’میں لے لوں گا تجھ کو (یعنی پورا پورا لے لوں گا اور اپنی طرف لوں گا آپ کو جسم اور روح دونوں کے ساتھ اور اٹھا لوں گا اپنی طرف اور پاک کر دوں گا تجھ کو کافروں سے۔‘‘

اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا ایسے ہی ممکن ہے جیسا کہ حضرت محمد ﷺ کو معراج کی رات جسم اور روح دونوں کے ساتھ حالت بیداری میں آسمان پر بلایا گیا تھا نہ کہ نیند میں اور یہ کوئی انہونی چیز نہیں ہے کیونکہ معجزات خارق عادت چیز ہوتے ہیں ان کا موازنہ نہ تو مادی پیمانوں سے کیا جا سکتا ہے نہ ہی مادی قوانین سے انھیں پرکھا جا سکتا ہے یہ تو کارساز جہاں کی اپنی کمال قدرت ہے کہ جسم میں آسمانی سفر کی صلاحیت پیدا کر دے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس کے اردگرد کے ماحول کو اس ضرورت کے موافق بھی بنا دیتے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے جلا دینے والی آگ کو ٹھنڈک اور آرام دہ چیز بنا دیا تھا اور جیسے ایک ہی لمحہ میں جبریل علیہ السلام کے ملکی چہرے پر بشری لباس پہنا دیا کرتے ہیں چنانچہ حضور ﷺ کے پاس پیغام وحی لانے کے لیے آپ حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تشریف لاتے تھے، ایسے ہی جبریل امین قوم لوط پر اللہ تعالیٰ کا عذاب لانے سے تھوڑی دیر پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انسانی شکل میں مہمان بن کر آئے تھے۔

اور جب یہ سارے امور قدرت الٰہی کے دائرہ اختیار میں ہیں اور عملی طور پر یہ چیزیں واقع بھی ہو چکی ہیں اور ان کی خبر صادق و امین رسول نے دی ہے جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام سے ایسے معجزات رونما ہوئے ہیں جن کا عقل انسانی احاطہ نہیں کر سکتی تو پھر ان کے ماننے میں کون سی مشکل چیز مانع ہے۔ حقیقت بات یہ ہے کہ ان معجزات کو مشکل تصور کرنا یا ان کا بعید از عقل ہونا صرف اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو دل میں کچھ کجی ہوتی ہے۔

یا حضور ﷺ کی دی ہوئی خبروں میں شک کرنے سے اور اللہ کی طاقت کو عاجز انسانوں کی طاقت پر

قیاس کرنے سے ہوتا ہے، ورنہ جو شخص ہر ممکن چیز پر اللہ کی قدرت کا قائل ہو اور سلسلہ نبوت پر یقین رکھتا ہو اور انبیاء سے معجزات کے صادر ہونے اور فی الحقیقت ان کا ممکن ہونا تسلیم کرتا ہو تو وہ مان جائے گا کہ یہ چیزیں اللہ کے سامنے بالکل آسان ہیں اگر یہ خارق عادت ہیں تو صرف انسانی ذہن کے لیے ہیں اور یہ بھی مان جائے گا کہ یہ سب کام پروردگار عالم کے آگے نہایت معمولی ہیں۔

اور اس کا تو قصہ ہی نہ چھیڑیئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی عجیب وغریب پیدائش پھر آپ کا جوان ہونا پھر بنی اسرائیل میں پیغام رسالت لے کر پہنچنا پھر ان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت پر اتر آنا یہیں پر بس نہیں بلکہ خفیہ طریقہ سے آپ کے قتل کرنے کا ناپاک منصوبہ بنانا (مگر خدا کا آپ کو ان تمام تدبیروں کے باوجود محفوظ رکھنا) واقعی عجیب امر ہے یہ تو بنی اسرائیل کا امتحان لینا تھا، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انہونی بات کہہ دینا اور جھوٹ کا ان کی طرف منسوب کرنا اس سے بھی زیادہ حیران کن ہے۔

کیا آپ کی شان عجیب کے لیے وہ کافی نہیں ہے جو خود اللہ نے آپ کی زبانی نقل فرمایا ہے، ''وہ بولا میں بندہ ہوں اللہ کا مجھ کو اس نے کتاب دی ہے اور مجھ کو اس نے نبی کیا، اور بنایا مجھ کو برکت والا جس جگہ میں ہوں (یعنی یہ ہونے والی چیزیں اللہ نے اپنے علم میں میرے لیے مقدر کر دی تھیں) اور تاکید کی مجھ کو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک میں رہوں زندہ، اور سلوک کرنے والا اپنی ماں سے اور نہیں بنایا مجھ کو زبردست بدبخت، اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں (یعنی آخر زمانہ میں آسمان سے نازل ہونے کے بعد اور شریعت اسلام کے مطابق فیصلہ کرنے صلیب توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کے بعد) اور جس دن اٹھ کھڑا ہوں زندہ ہو کر (قیامت کے دن)'' اللہ کی کروڑوں پر رحمتیں نازل ہوں۔ حضرت عیسیٰ اور ہمارے نبی علیہما الصلوٰۃ والسلام پر۔

یہ وہ ساری تفصیل ہے جو ہم نے اس وقت سلسلہ گمراہ مرتد کافر گردہ قادیانی کی تکذیب اور ازہری شیخ کی غلطی کی وضاحت کرنے کے لیے لکھا تھا جو اخباروں اور کتابوں میں شائع بھی ہوا تھا۔ اس گمراہ ازہری شیخ نے جو کچھ اپنی جہالت یا عناد کی وجہ سے لکھا سو لکھا لیکن ہم نے تو حقیقت حال بالکل واضح کر کے لکھ دی ہے۔

۴۱..... جواب درست ہے۔ اسرار بن عبدالمولیٰ تاشقندی

۴۲......حضرت مولانا مفتی دین محمد خان ڈھاکہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) کا فتویٰ

الجواب صحیح بلا ارتیاب! قال النبی ﷺ ان عیسی لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامه. (درمنثور ص ۳۶ ج ۲)

واعلم ان اصحاب عیسی علیه السلام هم تفرقوا ثلاث فرق، فقالت فرقة کان الله تعالیٰ فینا فصعد الی السماء وقالت فرقة آخری کان فینا ابن الله عزوجل ثم رفعه الله سبحانه الیه.

وقالت فرقة اخری منهم کان فینا عبدالله.

ورسوله ماشاء ثم رفعه الیه وهو لاء هم المسلمون فتظاهرت الکافر ان فرقان علی المسلمة فقتلوهم فلم یزل الاسلام طامسا حتی ان بعث الله محمداً ﷺ.

فالمسلمون یعتقدون ان عیسی علیه السلام مرفوع حیا الی السماء ثم راجع الینا قبل یوم القیامة هذه عقیدة اسلامیة اعتقد بها المسلمون من اول الاسلام الی ان تقوم القیامة کما فی قوله تعالیٰ.

"یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی (آل عمران ۵۵) ای رافعک الی و متوفیک کما

خرج ابن ابی حاتم عن قتادۃ. (روح المعانی)

وما ماجاء فی سورۃ النساء "وما قتلوہ وما صلبوہ الی آخر الایۃ." (نساء ۱۵۶)

الضمیر لعیسی علیہ السلام کما ھو الظاھر.

ای ماقتلوہ قتلا یقینا بل رفعہ سبحانہ الیہ یقیناً ھذا ھو رد و انکار لقتلہ و اثبات لرفعہ علیہ السلام. ھذا ماظھرلی. واللہ تعالیٰ اعلم (مفتی دین محمد خان ڈھاکہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

جواب بلاشبہ درست ہے! حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ "تحقیق عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور بے شک قیامت سے پہلے تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔"

جان لیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تین گروہ بن گئے ہیں۔ پہلا گروہ تو یہ کہتا ہے کہ۔ خدا ہم میں رہتا تھا، پھر وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ دوسرے فرقے نے کہا کہ۔ ہم میں اللہ رب العزت کا بیٹا رہتا تھا، پھر اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا۔

تیسرے گروہ نے کہا کہ ہم میں تو اللہ کا بندہ اور رسول رہتا تھا۔

جتنا اللہ کو منظور تھا رہا، پھر اللہ نے اپنی طرف اوپر اٹھا لیا، یہی مسلمان فرقہ ہے پھر پہلے دونوں کافر گروہوں نے مسلمان فرقہ پر چڑھائی کر دی اور انھیں قتل کر دیا سو اسلام محو رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

تو مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھا لیے گئے ہیں اور پھر ہماری طرف قیامت سے پہلے لوٹ کر آئیں گے۔ یہی اسلامی عقیدہ ہے جس پر مسلمانوں نے اوّل دن سے آج تک ایمان قائم رکھا ہوا ہے اور قیامت قائم ہونے تک یہی عقیدہ رہے گا جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

"اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھا لوں گا اپنی طرف۔" آیت میں تقدیم تاخیر ہے یعنی رافعک الی و متوفیک کہ تجھ کو اٹھا لوں گا اور لے لوں گا، جیسا کہ ابن ابی حاتم نے قتادہ سے نقل کیا ہے۔ (بحوالہ روح المعانی)

باقی سورۃ نساء میں جو آیا ہے: "اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔"

تو اس آیت میں ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے جیسا کہ آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے۔

معنی یہ ہے کہ انھوں نے بالکل قتل نہیں کیا بلکہ اللہ سبحانہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا ہے، تو یہ آیت جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل ہو جانے کے قول کی تردید کرتی ہے وہاں ان کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کو بھی ثابت کرتی ہے۔ یہی کچھ مجھے اس بارے میں علم ہے۔

۲۳۔ الجواب صحیح! جواب درست ہے۔ ولا شک ان نزول عیسی بن مریم حق کائن و ثابت بالکتاب والسنۃ المتواترۃ واجماع الامۃ. (عبداللہ تعالیٰ۔ محمود احمد ظفر سیالکوٹی کان اللہ لہ)

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول بالکل حق ہے اور قرآن مجید احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

۲۴......سیکرٹری اسلامک سنٹر چٹاگانگ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

ماکتبہ العلماء من اولہ کلہ حق، لاشک فیہ کما ثبت بالاحادیث الصحیح فما ذا بعد

الحق الا الضلال۔ (عبدہ محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ)
(مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم چ چٹائی چاٹگام ۲۷/شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

اوں سے علماء نے جو اس سلسلہ میں لکھا ہے وہ بالکل حق ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور حق کے ورے تو گمراہی ہی ہے۔

۲۵......مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) مولانا فیض اللہ مہتمم مدرسہ معین الاسلام آٹھ ہزاری چاٹگام کا فتویٰ

اقول بتوفیق اللّٰہ تعالٰی و تائیدہ ان المیرزا غلام احمد القادیانی و معتقدیہ کافرون مرتدون خارجون عن الاسلام یقیناً وھم منکرون لکثیر من ضروریات الدین کمسئلۃ ختم النبوۃ و حیاۃ عیسٰی بن مریم علیھما السلام و رفعہ الی السماء و نزولہ فی آخر الزمان و ظاھر ان منکر ضروریات الدین ولو کان بتاویل، کافر مرتد یقیناً فان ضروریات الدین لاتقبل التاویل کما ھو مجمع علیہ عند جمیع اھل الحق وایضاً قد صدرت منہ اھانۃ عیسیٰ بن مریم علیھما الصلوٰۃ والسلام المفضیۃ الی الکفر، واکبر منہ انہ ادعی النبوۃ بل ادعی التفوق علی سائر الانبیاء الکرام۔

حتی علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کما لایخفی علی من طالع کتبہ واللّٰہ اعلم فقط۔

(کتبہ فیض اللہ عفا اللہ عنہ)
(مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) ۲۵ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

تحقیق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے سب کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ لوگ بہت سی ضروریات دین کے منکر ہیں جیسا کہ عقیدہ ختم نبوت حیاۃ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آسمان کی طرف آپ کے رفع اور پھر آخر زمانہ میں آپ کے نزول کا مسئلہ ہے اور یہ تو بالکل ظاہر بات ہے کہ ضروریات دین کا منکر پکا کافر اور مرتد ہوتا ہے۔ چاہے اس کا انکار کسی تاویل کی وجہ سے ہی ہو، اس لیے کہ ضروریات دین میں تاویل قبول نہیں کی جاسکتی، جیسا کہ اہل حق کا اس پر اجماع ہے۔ اور مرزا قادیانی سے تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین بھی صادر ہوتی ہے جو کہ انسان کو کفر تک پہنچانے والی ہے اور اس سے بڑا جرم یہ ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام۔

حتیٰ کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ سے بھی بلند مرتبہ ہونے کا دعویٰ کیا اور جس نے مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیا اس پر یہ امر بالکل مخفی نہیں ہے۔

۲۶......مولانا محمد حامد نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام چاٹگام کا فتویٰ

قدتبین الرشد من الغی من ھذہ التصدیقات کالشمس فی کبد السماء فمن شک او تردد فقد ضل وغوی و اتباع ھواہ۔ (فقط محمد حامد غفرلہ)
(نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام آٹھ ہزاری چاٹگام ۲۶ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

ان تصدیقات سے حق گمراہی سے بالکل کھل کر علیحدہ ہو چکا ہے جیسا کہ آسمان کے بیچ پر سورج روشن ہوتا ہے پس جس نے شک یا تردد کیا وہ گمراہ ہو گیا اور راستے سے بھٹک گیا، اور اس نے اپنی خواہشات کی تابعداری کی۔

۲۷...... میں اس فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔ احقر الانام تاج الاسلام

مہتمم جامعہ اسلامیہ برہمن باڑیہ بنگلہ دیش ۲۹ شوال ۱۳۸۵ھ

۲۸...... مولانا محمد الطاف الرحمٰن چاٹگام کا فتویٰ

الحمد للّٰہ و الصلوٰة والسلام علی نبیہ الذی لانبی بعدہ، اما بعد، فلا جوبہ کلھا صحیحة والفرقة القادیانیة فرقة باطلة خارجة عن اھل السنة والجماعة و عن دائرة الاسلام۔

(حررہ احقر الناس محمد الطاف الرحمٰن عفی عنہ)

حمد وثناء کے بعد! تمام جوابات درست ہیں اور قادیانی فرقہ باطل فرقہ ہے یہ اہل سنت والجماعت اور دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے۔

۲۹...... الجواب حق والحق احق ان یتبع وما ذا بعد الحق الا الضلال۔

جواب بالکل درست اور حق ہے اور حق بات اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے اور حق کے بعد تو پھر گمراہی ہی ہے۔ محمد عبدالمعز دارالافتاء، جامعہ قرآنیہ لال باغ، ڈھاکہ

۳۰...... جواب صحیح ہے۔ شمس الحق عفا اللہ عنہ جامعہ قرآنیہ عربیہ لال باغ ڈھاکہ

۳۱...... جواب درست ہے۔ احقر محمد ریاست علی غفرلہ مدرس راناپنگ مدرسہ ضلع سلہٹ بنگلہ دیش

۳۲...... جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالحکیم سلہٹی مدرس جامعہ قرآنیہ لال باغ، ڈھاکہ

۳۳...... جواب حق ہے۔ احقر محمد مدرس مدرسہ ڈھاکہ دکھن

۳۴...... جواب صحیح ہے۔ مہتمم مدرسہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

۳۵...... مولانا محی الدین مفتی مدرسہ اشرف العلوم ڈھاکہ کا فتویٰ

اقول وباللّٰہ التوفیق. من انکر حیاة عیسی علیہ السلام و رفعہ الی السماء ثم نزولہ قرب قیام الساعة او ادعی انہ افضل من عیسی علیہ الصلوٰة والسلام او انکر ختم النبوة، و ادعی انہ نبی بعد نبینا محمد ﷺ مستقلا کان او ظلیا او بروزیا و انکر ما کان من ضروریات الدین فھو کافر و مرتدخارج عن الاسلام بنص الکتاب و تواتر السنہ و اجماع الامة.

والمیرزا غلام احمد القادیانی متصف بتلک الاوصاف فھو کافر و مرتد و خارج عن دین الاسلام والمترددون فی کفرہ و متبوہ حکمہ، فلعنہ اللّٰہ علیہ والملائکة والناس اجمعین. واللّٰہ تعالیٰ اعلم. کتبہ عبدہ محی الدین غفراللہ لہ

مدرس مدرسہ اشرف العلوم بڑا کٹرہ، ڈھاکہ

جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے آسمان پر تشریف لے جانے پھر قیامت کے قریب ان کے دوبارہ تشریف لانے کا انکار کرے، یا وہ یہ دعویٰ کرے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہے یا وہ جو ختم نبوت کا انکار کرے، یا حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے، چاہے اس کا دعویٰ مستقل نبی ہونے کا ہو یا ظلی یا بروزی نبی ہونے کا، یا وہ ضروریات دین کا انکار کردے، پس وہ بنص قرآن احادیث متواترہ اور اجماع امت کی رو سے کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی چونکہ ان سب چیزوں کا ارتکاب کیا ہے لہٰذا وہ بھی کافر مرتد اور دین اسلام

سے خارج ہے اور اس کے کفر میں شک کرنے والے اور اس کی اتباع کرنے والے بھی اسی کے حکم میں ہیں اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ مرزا قادیانی پر۔

۳۶..... جواب صحیح ہے۔ احقر محمد صفی اللہ عفی عنہ
صدر المدرسین مدرسہ امداد العلوم فریدآباد ڈھاکہ ۳ جامع مسجد بہادر شاہ پارک، ڈھاکہ

۳۷.... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ عبدالکریم غفرلہ
خلیفہ خاص شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ امیر جمعیت علماء اسلام مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۳۸..... مفتی صاحب نے درست فتویٰ دیا ہے۔ احقر شمس الدین غفرلہ
ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۳۹. فتویٰ دینے والے نے درست جواب دیا ہے۔ احقر ابومحمود ہدایت حسین غفرلہ
مدرس مدرسہ امدادالعلوم، ڈھاکہ

۴۰. جواب صحیح ہے۔ محی الدین خان عفی عنہ
ممتاز المحدثین، ممتاز الفقہاء مدرسہ عالیہ مدیر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ، سیکرٹری سیرت کمیٹی ڈھاکہ
جوائنٹ سیکرٹری موتمر عالم اسلامی مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۴۱..... مولانا محمد ہارون ناظم ادارۃ المعارف ڈھاکہ کا فتویٰ

قد تواترت عقيدة حياة عيسى عليه الصلوٰة والسلام و رفعه الى السماء، ثم نزوله قرب الساعة فمن انكرها فقد انكر الامر المتواتر و قد كفر من غير ريب و شك۔

(محمد ہارون فاضل مدرسہ ضمیریہ چاٹگام و جامعہ اشرفیہ، لاہور)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف آپ کے رفع پھر قیامت کے قریب آپ کے نزول کا عقیدہ بالکل متواتر ہے جس نے اس کا انکار کیا پس اس نے امر متواتر کا انکار کیا تو وہ بلاشک وشبہ کافر ہوگیا۔

۴۲. جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالجبار ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام ڈھاکہ شہر

۴۳. ... جواب صحیح ہے اور اس کا انکار کرنا بہت بڑا قبیح فعل ہے۔ محمد عبیدالحق
پرنسپل عالیہ مدرسہ نواکھالی و ناظم جمعیت المدرسین، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء

۴۴ ... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا اپنی محنت میں کامیاب ہے۔ الاحقر ظفرالدین
ناظم الجامعۃ الاسلامیہ، کانپور انڈیا ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ بمطابق ۸ مارچ ۱۹۶۸ء

۴۵... جواب صحیح ہے۔ عبدالرزاق نائب قاضی دارالقضاء ریاست بھوپال انڈیا ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ

۴۶... جواب صحیح ہے۔ اسعد المدنی ۷ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

علمائے بلوچستان کے فتویٰ جات

۴۷..... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا کامیاب ہے۔ احقر غلام حیدر
مہتمم مدرسہ عربیہ ناصر العلوم لورالائی نائب امیر جمعیت علمائے اسلام لورالائی بلوچستان۔ ۱۵ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

۴۸. جواب درست ہے۔ احقر قاضی عبدالعزیز بارنی قلات بلوچستان

۴۹. جواب درست ہے۔ بندہ عرض محمد مہتمم مطلع العلوم کوئٹہ بلوچستان

۵۰..... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ بندہ عبدالشکور خطیب جامع مسجد کوئٹہ، بلوچستان

علمائے پنجاب کے فتویٰ جات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ خاتم الانبیاء والمرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ امابعد!

۵۱..... راقم نے حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی، پرنسپل جامعہ عربیہ، ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ (ضلع جھنگ) کے مرتب کردہ رسالہ وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی کا اہم ترین فتویٰ ''حیات عیسیٰ علیہ السلام کا منکر کافر ہے۔'' کا مطالعہ کیا، جس میں مرزا قادیانی اور مصر کے ایک ملحد شلتوت کا باطل نظریہ دلائل کے ساتھ رد کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جسد عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گئے اور یہ کہ اب وہ نازل نہ ہوں گے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

قرآن کریم کی نصوص قطعیہ، احادیث متواترہ اور امت مسلمہ کے قطعی اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور تاہنوز وہ زندہ ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے اور نزول کے بعد دجال لعین کو قتل کریں گے اور چالیس سال تک حکومت کر کے پھر وفات پائیں گے اور مدینہ طیبہ میں مسلمان ان کی تجہیز و تکفین کریں گے اور ان کو دفن کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ **بل رفعه اللّٰه اليه.** (نساء ۱۵۷)

''بلکہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے: **وانه لعلم للساعة فلاتمترن بها.** (زخرف ۶۱)

''اور بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی نشانی اور علم ہیں سو ہرگز اس کے بارے میں شک نہ کرنا۔''

اور حضرت نواسؓ بن سمعان کلابی کی طویل حدیث میں یہ بھی ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **اذ بعث اللّٰه المسيح بن مريم عليه فينزل عند المنارة البيضاء مشرقى دمشق.** (مسلم ص ۴۰۰ تا ۴۰۱ ج ۲)

جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجیں گے تو وہ جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی مینار پر اتریں گے۔''

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ نزول آسمان سے ہوگا، چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے جس کی سند بالکل صحیح ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: **كيف انتم اذا نزل ابن مريم (من السماء) فيكم امامكم منكم.**
(بخاری ص ۴۹۰ ج ۱)

''تمہاری کیا ہی بھلی حالت ہوگی جبکہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تم میں آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔''

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت تمہارا امام مہدی تم میں سے ہی ہوگا، اور پہلی نماز فجر کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء ہی میں پڑھیں گے، جیسا کہ روایات سے ثابت ہے اور حضرت ابوہریرہؓ کی ایک اور روایت میں یوں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **ثم ينزل عيسى بن مريم من السماء.**
(قرطبی ج ۱۶ ص ۱۰۶۔ مرقاۃ ج ۵ ص ۱۶۰ مطبوعہ مصر)

''پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔''

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لعند ذلک ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء علی جبل افیق. (کنزالعمال ج ۱۴ ص ۶۱۸)

''پس اس موقع پر میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے افیق کی پہاڑی پر نازل ہوں گے۔''

ان تمام صحیح روایات سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ پہلے تو مرزا قادیانی کو بھی اس کا اقرار تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

''مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (ازالہ اوہام ص ۸۱ خزائن ج ۳ ص ۱۴۲)

اور دوسرے مقام پر لکھتا ہے:

الا یعلمون ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه لا یاخذ شیئا من الارض مالهم لا یشعرون. (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۹)

''کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ مسیح بن مریم علیہما السلام اپنے تمام علوم کے ساتھ آسمان سے نازل ہوں گے، اور زمین پر کوئی علم حاصل نہیں کریں گے، ان لوگوں کو کیا ہوگیا کہ نہیں سمجھتے۔''

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

یمکث عیسی علیه السلام فی الارض بعد ماینزل اربعین سنه ثم یموت صلی علیه المسلمون و یدفنونه.

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد زمین میں چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے، اور ان کی ایک روایت میں آتا ہے۔ ''ثم یتوفی فیصلی علیه المسلمون.'' (ابوداؤد ص ۱۳۵ ج ۲)

''جو ان کی وفات ہوگی پس مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔''

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا۔ ''ثم یموت فیدفن معی فی قبری.'' (مشکوٰۃ کتاب الفتن ص ۴۸۰)

''پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی سو وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع الی السماء پر متواتر حدیثیں دلالت کرتی ہیں، علامہ ابن عطیہ فرماتے ہیں: واجمعت الامه علی ماتضمنه الحدیث المتواتر من ان عیسی علیه السلام فی السماء حی وانه ینزل فی آخر الزمان.

''حدیث متواتر کے پیش نظر ساری امت کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخر زمانہ میں اتریں گے۔'' ان کے رفع الی السماء پر تمام امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے، چنانچہ امام اہلسنت والجماعت ابوالحسن الاشعریؒ متوفی ۳۳۰ھ فرماتے ہیں:۔

واجمعت الامة علی ان الله عزوجل رفع عیسی علیه السلام الی السماء.

''امت کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھا لیا ہے۔''

اور خود مرزا قادیانی اس پیشگوئی کو متواتر اور درجہ اول کی پیشگوئی تسلیم کرتا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

''یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیشگوئی اول درجے کی پیشگوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کرلیا تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۵۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع الی السماء اور پھر آسمان سے نزول تواتر سے ثابت ہے لہذا اس کا انکار کرنا کفر ہے، چنانچہ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ متوفی ۴۵۶ھ لکھتے ہیں:

واما من قال ان اللّٰہ عزوجل ھو فلان لانسان بعینہ او ان اللّٰہ یحل فی جسم من اجسام خلقہ او ان بعد محمد ﷺ نبیاً غیر عیسی بن مریم فانہ لا یختلف اثنان فی تکفیرہ لصحۃ قیام الحجۃ بکل ھذا علی کل احداً۔

''بہرحال جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص (کے روپ میں) ہے یا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کے جسم میں حلول کرتا ہے، یا یہ کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اور نبی آئے گا تو مسلمانوں میں سے کوئی دو شخص بھی اس کے کفر میں اختلاف نہیں رکھتے کیونکہ ان جملہ امور میں سے ہر ایک پر ہر کسی کے لیے حجت قائم ہو چکی ہے۔''

اس عبارت سے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ معلوم ہوا اسی طرح ختم نبوت کا مسئلہ بھی واضح ہو چکا ہے۔

اور امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

''اما نفی نزول عیسی علیہ السلام او نفی النبوۃ عنہ فکلاھما کفراً۔''

''بہرحال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور ان کی نبوت دونوں کا انکار کفر ہے۔''

ان صریح اور صحیح اور ٹھوس حوالوں کے پیش نظر یہ بات بالکل قطعی اور حتمی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کا انکار خالص کفر ہے، اس فتویٰ کی رو سے مرزا قادیانی ہو یا مصر کا شیخ شلتوت ہو یا خطۂ ارضی کا کوئی ملحد جو بھی اس عقیدہ کا منکر ہو وہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اتمام حجت کے بعد ایسے شخص کو مسلمان سمجھنے والا بھی کافر ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی اور دیگر علمائے مصر کا یہ فتویٰ برموقع بالکل سو فیصدی درست اور صحیح ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس صحیح عقیدہ پر قائم و دائم رکھے، اور اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے فاتح ربوہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کو جنھوں نے اس فتویٰ کی نشر و اشاعت کی سعی فرمائی اور مسلمانوں کو ایک عظیم فتنہ سے بچانے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ انھیں اور تمام مسلمانوں کو جملہ مصائب سے محفوظ رکھے اور راہ راست پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

وصلی اللہ تعالیٰ علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وحشرنا معھم یوم الدین۔ آمین

احقر الناس ابوالزاہد محمد سرفراز

خطیب جامع مسجد گکھڑ وصدر المدرسین مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ۲۹ رجب ۱۳۸۶ھ/۱۴ نومبر ۱۹۶۶ء

۵۲... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والے حق کو پہنچے ہیں۔ العبد شمس الدین استاذ الحدیث جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

۵۳... جواب درست ہے۔ مولوی عبدالقادر امام مسجد گوجرانوالہ

۵۴..... جواب درست ہے۔ مفتی بشیر حسین قادری نوشاہی فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

۵۵..... جواب درست ہے۔ بشیر احمد مہتمم مدرسہ مظہر العلوم سلطانی (رجسٹرڈ) خانقاہ سلطان عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ

۵۶..... جواب صحیح ہے۔ احقر عبدالرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ، پوریوالہ

۵۷..... الجواب صواب بلا ارتیاب ولاشک ان مسیلمۃ الفنجاب حکمہ حکم مسیلمۃ الکذاب لا فرق بینھما اصلا عند اولی الالباب و ان حیاۃ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام و رفعہ الی السماء ثم نزولہ من السماء الی الارض عند قرب الساعۃ مسئلۃ منصوصۃ بالکتاب والسنۃ المتواترۃ واجماع الامۃ من انکرھا فقد کفر و ارتد عن الاسلام و حکمہ حکم المرتد. واللّٰہ اعلم۔

(محمد ادریس کان اللہ لہ وکان ھو للہ جامعہ اشرفیہ لاہور)

جواب بلاشبہ درست ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیلمۂ پنجاب کا حکم بھی وہی ہے جو مسیلمہ کذاب کا ہے اور اہل عقل کے نزدیک تو ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ باقی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے پھر قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر تشریف لانے کا مسئلہ تو کتاب اللہ، متواتر احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے جو بھی اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اور اس کا حکم مرتد والا حکم ہوگا۔

۵۸..... جواب صحیح ہے۔ جمیل احمد تھانوی رئیس دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۵۹..... جس نے فتویٰ دیا وہ بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد عبیداللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

۶۰..... جواب درست ہے۔ عبدالرحمن نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

۶۱..... جواب درست ہے۔ حامد میاں مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

۶۲..... جس نے فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق کو پہنچا ہے۔ ظہور الحق استاد جامعہ مدنیہ لاہور

۶۳..... جواب درست ہے۔ عبدالحمید استاد جامعہ مدنیہ لاہور

۶۴..... جواب درست ہے۔ نذیر احمد استاد جامعہ مدنیہ لاہور

۶۵..... جواب صحیح ہے۔ احقر محمد کریم اللہ استاد جامعہ مدنیہ لاہور

۶۶..... جواب بالکل حق ہے۔ احقر عبیداللہ انور انجمن خدام الدین لاہور

۶۷..... جواب درست ہے۔ محمد اجمل خان خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ وصدر تنظیم اہلسنت لاہور

۶۸..... جواب درست ہے۔ گلزار احمد مظاہری جامعہ علوم اسلامیہ لاہور ۲۹/۱۲/۱۳۸۵ھ

۶۹..... جواب بالکل حق ہے۔ سید احمد شاہ بخاری صدر المدرسین مدرسہ دار الہدیٰ چوکیرہ سرگودھا

۷۰..... جواب بالکل صحیح ہے اور حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ (علامہ) خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر انگلینڈ

۷۱..... جواب بالکل درست ہے۔ محمود عفا اللہ عنہ

مفتی وصدر المدرسین مدرسہ قاسم العلوم ملتان ممبر قومی اسمبلی آف پاکستان وسابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد

۷۲..... جواب درست ہے۔ احقر مفتی محمد شفیع مہتمم مدرسہ سراج العلوم بلاک نمبر ۱ سرگودھا

۷۳..... جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ محمد امیر کان اللہ لہ مہتمم جامعہ ضیاء العلوم بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا

۷۴..... جواب بلاشک وشبہ درست ہے۔ احقر الثقلین محمد حسین عفی عنہ

سابق مدرس مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی نزیل مدرسہ دارالہدی چوہیرہ کن مضافات سرگودھا

۷۵ بلاشبہ جواب درست ہے۔ محمد امین صدر المدرسین دارالعلوم تعلیم الاسلام اترا کزو قائد آباد

۷۶..... جواب بالکل حق ہے۔ احقر الانام حمید اللہ

۷۷ جواب درست ہے اور ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم اس کی پیروی کریں۔ امین الحق خطیب جامع مسجد شیخوپورہ

۷۸ بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسمانی، رفع الی السماء بجسدہ اور پھر قرب قیامت میں نزول من السماء الی الارض نصوص قرآن مجید، احادیث متواترہ اور اجماع امت مسلمہ ثابت ہے اس لیے اس اجماعی مسئلے کا منکر اور خود حضرت مسیح علیہ السلام کی بجائے مسیح موعود بننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز زید مجدہم نے اس مسئلہ کے بارے میں جو مفصل فتویٰ دیا ہے میں اس کی تائید و تصدیق کرتا ہوں۔ احقر سید سراج الدین کاکاخیل ۱۸ شوال ۱۳۸۴ھ

۷۹.. جواب درست ہے۔ خان محمد عفی عنہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف۔ میانوالی

۸۰.. .. جواب صحیح ہے۔ محمد امیر الدین مبلغ اسلام حویلی لکھا ضلع منٹگمری (ساہیوال)

۸۱..... جواب درست ہے۔ عبدالحمید لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

۸۲.. جواب درست ہے۔ عبدالرحمن جامی خطیب محمدی جامع مسجد گوجرانوالہ ۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

۸۳..... جواب درست ہے۔ قاری نذیر احمد مہتمم مدرسہ عربیہ اشرف المدارس رحیم یار خان

۸۴.. . جواب درست ہے۔ احقر عبدالعزیز خطیب جامع مسجد زراعتی فارم منٹگمری

۸۵.. . جواب درست ہے۔ احقر (قاری) محمد یوسف شورکوٹ شہر ضلع جھنگ

۸۶ جواب درست ہے۔ عبدالواحد لدھیانوی

فاضل جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت انڈیا ناظم نشر و اشاعت دارالعلوم نعمانیہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ ۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

۸۷.. . جواب درست ہے۔ عبدالصمد شورکوٹ ضلع جھنگ

۸۸.. . تحقیق جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۸۹. جواب بالکل حق ہے اور حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ مجاہد الحسینی

سابق مدیر روزنامہ آزاد و نوائے پاکستان لاہور

۹۰.. . فتویٰ درست ہے اور جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

انا عبدہ الضعیف غلام یاسین شاہ پوری، سرگودھا، ۳ شوال ۱۳۸۵ھ

۹۱.. ...نحمدهٗ و نصلی علی رسوله الکریم و بعد۔

فان مسئله حیاة سیدنا عیسیٰ علی نبینا و علیه الصلوة والسلام بجسده الشریف الی السماء من ضروریات الدین اجمعت علیها الامة المحمدیة و انکرها الملاحدة فانانؤ من بها و تبرّاء من منکریها و نحکم بان المنکر ملحد خارج عن دین الاسلام. جزی اللّٰه مولانا منظور احمد چنیوٹی و شکر مساعیه فی اشاعه هذه المسئلة و تقبل عمله فی ردالملاحدة القادیانین. فالمجیب مصیب والجواب صحیح واللّٰه اعلم و علمه اتم. (محتاج بندہ (مفتی) عبداللہ جامعہ خیر المدارس ملتان)

حیات عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کے اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے

جانے کا مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے اور اس پر تمام امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے۔ مگر ملحدوں نے اس عقیدہ کا انکار کر دیا، ہم امت محمدیہ اس متفق علیہ مسئلہ پر ایمان لاتے ہیں اس کے انکار کرنے والے سے اپنی برائت ظاہر کرتے ہیں، اور یہ فیصلہ دیتے ہیں کہ اس عقیدہ کا منکر ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں مولانا منظور احمد چنیوٹی کو، اس فتویٰ کے نشر کرنے پر اور ملحد قادیانیوں کی تردید کے لیے ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشیں۔ (آمین) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے اور فتویٰ درست ہے۔

۹۲...... جواب درست ہے۔ بندہ عبدالستار مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

۹۳...... جواب درست ہے۔ محمد علی جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ملتان

۹۴...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ فتویٰ بالکل سچ اور حقیقت کے مطابق ہے، حیات مسیح علیہ السلام اور آپ کے رفع جسمانی اور نزول کا عقیدہ جزو ایمان ہے اس کا انکار صریح آیات اور احادیث متواترہ کا انکار ہے اور یہ انکار موجب کفر ہے، اس میں شک کرنا بھی کفر ہے میرے نزدیک تو یہی تحقیق ہے۔ وانا العبد الفقیر عبداللہ فیصل آباد

۹۵...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ محمد امین خطیب منبری مسجد ماڈل ٹاؤن بی۔ لائلپور (فیصل آباد) ۳۰ رجب ۱۳۸۶ھ

۹۶...... جواب بالکل صحیح ہے اور حق کے بعد تو بھٹکنا ہی رہ جاتا ہے۔

خاکسار اسلاف عبدالعلیم جالندھری ناظم تعلیمات مدرسہ اشرف المدارس وصدر مجلس تحفظ ختم نبوت، فیصل آباد

۹۷...... جواب درست ہے۔ غلام محمد صدر المدرسین مدرسہ اشرف المدارس لائلپور

۹۸...... جواب صحیح ہے۔ فضل محمد مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر ۳۰ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ

۹۹...... جواب درست ہے۔ احقر لال حسین اختر صدر المبلغین مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت ملتان

۱۰۰...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا رفع الی السماء بالجسد نصوص کتاب اللہ احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع جسمانی کا منکر۔ کتاب اللہ، احادیث متواترہ اور اجماع امت کا منکر ہے، اس لیے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لاشئی غلام اللہ خطیب جامع مسجد راجہ بازار راولپنڈی

۱۰۱...... جواب صحیح ہے۔ عبدالشکور مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

۱۰۲...... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ عبدالمنان خطیب جامع مسجد صدر ومہتمم دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی، راولپنڈی

۱۰۳...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان مسئلة حياة عيسى بن مريم عليهما السلام و رفعه الى السماء ثم نزوله ... الارض مسئلة اجماعية و عقيدة ضرورية في الاسلام لا يمكن لاحد ان يكون مؤمنا من غير ان يعتقد بحياة عيسى عليه السلام و رفعه الى السماء حياً فمن انكر هذه العقيدة الاجتماعية التي هي من ضروريات الدين فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه وصار مرتداً كافراً بلاشک و ارتياب فالجواب من المجيب المحترم حق و صواب۔ (وانا العبد الفقیر محمد مالک کاندھلوی خادم الحدیث بدار العلوم الجامعہ الاشرفیہ لاہور)

بیشک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے پھر دوبارہ ان کے دنیا میں نزول فرمانے کا مسئلہ اجماعی ہے اور اسلام کا ضروری عقیدہ ہے، کسی کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے زندہ آسمان پر تشریف لے جانے کا عقیدہ رکھے بغیر مسلمان کہلا سکے۔ پس جس نے اس اجتماعی مسئلہ کا

انکار کیا جو کہ ضروریات دین میں سے ہے تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کی پابندی کا طوق اتار دیا اور وہ بلا شک وشبہ کافر اور مرتد ہو گیا اور صاحب فتویٰ کا یہ جواب بالکل صحیح اور درست ہے۔

۱۰۴..... جواب درست ہے۔ محمد رسول خان جامعہ اشرفیہ، مسلم ٹاؤن، لاہور

۱۰۵...... جواب درست ہے۔ خطیب جمالی مسجد مصری شاہ لاہور، ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

۱۰۶..... جواب درست ہے، اس لیے کہ آیت ماصلبوہ الخ سالبہ کلیہ ہے اور نص قرآنیہ کا ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر ہی دلالت کرتا ہے۔ محمد صدر الدرسین جامعہ عربیہ رحیمیہ نیلا گنبد، لاہور

۱۰۷..... بعد الحمد والصلوٰۃ علماء اسلام نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کو کافر ومرتد اور واجب القتل قرار دیا ہے، بیشک عیسیٰ علیہ السلام کی حیات آیات (قرآنیہ) احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اس کے منکر کا حکم مرتد کا حکم ہے۔
محمد الیاس جامع مسجد چولیاں لاہور

۱۰۸..... جواب دینے والی ہستی نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت باکرامت رکھے۔ (آمین)
حررہ محمد عبدالعلیم قاسمی ۲۰ رجب ۱۳۸۵ھ

۱۰۹..... اقول بتوفیق اللّٰہ و حسن توفیقہ عقیدۃ حیاۃ المسیح علیہ السلام و نزولہ قرب القیامۃ مجمع علیہا عند جمہور المسلمین و ثابتۃ بالنصوص القطعیۃ، ومنکر ھا کافر ومرتد بلا شبھۃ والدلائل مبسوطۃ فی الکتب. (کتبہ حبیب الرحمٰن جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور ۵ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت کے قریب ان کے نزول کے عقیدہ پر جمہور مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے اور یہ عقیدہ قطعی دلائل سے ثابت ہے۔ اس کا منکر بلا شک وشبہ کافر اور مرتد ہے، اس عقیدہ پر دلائل کتابوں میں تفصیل کے ساتھ بیان کر دیے گئے۔

۱۱۰..... جواب درست ہے۔ نذیر احمد خطیب جامع مسجد بازار، لاہور

۱۱۱..... جواب درست ہے۔ غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام پاکستان، لاہور

۱۱۲..... جواب درست ہے۔ عبدالعلی دیوبندی

۱۱۳..... جواب درست ہے۔ قاضی احسان احمد (شجاع آبادی) امام شاہی مسجد شجاع آباد، ۲۰ ذی القعدہ ۱۳۸۶ھ

۱۱۴..... قرآن مجید کی آیات اور احادیث مرفوعہ صحیحہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی اخفا نہیں ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ کا جسمانی وروحانی ہر دو اعتبار سے آسمان کی طرف رفع ثابت ہے اور پھر ان کا دوبارہ زمین کی طرف نزول یقیناً ثابت ہے جو شخص حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل نہیں وہ یقیناً گمراہ، ملحد، کافر بلکہ مرتد ہے اور اس بات کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر اس کو واجب القتل کہا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ جو جوابات ذکر کیے گئے ہیں وہ سب صحیح ہیں اور ان میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حافظ عبدالرشید جامعہ تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ، لاہور، ۲۸/۸/۱۹۶۵ء

۱۱۵ جواب صحیح ہے اور جواب دینے والا بالکل کامیاب ہے۔ محمد اسحاق مدرس دارالعلوم تقویۃ الاسلام، لاہور ۲۸/۸/۱۹۶۵ء

۱۱۶..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا رفع جسمانی اور قرب قیامت میں ان کا آسمان سے نزول یہ سب متفق علیہ امور ہیں۔ جمہور امت اس کی قائل ہے اسلام میں کسی سے اس کا خلاف مذکور نہیں، جن صریح ومتواتر دلائل و شواہد سے یہ عقیدہ ثابت ہے ان کی بنیاد پر اس کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
سعید الرحمٰن جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ، راولپنڈی

۱۱۷..... تمام جوابات درست ہیں۔ — ابو احمد عبداللہ لدھیانوی ۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

۱۱۸.. مفتیان کرام نے جو فتویٰ دیا ہے وہ درست ہے۔ — احقر عبدالعزیز مہتمم دارالعلوم فیض محمدی، فیصل آباد

۱۱۹.. بسم اللہ الرحمن الرحیم

من نظر بامعان فی کتب القادیانی علم بلاریب وشک ان اکثر عقائده مخالفة لعقائد الاسلام موجبة لکفره منها عقیدة وفاة عیسی علیه السلام واصاب من افتی بکفره۔

(فاروق احمد سابق شیخ الحدیث جامعہ عباسیہ بہاولپور وسابق مفتی دارالعلوم دیوبند)

جس شخص نے بھی مرزا قادیانی کی کتابوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اسے بلاشک وشبہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مرزا کے اکثر عقائد اسلام کے خلاف ہیں جو کہ اس کے کفر کے موجب ہیں، اس کے کفریہ عقائد میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ بھی ہے جس نے بھی مرزا کے کفر کا فتویٰ دیا ہے اس نے درست کیا ہے۔

۱۲۰. جواب درست ہے۔ — الفقرالی اللہ۔ محمد عبدالقادر آزاد جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان، بہاولپور

۱۲۱..... جواب صحیح ہے۔ — غلام مصطفیٰ بہاولپور ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ

۱۲۲.. بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیاة عیسی بن مریم علیهما السلام ورفعه الی السماء ونزوله الی الارض قبل قیام القیامة ثابت بالکتاب والسنة وعلیه اجماع الامة فمن انکر بعد ذلک فهو کافر خارج عن الاسلام۔

(مقبول احمد جامعہ رشیدیہ ساہیوال)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف رفع پھر قیامت سے پہلے زمین کی طرف آپ کے نزول کا عقیدہ قرآن وسنت سے ثابت ہے اور اس پر امت کا اجماع ہو چکا ہے پس اس کے بعد بھی جو انکار کرے گا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۱۲۳..... جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ — واللہ اعلم بالصواب فقیر محسن الدین
بہاولپور، ممبر قومی اسمبلی ۲۲/۲/۱۹۶۶ء

۱۲۴..... جواب درست ہے۔ — محمد عبداللہ کان اللہ لہ مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر

۱۲۵... جواب درست ہے۔ — محمد عبدالحلیم مسجد شیخ لاہوری، جھنگ صدر

۱۲۶.. جواب درست دیا گیا ہے۔ — محمد عبدالجلیل انصاری خادم العلوم مظاہر العلوم، کوٹ ادو

۱۲۷..... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے، حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔ جو اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔ — کتبہ العبد الضعیف حافظ غلام رسول۔ صدر المدرسین دارالعلوم نعیمیہ سرگودھا

۱۲۸.. جواب حق ہے اور حق کی تابعداری لازمی ہے۔ عبدہ محمد یوسف الحسینی امیر جمعیت علماء اسلام وخطیب جامع مسجد فیصل آباد

۱۲۹... جواب درست ہے۔ — محمد رمضان علوی خطیب مرکزی جامع مسجد محلہ گلشن آباد، راولپنڈی

۱۳۰..... جواب درست ہے۔ — عبدالواحد خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ ناظم جمعیت علماء اسلام، مغربی پاکستان

۱۳۱... جواب درست ہے۔ — مطیع الرسول خطیب مدنی مسجد گنج، ضلع لائل پور

۱۳۲... جواب درست ہے۔ — محمد رمضان امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان ضلع میانوالی

۱۳۳. یہی فتویٰ حق ہے اور حق زیادہ لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔

الفقرالی اللہ رشید احمد ناظم مدرسہ فاروقیہ شجاع آباد

۱۳۴ ۔ جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حررہ ناچیز عبداللطیف غفرلہ جہلمی ناظم جمعیت علماء اسلام ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

۱۳۵ … جواب بالکل حق ہے اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔
احقر فضل احمد مہتمم مدرسہ ثنائیہ تلہ گنگ، ۱۴ اگست

۱۳۶ … جواب بالکل صحیح ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت میں نزول متواترات میں سے ہے، بلاشبہ اس کا منکر ملحد و زندیق ہے۔ فقط حررہ العبد الضعیف مولیٰ بخش، جامع مسجد جہاداریاں، سرگودھا

۱۳۷ ۔ نائب رئیس الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ منورہ کے جواب سے مجھے اتفاق ہے۔
بندہ محمد یحییٰ عفی عنہ لدھیانوی خطیب جامع مسجد جناح کالونی، فیصل آباد ۲۵/۳/۱۳۸۵ھ

۱۳۸ ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ کا منکر تین وجہ سے کافر ہے (کیونکہ) وہ تین (چیزوں) قرآن، احادیث اور اجماع امت کا منکر ہے، چودہ سو سال کے تمام اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانے میں تشریف لائیں گے۔ فقط محمد شفیع مہتمم مدرسہ سراج العلوم۔ کبیر والا

۱۳۹ … جواب بالکل حق ہے۔ سید حبیب اللہ شاہ بنوری معلم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ بہاولپور، کیم اپریل ۱۹۶۵ء

۱۴۰ ۔ جواب صحیح ہے۔ سید عنایت اللہ شاہ بخاری
صدر جمعیت اشاعت التوحید والسنہ پاکستان گجرات ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ مطابق ۴ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

۱۴۱ ۔ جواب صحیح ہے۔ محمد حیات عفا اللہ عنہ، فاتح قادیان صدر مناظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان

۱۴۲ … یہی فتویٰ حق ہے اور حق تابعداری کے زیادہ لائق ہے اور کیا رہ گیا حق کے پیچھے مگر بھٹکنا۔
ابو الا فقر الی اللہ محمد عبد اللہ درخواستی غفرلہ ۵ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ

۱۴۳ … جواب صحیح ہے۔ ابو الزاہد محمد اشرف ہمدانی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان فیصل آباد ۲۷ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ

۱۴۴ … جواب درست ہے۔ عبدالحمید سواتی خادم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

۱۴۵ ۔ جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد امیر مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی کیم شعبان ۱۳۸۶ھ

۱۴۶ … جواب بالکل درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حبیب اللہ الفاروقی
سیالکوٹ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

۱۴۷ … جواب صحیح ہے۔ محمد علی الصدیقی کان اللہ لہ صدر المدرسین دار العلوم الشہابیہ، سیالکوٹ

۱۴۸ ۔ مذکورہ بالا علماء نے جو فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق ہے۔ اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔
احقر سلیمان احمد مہتمم مدرسہ اظہار الحق ٹوبہ ٹیک سنگھ

۱۴۹ … جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ قاضی عصمت اللہ جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ

۱۵۰ … جواب صحیح ہے۔ ولی اللہ انی شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ

۱۵۱ ۔ جواب صحیح ہے۔ سید نور الحسن شاہ بخاری خادم تنظیم اہلسنت پاکستان ملتان ۸ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ

۱۵۲ ۔ جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالخالق سابق مدرس دار العلوم دیوبند شیخ الحدیث و مہتمم دار العلوم عیدگاہ کبیر والا، ملتان

۱۵۳ … جواب صحیح ہے۔ عبدالمجید مدرس دار العلوم عیدگاہ، کبیر والہ

۱۵۴ … جواب بالکل صحیح ہے۔ نظام الدین شاہ نائب مہتمم دار العلوم عیدگاہ، کبیر والہ

۱۵۵ … جواب درست ہے۔ ظہور الحق دار العلوم عیدگاہ، کبیر والہ

۱۵۶ ۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کا رفع قرآن و حدیث کے دلائل سے اظہر من الشمس ہے اس لیے اس کا انکار

کرنے والا قرآن وسنت کا انکار کرنے والا ہے اس لیے وہ کافر اور منکر قرآن وسنت ہے۔

احقر گل محمد توحیدی گوجرانوالہ، یکم جون ۱۹۶۷ء

۱۵۷۔ ... جواب صحیح ہے۔ محمد شریف بہاولپوری مرکزی مبلغ ختم نبوت، ملتان

۱۵۸۔ جواب صحیح ہے۔ محمد فیروز خان مہتمم دارالعلوم المدنیہ، ڈسکہ، سیالکوٹ

۱۵۹۔ جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ فاضل حبیب اللہ رشیدی مدیر جامعہ رشیدیہ ساہیوال

۱۶۰۔ جواب صحیح ہے۔ فقیر محمد عبدالمالک

۱۶۱۔ ... تمام جوابات صحیح ہیں۔ عبداللہ رائے پوری مدرس جامعہ رشیدیہ ساہیوال

۱۶۲۔ ... جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالستار تونسوی صدر تنظیم اہلسنت والجماعت، ملتان

۱۶۳ ...... هذا حق والحق احق ان يقتدى به والمنكر كافر لاشک فی ارتداده والمرتد اشد مقتاً من الكافر.

(بشیر احمد نقشبندی قادری امیر جمعیت علماء اسلام پسرور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ)

حق یہی ہے اور اس کے لائق ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور اس عقیدہ کا منکر کافر ہے اس کے مرتد ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے، اور مرتد کافر سے زیادہ سخت سزا کا مستحق ہے۔

۱۶۴۔ جواب صحیح ہے۔ محمد امین مدرس دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی

۱۶۵۔ ... حیات عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ نصوص قرآنیہ احادیث صحیحہ صریحہ اور اجماع امت سے (ماسوا چند فلاسفہ و ملاحدہ کے) ثابت ہے جیسا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے الفاظ سے ظاہر ہے: **نزول عیسی علیه السلام من السماء حق۔**

"کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آسمان سے بالکل برحق ہے پس منکر اس عقیدہ اجماعیہ کا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (فقط محمد ابراہیم کیمبل پوری)

۱۶۶۔ علمائے کرام کے جوابات کی میں تصدیق و تائید کرتا ہوں۔ محمد ضیاء القاسمی

ناظم اعلیٰ تنظیم اہلسنت پاکستان و مہتمم جامعہ قاسمیہ، فیصل آباد

۱۶۷۔ ... جواب صحیح ہے۔ میاں نذیر احمد ایم۔اے

صدر آل پاکستان سٹوڈنٹس فیڈریشن (رجسٹرڈ) نائب صدر پاک یوتھ برادر ہڈ شپ ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ)

کنوینر نیشنل ایجوکیشن ٹرسٹ مکان نمبر ۵ قصر سٹریٹ، چراغدین روڈ مزنگ لاہور

۱۶۸۔ ...فتویٰ دینے والے کا جواب قرآن مجید اور حدیث شریف کے مطابق درست ہے۔ متقدمین اور جمہور علماء کے نزدیک یہی فتویٰ درست ہے۔ پیر محمد عبدالمجید، لال شریف حال وارد انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل راولپنڈی ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء

۱۶۹ ... ذلک صواب بلا ارتیاب من شک او انکر فی نزول عیسی علیه السلام عند قرب الساعة فقد کفر و ارتد عن الاسلام. والله اعلم و علمه اتم و احکم.

(حررہ مفتی نذیر حسین قاسمی، ضلع قاضی مظفر آباد آزاد کشمیر)

بلاشبہ یہ فتویٰ صحیح ہے اور جو اس میں شک کرے یا عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نازل ہونے کا انکار کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو گیا۔

۱۷۰ ... جواب صحیح ہے۔ احقر محمد عبداللہ

لدھیانوی خادم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی۔ ۵ وسابق ناظم نشر و اشاعت مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت ۳۰/۱/۱۳۸۹ھ

۱۷۱ ... جواب صحیح ہے۔ نور الحق قریشی ایم۔ اے۔ ایل، ایل، بی ایڈووکیٹ
ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام ملتان ۱۵/ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

۱۷۲۔ جواب صحیح ہے۔ عبدالرحیم ناظم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ شکر گڑھ، ضلع سیالکوٹ

۱۷۳۔ جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ ابوالکلیم محمد خادم حسین شاہ چورہ شریف ضلع کیمبل پور (اٹک)

۱۷۴۔ جواب بالکل درست ہے۔ فقیر لاشی محمد جان عثمانی آستانہ سراج الاولیاء دریا خان ۲ اگست ۱۹۶۹ء

۱۷۵۔ جواب صحیح ہے۔ احقر خدا بخش غفرلہ ٹنگ آستانہ حضرت مدنی رحمہ اللہ

۱۷۶۔۔۔۔۔ جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا عنداللہ ماجور ہے۔ احقر العباد فقیر خورشید احمد
خلیفہ اکبر حضرت مدنی مہتمم مدرسہ محمود العلوم عبدالحکیم ۱۹۷۱/۶/۳ء

۱۷۷۔ جواب صحیح ہے۔ محمد عبداللہ غفرلہ خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد

۱۷۸۔۔۔۔ جواب دینے والے نے صحیح فتویٰ دیا ہے۔ ناچیز غلام حیدر خطیب جامع مسجد بلال اسلام آباد ۲۸ شوال المکرم ۱۳۸۹ھ

۱۷۹۔۔۔۔۔ جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ محمد امین، خطیب جامع مسجد جڑانوالہ

۱۸۰۔۔۔ جواب صحیح ہے۔ محمد صدیق ولی اللہی خادم حکمت امام ولی اللہ ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ۔ ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء

۱۸۱۔۔۔ جواب بالکل حق ہے۔ قاری محمد امین خطیب جامع مسجد عیدگاہ و امیر جمعیت علماء اسلام شیخوپورہ

۱۸۲۔۔۔ جواب صحیح ہے۔ عبدالعزیز خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ
سرگودھا ۲ جون ۱۹۷۰ء

۱۸۳۔۔۔ **لہ الحمد و علیہ الصلوٰۃ والسلام**

استفتاء ہذا میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا آسمان پر جسد عنصری کے ساتھ رفع اور پھر ان کا قیامت کے قریب نزول وغیرہ کے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ اسلام میں ان نظریات و عقائد کا کیا حکم ہے؟ اور جو شخص مذکورہ چیزوں کا انکار کرے اس کا اعتقاد حق ہے یا باطل؟

جواباً تحریر ہے کہ:۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان امور کے متعلق کتاب و سنت میں جو حکم ہے اس کو سلفاً و خلفاً۔ جمہور علماء کرام نے نصوص شرعیہ کی روشنی میں واضح کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے دور کے برحق پیغمبر تھے۔ اس دور میں آنحضرت کے مخالفین نے آپ علیہ السلام کو اذیت پہنچانے اور ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ علیہ السلام کو اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ اب وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال سے قتال کریں گے۔ آنحضرت کا نزول اشراط الساعۃ اور علامات قیامت میں سے ہے اور پھر اس کے بعد آپ علیہ السلام اپنی طبعی موت کے ساتھ وفات پا کر جناب نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن ہوں گے۔

اس اعتقاد پر کتاب و سنت سے علماء کرام نے دلائل مرتب کر دیے ہیں۔ اس مسئلہ کے اثبات میں برصغیر ہند میں خاص طور پر دو اہم کتابیں مدون ہوئی ہیں جو محدث کبیر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے تلامذہ سے مرتب کروائی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب کا نام "**التصریح بما تواتر فی نزول المسیح**" اور دوسری کا نام "**عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام**" ہے۔ یہ کتابیں اس مسئلہ پر بہترین دلائل و براہین کا مجموعہ ہیں اور سلف صالحین کے اعتقاد کی بہترین ترجمان ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں

مزید دلائل کی حاجت نہیں چھوڑی گئی وہ نہایت عمدہ اور مستند مواد پر مشتمل ہیں۔

اور عرب ممالک مصر وغیرہ میں جب بعض جدت پسند لوگوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی حیات اور ان کے قبل القیامت نزول کے انکار کا قول کیا تو ان کے جواب میں علامہ محمد زاہد بن حسن الکوثری نے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "نظرۃ عابرۃ" کے نام سے مرتب کر کے کتاب وسنت سے عمدہ دلائل مدون کر دیے اور جمہور اہل اسلام کے عقیدہ ہذا کو آشکارا کر دیا۔ مختصر یہ ہے کہ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ جمہور اہل اسلام کے نزدیک نصوص قطعیہ کی روشنی میں نہایت ضروری ہے اور اس کا انکار کرنا گمراہی، ضلال اور زیغ عن الحق ہے۔ ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ محمدی شریف، ضلع جھنگ، محرم الحرام ۱۳۱۵ھ

۱۸۴ ..... حدیث شریف بسند صحیح مجدد نویں صدی امام جلال الدین السیوطی درمنثور میں بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں:۔

آگاہ رہو اے علمائے کرام انس بن مالک دس سالہ محمد عربی خاتم النبیین ﷺ کے شاگرد ہیں روایت کرتے ہیں:

ان عیسی لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة. (ابن کثیر ص ۳۶۶ ج ۱)

"کہ عیسیٰ علیہ السلام بالکل فوت نہیں ہوئے بلکہ قیامت سے قبل وہ تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔" قاضی ابوبکر جصاص نے جو حنفیوں کے امام ہیں اپنی تفسیر پارہ نمبر ۲۲ میں بھی یہ روایت آنے والی آیت کے تحت نقل فرمائی ہے:

ان اللّٰه و ملٰئکته یصلون علی النبی (الخ) (احزاب ۵۶)

"اللہ اور اس کے ملائکہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔"

بندہ زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، مسئلہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہما السلام برحق اور منکر حیات مسیح علیہ السلام دائرہ اسلام سے خارج ہے جو دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے وہ اعتقاداً اور عملاً عندالشرع بقول علامہ شہامہ کافر ہے، بندہ کا یہی عقیدہ ہے، صاحب جرح علماء کرام نے حدیث بالا کو مرفوع قرار دیا ہے، دیکھو علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور اس کے علاوہ فتاویٰ قاضی خان۔

اور متقدین میں سے محمد بن اسعد (رحمۃ اللہ علیہ) م ۱۵۰ھ معلوم رہے کہ حدیث مرفوع ہے روایت کے اعتبار سے اور صحیح ہے کہ امام سیوطیؒ نے درمنثور کے مقدمہ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں درمنثور میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کروں گا جو مرفوع اور صحیح نہ ہو۔ لہذا غلام احمد قادیانی نے حضرت پاک محمد ﷺ کی نبوت کے خلاف آغاز ہی انکار حیات مسیح علیہ السلام سے کیا اور یہ آغاز بھی کفر کی بناء پر کیا گیا۔

اس لیے بندہ کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال، کذاب اور معنوی اعتقادی ہر قسم کا کافر کہا جا سکتا ہے۔ پس علمائے کرام مدینہ منورہ، مکہ معظمہ تا پاکستان سب کے فتاویٰ جات شرع محمدی کے مطابق ہیں۔ ناچیز یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ حیات مسیح علیہ السلام کا جو بھی منکر ہو کافر ہے۔ لہذا غلام احمد (قادیانی) مع جماعت کافر مطلق ہے۔

العبد الفقیر غلام رسول لالیاں ۱۳ فروری ۱۹۷۲ء

۱۸۵..... جواب صحیح ہے۔ محمد ایوب نجدی

۱۸۶ ..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن وحدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔

۱۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وما قتلوہ یقیناً بل رفعه الله الیه. (نساء ۱۵۷) ''اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔''

اس آیت میں ''قتلوہ'' اور ''رفعہ'' کی دونوں مفعول کی ضمیریں عیسیٰ علیہ السلام (جن کا لقب مسیح ہے) کی طرف لوٹی ہیں تو ظاہر ہوا کہ عیسیٰ بن مریم سے مراد جسم اور روح کا مجموعہ ہے اور یہ پورا کا پورا مجموعہ ہی زندہ ہے تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زندہ ہیں، نیز اگر آپ وفات پا چکے ہوتے تو اللہ تعالیٰ پھر یوں فرماتے: ''بل اماته الله کہ اللہ نے اسے موت دے دی ہے کیونکہ یہ عبارت مختصر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی فرمایا:

ماقلت لهم الا ما امرتنی به. مادمت فیهم. (مائدہ ۱۱۷)

''میں نے کچھ نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا۔''

ان کا مطلب یہ ہے کہ جب میں ان میں ٹھہرا رہا، پس اگر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فوت ہو چکے ہوتے تو ضروری تھا کہ اس کا جواب اس طرح ہوتا۔ **ماقلت لهم الا ما امرتنی به مادمت حیا.** ''کہ میں نے کچھ نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے حکم دیا جب تک میں ان میں زندہ رہا۔''

کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا ان کے درمیان نہ رہنا آپ کی موت کو مستلزم نہیں ہے۔ تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے بلکہ آپ زندہ ہیں اور حضور ﷺ نے فرمایا: **ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلا.** (بخاری ص ۴۹۰ ج ۱)

''کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تم میں عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے۔''

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ مردہ کا نزول اوپر سے نیچے نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ عادل اور فیصلہ کرنے والا ہو سکتا ہے، تو مسیح علیہ السلام کی وفات کا قول باطل ہو گیا اور آپ کی حیات ثابت ہو گئی۔ ایسے ہی حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"ان المسیح بن مریم یمکث فی الارض بعد نزوله من السماء اربعین سنة و یتزوج و یولد له."

''کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نزول کے بعد زمین میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر شادی کریں اور ان کے بچے بھی ہوں گے۔''

یہ دو بہت بڑی قطعی دلیلیں ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر اور آپ کی وفات کے قول کے باطل ہونے پر۔

نیز امت محمدیہ نے اس پر اجماع کیا ہے کہ روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان کی طرف زندہ اٹھائے گئے ہیں اور مہدی معہود کے زمانہ میں نازل ہوں گے، اس اجماع کا انکار سوائے جھوٹے نبیوں اور غالی معتزلیوں کے کسی نے نہیں کیا۔

احقر العباد محمد ابراہیم خادم ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد۔ چنیوٹ

"ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیتزوج، ویولد له، و یمکث خمس و اربعین سنة، ثم یموت فیدفن معی فی قبری، فاقوم انا، و عیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر."

(مشکوۃ ص ۴۸۰)

''کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دنیا میں تشریف لائیں گے پھر آپ شادی کریں گے اور آپکے بچے بھی

پیدا ہوں گے اور آپ پینتالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں ہی دفن ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام دونوں ایک قبر سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان میں سے اٹھیں گے۔"

بروایت مشکوٰۃ بحوالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص ۲۴۰، (مترجم)

۱۸۷ ...... الجواب بعون الوهاب. الا جوبه كلها صحيحة.

ولا شك فى ان حياة مسيح ابن مريم عليهما السلام ثابتة بالكتاب والسنة كما قال الله تعالى. "وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته و يوم القيامة يكون عليهم شهيدا." (نساء ۱۵۹)

وقال صادق المصدوق ﷺ فى تفسير هذه الايه:

والذى نفسى بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا. (بخاری ص ۴۹۰ ج ۱)

وقال ﷺ.

ليهلن عيسى ابن مريم بفج الروحاء بالحج او العمرة او يشنينهما جميعا. (مسلم ص ۴۰۸ ج ۱)

فمن انكر من هذه العقيدة الثابة بالكتاب والسنه واجماع الامه فهو كافر بلا ريب و مرتد كائنا من كان.

ومن شك فى كفر القاديانى و كفر اتباعه فهو ايضا كافر.

تمام جوابات صحیح ہیں۔

اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی حیات قرآن مجید اور حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

"اور جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے سو اعیسیٰ علیہ السلام پر یقین لائیں گے اس کی موت سے قبل اور وہ قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ۔"

اور صادق و مصدوق نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

"کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بہت قریب ہے کہ نازل ہوں گے تم میں ابن مریم (علیہما السلام) عادل حاکم بن کر۔

ایسے ہی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ضرور ضرور عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) فج روحا سے حج یا عمرہ یا دونوں کا ملا کر احرام باندھیں گے۔"

پس جس نے بھی کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت کے اس مسلمہ عقیدہ کا انکار کیا تو وہ بلا شک و شبہ کافر و مرتد ہے چاہے وہ کوئی ہو۔

اور جو مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(حررہ حافظ عبدالقادر روپڑی جامع قدس چوک دالگراں لاہور)

۱۸۸...... جواب درست ہے اور حق بات قبول کرنے کے زیادہ لائق ہوتی ہے۔ العبد المفتقر الی اللہ محمد حریف اللہ صدر المدرسین جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۱۸۹ ...... یہ فتویٰ اسی طرح ہے جیسے دیا گیا ہے۔ محمد یعقوب قریشی جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۱۹۰...... جواب درست ہے۔ بنیامین مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۲۰۰...... جواب درست ہے۔ ابو حفص العثمانی ناظم جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۲۰۱ ۔ جواب درست ہے۔ عبدالرحمن بلتستانی استاذ جامعہ سلفیہ۔ فیصل آباد

۲۰۲ ۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی متعدد وجوہ ہیں۔ دعویٰ نبوت کرنا بجائے خود کفر صریح ہے۔ ٹھیک اس طرح جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی دعوئے نبوت سے پہلے مدعی نبوت کو کافر اور ملت اسلامیہ سے خارج تصور کرتا تھا۔

اس کے علاوہ توہین انبیاء کرام علیہم السلام اور دوسرے متعدد وجوہ ان کے کافر ہونے کے لیے کافی ہیں۔ انہی وجوہ کفر میں سے مرزا غلام احمد کا حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انکار اور نزول مسیح علیہ السلام کے عقیدہ میں تحریف بھی شامل ہے۔

اعاذنا اللّٰہ من شر ھذہ الطائفۃ المارقۃ عن الاسلام و دمرھا تدمیرا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مرتد خارج از اسلام فرقہ کے شر سے بچائے اس کا ملیا میٹ کر دے۔

انا عبدہ عبدالرحیم اشرف کان اللّٰہ لہ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد

۲۰۳ ۔ مسئلہ ختم نبوت، حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام امت مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے، کتاب و سنت میں یہ مسائل مروی بشرح و بسط سے موجود ہیں، ایسے مسائل میں شک کرنے والا اجماعاً کافر ہے چہ جائیکہ منکر ہو، بلکہ خود مدعی ہو۔ ایسے آدمی کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ لہٰذا مدعی نبوت مرزا قادیانی کے کفر میں ذرہ برابر بھی شک باقی نہیں ہے۔ عبدالحق صدیقی۔ جامع مسجد اہل حدیث ساہیوال

۲۰۴ ۔ لکفر القادیانیین وجوہ منھا اھانۃ الانبیاء و سب السلف ومنھا انکار ھذہ العقیدۃ التی اجمعت علیھا الامۃ المحمدیۃ اعنی عقیدۃ نزول المسیح علیہ السلام۔ (حررہ محمد اسماعیل کان اللہ لہ گوجرانوالہ)

قادیانیوں کے کفر کی بہت ساری وجوہ ہیں۔ انہی میں سے انبیاء کی توہین کرنا اور سلف صالحین کو گالیاں دینا ہے۔ ان میں سے اس عقیدہ کا انکار کرنا بھی ہے جس پر امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے یعنی نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ۔

۲۰۵ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا زندہ رہ کر فوت ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور میں بقایا جگہ میں دفن ہوں گے۔ یہی عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ تحریر کنندہ محمد حسین، شیخوپورہ

۲۰۶ الذین ینکرون الاحادیث الصحیحۃ والایات الصریحۃ فانھم کافرون بالاتفاق والاجوبۃ کلھا صحیحۃ۔

جو لوگ احادیث صحیحہ اور آیات صریحہ کا انکار کرتے ہیں وہ بالاتفاق کافر ہیں اور تمام کے تمام جوابات درست اور صحیح ہیں۔ (محمد صدیق جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد)

۲۰۷ علامہ شیخ عبدالعزیز بن باز نے جو فرمایا ہے احقر راقم کو اس سے حرف بحرف اتفاق ہے۔ شیخ شلتوت وغیرہ حضرات کی شاید اس اہم امر کی طرف توجہ نہیں گئی کہ قرب قیامت کے وقت نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ کا تعلق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں سے ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ساتھ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اخبار ماضیہ میں آپ کی تصدیق ایمان بالنبوۃ کا ایک ضروری جزو ہے ایسے ہی اخبار آتیہ (پیش گوئیوں) کے اوپر ایمان بھی ایمان بالرسالۃ کا ایک جزو ہے، جب تک ان کو مانا نہیں جائے گا، ایمان بالرسالۃ صحیح

اور معتبر نہیں ہوگا اس اعتبار سے یہ مسئلہ ہرگز فرعی نہیں ہے (بلکہ یہ تو) اصول دین میں سے ہے۔ رہا اس کا ثبوت تو بقول علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اس میں انتیس احادیث وارد ہیں۔ ان کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فهذه تسعة و عشرون حديثاً تنضم اليها احاديث اخر ذكر فيها نزول عيسى عليه السلام منها ماهو مذكور في احاديث الدجال ومنها ماهو مذكور في المنتظر و تنضم اليها ايضا الاثار الواردة عن الصحابة فلها حكم الرفع اذ لامجال للاجتهاد في ذلك و جميع ما ذكرناه بالغ حد التواتر والاحاديث الواردة في نزول عيسى عليه السلام متواترة، نقله نواب صديق حسن خان.

"یہ انتیس حدیثیں ہیں، ان میں وہ احادیث بھی شامل کی جائیں گی جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے، ان میں سے بعض وہ حدیثیں ہیں جو دجال کے متعلق وارد ہوئی ہیں اور بعض وہ ہیں حضرت مہدیؒ کے بارے میں آئی ہیں، ان کے ساتھ صحابہ کرام کے وہ اقوال بھی شامل کیے جائیں گے جو اس سلسلہ میں منقول ہیں ان کا حکم بھی مرفوع کا حکم ہوگا اس لیے کہ اس میں تو اجتہاد کی گنجائش ہی نہیں ہے اور جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے وہ تواتر کی حد کو پہنچا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق وارد حدیثیں بھی متواتر ہیں۔"

ایسے (قادیانی) حضرات علم کے مسکین تو خیر ہیں ہی، ادعائے عقل کے باوجود عقل کی مسکنت کا یہ حال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کو کشمیر میں قرار دیتے ہیں اور ثبوت میں مرزا قادیانی کی دجل آمیز تحریر پیش کرتے ہیں یعنی اس کذاب کو دلیل میں پیش کرتے ہیں جس نے سارا چکر ہی اس لیے چلایا، ان کی فکری لغزش کا یہ حال ہے کہ محدثین کی احادیث میں تو ٹیڑھ نکالتے ہیں اور مرزا قادیانی کی روایات کو برقرار رکھتے ہیں۔ انا للہ، بہر صورت شیخ کی تحقیق صحیح ہے۔ واللہ الموفق للصدق والصواب محمد عطاء اللہ حنیف

مکتبہ السلفیہ لاہور کیم جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

۲۰۸۔ الحمد لله و كفى والصلواة والسلام على خاتم الانبياء محمد المصطفى و على آله المجتبى واصحابه الكرماء: امابعد

فان الفرقة الطاغية اللاغية اللمعة اللاهية الواهية بل المرتدة المرزائيه التى تنكر الشعائر الاسلاميه والشرائع الدينيه من الجهاد فى سبيل الله و ختم النبوة على خاتم النبيين صلى الله عليه وآله و اصحابه و سلم وحياة عيسى بن مريم على نبينا و عليهما الصلواة والسلام و تصغير الانبياء عليهم الصلواة والسلام و تفوقه على نبينا لما قصده حسب تقوله على جميع الانبياء عليهم الصلواة والسلام، واتفقت الامة قاطبة على تكفير من تقول مثل كلماته الواهيه الكفريه الخبيث، بل اتفقت الامة المرحومة على تكفير من لم يكفر هذه الفئة الشنيعة. والله تعالى هوالهادى الى الصراط المستقيم. وانا عبده قمرالدين سیالوی سیال شریف ضلع سرگودھا یوم العرفہ ۱۳۸۹ھ

"سرکش مرزائی بیہودہ سیاہ کارناموں والی بے کار بلکہ مرتد جماعت جس نے اسلامی شعائر اور جہاد فی سبیل اللہ اور حضور ﷺ کی ختم نبوت حضرت عیسیٰ بن مریم علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی حیات کا انکار کیا۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی تحقیر کی بلکہ اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے آپ ﷺ پر برتری کا دعویٰ کیا۔ جیسا کہ اس نے دیگر تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھے، پوری امت نے اس جماعت جیسے کفریہ عقائد رکھنے والے اور اس جیسے جھوٹ اور کفریہ کلمات انبیاء علیہم السلام کی شان میں بکنے والے گروہ کے کفر پر اتفاق کیا ہے بلکہ

است مرحومہ نے اس جیسے شنیع کفریہ عقائد رکھنے والے ٹولے کو کافر نہ کہنے والے لوگوں کے کفر پر بھی اتفاق کیا ہے۔

۲۰۹...... حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی حیات اور قیامت کے قریب آپ کے نزول میں کوئی شک نہیں ہے۔

احقر مفتی غلام رسول غفرلہ دارالعلوم نعیمیہ کچہری بازار سرگودھا۔

۲۱۰...... فقیر کی تحقیق میں قرآن و حدیث کے موافق حیات حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام صحیح و ثابت و یقین ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسدی وسماوی اور ان کے آسمان سے قرب قیامت تشریف لانے کا منکر قرآن و حدیث کا مکذب ہے۔ مسلمانوں کا اس سے تعلق حرام ہے۔ واللہ اعلم محمد عمر اچھروی۔ ۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ

۲۱۱...... الحمد للّٰہ الذی وفق عبادہ العلماء لحفظ دینہ، والصلوۃ والسلام علی حبیبہ المصطفیٰ خاتم الانبیاء الذی امر امتہ واکدھم ان یبذلوا کل مایحبونہ فی سبیل اقامۃ دینہ وعلی آلہ واصحابہ وعلماء ملتہ الی یوم الدین۔

امابعد! فقد اطلعت علی ما کتب افضل العلماء فی تکفیر غلام احمد القادیانی وابطال ھفواتہ الشنیعۃ واشنعھا انکار عقیدۃ حیاۃ المسیح علیہ السلام واتفق مع ھولاء الابرار اتفاقاً کاملاً وھذا ھو الحق الا بلغ الصریح وخلافہ خدرج من الملۃ الاسلامیۃ وکان اللّٰہ تعالیٰ من شرور اعداء الدین ورزقنا اتباع الحق وھو الموفق۔ وھو الھادی الی سواء السبیل۔ حررہ محمد کرم شاہ

چیئرمین ہلال کمیٹی۔ بھیرہ۔ سرگودھا

’’میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر کے متعلق علمائے کرام کے فتویٰ اور اس کے بے ہودہ گندے عقائد کے تردیدی دلائل کا مطالعہ کیا، اس کا قبیح ترین عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے انکار کا عقیدہ ہے، میں ان علماء کرام کے فتویٰ کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں اور یہی صاف واضح روشن حق ہے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنا ملت اسلامیہ سے نکلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمائیں۔ وہی ہدایت کی توفیق دینے والے ہیں اور سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں۔‘‘

۲۱۲...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیا ومسلماً۔

من انکر حیاۃ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وانکر رفعہ الی السماء مع جسدہ وروحہ علیہ الصلوۃ والسلام فقد ضل ضلالاً بعیداً وخسر خسراناً مبینا، فلا شک فی ان حیاتہ ورفعہ الی السماء ثم نزولہ الی الارض قبل یوم القیامۃ ثابت بالکتاب والسنۃ واتفق علیہ جماھیر الامۃ من السلف والخلف، فما ذا بعد الحق الا الضلال، نسال اللّٰہ تعالیٰ السلامۃ من فتنۃ المسیح الدجال۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ وانا الفقیر السید احمد سعید الکاظمی الامروھوی غفرلہ۔ جامعہ انوار العلوم ملتان۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ

’’جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے اپنے جسد عنصری اور روح کے ساتھ آسمان کی طرف رفع کا انکار کرے وہ بھٹک کر دور جا پڑا اور وہ بڑے صریح نقصان میں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف آپ کا رفع پھر قیامت کے قریب آپ کا نزول قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور متقدمین و متاخرین سب علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے۔ پس حق کے بعد تو گمراہی ہی باقی رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسیح دجال کے فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔‘‘

۲۱۳...... یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے اور میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ العبد محمد حسین نعیمی ناظم الجامعہ النعیمیہ لاہور

۲۱۴۔ جواب صحیح ہے۔ العبدالمفتقر الی اللہ للصمد۔
فیض احمد عفی عنہ خادم دارالافتاء وتدریس جامعہ غوثیہ، گولڑہ شریف ۳۔۷۔۱۹۶۵ء

۲۱۵۔ جواب درست ہے۔ احقر محمد خلیل صدر المدرسین جامعہ قادریہ رحیم یار خان

۲۱۶۔۔۔ الحمد لحضرۃ الجلالہ والصلوۃ علی خاتم الرسالۃ۔

تمام تعریفیں رب ذوالجلال کے لیے ہیں اور درود وسلام ہوں نبی خاتم الرسالت پر۔

ان عقیدۃ حیاۃ سیدنا المسیح عیسی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام و نزولہ قبل الساعۃ مما اجمعت علیہا الامۃ الاسلامیہ اجماعاً قاطعاً من عہد الصحابۃ الی یومنا ھذا نسلاً بعد نسلٍ و خلفا عن سلف لقد تواتر الاثار و النصوص فی نزولِ عیسی علیہ السلام والقول بوفاتہ علیہ السلام تلبیس فی القرآن و تحریف فی الاحادیث و خرق للاجماع۔

واختراء ات المسیح الدجال القادیانی زعیم الکفر والالحاد فی ذلک الباب مما یمجہ السمع و یستقبحہ العقل. ویستکرہ النقل ولا یعابہفواتہ فی الاخبار وھذیانہ فی الدین، وتخلیط فی العقائد القاطعہ کان راجا مستمراء لہٗ جزی اللہ المجیب لقد اصاب واجاد فی الجواب و شکر اللہ مساعی ناشرہ الاستاذ الفاضل مولانا منظور احمد جنیوتی و سائر من قاموا بنصرۃ الدین القویم والذب عن حوزۃ الاسلام و حفظ بیضہ الاسلام عن شرور ھولاء الزنادقۃ والملاحدۃ۔ واللہ اعلم عبدالحق عفی عنہ
اکوڑہ خٹک، مغربی پاکستان

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت سے پہلے آپ کے نزول کا عقیدہ ان مسائل میں سے ہے جن پر صحابہ کرام کے دور کے پہلے دن سے لے کر آج تک قطعی اجماع چلا آ رہا ہے اور سلف صالحین سے لے کر آج کے دور تک نسل بہ نسل یہی عقیدہ چلا آیا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر احادیث اور دلائل قطعیہ تواتر کے ساتھ موجود ہیں، اور آپ کی وفات کا قول گھڑنا تو قرآن مجید کی حقیقت کو چھپانا اور احادیث میں تحریف کرنا ہے۔“

بلکہ یہ تو اجماع کو پارہ پارہ کرنے کے مترادف ہے۔کافروں اور ملحدوں کے سردار کانے دجال مرزا قادیانی کی بہتان تراشیاں تو ایسی لچر ہیں کہ کان انھیں سننے سے گھبرائیں اور عقل اس کی بیہودگیوں سے نفرت کرے اور نقل ان سے کراہت کرے اس کے بکواسات کی روایت تو پرے کاہ کی حیثیت نہیں رکھتی، اور اس کی یاوہ گوئیوں کے لیے دین میں کوئی گنجائش نہیں ہے، قطعی دلائل میں گڑبڑ کرنا اس کی مستقل عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ فتویٰ دینے والے کو جزائے خیر عطاء فرمائیں انھوں نے فتویٰ تحریر کرنے میں کمال ہی کر دیا ہے، اور اس فتویٰ کے نشر کرنے والے استاد محترم مولانا منظور احمد چنیوٹی اور جنھوں نے بھی اس سچے دین کی مدد کی ہے اور اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کی ہے ان سب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں اور اسلام کے قیمتی جوہر کو ان زندیقوں اور ملحدوں کے فتنوں سے محفوظ فرمائیں۔“

۲۲۱۔۔۔ جواب بالکل حق ہے اور حق بات زیادہ لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ انوار الدین غفرلہ
رئیس دارالافتاء دارالعلوم اکوڑہ خٹک

۲۲۲۔۔ الجواب مما نطق بہ الکتاب و بلغ الاحادیث فی بابہ تواتراً معنویا، فھو من الاعتقادات الاسلامیہ۔ احقر الانام عبدالغنی عفا اللہ عنہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جواب بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان کیا ہے اور اس سلسلہ کی احادیث تواتر معنوی کے

درجے کو پہنچی ہوئی ہیں اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقائد میں سے ہے۔

۲۲۳...... جواب درست ہے۔ احقر عبدالحلیم استاد دارالعلوم حقانیہ

۲۲۴... جواب بالکل صحیح اور درست ہے۔ محمد شفیع اللہ استاذ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

۲۲۵...... جواب درست ہے۔ محمد اسحاق ذمہ شرکت خطیب ایبٹ آباد ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء

۲۲۶...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من عقائد نا القاطعة عقيدة حياة سيدنا المسيح بن مريم كلمة الله و روحه و نزوله قبل يوم القيامة.

واقوال الشقى غلام احمد القادياني (ماولدت الام الهنديه اشئم منه) و تلبيسات بعض المستغربه و المتنورين في رفع المسيح عليه الصلوة والسلام و نزوله و حياته مما لا توافق الدين ولا يتحمله الاسلام. جزى الله ناشر الكتاب و مؤلفها، اويد الجواب منشدا بابيات الامام محمد انور الشاه الكشميرى عليه رحمه الله في (كتابه) عقيدة الاسلام صدع الصديع و صحيحه بالوادى، لمن اهتدى من حاضر اوبادى، بالكاديانى ذلك الاخر الذى امسى زعيم الكفر والا الحاد ابان عن كفر ينوء بعصبه و يبوء بالاغلال والاصفاد والله يهدى من يشاء الى صراط مستقيم.

(سمیع الحق چیف ایڈیٹر ماہنامہ "الحق" ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ)

''سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت سے قبل ان کے نزول کا عقیدہ ہمارے بنیادی ٹھوس عقائد میں سے ہے۔''

''مرزا قادیانی (کہ اس جیسا منحوس بیٹا کسی ہندوستانی عورت نے نہ جنا ہوگا) کے اقوال اور مغربی تہذیب کے بعض دلدادوں اور روشن خیال لوگوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع، پھر آپ کے نزول کے متعلق جو جعلسازیاں ہیں وہ دین کے ساتھ بالکل مطابقت نہیں کھاتیں اور نہ ہی اسلام اس طرح کی تحریفوں کو برداشت کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فتویٰ کے مؤلف اور ناشر کو جزائے خیر عطا فرمائیں، میں اس جواب کی تائید امام العصر علامہ محمد انورشاہ کشمیری رحمہ اللہ کی کتاب عقیدۃ الاسلام کے ان اشعار سے کرتا ہوں۔ اعلان کرنے والے نے زوردار آواز دی جو گونج رہی ہے وادی میں۔ ہر شہری اور دیہاتی کو جو ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ خبر دی کہ مرزا قادیانی یہ وہی آخری جھوٹا ہے۔ جو کفر اور بے دینی کا لیڈر بن چکا ہے۔ اور اس نے ایسا کفر بولا ہے کہ جو ایک مضبوط جماعت پر بھاری ہے اور لوٹتا ہے ہتھکڑیوں اور طوقوں کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھے راستے کی ہدایت دیتے ہیں جسے چاہیں۔''

۲۲۷...... جواب صحیح ہے اس کی مخالفت کرنے والا رسوا ہوگا۔ احقر خلیل الرحمٰن مدرسہ سکندر پور ہری پور ہزارہ ڈویژن

۲۲۸...... جواب بالکل ٹھیک ہے اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کے بالکل مطابق ہے۔

سراج الدین خطیب جامع مسجد مولانا صالح محمد صاحب مرحوم و نائب مہتمم دارالعلوم عربیہ نعمانیہ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

۲۲۹ جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ غلام حسین صدر المدرسین دارالعلوم نعمانیہ

۲۳۰...... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔ قاضی محمد اسرائیل صدر المدرسین مدرسہ دارالعلوم محمدیہ بالا کوٹ ہزارہ

۲۳۱... جواب درست ہے۔ محمد عبداللہ خالد خطیب جامع مسجد مانسہرہ۔ ہزارہ

۲۳۲...... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔ عبدالحئی امام مسجد محلہ نازی مانسہرہ، ہزارہ

۲۳۳..... جواب بالکل حق ہے۔ — محمد نعمان مانسہرہ۔ ہزارہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

۲۳۴ ... حياة عيسى بن مريم عليهما السلام و رفعه الى السماء و نزوله الى الارض عند قرب الساعة ثابت بالكتاب والسنة واجماع الامة كما فى شرح العقيدة و روح المعانى، فمن انكر فهو مكذب لله والرسوله، ومرتد خارج عن الاسلام. هذا هو الصواب الذى لم يخالفه احد من المسلمين من عهد النبوة الى يومنا هذا. — عبدالصمد شمس الحق افغانی

’’حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور آپ کا رفع قیامت کے قریب آپ کا نزول کتاب اللہ سنت رسول اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ شرح العقیدہ اور روح المعانی میں موجود ہے، تو جو اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والا ہوگا بلکہ وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہوگا۔ یہی صحیح قول ہے اور حضور ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک کسی مسلمان نے اس عقیدہ کی مخالفت نہیں کی۔‘‘

۲۳۵...... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ — مفتی محمد عبدالقیوم۔ پشاور

۲۳۶...... جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ — فضل الرحمٰن سابق پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور فاضل دیو بند۔ ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

۲۳۷..... جواب بالکل حق ہے۔ — عبداللطیف مفتی دارالعلوم۔ سرحد

۲۳۸...... جواب بالکل حق ہے۔ — عزیز الرحمٰن کان اللہ لہ امیر جمعیت علمائے اسلام ضلع پشاور

۲۳۹ ... جواب صحیح ہے۔ — پیر مبارک شاہ فاضل دیو بند۔ ناظم جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد

۲۴۰ ... یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے۔ — زین العابدین سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ پشاور

۲۴۱ ... جواب قرآن مجید احادیث نبویہ اجماع امت اور ائمہ مجتہدین کے قول کے بالکل مطابق ہے جو اس میں شک کرے گا وہ کافر ہوگا۔ — فضل اللہ صدر المدرسین و شیخ الحدیث مدرسہ ربانیہ ۳/ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

۲۴۳ .... ما اجاب به المجيب فهو حق و صواب، وما خالف منه فهو باطل صريح، والنصوص فى هذه المسئلة مذكورة فى القرآن و السنة و فصلها علماء الشريعة فى كتبهم و دواوينهم.

ومسئله حياة سيدنا عيسى عليه السلام و رفعه الى السماء بجسده العنصرى من المسائل المتواترة فى الشريعه فما كان حكمها فى الشريعة فهو حكم هذه المسئلة.

واللہ اعلم محمد یوسف کان اللہ لہ ۹ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ۔

’’مفتی صاحب کا فتویٰ بالکل درست ہے اور جس نے اس کی مخالفت کی ہے وہ بالکل جھوٹا ہے۔ باقی اس مسئلہ کے دلائل قرآن و سنت میں موجود ہیں۔ اور اہل شریعت نے اپنی کتابوں اور تصانیف میں ان کی خوب وضاحت کی ہے۔

’’اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے جانا شریعت کے متواتر مسائل میں سے ہے، پس جو حکم شریعت میں دیگر مسائل متواترہ کا ہے وہی حکم اس مسئلہ کا بھی ہے۔‘‘

۲۴۴۔ جو جواب مفتی صاحب نے دیا ہے وہی حق ہے اور حق کی ہی تابعداری کرنی چاہیے۔
بادشاہ گل بخاری مہتمم جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

۲۴۵... جواب درست ہے۔ — پیر انور محمد غفر لہ مدرسہ نجم المدارس ڈیرہ اسماعیل خان

۲۴۶... جواب صحیح ہے۔ — خادم رسول عفا اللہ عنہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی لاہوری۔ ڈیرہ اسماعیل خان

۲۴۷..... جواب صحیح ہے۔ محمد عبداللہ۔ خادم تعلیم ذیرہ قبرستانی مسجد

۲۴۸..... جواب صحیح ہے۔ عبدالرؤف خادم الحدیث النبوی دارالعلوم چارسدہ

۲۴۹..... جواب صحیح ہے۔ محمد لطف اللہ

سابق استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی وخطیب جامع مسجد جہانگیر، ضلع مردان

۲۵۰..... جواب صحیح ہے۔ سید گل بادشاہ۔ امیر جمعیت علماء اسلام۔ طورو ضلع مردان

۲۵۱..... جواب صحیح ہے۔ محمد ایوب جان بنوری پشاور

۲۵۲..... جواب صحیح ہے۔ احقر۔ اسلام الدین ناظم دارالعلوم تورڈ هیر صوابی۔ ضلع مردان

۲۵۳..... سئلت عن نزول عیسی علیه السلام قرب القیامة.

"مجھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نزول کے بارے میں پوچھا گیا۔"

فاقول نزول عیسی علیه السلام من موجبات الدین ومن الامور التی دلّ علیها القرآن والاحادیث الصحیحة و علی هذه العقیدة کان مشائخنا الذین کانوا من اعلام الدین مثل شیخ المشائخ مولانا حسین علی والعلامة مولانا عبیدالله السندهی وما ینکر نزوله علیه السلام قرب القیامة واتیانه من السماء الا الجاهلون بالکتاب والسنة عصمنا الله سبحانه من هذه العقیدة.

احقر محمد طاہر دارالقرآن پنج پیر تحصیل صوابی ضلع مردان ۲۲ ربیع الاول

"تو میں نے جواب دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ضروریات دین میں سے ہے اور یہ ان امور میں سے ہے جن پر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہیں۔ ہمارے مشائخ کرام جو علم دین کے پہاڑ تھے جیسے حضرت مولانا حسین علی، مولانا عبیداللہ سندھی ہیں ان سب کا بھی یہی عقیدہ تھا اور عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نزول کا انکار سوائے جاہلوں کے اور کوئی نہیں کرتا جو قرآن مجید اور علوم نبویہ کی نعمت سے محروم ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں آپ کے نزول کے انکار والے عقیدہ سے محفوظ فرمائیں۔"

نوٹ..... اس ضمن میں امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی کی رائے پر بعض لوگوں کو شبہ ہوا تو ان کے شاگرد رشید شیخ التفسیر مولانا محمد طاہر نے ان الفاظ کے ساتھ تردید فرمائی۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور وفات کے بارے میں "الہام الرحمٰن" میں جو قول مولانا عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ کاتب اور املاء والے کا خود ساختہ قول ہے، بندہ نے جو کافی عرصہ تک مولانا کے پاس مکہ معظمہ میں رہ کر تلمذ کیا ہے مولانا مرحوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل تھے، البتہ وہ مسلمانوں پر افسوس اور حسرت کرتے تھے کہ مسلمانوں نے اس کو تکیہ بنا کر جدوجہد اور جہاد چھوڑ دیا ہے، اور مولانا کا خود نوشتہ رسالہ "عبیدیہ" بھی الہام الرحمٰن کی روایت کا رد کرتا ہے۔ بندہ نے کئی مجالس میں اور بارہا مولانا مرحوم سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا امور دین سے ہونا سنا ہے۔"

۲۵۴..... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصبح امر نزول سیدنا عیسی ابن مریم من السماء عقیدة مقطوعة بین الامة المحمدیة بنص التنزیل العزیز ثم بنص الاحادیث المتواترة و اجماع الامة اصبحت دلالة القرآن قطعیة علی

النزول فالانكار والتردد والتاويل علي ذلك موجب للكفر والالحاد، فكما ان قيام الساعة امر مقطوع فكذلك الاشراط المقطوعة قبلها الايمان بها واجب و بالجملة قد اتفقت الامة المحمدية سلفا و خلفا علي عقيدة النزول والايمان بها واجب والانكار عنها كفر والتاويل في ضروريات الدين غير مسموع، بل يرادف الكفر كما صرح به علماء الامة المحققون في كل عصر. والله يهدي الي الحق.

کتبہ محمد یوسف البنوری مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی ۵

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ امت محمدیہ کے نزدیک نص قرآنی قطعی اور یقینی عقیدہ بن چکا ہے۔ پھر احادیث متواترہ اور اجماع امت کے اس کے ساتھ مل جانے سے تو قرآن کی دلیل مسئلہ نزول پر اور بھی قطعی بن گئی ہے۔ پس اس کا انکار کرنا اور اس میں شک اور تردد کرنا یہ سب موجب کفر اور الحاد ہیں، جس طرح قیامت کا قائم ہونا یقینی امر ہے تو اس سے قبل اس کی پکی نشانیوں پر ایمان لانا بھی واجب ہے۔ بالجملہ امت محمدیہ کا سلف صالحین سے لے کر آج تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اتفاق چلا آیا ہے۔ اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور اس سے انکار کرنا کفر ہے اور ضروریات دین کے انکار کرنے کی اجازت بالکل نہیں دی جا سکتی، بلکہ یہ تو کفر کے مترادف ہے جیسا کہ امت کے محققین علماء نے ہر دور میں اس کی وضاحت کی ہے۔''

۲۵۴ ... جواب درست ہے۔ — ولی حسن ٹونکی رئیس دارالافتاء، مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

۲۵۵ ...... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ — فضل محمد مدرسہ عربیہ اسلامیہ۔ کراچی ۵

۲۵۶ ...... جواب درست ہے۔ — محمد ادریس

استاذ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵ وصدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۲۵۷ .... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ — عبدالجلیل مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

۲۵۸ ... جواب درست ہے۔ — محمد بدیع الزمان استاد مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

۲۵۹ .... جواب درست ہے۔ — مصباح اللہ شاہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

۲۶۰ ...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصاب المجيب العلام فلله دره حيث اوضح الحق ولم يترك للمنكرين والمؤولين حجة كيف وان حياة عيسي بن مريم عليهما السلام و نزوله في آخر الزمان من ضروريات الدين الثابتة بنص الكتاب والسنة المتواترة كما اوضحته في كتابي التصريح بما تواتر في نزول المسيح.

ومعلوم عند الكل ان انكار شئي من ضروريات الدين او تاويله خلاف ماثبت بالتواتر كفر بواح. والله سبحانه و تعالي اعلم.

محمد شفیع دارالعلوم۔ کراچی ۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ۔

جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے اللہ ان کی اس قابل قدر محنت کی قبول فرمائیں انھوں نے تو حق بالکل واضح کر دیا ہے اور اس عقیدہ کا انکار کرنے والے اور اس میں تاویلوں کا دروازہ کھولنے والوں کے لیے کوئی راہ فرار نہیں چھوڑی۔ اس عقیدہ سے انکار کیسے ہو سکتا ہے جبکہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور آپ کا آخر زمانہ میں نازل ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔

جیسا کہ میں نے اسے اپنی کتاب التصریح بما تواتر فی نزول المسیح میں وضاحت سے بیان کر دیا ہے اور یہ مسئلہ تو سب کو معلوم ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا انکار کرنا یا جو چیز تواتر سے ثابت ہو چکی اس

میں تاویل کرنا تو بالکل کھلم کھلا کفر ہے۔ باقی اللہ رب العزت بہتر جانتے ہیں۔"

۲۶۱ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت (میں) ان کا نزول قرآن مجید، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے، جو اس اجماعی عقیدہ ثابت بالکتاب والسنۃ کا انکار کرے یا اس میں کسی قسم کی تاویل کرے گا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ العبد الاحقر عبدالرحمٰن کیمل پوری استاذ دارالعلوم ٹنڈو اللہ یار

۲۶۲ ... بعد الحمد والصلوٰة ان کفر مسیلمة البنجاب متفق علیه بین العلماء و اولی الالباب و حیاة سیدنا عیسی بن مریم علیهما السلام فی السماء مجمع علیها بین الامة لاخلاف فیه لاحد من الائمة و کذا نزوله علیه السلام فی آخر الزمان ثابت بالکتاب والسنة و اجماع الامة، من انکره فقد کفر و یعذ به اللّٰه العذاب الاکبر. وانا العبد المفتقر الی رحمة ربه الصمد.

ظفر احمد عثمانی تھانوی ۲۷ ذی القعدہ ۱۳۹۵ھ۔

"حمد وصلوٰۃ کے بعد پنجاب کے مسیلمہ کذاب (مرزا قادیانی) کا کفر علماء اور اہل عقل کے نزدیک بالکل متفق علیہ ہے، اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آسمان میں زندہ موجود ہونے پر امت کا اجماع ہے اس میں امت کے کسی فرد نے اختلاف نہیں کیا، ایسے ہی آخر زمانہ میں آپ کا نازل ہونا کتاب اللہ سنت رسول اور اجماع سے ثابت ہے، جو بھی اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دیں گے۔ میں تو ہوں بے نیاز رب کا محتاج بندہ۔"

۲۶۳ ... جواب درست ہے۔ نور محمد غفرلہ مہتمم مدرسہ ہاشمیہ۔ سجاول۔ ضلع ٹھٹھہ (سندھ)

۲۶۴ ... الجواب موافق لاجماع الامة والسنة والکتاب ان مسیلمة الفنجاب ملحد کافر بلا ارتیاب انه قد اختلق فی الدین فریة و انکر ما اخبر به خیر البریة فحکمه حکم المرتدین بلا خلاف بین المسلمین.

العبد الاحقر محمد وجیہ غفرلہ صدر مفتی دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو اللہ یار۔

"جو جواب دیا گیا ہے وہ اجماع امت سنت مطہرہ اور کتاب اللہ کے بالکل موافق ہے اور مسیلمہ پنجاب دجال بلاشک وشبہ ملحد اور کافر ہے اس لیے کہ اس نے دین میں نئی چیزیں گھڑ کر داخل کر دی ہیں اور جس چیز کی خبر افضل البشر نے دی ہے اس کا انکار کر دیا ہے تو مسلمانوں کے نزدیک اس کا حکم مرتدین کا سا حکم ہے۔"

۲۶۵ ... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔ احتشام الحق تھانوی مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو اللہ یار

۲۶۶ ... حامداً و مصلیا و بعد!

فلا شک فی ان متنبی قادیان المیرزا غلام احمد ومن آمن به کلهم خارجون عن الاسلام کفار مرتدون حکمهم کحکم مسیلمة الکذاب ومن تبعه.

وحیاة عیسی علیه السلام و نزوله فی آخر الزمان مما اتفق علیه الامة و شهد علیه التنزیل وجاءت به الاحادیث فمن انکر فقد کفر.

کتبہ الفقیر الیٰ تعالیٰ محمد عبدالرشید نعمانی

کراچی۔ ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۹۴ھ۔

"حمد و درود کے بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیان کا جھوٹا نبی مرزا غلام احمد اور جو اس کے اوپر ایمان لائے ہیں وہ سب کے سب اسلام سے خارج ہیں وہ کافر اور مرتد ہیں۔ ان کا حکم مسیلمہ کذاب اور اس کے متبعین جیسا ہے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آخر زمانہ میں آپ کے نزول پر امت نے اتفاق کیا ہے اور اللہ کی کتاب اس پر شاہد ہے اور اس کے ثبوت میں بہت سی احادیث موجود ہیں پس جو اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔"

۲۶۷۔ جواب صحیح ہے۔ تاج الدین بسمل نقشبندی

مہتمم جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن احرار نگر پذعیدن ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

۲۶۸ .. والحق ان الفرقة المعروفة بمرزائي منكرون للاجماع الثابت بالقرآن والحديث على المسئلتين احداهما نزول عيسى عليه الصلوة والسلام واخريهما العقيدة بختم النبوة على سيدنا خير الرسل والبشر محمد ﷺ فلهذا هم كافرون بالبداهة لاخفاء في كفرهم.

احقر العباد امداد اللہ مفتی دار الہدیٰ ٹھیڑی ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ۔

"صحیح قول یہ ہے کہ مرزائی فرقہ قرآن مجید اور حدیث کے دو اجماعی مسئلوں کا منکر ہے۔ پہلا مسئلہ نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ دوسرا مسئلہ نبیوں کے سردار سید البشر حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کا۔ لہٰذا یہ لوگ چونکہ دونوں عقیدوں کے منکر ہیں اس لیے یہ کھلے کافر ہیں ان کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔"

۲۶۹ .... اس فتویٰ میں کوئی شک نہیں ہے۔ العبد الفقیر الی اللہ ابو اسد اللہ محمد امین مدرس جامعہ عربیہ دار الہدیٰ ٹھیڑی، حبیب آباد

۲۷۰ جواب درست ہے۔ ابو محمد سلطان احمد میانوالی مدرس شعبہ تعلیم القرآن۔ مدرسہ دار السلام کراچی نمبر ۲۳۱/۳/۱۹۶۵ء

۲۷۱۔ جواب صحیح ہے۔ عزیز احمد مدرس دار الہدیٰ ٹھیڑی

۲۷۲۔ جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ فضل اللہ مہتمم جامعہ دار الہدیٰ ٹھیڑی

۲۷۳... جواب بالکل حق ہے۔ احقر عبد الکریم مدرسہ اشرفیہ سکھر ۱۲/۵/۱۳۸۹ھ

۲۷۴ عقيدة حياة عيسى عليه و على نبينا (افضل) الصلوة والسلام ثابتة بالنصوص الصريحة وبالاجماع فالمنكر كافر خارج عن الاسلام. نور محمد مہتمم مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سکھر ۱۱ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ۔

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی حیات کا عقیدہ صریح نصوص اور اجماع سے ثابت ہے پس اس کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۲۷۵ جواب بلاشبہ درست ہے۔ کرم الدین کان اللہ لہ استاذ الحدیث دار الحدیث رحمانیہ کراچی

۲۷۶۔ جواب درست ہے۔ ابو الفضل عبد المنان عفی عنہ شیخ الحدیث دار الحدیث رحمانیہ۔ کراچی

۲۷۷۔ جواب درست ہے۔ (مولانا) ثناء اللہ مدرس دار الحدیث رحمانیہ کراچی

۲۷۸.. جواب درست ہے۔ عبد الرشید ندوی مدرس دار الحدیث رحمانیہ۔ کراچی

۲۷۹ .. جواب درست ہے۔ عبد الرشید عبد الرحمن فاروقی استاذ التجوید والقراءات دار الحدیث رحمانیہ

۲۸۰ جواب درست ہے۔ محمد مقبل۔ استاد کتب دار الحدیث رحمانیہ کراچی

۲۸۱ جواب درست ہے۔ محمد علی کان اللہ لہ سابق شیخ الحدیث دار الحدیث رحمانیہ کراچی

۲۸۲ جواب بلا شک و شبہ درست ہے۔ حفظ اللہ قریب احمد

۲۸۴..... جواب درست ہے۔ محمد جشید عالم

۲۸۵......بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام پوری دنیائے اسلامی کے علمائے کرام اور مفتیان دین متین سب کا اتفاق ہے کہ حضور سید دو عالم ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی ہے اور آپ خاتم الانبیاء بنائے گئے ہیں یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ قرآن پاک کا صاف ارشاد ہے۔ لکن رسول اللہ و خاتم النبیین. (احزاب ۴۰)

''لیکن محمد ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔''

پس جو شخص آپ کی خاتمیت کے بعد کسی کو نبی مانتا ہے خواہ بروزی نبی مانتا ہو یا کسی اور قسم کا نبی، وہ قطعاً کافر ہے اسی طرح یہ مسئلہ بھی متفق علیہ ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر خدا کے حکم سے زندہ ہیں، قرآن کریم خود شہادت دیتا ہے۔

وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللّٰہ الیہ. (نساء ۱۵۷)

''اس کو قتل نہیں کیا بیشک بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔''

پس جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتقال فرما گئے ہیں وہ گمراہ اور کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فقیر محمد عبدالحامد القادری البدایونی ۲۱۴..... پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵۔

۲۸۶..... جواب درست ہے۔ مفتی غلام صابری خطیب مدینہ جامع مسجد ماڈل ٹاؤن کراچی ۲۷

۲۸۷..... جواب درست ہے۔ فقیر سید محمد عبداللہ قادری

صدر انجمن امانت الاسلام و رکن جمعیت علماء پاکستان کراچی۔ ۳ شوال المعظم ۱۳۸۴ھ

۲۸۹..... جواب درست ہے۔ (مولانا) سیف الرحمٰن القادری

پیش امام و صدر المدرسین جامع مسجد آرام باغ کراچی

۲۹۰..... جواب صحیح ہے۔ محمد انور مسجد باب السلام آرام باغ کراچی

۲۹۱..... علماء کرام نے سابقہ مذکورہ بالا جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح ہے۔ مولوی سیف الرحمٰن قادری

امام جامع مسجد آرام باغ و صدر مدرس دارالعلوم مظہریہ آرام باغ کراچی

علمی و تحقیقی فتویٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ عفیف لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

غیر مسلموں کو اسلامی شعائر و اصطلاحات کے استعمال کا حق نہیں!

سوال۔۔۔ پاکستان میں عرصہ ۱۵ سال سے قومی اسمبلی کے فیصلے کے مطابق قادیانی غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں اور ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو روکنے کے لئے آرڈیننس بھی نافذ ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود مرزائی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور کلمہ شریف کا استعمال کر رہے ہیں اور تمام شعائر اسلامی اور دوسری اسلامی اصطلاحیں مثلاً السلام علیکم' بسم اللہ' اذان' نماز' روزہ' حج' قربانی' علیہ السلام' رضی اللہ' امیر المومنین اور اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھنا وغیرہ کا کثرت سے استعمال کر رہے ہیں۔ کیا قرآن وسنت اور اسلامی لٹریچر کی روشنی میں کسی غیر مسلم کو ان اسلامی اصطلاحوں کے استعمال کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ جواب دے کر مشکور فرمائیں۔ سائل اللہ دتہ مجاہد' نیاز بازار قصور!

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد خاتم النبیین والعاقبۃ للمتقین ولا عدوان الا علی الظالمین۔ وبعد!

الجواب بعون الوہاب ومنہ الصدق والصواب! صورت مسئولۃ الجواب میں واضح باشد کہ غیر مسلم قادیانی وغیرہ کو اسلامی اصطلاحوں کے استعمال کا شرعاً ہرگز ہرگز حق حاصل نہیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ کتاب وسنت' اجماع امت اور آئین پاکستان کی خلاف ورزی کے مرتکب اور مستوجب سزا ہیں۔ چنانچہ جب ابو عامر منافق کے کہنے پر مدینہ منورہ کے منافقین نے مسجد ضرار تعمیر کر ڈالی جس کی بنیاد محض ضد' کفر ونفاق' عداوت اسلام اور مخالفت خدا اور رسول ﷺ پر رکھی گئی تھی جو بظاہر مسجد تھی مگر درحقیقت مسجد کی شکل میں اسلام دشمن کارستانیوں اور سازشوں کا مرکز تھی۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور ان منافقین کے ناپاک عزائم اور اسلام دشمن اغراض پر مطلع کر کے مسجد ضرار کا پول کھول دیا۔ فرمایا:

''اور جنہوں نے دکھ دینے کو اور اللہ سے کفر کرنے کو اور مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کو اور اس شخص (ابو عامر نصرانی منافق) کو پناہ دینے کی نیت سے جو خدا یعنی اس کے رسول ﷺ سے پہلے کئی دفعہ لڑ چکا ہے (ان ظالموں نے ایک) مسجد بنائی ہے۔ حلف اٹھا جائیں گے کہ ہمیں محض بھلائی کا خیال ہے اور اللہ خود گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں تو اس مسجد میں کبھی بھی کھڑا نہ ہوجیو۔'' (سورۃ توبہ ۱۰۷' ۱۰۸ از ترجمہ شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ)

اس آیت شریفہ میں اس مسجد کو مسجد ضرار قرار دے کے اللہ تعالیٰ نے چار ناپاک مقاصد بیان فرمائے ہیں:

۱۔۔۔۔ ضرار یعنی قباء کے مخلص مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں۔ کیونکہ مسجد قباء کی وجہ سے انہیں ایک خاص عزت حاصل ہوگئی تھی۔ جیسے فرمایا: ''فیہ رجال یحبون ان یتطہروا۔ واللہ یحب المطہرین۔ توبہ ۱۰۸''

۲۔۔۔۔ دوسرا ناپاک مقصد یہ کہ کفر ونفاق کی اشاعت اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے لئے اڈا

قائم کرنا۔ اس عمارت کو مسجد ضرار قرار دینے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نیک کاموں کا نیک ہونا مقصد و نیت پر موقوف ہے۔ ورنہ مسجد بنانے جیسا نیک کام بھی کفر کی اشاعت اور اسلام کو نیچا دکھانے کے لئے ہو سکتا ہے۔ جیسے قادیانیوں کا اپنے مراکز کا نام بیت الذکر وغیرہ رکھنا۔

۳..... تیسرا ناپاک مقصد یہ کہ: وتفریقا بین المؤمنین ، توبہ ۱۰۷ ! مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا جائے۔ کیونکہ قباء کی تمام آبادی ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتی تھی۔

۴. چوتھے یہ کہ اللہ و رسول ﷺ کے باغی اور منافق ابو عامر نصرانی راہب کے لئے پناہ گاہ مہیا کرنا۔ تا کہ وہ یہاں بیٹھ کر مدینہ کے منافقوں کو اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پالیسی اور تراکیب سمجھائے۔ وغیرہ وغیرہ!

ان چاروں مقاصد پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اسلام کے خلاف بغاوت اور عداوت ہی ہے۔ لہذا قادیانیوں کو یہ حق قطعاً حاصل نہیں کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھیں اور نہ ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نقشہ اور طرز تعمیر ہماری مسجد کے مطابق تیار کریں کہ اس سے ہماری مساجد کی توہین اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا مقصود ہے۔ کیونکہ مسجد من جملہ شعائر اسلام میں سے ایک شعار ہے۔ لہذا قادیانیوں کو اس کی اجازت دینا اس شعار کی واضح توہین اور استخفاف ہے۔ جسے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ مزید تفصیل آگے آ رہی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے کہ: ”جو لوگ اللہ پر اور پچھلے دن یعنی دوسری زندگی پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی محرمات کو حرام جانتے ہیں اور نہ دین حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ یعنی اہل کتاب۔ ان سب سے لڑو۔ جب تک وہ ماتحت ہو کر جزیہ دینا منظور نہ کریں۔“ (یعنی جب محکوم رعیت بن جائیں تو ان سے جہاد کرنا ترک کر دو۔) (توبہ ۲۹)

اس آیت کریمہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ عیسائیوں، یہودیوں، مرزائیوں، قادیانیوں، لاہوریوں اور دوسرے کافروں کو اسلامی ریاست میں اپنے باطل مذہب کی کھلے بندوں پرچار کرنے کی اجازت نہیں۔ تاوقتیکہ وہ اسلام کی برتری تسلیم کر کے اس کی ماتحتی قبول کرتے ہوئے اپنی ماتحتی کا پورا پورا اعتراف کرتے ہوئے اور جزیہ دیتے ہوئے ذمی بن کر رہنا قبول نہ کر لیں۔ ان سے جہاد کیا جائے۔ ایسے میں قادیانیوں کو اسلامی طرز تعمیر کے مطابق مسجد بنانے کی اجازت کیونکر دی جا سکتی ہے اور وہ اپنے عبادت خانہ کو مسجد کا نام کیونکر دے سکتے ہیں؟۔

حضرت امام ابن کثیرؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب تفسیر قرآن العظیم میں فرماتے ہیں کہ: حتی یعطوا الجزیة عن ید وھم صاغرون ، توبہ ۲۹ ! کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں (غیر مسلم مسیحیوں، یہودیوں، قادیانیوں) کو خوب ذلیل و رسوا اور حقیر جانو۔ ان کو معزز جاننا شرعاً جائز نہیں اور نہ ان کو مسلمانوں پر ترجیح دینا جائز ہے۔ کیونکہ یہ کمینے، حقیر اور بدنصیب لوگ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی صحیح حدیث کے مطابق ان کو سلام کرنے میں پہل کرنا بھی جائز نہیں۔ بلکہ ان کو تنگ راستے سے گزرنے پر مجبور کرنا چاہئے۔ (تفسیر ابن کثیر زیر آیت بالا)

وھم صاغرون ! ایسا فصیح و بلیغ اور جامع جملہ ہے۔ گویا کوزے میں دریا بند کرنے کا مصداق ہے۔ یہ جملہ کیا ہے۔ گویا ذمی لوگوں یعنی غیر مسلم رعیت اور اقلیتوں کے لئے ایک ایسی جامع دستاویز ہے جس میں ان کی عبادت اور پوجا

پاٹ کی حدود اور اس کا طریقہ کار مذہبی آزادی اور ان کی تبلیغ کا دائرہ کار عبادت خانوں کے نام ان کی تعمیر و تجدید کے احکام مذہبی تہوار قربانی لباس خوشی اور غمی کے اظہار کی تمام حدود متعین کر دی گئی ہیں۔ اس دستاویز کی پوری پوری تفصیل آج بھی ان معاہدات میں موجود ہے جو خلفائے راشدین کے مثالی دور میں ان کے عمال اور سپہ سالاروں کے تحت اس دور کی غیر مسلم اقلیتوں یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں اور کفار سے طے پائے تھے۔ ان معاہدوں کی روشنی میں ہمارے قابل فخر فقہاء محدثین مفسرین آئمہ مجتہدین اور اسلامی قوانین کے غواص علمائے اسلام نے درج ذیل قوانین مستنبط فرمائے ہیں۔

ذمی رعیت نیا عبادت خانہ تعمیر نہیں کر سکتی

۱ قاضی ابو یوسفؒ تصریح فرماتے ہیں کہ ''عیسائیوں کو نیا صومعہ اور گرجا گھر تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ البتہ جو معاہدہ کے وقت گرجا موجود ہوگا۔ اس کو گرایا نہ جائے گا۔ نیا بیعہ اور کنیسہ گرا دیا جائے گا۔'' (کتاب الخراج لابی یوسف ص ۱۵۹ فصل الکنائس والبیع والصلبان)

۲۔ امام ابوالحسن علی بن محمد الماوردیؒ (المتوفی ۴۵۰ھ) رقم فرماتے ہیں کہ ''اہل ذمہ کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دارالاسلام میں نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں۔ اس کی ان کو شرعاً اجازت نہیں۔ اگر وہ کوئی نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں گے تو اس کو گرا دیا جائے گا۔'' (الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۶)

۳۔.... امام ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی شافعیؒ (المتوفی ۶۷۶ھ) تصریح فرماتے ہیں کہ ''مسلمانوں کے شہروں میں ذمیوں کو کنائس بیعے اور صومعے بنانے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ جس شہر کو نئے سرے سے مسلمان آباد کریں۔ اس میں غیر مسلم اقلیتوں کو گرجا وغیرہ بنانے کا حق نہیں۔'' (شرح المہذب ج۹ ص۴۱۲ طبع دارالفکر)

۴۔ قاضی ابویعلیٰ حنبلیؒ (المتوفی ۴۵۸ھ) رقم فرماتے ہیں کہ ''ولا یجوزان یحدثوا فی دار الاسلام بیعة وکنیسة فان احدثوھا ھدمت علیھم۔'' الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۳ اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

۵۔ امام محمد بن قدامہؒ حنبلی لکھتے ہیں کہ ''جزیرہ کے ذمیوں نے حضرت عبدالرحمن بن غنمؓ سے جو معاہدہ کیا تھا۔ اس میں یہ شرط بھی تھی کہ آج کے بعد ہم اپنے شہر میں نہ تو کوئی کنیسہ تعمیر کریں گے اور نہ دیر اور نہ قلایہ اور نہ کسی راہب کے لئے نیا صومعہ بنائیں گے اور ان میں سے جو گر جائے گا۔ اس کو دوبارہ تعمیر نہیں کریں گے اور اس طرح جو گرجا وغیرہ مسلم آبادی میں ہوگا اس کو بھی دوبارہ نہیں بنائیں گے۔ ہم اپنے گرجاؤں کو مسلمانوں کے لئے دن رات کھلے رکھیں گے اور اسی طرح گزرنے والوں اور مسافروں کے لئے ان کے دروازے وسیع رکھیں گے۔ تاکہ وہ ان میں آرام کر سکیں۔ نہ ہم ان گرجاؤں اور اپنے گھروں میں کسی جاسوس کو ٹھہرائیں گے۔'' (المغنی لابن قدامہ ج۹ ص۲۸۲)

۶۔ امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ ''حضرت عمر فاروقؓ کے عامل حضرت عبدالرحمن بن غنمؓ سے جزیرہ کے عیسائیوں نے از خود جو معاہدہ کیا تھا۔ اس میں یہ تھا کہ ''ان شرطنا لك علی انفسنا ان لانحدث فی مدینتنا کنیسة ولا فیما حولھا دیرا ولاقلایة ولا صومعة راھب ولا نجدد ماخرب من

کذا فی "حقوق اہل الذمہ ج ۲ ص ۶۵۹ '۶۶۰' تحقیق الدکتور صبحی صالح!

ان آئمہ کرام اور ماہرین قوانین اسلام کی ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کو جبکہ وہ اہل کتاب بھی ہیں کسی مسلم ممالک میں نئے گرجے اور عبادت خانے تعمیر کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا اور جو گر جائے اس کی تجدید بھی جائز نہیں۔ جیسا کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ۔ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دار الاسلام میں گرجا وغیرہ بنانا جائز نہیں اور اسی طرح اگر پہلے کا بنا ہوا گرجا وغیرہ گر جائے تو اس کی تجدید بھی جائز نہیں۔" (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۴۱۳)

جب اہل کتاب عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دار الاسلام میں گرجے اور صومعے تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں تو پھر قادیانیوں مرتدوں اور کافروں کو دار الاسلام اور مسلمان ملک میں مسجد کے نام سے عبادت خانہ بنانے کی اجازت کیونکر دی جا سکتی ہے اور وہ اپنے مذہبی مرکز کو مسجد کے نام سے کیونکر پکار سکتے ہیں؟۔

مسلمانوں کی طرح عید اور قربانی کی اجازت نہیں

۱..... "ذمیوں یعنی عیسائیوں اور یہودیوں (اور آج کے قادیانیوں) کو منکر (خلاف اسلام کوئی کام) اور عید منانے اور صلیب پہن کر بازار میں نکلنے سے روک دینا ہوگا۔" (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۴۱۱)

۲ شوافع کا مذہب بھی یہی ہے کہ "غیر مسلم اقلیتوں کو کھلم کھلا شراب پینے' بازار میں خنزیر لے کر نکلنے' صلیب پہن کر بازار میں آنے اور عیدوں کے برملا منانے سے اور اپنے مردوں پر ماتم کرنے سے روک دیا جائے۔"

کیونکہ حضرت عبدالرحمن بن غنمؓ کے معاہدہ میں ان چیزوں پر پابندی لگائی گئی ہے۔ یاد رہے کہ یہ وہ پابندی ہے جو حضرت فاروق اعظمؓ کی ہدایت کے مطابق لگائی گئی تھی۔ جیسا کہ ابن کثیر کی تفسیر ج ۴ ص ۱۷۷ طبع بیروت پر اس کی صراحت موجود ہے۔ (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۴۱۱)

۳. امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ "اس معاہدہ میں یہ بھی تھا کہ ہم ذمی لوگ بعوث (ان کی عید کا نام) کے لئے کھلے میدان میں نہیں نکلیں گے۔ جیسے مسلمان عید قربان اور عید الفطر پڑھنے کے لئے کھلے میدان میں آتے ہیں۔ جس سے شوکت اسلام کا اظہار مقصود ہے۔" (کتاب حقوق اہل الذمہ ج ۲ ص ۶۶۱)

۴. امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ "جزیرہ کے عیسائی ذمیوں نے یہ شرط بھی تسلیم کی تھی کہ ہم اپنی دونوں عیدوں شعانین اور بعوث کو نہیں نکلیں گے۔" (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۴۱۰)

اللہ تعالیٰ' قرآن' دین اسلام اور رسول ﷺ کی گستاخی نہیں کریں گے

جزیرہ کے نصاریٰ نے اپنے عہد ذمہ میں پابندی بھی قبول کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ' قرآن مجید' دین اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے حق میں کوئی گستاخی یا توہین آمیز کلمہ اور استخفاف پر مبنی کوئی بات نہیں کریں گے۔ ورنہ ہمارے حقوق از خود ختم متصور ہوں گے' اور ہم سزا کے مستوجب ہوں گے۔"

۱۔ امام ابوالحسن الماوردیؒ لکھتے ہیں کہ ''وہ چھ شرطیں جن کی پابندی ہر ایک ذمی شخص خواہ وہ کوئی بھی غیر مسلم ہو پر واجب ہے۔ ان میں پہلی شرط یہ ہے کہ وہ قرآن مجید پر طعن نہیں کرے گا۔ نہ اس میں تحریف کا دعویٰ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تکذیب نہیں کرے گا اور نہ آپ ﷺ کے حق میں توہین آمیز کلمات کرے گا اور تیسری شرط یہ کہ وہ دین اسلام کی مذمت نہیں کرے گا اور نہ اس میں کسی عیب کو نکالے گا۔'' (الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۵)

مرزائی قرآن میں تحریف کا دعویٰ تو نہیں کرتے لیکن اس میں تحریف کا ارتکاب کرتے ہیں جیسے وہ خاتم النبیین کی ایسی توجیہ و تاویل کرتے ہیں جو قرآن مجید کی بیسیوں نصوص و آیات اور اسی طرح احادیث رسول ﷺ و اقوال صحابہ و اجماع امت کے سراسر خلاف ہے۔ اس سے بڑی تحریف اور کیا ہوسکتی ہے اور اسی طرح وہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کے مرتکب ہیں کہ آپ ﷺ کا ایک وصف اور شرف خاتم النبیین ہونا ہے اور قادیانی آپ ﷺ کے اس وصف کا اپنے عقیدہ اور عمل کے ساتھ انکار کر رہے ہیں اور اس انکار کی نشر و اشاعت میں ان کا مالدار پریس شبانہ روز سرگرم عمل ہے اور اجرائے نبوت کے مزعومہ عقیدہ کے اثبات کے لئے لٹریچر چھاپ کر پاکستان کے بے علم اور سادہ لوح مسلمانوں کو خصوصاً اور دین جدید نئے مسلمان ہونے والوں کو عموماً گمراہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ مگر تعجب ہے پاکستان کی حکومت رواداری اور مداہنت سے کام لے رہی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی ملک میں غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے باطل مذاہب کی تبلیغ کی اجازت ہے؟۔

کیا غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے مذاہب باطلہ کی تبلیغ کی اجازت ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اسلامی ملک میں کسی بھی غیر مسلم ذمی رعیت اور اقلیت کو اپنے مذہب اور عقیدہ کی پابندی کرنے کی تو اسلام اجازت دیتا ہے۔ مگر اس کی تبلیغ اور اشاعت کی اجازت ہرگز نہیں دیتا۔

۱۔ امام ابوالحسن الماوردیؒ رقم فرماتے ہیں کہ: ''ذمیوں پر تیسری شرط جس کی پابندی ان پر لازم ہے۔ یہ ہے کہ وہ اپنے ناقوس کی آوازیں مسلمانوں کو نہیں سنائیں گے اور نہ با آواز بلند اپنی کسی کتاب کی تلاوت کریں گے اور نہ حضرت عزیر اور حضرت مسیح علیہما السلام کے بارے میں اپنے عقیدہ کا برملا اظہار کریں گے اور چوتھی شرط لازم یہ ہے کہ وہ اعلانیہ طور پر نہ شراب پئیں گے اور نہ بازاروں میں صلیب لٹکا کر نکلیں گے اور نہ بازاروں میں خنزیروں کو لے کر آئیں گے اور پانچویں لازمی شرط یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مردوں کو چپکے سے دفن کریں گے اور ان پر نہ تو آواز کے ساتھ واویلا کریں گے اور نہ نوحہ۔'' (الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۵)

۲۔ امام محی الدین یحییٰ بن شرف النوویؒ وضاحت فرماتے ہیں کہ: ''ذمیوں کو بازاروں میں شراب اور خنزیر کی خرید و فروخت کا حق نہ ہوگا۔ ناقوس بجانے تورات اور انجیل کی اعلانیہ تلاوت کرنے اور صلیب پہن کر بازاروں میں چلنے کا حق نہ ہوگا۔ نہ وہ اپنی عیدیں پڑھنے کے لئے کھلے میدان یا کسی گراؤنڈ میں جاسکیں گے اور نہ اپنے مردوں پر بلند آواز سے نوحہ کرسکیں گے۔ جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ نے حضرت فاروق اعظمؓ کے اس معاہدہ کے مندرجات کا حوالہ دیا ہے جو آپ نے شام کے نصاریٰ کے ساتھ کیا تھا۔ ان میں ان تمام پابندیوں کی تفصیل موجود ہے۔'' (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۴۱۲)

۳ حضرت امام ابن کثیرؒ تصریح فرماتے ہیں کہ: ''(۱) ہم اپنے گرجاؤں کے فلک بوس میناروں صلیب بلند نہیں کریں گے۔ (۲) ہم اپنی صلیبوں اور کتابوں کو مسلمانوں کے راستوں اور منڈیوں میں نہیں لائیں گے یعنی ان کے سرعام سٹال نہیں لگائیں گے۔ (۳) ہم اپنے گرجوں کے اندر بھی اونچی آواز سے ناقوس نہ بجائیں گے۔ (۴) ہم اپنے گرجوں کے اندر بھی اونچی آواز سے اپنی کتاب کی قرأۃ نہ کریں گے۔ (۵) اپنی عیدیں (شعانین اور بعوث) پڑھنے کے لئے کسی کھلے گراؤنڈ میں نہ نکلیں گے۔ (۶) ہم اپنے مردوں پر بلند آواز سے نہیں روئیں گے اور نہ اپنے مردوں کے ساتھ آگ لے کر چلیں گے۔ (۷) اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان کے قریب دفن نہیں کریں گے۔ اگر ہم ان تمام شرطوں کو جن کو ہم نے ازخود اپنے لئے تجویز کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کریں گے تو عہد ذمہ ختم ہوگا اور مسلمانوں کو ہمارے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہوگا جس طرح ان باغی کافروں کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔'' (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۷۷ زیر آیت حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون)

۴ امام ابن قیمؒ رقم فرماتے ہیں کہ ''ذمیوں نے حسب ذیل شرطیں قبول کرتے ہوئے ان پر دستخط کئے کہ: (۱) ہم اپنے گرجاؤں میں باآواز بلند ناقوس نہیں بجائیں گے۔ (۲) ان کے اوپر اونچی کرکے صلیب کھڑی نہیں کریں گے۔ (۳) ہم اپنے گرجاؤں کے اندر بھی بلند آواز کے ساتھ دعا نہ مانگیں گے۔ (۴) نہ ان کے اندر اونچی آواز کے ساتھ اپنی کتاب پڑھیں گے۔ (۵) مسلمانوں کے بازاروں میں صلیب نہیں نکالیں گے۔ (۶) عید کے لئے کھلے میدان میں نہیں جائیں گے۔ جیسے مسلمان اپنی عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی ادائیگی کے لئے کھلے گراؤنڈ میں جاتے ہیں۔ (۷) کھلے عام شرک نہیں کریں گے۔ (۸) ہم اپنے دین کی کسی کو ترغیب نہیں دیں گے۔ (۹) اور نہ کسی کو اپنے دین کی دعوت دیں گے۔'' (کتاب حقوق اہل الذمۃ ج ۲ ص ۶۵۹، ۶۶۰)

ان تصریحات کا خلاصہ یہ ہے کہ از روئے اسلام مسلم ممالک کے ذمیوں اور اقلیتوں کو اپنے باطل مذاہب کی تبلیغ و اشاعت کی ہرگز اجازت نہیں۔ نہ تقریر میں اور نہ تحریر میں اور نہ مناظروں کے ذریعہ سے اور نہ مناقشوں کے ساتھ۔ غرضیکہ وہ اپنے مذہب کی کسی طرح اور کسی بھی انداز میں تبلیغ نہیں کرسکتے۔ اگر کوئی مسلمان حکمران کسی وجہ سے اس کی اجازت دیتا ہے تو یہ اجازت کالعدم اور حکمران شرعاً مجرم ہوگا۔ کیونکہ اس میں اسلام کی حقانیت کو بٹہ لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ اور کتاب اللہ قرآن مجید کی تکذیب لازم آتی ہے اور اسلام کی توہین اور ہتک ہوتی ہے۔

جب یہود و نصاریٰ کو مسلم ملک میں اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت، اپنے لٹریچر کو سرعام بازار میں لانے، صلیب لٹکا کر چلنے، گرجا کے منارے پر صلیب گاڑنے اور گرجا کے اندر بلند آواز سے دعا کرنے اور انجیل پڑھنے کی اجازت اور از سرنو گرجا تعمیر کرنے یا گرے ہوئے گرجا کی مرمت کرنے کی اجازت نہیں اور ان کو اپنے تہوار کھلے گراؤنڈ میں منانے کی اجازت نہیں۔ حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں۔ یعنی کسی وقت وہ سچے دین و مذہب پر رہ چکے ہیں تو پھر سلطنت خداداد پاکستان میں قادیانیوں کو جو مرتدین کی اولاد اور شرعاً و قانوناً خارج از اسلام اور کافر ہیں۔ ان کو اپنے عبادت خانے تعمیر کرنے اور مساجد کے نام سے موسوم کرنے اور بلانے کی اجازت کیونکر ہوسکتی ہے؟۔ ان کو پاکستان میں ایک کذاب اور مفتری علی اللہ

(مرزا) کے باطل کفریات کی کھلے عام نشر و اشاعت اور تبلیغ و دعوت کی اجازت اسلام سے بغاوت اور رسول اللہ ﷺ کی سراسر توہین ہے۔ نہ جانے پاکستان کے حکمرانوں اور مسلمانوں کی غیرت کہاں سو گئی ہے؟۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

ذمی لوگوں کو مسلمانوں کے ناموں جیسے نام رکھنے کی اجازت نہیں

ذمی لوگوں کو مسلم ملک میں نہ صرف اپنے دین اور مذہب کی تبلیغ و ترویج کی اجازت نہیں۔ بلکہ ان کو مسلمانوں کے ناموں پر اپنے نام رکھنے حتیٰ کہ مسلمانوں کا سا لباس پہننے کی اجازت نہیں۔ تاکہ اسلامی تشخص مجروح نہ ہو۔ جیسا کہ اسلامی دفعات میں اس کی وضاحت و صراحت موجود ہے۔

امام ابن کثیر تصریح فرماتے ہیں کہ ''شام کے نصاریٰ نے یہ شرطیں بھی قبول کی تھیں کہ (۱) ہم اپنے بچوں کو قرآن نہیں پڑھائیں گے۔ (۲) ہم اپنے شرکیہ کام کھلم کھلا نہیں کریں گے۔ (۳) نہ اپنے شرک کی دعوت دیں گے۔ (۴) ہم اپنے کسی قرابت دار کو اسلام قبول کرنے سے منع نہیں کریں گے۔ (۵) ہم مسلمانوں جیسا لباس بھی نہیں پہنیں گے۔ نہ مسلمانوں کی ٹوپی جیسی ٹوپی نہ عمامہ جیسا عمامہ اور نہ جوتے جیسا جوتا پہنیں گے۔ (۶) نہ ہم سر کے بالوں کی سیدھی مانگ نکالیں گے۔ (۷) نہ ان کی زبان بولیں گے۔ (۸) نہ ان کی کنیتوں جیسی کنیت رکھیں گے۔ (۹) نہ اپنی سواریوں پر زین سجائیں گے۔ (۱۰) نہ تلوار لٹکائیں گے (یاد رہے کہ تلوار اس زمانہ میں مسلمانوں کا علامتی ہتھیار اور شعار (شناختی نشان) سمجھا جاتا تھا)۔ (۱۱) نہ ہم اپنے گھروں میں اسلحہ رکھیں گے۔ (۱۲) نہ کسی قسم کا اسلحہ اٹھا کر چلیں گے۔ (۱۳) نہ اپنی انگوٹھیوں پر عربی زبان میں کچھ نقش کریں گے۔ اور آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ہم ان جملہ شرائط میں سے کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کریں گے تو مستوجب سزا ہوں گے۔'' (تفسیر ابن کثیر ج۲ ص ۳۴۷ بحوالہ آیت مذکورہ)

امام ماوردی یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''پانچویں شرط لازمی یہ بھی ہے کہ ذمی لوگ اور کوئی اقلیت کسی مسلمان کو اس کے دین کے معاملہ میں کسی آزمائش اور فتنہ میں مبتلا کرنے کی ہرگز مجاز نہ ہوگی۔ نہ دھونس کی صورت میں نہ مال کی تحریص کے ساتھ نہ رشتہ کی ترغیب کے ساتھ اور نہ کسی قسم کے لالچ کے ساتھ۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو قانون حرکت میں آکر اس کو کیفر و کردار تک پہنچا کر دے گا۔'' (الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۵)

خلاصۃ المرام! یہ کہ کسی غیر مسلم عیسائی، یہودی، مجوسی، صابی، ہندو، سکھ، پارسی، بہائی، بابی، قادیانی، لاہوری اور ربوی مرزائیوں کو شعائر اسلامی یعنی کلمہ توحید و رسول، قبلہ، صلوٰۃ، درود، مسجد، قربانی اور عید وغیرہ مقدس اصطلاحوں کو استعمال کرنے کی از روئے شرع اسلام قطعاً اجازت نہیں اور نہ ان مذکورہ باطل گروہوں اور خارج از اسلام فرقوں کو اپنے باطل عقائد و افکار اور اعمال اور رسومات کا برملا پرچار کرنے کی اجازت ہے اور نہ ان کو اپنے ان باطل اور خلاف اسلام عقائد و افکار اور اعمال و رسومات کی نشر و ترویج اور دعوت اور تبلیغ کی اجازت ہے اور مسلمان حکمران اور مسلم اکثریت پر شرعاً واجب ہے کہ وہ اپنے ملک میں بسنے والی غیر مسلم اقلیتوں کو ان شرائط کا پابند بنائے کہ یہ مسلمانوں کا شرعی فریضہ ہے۔ تفصیل آپ کے سامنے ہے۔ ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب!

فتویٰ شریعت غرّا

(۲/۱)

شائع کردہ!

انجمن اہل حدیث وزیر آباد

فتویٰ شریعت غرا
نمبر اوّل
مرزا اور اس کے مریدوں کی بابت سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں جو کوئی مجھ پر ایمان نہ لائے گا وہ کافر ہے۔ خدا میری نسبت کہتا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد جس سے تو راضی اس سے میں راضی۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے خدا نے مجھ کو قادیان میں اپنا سچا رسول کر کے بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کرشن بھی کہا ہے۔ معجزہ کوئی شے نہیں محض مسمریزم اور شعبدہ بازی ہے۔ آیا اس قسم کے عقائد والے شخص کو کافر کہا جائے یا نہ؟ اس کی امامت و بیعت اور دوستی وسلام علیک اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز ہے یا نہیں۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد! پس مخفی نہ رہے کہ عقائد مذکورہ کے ماسوا مرزا قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں۔ جن میں بعض کا بطور مشتے نمونہ از خروارے ''کلمہ فضل رحمانی'' سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) ''عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔'' حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے۔ ''شریر، مکار، چور، شیطان کے پیچھے چلنے والا جھوٹا وغیرہ وغیرہ۔''

(دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ تا ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ تا ۲۹۱)

اور اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ ''آپ کی تین دادیاں، نانیاں زنا کار تھیں۔''

(ازالہ ص ۶۲۸ تا ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹،

انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ (ازالہ ۶۸۸ تا ۶۸۹ خزائن ج ۳ ص ۴۷۲)

حضرت محمد ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔

(توضیح مرام ۶۸ خزائن ج ۳ ص ۸۶) حضرت جبرئیل علیہ السلام کسی نبی کے پاس زمین پر نہیں آئے۔

(صفحہ ۳۷۸ تا ۵۰۷ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۵۰۶) قرآن مجید میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔

(صفحہ ۴۹۵ تا ۴۹۶ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۶۵۔۳۶۶) دجال پادری ہیں اور کوئی دجال نہیں آئے گا۔

(صفحہ ۶۸۵ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۴۷۰) دجال کا گدھا ریل ہے اور کوئی گدھا نہیں۔

(صفحہ ۵۰۲ تا ۵۰۸ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۶۹) یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

(صفحہ ۵۱۴ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۷۵) دُخان کچھ نہیں غلط خیال ہیں۔

(صفحہ ۵۱۵ ازالہ خزائن ج ۳ ص ۳۷۶) آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔

دابۃ الارض علماء ہوں گے اور کچھ نہیں۔ (ازالہ ص ۵۱۰ خزائن ج ۳ ص ۳۷۳) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔

(ازالہ ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت

(۱) ...الہام (قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ) یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ (بلفظ براہین احمدیہ ص ۲۴۰ خزائن ج ۱ ص ۲۶۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

(۲)... مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی۔ (ٹائٹل پیج ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۰۱)

(۳)... خدا نے مجھے آدم صفی اللہ کہا اور مثیل نوح کہا۔ مثیل یوسف کہا... مثیل داؤد کہا... پھر مثیل موسیٰ کہا... پھر مثیل ابراہیم... پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا۔ (بلفظ ازالہ اوہام صفحہ ۶۵۳ خزائن ج ۳ ص ۴۷۷)

(۴)... پس واضح ہو کہ وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث صحیحہ کی رو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا تو وہ اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا۔ اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیش گوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔ (بلفظ ازالہ ۳۱۳-۳۱۴ خزائن ج ۳ ص ۳۱۵)

(۵)... چونکہ مسیح میں مماثلت ہے اس لیے عاجز کا نام بھی آدم کہا۔ اور مسیح بھی۔

(ازالہ صفحہ ۴۵۲ خزائن ج ۳ ص ۳۴۳)

(۶) خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔[۱]

(ازالہ ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۹)

(۷)... احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اس کی طرف یہ اشارہ[۲] ہے۔

مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ (ازالہ صفحہ ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

(۸)... اور یہ آیت کہ ھو الذی ارسلہ رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ) درحقیقت اسی مسیح بن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے۔ (بلفظ ازالہ ۶۷۵ خزائن ج ۳ ص ۴۶۴)

(۹)... وہ آدم اور ابن مریم یہی عاجز ہے کیونکہ اول تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔ (ازالہ صفحہ ۶۹۵ خزائن ج ۳ ص ۴۷۵)

(۱۰)... حضرت اقدس امام انام مہدی و مسیح موعود مرزا غلام احمد ﷺ (رسالہ آریہ دھرم صفحہ ۹۵)

(۱۱)... ان کو کہو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرے پیچھے ہو تو خدا بھی تم سے محبت کرے۔

(انجام آتھم صفحہ ۵۲ خزائن ج ۱۱ ص ۵۲)

(۱۲)... اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ (انجام آتھم صفحہ ۵۲ خزائن ایضاً)

(۱۳) تو ہمارے پانی میں سے ہے۔ (انجام صفحہ ۵۵ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

(۱۴)... پاک ہے وہ جس نے اپنے بندہ کو رات میں سیر کرائی۔ (انجام صفحہ ۵۲ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

(۱۵)... نبیوں کا چاند (مرزا قادیانی آئے گا) (انجام صفحہ ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

(۱۶)... وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔ "تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے بھیجا۔"

(انجام صفحہ ۷۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

---

[۱] اس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی مولفہ براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔ [۲] یہ مطلب ازالہ کی عبارت کا ہے۔

(۱۷) انی مرسلک الی قوم المفسدین. یعنی "تجھ کو قوم مفسدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔
(آئینہ کمالات اسلام / انجام آتھم صفحہ ۹۷ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

توہینات انبیاء علیہم السلام

(۱) میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا ہرگز نہ مرے گا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۴ خزائن ج ۳ ص ۱۰۴)

(۲) جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ (ازالہ ص ۷ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں امید باندھی تھی۔ غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔
(ملخصاً ازالہ ص ۸ خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

(۴) سیر معراج (حضرت محمد ﷺ) اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ (ازالہ ص ۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶ حاشیہ)

(۵) یہ حضرت مسیح کا معجزہ (پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر اڑانا) حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ ان دنوں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیال جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے ہیں۔ دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ (ازالہ ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) چڑیوں کا معجزہ حضرت مسیح کا اور ان کا بولنا اور چلنا اور دم ہلانا یہ عقلی معجزہ اپنے دادے سلیمان کی طرح ہے۔
(ازالہ ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

(۶) حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا، تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ ص ۳۰۸ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷، ۲۵۸)

(۷) یہ جو میں نے مسمریزمی کے طریق کا نام عمل الترب کہا ہے جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ یہ الہامی نام ہے۔ (ازالہ ص ۳۱۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۹)

(۸) چار سو نبیوں کی غلط پیش گوئی نکلی۔ (ازالہ ص ۶۲۹ خزائن ج ۳ ص ۴۳۹)

(۹) جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا۔ وہ ہم نے معلوم کر لیا۔ (ازالہ ص ۶۸۳)

(۱۰) حضرت رسول خدا کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں۔ (ازالہ ص ۶۸۸، ۶۸۹ خزائن ج ۳ ص ۴۷۱)

(۱۱) اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت ﷺ ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو۔ (ازالہ ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

(۱۲) سورہ بقرہ میں ایک قتل کا ذکر ہے کہ وہ علم مسمریزم تھا۔ (ازالہ ص ۷۴۸ خزائن ج ۳ ص ۵۰۳)

(۱۳) حضرت ابراہیم کے چار پرندوں کے معجزے کا جو ذکر قرآن مجید میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔
(ازالہ ص ۷۵۳ خزائن ج ۳ ص ۵۰۶)

(۱۴) مریم کا بیٹا کشلیا[1] کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔ (انجام آتھم ص ۴۱ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

عقائد مرزائے قادیانی

(۱) ہمارا خدا عاجی[2] ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۵۵۶ خزائن ج ۱ ص ۶۶۳)

---

[1] کشلیا راجہ رام چندر کی ماں کا نام تھا۔ [2] پنجابی کا لفظ ہے۔

(۲) ... حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک۔
(ازالہ ص۳۰۳ خزائن ج۳ ص۲۵۴)

(۳) ... نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ ... پس اس جسم کا کرہ ماہتاب و آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔
(ازالہ ص۴۷ خزائن ج۳ ص۱۲۶)

(۴) سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔
(ازالہ ص۴۷ خزائن ج۳ ص۱۲۶ حاشیہ)

(۵) ... قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔ ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بےخبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کران پر لعنت بھیجتا ہے۔ (ازالہ صفحہ ۲۶،۲۵ خزائن ج۳ ص۱۱۵ حاشیہ)

(۶) ... اس نے (قرآن شریف) ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کی ہیں۔ (ازالہ ص۲۷ خزائن ج۳ ص۱۱۶)

(۷) ... قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔
(ازالہ صفحہ ۷۴۹،۷۵۰،۷۵۱،۷۵۳ خزائن ج۳ ص۵۰۳تا۵۰۶)

(۸) ... قرآن شریف میں انا انزلناہ قریبا من القادیان۔ (ازالہ صفحہ ۷۶،۷۷ خزائن ج۳ ص۱۴۰)

(۹) ... ''اگر عذر ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوئی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزوی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے۔''[1] (توضیح مرام ص۱۸ خزائن ج۳ ص۶۰)

(۱۰) ... ''امام مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں۔'' (ازالہ صفحہ ۵۱۸ خزائن ج۳ ص۳۷۸، ازالہ ص۴۵۷ خزائن ج۳ ص۳۴۴)

(۱۱) ... ''پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظاری تھی۔ یہی پادریوں کا گروہ ہے۔''
(ازالہ صفحہ ۴۹۶،۴۹۵ خزائن ج۳ ص۳۶۶ و انجام آتھم ص۴۶،۴۷،۴۸ خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

(۱۲) ... ''وہ گدھا دجال کا اپنا بنایا ہوا ہوگا۔ پھر اگر وہ ریل نہیں ہے تو اور کیا ہے۔''
(ازالہ ص۶۸۵ خزائن ج۳ ص۴۷۰)

(۱۳) ''یاجوج ماجوج سے دو قومیں انگریز اور روس مراد ہیں اور کچھ نہیں۔'' (ازالہ صفحہ ۵۰۲ خزائن ج۳ ص۳۶۹)

(۱۴) ... ''دابۃ الارض وہ علماء اور واعظین ہیں جو آسمانی قوت اپنے میں نہیں رکھتے۔ آخری زمانہ میں ان کی کثرت ہوگی۔'' (ازالہ ص۵۱۰ خزائن ج۳ ص۳۷۳)

(۱۵) ... ''دخان سے مراد قحط عظیم و شدید ہے۔'' (ازالہ صفحہ ۵۱۳)

(۱۶) ''مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی آفتاب سے منور کیے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔'' (ازالہ ص۵۱۵ خزائن ج۳ ص۳۷۷)

(۱۷) ... ''کسی قبر میں سانپ اور بچھو دکھاؤ۔'' (ازالہ ص۳۱۵ خزائن ج۳ ص۳۱۷)

قادیانیوں کے حکیم الامت مولوی نور دین صاحب فرماتے ہیں۔

---

[1] گویا مرزا کے نزدیک حضرت رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین نہیں ہیں۔

''یہ تو بالکل غلط ہے کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا کوئی فروعی اختلاف ہے۔ میری سمجھ میں ان کے اور ہمارے درمیان ایک اصولی اختلاف ہے۔ اس کے بعد خلیفہ صاحب نے یہ بتایا ہے کہ چونکہ ایمان بالرسل ضروری ہے اور غیر احمدی مرزا قادیانی کی رسالت کے منکر ہیں اس لیے فروعی اختلاف نہیں۔''

(ملخص تیج المصلی مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۲۷۴، ۲۷۵)

(۴) ''جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا...... اور باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ٹھہر سکتا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۶۳، ۱۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

(۵)...... ایک شخص مرزا کو جھوٹا بھی نہیں کہتا اور منکر بھی نہیں اور دل سے سچا بھی جانتا ہے اور ''بیعت نہیں کرتا وہ بھی کافر ہے۔''

(آئینہ صداقت ص ۳۵)

یہ عقائد ایسے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مستقل طور پر مرزا ملحد کی تکفیر کے لیے کافی ہے۔ کیونکہ ان میں یا توہین انبیاء علیہم السلام ہے یا ادعائے نبوت یا رد نصوص اور یہ سب کفر ہے۔ پس مرزا قادیانی کے ملحد، مرتد، کافر، دجال ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ قادیانی کا کفر تو ایسا ظاہر ہے جس میں کسی بھی اہل اسلام عالم یا غیر عالم کو کوئی شک وشبہ وتردد نہیں ہے۔ مومن کا دل ایسے عقائد سے بھی اس کے کفر کی شہادت دے دیتا ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از کھیلے والا

الجواب...... بلاشبہ مرزا قادیانی بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے۔ ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے۔ ازاں جملہ کفر اول، اپنے رسالہ (ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) پر لکھا ہے۔ میں احمد ہوں جو آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد میں مراد ہے آیۃ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ ابن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ تورات کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ازالہ کے قول مذکور ملعون میں صراحۃً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے۔ معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفر دوم! (دافع البلاء خزائن ص ۲۰، ج ۱۸ ص ۲۴۰) میں لکھا ہے۔

''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔''

کفر سوم! اعجاز احمدی میں مرزا نے صاف لکھ دیا ہے کہ ''یہود عیسیٰ کے معاملہ میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دینے میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔''

(اعجاز احمدی ص ۱۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۰)

یہاں عیسیٰ کے ساتھ قرآن عظیم پر بھی تہمت جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے۔ جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔ کفر چہارم! مرزا نے لکھا ہے۔ ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا سچا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱) کفر پنجم! ازالہ میں مرزا نے لکھا ہے ''اور مسیح علیہ السلام توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔'' (ازالہ ص ۳۱۰ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸) لعنة الله على اعداء انبياء الله و صلى الله تعالى عليه وبارك و سلم۔ ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے۔ چہ جائیکہ نبی مرسل کی تحقیر کہ

مسمریزم کے سبب نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔ لعنة الله على الكاذبين الكافرين اور اس قسم کے صدہا کفر اس کے رسائل میں بھرے ہیں۔ بالجملہ مرزا قادیانی کافر مرتد ہے۔ اس کے اور اس کے متبعین کے پیچھے نماز محض باطل و مردود ہے۔ جیسے کسی یہودی کی امامت اور ان کے ساتھ مواکلت، مشاربت اور مجالست سب ناجائز و حرام، حدیث میں ہے۔ ''لاتوا كلوهم ولا تشاربوهم ولا تجالسوهم۔'' نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ پانی پیو، نہ ان کے ساتھ بیٹھو۔'' اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ولا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار. (ھود ۱۱۳) ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ ایسا نہ ہو کہ تمھیں دوزخ کی آگ چھوئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم، کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عفی عنہ

صح الجواب، عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بریلوی

صح الجواب، عبدہ المذنب ظفر الدین عفی عنہ بریلوی

الجواب صحیح، محمد عبدالمجید سلہٹی عفی عنہ

جواب صحیح ہے۔ کریم بخش عفی عنہ سلہٹی

جواب درست ہے۔ عبدالوحید، مدرس اول نعمانیہ امرتسر

صحیح الجواب۔ بندہ فتح الدین از ہوشیار پور سنی۔ حنفی۔ قادری۔ رضوی

صحیح الجواب، عبدن المصطفےٰ،

صحیح الجواب، ظفر الدین احمد بریلوی محمدی، سنی، حنفی بہاری،

صحیح الجواب، ابوالفیض غلام محمد، سنی حنفی، قادری، بریلوی،

صحیح الجواب، عبدالنبی تواب مرزا

جواب ٹھیک ہے۔ خادم العلماء بندہ امام الدین کپورتھلوی

ھذا الجواب صحیح۔ سید علی عفی عنہ القادری، الجالندھری

وجدتہ صحیحاً ملیحاً، مسکین عبداللہ شاہ مولوی چٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم گجراتی مہر دارالافتاء مدرسہ اہل سنت و جماعت معروف بنام مانی منظر الاسلام بریلوی

قولنا بہ ھذا الحکم ثابت، فقیر سعد اللہ شاہ والاتی ساکن سوات نبیر ملک ماتحت اخون صاحب سوات

الجواب صحیح، احقر الزمن محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر

ھذا الجواب صحیح، محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

جوابات مذکورہ بالا مطابق اصول اھل سنت والجماعت ہیں۔ احقر الزمن خاک رسید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح، لاشک فیہ۔ مسکین علم الدین لاہوری

ھذا الجواب صحیح، لاشک فیہ

محمد رشید الرحمٰن عفی عنہ۔ لقد اجاب من اجاب حررہ الفقیر، المفتی ولی محمد جالندھری

مرزا غلام احمد کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علمائے ہندوستان پنجاب کی خدمت

میں پیش کیے گئے۔ سب نے بالاتفاق اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا۔ اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات اور سلام وکلام کرنے سے منع کر دیا ہے اور قریب ڈیڑھ سو علماء کی مہریں اور دستخط اس فتوے پر ثبت ہیں۔
نمقہ ابوسعید محمد حسین بٹالوی حنفی اہلحدیث۔ جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھے جو سوال میں درج ہیں یا مدعی رسالت ہو اگر وہ مجنون نہیں تو کافر ہے۔ حررہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ دار العلوم لکھنؤ

الجواب صحیح۔ ابوالعماد محمد شبلی جیراجپوری مدرس دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

الجواب صحیح۔ سید علی زینبی عفی عنہ مدرس مدرسۃ العلوم دار الندوۃ لکھنؤ۔

ان عقائد کا معتقد کافر ہے۔ حررہٗ محمد واحد نور رامپوری۔

مرزا قادیانی اصول اسلامی کا منکر ہے اور ملحد اس کی امامت بیعت اور محبت بالکل ناجائز ہے۔ رقیمہ احقر العباد اللہ الصمد مرید احمد میانوالی۔

بے شک مرزا قادیانی کے عقائد واقوال حد کفر تک پہنچ گئے ہیں۔ اس لیے اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ محمد کفایت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحیح، محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

ایسا شخص بے شک دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ محمد اسحاق (مفتی پٹیالہ) غلام مرتضیٰ پٹیالوی غلام محمد عفی عنہ۔

الجواب صحیح، حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالغنی عفی اللہ عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

الجواب صحیح، سید انظار حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحیح، محمد کرامت اللہ دہلی۔

جواب صحیح ہے۔ ابو محمد عبدالحق دہلوی۔

جواب صحیح ہے۔ محمد امین مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحیح محمد لطف اللہ از علی گڑھ۔

الجواب صحیح، احمد جی علاقہ چھچھ موضع پاٹذک۔

الجواب صحیح سید حافظ محمد حسین واعظ ساڈھورہ ضلع انبالہ۔

جواب درست ہے عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ۔

الجواب صحیح، فضل احمد ضلع پشاور تعلقہ مردان تحصیل صوابی۔

قادیانی اس نص قطعی کا منکر ہے اور جو نصوص قطعیہ سے منکر ہوتا ہے کافر ہے۔ پس قادیانی اگر دعاوی مذکورہ کا مدعی ہے، تو وہ بے شک کافر ہے۔ حررہ امانت اللہ عفی عنہ علی گڑھ

مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب کے سب کافر ہیں۔

نصیر الدین خان غلام مصطفےٰ ابراہیم۔ محمد سلطان احمد خان، محمد رضا خان

مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور مرید اور دوست مثل بوسیلم کے کافر ہیں۔

حررہ معین الہدیٰ عفی عنہ شاہ قادری از کلکتہ۔

قادیانی خنزیر مسیلمہ کذاب قادیان میں رہتا ہے۔ مفتری، زندیق، مردود، کافر نائب ابلیس لعنت اللہ علیہ زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت محمدیہ میں واجب القتل ہے۔ جمال الدین از ریاست کشمیر ضلع شہر مظفر آباد

بے شک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ قرآن شریف معجزہ کا مثبت ہے اس کا انکار کفر ہے

اور ایسے آدمی کی بیعت بھی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں۔ حررہ احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ

جو شخص کسی پیغمبر کی نبوت کا انکار کرے یا حضرت سرور عالم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ عبدالسلام پانی پتی

مرزا قادیانی کے عقائد اس حد تک یقیناً پہنچ گئے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم عائد ہو جائے۔ دعوائے نبوت اس کے اور اس کے مریدوں کی تصنیفات میں بصراحۃ موجود ہے۔ انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں جہل اور استخفاف سے ان کی کتابیں و اشتہار و رسالے مملو ہیں۔ معجزات و خوارق عادت کی دور از کار تاویلیں۔ نصوص قطعیہ کی تحریف معنوی ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ لہٰذا ان کے کافر ہونے میں شک و شبہ نہیں اور ان کی بیعت حرام ہے اور امامت ہرگز جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ الراجی الی اللہ محمد کفایت اللہ شاہجہان پوری

خاکسار مولوی محمد کفایت اللہ صاحب کے جواب سے اتفاق کرتا ہے۔

کتبہ مشتاق احمد مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

بے شک الفاظ مذکورہ مسطورہ فتوے کفر کے ہیں اور قائل ان کا کافر ہے۔ اگر مرزا مذکور سے یہ الفاظ تقریراً یا تحریراً ثابت ہیں تو بس کافر ہے۔ راقم فقیر امانت علی از نکودر

یہ شخص مدعی حال نبوت و رسالت کا ہے اور یہ کفر ہے۔ اس کے دعوے کا ہر ایک کلمہ کئی کئی طرح کے کفریات پر مشتمل ہے۔ پس شریعت غرا میں قائل ان کلمات کا اور مدعی دعاوی کا مثل فرعون دجال مسیلمہ کے ہے اس کے ساتھ بیعت وغیرہ سلام و کلام شرع میں کفر اور حرام ہے۔

کتبہ محمد تقی الدین صدیقی الحنفی عفی عنہ مدرس مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ امرتسر

ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس کے مرید اور معتقد جو ایسے مدعی مفتری کو اس کے اقاویل کاذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتے ہیں اور راضی ہیں وہ بھی کافر ہیں۔ اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر۔

حررہ محمد عبدالغفار خان رام پوری

حق تعالیٰ شانہ نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** اور نیز باجماع امت ثابت ہے کہ انبیاء و رسل افضل الخلق ہیں۔ لہٰذا جو شخص اپنے لیے رسالت کا مدعی ہے اور عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے۔ وہ کتاب اللہ کا مکذب دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اور اس کے اتباع کی امامت اور بیعت و محبت ناجائز اور حرام ہے۔

ایسے شخص سے اور اس کے اذناب سے سلام کلام ترک کرنا چاہیے۔ حررہ خلیل احمد مبارکپوری

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح درست ہے۔ اور ہر ایک جواب کی تائید کے دلائل قطعیہ موید ہیں۔ اور کتب شرعیہ مملو۔ کتبہ احقر العباد اللہ الصمد ابوالرجا غلام محمد ہوشیار پوری

شخصے کہ مدعی رسالت باشد منکر نص قطعی است **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** و در کفر منکر قطعیات اختلاف نیست و ہمراہ چنیں کسان بیعت و محبت چہ معنے دارد الراقم غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ۔ لاہور

جو شخص اقوال و عقائد مذکورۂ سوال کا قائل و معتقد ہو، وہ انکار منصوصات قطعیہ کی وجہ سے کافر ہے اور کافر کی امامت و بیعت اور اس سے سبقت سلام تجدید اسلام قطعاً ناجائز ہے اس لیے کہ یہ سب چیزیں اسلام کی پختگی اور ایمان کی مضبوطی پر متفرع ہیں۔ الراقم ابو الحامد محمد عبدالحمید الحنفی القادری الانصاری لکھنوی

جواب درست ہے
سلطان احمد گنجوی

جواب درست ہے۔
احمد علی عفی عنہ سہارنپوری۔

الجواب صحیح
محمد عظیم متوطن گلگھڑ۔

مرزا غلام احمد دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ محمد اسحاق لدھیانوی۔

ذلک الکتاب لاریب فیہ۔
محمد معز اللہ خان رامپوری۔

الجواب صحیح:
احمد سعید رامپوری۔

قد صح الجواب:
محمد امانت اللہ رامپوری۔

الجواب صحیح
محمد ضیاء اللہ خان رامپوری۔

الجواب صحیح
عبداللطیف عفی عنہ سہارنپوری۔

صح الجواب
محمد کفایت اللہ سہارنپوری۔

المجیب مصیب
حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی۔

الجواب صحیح،
فضل احمد رائے پور گوجراں۔

الجواب صحیح
قول صحیح والمذنب ابوالرجا غلام محمد ہوشیارپوری۔

اصاب من اجاب
محمد ابراہیم وکیل اسلام۔ لاہور، والبتہ فوجدتہ صحیحا نبی بخش حکیم رسول نگری۔

الجواب صحیح:
عنایت الٰہی سہارنپوری مہتمم مدرسہ عربیہ سہارنپور۔

الجواب صحیح
محمد بخش عفی عنہ بسرائے۔

الجواب صحیح
صدیق احمد انبہٹوی۔

الجواب صحیح
احقر زمان گل محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔

صح الجواب
عبدہ محمد مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند۔

الجواب صحیح
غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔

الجواب صحیح
عزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند۔

الجواب صحیح
قادر بخش عفی عنہ جامع مسجد سہارن پور۔

الجواب صحیح
بندہ عبدالمجید۔

الجواب صحیح
علی اکبر المجیب صادق محمد یعقوب المجیب مصیب عبدالخالق۔

الجواب صحیح
نور اللہ خان۔

الجواب صحیح
محمد فتح علی شاہ۔

الجواب صحیح
فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

الجواب صحیح
احمد علی شاہ اجمیری ھذا ھوالحق جمال الدین کوٹھوالوی المجیب مصیب احمد علی عفی عنہ بٹالوی۔

جواب صحیح ہے۔
فقیر غلام اللہ قصوری۔

جواب صحیح ہے
محمد اشرف علی عفی عنہ ساکن بھون، ہندوستان۔

ما اجاب بہ المجیب فھو فیہ مصیب
غلام احمد امرتسری ایڈیٹر اہل فقہ۔

من قال سواء ذلک قد قال محالاً
حررہ ابوالہاشم محبوب عالم عفی عنہ توکلی سیدوی ضلع گجرات۔

جواب درست ہے۔
عبدالصمد مدرس دیوبند ذالک کذالک، فقیر فتح محمد عفی عنہ سوہدرہ ضلع جالندھر۔

الجواب صحیح۔
شیر محمد عفی عنہ۔ لاریب فی ما کتب رحیم بخش جالندھری۔

الجواب صحیح
ابو عبدالجبار محمد جمال امرتسری۔

جواب صحیح ہے
عبدالکریم مجددی ساکن ٹنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ۔

الجواب صحیح
فقیر محمد باقر نقشبندی مدرس مشن کالج لاہور۔

الجواب صحیح
لاریب فیہ محمد رحیم اللہ دہلی۔

الجواب صحیح
والمجیب مصیب حبیب المرسلین مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی۔

الجواب صحیح۔
محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلی۔

ھذا ھو الحق۔
خادم حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب۔

الجواب صحیح
عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی۔

المجیب مصیب
محمد اکرم عفی عنہ مدرس مدرسہ باڑہ ہندوراؤ دہلی۔

الجواب صحیح۔
عبدالرحمٰن عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔

الجواب صحیح
بندہ ضیاء الحق عفی عنہ۔

الجواب صحیح
محمد پردل عفی عنہ دہلی۔

الجواب صحیح
ولی محمد کرنالوی۔

الجواب صحیح
محمد ذاکر بگوی عفی عنہ۔

من اجاب فقد اصاب۔
غلام رسول ملتانی۔

الجواب صحیح۔
ابو محمد احمد چکوالی۔

الجواب صحیح
نور احمد عفی عنہ امرتسری۔

الجواب صحیح
محمد عبدالخالق عفی عنہ لکھنوی۔

صحیح الجواب
محمد قائم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی۔

الجواب صحیح
محمد عبدالعزیز لکھنوی اصاب من اجاب۔ محمد برکت اللہ لکھنوی۔

اصاب من اجاب
محمد عبدالہادی الانصاری لکھنوی۔

صحیح الجواب
محمد عنایت اللہ عفی عنہ لکھنوی۔

اصاب من اجاب
محمد عبدالمجید غفر اللہ الوحید لکھنوی۔

جواب صحیح ہے۔
محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

الاجوبۃ صحیحۃ
مقبول حسن عفی عنہ مدرس سوم مدرسہ جامع العلوم کانپور۔

لقد اصاب من اجاب۔
مشتاق احمد اول مدرس فیض عام کانپور۔

جواب صحیح ہے۔
محمد عبداللہ ناظم دینیات مدرسہ دارالعلوم علی گڑھ۔

محمد حسین عفی عنہ از ہندوستان۔

الجواب صحیح
محمود عفی عنہ ملتانی۔

الجواب صحیح
محمد فیض اللہ عفی عنہ ملتانی۔

کتبہ المفتی
محمد عبداللہ ٹونکی از لاہور۔

المجیب مصیب
محمد عمر خان عفی عنہ۔

سب نبی کفر ہے اور دعوے نبوت کفر ہے۔ نبی سے اپنے آپ کو افضل سمجھنے والا کافر ہے۔ ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ بدایونی عفی عنہ۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے۔ مفتری علی اللہ ہے اس کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے خدا پر بھی ایمان نہیں کیونکہ خدا پر ایمان رکھنے والا اس قسم کے افتراء نہیں کیا کرتا۔ اس لیے میرا یقین ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے۔ سب دنیا سازی کے لیے کرتا ہے پس اس کی امامت جائز نہیں۔ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری۔

چونکہ شخص مذکور اپنے ؑ سچا رسول کہتا ہے اور رسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت ﷺ پر نصوص قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے جو حد تواتر میں داخل ہے۔ اس لیے وہ شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پس امامت یا بیعت و دوستی۔ سلام و کلام اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا۔ واللہ اعلم احقر محمد رشید مدرس دوم جامعہ جامع الکلام کانپور۔

جو کلمات سوال میں مذکور ہیں ہر ایک کلمہ کا مرتکب اشد کافر ہے۔ العاجز عبدالسنان وزیر آبادی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات اور اعتقادات اکثر ایسے ہیں۔ جن سے فتویٰ کفر عائد ہوتا ہے۔ یوسف علی عفی عنہ میرٹھی خیر نگری۔

تمام علماء نے اس کے کافر ہونے پر اتفاق کر لیا ہے۔ کوئی گنجائش تاویل کی نہیں۔ لہٰذا اس کے بیعت اور اس کے پیرو سے مجالست و مؤاکلت قطعی ناجائز ہے۔ ابوالمعظم سید محمد اعظم شاہجہانپور۔

میری نظر سے مرزا کی کتابیں گزریں ان میں صراحتہً عقائد کفریہ مرقوم ہیں۔ لہٰذا میں باعتبار ان کتابوں کے مرزا قادیانی کو کافر سمجھتا ہوں۔ غلام محی الدین امام جامع مسجد شاہجہان پور۔

مرزا قادیانی کی کتابوں میں بہت سے کفریات موجود ہیں جو نصوصِ قاطعہ کے خلاف ہیں لہٰذا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ عبدالکریم عفی عنہ از ہندوستان۔

جو شخص توہین کسی نبی کی انبیاء علیہم السلام سے کرے وہ مردود اور کافر ہے۔ یعنی ایسا کافر کہ اس کی توبہ میں اختلاف ہے تو اس کا کفر اور کفار کے کفر سے زاید ہے۔ العیاذ باللہ فقط، محمد عثمان عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عین العلم شاہجہان پور۔

بے شک ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقط محمد عبدالخالق عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ عین العلم شاہجہان پور۔

بے شک یہ شخص اسی طرح کا کافر ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد عثمان صاحب دام ظلہم نے تحریر فرمایا ہے۔ فقط ابو الرفعت محمد سخاوت اللہ خان مدرس سوم مدرسہ عین العلم شاہجہان پور۔

مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کافر ہے۔ اس کے کفر میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ احقر کو اس کی کتب تمام دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔ اس سے اور اس کے متبعین سے اسلامی طریقہ سے ملنا جلنا ناجائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب محمد اعزاز علی بریلوی۔

مرزا قادیانی جو عیسیٰ مسیح ہونے کا مدعی اور حضرت عیسیٰ ؑ کی نسبت کلمات شنیعہ لکھنے والا وغیرہ سراسر کاذب اور مفتری انتہاء درجہ کا بددین مرتد ملحد خبیث النفس اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اتباع کرنے والے بھی اسلام سے خارج ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالجبار عمر پوری دہلی کشن گنج۔

مرزا قادیانی ان عقائد باطلہ کی رو سے بلا ریب کافر مجاہر ہے۔ قرآنی اور اجماعی امر ہے کہ دنیا میں پہلا کافر ابلیس لعین ہے اور اس کا کفر نص کی بنا پر ہے اور وجوہ بھی تکفیر مرزائین کے آیات و احادیث سے بکثرت ملتی

ہیں۔ مرزائیوں سے ارتباط اسلامی نصوص آیات و احادیث سے ممنوع ہے۔ جملہ تکالیف شرعیہ و ارشادات اسلامیہ و خطابات تشریعیہ امامت وغیرہ سب بعد الایمان ہیں۔ جب ان کا ایمان نہیں تو ایسے تعلقات اسلامیہ ان سے کیا معنی رکھتے ہیں بلکہ جو شخص ان کی تکفیر میں تامل کرے۔ اس پر بھی مخالفت کفر ہے۔ اور یہ پہلا زینہ دخول فی المرزائیت ہے۔ حررہ محمد عبدالحق السلتانی عفی عنہ۔

یہاں پر ایک فتویٰ مختصر کر کے علمائے کرام لاہور کا ایک مرزائی کا جنازہ پڑھنے کے بارہ میں درج کرتا ہوں

سوال .. کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد کے امام اہل سنت والجماعت سے مرزائیوں کی تکفیر کے فتووں سے واقف ہو کر دیدہ دانستہ ایک مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھائی ہے۔ آیا ایسے شخص کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب...... مرزا غلام احمد قادیانی علانیہ نزول وحی نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں۔ اس لحاظ سے ان کا اور ان کے مریدوں کا خارج از دائرہ اسلام ہونا مسلم الثبوت ہے (دیکھو امام ابوالفضل قاضی عیاض کتاب الشفائی تعریف حقوق المصطفیٰ جلد ۲ ص ۵۱۹ اس کے اور اس کے مریدوں کے پیچھے اقتدار اور ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے۔ پس جس نے دیدہ دانستہ مرزائی کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے اس کو علانیہ توبہ کرنی چاہیے اور مناسب ہے کہ وہ اپنا تجدید نکاح کرے اور حسب طاقت کھانا کھلائے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو اہل سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ ایسے منافق کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی۔

الجواب صحیح
محمد عالم مدرس دوم مدرسہ حمیدیہ لاہور۔

ذلک کذالک
محمد حسین عفی عنہ۔

ھذا الجواب صحیح
والمجیب نجیح محمد یار عفی عنہ۔

قد صح الجواب
حسن عفی عنہ اول مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ فقیر غلام قادر بھیروی عفی عنہ از لاہور۔

المجیب مصیب
احقر محمد باقر عفا اللہ عنہ۔

جواب صحیح
غلام رسول چہارم مدرس مدرسہ از لاہور۔

الجواب صحیح
ابوسعید محمد حسین بٹالوی۔ فتویٰ اول ختم شد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ شریعت غراؔ

فتویٰ نمبر دوم

اس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید نہ ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتا ہے

سوال ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ اس کے اعتقادیہ مسائل میں شامل ہوں لیکن اس کو مسلمان جانتا ہوں۔ کیا ایسے شخص کی بیعت اور امامت درست ہے اور شرعاً اس کو کیا کہنا چاہیے۔ بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔

الجواب ۔ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں یعنی دراصل مرزائی ہوتے ہیں لیکن ظاہری طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں۔ یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں دیتے یا اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے۔ دراصل یہ سب کارروائی منافقانہ ہے۔ کوئی مصلحت مدنظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے۔ فی الحقیقت پکے مرزائی ہوتے ہیں۔ یاد رکھو مسلمان کی شان سے بعید ہے کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردد کرے۔ الحاصل مرزا اور اس کے سب مرید اور باوجود مرزا کی کفریات کے معلوم ہونے کے اس کے کفر میں توقف کرنے والے سب کے سب کافر ہیں۔ توہین انبیاء علیہم السلام ادعائے نبوت رد نصوص ایسا کفر ہے جس میں اہل سنت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں۔ اس واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔ حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از کھیلے والا

الجواب ۔ جو شخص مرزا غلام احمد کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود کافر مرتد ہے بلکہ جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کرے وہ بھی کافر مستحق عذاب عظیم ہے۔ شفاء شریف میں ہے "نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک" (الشفاء ج ۲ ص ۲۴۷) یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف یا شک و تردد رکھے و مجمع الانہار و در مختار و فتاویٰ خیریہ و بزازیہ وغیرہ میں ہے۔ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر یعنی جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عفی عنہ

صحیح الجواب
احمد رضا عفی عنہ۔

الجواب صحیح
محمد عبدالمجید حنفی عفی عنہ۔

صح الجواب
عبدہ ظفر الدین بریلوی سنی حنفی قادری رضوی عبیدان المصطفیٰ۔

[illegible] مدین احمد بریلوی
مہر دارالافتاء مدرسہ و جماعت بریلوی
منظرالاسلام۔

الجواب صحیح
والمجیب مصیب احقر زمن محمد حسن
مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔

جواب صحیح ہے۔
سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ
لاہور۔

جواب صحیح ہے
کریم بخش سلیلی عفی عنہ۔

الجواب صحیح
عبدالوحید مدرس اول مدرسہ نعمانیہ
امرتسر۔

حذا الجواب صحیح
محمد اشرف مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔

جواب صحیح ہے۔
بندہ امام الدین کپورتھلوی۔

ھذا الجواب صحیح
سید علی جالندھری۔

لقد اصاب من اجاب
حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری۔

الجواب صحیح
بندہ فتح الدین ہوشیار پوری۔

ھذا الجواب صحیح
لاشک فیہ محمد رشید الرحمٰن۔

الجواب صحیح
لاشک فیہ علم الدین لاہوری۔

الجواب صحیح
سید علی زینبی عفی عنہ مدرس دارالعلوم
ندوہ لکھنو۔

الجواب صحیح۔
محمد لطف اللہ عفی عنہ از علی گڑھ۔

ھذا الاجوبۃ صحیح،
ابوسعید محمد عبدالخالق لکھنوی۔

اصاب من اجاب،
محمد عبدالعزیز لکھنوی

صح الجواب،
عبدالخالق لکھنوی

الجواب صحیح،
ولی محمد کرنالوی

صح الجواب،
محمد قاسم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی

اصاب من اجاب،
محمد برکت اللہ لکھنوی

اصاب من اجاب،
محمد عبدالباری الانصاری لکھنوی

صح الجواب،
محمد عبیداللہ لکھنوی

ایسا شخص فاسق ہے۔
محمد عبدالغنی مدرس مدرسہ فتح پوری،
دہلی

الجواب صحیح،
بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح،
انتظار حسن مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح،
محمد کرامت اللہ دہلوی

الجواب صحیح،
والمجیب نجیح۔ بندہ محمد امین مدرس
مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح،
محمد عبدالحق دہلوی

الجواب صحیح:
محمد ذاکر بگوی عفی عنہ لاہوری۔

من اصاب فقد اجاب۔
غلام رسول الملتانی عفی عنہ۔

الجواب صحیح:
ابومحمد احمد عفی عنہ چکوالی، لاہور

الجواب صحیح:
نوراحمد عفی عنہ امرتسری۔

اصاب من اجاب
سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔

الجواب صحیح
عبدالعزیز ساکن قلعہ میہاں سنگھ۔

ایسا شخص منافق ہے۔
ایسے شخص کے خلف اقتدا درست
نہیں۔ سلام دین امرتسری۔

الجواب صحیح:
حکیم ابوتراب محمد عبدالحق امرتسری۔

الجواب صحیح:
سید شاہ حیدرآبادی۔

جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی صراط مستقیم
و دین قویم سے منحرف ہے۔ مرید احمد۔

ایسا شخص کافر اور مرتد ہے۔
ابو یوسف امرتسری

الجواب صحیح: | الجواب صحیح: | الجواب
محمد اسحاق لودھیانوی۔ | عبداللطیف سہارنپوری | ثابت علی سہارنپوری
الجواب صحیح: | الجواب صحیح والقول نجیح | الجواب صحیح:
محمد کفایت اللہ سہارنپوری | غلام محمد ہوشیارپوری | حافظ محمد شہاب الدین لودھیانوی
الجواب صحیح: | وانیته فوجدته صحیحا، | اصاب من اجاب،
محمد ابراہیم وکیل اسلام، لاہور۔ | نبی بخش حکیم رسول نگری۔ | فضل احمد رائے پور گجران۔
الجواب صحیح: | ما اجاب به المجیب لهو مصیب، | جواب صحیح ہے۔
محمد . ن الدین نقشبندی ساکن الور۔ | غلام احمد امرتسری۔ | خادم شریعت ابوالہاشم محبوب عالم سیدوی ضلع گجرات۔

الجواب صحیح | صح الجواب | الجواب صحیح
فتح محمد۔ | شیر محمد۔ | فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔
الجواب صحیح | الجواب صحیح | الجواب صحیح
فقیر غلام اللہ قصوری۔ | فتح محمد۔ | احمد علی شاہ اجمیری۔
هذا هو الحق | الجواب صحیح | الجواب صحیح
جمال الدین کنھیالوی۔ | سلطان احمد گنجوی ضلع گجرات۔ | محمد عظیم متوطن گکھڑ۔
المجیب مصیب۔ | الجواب صحیح | جواب درست ہے۔
احمد علی بٹالوی۔ | صدیق احمد دموسنوی۔ | احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

الجواب صحیح: | الجواب صحیح | الجواب صحیح:
عنایت علی سہارنپوری۔ | محمد بخش سہرانے۔ | احقر گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔

الجواب صحیح: | الجواب صحیح | الجواب صحیح
سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ | غلام اسعد مدرسہ دیوبند۔ | عزیز الرحمٰن مفتی حنفی مدرسہ عالیہ دیوبند۔

اصاب المجیب | الجواب صحیح | الجواب صحیح
محمد حسن مدرسہ دیوبند۔ | بندہ محمود عفی عنہ اول مدرس مدرسہ دیوبند۔ | قادر بخش مہتمم جامع مسجد سہارنپور۔

الجواب صحیح | الجواب صحیح | الجواب صحیح
بندہ عبدالمجید عفی عنہ۔ | علی اکبر عفی عنہ المجیب صادق۔ عبدالخالق۔ | نور اللہ خان۔

الجواب صحیح | الجواب صحیح | الجواب صحیح
فتح علی شاہ المجیب مصیب عبدالرحمٰن۔ | بندہ محمد اسحاق عفی عنہ۔ | ابوعبدالجبار محمد جمال امرتسری۔

الجواب صحیح
رحیم بخش جالندھری۔

الجواب صحیح
بندہ عبدالصمد عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند۔

الجواب الصحیح
عبدالکریم ساکن نندہ محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ۔

جواب صحیح ہے۔
محمد یعقوب دیوبند۔

الجواب الصحیح
محمد رحیم اللہ، دہلی۔

الجواب صحیح
والمجیب مصیب حبیب المرسلین مدرس اول مدرسہ حسین بخش، دہلی۔

الجواب صواب
محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلوی......

ھذا ھو الحق
خادم حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب صاحب دہلی۔

الجواب صحیح
محمد ناظر حسن صدر مدرس عربیہ فتح پوری، دہلی۔

الجواب صحیح
محمد عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی۔

المجیب مصیب
محمد اکرم عفی عنہ مدرس مدرسہ بازو ہندوارے دہلی۔

الجواب صحیح
بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دہلی۔

الجواب صحیح:
حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری۔

الجواب صحیح
ولی محمد کرنالوی۔ ایسے آدمی کی بیعت کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں۔ احمد علی عفی عنہ۔

الجواب صحیح
عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

ذلک الکتاب لا ریب فیہ
محمد معز اللہ خان رامپوری۔

جواب صحیح ہے۔
محمد عبداللہ علی گڑھ۔

الجواب صحیح:
احمد جی علاقہ چھچھ۔

الجواب صحیح
سید محمد حسین واعظ ساڈھورہ۔

الجواب صحیح:
محمود عفی عنہ ملتانی۔

الجواب صحیح
محمد فیض اللہ ملتانی عفی عنہ۔

قولنا بہ ھذا الحکم ثابت فقیر سعد اللہ شاہ ساکن سوات نبیرہ وجدتہ صحیحا ملیحا

مسکین عبداللہ شاہ مولوی چٹھن نمبر ۱۹ سیالکوٹی قوم گجراتی

جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بدعقیدہ۔ بیعت اور امامت ایسے شخص کی بھی درست نہیں۔

کتبہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء

الجواب صحیح والمجیب مصیب ابوالمساد محمد شبلی عفی عنہ جی راجپوری مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو۔

ایسا شخص جاہل ہے اس کو سمجھانا چاہیے اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی امامت سے بچنا چاہیے اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے۔ حررہ واحد نور رامپوری

بہتر یہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ حررہ محمد امانت اللہ از علی گڑھ

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے گو اس کے طریقہ پر نہ ہو یا مرید نہ ہو۔ مگر وہ ایسا ہے جیسا کہ شمر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن ملجم کو مسلمان جانتا ہے اور جاننے والا بھی منافق اور خارجی ہے۔

حررہ معین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ

ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا اس کے امامت اور بیعت قبول نہیں ہے۔ یا واقف متعصب ہے۔ اس کو توبہ کرنی چاہیے ورنہ یہ تعصب بے محل مخل امامت وارشاد ہوگا۔

حررہ ابوالحامد محمد عبدالحمید الحنفی القادری الانصاری الرنگی محلی لکھنوی

جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر و خارج از اسلام نہ جانے وہ بھی ان کا پیرو ہے۔

محمد سعید محمد حسین بٹالوی

اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد کفر یہ جانتا ہے اور پھر ان سے راضی و خوش ہے۔ تو یہ کافر ہے۔ لان الرضا بالکفر کفر۔ محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جدا ہے۔ ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا ناجائز ہے۔ مشتاق احمد حنفی مدرس گورنمنٹ سکول دہلی

کسیکہ قایل جواز اقتدا خلف مرزا، اتباع او باشد۔ مخطی و ناواقف از اصول دین است۔ زیرا کہ صحت نماز بدون ایمان صورت نے بندد و بطلان نماز امام موجب بطلان نماز مقتدی است کما لا یخفی علی من لہ التمسک بالدین و بیعت چنیں ناواقف بریں قیاس باید کرد۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ

جو شخص غلام احمد کو باوجود اس کے دعاوی کے اہل اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے۔ الراقم عبدالجبار امرتسری

ایسا شخص ساتر حق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الراقم محمد محی الدین الصدیقی الحنفی امرتسری

اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔ الراقم عبدالسلام پانی پتی

شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ معتقدات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فبہا ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہیں۔ اس کی بیعت اور امامت جائز نہ ہوگی۔ حررہ خلیل احمد

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے اولہ قطعیہ مؤید ہیں اور کتب شرعیہ اسے مملو۔ کتبہ احقر عبداللہ الصمد ابوالوفا غلام محمد ہوشیارپوری

جو ایسے مدعی کو اس کی اقاویل کاذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتا ہے اور راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ اس لیے کہ الرضاء بالکفر کفر۔ محمد عبدالغفار خان رامپوری

ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا خود مسلمانی سے خارج ہونا ہے۔ ابوالمعظم سید محمد اعظم مفتی حنفی شاہجہانپور

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور نہ اس سے کسی کو بیعت کرنا جائز ہے۔ ابو یوسف علی میرٹھی

مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے نزدیک اسلامی فرق میں ایسا کافر کوئی نہیں۔

العاجز عبدالسنان وزیرآبادی

جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان جانے وہ شخص بھی کافر ہے۔ جمال الدین ریاست کشمیر

جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف ہو کر مسلمان کہتا ہے تو وہ بھی اسلام سے خارج ہے ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبدالجبار عمرپوری دہلی کشن گنج

جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود علم اس بات کے کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام پر تفضیل دیتا ہے اور دعویٰ رسالت کرتا ہے۔ حسن ظن رکھتا ہو اور اس کو مسلمان کہتا ہو۔ تو وہ شخص خود دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص کی امامت و بیعت شرعاً ہرگز جائز نہیں اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے۔

حررہ محمد خدا بخش عفی عنہ پشاوری

مرزا کو یہ شخص اگر بنا بر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا اور اگر باوجود اس کے ایسے دعاوی کفریہ اور اعتقادیہ باطلہ کے اس کو محض کلمہ گوئی پر مسلمان جانتا ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی امام اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ حررہ عبدالحق الملتانی

ضمیمہ رسالہ ھذا

منقول از روزنامہ پیسہ اخبار لاہور ۳۱ ستمبر ۱۹۰۶ء

مرزا غلام احمد قادیانی تمام مسلمانان عالم کو کافر کہتے ہیں۔

آج میں نے پیسہ اخبار مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ زیر ''مضمون خاص'' کو دیکھا جس میں درج ہے کہ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور مرزا قادیانی کا ایک خط بغرض اشاعت بھیجتے ہیں جس کا تذکرہ انجمن اسلامیہ لاہور میں تھا کہ مرزا قادیانی سوائے اپنے مریدوں کے باقی تمام مسلمانان عالم کو کافر کہتے ہیں۔ بذریعہ خط ان سے دریافت کرنا چاہیے کہ ضرور ان کا یہ عقیدہ یا قول ہے۔ ممکن ہے کہ یہ خط مرزا قادیانی کے اسی استفسار کا جواب ہو۔ وہ اصل خط بھی مرزا قادیانی کا اس اخبار میں درج کیا گیا ہے جس کے دیکھنے سے میں حیران ہوں کہ خداوندا! کوئی جھوٹ کی انتہا ہوگی جو مدعی نبوت و رسالت کی طرف سے پبلک میں شائع ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی کا اس اونچ نیچ سے لکھنا کہ مسلمان مولویوں نے مجھ کو کافر کہا اور کفر کے فتوے لکھے۔ چونکہ حدیث صحیح میں آتا ہے کہ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ انھوں نے مجھ پر فتوے کفر کے لگائے اور وہ خود کافر ہو گئے اور ہماری طرف سے سبقت نہیں ہوئی۔ اگر کوئی کاغذ ہمارا لکھا ہوا ہو تو پیش کیا جائے اس لیے ہم ان مسلمانان کو کافر کہنے کے واسطے مجبور ہوئے۔ ملخصاً

مرزا قادیانی کا ایسا لکھنا محض جھوٹ ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے جب تمام مسلمانوں کے برخلاف اپنی نئی راہ نکالی اور اپنے عقائد مسلمانوں کے برخلاف کر لیے تب علمائے اسلام ہندوستان اور عرب نے مجبوراً مرزا قادیانی پر کفر کے فتوے دیے کہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کافر اور مرتد ہے۔ عقائد مرزا قادیانی کے بہت کی کتب میں درج ہیں جس کی تفصیل نہیں۔ دو موٹے عقائد عام فہم یہ ہیں۔

(الف) کہ مرزا قادیانی انبیاء علیہم السلام پر سخت بیہودیانہ الزام لگا کر فحش ماں بہن کی گالیاں دیتے ہیں، توہین کسی نبی کی ہو کفر ہے۔

(ب)۔ ...دعویٰ نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں اور اپنے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ یہ دونوں عقائد صریح کفر ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی رسالت اور نبوت کے منکروں کو کافر کہا ہے اور عذاب دوزخ کے مستحق لکھا ہے اور دیگر مرزائیوں نے بھی مرزا قادیانی کے منکروں کو کافر لکھا ہے۔

(۱)۔ ...''قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ترجمہ! کہہ دے غلام احمد اگر تم خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو تب تم سے خدا محبت کرے گا۔'' (براہین ص ۲۴۲ خزائن ج ۱ ص ۲۶۹)

(۲)……الہام "قل جاء کم نور من اللّٰہ فلا تکفر وان کنتم مؤمنین."

(براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۳ ص ۵۶۲ خزائن ج ۱ ص ۶۷۰)

اے غلام احمد خدا کی طرف سے نور اترا ہے تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ نتیجہ مرزا قادیانی کا منکر کافر ہے۔ ۱۸۸۱ء

(۳)……میں نبی ہوں۔ میرا انکار کرنے والا مستوجب سزا ہے۔ (ملخصاً توضیح مرام ص ۱۸ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

الہام…… قل یاایہا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعًا ای مرسل من اللّٰہ (معیار الاخیار ص ۳۰۲ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰) ترجمہ: کہہ دے (غلام احمد) کہ اے تمام دنیا کے لوگو فی الواقع میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تم سب کے واسطے یعنی میں اللہ کا رسول ہوں۔ (۹) ان لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں جو زمین پر رہتے ہیں۔ خواہ وہ یورپ کے رہنے والے ہیں اور خواہ امریکہ کے، بلفظہ مرزا کی تحریر اپنی جماعت کے لیے ص ۴ ماہ نومبر ۱۸۹۹ء۔

(کافر کے پیچھے نماز پڑھنا قطعی حرام ہے)

میاں شمس الدین صاحب سیکرٹری انجمن حمایت اسلام کو مخاطب کر کے تم میرے منکر ہو۔ تمہاری دعائیں طاعون کے بارہ میں قبول نہیں ہوں گی کیونکہ تمہارے مناسب حال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکم دیا ہے۔ "مادعاء الکافرین الا فی ضلال." (دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۲)

ترجمہ! کافروں کی دعا گمراہی میں ہے۔ (۱۰) الہام فاتقوا اللّٰہ ایہا الفتیان واعرفونی واطیعونی ولا تموتوا بالعصیان (خطبہ الہامیہ ص ۰۷ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً) ترجمہ! اے جوانو! خدا سے ڈرو اور مجھے پہچانو، اور میری پیروی کرو اور گناہ نافرمانی میں نہ مرو۔ (۱۲) … وان انکاری حسرات علی الذین کفروا بی وان اقراری برکات للذین یترکون الحسد ویؤمنون (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۹ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً) ترجمہ! بلاشبہ میرا انکار ان لوگوں کے لیے حسرتیں ہیں جنھوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور بلاشبہ میرا اقرار ان لوگوں کے لیے برکتیں ہیں۔ جنھوں نے حسد کو چھوڑ دیا اور مجھ پر ایمان لے آئے۔ (۱۳)…… اس وقت بھی خدا کا رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے پس سوچو اور ایمان لاؤ تاکہ نجات پاؤ۔ اشتہار النداء من وحی من السماء ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۳۰ حاشیہ) نتیجہ (مرزا قادیانی پر ایمان لانے سے نجات ہے)

۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو عبدالکریم کی قبر سے تابوت نکالا گیا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں پہنچایا گیا۔ دوبارہ جنازہ پڑھا اور سنگ مزار پر مرزا قادیانی نے یہ شعر لکھوایا ۔

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا

الہام…… قطع دابر القوم الذی لا یؤمنون بلفظہ اخبار بدر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء (تذکرہ ص ۵۸۹) ترجمہ! اس قوم کی جڑ کاٹ ڈالی گئی (جو مرزا قادیانی) پر ایمان نہ لائی۔

نوٹ…… جس شہر میں یہ فتویٰ پہنچے وہاں کے مسلمانوں کو لازم ہے کہ اسے اپنے ہاں طبع کرا کر لوگوں میں تقسیم کریں تاکہ وہ مرزا کے عقائد سے واقف ہو کر اس کے دھوکے سے بچیں اور اسلامی مجلسوں اور محفلوں میں پڑھ کر سنائیں اور سعادت دارین حاصل کریں۔

اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت

حضرت مولانا محمد مراد

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ امابعد!

اصول دین میں سے کسی بھی اصل کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ مثلاً توحید' رسالت' قیامت وغیرہ کا منکر اگر ابتداء کافر تھا تو اب بھی کافر رہے گا۔ لیکن پہلے مسلمان تھا بعد میں اصول دین کا انکار کیا تو مرتد کہلائے گا۔

ختم نبوت اصول دین میں شامل ہے۔ اس کا منکر مرتد ہے۔ یہ ایک واضح بات ہے۔ اسلامی فرقوں میں سے کوئی بھی اس میں اختلاف نہیں رکھتا۔ اس لئے جو شخص مسلمان تھا۔ بعد میں قادیانی یا لاہوری مرزائی عقیدہ اختیار کیا وہ اجماع امت اور دلائل قطعیہ سے مرتد ہے اور جو شخص کسی قادیانی یا مرزائی کے گھر پیدا ہوا وہ بھی مرتد ہے۔ فقہائے امت کا اس میں اجماع ہے۔ سلف صالحین میں سے کسی بھی فقیہ نے اس کے مرتد ہونے میں اختلاف نہیں کیا۔

ملکۃ العلماء علامہ کاسانی اپنی مشہور زمانہ کتاب بدائع الصنائع ج ۷ ص ۱۳۹ میں رقم طراز ہیں کہ: ''وان كان مولوداً في الردة بان ارتد الزوجان ولا ولدلهما ثم ردتها حبلت المرأة من زوجها بعد ردتها وهما مرتد ان على حالها فهذا بمنزلة ابويه حكم الردة۔ '' ﴿یعنی میاں بیوی دونوں مرتد ہوگئے اور ان کے ہاں اولاد تھی۔ بعد میں بیوی اپنے خاوند سے حاملہ ہوئی اور دونوں مرتد رہے تو یہ بچہ ماں باپ کی طرح ہے۔ اس پر مرتد ہونے کا حکم لگے گا۔﴾

فقیہ امت علامہ ابن ہمام فتح القدیر ص ۳۲۷ ج ۵ پر لکھتے ہیں کہ: ''اما جبر الولد فلانه يتبع ابويه او احدهما في الدين فيكون مسلماً باسلامهما و مرتداً بردتها فلما كان مرتداً بردتهما اجبر كما يجبران ...... الخ۔ '' ﴿یعنی مرتد کی اولاد کو اسلام لانے پر اس لئے مجبور کیا جائے گا کہ وہ دین میں ماں باپ دونوں یا ایک کا تابع ہوتا ہے۔ پس دونوں کے مسلمان ہونے پر مسلمان کے حکم میں ہوگا اور دونوں کے مرتد ہونے کی صورت میں مرتد ہوگا۔ جس طرح مرتد ماں اور باپ کو اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس طرح اولاد کو بھی مجبور کیا جائے گا۔﴾

صاحب ہدایہ علامہ مرغینانی ہدایہ ج ۴ ص ۱۷۵ باب احکام المرتدین پر لکھتے ہیں کہ: ''واذا ارتد الرجل وامراته والعياذ بالله ولحقا بدار الحرب فحبلت المراة في دار الحرب وولدت ولداً وولد لولدهما ولد فظهر عليهما جميعاً فالولد ان فئ۔ الخ۔ '' ﴿یعنی مرد اور عورت العیاذ باللہ مرتد ہوکر دارالحرب فرار ہوگئے ہیں۔ دارالحرب میں عورت حاملہ ہوگئی اور بچہ جنا اور اولاد کو بھی اولاد ہوگئی۔ بعد میں ان سب پر غلبہ حاصل ہوا تو یہ بیٹے پوتے سارے مال غنیمت میں سے ہوں گے۔﴾

خلاصہ کلام یہ کہ بیٹے اور پوتے ساری اولاد کا ایک ہی حکم ہے۔

اگر کسی کو شبہ لگے کہ اولاد پر مرتد ہونے کا حکم صرف دارالحرب میں فرار ہوجانے کی صورت میں ہے۔ شاید دارالاسلام میں مرتد کو اگر اولاد ہو تو اس کا حکم مختلف ہوگا۔ اس شبہ کو رد کرتے ہوئے علامہ اکمل الدین محمد بن محمود البابرتی اپنی مایہ ناز کتاب العنایہ شرح الہدایہ ج۵ ص۳۲۷ پر فرماتے ہیں کہ:

”قيل ذكر دار الحرب وقع اتفاقا فانها اذا حبلت في دارنا ثم لحقت به بدار الحرب فالجواب كذالك ولعله يشتمل على فائدة وهي ان العلوق متى كان في دار الحرب كان ابعد عن الاسلام باعتبار الدار لكون الدار جهة فى الاستبناع فالجبر هناك يكون جبراً هنابالطريق الاولى الخ ۔ “ ﴿یعنی دارالحرب کی قید اتفاقی ہے ورنہ دارالاسلام میں مرتدہ اگر حاملہ ہوجائے تب بھی یہی حکم رہے گا۔ شاید اس قید کا فائدہ یہ ہو کہ جب دارالحرب میں حمل ٹھہرے تو اسلام سے دور جاکر حمل ٹھہرا اور جب دارالاسلام میں حمل ٹھہرے گا تو دار کے لحاظ سے اسلام کے قریب حمل ٹھہرا۔ کیونکہ اولاد کا حکم ماں باپ والا لگانے میں دار بھی ایک سبب ہے تو جب وہاں حمل ٹھہرنے کی صورت میں بھی جبر ہوگا تو یہاں دارالاسلام میں حمل ٹھہرنے کی صورت میں بالطریق الاولیٰ اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا۔﴾

علامہ سعدی آفندی نے عنایہ کے حاشیہ میں اس مسئلہ کی مزید وضاحت کی ہے۔ طوالت کے خوف سے چھوڑتا ہوں۔ فقہائے ملت حنفیہ بیضاء کی اتنی تصریحات کے بعد قادیانیوں کی اولاد کو اہل کتاب سے ماننا ایک ناقابل فہم بات ہے۔ اگرچہ اس مسئلہ پر مزید تحقیق وتدقیق کی ضرورت نہیں۔ مگر نورا علی نور! کے مصداق اہل کتاب کی تشریح بھی قانون اسلامی کے ماہرین کی روشنی میں بیان کرتا ہوں۔

علامہ ابن ہمام فتح القدیر ج۳ ص۱۳۵ پر لکھتے ہیں کہ: ”والكتابي من يؤمن بنبي ويقر بكتاب ۔ “ ﴿یعنی اہل کتاب وہ ہیں جو نبی پر ایمان لائیں اور کتاب کا اقرار کریں۔﴾

جیسے نصاریٰ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں اور تورات وانجیل کا اقرار کرتے ہیں۔ صرف اپنے نبی کے بعد آنے والے نبی اور کتاب کا انکار کرتے ہیں۔ مثلاً یہودی موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں اور تورات کو آسمانی کتاب کہتے ہیں۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو نہیں مانتے جو موسیٰ علیہ السلام وتورات کے بعد آئے ہیں۔ اسی طرح نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو مانتے ہیں مگر محمد ﷺ اور قرآن مجید کو نہیں مانتے۔

خلاصہ کلام! یہ کہ اہل کتاب ایسا ٹولہ جو سچے نبی اور سچی کتاب پر اپنے منحرف عقیدہ کے مطابق ایمان لاتے ہیں اور انبیاء سابقین اور کتاب سابقہ کو بھی مانتے ہیں۔ صرف بعد میں آنے والے سچے نبی اور سچی کتاب کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن قادیانیوں کی اولاد اس قانون پر پوری نہیں اترتی۔ کیونکہ وہ ایک جھوٹے شخص کو نبی مانتے ہیں اور جھوٹی عبارتوں کو آسمانی وحی سمجھتے ہیں۔ ایسے شخص کو اہل کتاب سے سمجھنا فہم کا قصور ہے۔ مثال کے طور پر نصاریٰ کے نزدیک یہودی اہل

کتاب ہیں۔ کیونکہ نصاریٰ کے عقیدہ کے مطابق یہودی سچے نبی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں اور سچی کتاب تورات کو بھی مانتے ہیں۔ لیکن یہودیوں کے عقیدہ کے مطابق نصاریٰ اہل کتاب میں سے نہیں۔ کیونکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو سچا ہی نہیں مانتے۔ یہ مثال محض شرط کو ذہن نشین کرانے کے لئے دی گئی ہے۔ ورنہ مماثلت من کل الوجوہ نہیں ہے۔ کیونکہ قادیانی نہ صرف ہمارے عقیدہ کے مطابق بلکہ فی الواقع ایک جھوٹے مدعی کو نبی مانتے ہیں۔

فتویٰ کی مستند کتاب الدر المختار ج۲ ص۳۱۴ کتاب النکاح پر نبی اور کتاب کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''وصح نکاح کتابیة وان کرہ تنزیها تنزیها (مومنة بنبی) مرسل (ومقرة بکتاب) منزل..... الخ۔'' ﴿اہل کتاب عورت کی تعریف کرتے ہوئے نبی کے ساتھ مرسل کی قید لگائی ہے۔ یعنی اہل کتاب ایسے شخص کو کہا جائے گا جو نبی مرسل یعنی خدا کے یہاں سے بھیجے ہوئے نبی کو مانتا ہو۔ جو شخص جھوٹے نبی کو مانتا ہو وہ نبی مرسل پر ایمان لانے والا نہیں کہلائے گا اور کتاب کے ساتھ منزل کی قید لگا کر وضاحت کر دی کہ غیر منزل یعنی جھوٹی کتاب کو ماننے والا اہل کتاب سے نہیں۔﴾

علامہ ابن ہمام جیسے فقیہ امت کی تعریف اور صاحب الدر المختار کی تشریح کے بعد قادیانیوں کو اہل کتاب کا حکم لگانا فقہ اسلامی سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ علامہ شامی اپنی کتاب رد المختار ج۲ ص۳۱۴ میں (قوله مقرة بکتاب) کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ:

''فی النهر عن الذیلعی واعلم ان من اعتقد دیناً سماویاً وله کتاب منزل کصحف ابراهیم شیث وزبور داؤد فهو من اهل الکتاب فتجوز مناکحتهم واکل ذبائحهم۔'' ﴿یعنی جو دین سماوی پر اعتقاد رکھتا ہو اور اس کو منزل کتاب بھی مانتا ہو۔ جیسے ابراہیم وشیث علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام کا زبور تو وہ اہل کتاب ہے۔ اس سے نکاح کرنا اور اس کا ذبیحہ کھانا حلال ہے۔﴾

دین کی سماوی قید لگا کر من گھڑت دین کو خارج کیا کہ جعلی دین والا آدمی اہل کتاب سے نہیں ہے۔ قادیانیوں کا دین سماوی نہیں بلکہ من گھڑت ہے اور قادیانیوں کا پیشوا جھوٹا مدعی نبوت ہے۔ ان سے اہل کتاب جیسا سلوک کرنا از روئے شرع حرام ہے۔ بلکہ ان سے مرتد جیسا سلوک کیا جائے گا۔ یہی قانون اسلامی کا صریح تقاضہ ہے۔ خلاصہ بحث یہ کہ اہل کتاب کے لئے دو شرط ہیں۔ ایک یہ کہ اہل کتاب وہ شخص ہے جو سچے نبی اور سچی کتاب سماویہ کو اپنے منحرف عقیدہ کے مطابق مانتا ہوں۔ اگر جھوٹی کتاب کو وحی اور جھوٹے مدعی نبوت کو نبی مانتا ہو تو وہ اہل کتاب نہیں ہو سکتا۔ جیسے قادیانی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ہر آنے والی سچی امت اپنے سے پہلے والی سچی امت کو اہل کتاب کہہ سکتی ہے۔ لیکن بعد میں آنے والی سچے نبی اور سچی امت کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتی۔ جیسے عیسائی یہودیوں کو اہل کتاب کہہ سکتے ہیں۔ یہودی عیسائیوں کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتے اور امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عیسائیوں اور یہودیوں کو اہل کتاب کہہ سکتے ہیں۔ لیکن عیسائی

دیہودی مسلمانوں کو اہل کتاب نہیں کہہ سکتے۔ اس قاعدہ کے مطابق قادیانی اگر بالفرض سچی امت ہوتے تب بھی اہل کتاب نہیں کہا جائے گا۔ وہ جھوٹے دجال کے متبع ہیں۔ ان کو اہل کتاب کیسے کہا جاسکتا ہے۔ چونکہ قادیانی مرتد ہیں۔ اس لئے ان کو مسلمانوں کے ملک میں امن وامان کے ساتھ رہنے کی شرعاً اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اگر بالفرض خلاف توقع ذمی تصور کیا جائے تب بھی ذمہ قبول نہ کرنے کی صورت میں امن وامان کا معاہدہ خودبخود ختم ہوجاتا ہے۔

علامہ ابن ہمام اپنی کتاب فتح القدیر ص ۳۰۲ ج ۵ پر تحریر کرتے ہیں کہ:"وقید باداۂها لانه لو امتنع من قبولها نقض عهده...... الخ۔" ﴿یعنی جزیہ کی قبولیت سے انکار پر ذمیت کا معاہدہ ختم ہوجاتا ہے اور وہ واجب القتل ہے۔﴾

چند سطر آگے مزید لکھتے ہیں کہ:"والذی عندی ان سبه ﷺ او نسبة مالا ینبغی الی الله تعالیٰ ان کان مما لا یعتقدونه کنسبة الولد الی الله تعالیٰ وتقدس عن ذالك اذا اظهره یقتل به...... الخ۔" ﴿یعنی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف نامناسب باتیں منسوب کرنے والا اگر ان باتوں کا برملا اظہار کرے گا تو اس کا معاہدہ ختم ہوجائے گا اور واجب القتل ہوگا۔﴾

مذکورہ بالا عبارت ذمیوں کے لئے دو شرائط بیان کرتی ہے۔ ایک یہ کہ ذمیت قبول کرے۔ اگر کوئی ذمیت قبول نہیں کرے گا تو اس کو واجب القتل سمجھا جائے گا۔ قادیانی اپنے آپ کو ذمی نہیں سمجھتے اور نہ قبول کرتے ہیں۔ بلکہ وہ آئین کے ایسے فقروں کو جس سے ان کا غیر مسلم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ انکار کرتے ہیں۔ بلکہ طعن تشنیع اور طنز کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی اور اللہ تعالیٰ کے حق میں نامناسب باتیں نہ کہے۔ اگر کسی بھی ذمی نے ایسا کیا تو اس کا معاہدہ ختم ہوجائے گا اور واجب القتل ہوگا۔ قادیانی بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں نامناسب باتیں کہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک خاص مرید قاضی یار محمد بی او ایل پلیڈر اپنے مرتبہ ٹریکٹ نمبر ۳۴ اسلامی قربانی صفحہ ۱۲ میں تحریر کرتا ہے کہ:"جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے کے لئے اشارہ کافی ہے..... الخ۔"

اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ اس سے زیادہ کوئی بیہودہ بات ہوسکتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کی جائے؟ اور یہ کتابیں جن میں بیہودہ باتیں لکھی ہوئی ہیں قادیانی جماعت کی طرف سے مسلسل چھپ رہی ہیں۔ برملا اظہار ہے۔ نتیجہ کے طور پر قادیانیوں میں ذمیت کی دونوں شرائط مفقود ہیں اور وہ محارب اور واجب القتل ہے۔ اسلامی مملکت میں ان کے ساتھ ذمیوں والا سلوک کرنا ازروئے شرع ناجائز ہے۔

دفاعی بحث: مرتد کی سزا قتل ہے۔ یہ قرآن و حدیث کا مطلق فیصلہ ہے۔ لیکن کچھ جدت پسند لوگ صدق دل سے اس کے قائل نہیں ہیں۔ کیونکہ ملحدین اور اباحیت پسند لوگوں کے مسلسل پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر دین کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں اور اولی حیثیت ان کے ہاں دنیا کی ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ دین کی وجہ سے کسی کو قتل کرنا مذہبی جنون ہے۔ لیکن یہ لوگ انسانی دنیا میں اپنی مصنوعی لکیریں (بین الاقوامی سرحدیں) کھینچ کر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنتے ہیں۔ لکیر سے اس طرف کا انسان اپنے ہی ہم جنس انسان کو بلکہ بسا اوقات ہم مذہب اور ہم نسل انسان کو تباہ کرنے کے لئے کروڑوں اربوں روپے کے منصوبے بناتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں انسانوں کی جانیں تلف ہو چکی ہیں اور مسلسل تلف ہو رہی ہیں۔ یہ روشن خیالی ہے؟۔ لیکن دین کے حکم کے مطابق کسی مرتد کو قتل کرنا تاریک خیالی اور جنون ہے۔ تف ہے اس روشن خیالی پر۔

انسانی دنیا کو مصنوعی خطوں میں تقسیم کر کے ہر خطہ کے ساتھ وفاداری فرض سے بڑھ کر قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ خطے نہ خدا کے بنائے ہوئے ہیں اور نہ رسول کے۔ لیکن اتنے اہم قرار دیئے گئے ہیں کہ اگر کسی کی وفاداری مشکوک ہو جائے تو دنیا کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہر جگہ واجب القتل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص خدا کے بنائے ہوئے حدود کی خلاف ورزی کرے۔ بلکہ بغاوت کرے اور مرتد ہو جائے تو خدا اور رسول ﷺ کی وفاداری سے بغاوت (ارتداد) پر اسے قتل کرنے کی سزا دینا ظلم نظر آتی ہے۔ (بریں عقل و ہمت باید گریست)

دنیا کے بنائے ہوئے جعلی نظریوں کی وفاداری جان سے اہم ہے۔ مثلاً روس میں رہنے والا اگر کمیونزم سے منحرف ہو جائے تو واجب القتل ہونا قرار پاتا ہے۔ جیسے کہ روس میں کروڑوں جانوں کو باغی قرار دے کر تلف کیا گیا ہے اور چین میں سوشلزم کے خلاف عقیدہ رکھنے والا گردن زنی ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی جاہ و جلال کا مالک ہو۔ جیسے ماضی قریب میں چار کے ٹولہ کا حشر ہوا۔ کیا خدا کے نازل کردہ نظریہ کی اتنی بھی اہمیت نہیں کہ اس سے منحرف ہونے والے کو خالق حقیقی کے حکم پر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

شرم   تم   کو   مگر   نہیں   آتی

احکام اسلام میں مرتد کی شرعی حیثیت

روزنامہ امن کی ۱۸ اکتوبر والی اشاعت میں ''فتنہ ارتداد کا خاتمہ'' کے زیر عنوان ایک مضمون نظر سے گزرا۔ مضمون نگار نے مخصوص ترجیحات کے تحت قرآن و حدیث و اجماع امت و فقہ آئمہ کے سراسر خلاف سادہ لوح قارئین کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ مرتد کی شرعی سزا قتل نہیں ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے مسیلمہ کذاب مرتد کے متعلق جو کچھ فرمایا۔ یا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی سربراہی میں صحابہ کرامؓ کا لشکر بھیج کر مسیلمہ کذاب کو بمع متبعین جہنم رسید

کیا۔ سب کچھ مسیلمہ کذاب کی باغیانہ حرکتوں کی وجہ سے ہوا تھا۔ نہ کہ ارتداد کی وجہ سے۔ میں مسیلمہ کذاب کے انکار ختم نبوت اور حضور علیہ کی اظہار ناراضگی اور حضرت ابوبکر صدیق کی لشکر کشی کے اسباب پر بعد میں اظہار خیال کروں گا۔ سب سے پہلے ارتداد کی شرعی حیثیت قرآن وحدیث کی رو سے پیش کرنا چاہتا ہوں:

ا۔ قرآن مجید نے بنی اسرائیل کی نافرمانیوں کے ضمن میں موسیٰ علیہ السلام کی غیر موجودگی میں گائے کے بچھڑے کی پوجا کا ذکر کرنے کے بعد اس جرم (ارتداد) کی سزا بیان فرمائی ہے۔ ﴿اے میری قوم تم نے بچھڑے کی پوجا کر کے ظلم (ایمان کے بعد ارتداد) کیا ہے۔ اس لئے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اپنی جانوں کو قتل کرو۔ بقرہ ۵۴﴾

بنی اسرائیل کو جب موسیٰ علیہ السلام کی تربیت اور قیادت کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ایمان اور آزادی کی دولت عطا فرمائی اور فرعون اپنے لشکر سمیت ڈوب مرا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی دربار میں کوہ طور پر جا کر ملتجی ہوتا ہوں۔ تاکہ وہ تمہیں زندگی گزارنے کے لئے دستور العمل عطا فرمائے۔ موسیٰ علیہ السلام اپنی غیر موجودگی میں ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب بنا کر خود تشریف لے گئے۔ واپسی میں جب تورات لے کر پہنچے تو قوم دو فرقوں میں بٹ چکی تھی۔ ایک فرقہ سامری کے گمراہ کرنے پر بچھڑے کا پوجاری بن کر دولت ایمان کھو بیٹھا۔ لیکن ہارون علیہ السلام نے تحمل سے کام لیتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کی آمد تک دونوں فرقوں کو سنبھالے رکھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور یہ صورت حال دیکھی تو بہت خفا ہوئے۔ پہلے تو اپنے بھائی پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ لیکن جب ہارون علیہ السلام نے اپنی صفائی پیش کی کہ میں نے آپ کی آمد تک مرتدین کو سزا دینے کے مسئلہ کو مؤخر کیا۔ تاکہ آپ خود صورت حال دیکھ لیں اور مجھے تفرقہ بازی کا ذمہ دار قرار نہ دیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس مسئلہ ارتداد کا حل دریافت کیا۔ وحی الٰہی سے حکم پا کر قوم کو مخاطب ہوئے کہ اے میری قوم تم نے (ایمان کے بعد) بچھڑے کی پوجا کر کے (بہت بڑے) ظلم (ارتداد) کا ارتکاب کیا ہے۔ اس لئے (اس جرم پر نادم ہو کر) اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ (لیکن محض زبانی رجوع سے یہ جرم معاف نہیں ہوگا) بلکہ اپنی جانوں کو (اسلام پر ثابت رہنے والے مرتد بننے والوں کو جو کہ ایک ہی قوم ہونے کی وجہ سے اپنی جانوں کی مثل ہیں) قتل کرو۔

خلاصہ کلام بنی اسرائیل پر جیسے اور بھاری احکام تھے۔ مثلاً کپڑا پلید ہو جائے تو دھوئے پاک نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ کاٹنا پڑتا تھا اور مال غنیمت کھانا حرام تھا۔ بلکہ آگ سے جلایا جاتا تھا اور طیبات یعنی پاکیزہ ماکولات بھی ان پر حرام کر دی گئی تھیں۔ وغیرہ وغیرہ! اسی طرح ان کے لئے ارتداد کی سزا بھی اتنی ہی بھاری تھی کہ باوجود تائب ہونے کے جرم معاف نہیں ہوتا تھا بلکہ سچے دل سے توبہ کرنے کے باوجود واجب القتل رہتے تھے۔ اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے حکم پا کر بنی اسرائیل کو بتایا کہ توبہ کے بعد بھی تم ہی سے مومن مرتدوں کو قتل کریں۔ تب جرم معاف

ہوگا۔ امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ نے اور احسانات کے ساتھ یہ احسان بھی فرمایا کہ مرتد اگر سچے دل سے تائب ہو جائے تو جرم ارتداد معاف ہو جائے گا اور وہ شخص واجب القتل نہیں رہے گا۔ لیکن اگر اپنے مرتدانہ عقیدے پر مصر ہو تو وہ تین سے زیادہ مدت زندہ نہیں چھوڑا جا سکتا۔

امام بخاریؒ نے اپنی مایہ ناز صحیح البخاری میں جو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بعد سب کتابوں سے زیادہ صحیح مانی جاتی ہے مستقل کتاب (CHapter) مرتد کے شرعی حکم پر جمع کئے ہیں اور ہر ایک کتاب میں متعدد ابواب قائم کر کے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ نقل کی ہیں۔ اس مسئلہ پر دلائل کی کثرت کا اندازہ اس بات سے کر سکتے ہیں کہ صرف ایک باب حکم المرتد والمرتدۃ میں چودہ آیات قرآنی جمع کی ہیں۔ صفحہ ۱۰۲۲ ج ۲ پوری صحیح بخاری میں کسی بھی مسئلہ پر اتنی آیات قرآن کہیں جمع نہیں کر سکے اور اپنے طرز کے موافق ان آیات کا خلاصہ حکم حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور امام محمد بن شہاب زہریؒ سے نقل کیا ہے کہ مرتد اور مرتدہ قتل کئے جائیں گے۔

امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ مرتد کا واجب القتل ہونا امت مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اس حد تک کسی قسم کا اختلاف نہیں۔ اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ مرتد کی توبہ قبول کی جائے گی یا نہیں۔ اگر توبہ قبول کی جائے گی تو توبہ کا موقعہ دینا مستحب ہے یا واجب ہے۔ نیز اگر موقعہ دیا جائے تو کتنا وقت دیا جا سکتا ہے۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ عورت کو بھی مرد کی طرح ارتداد کی سزا میں قتل کر دیا جائے۔ یا ہمیشہ کے لئے جیل میں قید رکھا جائے۔ تا کہ توبہ کر لے یا قید ہی میں مر جائے ... الخ۔

ان چار جزوی تفصیلات میں فقہ حنفی نے بہت ہی آسان پہلو اختیار کیا ہے۔ یعنی مرتد کی توبہ قبول کی جائے گی۔ نیز اس کو سوچنے کا موقعہ دیا جائے گا۔ اگر شبہات ہیں تو ازالہ کیا جائے گا۔ یہ موقعہ تین دن ہوگا۔ نیز عورت مرتدہ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اس کو دائمی طور پر قید رکھا جائے گا۔ تا کہ یا توبہ کرے یا قید ہی میں مر جائے۔

امام بخاریؒ نے ص ۱۰۰۵ ج ۲ پر ایک مستقل کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة کے عنوان سے بیان کیا ہے جس میں مرتد کی سزا کے استنباط کے لئے ایک آیت: "انما جزاء الذین یحاربون الله ورسوله ." تحریر فرمائی ہے اور اس آیت کی تشریح میں ایک حدیث نبوی پیش کی ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس عکل اور عرینہ قبیلوں کے لوگ آئے اور اسلام کی صداقت سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے اور مسجد نبوی میں اصحاب صفہ کے ساتھ رہنے لگے۔ ان کو مدینہ کی آب وہوا راس نہ آئی اور جگر کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ حضور ﷺ نے ان کو ربذہ کے مقام پر جا کر ٹھہرنے کا مشورہ دیا۔ کیونکہ وہاں پر صدقہ کے اونٹوں کی چراگاہ تھی۔ (اور اونٹ کا دودھ جگر کی بیماری کے لئے مفید ہے۔) یہ جا کر وہاں مقیم ہو گئے اور دودھ پیا تو

درست ہو گئے۔ بلکہ حدیث شریف کے الفاظ میں موٹے تازے بن گئے۔ پھر بدقسمتی ان پر سوار ہوگئی اور مرتد ہو گئے اور چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ چرا کر لے گئے۔ جب حضور ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آنحضور ﷺ نے ان کے تعاقب میں مسلمانوں کا ایک دستہ بھیجا اور دوپہر سے پہلے پہر میں گرفتار کر کے حضور ﷺ کے سامنے پیش کیے گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے گرم سلائیاں ان کی آنکھوں میں پھروائیں اور ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کے زخموں کو خون بند کرنے کے لئے نہ داغا۔ کیونکہ یہ اس زمانہ میں علاج تھا اور گرم پتھریلی زمین پر پھنکوایا۔ پھر میں پانی مانگتے رہے لیکن پانی نہ دیا گیا۔ حتیٰ کہ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

اس حدیث کے راوی حضرت انسؓ کے شاگرد جلیل القدر تابعی حضرت ابوقلابہ عبداللہ بن زید جرمیؒ اس انوکھی سزا کے وجوہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "**لھؤلاء قوم سرقوا وقتلوا وکفروا بعد ایمانھم وحاربوا اللہ ورسولہ۔**" ﴿یعنی ان لوگوں نے اونٹ چرائے اور چرواہوں کو قتل کیا اور ایمان کے بعد کفر (ارتداد) کے مرتکب ہوئے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ لڑائی کی۔﴾

یعنی ان مجرمین کو عبرتناک سزا کے وجوہ یہی تھے۔ ان سب سے اہم وجہ ارتداد تھی۔ کیونکہ چوری کی سزا قتل نہیں ہے اور قتل کے بدلہ میں محض قتل کیا جانا ہی کافی تھا۔ نہ کہ ہاتھ پاؤں کاٹنا اور آنکھیں نکالنا وغیرہ۔ باقی محاربہ بمعہ ڈاکہ زنی کا ارتکاب یہاں پر نہیں ہوا۔ کیونکہ اونٹ لیجانے کو حضرت انسؓ اور ابوقلابہؒ چوری سے تعبیر کر رہے ہیں اور اونٹوں کے سوا دوسرا کوئی مال تھا ہی نہیں جس پر ڈاکہ ڈالا جائے اور عقلاً بھی یہ بات واضح ہے کہ چرواہے کو قتل کرنے کے بعد کوئی مزاحم ہی موجود نہیں تھا تو ڈاکہ کیسے لگے۔ ڈاکہ تو مزاحمت کر کے مال لے جانے کو کہتے ہیں۔ نیز امام بخاریؒ نے پوری کتاب میں کہیں بھی ڈاکہ زنی یعنی قطع الطریق کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ اس کے ابتدائی عنوان **کتاب المحاربین من اھل الکفر والردۃ** کہہ کر محاربہ بمعنی کفر وارتداد کیا ہے۔ آگے چل کر پہلے باب کا عنوان یوں ذکر کرتے ہیں۔ **باب لم یحسم النبی ﷺ المحاربین من اھل الردۃ حتیٰ ھلکوا!** مطلب یہ کہ نبی کریم ﷺ نے محاربین یعنی مرتدین کے زخموں کو خون بند کرنے کے لئے نہ داغا۔ حتیٰ کہ خون کے بہنے سے ہلاک ہو گئے۔ دوسرے باب میں اس سے بھی زیادہ صراحت کرتے ہوئے 'المرتدون المحاربون' کو صفت توضیحی کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ **باب لم یسقی المرتدون المحاربون حتیٰ ماتوا!**

اتنی تصریحات کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ اس آیت میں مرتد کی سزا قتل بیان کی گئی ہے۔ اس آیت سے حکومت کے باغی مراد لینا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ چند افراد پر مشتمل ٹولہ تھا جس کو پکڑنے میں نہ دیر لگی نہ دشواری پیش آئی۔ بلکہ پہلے ہی دن سورج چڑھنے سے قبل گرفتار کر کے مدینہ لائے

گئے۔ گویا کہ بالکل مزاحمت نہیں ہوئی۔ ممانعۃ! یعنی مزاحمت کے بغیر عملی بغاوت نہیں ہوئی۔ رہی اعتقاد ونظریاتی بغاوت وہ تو مرتد میں بطریق اتم موجود ہے کہ وہ اللہ اور رسول اور اسلامی حکومت کا دل سے مخالف ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر نظریاتی باغی اور کون ہوتا ہے؟۔

ان تصریحات سے واضح ہوگیا کہ آیت شریفہ میں محارب سے مراد مرتد ہے۔ یہ سزا مرتد کو (مثلہ) یعنی شکل بگاڑنے کی ممانعت سے پہلے دی گئی ہے۔ بعد میں صرف تلوار سے قتل کرنے کی سزا دی جاتی رہی۔ جیسا کہ بہت ساری صحیح احادیث میں اس کا بار بار واضح طور پر ذکر آچکا ہے۔

بخاری ج ۲ کتاب الدیات ص ۱۰۱۹ پر یہی حدیث ذکر کرنے کے بعد حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ: ''فقلت ای شئی اشد مما صنع هؤلاء ارتدوا عن الاسلام وقتلوا وسرقوا۔ '' یعنی ان لوگوں (عکل وعرینہ والوں) نے جو کچھ کیا اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتا ہے؟۔ انہوں نے ارتداد کا ارتکاب کیا۔ قتل کیا۔ چوری کی۔
خلاصہ یہ کہ حضرت ابوقلابہؒ کے نزدیک ان لوگوں کے تین جرم تھے۔ یعنی ارتداد' قتل' چوری' ڈاکہ زنی اور بغاوت کا یہاں کوئی تذکرہ نہیں فرمارہے ہیں۔ بلکہ محاربہ سے مراد ارتداد لے رہے ہیں۔ اس حدیث کے اول میں اسی صفحہ پر زیادہ تصریح فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''واللہ ماقتل رسول الله ﷺ احداً قط الافی ثلث خصال رجل قتل بجریرة نفسه فقتل۔ ''او'' رجل زنی بعد احصان او رجل حارب الله ورسوله وارتدعن الاسلام۔ '' یعنی خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے تین جرائم کے سوا کبھی کسی مجرم کو قتل نہیں کیا۔ (۱)... ایک جس آدمی نے قتل کیا ہو اسے اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ (۲) شادی شدہ محض زانی۔ (۳)... جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے لڑائی مول لے لی ہو اور اسلام سے مرتد بن گیا ہو۔

رسول اللہ ﷺ کی ہدایت حضرت انسؓ کی روایت اور حضرت ابوقلابہ بن عبداللہ ابن زید جرمیؒ کی وضاحت اور امام بخاریؒ کی وضاحت سے یہ مسئلہ رابعۃ النہار کی طرح روشن ہوکر سامنے آیا کہ قرآن مجید کی آیت: ''انما جزاء الذین یحاربون الله ورسوله۔ '' میں مرتد کی شرعی سزا بیان کی گئی ہے اور محارب سے مراد مرتد ہے۔ مفسرین حضرات اس آیت کریمہ کی تشریح میں دو جماعتوں پر مشتمل ہیں۔

ایک یہ کہ آیت محض مرتد کی سزا کے لئے نازل ہوئی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس آیت کے مصداق مرتد اور ڈاکو دونوں ہیں اور اس آیت میں دونوں کا حکم بیان کیا ہوا ہے۔ لیکن کسی بھی مفسر نے اس سے مرتد کا حکم استنباط کرنے سے انکار نہیں کیا۔ یہی ہمارا مدعا ہے کہ اس آیت میں مرتد کا شرعی حکم بیان ہوا ہے۔ تمت بالخیر!